

تہذیب و تمدن ہندوستان

۱۲۹۱ھ

منصور حیدر راجہ

کتبہ









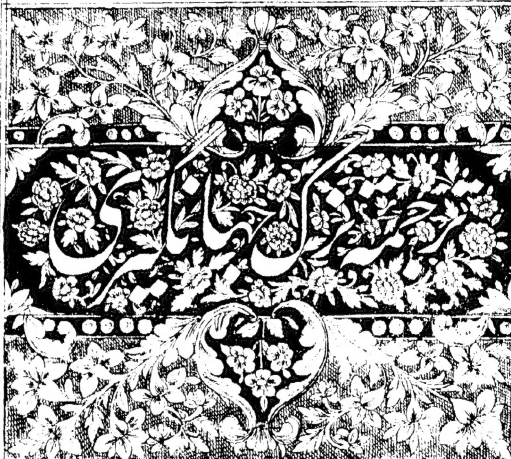
کتابخانه عمومی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا تَعَاوَنُ الرَّسُولِ فَفُتِنَا بِالْمَنَاجِدِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



### بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و شکر اوس خداوند کریم صل شانه کو سزاوار ہے جسے واسطے انتظام عالم ظاہری کے بادشاہان داد و گرانہ گستر کو باعث لطیفان اہل عالم اور انتظام مسلمانین آدم کے سب سے درجہ بلند اور مرتبہ اجر بند عنایت فرمایا تا عالم او کی تبلیغ سیاست سے تابو اور مظلوم دولت عدالت شہ نشہ نمود چون ارنابل دولت او کے سایہ عنایت میں نشا و آواز عزا لطف و سخاوت سے آباد و زمین اور ہمیشہ او کی بیدار مغزی اور ہر شخص کے رتبہ شناسی سے ملک آباد اور خزانہ مہورا و رسپاہ آسودہ اور رعایا مرتبہ حال اور دوست خوشحال اور دشمن پامال رہیں آو ہمیشہ درود و سلام اور پر باعث ایجاد عالم اور قوی آدم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہون کر ذات بابرکات او کی موجب اصلاح ظاہر و باطن اور فلاح صورت و معنی کی بجا آور حاصل ہونا بھلی باتوں کا اور بچنا برائیوں سے شے او کی متابعت کے ممکن نہیں آو ران کے خلفائے طلق اور آئمہ برحق اور یاران جان نشا و آواز و بجان سعادت شمار پہ جو کہ طریقے عدالت اور سخاوت اور قاعدہ علم و ادب اور ان سے مروج اور مشہور ہوا اما بعد محمد علی سیما کی طرف سے ہر امیر و فقیر اور خرم و دگر گیر کو غرہ جو کہ جب سر قوت یزدانی اور توفیق آسمانی سے کشور محمد آباد ٹونگ مرہسا اللہ تعالیٰ عنہم حوادث و الاغاثات بوجہ و باجوہ اور حکومت عدالت آموذ نواب عالیہ دولت پناہ عالی بہت بلند شوکت قدروان فیض سان مرد و مہتماس معدلت اساس امین الدولہ وزیر الملک حلت آثار گوہر بار حاقظ محمد ابراہیم علیہ السلام بباد صولت جنگ دام قبلہ گرامی فرزند ار بندہ جگر جو نہ حضرت گرامی مرتبت و رایت شہرت جناب حضرت امین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب ہمدان صولت جنگ شمع مشہبتان امارت گلدرہ گلستان وزارت سے سرسبز اور شاوہب ہوا تو موافق مرشدہ قدیم اپنے والد ماجد اور حضرت جد امجد مرحوم و فقیر کے شہرخص کو سب رتبہ اور لیاقت اوسکے اپنی عنایت سے مت زاور عزت فرمایا اور اکثر اوقات بغیر نہ کو صرف تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کی خصوصاً علم تاریخ و فن ظلال اور تصانیح علم اور تائید بند و مست آبادی مملکت اور آسودگی رعایا پر کمال توجہ علی فرمایا اور مذکورہ ایسی عمدہ باتوں کا اور چاہا

نیک صفاتوں کا جناب تھے مکمل امتساب و دانش و فراست تو ان فضائل و نکات پر نشان مولوی عبدالمالک ستلا  
قدیم اور جناب مروج قوانین علوم و مہموں عنوان جزائے شرافت و دانش کتاب فضائل و نبی کی تازہ و مستقرہ و تھریں نشی مولوی بشارت علی  
اوستاد و جدید و بعض صاحبان دانشمند و یاران ارجمند سے رہا کرتا اور بعض اور حکامیات اس طور کے سمع و قدس سے گذرتے  
اور باوجود عجز و انی اور قوت جسمانی اور موجودی سامان شوکت اور نفس پروری کی بخلاف اور دوسرے کے ہر کام میں تامل و درجہ باری  
اور عیا و علم کو کار فرماتے اور موافق اپنے خاندان عالی شان کے عدالت اور سخاوت پر توجہ رکھتے اور ترقی علم اور آبادی ملک اور  
خشنودی خلق اللہ اور رضای صاحبان ذوالاقتدار حکام و گزشتہ روز چاہتے و نظر ان باتوں کے امر عالی نے شرف نفاذ پایا  
کہ کتاب قوزک جہانگیر کی کتاب کیا اب اور عمدہ نواریں شایان ماضیہ ہندوستان کی اور قواعد عدالت اور جہانگیری اور  
رعیت پروری سے مزین و دراصل نفع عام اور بقای نام کے زبان اردو و سلیس میں کی جاوے تاکہ ہر نزدیک و دور اس کے مطالعہ اور سنی  
سے محظوظ اور خوش وقت ہوں خصوصاً اور دوسرا کو دستور العمل واری اور آبادی ریاست ہندوستان میں صحبت  
سے اخترا کر کرن اور نیک نامی و دونوں جہان کی حاصل کرن اور صاحب اہم و نشین عمدہ ہوشمند صاحب عقل و قادر و قریب و غور و شرافت و  
اپنی صحبت میں رکھیں کہ ان باتوں سے ترقی دین اور دنیا کی ہوتی تہ اور نام نیک عالم میں مشہور ہوتا ہوا اور رضامندی حاکمان قوت  
صاحبان اگر تہیہ ہادی کی کہ حکم اور سلاطین زمانہ بین ہاتھ لگتی ہر سو موجب علم عالی کے کتاب اور زبان میں لکھی گئی اور اللہ تعالیٰ اس  
نہیں کی عمر اور دولت اور اقبال و شہرت میں روز بروز ترقی کرے تاکہ کثرت علم اور آبادی ملک اسکی ذات باہر کات سے ہو چکا شایعین اخبار  
کو معلوم ہو کہ سلطان نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی نے اپنے حالات ابتدا سے جلوس اور تخت نشینی سے ستر وین سال سلطنت تک تحریر  
فرمائے کہ اس بادشاہ کو شوق نوشتہ و خواندہ کا بہت تھا بعد اسکے اپنے یہاں کے ایک امیر متد خان نامی کو کہ معتبر خاص تھا فرمایا کہ اب  
تم میرے حالات لکھ کر مجھے اصلاح لیکر داخل کتاب کیا کرو سو اوان محتفان نے دو برس تک انعام اس خدمت کا کیا اور حالات لکھا  
بعد ملاحظہ بادشاہ داخل کتاب کر کے رہے بعد و بیس برس کے ایک اور امیر نے کہ نام اوکا مرزا محمد بادی تھا اس بادشاہ کی قات  
تک کے حالات کو لکھا داخل کتاب کیا اور چونکہ بادشاہ جہانگیر نے شروع اپنی تاریخ کا خود ابتدا سے جلوس اور تخت نشینی سے کیا تھا اور ایام  
شہزادگی کے حالات تحریر نہ نہیں کیے تھے اس واسطے وہ کتاب ناقص تھی تو مرزا محمد بادی مرحوم نے دیکھا چاہو کہ کتاب کا اپنی طرف سے لکھا اور  
اوس باب میں حالات جہانگیر کے ابتدا سے ولادت باسعادت سے تا زمان جلوس تحریر کر کے کتاب تکمیل کو کو تمام و کمال کر دیا یہاں  
حال ادا حضرت جہانگیر بادشاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ نام جہانگیر کے بزرگوں کے یون ہین ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر  
بن جلال الدین محمد اکبر بن نصیر الدین محمد تہا یون بن ظہیر الدین محمد بابر بن عمر شیخ بن سلطان ابو سعید بن  
سلطان محمد بن میر انشاہ بن مطلب الدین صاحبقران امیر تیمور کو رکھ کر ان چونکہ اکبر شاہ ہمیشہ واسطے بقا سے  
کارخانہ سلطنت کے اندر تھے جل شانہ سے اولاد لیاقت مند کہ منزا و تخت نشینی اور باعث ناموری کا مطلب کیا کرتا تھا اور  
نقرا و درجہ رگوں کی خدمت اور دعا سے منتظر حصول اس مقصد کا رہا کرتا تو بعض صاحبوں نے عرض کیا کہ حضرت شیخ سلیمان نامی بزرگ  
روشن فہم نیک طواریہاں مشہور ہیں اور قبولیت دعائیں شہرہ آفاق اور سات واسطوں سے نسبت اون کی حضرت شیخ فرید گنج کو  
ہو چکی ہو اور وہ موضع سیکری کے پٹار میں کہ اگر وہ سے بازہ کوں ہو رہتے ہیں اگر جناب آرزو اولاد کی اون سے بیان کریں تو ہمیں دیکھ  
کہ اون کی دہلے مقصود حاصل ہوا سو واسطے کہ بڑا شہساز تھا اخلاص اور نیاز کے ادنیٰ خدمت میں گئے اور اپنی حاجت بیان کی اون  
بزرگ آگاہ دل نے بادشاہ کو تولد فرزند کی بشارت دی بادشاہ نے کہا میں نے نذر کی کہ اگر آپ کی دعا سے میرے بیٹا پیدا ہو تو میں

اوسکو آپ کی خدمت میں رکھوں گا تا آپ کے سایہ برکت میں پرورش ہوئے حضرت شیخ سلیم نے فرما کر کہ جسے اوس نونہال کو اپنا بہنما  
 کیا بادشاہ کی نیت صادق اور عقیدہ مضبوط تھا چند مدت میں اکبر شاہ کی بی بی کو حمل ہوا اور جب بدین محل کے دن قریب آئے تو بادشاہ  
 نے جہانگیر کی والدہ کو حضرت شیخ سلیم کے گھر بھیجا اور ان کے مکان برکت نشان میں چہار شنبہ کے دن سترائیں تاریخ ربیع الاول  
 کی سندھو سنہ ہجری میں کہ وقت بروج میزان میں تھا تصدقہ فقیر میں شیخ سلیم کے گھر اوس آفتاب جاہ و جلال نے طلوع کیا اور اکبر شاہ  
 نے شہزادے کی ولادت کی خبر سنا کر خوشی کی آواز بت مال بانٹا اور اپنے تمام ملک سے تہذیبوں کو بھیج دیا اور موافق اپنے وعدے  
 کے اوس فرزند ارجمند کا نام اوبن بزرگ کے نام پر سلطان سلیم رکھا اور اوس وقت کے شعر اسے طرح طرح کے عمدہ قصائد شہزادہ  
 کی مبارکباد میں کہے اور انعام سے بالامال ہوئے اور ان تاریخوں میں سے یہ مشہور ہیں **دوسرے** مشہور تاریخہ اکبر کا گوتم  
 ورج اکبر شاہی ہے اور اسوقت خواجہ حسین مروی نے اپنی کمال ذہانت سے ایک ایسا عمدہ قصیدہ لکھا کہ سب شعرا و ادیبین  
 حیران ہو گئے پہلا مصرع ہر شعر کا تاریخ جلوس اکبر شاہ کی تھا اور دوسرا مصرع تاریخ ولادت جہانگیر کی اور باوجود ان دونوں مشکل صفتوں کے  
 مضامین عمدہ اور رنگین لکھے ہیں اور یہ اشعار اوس قصیدہ کے ہیں **تیسرا** احمد از پی جاہ و جلال شہزادہ گوتم محمد از محیط عدل آمد  
 درکنار طہری از آشیان جاہ وجود آمد فروغ کو کیے از بین عز و ناز گزیدہ افکار پگ کلینی بیگمہ نمودند بدہر چین و لالہ زینگہ نگشتو و زمان  
 لالہ از ارشد و لہا کہ باز از آسمان عدل و داد پاک باز دہا زندہ شد کہ مرہام بہار آن ہلال بیج قدر و جاہ وجود آمد بدون و نہان نہال  
 آرزوی جان شاہ آمد بارہ شاہ عقیدہ و فاضلان الیہ ان صفات شمع جہت کی دلان کام دل سپید وارہ عادل کامل محمد کر صاحب قرآن بادشاہ  
 نامدار و کامجوی و کامگار کا کامل دانامی قابل عادل شایان بدہر کا عادل اعلیٰ و متعلیٰ شہ عدیل روزگار کا سایہ لطف آرد آن لائق تاج  
 و تکیں بادشاہ دین پناہ آن عالم عادل مدار کا مجلس سلطانی چار میدان خود سوز باد مرہم ویراساک شہ آئینہ ہزارہ مدار کا تیرج وجود و  
 گوتم وریامی وجود از برای اوج دلہا شاہ از جہان شکار کا بادشاہ سلک لولون نفیس آوردہ ام پدہر کان گرامی باز جوئی گشت و کار  
 کس نیاز دہیزین بہ اگر داری کسی پدہر کا دو گوتم چیز می کہ داری گوتم پدہر کا مصرع اربعہ دی سال جلوس بادشاہ پادشہ مولود نوید  
 عالم بر آری تلود باقی سب روز ہائے ما و سال پادشہ ان حساب از سال و ماہ و روز و رات نامدار بادشاہ پانینہ باد باقی آشتادہ  
 ہر پدہر روز ہائے جیسا ب و سالہائے مئے شمار کا غرض جید معمول اس ملازمت کے اکبر شاہ بارہویں تاریخ شعبان کو اوس سال واسطے  
 نیابت مزار فاضل الانوار حضرت خواجہ معین الدین شیخ شہزی کے اجمیر کی طرف پیادہ روانہ ہوا اور بارہ بارہ کو س کی فتنہ بقیہ کربین  
 متروین دن روضہ مقدس میں پونچا اور بعد مرہم نیابت اور لوازم عقیدت کے اجمیر خیرات و مسنات سے وہاں کے بہت  
 والوں کو بالامال کیا آپ کچھ احوال محمد ذی اور مناقب صفاتی حضرت خواجہ بزرگ کے لکھے جلتے ہیں معلوم ہو کہ مولود ٹہر پانچا  
 سیستان ہوا سو واسطے آپ کو شہزی کہتے ہیں کہ مرہم گزی کا بہر جب عمر آپ کی پندرہ سال کی ہوئی تو والد آپ کے خواجہ حسن نام  
 انتقال فرمایا وہاں ایک مجدد شیخ ابراہیم نام رہتے تھے جب ان کی فطرت خواجہ معین الدین شیخ رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو آپ کو طلب  
 اعلیٰ کا شوق ہوا اور دنیا داری چھوڑ کر ستر قند اور بخارا کو گئے اور وہاں علم ظاہری حاصل کر کے نرساں کی طرف آئے اور کچھ روز وہاں  
 رہ کر قصیدہ بارون میں کہ نوح نیشاپور سے ہوائے آرد وہاں حضرت شیخ عثمان ہارونی کی خدمت میں مرہم ہو کر بیس سال تک باہنیت طبع  
 طبع کی کین اور بکرا پنہیر کے ہمیشہ سفر میں رہا کرتے تھے اس باعث سے اوس وقت کے بہت بزرگوں سے مثل حضرت عمر الدین  
 کبیری وغیرہ سے ملکر مال و ولایت حاصل کیا اور سب آپ کا دود واسطے سے حضرت شیخ مود و وحشتی کو پہونچتا ہوا اور آٹھ واسطے  
 سے حضرت ابراہیم اہم کو اور پانچ سلطان مغز الدین سام کے آنے سے اسے پتھر کے وقت میں پیر سے رخصت ہو کر

ہندوستان میں تشریف لائے اور اجمیر میں رہے اور حضرت خواجہ قطب الدین اندر جالی نے کہ جنکو قطب صاحب کہتے ہیں وہ رجب  
 میں سنہ ۷۵۴ھ میں کئے تھے بعد ازاں دین پنج سہی انام ہمام ابو الیث سعد قدسی کے روپر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اوشیخ  
 اور والدین کہ مافی کے جناب خواجہ جعین الدین نے بیعت کی اوشیخ فرید شاہ گج جو پنجاب کے شہر میں ہیں مرید حضرت خواجہ قطب الدین کے ہیں  
 اوشیخ حضرت نظام الدین اولیا جو پیر حضرت امیر خسرو کے تھے مرید حضرت شیخ فرید شاہ گج کے ہیں القصبہ بعد زیارت اجمیر سے دہلی کی جانب  
 کوچ کیا کہ وہاں کے اولیاء کرام کی بھی زیارت سے فائدہ مند ہوں تھوڑی دیر میں پنج ماہ رمضان کے اوس زمین کو اپنے قدم  
 سے روشن کیا اور وہاں کے خزانوں کی زیارت تمام ہو کر اور اپنے باپ ہمایوں بادشاہ کی زیارت کر کے اگرہ کی جانب سعادت  
 فرمائی ابھی بھی تاریخ فیصلہ کو وہاں پہنچے چونکہ ولادت سلطان جہانگیر کی قصبہ سیکری میں واقع ہوئی تھی اس واسطے بادشاہ  
 نے اوس کو مبارک سمجھا وہاں رہنا پسند فرمایا اور درمیان ماہ ربیع الاول سنہ ۷۵۵ھ نو سو و ناسی ہجری میں حکم ادا کیا کہ شہنشاہ اور  
 حکامات کی تعمیر فرمایا اور ہر امیر اور عہدہ دار اسے موافق اپنے وہاں حکامات بنوائے تھوڑے دنوں میں وہ بڑا شہر بہت عمدہ آباد  
 ہوا اور مسجدیں اور مدرسے اور خانقاہیں اور کوچک بازار سب کمال اناسی اور تکلف کے معرچہ تشریف سے جوئے کے تیار ہوئے اور  
 باغات عمدہ سیوہ دربار راستہ ہوئے اور تمام دوسکا پختہ کر رکھا گیا پھر چونکہ اکبر شاہ نے اوس کو اپنا دار السلطنت کیا تو اس نام کی برکت  
 سے بہت سی تعمیریں اوس کو حاصل ہوئیں اور فتحپور میں حضرت شیخ سلیم کے روضہ مبارک سے بڑے دروازے کے پہلو پر لکھا ہوا کہ  
 بعد فتح وکن سے اس مقام کا نام فتحپور ہوا کہ اکبر شاہ ملک وکن اور وان دیس کو فتح کر کے جواب خاندان شہنشاہ شہزادہ اور سہجری  
 میں فتحپور ہو کر اگر کوئی شہنشاہ نہ ہو تو شہزادہ کی عجب قدرت ہو کہ یا تو وہ شہر دولت و شہرت سے آباد تھا کہ پھر امر و مال کیسیکا  
 گذر زمین ہوتا تھا اور کثرت مخلوق سے جگہ نہونی اور سکاد اور اسکے رہنے والوں کا بھر نام نہاں اس واسطے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا  
 وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ دنیا ایک چل کر گذر اور سپرے اودت ٹھہرا سپرے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسے جنان میں کل  
 کہ زندہ رہوں گا گویا اوستے اپنے کو ہمیشہ زندہ سمجھا اور کہا گیا کہ دنیا کو ایک گھڑی تھوڑی اقبہ کر کے عبادت میں گذرے کہ گوہر عجب قیمت  
 بڑا اور حدیث شریف میں ہے کہ بڑوہ مال پر جو حد کی راہ میں خرچ ہوا اور فرمایا کہ بچ دنیا کو بدلے آخرت کے کہ تو نفع پاوے القصبہ کہ  
 عمر سلطان جہانگیر کی چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی تو بصلاح خدایں دن کے نیک ساعت میں چار شہنشاہ کے وان بانیسویں تاریخ رجب  
 کی ۱۰ ہجری میں سلطان جہانگیر کا کتب کیا اور اس خوشی کا بڑا جشن کر کے نقد و جنس سے حساب لوگوں کو عداوت فرمایا اور بولانا  
 میر کمال ہروی کو کہ فاضل نیک اور دانشمند تھا اوکا اوستہ دہن کر کیا اور قطب الدین محمد خان انکی خدمت الیٰ بھی سے سرفراز  
 ہوئے اور جب اوکو کسی سرحد کی لڑائی پر روانہ کیا تو انکی جگہ مرزا خاں تھان کو اتالیق کیا اور سنہ ۷۵۶ھ میں اکبر شاہ نے  
 شہزادے کو منصب دہ ہزاری اور سو عداوت فرمایا اور کہا کہ میرے شہزادے کی نیک سہری اور میرادری اور دہ ہزاری سے  
 سب اعلیٰ اور انی خوش ہیں اور جب سلطان جہانگیر پندرہ سال کے ہوئے تو انکی شادی راجہ جگمو انداس کی لڑکی سے کر کے  
 راجون میں بڑا تھا اور شوکت و سامان میں سب سے غالب تھری اور ولتی زخاص عام میں سالانہ شہنشاہ مرتب ہوا اور سنہ  
 ۷۵۷ھ نو سو و ناسی ہجری میں پنج ساعت نیک کے اکبر شاہ نے راجہ جگمو انداس کے گھوڑے اپنے قدم سے روشن کیا اور شہزادہ  
 نکاح اوسکی لڑکی سے باندھ رکھا اپنی دولت و ہر میں تشریف لائے راجہ نے لوازم دنیا اور زیبائش بجا لاکے بڑی خوشی کی اور راجہ  
 شہزادہ کی اہلیہات اور اہل کو دعوت لائق بھیجی اور ہر ایک کو شاد و پیشہ اور بکون میں سے نام لکھ لکھا کہ سہو بادیا پھر سنہ ۷۵۸ھ میں  
 میں اکبر شاہ نے شہزادے کی دہ سہری شادی راجہ امیر خاندان کی لڑکی سے مقدر کر کے ساعت سعید میں رخ تمام نکاح راجہ نے

تاریخ  
 شہنشاہ

۷۵۵ھ

۷۵۶ھ

۷۵۷ھ

۷۵۸ھ

کھرونیق افروز ہو کر محل کی اور بہت داد و پیش کی اور یہ راجہ اودے سنگھ فرزند راجہ مالدیو کا بچہ کہ نرہ صاحب شوکت اور پتہ راجہ  
 سے تھا اور اسی ہزار سو اوروں کے نوکرتھے کہ راجہ سا نگاہ بھی جو حضرت ہمایون شاہ سے لڑا تھا دولت کو سامان میں راجہ مالدیو  
 کے برابر تھا لیکن شرافت اور وسعت ملک اور لشکر میں مالدیو نے زیادہ تھا یہاں پر ان لشکر مالدیو کا راجہ سا نگاہ  
 سے لڑے لیکن ہر بار راجہ سا نگاہ مغلوب رہا اور اسی سال میں راجہ جنگلو انداس کی لڑکی سے جہانگیر کے ایک لڑکی جسد پید ہوئی  
 اور اس کا نام سلطان النساء پڑھا اور پھر نو سو بیانو سے سال چھری میں اسی سے ایک شہزادہ پیدا ہوا اور اکبر شاہ نے نام رکھا  
 سلطان خسرو رکھا اور نو سو ستانو لکے چھری میں دختر خواجہ حسن سے ایک اور فرزند شہزادہ پید ہوا اور اس کا نام سلطان پور  
 رکھا اور نو سو اٹھانو سے سال چھری میں راجہ کشو واس کی لڑکی سے جو قوم لٹھو کی تھی ایک دختر مبارک نام پیدا ہوئی اور بیسویں  
 سال بیچ الاول کو ستر ہزار چھری میں پنج شنبہ کی رات کہ جہانگیر کی سلطنت میں مبارک شنبہ مشہور ہوا اور دار السلطنت لاہور میں راجہ  
 کی لڑکی سے اختر برج خلافت شاہجہان پیدا ہوئے اور چونکہ اس صیغے میں تو کہ شریف حضرت مسعود کا ثناء تھے موجودات رسول علیہ  
 السلام جس میں صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا ہر اسی برکت سے شاہجہان نے دین و اسلام کو مروج کیا اور ہری بائیں چڑھے کو کھڑے ہوا  
 بعد میں دن کے اکبر شاہ نے محل میں جا کر اونکو دکھایا اور ایک بیڑیشن کی چوٹ کو اکبر شاہ کو کمال خوشی اور خرمی حاصل ہوئی تھی اس واسطے  
 اونکا نام سلطان خرم رکھا اور شہزادہ نام شاہجہان کے آخر کو مشہور ہوئے اور انھیں روزوں خواجہ عبدالجہانگیر کے یہاں آئے اور یہاں  
 سینا می تھے اور حضرت سید میر عاشق اکی جو تھی پشت میں تھے کہ بزرگی اونکی مشہور ہو اور الدہ الہ سید عبداللہ کی بہن بنی خواجہ تھیں شہزادی  
 کی اور انھیں خواجہ حسن نقشبندی سے اکبر شاہ نے اپنی بیٹی خدیجہ النساء پکارتے تھے خواجہ عبداللہ میراہ اسپنہ دو چھوٹوں  
 کے کہ خواجہ یادگار اور خواجہ بنخورد اس تھے ستر ہزار میں ولایت ہمارے آئے اکبر شاہ نے ہر ایک کے لائق منصب عنایت کیا  
 اور صوبہ و کن میں مقرر کیا اور سب قرعہ شیعہ خواجہ کے انکو ملکہ ہوا کہ اونکے ہمراہ ہو کر بادشاہی خدمت میں کیا کریں وہاں بڑگواروں  
 نے وکن میں جا کر ہر کام مراد انکی اور شہزادے سے کیے اور سب اپنی بلند ہستی کے کمال ترقی زیادہ کے تھے پھر بادشاہ کی خدمت میں  
 آئے اور تھوڑے دنوں میں بادشاہ کی قدر دانی سے بڑے منصب پائے اور اکبر شاہ کو سب ستر ہزار اور سات میں عالموں  
 کی عیونیوں سے معلوم ہوا کہ فتح ملک و کن بہتے میرے وہاں ہونے حاصل ہوگی اس واسطے نیک ساعت میں خود اس طرف متوجہ  
 ہوئے اور صوبہ امیر کو منتظر برکت چھا گیا کہ جاگیر میں دیا اور راجہ مان سنگھ اور بادشاہ قلی محرم اور چند بڑے امیر دن کو ہمراہ رکاب  
 شہزادے کے کر کے واسطے تنہا رانا کے اوڑھے پور کیطون روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لچھائے میں شہزادے  
 کے یہ تھی کہ جو سفر دور و دراز دیکھیں بڑا سلطنت ہند شہزادہ ولید سے غالی نہ پڑا اور فسادا نا کا بھی لشکر شہزادے سے  
 دفع ہوا جسے اور راجہ مان سنگھ کو ہمراہ شہزادہ کے خدمت کیا لیکن موافقی اوسکی عرض کے جنگا ل اوسکی جاگیر میں بے قرار رکھا  
 اور مان سنگھ نے اقرار کیا کہ میں ہر کاب شہزادے کے رہونگا اور میرے بیٹے اور ہلکا درستی صوبہ جنگا ل کی کرینگا اور اپنے بیٹے  
 ابلت سنگھ کو واسطے روانہ کیا لیکن چونکہ محبت سنگھ اور خدیجہ دونوں مر گیا تھا اس واسطے راجہ مان سنگھ نے اپنے پوتے ہماں سنگھ  
 کو کہ یادگار اوس محبت سنگھ متوفی کا تھا اوسکی جگہ روانہ جنگا ل کو کیا غرض جب اکبر امیر میں ہوئے اور شہزادے سے سپاہ اول کی روانہ  
 کو روانہ ملک رانا ہوئے تو بعد چند دنوں کے خود بادشاہ بھی بطریق شکار اودے پور کو گئے ہر چند راجہ نے مقابلہ شکاری سے  
 چند جانچ کر کیا لیکن آخر تپ ہلکا سخت پہاڑوں میں بھاگ گیا اور لشکر شہزادی نے اوس ملک کو خراب کر کے بہت کھار کو اوسے  
 متوجہ کیا اور اس کے تعلقات کو متہد کیا اور خدیجہ دونوں میں خضر خدر جنگا ل اور کست ہماں سنگھ کی اکبر شاہ کی عرض میں ہوئی اور اسی

۹۹  
 ۱۰۰  
 ۱۰۱

احوال  
 شہزادہ



سال پندرہویں تاجیج ماہ سادون کو والدہ سلطان برہینہ کی نے انتقال کیا اور جب اکبر شاہ روانہ دکن ہوئے تو بعض خوشامد کوپٹ  
کے کوہندو نالائق تختہ تنہا میں چند بار شہزادے کو ہمایا کہ جو اکبر شاہ فتح دکن کو شہرین لے گئے ہیں اور بے فتح کیے اوس ملک  
آنا ہمت شاہی سے بعید ہو اور اسکو مدت چالیس تو اگر اندون آپ طرٹ ملک جہنا پار کے کہ مشہور میان دو آب ہر اور کمال آباد  
اور ریزہ پرتش رینے لے جلیں تو باعث عروج اور ترقی کی ہوگا اور فساد یگانا لکھی مرٹ جاوے کاراجمان سنگھ کہ بنگالہ جانا  
چاہتا تھا یہ سکر اون بیہودون کا مددگار ہوا اور شہزادے کو او دھر طے کا شوق بڑھایا شہزادے نے مہم رانا کی انما چھوڑ کر اگرہ  
کی طرٹ کوچ کیا فتح خان قلعہ اردوان کا بنظر اخلاص و عقیدت کے باہر آیا اور حاضر ہو کر نذر کی بعضے معسودن نے پھر شہزادے  
کو روغلا نا کہ اگر یہ قلعہ وار قید کر لیا جاوے تو خزانہ قلعے کا آسانی ملجائے گا لیکن شہزادے نے او کی اس بیہودہ بات پر عمل کیا اور اوسکو  
قلعے میں لوٹ جانے کی اجازت دی مہم مکانی اکبر شاہ کی والدہ شہزادے کی یہ خبر سکر سوار ہو کر بھیجے تے آئین کہ شہزادے کو  
جانے سے روکیں لیکن شہزادے نے وادی کے آنے کی خبر سکر پہلے اون کے آئے سے کشتی پر سوار ہو کر براہ جہنا آمد آباد کو روانہ  
ہو گئے اور مہم مکانی آزدہ دل ہو کر قلعہ کو کوٹ لگین غرضکہ غرہ سفر کو قشتہ ہزار نو مین جہانگیر قلعہ آباد دین ہو چنے اور اکثر آباد  
سے اور ہر کے شہزادوں کو اپنے قفسہ میں لاکر جہڑی امرا کی جاگیر مین دیا جیسے صوبہ بہار قطب الدین خان کو کاشکش کو اور چنپور لالوکیہ  
کو اور کاپلی سیم بہادر کو اور ان کی جاگیر دن پر رخصت کیا اور اسے گھنورو دیوان سے تیس لاکھ روپیہ خزانہ کے کہ  
خالصات صوبہ بہار سے تحصیل کر کے لایا تھا لے اور ہر چند یہ خبر مکر مکر شاہ کو دکن مین پونچین لیکن اون کے دلی مین شہزادے  
کی طرٹ سے کچھ برائی نہ آئی اور شہرین نامی میر عبد العود شیرین قلو کو کمرن غرضکھا تھا اور شہزادے سے بھی موافقت رکھتا تھا ہزارہ فرمان  
علامت مثل اور پر فصاحت کے واسطے طلب شہزادے کے اپنی طرٹ روانہ کیا جب یہ فرمان شہزادے کو پہنچا طریقتہ استقبال اور تعظیم  
بجلا کر کہا کہ باپ کی خدمت مین جاؤں لیکن بلحاظ اپنی باتوں کے توقف کیا اور شہرین کو بھی کوٹ جانے کی اجازت نہ دی اور اپنے  
اپنی چالاکی سے شہزادے کے مزاج مین کمال دخل کر کے چند روزوں مین وکیل سلطنت ہوا اکبر شاہ نے ہر کافساد مٹانا اول مناسب  
جان کر بے فتح تمام ملک دکن کے موسم بہار مین سنہ ایکہزار نو مین بندوبست دکن کا اوپر لے سپہ سالارہ سخا ناں اوکھلائیج ہوا بھٹل  
کے کو سو پ کر اکبر آباد کی جانب معاودت فرمائی اور اوسی سال دیوان رونق افروز تھے شہزادہ جہانگیر کو بختیار خان ممتاز فرمایا اور  
سنہ ایکہزار ورس مین کہ اکبر شاہ اگرہ مین رونق افروز تھے شہزادہ جہانگیر بھی تیس ہزار سوار لے کے ساتھ بیت با تھیوں کے روانہ  
اگرہ ہوئے اگرچہ ظاہر مین نام ملاقات باپ کا تھا لیکن باطن مین ارادہ سلطنت پوشیدہ تھا جو اس طرف سے شہزادے کے آنے  
کی خبر اکبر بادشاہ کو پہنچی شہزادے کے دیکھنے کی خوشی رنج و دشت سے بدل گئی اور اکثر مہمراور کہ شہزادے کے نفاق کی خبر عرض کیے  
تھے کمال اندیشہ مین چرے حضور صاحبزبک آصف خان دیوان بادشاہ قریب ہوا کہ خوف سے مر جائے اور جب لشکر شہزادہ  
قصبہ انامہ مین کہ جاگیر اوس دیوان کا تھا پہنچا تو دیوان فکروے ایک عمدہ لعل شہزادے کی نذر کو بھیجا اس درمیان مین  
اکبر شاہ نے فرمان بھیجا کہ آنافور چشمہ کا اس لشکر با تھیوں سے خیال اور باتوں کا ہمارے دل مین توالتا ہو کہ اس طرح سے فرزند  
کا آنا والدہ کے پاس تمھاری ہی قتلہ رسم ہو اگر اظہار بیعت اور عارضی لشکر منظوہ تو میرانی اوکا قبول ہوا لوگوں کو اون کی جاگیروں پر  
روانہ کر کے تنہا خدمت مین حاضر ہوا و اگر اوہمزل مین ہوا و صرح خاطر ہو تو والدہ باد کوٹ جاوے جب تک کہ تنہا سے دلوکھ طرح المینان  
حاصل ہو جہے پھرے گا آنا اور شہزادے کو جب اسطرح کا فرمان پہنچا تو حیران ہو کر آنا وے مین توقف کیا اور عرضداشت اخلاص  
اس شمعون کی باپ کی خدمت مین روانہ کی کہ نیاز مند با کمال آرزو و مندی قصد زیارت کر کے چاہتا تھا کہ جلد سعادت آستانہ نبوی کی

لاچار عہدہ خان خواجہ یا گار کے ہمراہ بادشاہ کی خدمت میں آئے کہ بہادر ادری میں اوکلی جھلیوں سے مزین برہم ہوا درکشہ  
 نے عبداللہ خان کی شجاعت اور لیاقت دیکھ کر نصب و ٹیڑھ ہزاری اور خطاب صفدر خان کا عنایت کیا اور خواجہ یا گار کو بھی  
 بڑے منصب سے امتیاز دیا اور جب جہانگیر فتحپور سے الہ آباد کو روانہ ہوئے تھے تو جہنگیر اکبر شاہ نے ظاہر میں نصیحت دی تھی  
 لیکن دل میں فرزند کی جدائی کے روادار تھے اور باوجود اس تعلق خاطر کے اہل غرض جو فتنہ پرداز تھے ہر روز ایک نئی بات نہ کر  
 اکبر شاہ کے حراج میں شہزادے کی طرف سے تحرش ڈالتے تھے اور اکبر شاہ اکثر لوگوں میں شہزادے کی شراب خواری کی شکایت  
 کرنے لگا اور طرفہ مضبوطی کی یہ ہوتی کہ شہزادے کا اخبار نویس ایک خواص لڑکے پر عاشق ہوا اور وہ لڑکا دوسرے لڑکے  
 پر کہ خدنگ تھا عاشق ہوا اور یہ تینوں بچوں میں شہزادے کی خدمت سے بھاگے اور چاہا کہ دکن میں جا کر شہزادہ دانیال کے پاس رہیں  
 شہزادے نے یہ سن کر اپنے سوا کسی اور کو چاہا اور بلوایا اور جب یہ تینوں حالت غلبہ میں رہے تو شہزادے نے اخبار نویس کی چٹیل  
 ڈالا اور خواص کو خوب کیا اور خدنگ کو خوب پٹوایا اس سیاست سے تمام لوگ ڈر گئے اور بھاگن موقوف ہوئے شہزادے نے اس ہتھکڑ  
 خوب بنا کر اکبر شاہ سے عرض کیا اور بادشاہ یہ سن کر کمال بخند ہو کر فرمائے گئے کہ تم نے تمام کم ہنر تو کر لیا لیکن بکری کا بھی اپنے روبرو  
 رسم سے بڑا نہیں سمجھا یا بڑے تمب بڑے میر سے بیٹے سخت ملی سے اپنے آگے آدمیوں کا پوت کھینچا کرتے ہیں فتنہ انگیزوں نے عرض کی کہ شہزادہ  
 شہزادے ایفون شراب میں ملا کہ پتے ہیں اس باعث سے یہ غصہ اور بد مزاجی ہو کر اور اس وقت سیکو طاقت منع کی نہیں ہوتی اکثر صاحب  
 ایسے وقت میں رو بہ زمین آتے اور جو ہوتے ہیں خاموش کھڑے رہتے ہیں اکبر شاہ کو کہ ہمیشہ جہانگیر کی دوستی کا خیال رہتا تھا اس واسطے  
 چاہا کہ خود بدولت الہ آباد کو جا کر شہزادے کو ہمراہ کر آ کر باو میں لے آوین اس غرض سے پہر کی رات کو گیا رہوین تاریخ کو گوارہ  
 ایک بارہ ہجری میں الہ آباد کی طرف کشتی میں چھک کر کوچ کیا اور زمین کو س شہر سے کہ پیش خیمہ بنا کے کنارے کھڑا تھا اس  
 طرف روانہ ہوئے اتفاق سے کشتی شب کو راہ میں رہتی پر چڑھ گئی جہنجدار ملاحوں نے چاہا کہ ٹھکے مگر چنگ و بہن چنسی ہی  
 بعد صبح کے امرانے اپنی کشتیوں میں پاس آکر مہر کیا اور اس حادثے کے وقوع سے چاہا کہ بادشاہ کو جانے سے منع  
 کریں لیکن باعث ہیبت شاہی کے کوئی نہ بول سکا غرض ہزار خرابی کشتی کھینچ کر اسے یہ لائے اور اکبر شاہ پیش خیمہ میں بیٹھ کر  
 ہوئے دوسرے دن پانی بکثرت برسنے لگا اور خبر جاری حضرت مریم مکاری کی کو والدہ اکبر کی تحنیں بادشاہ کے پاس ملی اور  
 چو کہ والدہ اکبر شاہ کی اس سفر سے راضی و خشن اس واسطے بادشاہ نے خبر جاری اوکلی سنکر جانا کہ ان موقع نے میرے سنا  
 نے کو بیماری کی خبر شرمو کی ہو اور ان دو تین دنوں میں کثرت بارش کے سبب سے کوئی نیمہ کھڑا کر سکا سوا دلچسپ نہ خاص اور  
 چند خیموں کے وہاں اور نہ تھا بدھ کی شکلیں خیر آئی کہ بادشاہ کی والدہ کی طبیعت بہت بگڑ گئی ہو اور طبیعت نے اسے قطع کی ہو  
 اکبر شاہ یہ سنکر آخری دھار کے واسطے شہر کی جانب لوٹے اور قلعے میں آکر اپنی والدہ کا کال بہت خراب پایا اور بہت چاہا  
 کہ کوئی نصیحت یا کلام اوکلی زبان گوہر نشان سے سنیں لیکن بیوشی کے باعث اوکلی زبان میں طاقت کلام کی بنیادی لاچار تھا  
 آسمی پر راضی ہو کر گوشہ اندوہ و ملال میں بیٹھی اور اٹھارویں تاریخ اسی صبح کی پہر کی رات کو اکبر شاہ بادشاہ کی والدہ ماجدہ  
 نے اس جہان سے کوچ کیا اس غم سے تمام ملک میں کرم ہوا اور شہر نفس نے سوگ منایا اور بادشاہ نے ماتم میں ڈار بھی بھیجے  
 اور سرنڈو اکرامی لباس پہنا اور کسی ہزار منصب دار اور امرا اور احمدی اور شاگرد پیشہ نے بھی بادشاہ کی سوا نفقہ میں مصیبت  
 کی صورت بنائی اور خود بادشاہ نے چند قدم تابوت کا ندھے پر اوٹھایا پھر باقی امر انوبت نبوت لیتے گئے پھر تابوت  
 کو دہلی روانہ کر کے بادشاہ دولہا نے کی طرف پھرائے اور دوسرے دن ماتمی لباس اتار کر لپٹے لوگوں سے بھی وہ

اکبر شاہ کی والدہ کا وفات  
 ہوا اور مدفن ہونا مقبور  
 ہوا اور مدفن ہونا مقبور

لباس اور ترو پایا اور کھسکے موافق مرتبہ کے خلعت عنایت کیا اور تابوت بادشاہ کی والدہ کا چندہ پھر کے عرسے میں دہلی کو پہنچا اور اپنے خادمہ حضرت جلیون بادشاہ کے متبرے میں دنوں ہومین اور جب شہزادے نے الدہ بادین اکبر شاہ کا آنا پھر والدہ کی بیاری کے سبب سے کوٹ جانا اور حال انتقال سنا تو اسی وقت شریفین خان کو حکومت صوبہ بہار پر وادکر کے بنفس نفیس اگرہ کی جانب باپ کی خدمت میں روانہ ہوئے تا باپ کے دل میں جو سیریطرت سے کدورت بخود ہو جاوے اور دادی کی تعزیت میں شہر یک ہون اور اکبر شاہ شہزادے کے آنے کو سسکر کر ل مسرور ہوئے اور نیک ساعت میں پایا سلام ہوئے اور جب شہزادے نے رسوم مقررہ اور آداب سے فراغت حاصل کی تو اکبر شاہ نے فرزند کو سیٹھ بے کینہ سے ملا کر خوشی سے کمال مہربانی فرمائی اس حال سے دوست خوشحال اور مسند خجالت زدہ ہوئے شہزادہ نے اپنے لکشاہزادے نے دو سو مہرین سو سو تو لے کی اور چار مہرین پچاس پچاس تو لے کی اور ایک پچیس تو لہ کی اور ایک میں تو لہ کی اور تین پانچ پانچ تو لے کی اور سو تندرکین اور ایک الماس لاکھ روپے کی قیمت کا اور چار ہاتھی محمد پیش کش کیے اور بعد فراغت کے اس کا مون سے اکبر شاہ حرم سر کے اندر شریفین سے لگے اور شہزادے بھی ہمارہ گئے وہاں بادشاہ نے کچھ باتیں شکایت آئینہ شہزادے سے کہیں اور از روئے عنایت فرمایا کہ بابر شرت نشہ سے کہ تمہارے دماغ میں خلل آگیا ہو تو بتیریہ جو کہ چند مدت میرے پاس رہو تا علاج سے تمہارے خراج کی اصلاح ہو جاوے اور شہزادے کو عبا و تخانے میں بھیجا کہ چند خدمتگاروں کو محافل طہر پر مقرر کیا اور ہر روز شہزادیان اگر جہانگیر کی تسلی کیا کرتی تھیں جہانگیر دس روز تک وہیں رہے جب بادشاہ کو معلوم ہوا کہ باتیں گئی شہزادہ غلامی اور بدنامی کی جولوگون نے عرض کی تھیں سب جھوٹے ہیں تو دولت خانے کے جانے کی اجازت شہزادے کو دی اور شہزادے کے مصاحب جو بادشاہ کے خوف سے چھپ گئے تھے اور سوقت اگر شہزادے سے ملے اور حضرت جہانگیر بادشاہ ہر روز باپ کے سلام کو جانے اور مورد لطف و عنایت ہوا کرتے اور انھیں دنوں میں خط ہادی شاہ کا کہ بڑے ولی میں خاندان پشت سے اکبر شاہ کے پاس آیا مضمون یہ تھا کہ میں نے حضرت جناب بہاؤ الدین قدس سرہ العزیز کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ سلطان سلیم نبی جہانگیر جلد تخت سلطنت پر رونق افروز ہوں گے اور عالم کو اپنی داد و بخش سے آباد کرینگے اور عجب باتوں سے کہ اون دنوں واقع ہوئیں یہ جو کہ جہانگیر کا ایک ہاتھی گران مار نام لڑائی میں پیش تھا اور بادشاہی فیضان میں اس کے مقابل ہاتھی نہ تھا اور سیرطرح شہزادہ خسرو کے یہاں بھی ایک ہاتھی تھا اب روپ نام کہ لڑائی میں نامی ہو رہا تھا اکبر شاہ نے حکم دیا کہ ان دنوں ہاتھیکو آپس میں لڑاویں اور تیسرا ہاتھی اپنا ان تھن نام ملک پٹنہر کیا کہ جیسا ایک اون دنوں میں سے دوسرے پر غالب ہوا اور فیلبان اپسکو نوک سے تو اس ہاتھی کو لا کر اوسکو روکین اور اس ہاتھی کو مطلق میں جن طمانچہ کہتے ہیں اور اکبر شاہ کا لکلا ہوا جو کہ لڑائی میں ست ہاتھیکو کو اس سے جہا کرتے ہیں اور لومہ لنگر اور چرخ اور اوجاری بھی اکبر شاہ کے اغراض سے ہیں غرض کہ جہانگیر اور خسرو نے گھوڑوں پر سوار ہو کر سیر کرنے کی اجازت لی اور اکبر شاہ جھوکے میں شہزادہ خسرو کو لیکر سیر کیا سبھی جب دو دنوں ہاتھی لڑے تو گران بار باپ روپ پر غالب آیا اور حسب ارشاد ان تھن کو فیلبان سلنے لایا کہ گران بار کو روکے جہانگیر کے لوگون نے اوس فیلبان کو سلنے سے لانے کی ممانعت کی اور اوسکو دور سے پتھر مارنے لگے لیکن وہ فیلبان حسب ارشاد اپنے ہاتھی کو سلنے سے لایا اتفاقاً ایک پتھر اوس فیلبان کی کپٹی پر لگا کہ خون بہنے لگا شہزادہ خسرو نے منع چند مفسدون کی یہ حرکت جہانگیر کے لوگون کی اور فیلبان کا زخمی ہونا بدو ہا کر اکبر شاہ سے عرض کی اکبر شاہ نے گستاخی سے رنجیدہ ہو کر شہزادہ خسرو سے فرمایا کہ جہانگیر سے

میں شہزادہ جہانگیر کو روکے  
میں شہزادہ جہانگیر کو روکے

کہیں کہ ضرور فرماتے ہیں کہ یہ باغی بھی حقیقت میں تمھارا ہی پیر یا دینی کس باعث کی شہزادہ خرم نے اپنے باپ جہانگیر کے پاس لکر  
 حکم اکبر شاہ اپنے باپ سے بیان کیا جہانگیر نے فرمایا کہ کجا بہرگز اس بات سے اطلاع نہیں اور میں ہرگز حکم باغی اور فیضان کے  
 مارنے کا نہیں دیا ہر شہزادہ خرم نے عرض کی کہ اگر فی الواقع اس طرح ہو تو اپنے لوگوں کو حکم کرنے کے لئے تائب بنی وغیرہ سے تھین  
 کو جلا کر بن جہانگیر نے ہمت کا حکم دیا اور ہر چند تدبیریں کیں لیکن وہ باغی جلا نہ ہوئے یہاں تک کہ ان تھین باغی بھی عاجز ہو کر  
 جہانگیر کا اور وہ دونوں لڑتے ہوئے جہانگیر نے لگا لگا کر ایک بڑی کشتی دریائے گنگا میں آگئی تب گرو نارا باغی نے اسے اس کا چھاپا  
 اور سوقت شہزادہ خرم نے اپنے دادا اکبر شاہ کے پاس لکر ادب عرض کیا اور کہا کہ حضرت جہانگیر اس گستاخی پر راضی تھے  
 اور ہمت کام نہیں ہوا لوگوں نے برخلاف عرض کیا تھا اور انھیں دونوں میں حادثہ عظیم وفات اکبر شاہ کا واقع ہوا تفصیل اس  
 یہ کہ اکبر سال تک اکبر شاہ کو سلطنت میں کبھی کوئی طرح پیش نہیں آیا اور ہر طرف سے فح و اہمست حاصل ہوئی اقبال ملازم  
 رکاب اور دولت خادم جناب رہی آخر زمانے نے بے وفائی کی کہ دو شنبہ کے روز بیویں جمادی الاول کی سہ پہر ایکڑا چودہم بھری میں  
 صحت سے شرف ہوا اور عارضہ بخار سے شدت پکڑی آخر کو دست شروع ہوئے شہزادہ خرم لینے شاہجہان بیمار داری کے  
 متکفل ہوئے اور حکیم علی کہ انسر سب طبیعوں کا تھا معالج ہوا لیکن چونکہ تقدیر مقتضی کو ج کی تھی جسقدر علاج اور دوا کر کے  
 مرض میں زیادتی ہوئی تھی اور چونکہ شہزادہ خرم و جہانگیر کا داماد خان اعظم خان کا تھا اور ان دونوں کا ہمار سلطنت  
 انھیں دو کے تقدیر میں تھا اس واسطے لوگوں نے چاہا کہ باوجود ہونے جہانگیر کے شہزادہ خرم کو بادشاہ کر کے قتل و ضار شروع  
 کرین اور جہانگیر شاہ نے یہ حال معلوم کر کے بنا براعتیاط کہ شرائط جہانگیری سے ہر اتنے وقت میں باپ کے قریب سے  
 یہاں تھی کی اور آمد و رفت قلعے کے اندر سے بالکل موقوف کر دی لیکن شاہجہان اس واسطے مفید و ن کے اندر اپنے دادا اکبر  
 کے پاس آتے جاتے رہے اور بقصد ہمت دادا کے خدمت موقوف تھی اور ہر چند ان کی مان نے بھی منع کیا کہ اپنے وقت میں  
 علاج وغیرہ اکبر شاہ کا اپنے ذمے نہ لوی لیکن شاہجہان نے قیامت قدمی کر کے دشمنوں میں اس واسطے خفیل رہے اور جہانگیر اور  
 اپنی مان سے اجازت لیکر اکبر شاہ کے پاس بیمار داری کو رہے اور ہر چند جہانگیر شاہ سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنی  
 والدہ کے پاس ہیں لیکن انھوں نے احتیاط اسی میں بھی کر اس وقت الگ رہیں اور شاہجہان نے کہا کہ میں جب تک زندہ  
 ہوں دادا کی خدمت سے الگ نہ ہو گا غرض کہ اس معاملے نے بقصد سے ان کی نیک نیتی اور بہت کے مفید و ن کی بری سے  
 محفوظ رکھا اور انھیں دونوں جہانگیر شاہ کی لونڈی سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے اور نام ان کا جہاندار اور شہزادہ ہوا اور چونکہ  
 تقدیر میں سلطنت جہانگیر کے نام تھی خود بخود وہ جماعت مفید و ن کی اپنی باتوں سے پشیمان اور غم مند ہو کر جہانگیر کے پاس آئے  
 اور حضرت کی دوسرے دن جہانگیر اکبر شاہ کے دیکھنے کو گئے اور حالت نزع آخری دیدار کا حاصل کیا اور شاہجہان کی جہانگیر  
 اور حسن خدمت اور بر داری پر خیرین و افرین کی اور اپنے ساتھ اپنے دو قتلہ میں لے آئے اور بعد کی رات کو تیرہویں  
 مابین جمادی الاخرہ کی سہ پہر ایکڑا چودہم میں اکبر شاہ کا اسی مرض میں انتقال ہوا دوسرے روز بعد رستی سلطان تجرین کے  
 سے باغ سکندریہ میں سپرد رحمت الہی کے کیا پیدا پیش اکبر شاہ کی نوسو چار سو میں واقع ہوئی اور نو سو تیرہ سو میں رحمت  
 سلطنت پر جلوس کیا اور اکبر شاہ کے تین فرزند دلبند نامدار اور تین دختر عفت شعرا تھیں پہلے سلطان نورالدین  
 محمد جہانگیر کہ اکبر شاہ کی جگہ تخت نشین ہوئے دوسرے سلطان مراد کہ شہزادہ ایکڑا رسات  
 میں مطابق سال چوالیس جلوس کے دکن میں کثرت شراب خوری سے وفات پائی تیسرے

سلطان و انیال کا ایکڑا تیرہ ہجری میں موافق سال اویس چالیس جلوس کے یہ بود کن میں بہت شراب پینے سے مرے  
اور نام شہزادہ یون کے یہ ہیں شہزادہ خاتم شکر النساء خاتم آرام بانو بیگم امیر عید اسکے جو حالات تحریر ہوں گے وہ  
خود جہانگیر بادشاہ کی تحریر کا ترجمہ بود کہ ابتدا سلطنت سے شروع کو بیست و تین سال جلوس تک لگے ہیں ذکر جہانگیر کے وزیر کو  
کا جو شہزادگی کے زمانے میں تھے پہلے راکے کو سکھو جہانگیر کا دیوان تھا اور اسکے بعد بایں بیگم  
اس خدمت پر مقرر ہوئے اسکے بعد خواجہ محمود دست کا بی کہ بعد سلطنت جہانگیر کے خطاب خواجہ جہان مشہور ہوئے دیوان ہو  
ہیں اُن کے بعد خان بیگ اس خدمت سے ممتاز ہوئے اور دارالہمام شریفین خان پسر محمد الصمد شیرین تکر تھے کہ انھوں نے بعد  
سلطنت جہانگیر کے امیر الامرا کا خطاب پایا اور مرتبہ وکالت سے سرفراز ہوئے اور بعد اُن کے کچھ دنوں خلعت دیوانی کی وزیر  
محمود کو موافق عہد سلطنت اکبر کے بحال رہی اور پھر وزارت نصف سلطنت کی وزیر الملک خان بیگ الاشہری نوکر کو حضرت ہوئی  
اور وزارت نصف باقی کی مرزا غیاث بیگ طہانی کو دیکر خطاب اعتماد الدولہ کا بخشا لیکن یہ اعتماد الدولہ کا وزارت میں کچھ اعتقاد  
نہ رکھتے تھے گویا چٹکارا میر الامرا کے تھے اور میر جہان امیر الامرا وکیل ملا علی سب کام کے تھے جب یہ دوازم المرض چسے اور  
جہانگیر بادشاہ کا بل کیطرت کوچ کیا تو جعفر بیگ تفریونی کو جو آصف خان مشہور تھے تیسرے صف کو ایکڑا پندہ میں کار وادارت  
کا تعویض فرمایا لیکن ان جعفر بیگ نے خواجہ ابوالحسن کو بادشاہ سے اجازت لیکر اپنے ساتھ لیا ناگہشت و قزاق کا غزوہ کی  
کرین اور خواجہ ابوالحسن اگرچہ مرد راست اور درست کار تھے لیکن ترش روئی اور بد خوئی سے موصوف تھے اور جب جہانگیر آصف خان  
مہم کو کن کو شہزادہ ویر کے ہمراہ خدمت ہوتے تو ستائیسویں جمادی الاولیٰ سنہ ایکڑا میں میں خدمت دیوانی پھر اعتماد الدولہ  
کو ملی اور انھوں نے تا بہ حیات اپنے اس کام کو ختم نہ ہوئی سے انجام دیا اور بعد وفات اس وزیر کے بارہویں جمادی الاخرہ سنہ  
ایکڑا اکتیس ہجری میں پھر خدمت وزارت مع خلعت خواجہ ابوالحسن کو بخشی اور بعد اسکے کہ حمایت خان درگاہ معلے سے خارج  
کئے گئے تو عین الدولہ آصف خان خلف الصدق اعتماد الدولہ کے پندہ بیون صفر سنہ ایکڑا بیست و تین ہجری تک منصب بزرگ  
وکالت پر رہے اور خواجہ ابوالحسن کا دیوانی میں سرگرم تھے اور جہانگیر کی وفات تک اسی خدمت پر مستقل تھے ذکر جہانگیر  
کی اولاد کا جہانگیر بادشاہ کے پانچ فرزند والا گھر اور دو دختر قدسی اختر تعین پہلے سلطان خسرو دہرے سلطان بدین تیسرے  
سلطان خرم چوتھے سلطان جہاندار پانچویں سلطان شہر بار اور دختر کلان سلطان شاہ بیگ اور چھوٹی بہار بانو بیگم میں خسرو جہاندار  
اور بدین تینوں عین حیات اپنے والد بزرگوار کے راہی ملک بقا ہوئے اور تارخین اولیٰ مع حالات اپنے مقاموں پر لکھی جاوے گی  
اور سلطان خسرو کے دو فرزند اور ایک دختر تھی رہے دونوں کے بعد جہانگیر نے وفات پائی اور صاحبزادی اولیٰ بہت دنوں زندہ  
رہیں اور سلطان بدین کے ایک لڑکی تھی لڑکا اپنے باپ سے پہلے مراد لڑکی شہزادہ وادشہ شکوہ کے کلج میں رہی اور شاہ جہان  
بادشاہ کے چار فرزند انہما لذتین و دختر قدسی اختر چار بیون اول سلطان داراشکوہ دوسرے سلطان شجاع تیسرے سلطان  
اورنگ زیب چوتھے سلطان مراد بخش اور پہلی لڑکی سریر بانو بیگم دوسری جہان لڑکی تیسری روشن آرا بیگم شہزادہ جہاندار اولاد ہی اور  
شہزادہ ایک دختر ہوئی ازانی بیگم نام کو کہ جہانگیر کے عالموں کا ملازمت ہما سے تبریزی ملا شکر اللہ شہزادہ بیگم نامی اور  
گیلائی ملا باقر کشمیری ملا محمد سیستانی ملا محمد ود علی قاضی نور اللہ ملا فاضل کابلی ملا عبد الیکم لکھنوی ملا عبد اللطیف سلطان پوری ملا  
عبد الرحمن مجدد گجراتی ملا فاضل کابلی ملا حسن علی ملا محمد ویرنور وکر جہانگیر کی حکیموں کا حکیم کاشانی حکیم جلال مقب سبج الزمان حکیم ابوالقاسم  
گیلائی مقب حکیم ملک حکیم موسیٰ شیرازی طبرجہ الصد کا بی حکیم مدیح جاتی حکیم نفی ججراتی ذکر جہانگیر کے شاعروں کا



بابا طالب، اصغمانی حیامی گیلانی ملا نظیری خشتا پوری ملا محمد صفوی ماؤذرائی ملک الشعرا طالب آٹے سعیدانی گیلانی نرگزار شاهی میر معصوم کاشمی تولشورہ کاشمی ملا حمید رحمانی شیدانوکراون حافظون کا جو خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے حافظ نادعلی حافظ قطب حافظ عبدالہ حافظ اوستا و محمد مالی حافظ حبیبہ نوکر ہندی گوپون کا پسر خان بدین دادامکو مرفوظہ طبلکار سی نورجہان بیگم کا چھ سالہ بین میرزا غیاث بیگ پسر خواجہ محمد شریف طہرائی کے بین اور بین خواجہ محمد شریف طہرائی اول بین وزیر خان محمد خان بھٹو حاکم نراسان کے تھے بعد فوت محمدان کشاہما سب صفوی کی خدمت میں رہے اس بادشاہ نے انکو وزارت مرو کی عنایت کی اور ان خواجہ محمد شریف کے دولہ کے تھے پہلا اتفاقا ہر دو سرسرا غیاث سو محمد شریف طہرائی نے اپنے بیٹے میرزا غیاث بیگ کا کھاج مرزا علاء الدولہ بن آقا ملا کی لڑکی سے کیا اور اس سے میرزا غیاث بیگ کے دو فرزند اور ایک دختر متولد ہوئی جب خواجہ محمد شریف کی وفات ہوئی تو میرزا غیاث بیگ مع اہل و عیال ہندوستان کی طرف چلے آئے جہاں میں انکے ایک اور لڑکی دوسری ہوئی پھر تختہ پوین اکبر بادشاہ کی خدمت میں ممتاز ہوئے اور صفویوں کے دونوں میں اپنی لیاقت اور ہوشیاری اور بادشاہ کی قدر دانی سے دیوان بیانات ہوئے اور یہ غیاث بیگ تھریا و محمد فرہانی بہت نیک ذات اور کار گزار تھے اور مذکورہ لکے شعرا کے بہت دیکھے تھے خود بھی خوب شعر کہتے تھے شکست خٹا کے لکھنے میں خوب ماہر تھے کل خدمت سے فرصت ملتی تو اوقات اپنی شعر و سخن سے گزارتے دوستان اور اہل حیات کو بہت دیا کرتے تھے مگر باوجود ان سب خوبیوں کے یہ بڑا عیب تھا کہ رشوت جو کونئی تیا تو لے لیتے تھے عنہ من جن دنوں کہ اکبر شاہ لاہور میں رونق افروز تھے ایک شخص علی قلی بیگ استیلا نام کشادہ اہل خانہ کے نوکروں میں سے تھا حلق سے اگر کشادہ کی خدمت میں نوکر بھا اور مرزا غیاث بیگ کی اوس دختر سے جو مہذہا میں ہوئی تھی نکاح کیا اور آخر کو علی قلی بیگ جہانگیر بادشاہ کی خدمت میں سحرز ہوا اور خطاب شیرانگن خان کا اور منصب لائق پایا جب جہانگیر تخت نشین ہوئے تو اوسکو بنگلے میں جاگیر دیکر نصبت کیا باقی مفصل حال اسکا اپنے مقام پر لکھا جاوے گا قصہ کوتاہ جب یہ شیرانگن خان راہی ملک عدم ہوا تو جہانگیر کے حکم سے صوبہ بنگالہ کے کارپرداروں نے مرزا غیاث بیگ کے اس لڑکے کو درگاہ شاہی میں روانہ کیا اور جہانگیر نے بسبب رغبت کے قطب الدین خان کے مہارے جانے سے نورجہان کو اپنی والدہ سبھی قریب سلطان بیگم کو سے دیا یہ نورجہان کچھ دنوں اوسکے پاس رہے جب انکے نصیب نے ترقی کی اور اقبال کا زمانہ آیا تو نوروز کے ایک دن میں جہانگیر نے نورجہان کو دیکھا اور نظر مبارک میں پسند آئے بادشاہ نے اپنے حرم سرا میں لے لیا اور ہر روز محبت بادشاہ کی زیادہ ہونے لگی اور نور محل شہور ہوئی بعد چند دنوں کے نورجہان بیگم کا خطاب پایا سب اقربا اوسکے بڑے بڑے نصیب اور خدمتوں پر مقرر ہوئے اور اعتماد الدولہ یعنی مرزا غیاث بیگ باپ نورجہان کے خدمت و کالت کل سے سرفراز ہوئے اور بڑا بھائی اوسکا ابو الحسن بادشاہی خاندان مان ہو کر مخاطب باعقاد خان ہوا باقی اور قریبوں کو بھی خطاب خانی کا ملا و ملائم نام برکتری دانی جسے نورجہان کو دودہ پلایا تھا حاجی کو کہہ مشہور ہو کر دیوان محلوں کے بنی بیان ملک کہ صدر الصدور بادشاہی جو خیر محلوں میں دیا کرتا وہ اسکے مہر سے جاری ہوا اور اس نورجہان کا اسقدر دخل ہو کہ اسو خط کے جو کچھ نورم سلطنت پر سب اسکے واسطے ہوا آخر کو یہ نورجہان بھروسے میں بیٹھ کر بڑے امیرون کا سلام لیا کرتی اور کہو چا ہتی دیتی اور وہ سک کہ اسکے نام کا ہوا یہی سہ حکم شاہ جہانگیر یافت صدر یورپ بنا م نورجہان بادشاہ بیگم زربہ اور فرمانوں پر پختہ ہوئے حکم عالیہ العالیہ نورجہان بیگم بادشاہ اور رفتہ رفتہ یہ حال ہوا کہ جہانگیر فقط نام کو بادشاہ رہ گیا وہ

اکثر فرمایا کہ تھے کہ میں نے سلطنت نور جہان کو دی سو ایک شیر شرب اور آدھ سیر کباب کے اور کچھ درکار زمین اس کی بجائی کی خرید کر کچھ بیان زمین ہو سکتا کہ بالکل خیر تھی جو کوئی اپنی حاجت بیکم سے عرض کرتا اور کسی مراد حاصل ہوتی اور جو اس کی کتاب میں پناہ لاتا اس پر ظلم و رنج سے محفوظ رہتا جہاں تیر لڑکی کی سی کشتی اور سکا کناج اپنے پاس سے کرا دیتی تھی اور جہیز اور سکہ لائق عنایت کرتی اور اس کے خاندان سے غلط اندک کو بک نفع ہوا تو ترک جہاں گیری می بیان سے ترجمہ حالات نور الدین جہاںگیر بادشاہ غازی کا ہی جو اونیسویں سال جلوس تک خود بادشاہ بنے لکھے تھے اور پھر حسب اس کم معتد خان نے

لکھنؤ تمام کیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عنایت بے غبارت سے چرخ شہ کے دن کہ ایک ساعت پنجوی گزری تھی آٹھویں تاریخ ماہ جمادی الآخرہ کے سنہ ایک ہزار چودہ ہجری میں دار الخلافہ اگر وہ میں بیچ عمراتیں سال کے تحت سلطنت پر میں نے جلوس کیا میرے والد بزرگوار کا جب تک اٹھائیس برس کی عمر ہوئی کوئی فرزند دلبند زندہ نہ رہتا تھا اس واسطے ہمیشہ اولیاء اللہ سے اس بات کی دعا طلب کرتے تھے جو تک حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حشر شدہ اولیا بہن کے ہوں تو واسطے حصول اس امرے نیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو فرزند با حیات عنایت کرے تو میں اگر وہ سے آپ کے روضہ مبارک تک کہ ایک سو چالیس کو سیکڑ تک ہزار روئے اخلاص پیادہ پا جاؤں گا اور سنہ نو سو ستتر ہجری میں چہار شنبہ کے دن سترویں تاریخ ربیع الاول کی تھی سات گھڑی دن چڑھے چوبیسویں درجین طالع میزان کے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیدا کیا اور جن دنوں کہ میرے باپ کو فرزند کی خواہش تھی حضرت شیخ سلیم نام ایک صاحب کمال کہ عمر سیدہ یکری کے پائڑ میں قریب اگرے سے رہتے تھے اور وہ ان کے لوگ ان سے اعتقاد و محبت رکھتے تھے تو میرے باپ نے ان کا حال و کمال سن کر ملاقات کی اور ایک دن حالت پنجویں میں پوچھا کہ حضرت میرے کہ لڑکے ہو گئے حضرت شیخ سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر شنبہ بے منت تمکو میں فرزند عنایت کرے گا میرے باپ نے کہا کہ میں نے ذریعہ کے پہلے لڑکے کو تمہارے دامن تربیت میں سپرد کیا اور تمہاری شفقت اور مہربانی کو اس کا مہربانی کر دیا اور ان ولی اللہ نے اس بات کو قبول فرمایا اور اپنی زبان گوہر نشان سے ارشاد کیا کہ مبارک ہو مجھے بھی اس کو اپنا بیٹا سمجھ کر میری والدہ کو زمانہ وضع حمل کا قریب پوچھا تو انکو حضرت شیخ کے گھر میں پیدا کیا کہ ولادت میری ان کے گھر میں واقع ہو اور بعد میرے پیدا ہونے کے میرا نام محمد سلیم رکھا سلطان سلیم کا خطاب دیا اور پیار سے باقر بن شیخ بنو با کہا کرتے تھے پھر میرے باپ نے موضع یکری کو کہ مولد میرا ہی مبارک جا کر اپنا پاسے تخت مقرر کیا اور چودہ پندرہ سال کے عرصے میں وہ سب جنگل اور میدان کہ درندوں کا مسکن تھا ایک عمدہ شہر متعلق اوپر باغات اور عمارت لایا بیٹھ کے جو گیا اور بعد دفعہ گجرات کے اس کا نام فقیر رکھا جب سن بادشاہ ہوا تو میرے ولیمین آیا کہ اپنا نام بدلون کہ اس نام میں شہبہ چڑھا جو رومی بادشاہوں کے نام کا تو غیب سے میرے دل میں آیا کہ بادشاہوں کا کام جہاں گیری ہی جو اپنا نام جہاں گیری اور جو کہ تخت نشینی میری اولی دنوں میں کہ وقت نور ہوئی کہ تو خطاب اپنا نور الدین کروں اور یا مہاراجا کی میں دانیان ہند کی زبان سے میں سنا تھا کہ بعد از شاہ کے نور الدین نام ایک شخص حاکم ہو گا یہ بات بھی میرے ذہن میں تھی اس واسطے میں نے نور الدین جہاںگیر بادشاہ اپنا نام اور لقب مقرر کیا اور چوک میں آکر وہ میں تخت نشین ہوا اور ان اس واسطے مقرر ہو کہ کچھ حالات اوس

سنہ ۱۱۷۰

شہر کے لکھنؤ یہ اگر ہندوستان کے اگلے شہرون سے ہر جہاں کتا ہے اس میں ایک بڑا قلعہ تھا میرے باپ نے پہلے میرے  
 قول سے اس کو گرا کر نیا قلعہ میں چھڑکا بنوایا کہ سیاح لوگ اس کے مثل نہیں بیان کرتے پندرہ سو سال میں تمام ہوا اس میں  
 چار دروازے اور دھڑکھڑکیاں ہیں پتیش لاکھ روپے کے اس کے ایک سو پندرہ ہزار طومان رائج ایران اور ایک کروڑ پانچ لاکھ غلاباب  
 توران ہوتے ہیں اس کی تعمیر میں صرف ہوئے ہیں دونوں طرف دریائے اس شہر کی آبادی جو پچیس طرف آبادی زیادہ سات  
 کوس کے دور میں جو طول دو کوس اور عرض ایک کوس کا ہے اور دریا سے پورب کی طرف کی آبادی کا دوڑھائی کوس کا  
 طول ایک کوس اور عرض آدھ کوس کا لیکن کثرت عمارت اس قدر ہے کہ عراق اور خراسان اور ماوراء النہر کے مانند چنداں نہیں  
 آباد ہو دین اکثر سہ منزلہ اور چار منزلہ مکان ہیں اور مخلوق اس قدر ہے کہ رہائستوں میں لوگ بدشعور سی پلٹے ہیں تیسرا مٹی کے آخر  
 میں واقع ہے پورب طرف اس کے ولایت تنوچ اور پچھ میں ناگور اور ترمین سنبھل اور دکن میں چندیری واقع ہے ہر ہندوؤں کی  
 کتابوں میں ہے کہ اگر ابتدا دریا سے جہاں کی ایک پھاڑ سے ہے جس کا نام کلن ہے کہ وہاں آدمی بسبب کثرت سردی کے جان نہیں سکتے  
 ہوا اگر سے کی گرم و خشک جو طیب کہتے ہیں کہ یہ ہوا روح کو تبدیل کرتی ہے اور ضعف لاتی ہے کہ اکثر طبیعتوں میں نہاؤں ہے ہرگز نہیں  
 اور سودی مزا جو لوگوں نقصان نہیں کرتے اور جو واسطے جن جانوروں کا ایسا شراج پڑشل ہاتھی اور بھینس کے اس قبا دیو  
 میں خوش رہتے ہیں پہلے سلطنت لودی چھانوں سے اگر بہت آباد تھا اور ایک قلعہ بھی وہاں تھا چنانچہ سعود سعد سلیمان نے  
 اپنے قصیدے میں کہ چچ مرچ محمود سپہ سلطان ابراہیم بن سعود بن سلطان محمود غزنوی کے اس قلعہ کے فتح میں لکھا ہے  
 یہ شعر ہے عصار اگر ہ پیدا شد از میانہ کوہ بلسان کوہ پرو بار ہاے چون کسار چوب سلطان سکندر لودی سے گواہاں کے  
 لینے کا راہ کو کیا تو دلی سے کہ پاسے تخت سلاطین دلی کا تھا اگر سے میں آیا اور اپنا رہنیاں مقرر کیا اور اس دن سے اگر  
 میں آبادی بڑھی اور سلاطین دلی کا پاسے تخت ہوا جب امہ قلعے نے سلطنت ہند کی اپنی عنایت اور کم سے میرے  
 خاندان میں عنایت کی تو حضرت فردوس مکا فی بابر شاہ نے بعد شکست میں ابراہیم شاہ بن سکندر لودی کے اور اسے جانے  
 اسکے اور بعد فتح کرنے لڑائی رانا ساکاک کے کہ ہندوستان کے سب راجوں میں بڑا تھا جو نہ کے پورب طرف ایک اچھی زمین تھی  
 مربع باغ لگایا کہ دیسا عمدہ بلخ اور کہیں بیان نہیں کہتے اور نام دسکا گل افشان لکھا اور مختصر عمارت سنگ مرمر کی وہاں بنائی  
 اور اس باغ کی ایک جانب میں مسجد بنوائی اور خیال تھا کہ مکانات کثیر بنوائیں مگر چونکہ عمر نے وفا کی اس واسطے وہ آرزو نہ ہو  
 میں نہ آئی اس کتاب میں جہاں لفظ صاحب قرآن کا لکھا جاوے گا مراد اس سے امیر تیمور کو کہان ہیں اور فردوس کس مکا فی  
 سے مراد حضرت بابر شاہ اور جنبت اشیا فی ایشیا ہے بابر شاہ سے اور عرش اشیا فی اشارہ میرے والد امجد جلال  
 الدین محمد کیر شاہ باغشاہ غازی سے فرہزہ اور انبہ اور باقی میوہ اگر ہ اور اسکے اطراف میں خوب ہوتے ہیں اور مجھے تمام  
 میوہ میں انبہ کی طرف کمال رغبت ہے میرے والد عرش اشیا فی کے وقت سے ولایت میوہ مجھ ہندوستان  
 میں عین ہوتے ہیں ان اکثر ملتے تھے ان میں سے اگور کے اقسام صاحبی اور حبشی اکثر شہی یہاں کے شہرون میں ہونے  
 لگے چنانچہ لاہور کے بازار میں دریاں فصل کے چٹنا چاہیں ہر قسم کے ملتے ہیں اور منجھدیاں کے میوہوں کے اناس ہے کہ  
 فرنگیوں کے شہر سے آیا ہے خوشبودار اور خوش مزہ ہے تو اگر کے گل افشان باغ میں ہر سال کے ہزار و تیرتے ہیں اور خوشبودار  
 میں ہند کے پھولوں کو تمام جہاں کے پھولوں پر ترجیح ہے تو اس کی پھول ہیں کہ تمام دنیا میں اور کہیں اور کھانام  
 و نشان نہیں اول گل چنبکہ کہ ایک پھول نہایت خوشبودار اور لطیف ہے زعفران کے پھول سے مشابہ لیکن چنبکہ کا نام

اندھا مال بے قیدی ہو ورنہ اس کا بہت خوشحال اور پر برگ و شاخ سایہ دار ہو گا ہمارے موسم میں اس کا ایک درخت باغ  
 کو مٹھ کر تاج و دو سر لگا کر کیڑہ خوشبو اور سکی ایسی تیرکڑی کہ شگ کی بو سے کم نہیں اور رائی بیل کے بوہن وغیرہ چلی جڑتے اور سکے دو  
 تین طبقے چھوٹے ہیں اور مولسری کہ اس کا درخت بھی بہت خوبصورت اور سیاہ وارثی اور بواو سکی بہت پسند دل کی ہو گا اور اس کی  
 گھوڑے کی طرح ہو گا کیڑہ غار دار ہو تا ہو اور سیوٹی بے غار رنگ میں مائل ہر زردی اور کیڑہ سفید رنگ ان سب پھولوں کے غلطی  
 سے کہ لایت میں یا حسن سفید کہتے ہیں تیل خوشبو دار تیار ہوتے ہیں اور بہت سے پھول ہیں کہ اس کے ذکر میں طوالت ہوا ہمدہ  
 وختوں سے یہاں کے سرد و صوبہ چنار اور سفید آرد اور بید مول کہ چم گز ہندوستان میں غوثی انتخاب بہت ملتا ہو اور مندل کا درخت  
 کہ ہزار میں ہوتا انتخاب باغوں میں لگتا ہو اگر کہہ سنے والے لوگ سب دہنزا اور طلب علم میں بہت کوشش رکھتے ہیں اور  
 ہر دین و مذہب کے لوگ یہاں بہت ہیں بیان اون حکمون کا جو تخت پر بیٹھ کر پہلے سب کا مہ سے تمام  
 ملک میں جاری کیے گئے بعد جلوس کے پہلا حکم کہینے نماز کیا شکا ہر خبر عدالت کا تھا اگر عدالت  
 والے کو کوٹنے کے انداز میں سنی اور طرف داری کریں تو وہ غلام لوگ اس رنج کو لادیا کریں تاہیں اس کی آواز سے مطلع ہو  
 خود اس کی فریاد سن کر جان کا صورت اس رنج کی یہ ہو کہ دینے کو دیا تا سنے کی تیس گرد لینی ایک رنج بنادین اور سات گھنٹے  
 اوہیں جو ان کل روزی چار تن چھانکے تیس میں غرق ہوتے ہیں ایک سرد کا گھوڑا سے میں تلے کے شاہ برج سے بازہ دوہر  
 سردی کے کتا سے پتھر کا ستون کھڑا کر کے پانڈہ دیا اور سدا اسکے بارہ حکم فرمائے کہ تمام ممالک محروسہ میں اون پر عمل ہو اور جو عمل  
 اس کو اپنا دستور العمل مقرر کرے حکم اول پہلے معافیت کی پیشہ کہ معمولی رسلوں میں اور دیوانوں پر کسی چیز پر نہ لیا جاوے اور جو  
 اور باقی آئین جو جاگیر داروں نے ہر صوبہ میں اپنے فائدوں کے مقرر کیے ہیں ایک سخت موقوف کی جاوے حکم دوم دوسرے کہ ہر ہاں  
 میں چوری اور آگ کا پڑتا ہو اور وہ جگہ آبادی سے دور ہو تو اس کے اطراف کے جاگیر دار اس میدان و جنگل میں سربلے اور مسجد  
 اور چاہ بنوادین کہ باعث آبادی کا ہو اور وہاں لوگ رہا کریں اور اگر ایسا مقام پر گئے خاصہ میں ہو تو عامل دیکھ کر کام کرے اور کوٹ  
 میں سودا گروں کے مال کو ان کی سے رضا مندی اور اجازت کے لکھو لاکرین حکم سوم تیسرے یہ تمام ممالک محروسہ میں مسلمان  
 یا ہندو جو کوئی مرجعے قوادسکا مال و سہا اب اس کے وارثوں کو دے دیا کریں اور کوئی سرکاری آدمی اوہیں کچھ دخل  
 نہ کیا کرے اور اگر اس متوفی کا کوئی وارث نہ ہو تو واسطے حفاظت اور ضبطی اس مال کے سرکار کی طرف سے عامل مشرف اور جو ملدار  
 عافیہ مقرر کرے کہ اس مال کو جمع کر کے مصارف شرعی میں شل بنادے اور سدا اسے اوپر مل اور مالاب اور چاون میں صرف کیا  
 جاوے نہ کہ کسی کاموں میں حکم چارہم جو تھے کہ شراب اور ذرہبرہ اور تمام نشے کی چیزیں جو شریعت میں منع ہیں کوئی نہ بناوے  
 اور نہ بیچے دے اور باوجودیکہ میں کوئی شراب پیتا ہوں اور اٹھارہ برس کی عمر سے اب تک کہ آٹھ اور تیس سال کا ہوں اس کو  
 کبھی ترک نہ کیا اور اول میں نے باعث حرص کے کبھی کبھی بیس پیا نہ تک و آتشہ عرن نوش کیا ہو لیکن جب مجھ میں اس کا اثر تھا  
 و کمال ہوا تو میں نے اس کو کرنا شروع کیا سات برس کی عرصے میں پانچ چھ پائے تک آیا اور پندرہ دمت بھی مختلف تھے کبھی رات  
 کبھی دن کبھی صبح کبھی شام غرض کہ وقت شب کا مقرر کیا کہ دن کو کاروبار سلطنت میں نہ لیا نہ اور اب بالکل چھوڑ دی کہ قطعاً ہضم  
 طعام کے واسطے پیتا ہوں اور وہ اس بات کا نہیں کہ اس کوئی شے پاپے حکم پنجہ پانچین یکہ کسی شے کے کھڑکڑائی نہ کریں اور  
 سرکار میں نہ بناوے نہ کوئی مخلوق کہے گا اور بے دے کہ کرنا بہترین حکم ششہم جو تھا کہ نہ کھانے نہ کوئی شخص کسی  
 مال کا نہ کسی گناہ میں نہ لگا کرے اور خود دینے بھی اللہ تعالیٰ کے نذر کی ہو کہ کسیو کی سیاست نہ کر دن کا کسی کام نہ

کہتے ہیں اور تقریر و اس پر موافق شریعت کے جاری کرونگا حکم ختم ساتویں یہ حکم کیا مینے کہ کوئی عامل خالصہ یا جاگیردار زمین  
 رعایا کی زبرد و ظلم نہ لے اور اس کو بھیج دے اگر آپ نہ بولے یا وے کچھ کچھ آٹھ سو پچھون یہ حکم دیا مینے کہ عامل خالصہ اور جاگیردار زمین  
 کہیں ہوں نہ اجازت بادشاہی آپسین نسبت اور قربت نکلیا کریں حکم گنہگار کہیں کہ بڑے بڑے خدوہن بن شفا خانے جو بے  
 جاوین اور طبیع بیماروں کے علاج کو مقرر ہوں اور کچھ خرچ اونکی نوکری اور دوا اور خوراک میں صرف ہو سب سرکاری حاصلات  
 سے ملا کر سے رعایا سے نہ تحصیل کیا جاوے کہ اسکی برکت خاص واسطے میرے ہو اور رعایا کیلئے سے بچیں حکم دسواں  
 حکم یہ کہ موافق طریقہ میرے باپ کے ہر برس ربیع الاول کی اٹھارویں تاریخ کو کہ میری ولادت کا دن ہر بعد ہر سال کے ایک دن قرار  
 دیکر تمام علماء دینی ان دنوں جانو نہ جو نہوا کریں اور ہر چھ مین بھی دو دن شیخ ایک ایک جمعرات کہ روز میری تخت نشینی کا ہو اور ایک تواریخ  
 کہ میرے باپ کی پیدائش کا دن ہر حکم باوجود ہم کیا ہوں بطریق معمولینے حکم کیا کہ عہدے اور جاگیر میں میرے باپ کی دی ہو میں اور تمام  
 نوکر ہر قدر ہر دن اور بعد کے مینے جو حکم باوجود رعایا اور موافق ترتیب نصب اور جاگیر میں زیادہ کین اور اضافہ دس بارہ ہزار سی لک تیس  
 چالیس ہزار سی لک عنایت کیے اور روزینہ اور چندے احدیوں کے دس سے پندرہ تک اور ماہ ذی قعدہ دیشہ کا دس بارہ تک  
 سمیعین فرمایا اور چندے واسطے بیگمات اور والدہ کی حرمیوں کے موافق اون کے حال کے رکھا اور جو حکم حاجت زیادہ دیکھی اسکا اضافہ  
 کیا اور روزینہ علماء اور فقرا کا کاشک و کا کاجی تمام ملک میں موافق اون کے اگلے اوستادوں کے بحال رکھے اور میرے صدر جہان کو کہ سید  
 صبیح النسب سے ہند کے ہر اور میرے باپ کے فوتین عہدہ صدارت کا کرتے تھے اونکو مقرر کیا مینے کہ ہر روز ارباب استحقاق اور  
 اہل حاجات کی تحقیق کیا کریں اور خود ملاحظہ کریں کہ جس پر حکم ہو بادشاہی مال سے اسکی مدد کیجی دے حکم دواور دھم بارہویں  
 یہ کہ بعدت نشینی کے جو قیدی تلکون اور بیجانوں مین بہت دنوں سے قید تھے اونکو مینے رہا کر دیا۔ اور ساعت نیک میں مینے  
 حکم کیا کہ سک میرے نام کا جاری کریں اور پہلے اشرفی پر سک جاری کیا اور سونا چاندی مختلف وزنون کے لیکر سک سے مزین کین  
 اور ہر ایک کا حد اجرام لکھا چنانچہ سو تولہ کی مہر کا نام نور شاہی اور پچاس تولہ والی کا نور سلطانی اور بیس تولہ والی کا نور دولت اور  
 دس تولہ والی کا نور کرم اور پانچ تولہ والی کا نور احمد اور ایک تولہ والی کا نور جہانی اور چھ ماہ والی کا نورانی اور تین ماہ والی کا نور باجم  
 مقرر فرمایا یا اقسام شریفیوں کے تھے اور چاندی کے اقسام سے جن پر سک لگا تو سو تولہ والے کا کو کب طابع اور پچاس تولہ والی کا  
 کو کب اقبال اور بیس تولہ والے کا کو کب مراد اور دس تولہ والے کا کو کب بخت اور پانچ تولہ والے کا کو کب سعد اور ایک تولہ والے  
 کا جہانگیری اور چھ ماہ والے کا سلطانی اور تین ماہ والے کا ختاری اور تولہ کے دسویں حصے والے کا خیر قبول نام رکھا اور سب سے بھی  
 تانبے کے اسی حساب سے سک لگائے گئے کہ ہر ایک کو سننے نام سے مشہور کیا اور سو تولہ اور پچاس تولہ اور بیس تولہ اور دس تولہ والی اشرفی  
 پر یہ آیات آصف خان کو فائے کہ کندہ کرواے اور دوسری طرف دوسری بیت کہ میں سے تاریخ سک کی حکم سے بخود نور بزرگ  
 فقیر بڈ قزو شاہ نور الدین جہانگیر بڈ اور درمیان ان دونوں مصرعون کے کلمہ تحریر کیا اور دوسری طرف شہر تاجی قیاس شہر خور  
 زمین سک نورانی جہان بڈ آفتاب ملکات تاریخ آن بڈ اور درمیان ان دونوں مصرعون کے قریب مقام اور سنہ ہجری اور  
 سنہ جلوس لکھوایا اور سک نور جہانی کا کہ بجائے اشرفی معمولی کے مروج ہر اوپر امیر الامار کا پر شہر لکھوایا اسے روی زر رسالت  
 نورانی برنگ مہر جاہ بڈ نور الدین جہانگیر امین کبر بادشاہ ایک ایک مصرع اس شہر کا ایک ایک جانب کندہ ہوا اور قید  
 ضرب مقام اور سنہ ہجری اور سنہ جلوس درج کیا گیا اور جہانگیر میری پر بھی کہ روپیہ کی جگہ مروج بخوانند  
 نور جہانی کے سک کو کہ ہوا اور مراد تولہ سے اٹھائی مشغالی معمول ایران اور توران کی تجر اور متبتین تاریخین جیسے جلوس

نام اشرفی  
 اور دوسری  
 سالہ دون  
 منصفہ



کی موزوں سے کسی مہینے میں ان سب کا کھانا مناسب بنانا میری ایک تاریخ مکتوب خان داروغہ کتب خانہ اور نقاش خانہ کے کچیرے  
 ہندوگان تہذیب سے ہون گئی وہاں لکھا ہوا ہے صاحبقران ثانی شاہنشہ جہانگیر با عدل و انصاف است بخت کامرانی با قہار  
 و بہت دولت فتح و شکوہ و نصرت پذیر پیش کر سبقت لے لیا دانی با سال جلوس شاہی تاریخ شد چو نہاد و اقبال سرپائی صاحبقران  
 ثانی با اور مینے فرزند خسرو کو ایک لاکھ روپیہ مرمت کیے کہ باہر قلعے کے نعر خان نامانائے مکان کو اپنے واسطے درست کرے اور حکومت  
 اور امری ملک پنجاب کی سعید خان کو کہ امر سے معتبر اور میرے باپ کے نسبت والوں میں سے جو رعایت کی ہوسکی فصل عمر  
 اوسکے بزرگواروں نے میرے بزرگوں کی خدمت کی بڑا اور اوسکی فرصت کے وقت جب مینے سنا کہ اچھٹے خواجہ سرخا لمہین اور کین  
 اور غریبوں کو ستائے ہیں تو مینے کہا اچھٹا کہ میرے عدل میں کیسی رعایت نہیں اور میرے انصاف کی ترازو میں چھوٹے بڑے سب  
 برابر ہیں اگر آپ بھارت سے لوگوں سے کسی پر ظلم و زیادتی ہوگی تو میں و اجی سزا دوں گا مگر ان انصاف میں رعایت نہ کی جاوے گی اور  
 شیخ فرید بخاری کو کہ میری میرے باپ کا تھا خلفت اور مشیر مصر اور دوات و قلم مصر رعایت کر کے اوسی خدمت پر بحال رکھا اور اسٹے  
 اوسکے عزت بڑھانے کے لیے کہ جو صاحب سیف و قلم جانتا ہوں اور مقیم کو کہ آخر عہد میں میرے باپ نے وزیر خانی کا خطاب دیا تھا  
 اور وزارت سلطنت کی رعایت کی تھی اوسی خطاب اور منصب اور خدمت پر مست زکھا اور خواجہ فتح احمد کو بھی غفلت و کین پرستور سابق  
 بخوشی رکھا اور عبدالرازق مخموری کو بھی باوجودیکہ سبب تہذاری کے یا میں میری بخشش تھا اور بے نصرت ممالک کو میرے پاس  
 چلا گیا تھا اوسکی تقصیر دن پر خیال کیا اور عہدہ آتش مکی کا کہ میرے باپے پایا تھا اوسی عہدے پر سرفراز رکھا اور دوسرے عہدے  
 والوں کو اندر باہر کہلنے باپ کے وقت کے موافق عہدوں پر بحال رکھا اور شریف خان کو کہ اگر کین سے میرے ساتھ ٹھہرا تھا  
 اور شہزادگی میں اوسکو خانی کا خطاب دیا تھا اور جب الہ آباد سے میں اپنے والد بزرگوار کی خدمت فیصد جت میں آیا تھا تو اوسکو  
 مین تقارہ اور توان اور توغ رعایت کر کے منصب و فہراری اور پانصد سی سے سرفراز اور صوبہ بہار کا حاکم کر کے اور دھرواند کیا تھا  
 بعد پندرہ دن کے میرے جلوس سے چوتھی جب کو جب خدمت میں آیا تو اوسکے آنے سے مجھ کو ال خوشی ہوئی کہ اوسکی حسن صحبت  
 کے سبب سے میں اوسکو بجائے اپنے فرزند کے جانتا ہوں اور بار مصائب بھتا ہوں چونکہ اسکے عقل و اخلاص اور کردار دانی  
 پر مجھ کو اعتماد و دل تھا اس واسطے اوسکو وکیل اور وزیر غلہ کر کے خطاب امیر الامرائی کا کہ نوکروں میں کسی کا خطاب اوس سے زیادہ نہیں  
 تھا و اور سات منصب پنجبازی ذات اور سوار کے عزت بخشی ہر چند وہ لائق اس بات کے کہ منصب اوسکا اس سے زیادہ ہو لیکن جب  
 اسے عرض کی کہ جب تک مجھے کوئی کام عہدہ نہ بن آوے اس سے زیادہ نہیں چاہتا ہوں اس واسطے اسے سیدر مقرر رہا اور جو اخلاص میر  
 باپ کے نوکروں کا جو بنی معلوم ہوا تھا اور جیت اپنی بعضی تقصیر دن کے کہ خلاف مرضی خدا اور لوگوں کے اوں سے صادر ہو گیا  
 تعین شدہ منہ اور بخت زدہ تھے باوجودیکہ جلوس کے ان کی بھی تقصیر میں مینے معاف کر کے اپنے دل میں اقرار کیا تھا کہ گذری  
 باتوں کا لوگوں سے خیال غلوں لیکن باعث دہم شرارت کہ ان لوگوں سے مجھ کو تھا اس واسطے امیر الامرا کو ان کی طرف سے  
 نگہبان اور محافظ بنا مقرر کیا اگرچہ حافظ اور نگہبان سب کا خصوصاً ہوشا ہو گا کہ باعث آرام جہان کے ہیں ثقیات مین اسد ہمالے  
 سب جمان بڑا اور اسکے باپ خواجہ عبدالصمد کو کہ فن تصویر میں بے مثل ہو گیا یوں بادشاہ نے اوسکو خطاب شیرین قلم کا دیا کہ اپنے  
 دربار میں حکم کیے کہ ہر ایک کے شرفاسے بڑا اور میرے باپ بھی اوسکی خدمت کی جہت سے عزت اور حرمت بہت کر کے  
 تھے اور اس کا سبب کہ میرے باپ کے عہدہ اور معتبر امیر دن سے بڑا اور اس خاندان سے اوسکو کئی نسبتیں ثابت تھیں چنانچہ  
 اوسکی چھوٹی میرے والد کے گھر میں تھی اور ان کی بہن سے مینے نکاح کیا جو کہ خسرو اور اوسکی بہن سلطان النسا بیگم بڑا بیٹا میرا

حکایت  
 و تاریخ

و تاریخ  
 و حکایت

خانہ خزانہ دار  
کلیںک راجہ

اوس سے پیدا ہوا اور اس کو پستور سابق حکم صوبہ بنگالہ کا کیا باوجودیکہ وہ اپنی بعضی باتوں سے گمان اس عنایت کا اپنے حق میں رکھتا تھا مصلحت چار قبیلہ اور شیر مرصہ اور خاصہ گھوڑا دیکر سفر اڑا کیا اور بنگالہ کی طرف سے کچھ پچاس ہزار سوار کی بھر مار لے گیا اور سکھا پانچ ہجڑا لائے اور اور راجہ بہار لال دسنے پہلے سب کچھ دیا اور چھوٹوں میں میرے باپ کی متابعت اور شیر بنگالہ کی حاصل کی بیکر راستی اور خلاص اور شجاعت میں تمام اپنی قوم سے زیادہ کر اور بعد میرے جلوس کے سب سب امر اپنی جماعتوں سے میری درگاہ پہ حاضر ہوئے تو دل میں آیا کہ اس لشکر کو اپنے فرزند سلطان پر دینے کے ہمراہ جہاد کی نیت سے لانا کی لڑائی کو بھی چونکہ ولایت ہندوستان میں کمرش اور باقی تھا وہ یہ ہے باپ کے دست میں کئی بار اور سپر فوج کشی کی گئی لیکن نرا واقعہ اوسکی بنوئی اس خیال سے نیکست میں فرزند پر دینا کو عنایت خاصہ اور خیر صرع اور تسبیح مردار دیکر بہتر معلوم سے تھی یعنی قیمتی بہتر ہزار روپے کے اور گھوڑے علاقہ ترک کی اور نامی باقی دیکر اوس طرف رخصت کیا اور میں خیر سوار اور لڑا ہوا عمدہ امر اور سواروں کے اس خدمت پر بھر کے اہل آصف خان کو میرے باپ کا مقرب صاحب تمامات کٹ شئی گری کی تھی اور پھر مستقل دیوان ہوا تھا سو مینے اوسکا درجہ بڑھا کر مرتبہ وزارت بخشا اور گھاتی ہزاری بڑھا کر منصب پنجہزاری دیا اور اسکو شہزادہ پر دینا کا تالیق کیا اور غلطی اور شیر مرصہ اور گھوڑے اور باقی سے سہ ملین فرمایا اور سب چھوٹے بڑے منصب دار کو حکم کیا کہ کوئی کام نہ صلاح اور مشورہ اوسکے کریں اور عیال و اہل محوری کو کشی اور جنگیائی عمومی آصف خان کو دیوان پر دینا کا کیا اور راجہ جگتا جتہ پسر ہمارا لال کو کہ منصب پنجہزاری کٹا تھا مصلحت اور شیر مرصہ عنایت کی اور اناشکر کو کہ چچا زاد بھائی رانا کا جہاز میرے باپ نے اسکو رانی کا خطاب دیا تھا اور چا بھٹا کہ ہمراہ شہزادہ خسر و کے لانا کی لڑائی کو روانہ کریں لیکن انھیں دنوں انتقال فرمایا سو مینے اوسکو مصلحت اور تلوار مرصہ دیکر ہمراہ کیا اور ماحو سنگھ کو کہ بھتیجا مانگے گا ہمارا اور اوسال درباری کو کہ یہ دونوں حاضر باش دیار کے ہیں اور سیکھا فی راجہ چوٹوں میں میرے باپ معتاد اور سہ ہزاری منصب والے تھے نشان دیکر ہمراہ کیا اور شیخ رکن الدین افغان کو کہ میں شہزادگی میں اوسکو شیر خان کٹا تھا پانچ ہزار سے منصب سہ ہزاری اور پانصدی کا بڑھا کر امتیاز دیا وہ کیا اور شیر خان صاحب بڑا دانا ہوا اور اوزبک کی نوکری میں ایک ہاتھ اوسکا ختم شیر سے جدا ہو گیا تھا اور شیخ عبدالرحمان پسر شیخ حلامی ابو انفصل اور مہاراجہ مانگے نور سہ راجہ مانگے اور زاد خان پسر صادق خان اور وزیر جمیل اور قراخان زکمان کہ ہر ایک انہیں کا دہ ہزاری منصب رکھتا تھا مینے انکو غامت اور گھوڑے دیکر روانہ کیا اور منوہر کہ قوم کچھوہا میں سکھیا وٹ ہزار میرے باپ لکھن میں اوس پرست عنایت کرنے تھے اور فارسی زبان سکھا کی تھی کہ بسبب لیاقت کے اوس قوم کا مینے معلوم ہوتا اور یہ فارسی شعر اوسکا ہر سے غرض تعلقات سایہ بہن بود کہ کسی کی بوجہ حضرت نور شہید پای خود ہندو اوسکو بھی اس لشکر میں روانہ کیا اگر تفصیل سب منصب داروں اور لوگوں کی بیان ہو تو ذکر دراز ہوگا اور بہت امر اور خان زاد سوار جمیعت اسکا میں آپ درخوست دیکر ہمراہ لے آئے اور ایک زار احمدی یعنی کچھ مینے ہمراہ کیے غرض اکیلے ہی فوج آراستہ ہوئی کہ اگر کوئی فوج آئی اوسکے شامل حال ہو تو ہمارے دور اور بادشاہ سے لڑ سکتے ہیں اور جو باغیہ ہمارے میں بغیر امتیاز اپنی ہزار میرا لڑا کہ سپر چوکی تھی اور جب دھو دھو ہمارو کھشت ہوا تو وہ شہزادہ پر دینا کو عنایت کی اب کہ پر دینا کو لانا کی لڑائی کی چھوٹا قوم چھوٹے قوم ہمارا لڑا کہ کوئی کسی پر دینا کو زمین خان کو کہ کی دفتر سعادت شہر سے کہ نسب میں مقابل مرزا عزیز کو کہ کچھ میرے باپ کے چھوٹے ہیں سال جلوس کا بل میں دوسرے دو تین تین خسرو سے پیدا ہوا ہوا اور بعد میری کئی اولاد کے کہ کسی مجاہد کے قوم راجھوڑ کی بھو ایک دفتر ہمارا ہو بیگم پیدا ہوئی اور جلوس گمان میں دفتر راجہ تومند سے سلطان خورم چھتیسویں سال جلوس میرے باپ کے مطابق سندہ نوسو ننانوے ہجری کے لاجو میں متولد ہوا اور روز بروز اوسکی ترقی ہوئی کئی سب اولاد میں اوسنے میرے والد کی خدمت بہت کی

اور دھورم سے اتقد زخوش تھے کہ باہر سے خلافت فرمایا کرتے اور نہایت کہ اسکو تیری اولاد سے کچھ نسبت نہیں یہ میرا خیر نہ  
 حقیقی ہوا بعد اس کے چند اولاد نے میری اولاد میں وفات پائی تو ایک عینے میں خواصوں سے دولہ کے پیدا ہونے میں ایک کا  
 جہاندار اور دوسرے کا شہزادہ نام لکھا اور انھیں دونوں عہدہ شہت سعید خان کی واسطے خصمت مرزا غازی کے کے ملک شہنشاہ کے انگریزوں  
 کے جوانی میں تھے کہ وہاں سے واپس آئے اور پہلے دہلی میں کہ فرزند خسرو کے واسطے مامور کیا گیا تو انشا اللہ تعالیٰ بعد فراغت کے ایشیائی  
 سے خدمت دیجا نیکی اور میں نے جلوس سے ایک سال پہلے دہلی میں اتر کر کیا تھا کہ بعد کی رات کو شہر اب نہ پوچھا اللہ تعالیٰ سے  
 امیدوار ہوں کہ ہمیشہ بکواس اور اسے پر قائم اور ثابت رکھے اور تیس ہزار روپیہ میں مرزا محمد رفائی سہروردی کو دیکھ کر دہلی  
 فقرا و مسکین کو تقصیر کر دے اور وزارت آدھے مالک محروسہ کی خان بیگ کو کہ اپنا مشنہ ادا کی میں  
 میں نے اوسکو خطاب و وزیر الملکی سے سرفراز کیا تھا اولے کی وزیر خان کو عنایت کی اور شیخ فرید  
 بہناری کو کہ چار ہزاری تھا بہناری کیا اور اس کے کچھ واپس کہ پروردہ عنایت میرے باپ کا دو ہزاری منصب والا تھا  
 سہ ہزاری سے مقرر کیا اور مرزا اسرتم مرزا حسین کو کہ پوتا شاہ اسماعیل حاکم قندھار کا بچہ اور عبدالرحیم خان خانان لہ  
 بیروم خان اور اس کے دونوں بیٹے امیرج اور اس کے باقی امرا سے متعینہ دکن کو نکلتے تھے اور بہنوار پھر عبدالرحمن  
 مؤیدیک کو کہ سنے طالب حاضر و گاہ ہوا تھا کہ دیا کہ پھر اپنی جاگیر کی طرف لوٹ جاوے اسے ادب سے دوسرے کے حکم مانا  
 بزم شہزادی میں نہ پائے شوق کو مانع نہیں دیکھا و در پے بعد ایک عینے کے جلوس مبارک سے لالہ بیگ سے کہ وہاں  
 شہزادگی میں سینا دوسرے خطاب باز بہناری کا دیا تھا مساوت ملازمت کی حاصل کی ڈیڑھ ہزاری سے اس کو منصب  
 چار ہزاری عنایت کر کے سات حکومت صوبہ بہار کے سرفراز کیا اور بیس ہزار روپے عنایت کیے یہ باز بہنوار ہمارے سلسلہ کے  
 خاص ہندون میں نکلا و سکا باپ نظام ماحضرت ہمایون شاہ کا کتاب دار تھا اور کیشو و کس مار کو کہ میرٹھ کے راجپوتوں  
 میں سے ہوا اور اخلاص و دنیا زمین اور ون سے زیادہ منصب ڈیڑھ ہزاری سے اصل و اضافہ دیا کہ مستان کیا علی اور شاہ شیخ  
 اسلام کو کہ دیا کہ اس سے مفردہ العیہ کو تلاش کر کے جمع کرین تا واسطے خط کے آسان ہوں اور میں اپنا در و مقدر کروا لی  
 جھکی راؤن کو میں نے دہلی اور سادات و دشمن کے ساتھ مجلس مقرر کی اور تلخ خان کو کہ میرے باپ کے کدو کو تھا حکومت  
 صوبہ گجرات کی دیکر روانہ کیا اور ایک لاکھ روپیہ بطریق مدد خرچ اوسکو عنایت کیے اور میرا ان صمد جہان کو کہ میں جب  
 لڑا کہ میں شیخ عبدالغنی سے چل حدیث پڑھتا تھا تو اوکو پائے غلیفہ اپنا تھا تھا جو کہ ایک نیاز و خلاص میں نہایت  
 رسہ تو منصب و کجا دو ہزاری سے چار ہزاری مقرر کیا اور جو کہ میری والد کی بیماری میں کہ میں شہزادہ تھا اور اکون  
 دولت کی مصلحت بدل گئی تھی اور چاہتے تھے کہ شہزادی برپا کرین تھے وفاداری اور جان سپاری میں کچھ قصور کیا اور عنایت کیے  
 کو بہت دھن میرے باپ کا دیوانہ کو شہت خاں کا تھا اور منصب ہفت صدی رکھتا تھا جیسے وزیر خان کے وزیر اڑھے مالک  
 محروسہ کا مقرر کیا اور ساتھ خطاب اعتماد والدہ اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے مقرر کیا اور وزیر خان کو صوبہ بنگالہ کا دیوان فرمایا اور  
 راجہ بکر جاہیت کو کہ ہندوستان کے معتبر راجوں سے ہوا اور صد ہجرت کے ہندوین اوسنے بنائی خطاب دیکر میرے ترس اپنا بنایا  
 میں نے انگریزوں کو پھاند کی عنایت کی اور حکم کیا میں نے ہمیشہ تو پھانے میں پچاس ہزار توپچی اور تین ہزار توپ عمدہ آراستہ تیار  
 رہیں یہ بکر جاہیت کھڑی ہو کر میرے باپ کی خدمت میں نیلانے کے دار و خدمت دیوانی اور شہزادہ کی کو پوچھا تھا  
 فرسپا گری اور تہہ بہہ ملک خوب جانتا کہ میرے باپ نے خاں عظیم کو کہ دو ہزاری تھا منصب پانصدی اور اضافہ کیا اور

یہ میرا خیر نہ  
 حقیقی ہوا بعد اس کے  
 چند اولاد نے میری  
 اولاد میں وفات پائی  
 تو ایک عینے میں  
 خواصوں سے دولہ کے  
 پیدا ہونے میں ایک کا  
 جہاندار اور دوسرے کا  
 شہزادہ نام لکھا اور  
 انھیں دونوں عہدہ شہت  
 سعید خان کی واسطے  
 خصمت مرزا غازی کے  
 کے ملک شہنشاہ کے  
 انگریزوں کے جوانی  
 میں تھے کہ وہاں سے  
 واپس آئے اور پہلے  
 دہلی میں کہ فرزند  
 خسرو کے واسطے  
 مامور کیا گیا تو  
 انشا اللہ تعالیٰ  
 بعد فراغت کے  
 ایشیائی سے  
 خدمت دیجا نیکی  
 اور میں نے  
 جلوس سے ایک  
 سال پہلے  
 دہلی میں  
 اتر کر کیا  
 تھا کہ بعد  
 کی رات کو  
 شہر اب نہ  
 پوچھا  
 اللہ تعالیٰ  
 سے امیدوار  
 ہوں کہ ہمیشہ  
 بکواس اور  
 اسے پر قائم  
 اور ثابت  
 رکھے اور تیس  
 ہزار روپیہ  
 میں مرزا  
 محمد رفائی  
 سہروردی کو  
 دیکھ کر دہلی  
 فقرا و مسکین  
 کو تقصیر کر  
 دے اور وزارت  
 آدھے مالک  
 محروسہ کی  
 خان بیگ کو کہ  
 اپنا مشنہ ادا  
 کی میں میں نے  
 اوسکو خطاب  
 و وزیر الملکی  
 سے سرفراز  
 کیا تھا اولے کی  
 وزیر خان کو  
 عنایت کی اور  
 شیخ فرید بہناری  
 کو کہ چار ہزاری  
 تھا بہناری کیا  
 اور اس کے کچھ  
 واپس کہ پروردہ  
 عنایت میرے باپ  
 کا دو ہزاری  
 منصب والا تھا  
 سہ ہزاری سے  
 مقرر کیا اور  
 مرزا اسرتم  
 مرزا حسین کو کہ  
 پوتا شاہ  
 اسماعیل حاکم  
 قندھار کا بچہ  
 اور عبدالرحیم  
 خان خانان لہ  
 بیروم خان اور  
 اس کے دونوں  
 بیٹے امیرج اور  
 اس کے باقی  
 امرا سے متعینہ  
 دکن کو نکلتے  
 تھے اور بہنوار  
 پھر عبدالرحمن  
 مؤیدیک کو کہ  
 سنے طالب  
 حاضر و گاہ  
 ہوا تھا کہ دیا  
 کہ پھر اپنی  
 جاگیر کی طرف  
 لوٹ جاوے اسے  
 ادب سے دوسرے  
 کے حکم مانا  
 بزم شہزادی  
 میں نہ پائے  
 شوق کو مانع  
 نہیں دیکھا و  
 در پے بعد ایک  
 عینے کے  
 جلوس مبارک  
 سے لالہ بیگ  
 سے کہ وہاں  
 شہزادگی میں  
 سینا دوسرے  
 خطاب باز  
 بہناری کا دیا  
 تھا مساوت  
 ملازمت کی  
 حاصل کی  
 ڈیڑھ ہزاری  
 سے اس کو  
 منصب چار ہزاری  
 عنایت کر کے  
 سات حکومت  
 صوبہ بہار کے  
 سرفراز کیا  
 اور بیس ہزار  
 روپے عنایت  
 کیے یہ باز  
 بہنوار ہمارے  
 سلسلہ کے خاص  
 ہندون میں  
 نکلا و سکا  
 باپ نظام  
 ماحضرت  
 ہمایون شاہ  
 کا کتاب دار  
 تھا اور کیشو  
 و کس مار کو کہ  
 میرٹھ کے  
 راجپوتوں میں  
 سے ہوا اور  
 اخلاص و دنیا  
 زمین اور ون  
 سے زیادہ  
 منصب ڈیڑھ  
 ہزاری سے اصل  
 و اضافہ دیا  
 کہ مستان کیا  
 علی اور شاہ  
 شیخ اسلام کو  
 کہ دیا کہ اس  
 سے مفردہ العیہ  
 کو تلاش کر کے  
 جمع کرین تا  
 واسطے خط کے  
 آسان ہوں اور  
 میں اپنا در و  
 مقدر کروا لی  
 جھکی راؤن کو  
 میں نے دہلی  
 اور سادات و  
 دشمن کے ساتھ  
 مجلس مقرر کی  
 اور تلخ خان کو  
 کہ میرے باپ کے  
 کدو کو تھا  
 حکومت صوبہ  
 گجرات کی  
 دیکر روانہ  
 کیا اور ایک  
 لاکھ روپیہ  
 بطریق مدد  
 خرچ اوسکو  
 عنایت کیے اور  
 میرا ان صمد  
 جہان کو کہ میں  
 جب لڑا کہ میں  
 شیخ عبدالغنی  
 سے چل حدیث  
 پڑھتا تھا تو  
 اوکو پائے  
 غلیفہ اپنا  
 تھا تھا جو کہ  
 ایک نیاز و  
 خلاص میں نہایت  
 رسہ تو منصب  
 و کجا دو ہزاری  
 سے چار ہزاری  
 مقرر کیا اور  
 جو کہ میری والد  
 کی بیماری میں  
 کہ میں شہزادہ  
 تھا اور اکون  
 دولت کی مصلحت  
 بدل گئی تھی  
 اور چاہتے تھے  
 کہ شہزادی  
 برپا کرین تھے  
 وفاداری اور  
 جان سپاری  
 میں کچھ قصور  
 کیا اور عنایت  
 کیے کو بہت  
 دھن میرے باپ  
 کا دیوانہ کو  
 شہت خاں کا  
 تھا اور منصب  
 ہفت صدی  
 رکھتا تھا  
 جیسے وزیر  
 خان کے وزیر  
 اڑھے مالک  
 محروسہ کا  
 مقرر کیا اور  
 ساتھ خطاب  
 اعتماد والدہ  
 اور منصب  
 ڈیڑھ ہزاری  
 سے مقرر کیا  
 اور وزیر خان  
 کو صوبہ بنگالہ  
 کا دیوان  
 فرمایا اور  
 راجہ بکر جاہیت  
 کو کہ ہندوستان  
 کے معتبر راجوں  
 سے ہوا اور  
 صد ہجرت کے  
 ہندوین اوسنے  
 بنائی خطاب  
 دیکر میرے  
 ترس اپنا بنایا  
 میں نے انگریزوں  
 کو پھاند کی  
 عنایت کی اور  
 حکم کیا میں نے  
 ہمیشہ تو پھانے  
 میں پچاس ہزار  
 توپچی اور تین  
 ہزار توپ عمدہ  
 آراستہ تیار رہیں  
 یہ بکر جاہیت  
 کھڑی ہو کر میرے  
 باپ کی خدمت میں  
 نیلانے کے دار و  
 خدمت دیوانی  
 اور شہزادہ کی  
 کو پوچھا تھا  
 فرسپا گری اور  
 تہہ بہہ ملک  
 خوب جانتا کہ  
 میرے باپ نے  
 خاں عظیم کو کہ  
 دو ہزاری تھا  
 منصب پانصدی  
 اور اضافہ کیا اور



اور سکے پیکر کچھ ہستمال حکومت پایا تھا مگر کیا اور ولی محمد خان اس کے بھائی نے ابھی تک زور و بان نہیں پایا تو فتح و مان کی  
 بسولت ہو و سر مطلب یہ کہ سرانجام دکن کی لڑائی کا کد میرے والد کے رویہ و فتور اس اس ملک کا قبضہ میں لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی  
 عنایت سے اس ملک کو بھی یہ سہولت نصیب تھی کہ لاؤن انیسٹیا تعالیٰ کے کرم سے یہ بڑا کہ یہ دونوں مرد و بچہ حاصل ہوں سے ساؤن  
 تعلیم اگر لے بادشاہ کا تو بھی یہ سوچے کہ اقلیم اور لون پڑا اور مرزا شاہرجہ نیو مرزا سلیمان حاکم بدشان کو کہ قراہت قریب  
 سلسلے سے رکھتا ہوا میرے باپ کی خدمت میں منصب پیداری اور کا تھا سو مینے اس کو منصب بغت ہزاری کا بخشا اور  
 مرزا بہت آزاد وضع سادہ مزاج کر میرے باپ اس کو بہت عزت دیتے تھے اور جب اپنے فرزندوں کو بھیجے کا حکم فرماتے  
 تو اس کو بھی اس عنایت سے سربلند کرتے باوجود غلہ انگیزی بدشان نیوں کے مرزا ان کے فرجوں میں نہ پایا اور دیا کام کرتے  
 میرے والد زامن ہوں اس سے صادر ہو و ہوا کہ میرے باپ نے اس کو دیا تھا مینے بھی اسو سیر طر برقرار رکھا  
 اور خواجہ عبدالمد کو کہ سلسلہ نقشبندیہ سے ہوا و پہلے کیوں میں لو کر تھا اور رفتہ رفتہ اکیڑاری منصب کو پونچھا اور بے منصب  
 میرے پاس سے میرے باپ کی خدمت میں چلا گیا تھا ہر چند میں اپنی سعادت جانتا تھا کہ میرے نوکر اور اہل خدمت میں لیکن  
 چونکہ بے اجازت اور بے رخصت میرے اسنے یہ کام کیا تھا اس باعث سے کچھ میرا دل اس سے ناراض تھا اور باوجود اس بات  
 کے منصب اور اسکی جاگیر کو جو میرے باپ نے دی تھی برقرار رکھی لیکن سچ یہ کہ وہ جوان مروانہ کا رگزار ہوا اگر یہ قصہ اس سے  
 نموتی قبیح عیب تھا اور ابو العینی اذہب کہ رہنے والا مارا رالہ کا پڑا اور عبداللہ میں خان کے وقت میں حاکم شہر مقدس تھا مینے  
 اس کو منصب ڈیڑھ ہزاری بخشا اور شیخ حسن کے شیخ ہما کا بیٹا پڑا اور لڑکپن سے آج تک میری خدمت میں رہا ہوا اور شہر دہلی میں مینے  
 اس کو مقرب خان کا خطاب دیا تھا کام میں بہت سچت و چالاک پڑا اور شکار میں دور تک میرے ساتھ پیادہ و دربار و بندوق  
 خوب لگتا تھا اور جراتی میں نامی ہوا وہ اس کے ہند بگ بھی یہ کام خوب جانتے تھے بعد جلوس کے سبب کمال اعتماد کے کہ کچھ اس پر تھا  
 واسطے لائے اپنے بھائیوں اور متعلقان برادر و انیال کے مینے اس کو برہانہ رکھیا مینے اور خان خانان کو باتیں شیب و فزار  
 اور رضائے سود مند اسکی زبان کی لکھا بچپن اور اس مقرب خان نے یہ خدمت جیسی چاہیے تھوڑے دنوں میں پوری کی اور جو  
 شکوک خان خانان اور وہان کے امرا کے دنوں میں تھے اسنے نکال دیے اور میرے بھائی کے تعلقات کو مع اموال و اسباب  
 خوب حفاظت سے لیکر لاہور میں میرے پاس پونچھا یا اور نقیب خان کو کہ سادات قزوین سے ہوا اور نام اس کا غیاث الدین  
 ڈیڑھ ہزاری منصب عنایت کیا میرے باپ نے اس کو نقیب خانی کا خطاب دیا تھا اور ان کے پاس قرب و مرتبہ بہت تھا اور  
 میرے باپ نے ابتدا سے جلوس میں اس سے کچھ بڑھتا تھا اس سبب اس کو خود مکت تھے علم تاریخ اور فصیح اسامی رجال میں بنے نظیر  
 اور پیش آج اس کے برابر کو بی مورخ جہان بن نہیں ابتدا سے عالم سے آج تک احوال تمام جہان کا اس کو بزرگان یاد ہوا اس قدر  
 حافظہ اللہ تعالیٰ ہو کہ بھی عنایت کرے اور شیخ کہیہ کہ سلسلہ حضرت شیخ سلیم سے ہوا و لب اسکی شجاعت اور مردانگی کے  
 مینے ایام شہزادگی میں خطاب شجاعت خانی کا دیا تھا اب بعد جلوس منصب ایکہ زاری کا نشا اور ستائیسویں تاریخ شہبان  
 کی بیٹوں سے اکیڑا راج ولد ہوا انداس سے جو بچا مان سنگ کا ہوا ایک امیر حبیر سرزد ہوا وہ یہ بڑا کہ ابھی رام اور بچہ رام اور شہزادہ  
 نام جو میں بہت سے اعتدالی کرتے تھے اور باوجود کہ ابھی رام سے پہلے لالہ انصاف شاہ جو فی حقین لیکن مینے اسکی نصیب  
 سے غنیمت پوشی کی تھی جب اس تاریخ کو مینے سنا کہ یہ بے سعادت چاہتا ہے کہ اپنے اہل و عیال کو سٹے جمعیت وطن کی طرف دے  
 کہ اس کو پھر خود بھاگ کر رانا سے ملے تو مینے رام اس اور دو مرے راجہ چون سمکا کہ اگر کوئی تم سے اسکا خامن ہو تو بھاگ

تاریخ شہبان  
 ۱۰۸۰ھ

منصب اسکا برقرار رہا اور میں اس کے گناہ بخش دون لیکن اولیٰ بدعتی کے کوئی خاص نہوا تو سینہ امیر الامرا سے فرمایا کہ جب تک  
انکا کوئی خاص نہوا نہ کو نظر بند رکھا امیر الامرا نے انکو پاس لے کر امیر خاں کا کٹرے کے بعد خطاب دلا اور خانی کا پایا ہو اور حاتم خان  
دوسرے بیٹے جنگی کے کہ شمشیر زانی کا خطاب رکھتا تھا سپہ و کیا جبکہ اون دونوں نے چاہا کہ تمہارا دون نالائقوں سے لین  
ترک ماہر کے منع کرنے لگے اور اپنے نوکروں کے ہر اذیت پر آمادہ ہوئے امیر الامرا نے جب یہ حال مجھے کہا تو میں نے  
حکم دیا کہ ان خبریروں کو خبر اس شرارت کی دو امیر الامرا کوئے تدارک کو چلا پھر سینے عجیب سے شیخ فرید کو بھیجیا اون بدعتیوں  
میں سے دو بدعتیوں کو ایک تلوار اور دو سر اجمہر رکھتا تھا امیر الامرا کے مقابلے میں آئے امیر الامرا کا ایک نوکرت خطب نامہ چھڑا لے  
کے سامنے آیا اور چھڑے کر رخسے سے لگایا پھر اور لوگوں نے اس بدعتی کو کٹرے کٹرے کر دیا اور دوسرے بدعتی تو اس  
سے امیر الامرا کے نوکر ایک چٹان سے مقابلہ کیا اور ایک وار میں اسکو تھما کر پھر لاوا خانی میں بھی لگا کر پھر رام پر کہ ساتھ  
دونوں نے کھڑا ہوا تھا حکم کیا کہ اور جب ایک کو چھڑا تو اون تینوں کے ہاتھوں سے نور محمد کھار گرا پھر کوئی اور امیر الامرا کے لوگوں  
نے انکا کام تمام کیا ایک نے اون اچھوتوں میں سے تلوار لے کر شیخ فرید پر حملہ کیا شیخ فرید کے حبشی غلام نے بڑھکا اسکو وار  
اور یہ شورش میں دیا اور خانہ عام میں واقع ہوئی اور اس بنیہ سے باقی فتنہ لگایا دنگے پھرا پلو انہی ذبک کے مجھے عرض کی کہ اگر  
اس کام کو بکون میں واقع ہوتا تو غصہ دن کے تمام سلسلے اور قبیلہ کو قتل کر دیتے سینہ کہا چونکہ یہ جماعت پروردہ میرے باپ کی  
اسو سلسلے میں انکی رعایت کرتا ہوں اور عدالت یہی ہو کہ ایک کے قصور پر بہت مخلوق کو قتل کروں اور شیخ حسین جامی کہ ایک ہند  
عبدوشی پر کہ درویش شیرازی کے مریدوں سے اور پچھلے جہان سے لاہور سے اسے مجھ کو کھاتا تھا کہ میں خواب دیکھا ہوں  
کہ اولیا اور بزرگواروں نے اس سلطنت کو سونپا جو اس خوشخبری سے قوی دل ہو کر منتظر اس فتوح کے رہیں اور مجھ کو امید ہو کہ  
بعد و قعر اس کے تقصیر میں خواجہ ذکر ملی کہ سلسلہ احرار یہ سے ہر معاف کی جاوے اور تاش بیگ فرجی کو کہ تو زمین سے  
ہو اور میرے باپ سے اسکو خطاب تاج خانی کا دیا تھا اور منصب اسکا دو ہزار سی تھا سینہ تین ہزاری عنایت کیا اور پختہ بیگ  
کابل کو کہ ڈیڑھ ہزاری منصب رکھتا تھا سینہ سہ ہزاری کیا جو انمروا کا رگزار پر میرے چچا مرزا حکیم کے پاس خوب محبت اسکو تمام  
تھی اور ابوالقاسم کلین کو کہ میرے باپ کے تدریوں میں سے ڈیڑھ ہزاری منصب مع اصل اضافہ سینہ عنایت کیا اکثر اولاد  
میں اس کے بلکہ کوئی نہوگا تیس فرزند اس کے ہیں اور خیرن اگر برابرنمو کی تو بھی نصف سے کم نہیں اور شیخ علا الدین کو جو پوتے  
شیخ سلیم کے ہیں اور نہایت قوی رکھتے ہیں اسلام خان کا خطاب دیکر دو ہزار سی منصب پیشاب لڑکچ سے میرے ساتھ پڑھے  
ہوئے ہیں اکیسال مجھے چھوٹے ہیں جو انمروا نے نکلاتا ہو اور اپنی بلوری میں ہر طرح امتیاز رکھتا ہو آج تک کوئی انھیں نہیں کھایا اور  
ایسا غفلت ہو کہ میرے اسکو فرزند کا خطاب دیا ہو اور علی محمد خاں ساکن بارہک مردانگی اور کارگزاری میں بے مثل ہو اور  
سید محمود خان باہر کا فرزند جو میرے باپ کے بڑے امیروں سے تھا یعنی خطاب سپہ خانی سے سب میں اسکو  
مستاز کیا بہت مردانہ ہو تیسہ کاروں میں جہان اور متحدہ ہمدہ ہوتے تھے یہ بھی تھے تمام عمر کوئی نشا نہیں کھایا سینہ اسکو  
سہ ہزاری منصب دیا ہو اور عنقریب مرتبہ اسکا زیادہ ہو گا اور فریدون پر محمد قین بن برلاس کو کہ ہزاری تھا دو ہزاری کیا یہ  
فریدون شریفیوں سے ہو اس خوشخبری کے خالی حرکت و مردانگی سے نہیں شیخ یازید کو بھی تاش بیگ کا ہزار دو ہزاری تھا میں نے  
منصب تین ہزاری کا عنایت کیا تھا پہلے جس نے دو دو بلایا ہو وہ والدہ انھیں شیخ یازید کی جو کہ ایک دن سے زیادہ نہیں  
بلایا ایک دن میں پندرہ دن سے کہ انا یاں ہند میں پوچھا کہ اگر غایت تمہارے دین کی ہی ہو کہ اللہ تعالیٰ میں ہونے لگت

منہا  
۱۰۰۰  
۱۰۰۰

میں گھس کر بیٹھا تو یہ بات تو اہل عقل کے نزدیک مرود ہو اور اس میں یہ قیامت لازم آتی ہو کہ اللہ تعالیٰ جمیع جنوں اور عیالوں  
 پر حسب معلول و عرض کا ہوا اور اگر اوتھاری مخلوق ان کی کا جو ان جنوں میں تو یہ سب مخلوق میں برابر یا جا تا ہو ان وں  
 میں خاص نہیں اور اگر مراد ذات کرنا کسی مصفت الہی کا ہو ان میں تو یہی بحث تخصیص نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ ہر دین و آئین  
 میں حسب معجزات اور کلمات میں کہ اور لوگوں سے اس زمانے کے فہرہ فرست میں ممتاز ہوں غرض کہ بعد ازیں گفت و شنید  
 اور رد و بدل کے ساتھ خدا فی خدا سے بچوں اور بچوں کے جو پاک جسم سے جو قابل ہوے اور یوں کہ جو کچھ ہمارا  
 ذات محدود کے معلوم کرنے میں ناقص اور کوتاہ ہو تو ہر واسطہ صورت کے علم اور اسکے معرفت حاصل کرتے ہیں اور ان  
 دس صورتوں کو وسیلہ اپنے علم و معرفت کا بنایا ہو تو پھر میں جواب دیا کہ یہ صورتیں مخلوق کے مقصود طرٹ مجہد کے ہوئی  
 میرے باب اکثر اوقات ہر دین و مذہب کے علماء سے صحبت رکھتے تھے خاص کر پنڈتوں اور عقلا سے ہندو سے اور ابو جود  
 امی تھے لیکن بسبب کثرت مجاہد اور پیشانی کے اہل عقل اور ارباب فضل سے تقریر میں ادکا امی ہونا ثابت ہوتا تھا اور  
 نظر اور شکر کی باجیہ بنو ایسا سمجھتے تھے کہ زیادہ اس سے خیال مرین میں آسکتی اور حلیہ بابرگ اور کچھ تھک دین میں اہل طرٹ  
 درازی کے اور گندی رنگ چشم و ابرو سیاہ تھے ملاحت زیادہ غیر اندام کشادہ سینہ دست و بازو دراز اور واسطے تھپنے پر  
 ناک کے گوشت کا ایک خال تھا غرض تھا آدمی چنے برابر اہل قیاد اس خال کو بڑی علامت و ولت و اقبال کی کہتے ہیں اور ان  
 مبارک بلند ارباب میں ٹنگنی تھی اور ہر حال میں ان سے ایک ویدہ انکی عطا ہوتا تھا تین مہینے بعد میری ولادت کے  
 میری ایک بہن شہزادی خانم ایک خواص سے پیدا ہوئی اور اسکو واسطے پرورش کے سپرد اپنی والدہ حضرت مرحومہ کافی  
 کے کیا بعد اس کے ایک شہزادہ کسی خواص سے پیدا ہوا شاہ مراد نام لیکن چونکہ ولادت اسکی پنجوہ کے پہاڑوں میں واقع ہوئی  
 تھی اسواسطے اسکو چاؤ کی کہا کرتے تھے اور جبکہ میرے باپ نے اسکو واسطے فتح و کن کے روانہ کیا تو بخت مصائبوں لائق  
 اور پیشینوں ضرب کے شراب خوری میں اس قدر کثرت کی کہ تیس برس کی عمر میں نوح جالنا پور میں ولایت برار سے رہی ملک  
 بقا ہوا اسکا حلیہ یہ ہو کہ سبز رنگ لاغر اندام قد قابل و درازی باوقار و تکلیف احوال سے شجاعت و مردانگی ظاہر تھی چھ سال  
 کی رات دسویں تاریخ جمادی الاول کی سندھو سواناسی میں دوسری خواص سے ایک اور لڑکا پیدا ہوا اسکا نام و انیا ل  
 سکھا چونکہ ولادت اسکی اجمیر میں ہو گئی تھی ایک محاورہ خواجہ بزرگوار کے ہوئی تھی اور نام اس مجاور کا شیخ و انیا ل تھا اسبیت سے  
 اس شہزادے کا بھی نام و انیا ل رکھا بعد اوقات میرے بھائی شاہ مراد کے آخر ایام میں اسکو فتح و کن کے واسطے بھیجا  
 یہ خود بدولت نے اس کے بعد و کن کی طرٹ کو فتح کیا اور جن دنوں میرے والد نے قلعہ آسیر کو گھیرا تھا تو اسکو ہمراہ ایک جماعت  
 کثیر اپنے اسیر و غنم سے مثل غنائمان اور دروازہ رست وغیرہ کے فتح کو قلعہ احمد نگر کے بھیجا اور غریب فتح قلعہ آسیر کے قلعہ احمد نگر  
 بھی فتح ہوا پھر میرے والد نے شاہ مراد و بران پور سے دار الخلافت کی طرف کوچ کیا تو وہ ملک و انیا ل کو دیکر اس کے  
 بندوبست کو دیکھ کر چھوٹا لیکن دسنے بھی اپنے بھائی شاہ مراد کی طرح جیصلی اختیار کی اور ہر صاحبوں کی صحبت میں یہ کثرت  
 شراب کی کہ تینتیس سال کی عمر میں ہی طرح شراب خوری سے مر گیا بدوق و شکار سے بہت شوق رکھتا تھا اور اپنی خاص  
 بند و جن میں سے ایک کا نام کیم جہازہ رکھا تھا اور آپ یہ شہر کہکرا دس کھد وایا تھا اسے از شوق شکار خوشد و جان و قہار ڈو  
 برہم کو خود تیر و تیر کیم جہازہ کو حب آدمی سے بہت شراب پینا اختیار کیا اور یہ حال میرے والد کو معلوم ہوا تو فرمان عتاب آئینہ  
 غنائمان کو کھٹے اور آدمی لچار ہو کر واسطے مانعت کے گنگہان مقرر کیے کہ ہر ملامت کا خیال رکھیں جب اسکی شراب باطل

میرا کیم جہازہ

شہزادہ مراد کا حال

شہزادہ و انیا ل کا حال

میرا و انیا ل  
شہزادہ کا حال

بند ہوئی تو خدمتگاروں سے سنت اور خوشامد سے کہنے لگا کہ بظرح ہو سکے میرے واسطے کچھ شراب لاؤ آخر مشرک ملی فطیگی سے کہ خدہ نگار  
 صاحب تیرے ہمارے اسی فتنے کی وجہ ازہ میں غلبہ بھلاؤ کہ نیت اور سکی رعایت و غاظر سے اوسین بھر کر دو آتشہ لایا اوسکی نال کہ مدت  
 سے باروت اور دوسکی بوہن بھری تھی اور وہ آتشہ کی تیزی سے کچھ اور کٹانگ بھی بھلا غرض اوسکے پیتے ہی گرجا اور وفات پانی  
 کسی پایہ کفال بدنگیر و دیگر تیرے غورگیر و دیر و نیاں جوان خوش قد و بصر ہوتا تھا گھوڑے اور اس ہتھی سے بہت  
 شوق رکھتا تھا جسکے بیان باجی یا گھوڑا عمدہ ستا تو حمال تھا کہ اوسکو بلے لیے قرار آوے اور ہندی لگ کہ بہت شوقین تھا اور  
 جو کبھی اہل ہند اور اہل کی اصطلاح پر شعر کہتا تھا تو وہ شعر ہر نامین ہوتا اور بعد پیدا ہونے اس دانیال کے بی بی دولت نے اسکے  
 ایک لڑکی پیدا ہوئی اور نام اوسکا شکر النساء لگا رکھا چونکہ اوسنے میرے باپ کے خاص و امن تربیت میں پرورش باقی ہوئے  
 عادات اوسکے بہت خوب ہیں انھوں مرہانی اوسکی پیدائشی بزرگوں سے آج تک اوسکو مجھے کمال محبت ہو کہ ایسی محبت کسی  
 بھائی بہن میں کم ہوگی لڑکپن میں چونکہ تفریح کے اطفال کے سینے کو دبانے سے قطرہ دودھ کا نکلتا ہے تو جب میری بہن کے سینے کو دیا  
 تو اوس سے دودھ کا قطرہ نکلا میرے والد بزرگوار نے فرمایا کہ بابا یہ دودھ پلے یہ بہن تیری بجائے مان کے بھی ہو جائے  
 خدا گوارہ ہو کہ بعد اوس دودھ پینے کے بھی جھکنا باجوہ و محبت خواہی کے الفت فرزند می بھی اوستے ہی تھیں چہرہ زہرند بعد ایک اور دختر  
 بلند اختر بی بی دولت شاد و مذکور سے تولد ہوئی اور اوسکا نام اراہ بانو بگم رکھا البتہ مزاج اوسکا جھگڑا و تیز گوئی میرے باپ کو  
 بہت چاہتے تھے کہ اوسکی بے ادبی دیکھتے لیکن کمال الفت سے بڑا نمائے اور بار بار مجھے عنایت سے فرماتے کہ بابا میری خوشی  
 کو اپنی اس بہن سے کمیری لاؤ لی ہو میرے بعد وہ کام کچھ کہ اوس سے ہم کرتا ہوں اوسکی ناز برداری کر کے بے ادبی اور  
 شہوتیوں کو معاف کرنا اوصاف اور اخلاق میرے باپ کے بیان میں نہیں آسکتے اگر کتابین اوسکے حالات اور اخلاق کی  
 بنائی جاوین تو بھی بلاشبہ قطع نظر علاقہ فرزند می اور پدری سے ہزار سے ایک بیان نو سکے گا باجوہ اس فوج اور مال اور سامان  
 جاہ و شہمت کے کبھی عاجزی اور نیا زندی میں اسدو قائلے کے آگے قصور نہ کیا اور ہمیشہ اچکوں کہ سب مخلوق سے جانتے ہیں  
 اور کبھی یاد آوے سے خاف نو سے ہر دین و مذہب کے لوگ اوسکے سایہ عنایت میں پرورش پاتے تھے بخلات اور دلائل و انوار  
 کشمیر سوا ایران کے اور نئی بجز ہند و روم و توران کے نہیں آرام پاتا جیسے رحمت آہی عام و سبک شامل ہو کہ ہر کردہ اور ہر  
 والا اوس سے خوشحال اگر کسی طرح سایہ الہی کو چاہیے کہ بر تو ذات رکھتا ہو اس واسطے ممالک محروسہ میں کہ ہر طرف دریا شور  
 سے لائق ہر مختلف دین والے اور بھیا عقیبے والے بہتے ہیں کوئی کسی سے تعرض نہیں کرتا سنی شیعہ ایک سنی  
 اور فرنگی اور یہودی ایک کلیسہ میں عبادت الہی بجالاتے ہیں طریقہ اپنا مسلح کل کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک اور  
 لوگوں سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور لائق ہر کسی سے التفات و عنایت کرتے اکثر جو تاراکرا توں کو بیدار رہتے اور  
 دن کو کم سوئے چنانچہ آٹھ بہرین عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ کی نہ تھی اور ات کے جانے کو حاصل ہو کر جانتے تھے  
 شجاعت اور دلاوری بہت ہیں اسد ج بھی کہ ست و سرکش ہاتھیوں پر سوار ہوتے اور بعضے فونی ہاتھیوں کو کہ اپنی مادہ کو بھی پاس  
 منسے لیتے اور فیلبان اور باجی مادہ کو مار ڈالتے تھے اپنا مطیع و فرمان بردار کرتے اور جو ہاتھی مست فیلبان کو مار کر چھوڑ دیتا تھا  
 تو جس راہ میں کہ وہ آتا میرے والد دیوار یا درخت پر چڑھ کر اسد قائلے کی عنایت پر کیا کہ اوس پر سوار ہو جاتے اور جو  
 سوار ہونے کے اوسکو مطیع کر لیتے کئی بار یہ حال دیکھا گیا چودہ برس کی عمر میں تخت سلطنت پر جلوس فرمایا تھا بیرون بقال نے  
 کچھ لائون کو بڑھایا تھا بعد وفات حضرت نمایون شاہ کے دہلی میں ہمراہ شکر خلیفہ بہت جنگی ہاتھیوں کے کہ ان لائون بہن میں

بیان ولادت  
 لڑکی کا

بیان لڑکی  
 فیروز کا

بیان ولادت  
 لڑکی کا



اوسقدر کسی کے پاس تھی دہلی پر چڑھائی کی اور چونکہ حضرت ہمایوں شاد نے اپنے دوسرے آخر حیات میں میرے باپ کو واسطہ  
 تنبیہ و سزا سانی یعنی تقاضا کرنے کے پنجاب کے بہاروں کی طرف بھیجا تھا لیکر جب یہ قضیہ ناگزیر پیش آیا اور میرے باپ نے  
 واسطہ ہیرم خان اٹالیق کے ساتھ تو پھر ہیرم خان نے اوس صوبے کے امیروں کو جمع کر کے نیک ساعت میں پرگنہ کلانور  
 میں مشافعات لاہور سے تخت سلطنت پہنچایا جب ہیون قریب دہلی آیا تب تروی بیگ خان وغیرہ امراد دہلی میں تھے اٹھا ہو کر  
 اوسکے مقابلے کو باہر نکلے اور بعد روستی سامان کے جب دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور ہر طرف سے خوب کوشش و محو میں  
 آئی تو تروی بیگ خان کی شکست ہوئی جماعت نکل پست پا ہوئی اور فوج مخالف نے غلبہ کیا تروی بیگ خان بھاگے ہوئے  
 ساتھ میرے والد کے لشکر میں آیا لیکن ہیرم خان کہ اوس سے ناراض اور رنجیدہ تھے شکست اور بھاگ آنے کے بہانے  
 سے اوسکو بدنام کر کے مار ڈالا پھر جب اس فتح سے اوس کا فخر و غرور زیادہ ہوا تو لشکر بیشتر اور متیار رہا حتیٰ لیکر دہلی سے آگے  
 بڑھا اور آیات اقبال میرے والد کے لشکر کے موضع کلانور سے دہلی کی طرف گشتا کی کو بلند ہوئی اور پانی پت کے قریب مقابلہ  
 دونوں لشکروں اور غلبت کا واقع ہوا اور غلبہ کے دن دوسری تاریخ محرم کو سندنو سچو چند میں جنگ عظیم واقع ہوئی ہیون کے  
 ساتھ تھی خراسواری بھی دلاور تھے اور اوس وقت میرے والد کے لشکر میں زیادہ چار باج ہزار سوار سے نہ تھے لیکن چونکہ تائید الہی جاری  
 طرف تھی اوس دن ہیون ایک ہاتھی ہوائی نام پر سوار تھا شاہ لڑائی کا کھڑا دیکھتا تھا ناگاہ اوس کا فکری اکھ میں ایک ایسا تیر لگا اٹھ  
 سر سے کھل گیا اوسکے لشکر والوں نے یہ حال دیکھ کر بھاگنا شروع کیا اتفاقاً ہمارے سوار ان میں سے شاہ ولیخان محرم ہوا چند دلاور  
 سواروں کے اوس ہاتھی کی طرف کبھی ہیون خرمی سوار تھا چلے اور چاہا کہ اوس فیلیان کو تیر سے مار ڈالیں وہ چلانے لگا لنگو  
 مت مار ڈیو اوس ہاتھی پر سوار ہی پر سکر سواروں نے اوسکو گھیر لیا اور اوس کی طرح میرے والد ماجد کے روبرو میدان میں  
 آئے ہیرم خان نے عرض کی کہ مناسب یہ کہ کہ جناب اپنے دست مبارک سے اسوقت اس کافر کا سر توڑا خاص سے الگ کر دیں تا کہ  
 جوار کا حاصل ہوا اور فرماؤ میں آپ کے نام کے ساتھ لفظ غازی کا بڑھایا جاوے میرے والد نے کہا کہ میں نے پہلے ہی اسے پارہا پارہ  
 کیا اگر پھر فرمایا کہ میں کیا رکابل میں آگے خواجہ عبدالصمد شیرین ملک کے تصویر کی شق کرتا تھا بے خیال میرے ایک ایسی تصویر تارک سے  
 بنی کہ اوس سے اعضا الگ الگ تھے میرے ایک مصاحب نے پوچھا کہ یہ کیسی صورت ہو میری زبان سے نکلا کہ یہ صورت ہیون  
 کی ہے غرض اوسوقت اپنا ہاتھ اوسکے خون سے لودہ نکلا اور ایک نڈنگار کو حکم کیا کہ اوسکی گردن مارے اور باپ پھر رلاشین  
 اوسکے لشکر کے مقتولوں کی شمار میں زمین سوا اون لوگوں کے جو اطراف و جوانب میں مارے گئے اور میرے باپ  
 کی مشہور باتوں میں سے فتح کجرات اور جانا اوسطون کا جو بطریق لیفانر کے کہ جب مرزا ابراہیم حسین  
 حسین اور محمد حسین مرزا اور شاہ کمر لہیاں سے باغی ہو کر کجرات کی طرف گئے اور تمام  
 امرائے کجرات اور غصہ وہاں کے اوس سے مل گئے فقط قلعہ احمد آباد میں مرزا کو کا اپنی فوج لیکر دم خیر خواہی سے  
 والدہ ماجدہ تھے حضرت عرش آشیان نے اضطرار اور پریشانی جی والدہ مرزا اندر کو رکھی دیکھ کر لشکر شاہی سے فوج  
 فتح پور سے کجرات کی طرف کوچ کیا اور راہ دہو مینے کی فوراً زمین قطع کی کہ کبھی گھوڑے پر اور کبھی اونٹ پر اودھیں گھوڑے کی  
 گاڑی پر راہ طرز سے تھے یہاں تک کہ موضع سرلو میں تمام فرمایا جب باپچوین تاریخ جمادی الاول کی سندہ نوسو ستی میں قریب  
 غنیم کے پونچے تو ہلاکوں سے مشورت کی بعضوں نے کہا دشمن پر پنجون مارے میرے باپ نے فرمایا پنجون مانا نامردوں کا کام  
 بڑا اسکیقت تقاضا زود سے سہانے کا حکم دیا اور فرمایا سوار آگے بڑھیں اور جب دریا ساہی می پر پونچے تو فرمایا کہ فوج تیز تیز

مارا جا تا تروی بیگ خان  
 کا سبب بھاگنا تھا

فتح کجرات کی  
 ہیون پر



بھی خود غول کے سپاہیوں کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور یہ کوکھنیش پڑا بھائی زمین خان کو کہ کا تھا اور عیب تریبات پہلے کا دن پہلے اس لڑائی سے جب حضرت بادشاہ جہانگیر غول طعام کے تھے ایک شخص سے پوچھا کہ نفع کس طرف سے ہوگی اس نے عرض کی آپ کی طرف سے لیکن ایک شخص اس لشکر کے امیروں سے شدید ہوگا اور یہ وقت سیف خان کو کہ نے عرض کی کوکھنیش یہ سنا ہمیں فری ہو غرض کہ محمد عین مرزا یہاں سے بھاگا اور اس گھراہٹ میں اس کے گھوڑے نے تھوڑے کے درخت سے ٹھکڑا کھائی اور مرزا کو گھوڑے سے گر پڑا اگر اعلیٰ نام یک بادشاہ کی اوکو کو پڑا کہ اپنے آگے گھوڑے پر سوار کر لیا اور میرے والد کے روبرو لا لیا لیکن چونکہ دو تین آدمی دعوے کرتے تھے کہ تھے اس کو لکڑیا اور اس واسطے اس سے بادشاہ نے پوچھا کہ کجگو کہنے پڑا تو اس نے عرض کی آپ کے ملک نے پھر میرے والد نے اس کی سنگین کی تیجھے سے بندھی تھیں کھلو اگر آگے سے بندھوین اور وقت اس سے بانی ناگیا حضرت خان نے کہ غلامان معتد سے ہو اسکے سر پر دو تھڑا مار میرے باپ اور یہ قصہ ہوے اور خاصہ پانی منگو اکرا و سکون خوب پلویا اور جو وقت تک مرزا عزیز کو کہ اور اس کا لشکر قلعے سے نہ اٹھا حضرت بادشاہ بعد گریختاری محمد عین مرزا کے اہستہ اہستہ متوجہ ہوا کہ ہوے اور مرزا کو لڑی سنگھ راہیو کے سپرد کیا کہ باقی بیڑھا کہ ہمراہ لاوے اور وقت قریباً الملک کے گجرات کے سرداروں سے تھا پانچزار سواروں سے ظاہر ہوا اور سکودیکھ کر فوج شاہی مضطرب ہوئی میرے باپ نے بمقتضی شجاعت فرمایا کہ قنارہ بجاوین اور شجاعت خان اور راجہ بھگواند اس اور اکثر امرائے آگے بڑھ کر غتیا الملک سے جنگ کی اور خیال اس بات کے کہ مہاراج فوج خیمہ محمد عین مرزا کو چھوڑا لے لے سنگھ کے لوگوں نے اس کی صلاح سے سرزرا کاؤ بدن سے جا کر دلا میرے باپ پر گزرا و سکے قتل پر راضی نہ تھے آخر کو غتیا الملک کی بھی فوج نے شکست کھائی اور اس کے گھوڑے نے تھوڑے کے بھاڑی میں گر لیا سہراب یک ترکمان نے اس کا سر کاٹ کر خدمت میں حاضر کیا یہ فتح باوجودیکہ لوگوں کے محض فضل و عنایت الہی سے حاصل ہوئی اور سطح فتح ولایت بنگالہ اور لینا ہندستان کے مشہور قلعہ کچھل مشہور اور تہذیب و عرفت مقلعہ مادھوپور اور خیر ملک خاندیس اور فتح قلعہ آسیہ کی اور لینا اور دلائی بنگالہ دلاور سپاہ کی کوشش سے ہمیشہ تصرف شاہی میں آئین میں حساب اور شہر سے باہر گزرا و چیتور کی لڑائی میں بھل کو کہ سردار اس قلعے کا تھا خود اپنی ہندو ق خاص سے میرے والد مجھے قتل کیا اور قتل ہندو میں اپنا مثل نہیں رکھتے تھے اور اس ہندو کا نام کہ جس سے بھل کو قتل کیا حکام نے سب بند و تون میں عمرہ قریب چارہزار جانور کے پرند و چرند اس سے شکار ہوے ہیں اور میں بھی ہندو میں قتل گزرا و شہر کے والد کا ہون اور بند کے شکا سے بھگو غتیت کمال ہی ایک دن میں اٹھا ہر ہندو سے اسے ہر اور اون خنتون سے کہ میرے باپ اسٹائی میں ایک چوکر کہ تمام سال میں مینے گوشت کھا یا ہر اور نو مینے ترک حیوانات کر کے صوفیانہ کھانے پر قناعت کی تھی اور قتل اور بچ جانور پر ہر گز راضی نہ تھے اس کے زمانے میں بہت دھون اور کئی ماہ قتل حیوان کا منع عام اور اسکا حال اکبر ماہ میں غفلت نکور ہو اور میں نے بسملک اعتماد الدولہ کو دیوان کیا تو اسی دن دیوانی بیوتات کی سبغ الملک کو کائنات کی یہ مہرا الملک شہر باختر کے سادات سے ہیں اور میرے والد کے زمانے میں مشرت کو کر تھی نہ کے تھے چنانچہ ایک دن میں امام جلوس سے سو آدمی بگڑا اکبری اور جہانگیری کی زیادتی منصب اور جاگیر سے منوا رہے اور عید وضان میں کہ پہلی عید میرے جلوس کی تھی میں عید گاہ میں گیا اور پڑے انبوسے نماز پڑھی اور شکر انعام الہی کا بجا لا کر دو تھانے میں آیا اور جو جب اس کے مصرعہ الزخوان بادشاہ نعمت رسد گدار اھلک دیکھتے تھے حضرات کیا جاوے نے نیمک اوس مال کے کئی لاکھ دام جو اور دوست چھڑ کے کہ کہنے اور محتاجون کو تقسیم کر کے اور میرے حال الدین اچھا اور میرے جہان اور میرے جہان دار و دنیا میری انہیں سے ایک ایک کو ایک ایک لاکھ

دام لے کر اطران شہر میں خیرات کرین اور پانچ روز روپیہ واسطے فقر شیخ محمد حسین خانی کے بھیجے دیکھا گیا کہ ہر روز ایک شخص طلبہ میں سے پچاس ہزار دام تھوڑو گھوٹا بنا کرے اور ایک تلواریں مع واسطے خانہ خاندان کے بھیجے اور میر جلال الدین حسین انجو کو منصب سہزاری عنایت کیا اور بدستور سابق خدمت ممدارت میزان صدر جہان کے تعویض فرمائی اور حاجی کو کہ میرے باپ کو کو تین دن سے ہر کوئی کیا کہ محل میں سخت عورتوں کو واسطے دینے جاگیر اور نقد کے تحقیق کر لے اور ازاد خان اور دہلوی صاحب خان کو کہ ڈیڑھ ہزاری تھامینے دو ہزاری کیا اور ہر ایک کو ہاتھی یا گھوڑا بطریق انعام کے دیا اور پہلے رسم بھی کر لیا اور میر ازاد کو گون سے خدمت کا انعام لیا کرتے تھے مینے کل دیا کہ کوئی روپیہ صرکار سے ملا کرین تا اور لوگ انکی طابعت مٹھو کار بن اور انھیں دلوں میں راہ لکھن برہانچو سے آیا اور میرے بھائی لوانیال مرحوم کے گھوٹے ہاتھی ملائے میں پیش کیے ان ہاتھین میں ایک کا نام ست است تھا جو کچھ پسند آیا سینے اسکا نام فرنگی رکھا اور عجیب بات اس ہاتھی میں یہ کہ دو دفع طوت اس کے کانوں کے چھوٹے تر بوزن کے برابر گر بن بن اور پیسے ہاتھین کا کسی میں ہانی ٹپکنا ہر تو اسکی اون گرہوں سے نکلتا ہر اس طرح پیشانی اسکی اور ب ہاتھین کو زیادہ دھکی ہوئی تھی کچھ مین بہت خوشنما اور صیب ہوا اور ایک بیچ جو امر کی فرزند خورم کو عنایت کی امید ہر کہ فرزند بنتا کو اپنے طالع ظاہری اور باطنی کے پونچے اور چونکہ محصول تمام ملک کا کہ کئی کر در سے زیادہ تھا مین نے ملکات کر دیا تھا اس واسطے اطران کاہل کے سارے کو کہ وہ بھی ہندوستان کی راہ کے شہروں میں تھے اور ایک کر تین تیس لاکھ روپا ان تین مع ہوتے تھے یہ چوتھ لکھا ان دو دلائیون سے کہ کاہل اور تندرہا ہر بہت روپا بہت محصول کے لیے جاتے تھے لاکھ مود مال دیا کچھ محصول کو مینے علم یہ سر قاریان دو دو گھجے سے بھی تھوٹ کر اور اس محنت سے نفع ملی اور بہت آرام مل ایران و توران کو حاصل ہوا اور جاگیر مستقران کی کہ گھوڑے ہمارے تھی بازار کو عنایت کی اور آصف خان کو نوایا کہ پنجاب میں جاگیر بطریق جائداد تھا اسکے دیوین بخشش میں عرض کی کہ ہندوستان کا بہت روپیہ جاگیر میں باقی خواب کہ تبدیل جاگیر کا حکم ہوا ہر تو وہ روپیہ وصول ہوا اور ہر مینے نظر لیا کہ ایک لاکھ خرانے سے دین اور وہ روزیاد ہوا سے لے کر خالصہ شریفین و داخل کرین اور شریفین آلی کو ڈھائی ہزاری منصب اصل اور اضافہ ملا کر مقرر کیا یہ شخص بہت پاکیزہ ذات اور نیک نفس ہوا اور جو کہ علوم برسی میں ذہل نہیں رکھتا لیکن اکثر مضامین لینا و سامانی ارجمند اوس سے سرزد ہونے میں لباس فقر و تجرید میں بہت مسافرت کی اور بہت ہزر گون سے صحبت حاصل کی ہر خدمات ارباب تصوف کے اسکو یاد میں میرے باپ کے وقت میں لباس بدوشی کی کہ کس مرتبہ لغارت اور مرداری کو پونچا گھٹکا اوسکی نہایت عمدہ اور دلچسپ کردار و مزہ اور کلام اسکا باوجود کہ قواعد عربی سے عاری ہر نہایت فصاحت اور پاکیزگی میں ہوا اور شاہجی اوسکی نگین ہوا اور شاہ قلیچ خان مرحوم کا اگر سے مین ایک بلغ گیا تھا چونکہ اوسکا کوئی وارث نہ تھا اسلئے مینے وہ بلغ و خیر ہند مال مرزا یعنی قیہ سلطان دیکھ کر حرم حرم میرے والدہ بزرگوار کی جو سپرد کیا میرے والدہ نے اسے شہر جان لکھن میں ان کے سپرد کیا تھا اور مرتبہ کئی اولاد سے اوس کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں پانچ پانچ

مہانت فقیر  
 دیار خوار اول

ساقی قادیان  
 سدا ز کشتہ ہر

### جشن پہلے نوروز کا

سرشت کی رات گیارہویں تاریخ و قیعدہ کی سند الیہ از چودہ مین میں کو کہ وقت فیضان نور کا ہوا آفتاب نے مرجع مت سے اپنے خانہ شرف میں کہ برج محل کی فاصل کیا چونکہ یہ روز پہلا نور و زمیر سے جلوس کا تھا اس واسطے مینے فرما کر مکانات و دکنان خاص و عام کے ساقی زمانہ میرے والد کے عمدہ فروش اور آئینہ بندی سے کمال آراستہ کرین اور پہلے دین سے نوروز کے انویسین و برج محل تک کہ روز شرف و مسکا ہر تمام مخلوق نے دعا و عیش و کھلنی کی دی اہل بازار ارباب فقیر ہر قسم کے جمع تھے

لوا لیا اور خاص اور لہ ان ہند کہ ناز و ادائیں دل فرشتوں کا لیتے تھیں باعث گرمی مجلس کا ہونے اور مینے حکم دیا کہ شہسار  
 سرور افرا ہو چاہے اس جشن میں کھاوے کوئی اور سکون نہ کرے ساتی بنو بادہ برفروز جام پامطرب بلو کہ کار جهان شد  
 بکام پاد میرے باپ کے زمانے میں مقرر تھا کہ ان سترہ اٹھارہ دنوں میں ہر روز ایک نئے اور مجلس کا رستہ کیا کرتا تھا اور پیش عدہ  
 اقسام جو ہر روز صبح سلمان اور غنچیں لباس اور ہاتھی گھوڑے سے آراستہ کر کے جناب پادشاہ سے عرض کرتے کہ اونکے گھروں  
 میں قدم نہ فرماوین پھر پادشاہ عاقلے سرفرازی اپنے مخلصوں کے اوس مجلس میں قدم نہ رکھ کر کے دن بنگلہ شون کو ملاحظہ فرماتے  
 اوس میں جو چیز پسند آتی اور سکو لیتے اور باقی اوسے کو بخش دیتے مگر چونکہ خاطر میری نابل طرف ، ناسمیت اور آسویگی سپاہ و دست  
 کی تھی اس واسطے اس سال میں مینے پیشکش کی معاف فرمائیں مگر تھوڑا سا چند لوگوں کی پیشکشوں میں سے واسطے رعایت اعلیٰ کی  
 خاطر ان کے قبول کیں اور انھیں دنوں میں بہت لوگوں نے زیادتی منصبے سرفرازی کی یا کہ اونہیں سے دلا اور خان افغان کو ڈیڑھ  
 ہزاری کیا اور راجہ باسو کو کہ گورستان پنجاب کے زمینداروں سے ہر اور طرحے ایام شہزادگی سے اب تک طریقہ ہندگی اور اخلاص کا  
 رکھتا ہی اور ڈیڑھ ہزاری منصب والا تھا سو اوسکو تین ہزار اور پانسو کا منصب عنایت کیا اور شاہ بیگ خان حاکم قندھار کو حملہ  
 اضافہ ملا کہ سرفرازی منصبے سرفراز کیا اور راجہ رام سنگھ راجپوت کو بھی اس قدر منصب دیا تھا اور بارہ ہزار روپیہ بطریق مدد بیچ  
 کے مانا شکر کو مینے عنایت کیے اور میرے اہل جلیوس میں ایک شخص ظفر گجراتی کی اولادت کہ نہ دو کو حاکم زادہ اور طن اس کا مشہور  
 کیا تھا مفسر فساد کا ملکہ کر کے اطراف و جوار شہر احمد آباد کو ناست مارا کیا اور میرے کئی سردار مثل جیم بہادر اور بک اور سا علی شاہی کہ  
 دلا اور اس طرح مقرر تھے اس فتنے میں شہید ہوئے آخر مینے راجہ بک راہیت اور چہرہ منصب داروں کو مع سات ہزار سوار راکھنے کے  
 لشکر گجرات کی مدد پر روانہ کیا اور مینے مقرر کیا کہ جب وہ فساد و فتنہ بالکل دفع ہو جاوے تو راجہ بک راہیت صوبہ دکن گجرات کا ہو اور علی خان کہ  
 پہلے صوبہ دہراوہان کا ہو ورنہ دولت پر حاضر ہو بعد پونچھ میرے اس لشکر کے جماعت مفسدوں کی متفرق ہو گئی اور رعایا یونہی رہیں  
 گرجے اور میرے لوگ وہاں قابض رہے اور خبر اس فتح کی نیک سماعت میں مینے سنی پھر اونہیں دنوں میں عنایت میں نے نرند  
 پرونہی کی کہ ان کے زمانے میں تھا زندل کو کہ چالیس کوس اچیر سے بھی چھوڑ کر بھاگ گیا اور فوج شاہی نے اسکا پیچھا کیا یہ سید بکر کہ  
 حضرت کے اقبال سے اوسکو نصرت دنا ہو کر رہیں اور شہر آفتاب کے دن بہت لوگ اضافہ اور رعایا کو انگوٹوں سے فیضیاب  
 ہوئے پیشہ و خان کدھری خدنگار و میرے ہوا و ہمارا میرے دادا حضرت اہیون شاہ کے ولایت سے آیا تھا بلکہ وہ اوان لوگوں میں  
 سے کہ شاہ طہااب نے ہمارے کیے تھے اور پہلے اوسکا نام مہتر سعادت تھا مگر چونکہ داروغہ فراموش خان میرے والد بزرگوار کا تھا  
 اور اس خدمت میں پیش تھا اس واسطے مینے اوسکو پیشہ و خان کا خطاب دیا اور نظروں کی خدمت میں کر کے منصب ہزاری کے صواب تھا کہ رعایا سے

### بھاگنا خسرو کا درمیان سال اول جلوس کے

شہزادہ خسرو کو بواسطہ جوانی و غور کے کہ جو انون کو ہوتا ہی اور گرمی تجس کی اور ناعابت اندیشی مصاحبان و جنس کنایات خاصہ دلہن  
 پڑنے خصوصاً ایام تہناری والد بزرگوار میں کو نصیحت کو اندیش لے بواسطہ کثرت جرم و اتھیر کے کہ صا و دہوئی تعین اور خصوصاً خاص  
 نا امیدی جنس تھے دل میں خیال کیا کہ اوان سبکو دست اور بیکار اس واسطے متعلق ساتھ خسرو کے کریں اور اس سے غافل کہ پہلے نصرت  
 وہاں بانی وہ رہیں کہ کہ چند ناقص العقل کی سبھی سے انتظام کرے خالق دادا راس کو لائق اس حلیہم القدر کا جاکر خلعت پستان  
 شہر دارندہ نقوان ستمدخت راہ قشاید غریبہ خسرو تخت را چا سرے کہ حق تاج پر در نمودن قشاید ازولماج و دولت بدو بدو جو  
 خیالات فاسد مفسدون اور کوتاہ اندیشوں کے سواے ذلت اور پشیمانی کے تیر نہیں رکھتے اور مملکت نے ساتھ اس نیازمند و گداہ اکی

کے قرار پر ہمیشہ خسر و غم کو گرفتہ خاطر اور متوجہ رہا تھا میں ہر چند متعاقب غفلت و عنایت میں ہو کر چلا میں نے کہ بعض دفعہ اور بعض  
 اوسکے دل سے دور کروں لیکن کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا تو وہ کہ بصلح ایک جماعت بخت بختوں کے شب بکشت تیرا بخون و دھبہ سنہ  
 مذکور میں بعد گزرنے دو گھنٹہ کی باریات روضہ منورہ حضرت عرش نشانی کے بیان کر کے تین سو پچاس سوار سے کہ اوسکے ساتھ  
 متفق تھے قلعہ اگر سے نکلتے متوجہ ہوئے تھوڑی دیر بعد اونکے جانے کے ایک چلبلی نے کہ وزیر الممالک سے آشنا تھا خبر پوچھائی  
 کہ شہزادہ خسر و بھگائے وزیر الممالک اوسکو امیر الامرا کے پاس لائے جب اوصوفی نے یہ خبر تحقیق کی مفسطہ بانہ دروازہ مل پرانہ  
 خواجہ سرا سے کہہ کہ بعد دعا کے کہو کہ ایک عرض ضروری کھتا ہوں میں حضرت باہر شریف لائے یہ خبر کہ میرے خیال میں یہ بات نہ  
 آئی تھی گمان کیا میں نے کوئی خبر دکن یا گجرات سے آئی ہو بعد باہر آنے کے ظاہر ہوا کہ یہ ماجرا میرے گمان کیا کرنا چاہتے ہیں آپ سوار  
 ہو کر متوجہ ہوں یا شہزادہ خسر و غم کو بھیجوں امیر الامرا نے عرض کی اگر حکم ہو تو میں جاؤں فرمایا میں نے جب اوس پر عرض کی کہ اگر نصیحت  
 سے نہ بچوں اور ہتھار کر کہیں کیا کروں لکھا کہ گھر سے راہ رست نہ آؤں تو اچھا رہے اچھے سے بنے کہ نصیحت نہ کرنا سلطنت بخوشی  
 فرزند سے نہیں درست ہوتے مگر صرحہ کہ باشاہ خوشی نذر کو کسی چاہب یہ باتیں اور قصدا ت دیکر لکھ نصحت کیا تو دل میں آجائے ہلا  
 خسر و اداون سے آؤں گی تمام رکھتے ہیں اور ہر اسطرح قرب و منزلت آپ کے کہ سودا و اشغال و اقراں کا جو مبادا وفاق سے حق میں  
 اندیشہ کر کے اسکو ضائع کرین مگر المملک سے فرمایا کہ جا کر ادا کرو تا لا دین اور شیخ فرزند شیخ بیک کو اس نعت کے واسطے تعین کر کے حکم فرمایا  
 میں نے کہ سب منصب دار اور اجداد کو ہمراہ لیکر متوجہ ہوں اور اہتمام خان کو توال کو قراول و خبر گرفتار کیا اور اپنے دل میں قرار کیا  
 کہ جب دن ہوگا خود بھی متوجہ ہوگا مگر المملک امیر الامرا کو بھی لائے جو کہ میں نے احمد بیک خان و دوست محمد خان بکاوالی نصحت  
 ہو کر حوالی سکندر رہ میں کہ میرا شہزادہ خسر و غم کے تھا شہزادہ خسر و غم کے اوس طرف چند آدمیوں کے ساتھ اپنے  
 ڈیرے سے نکلتے متوجہ ملازمت کے ہوئے اور خبر جو چکاو پوچھائی کہ شہزادہ خسر و غم راہ پنجاب لیکر آیا ساتھ الیمانہ کے جاتے ہیں لیکن آیا  
 کہ مبادا راہ چپ سے دوسری طرف پھر جائے جو راہ ہانگہ غلاؤں کا بنگالے میں تھا اکثر بندہ ہائے درگاہ کے دل میں خیال گذرا  
 کہ اوس بیٹن متوجہ ہوئے پھر اوس طرف آدمی بھیج کر دریافت کیا کہ پنجاب کو جاتے ہیں اس درمیان میں صبح ہوئی میں نے کہم کو تھا  
 ایزدی پر تکیہ کر کے ساتھ غم و دست کے سوار ہوا اور عقید کسی چیز اور کسی آدمی کا نہ متوجہ ہوا شہزادہ خسر و غم کے اندوہ و دلچسپی  
 نہیں داند کہ چون میکند ملے پڑھیں داند کہ افندہ پیش راند پڑ داند باکہ آید باکہ ماند پڑ جب روضہ منورہ کے والد بزرگوار پر تیں کوس شہر  
 واقع ہو پوچھا اور روح پند متوجہ اون حضرت سے بتا دیا چاہی اوسیدہ بنت مرزا حسن پسر مرزا شاہ رخ کو کہ ارادہ ہمراہی خسر و غم کا  
 رکھتا تھا گرفتار کر کے میرے روبرو لائے جب اوستون پیش کی منکر نہ ہو سکا فرمایا میں نے کہ ہاتھ باندھ کر باقی پھر اکر رہیں اول  
 شگون نیک سے کہ بکیر توجہ و ادا و اداون حضرت کے غام کو چھپاؤ ہار و زکند را اور ہو اگر مہوئی تھوڑی دیر تک رست کے سایہ میں تو  
 کر کے خان اعظم سے کہانی کہ جب مجھ کو اس خاطر بھی کے ساتھ یہ حال ہو کہ مقادیر میں کہ اول دن میں کھاتا تھا اب تک نہیں  
 کھا ہا اور کسی نے یاد دلایا حال اوس بے سعادت کا اسی سے قیاس کرنا چاہیے آزار و غم کہ کھتا تھا اس قسم سے تھا کہ فرزند  
 بے موجب و بے سبب فتنہ و دشمن ہوا اگر کوشش اوسکی گرفتاری میں نہ کروں مفسدوں و فتنہ اندیشوں کو قدرت ہم پہنچے  
 گی یا وہ خود اور بیک یا قورباش کے پاس آئیں گے اور اس سے نصحت اس دولت کو ہوگی اس باعث سے گرفتاری اونی پیش نہاد بہت  
 کر کے لین تھوڑی آسائش کے پر گزرتے تھے کہ پس کوس اگر سے واقع ہو دو تین کوس آگے جا کر ایک گاؤں پر گزرتے مذکور کے  
 کہ ایک نالاب تھا مقام کیا شہزادہ خسر و غم دین پونچے حسین بیک بخشی کہ رعایت یافتہ حضرت والد بزرگوار کے تھے اور

بقصد ملازمت میری کابل سے آئے تھے دو چار ہوسے چونکہ طبیعت خوشیوں کی فتنہ آتشوب سے بھری ہوئی تھیں سو سوارا  
 بیٹیوں سے کہ ہمراہ دوسکے تھے بہرہر سپہ سالار ادھکے ہوئے اور راہ میں جو کوئی سامنے آتا تھا تاراج کر کے گھوڑا اور اسباب  
 لے لیتے مال و سباب سودا گروں اور گزندوں کا لوٹ ان ہندو ولی کی تھی بلکہ ہوسکتے تھے زن و فرزند آدمیوں کے اسباب  
 اور غلطیوں سے اس میں نہ تھے شہزادہ خسرو اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے کہ اس کے آبا و اجداد کے ملک موروثی میں کس قدر  
 غلط ہوتا ہو یہ حال دیکھ کر ہر ساعت میں ہزار بار موت طلب کرتا تھا لیکن سوار سے ملاقات ان کتوں سے چارہ نہ تھا اگر سخت و  
 اقبال یاوری اور بکی کرتا تو نہ امت و پشیمانی کو دوست آویز کر کے بے دغدغہ خاطر میری ملازمت میں چلے آتے نہ اخوت جانتا ہوا  
 کہ تقصیر و ن سے اونکی بالکل درگزر کرتا اور اس قدر لطف و شفقت کرتا کہ سر تو لغز اور دغدغہ باقی نہ رہتا جو دو تہ نہ صرف خوش حالی  
 میں بقا دینے ہندو ن کے ارادے اونکے ولین آئے تھے اور جانتے تھے کہ بیٹے جو کچھ بچہ پھر پھر ہندو میری شفقت و عنایت  
 پر نہ کر سکتے اور والدہ اونکی نے بھی ایام شہزادی میں بڑے طور و ن اونکے سے اور بدسلوکی اپنے چھوٹے بھائی یا بدسلوکی  
 سے نہ کر سکتا اپنے کو ہلاک کیا اونکی غریبی و نیکو لاتی کا حال کیا لکھوں کمال عقل رکھتی تھی اور میرے ساتھ بہت اسلاص اور محبت  
 کرتی تھی جب دیکھا کہ کچھ فائدہ نہیں اور معلوم نہیں کہ آخر کو کیا ہو گا غیرت سے کہ لازم طبیعت راجہ تو تھے جو خاطر موت پر قرار  
 دیا کئی مرتبہ گاہ گاہ مزاج میں شورش ہوئی چنانچہ یہ امر برائی اونکا ہر کہ بدبرادر امکے دیوانگی میں اپنے کو ظاہر کر لیتے تھے اور بدلیک  
 مدت کے علاج تدبیر ہوتی تھی جس ایام میں کہ میں شکار کو گیا تھا جیسے ستون و نیم سہ سہ مین افیون زائد عین شورش و باغ میں کھانا کھادی  
 ویر میں مرگئی گویا کہ یہ حال بیٹے کا آگے سے دیکھا تھا اول کہ خدائی کہ آغاز جوانی میں میری ہوتی تھی انھیں کے ساتھ تھی بعد قولہ  
 خسرو کے والد کو شاہ بیک خطاب دیا میں نے جب بدسلوکی فرزند و برادر کی میرے ساتھ نہ دیکھ سکی وقت پریشانی و باغ کے جان سے گذر کر  
 اپنے کو اس کلفت و اندوہ سے خلاص کیا اس کے مرنے سے باعث ایک مطلق کے کہ تھا جو دن کہ گذرنا تھا اپنی حیات و زندگیانی  
 سے کچھ لذت نہ تھی چار رات دوں کہ تپیس پر ہوتے تھے نہایت کلفت و اندوہ سے کچھ کاول و مشروب سے دار طبیعت نہوے  
 جب یہ حال والدہ بزرگوار کو معلوم ہوا والدہ اسامہ میں خلعت و دستار مبارک کے کہ سر سے اوسطرح بندھی ہوئی تھی اوٹا کر نہایت  
 شفقت و عنایت سے اس پر مدد دی کو کچھ بھی اس عنایت نے اوپر آنش سوز و گداز میری کہ بانی ڈالاکہ مطلب و ہنظر اریہ سے  
 کو فی الجملہ قرار و آرام ہوا غرض اس ذکر سے یہ کہ کہ بے سعادت فرزند کی اس سے کہا زیادہ ہوگی کہ باعث قتل والدہ اپنی کے ہوئے  
 اور ساتھ پر کے بے کسی سبب و باعث کے محض تصور و خیالات فاسدہ سے مقام بہن و عناد میں اگر دولت ملازمت سے فرار پر  
 قرار کے اختیار کر کے جو منظر حیات نے منظر کردار کی برابر کھی ہوا لاجرم بال حال یہ ہو کہ بدترین حال سے مقید ہو کر اور بد اعادہ  
 گذر کر زندان و انجمن گرفتار ہو کر وہ شہزادہ جو ستانہ و ہونہ مند پامی پلام آرو و سر و گردن بچھلائی ہو کر روز روز شہزادہ سونٹ  
 ذی جب کو میں منزل ہو ڈول میں اور تریشخ فرید بخاری ایک جماعت شامخون و ہماروں کے ساتھ واسطہ چھپا کر نے منظر کے واپس  
 لشکر فرزند می اثر کے معین ہوے اور دوست محمد کو کہ اردلی میں بواسطہ قدیم اخذ تھی اور لیش سفیدی کے تھا قلعہ گرد و محل خلیان  
 کے محافظت کو بھیجا اعتماد والدہ و والدہ کی وقت نکلنے کے اگرہ سے ضبط کے واسطہ چھوڑا تھا دوست محمد سے کہاسے کہ میں ہوں  
 پنجاب کو جانا ہوں اور وہ صوبہ اعتماد والدہ کے دیوانی میں ہو انکو ملازمت میں روانہ کرنا اور سپران حکیم مرزا کو کہ اگر وہ میں ہیں  
 کر کے محسوس رکھنا جس وقت فرزند صلیبی سے یہ معاملہ ظاہر ہوا برادر زادہ و عمر زادہ سے کیا قرض کھانا چاہیے مگر الملک نجفیت  
 ہونے و بخت محمد کے کشتی ہوئے چار خیمہ کھول دیں پنج شہزادہ کو قید آباد میں واقع ہوا تیرہوین تیار جمعہ کو اتفاق دلی کا ہوا و زائد



حضرت جنت اشعیا کی زیارت کی اور تہوار و بہت کر کے فقرا اور درویشوں کو اپنے ہاتھ سے روٹی دیے وہاں سے مستحکم  
حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کو توجہ کر کے لہذا زیارت کو ادا کیا بعد اسکے کچھ روپیہ میر جلال الدین حسین ابجو کو اور کچھ  
حکیم ظفر کو دیا کہ فقرا اور درویش اور ارباب حاجت کو تقسیم کریں روئے شہید جو دیویوں کو سسرے نریا میں مقام کیا اس پر کو شہزادہ خسرو  
نے جلایا تھا منصب آقا ملائی برادر صفحن کا کہ حضرت منصور میں سرفراز تھا اصل و اضافہ سے نہاری ذات اور تین سو سوار  
مقرر ہوا اس راہ میں خدمت اچھی کرتے تھے ایک جماعت ایمانات کہ رکاب نظر انتساب میں تھی اس خیال سے کہ بعضے انہیں سے  
خندادہ خسرو کے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں مبادا اسکے دل میں غلغلہ و تفرقہ راہ پاوے اور نکلے خسرو کو دہزار روپیہ دے کہ آدمیوں  
میں تقسیم کریں اور اپنی جماعت کو سرانجام ہائیگی کا امیدوار کریں شیخ فضل العبد اور راجہ و دیوھر کو روپیہ دے کہ راہ میں فقرا اور  
بیہوشوں کو فیتہ زمین تیس ہزار روپیہ کو فرمایا کہ اجیر میں لانا شکر کے واسطے طریق مدخرج کے دین اور روز شنبہ سولہویں کو گرگنہ پانی  
میں پونچھنا میں یہ مقام اور آبادی کرام و اجلہ و ذوی الاثر مہار سے کے ہمیشہ مبارک و فرخندہ رہا اور فتح عظیم حاصل ہو میں ایک  
شکست ابراہیم کو دی کہ عساکر نظر با شہر حضرت فردوس مکانی کو حاصل ہوئی فکرا و سکا تو اسے رڈر گامین مرقوم ہو کر و کتبہ ہمیں ہوا  
کہ اول دولت والا دہ بزرگ زمین کہ تفصیل تحریر ہوئی عالم اقبال سے ظاہر ہوئی جب شہزادہ خسرو دہلی سے توجہ پگنہ نہ کر کے ہوئے  
بحسب اتفاق دلاور خان وہاں پونچھے اور یہ مقدمہ سکھ اپنے فرزندوں کو آپ جوں سے پاؤں سے پاؤں کر خود پسا پیدا و قوت زاد دل  
اور پالیغار کے رکھ کر قصد کیا کہ اپنے کو قبل ہو پونچھے شہزادہ خسرو کے قلعہ لاہور میں پونچھا زمین اور اوس حال میں عبدالرحیم بھی  
لاہور سے وہاں پونچھا دلاور خان نے اوس سے کہا کہ اپنے فرزندوں کو ہمراہ میرے فرزندوں کے پارو دیا کے اوتار لایا  
کنارے ہو کر منظر ریات نظر آیات جہانگیری ہوا زب کہ گرا بنا را و در رسناک تنہا یات قرار دے سکا استقدر توقف کیا کہ  
شہزادہ خسرو پونچھے اسنے جا کر ملازمت کی اور اقرار بے اختیار سے ہمراہی کا کیا اور خطاب ملک انور سے کا پایا اور رانی  
میں صاحب اختیار ہوا دلاور خان مراد توجہ لاہور کے ہو را زمینیں ہی دیا گر وہ سے ملا مان و گاہ کے اور کردہ یوں و وسو اگر و ن  
وغیرہ سے ملے اور ان بھون کو سن و جب شہزادہ خسرو سے لگا کہ کے بعضے کو ہمراہ لیتے تھے اور بعضے کو کہنے کے راہ سے کہ راہ اختیار  
کریں اور بعد اسکے کہ بندہ اسے خدا کو نئے اور غارت کرنے ظالموں سے امین ہو غالب بن یہ تھا کہ اگر سید کمال کو بی بین اور  
دلاور خان پانی پت میں جرات و بہت کر کے سر راہ خسرو کی روئے جو جماعت کہ انکے ہمراہ تھی تاب مقابلے کی ناکہ پریشان ہو جاتی  
اور خسرو گرفتار ہو جاتے لیکن اونکی بہت سے مدد کی ثانی اس حال ہر ایک نے اپنے تصور کی ایک طرح سے تلائی کی دلاور خان نے  
لاہور میں قتل ہو پونچھے شہزادہ خسرو کے قلعہ میں جا کہ حضرت غامی کے تدارک اوس کو تاجی کا کیا اور سید کمال نے بھی جنگ  
شہزادہ خسرو میں ترددات مراد ظاہر کیے چنانچہ اپنی جا کہ تفصیل لکھا جاوے گا شہر میں رنج ہو کر کہ کراں میں نزول ریات عالیات کا  
ہوا اس منزل میں عابدین خواجہ کو کہ بڑا بیٹا جو نیاریا اور پسر زادہ عبدالعزیز ایک کچھ حضرت والدہ احمد کے عہد میں آتا تھا منصب  
نہاری ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور شیخ نظام تھا میری کو کہ شہزادہ خسرو کو دیکھا ساتھ نوید و خواہ کے اسکو خوش کیا تھا کہ  
وہ بے فکر ہو جاوے گا کہ مجھے دیکھا جو کہ یہ مقابہ سنا تھا میں نے کچھ خرچ راہ دیکر فرمایا کہ توجہ زیارت خان مبارک کے ہو میں و فیوسوں کو  
پر گنہ شاہ آباد میں منزل ہوئی اس مقام میں پانی بہت کم تھا سب اتفاق اسقدر پانی برسا کہ سب سیراب ہو گئے شیخ احمد لاہوری  
کہ زبان خندادگی سے نسبت خدمتگاری و خاندانادی کے لکھی تھی منصب میر علی کے ساتھ سرفراز کیا میں نے کارا با خلائقا  
اونکے وسیلے سے نظر سے گذرتے ہیں اور دست و وسیعہ جس کو دینا چاہے عرض کر کے دلاور خان وقت اراوت مریدوں کے

نہار و بہت کر کے  
فقرا اور درویشوں کو

نہار و بہت کر کے  
فقرا اور درویشوں کو



چند کھلے طریق نصیحت کے نہ کر پڑتے ہیں چاہیے کہ اپنے کو ساتھ دشمنی کسی مذہب کے تیر و تار نہ کریں اور ساتھ سب ارباب سہ  
 مل کے طریق صلح کل کامیابی میں کسی جاندار کو اپنے ساتھ سے نہ لائیں اگر اڑی اور شکار میں شہر باش در بی بجان بخورن جاندار  
 مگر بصر پکارا پوت نکا پتہ بیخستار کی کی نظر نور انہی کے ہیں بقدر وجہ ہر ایک کے کرنا چاہیے اور موثر دمو جہ پڑمانے  
 بین الدنیا کی کو جاننا چاہیے بلکہ فکر کرنا چاہیے تا خلوت اور کثرت خاطرین کوئی لمحہ فکر و اندیشہ اس کے سبب عالمی سبب  
 شہر لنگ و بوج بہختہ شکل و بے ادب و سوسے غیج اور امی طلب پافضرت والد بزرگوار نے اس میں بے لگا بہرہ نہ جایا تھا  
 کہ وقت اس فکر سے خالی نہ ہوتے تھے منزل الودین الودانی اور بک کو ساتھ ستان اور منصب جواروں کے شیخ فرید کی ایک کونفر  
 کر کے چالیس ہزار روپیہ مدخرج مینے اوس جماعت کو حجت کیا سات ہزار روپیہ اور تحصیل ایک گودا کہ سواروں کو تقسیم کریں  
 میشرعی علی اعلیٰ کو بھی دو ہزار روپیہ عنایت کیا شہنشاہ جو ملک میں آہندہ کو کرنا چاہیے آدمی لازم ہر امر می شہزادہ سرو کے گرفتار لائے دو  
 آدمیوں نے نہ کوئی نوکری کا اقرار کیا فرمایا مینے کہ ابھی کے پانوں میں تو الین اور تین آدمیوں نے اکا کرنا قید کیے کہ نہ منصب  
 دریافت کیے جاویں بارہویں ماہ فروری سنہ اربعہ جلوس کو مزار حسین اور نور الدین علی کو تو ال شہر لاہور میں داخل ہو چکے ہیں سرخ شاہ کو  
 کو قاصد دلاور خان کا وہاں پہنچا اور خبر دی گئی کہ شہزادہ سرو خروج کر کے قصد لاہور کا رکھتے ہیں تم خبردار رہنا اوسنی تاج نہ دلاور  
 شہر لاہور کے مضبوط و محفوظ ہو گئے اور فرید اس تاریخ کے قتلے سے آدمی دلاور خان کے قتلے میں داخل ہوا اور تمکا مریج  
 وغیرہ کا شروع کیا جس کی شکایت و رسیت تھا سرت کر کے تو پ قلعہ پر چڑھا کہ مستعد جنگ کے ہوئے تو قتلے سے آدمی بندھا کر گاہ  
 سے کہ اندر قلعے کے تھے مستعد ہو کر خدایتوں پر مقرر ہوئے اور شہر کے آدمیوں نے بھی ساتھ انخلا تمام کے مدد و معاونت  
 کی بعد و روز کے کہ فی الحکمہ سرخجام ہو گیا تھا شہزادہ سرو روپنیا اور ایک منازل متفرقہ سے منزال اختیار کر کے فرمایا کہ شہر کو  
 قتل کر کے اڑانی شروع کریں اور ایک دروازے میں جھڑپ سے کہ ممکن ہوگا لگا کر جلاویں اور اپنے ہلرمیوں سے کہ کہ بعد لینے  
 قلعہ کے سات روز تک واسطے کوٹنے شہر کے اور زن و فرزند آدمیوں کے قید کرنے کا حکم کرو گنا اس جماعت خون گرفتہ نے  
 ایک دروازہ شہر کا جلا ویا دلاور بیک خان حسین بیک دیوان اور نور الدین علی کو تو ال نے اندر سے مقابلہ دروازے کے  
 ایک اور دیوار اوٹھائی انھیں وژن میں سعید خان کہ شہر میں متعین تھے اوکنا سے دریاے پنا ب کے منزل رکھتے تھے  
 اس خبر کو سنکر ساتھ ایفگار کے روانہ لاہور کے ہوئے جبکہ کنا سے دریاے راوی کے پونچے اہل قلعہ کو خبر کی کہ مقصد  
 دولت خواہی کے آیا ہوں مجھے اندر قلعے کے کر قلعہ والوں نے رات کو سیکو بھجوا دیا کو مع ہر آدمیوں کے اندر کر لیا بعد از  
 کے کہ قلعہ گھیرا تھا خبر پونچی افواج قاہرہ کے متواتر شہزادہ سرو کو پونچی اونھوں نے گدہ اگر خیال کیا کہ روبرو لشکر فروری انتر کے  
 جانا چاہیے ہو گیا لاہور سواد و عظم مندوستان سے ہر چھ سات روز میں بڑی کثرت ہو گئی تھی چنانچہ آدمیوں سے خوب سستا کیا کہ  
 دس بارہ ہزار سوار جمع ہو گئے تو شہزادہ اس قصد سے کہ آگے کی فوج پرشخون ماریں حوالی شہر سے اوٹھ آئے سراسے  
 تاخصلی میں جن شب پشنبہ سلوہوں تہا پنج مجھے خبر پونچی اوسی رات باوجود اسکے کہ بانی خوب برستا تھا قہر کو کچ کا بجا کسوار ہوا  
 میں ہجو سلطان پور میں پونچا اور آدھے دن تک سلطان پور میں رہا بحسب اتفاق اوس وقت افواج قاہرہ اور جماعت مقہورہ  
 سے مقابلہ ہو گیا مگر الملک طشت بریانی کالایا تھا چاہتا تھا میں کا زرو سے عزت کے میل کر دیا گیا کہ خبر جنگ کی پونچی مجھ پر  
 سنے کے باوجود کہ طبیعت مائل بریانی کی تھی ایک قلعہ واسطے لشکروں کے کھاکر سوار ہوا اور مقید کسی کے پہونچنے کا اور کسی  
 افواج کانور کہ جلد توجہ ہوا پانچہ قلعہ پر مشہد مینے طلب کیا کیونکہ کسی نے حاضر کیا تھا ہیاور میں سوانہ روا کر کے دھما پنے کو لطف

نہایت کمال کا ہے  
 یہاں تک کہ

ایزدی کے سپرد کر کے منظرِ عاقلہ روانہ ہوا جن دنوں سواروں میں پیچاس حارسے زیادہ ہلوانے تھے اور کسی کو خبر بھی نہ تھی کہ نوح جنگ  
جوں کھانا بل کر بندہ وال پر پہنچنے تک جہازِ پانچ سو سوار تک وید سے جمع ہو گئے حبیب پل نہر کے گز زائین خبر تک کی پہنچی پہلے سے  
یہ خبر نہ پہنچا یا شمس فوج کی تھا اور اس شخص کی کہ سب سے خطاب خوش خبر خانی کا یا یا امیر مال الدین جن کو کہ پہلے اس واسطے  
نصرت نصرو کے بھیجا تھا اس وقت اگر کثرتِ شوکت فوج خسرو کے قدرتِ میان کی کہ شمش کا بیٹا جہاد و دیگر فتح کی تھی اور تو پہنچی یہ سید  
لو کی سطح باد میں گئے تھا اور کسی کے اتھا کہ بدر کے لشکر میں دیکھا کہ طرح طرح فریاد کرنا بیت کہ وہ بے ہتھیار ہیں کیا کہا گیا کہ یہ لشکر خسرو  
کو ساتھ دے دیا جو سوار اس کے لائے کو سید نے قبول کیا اور گھوڑے سے اتر کر سب سے باتوں پر ہنس کھانا اور طرح طرح سے خضوع و خشم کیا  
اور کہا کہ اقبال اس کیلئے اور زائین میں ہوا شیخ فرید اس سوار میں ہین مخلصانہ وفد و روانہ آگے آیا اسادات بارہیہ کو کہ شہا عان زمانہ  
کے ہین اور جس عمر کے ہین کہ رہے ہین کام نہایا ان سے ظاہر ہوا ہراول کیا تھا سیدت خان ولد سید محمد خان کی کہ ہراول  
قوم کا تھا ہنس خود ترو دوات مردانہ کو کہ ستور خم کھانا اور سید بلال نے بھی کہ اس طرف سے ہر ایک تیرہ پشانی پر کھانا اور بعد  
چندر زک کے اسادات بارہم کہ پچاس ساتھ سے زیادہ نہ تھے لیکن زخم و ضرب نہر سوار اور پانچ سو چتر شمس کے اٹھا کہ پارہ پارہ  
ہوئے سید کمال کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ واسطے لگے ہراول کے مقرر ہوا تھا کیا کنا رہے سے اگر اس قدر زور و خور و  
گزرا نہ تھو اور مرد می سے کہ بعد واسکے برنار والوں نے پاوشاہ سلامت لکھ کر دیا اہل ہین و فساد یہ سن کر بے دست پا ہو کر  
ہر ایک متفرق ہو گئے قریب چار سو آدمی ایمانات کے میدان ہین پناہاں تھو غلبہ لشکر فروری اثر کے ہوئے صندوق جو ہر سو  
کا و افغانس کہ ہیشہ ساتھ رکھنا تھا ہاتھ آیا شھر کو نہت کہ این کو کو کہ خبر و رسال پڑ شود بازگان نہیں ہرنگال پڑا ہاں قریح دردی  
آر و پیش پڑ گزرا دشکوہ ہین و شرم نوشیں پڑ سوزا زاندا رنگ خورشید را پڑ تہا کہ نہت شہید را پڑ چکو ہر مردی کو تہا ہین نے الہ آباد  
میں واسطے مخالفت پد کے بہت دلاالت کی تھی لیکن یہ نین اصلا معقول و مقبول میرا نوا اور جاتا تھا ہین کہ جو دولت کہ بناوٹی  
مخالفت پد پر ہو گیا پانڈار ہوگی بصلح ناقص عقولوں کے جگہ سے نہ ہنشین اور بقوت فضاے عقل و دانش کے کام کر کے  
واسطے ملازمت پد و مرشد قیام و خدا سے مجازی اپنے کے پونہا اور اسی نیت و درست کی بکرت سے پونہا چکو جو کہ پونہا جوں  
شہزادہ خسرو بھی گئے اسی رات راجہ باہو کو کہ زمیندار معتمد کہ ہشتان لاہور کا پھر نصرت کیا کہ اس طرف جا کر میں طرف نمبر  
شہزادے کی سنی گرفتار کرنے ان کے ہین بمقدار کو شمش ہو سکے کہ اسے اور مزر علی اکبر شاہی اور محابت خان کو ایک پڑے  
لشکر کے ساتھ مقرر کیا کہ بصر شہزادہ خسرو و جاوین نوح نہ کو بھیجا کہ این اور سینے آپ بھی قرار کیا کہ اگر شہزادہ خسرو کا بل کی طرف  
جاوینگے اونکا چھپا کرنے سے جب تک گرفتار نہ کرو نہ نہ چون کا اور اگر کا بل میں توقف نکلیا اور ہریشان کی طرف متوجہ ہوئے تو  
محابت خان کو کا بل میں چھوڑ کر آپ بھیرت و دولت سے لوٹ آونکا اور مطلب ہریشان بنانے سے یہ تھا کہ وہ سب سعادت  
البتہ اور بکون سے ملاقات کرے گا اور یہ نصرت ساتھ اس دولت کے لاحق ہوگی جس روز نوح قاہرہ واسطے تعاقب  
شہزادہ خسرو کے مقرر ہوئے بندہ ہزار را پڑ محابت خان کو اور سین ہزار را پڑ اور احدیوں کو مرمت ہوئے اور وہی ہزار را پڑ  
اور سو اسے ایک ہراہ نوح نہ کر کے گیا کہ راہ میں جسکو جائین دین اور نہت نہت ٹھانیوں کو کوڑو سے نظر قرین کا منزل جہاں  
ہین کہ سات کو بس لاہور سے بحر زول ابلاں ہوا اور شہزادہ خسرو چند آدمیوں کے ساتھ کناہے دریا سے چناب کے  
پہنچنے غلبہ یہ کہ بعد نیست کے رہے اون لوگوں کی کہ ہمراہ شہزادے کے سر کو جنگ سے لوٹ آئے تھے مختلف ہوئی  
افغان داہل ہند کہ اکثر قریب اون کے تھے پابستہ تھے کہ ہندوستان کی طرف جا کر بدانت و فساد جو شروع کرین اور ہین جنگ

فہمات  
کتاب

کہ اہل و عیال موم و خیر اندازہ کا کابل کی طرف تھا واسطے جانے کابل کے ولایت کرتے تھے آخر حسین بیگ کی صلاح پر ہمارے  
 کیا ایک ترمذی و سمانی اور افغان ادون سے جدا ہو گئے بعد ہونے دریا سے جناب کے ارادہ کیا کہ شاہ پور کے گھاٹ سے  
 عبور کریں لیکن کشتی بہرہ پوچی سود و ہر کے گھاٹ کو روانہ ہوئے اس گھاٹ پر آدمی ادون کے ایک کشتی ہے ملاح اور ایک گھٹا  
 وغیرہ سے بھری ہوئی لائے قبل حرکت ہونے شہزادہ خسرو کے کسب جاگیر دارون و رابدارون و گنڈ رباون کو حکم صادر ہوا تھا  
 کہ اس قسم کا قلعہ واقع ہو ایک خبردار و دو ہشتار رہن اس سبب سے گھاٹ دریا کے بند تھے حسین بیگ نے جاہا لگا کر  
 والے کشتی کے ملاحون کو اس کشتی پر ملاح پیر لا کر شہزادہ خسرو کو اس پار اور ازین اس انسانین لیکن داماد کمال جو دھڑی ہوا  
 کا پونچھا اور دیکھا کہ ایک گرد و رات کو دریا وترنے کے کاروا میں ہیں ملاحون کو پکارا کہ حکم حضرت جہانگیر بادشاہ غازی  
 کا نہیں کہ کوئی رات کو آدمی نادانستہ اور تارکین ہو شیار بہنا ان لوگوں کے شور و غوغا سے آدمی اس نوح کے  
 جمع ہو گئے داماد کمال نے کشتی چلانے کی کلاڑی کی ہندی زبان میں آئی کہتے ہیں ملاحون کے ہاتھ سے کھینچی اور کشتی کو سرگرد  
 کروا کر چنک ملاحون کو روپیہ دینا قبول کیا کہ کوئی ملاحون میں سے مستعد پارا دار نے کاہوسے لیکن کسی نے قبول نہ کیا ابوالقاسم  
 تکمیل کو کچ گرات کے حوالی جناب میں خبر پونچھی کہ ایک جماعت اس رات میں جاہتی ہو کہ آب جناب سے عبور کرے سب اس  
 خبر سے مطلع ہوئے اسی رات اپنے فرزند دن اور جماعت کے ساتھ سوار ہو کر کرا سے گھاٹ مذکور کے پہنچے یہاں تک  
 نوبت پہنچی کہ حسین بیگ نے ملاحون کو تیرہون میں گھیر لیا اور دریا کے کنارے سے داماد کمال نے بھی تیرہ اندازی شروع کی چار  
 کوس تک کشتی بطور خود وسیعہ کی طرف گئی جہاں تک کہ آخر شب میں کشتی ریگ میں آئی ہر چند جاہا لکشتی کو ریگ سے جا کر نیریزو  
 اس انسانین میں صبح صادق ظاہر ہوئی ابوالقاسم و خواجہ خضر خان نے کہ ہلال خان کے اہتمام سے اسوطن دریا کے کمیت کی تھی کنارہ  
 غری و ملا کو سنبھال لیا اور جانب شرقی کو زمینداروں نے انتظام کیا یا تھا ہلال خان کو کہ قبل وقوع اس واقعہ کے اوپر سوار ولی الشکر تینہ  
 کشتی کے سرداری سکید خان کے بھیجا تھا سب اتفاق اسی رات اس نوح میں پونچھے اور بہت دیر پہلے پونچھے تھے اور اہتمام کیا  
 بیچ لائے ابوالقاسم خان اور جماعت خواجہ خضر خان کے اور گرفتار کرنے شہزادہ خسرو کے بہت دخل لگتا تھا صبح کی کشتی ان تیرہون  
 ہونڈ کو کو آدمی ہاتھی اکوشتی پر سوار ہو کر شہزادہ خسرو کو گرفتار کر لائے روز دوشنبہ سب کو مزارا کا ملان سے باغ میں خبر گرفتار کشتی ہزارہ  
 کی جھوپڑی کو سیف امیر الامرا سے فرمایا سینے کہ گجرات میں پونچھ کر شہزادہ خسرو کو ملازمت میں لاوین صبح صلاح امور سلطنت اور  
 ملک واری کے اکثر اپنی رائے و فیصلہ پہل کر تا ہوں اور اپنی صلاح کو اور وکی صلاح سے مستعین جانتا ہوں اول یہ کہ مملکت  
 صلاح و عدا وید سب ہنگامان غلص کے الہا باد سے ملازمت پر نیر گوار کی ہمتا کر کے دولت خدمت اونکی کو پایا سینے اور اضلاع ہر  
 دین اور دنیا کی آپس میں تھی اور اسی صلاح سے بادشاہ ہوا میں دوسرے تعاقب شہزادہ خسرو میں ساتھ کسی چیز کے تین ساتعات  
 وغیرہ سے مفید ہوا میں اور جب تک شہزادے کو گرفتار نہ کیا آلام کیا اور عجائبات امور سے یہ ہو کہ وقت لوٹنے کے حکم علی عالم فرم  
 رہا تھی سے پوچھا جیسے کہ ساتھ توجہ میری کی کیونکر عرض کیا کہ واسطے حصول اس مطلب کے اگر جاہن کراستہ اختیار کریں بیرون  
 میں مثل اس سہاگت کے کہ آپ ساتھ دولت کے سوار ہوئے نپا سکین کے چننہ کے دن تیسری محرم سنہ ایک ہزار پورہ  
 میں مرزا کامران کے باغ میں شہزادہ خسرو کو دست بستہ پانوں میں زنجیر بائیں طرف سے برسم و نورہ چنگیز خانی کے سامنے  
 لائے حصن بیگ و ازین ہاتھ کی طرف اور عبدالرحیم بائیں ہاتھ کی طرف کھڑے تھے اور شہزادہ خسرو در میان میں کھڑے کاچھے  
 تھے اور دستے تھے حسین بیگ نے اس خیال سے کہ کچھ فائدہ ہو گا پریشان طعات کننا شروع کیے جب غرض واسکی

خبر بادشاہ شہزادہ خسرو  
 کو گرفتار کرنے کی  
 خبر پونچھی

معلوم ہوئی اوسکو بات کرنے کے واسطے پھوڑا کشہ زودہ خسرو کو مسلسل سپر دیا مینے ادا وں و دونوں مغزوں کے واسطے فرمایا  
 لگا دو گدھے کے چمڑے میں کچنچین اور گدھے پر اولٹا سوار کر کے گرد شہر کے پھاروں چنگ چڑا گاؤ کا پست گدھے کے جلد  
 خشک ہوتا ہوا حسین بیگ چار ہزارندہ بکر یا ہشت بکلی خنص کے مرگیا اور عبدالرحیم گدھے کی کھال میں تھا اور باہر سے طلبت ہوا  
 تھی زندہ رہا آخر وہ جو کدو شنبہ کے دن سے ۴۵ مرحوم تک بواسطہ زربوئی ساعت کے مرزا کامران کے باغ میں توقف واقع ہوا  
 موضع بھروال کو کہ لڑائی اوس مقام میں واقع ہوئی تھی شیخ فرید کو محرم کیا سینے اور اوسکو پنجاب والا مرتضیٰ خان کے سرفراز  
 کیا اور بہت انتظام سلطنت کے باغ نذکر سے شہر تک فرمایا مینے کہ دو روپہ لکڑیاں کھڑی کر کے فتنہ انگیزوں اور اوس جہت  
 کو کہ اس شور میں ہر اہل کی تھی اور کلوڑی اور سولی کے لٹکا کر سیاست کریں اور مرزا و جڑا کو پونچا وین زمینداروں کو کہ لوازم و خوجی  
 کے بجالاتے تھے ریاست اور چودھرائی میانہ و ریاست پنجاب کے عنایت فرمائی اور زمین بطریق و مدعا ش کے ہر ایک کو محرمت  
 کی جگہ احوال حسین بیگ سے کہ بعد اس کے ملک نامہ اوسکا نذر ہو گا پرموہ باقی کے گھر سے اعلیٰ قریب سات لاکھ روپیہ کے غلام ہزار اسوا  
 اسلے کہ اور ملک رکھا تھا اور اپنے ساتھ لے گیا جب کہ مرزا شاہ رخ کی ہر اہل میں اس درگاہ میں آئے تھے ایک گھوڑا بھارتیہ رفتہ رفتہ  
 کام و کما اس ورسے کو پونچا کہ صاحب و عینہ و خیرینہ کا جو کرشل ان ادا وں کے اوسکے ولین آئے اتنا سے زہدین کہ ہنوز معاملہ  
 شاہزادہ خسرو کا کشیدت حق میں تھا جو دیمان ولایت اور دارا خلافت اگرہ کا کجگہ فتنہ و فساد کی خبر سوار سے خالی تھا اس وقت غصہ سے  
 کہ سدا و سدا شاہزادہ خسرو کا طول کھینچے فرمایا مینے کہ فرزند پر ویز بھنے سواروں کو اوپر سر لانا کے چھوڑ کر خود آصف خان اور ایک جہت  
 ساتھ کہ ان سے نسبت غمیت کی نزوی رکھتے ہوں متوجہ اگرہ کے ہوں اور حفظ و حرست وہاں کی اپنے فتنے پیچھین بکرت عنایت  
 آئی سب سے پہلے پونچنے شاہزادہ پر ویز کے اگرہ میں ہم شاہزادہ خسرو کی حسب و سخا و دوستوں و مخلصوں کے تمام ہوئی اسواسطے  
 فرمایا مینے کہ فرزند نذکر روانہ ملازمت ہوں ۴۵ مرحوم کو پانچ شنبہ کے دن ساتھ ہمارے کی قلعہ لاہور میں آگیا میں دولت خواہوں نے  
 عرض کی کہ سعادت طرف اگرہ کے ان دونوں کو فی اہل صوبہ گجرات و دکن و بنگالہ زمین غل واقع ہو صلاح دولت کے قریب ہوگی یہ  
 صلاح پسند آئی اسواسطے کہ عرائض شاہ بیگ خان حاکم قندھار سے بعضے مقدمے معلوم ہوئے تھے کہ وہ اس بات پر دلالت  
 کرتے تھے کہ امرا سے قزلباشیہ سرحد کے واسطے فساد اوس جگہ کے باقی لشکر مرزا یوں کو کہ ہمیشہ سلسلہ فساد و نزاع کو جنبش  
 دیتے ہیں اور غریب خطوط واسطے لینے قندھار کے کھتے ہیں حرکت کر نیکی دل میں لاوین کہ سدا و اوقات حضرت ظل سبحانی عرش شہانی  
 سے اور مخالفت بے ہنگام شاہزادہ خسرو سے انکی داعیہ کو تیز لڑی ہوا اور قندھار پر حملہ کریں بحسب اتفاق جو کچھ خیال میں گذر تھا ظاہر  
 ہوا کہ حاکم ہرات اور سیستان اور باقی جاگیر دار اوس طرف کے حسین خان حاکم ہرات کے مددگار ہو کر قندھار کے لینے کو متوجہ ہو  
 لیکن شاہباش ہمت اور مردانگی پر ہشا بیگ خان کے کہ مردانہ ثابت قدم ہو کر قلعہ کو درست اور مضبوط کیا اور خود اوسکی چوڑی پر  
 ایسا بلند ہو کر بیٹھا کہ باہر والے اوسکو دیکھتے تھے اور جب تک وہ قلعہ گھرا رہا اس شاہ بیگ خان نے کہ نہ باندھی اور سرور باد ہنہ  
 مویں شمع و شہرت کیا کرتا اور روز اپنی فوج نظر موج کو دشمنوں کے مقابلے پر قلعہ سے باہر بھیجی کرتا اور مرزا نہ کوشش نہیں کرتا اور  
 لشکر قزلباش نے تین طرف سے قلعہ گیر تھا جب تک کہ یہ لاہور میں پونچھی تو ظاہر ہو گیا کہ اس قدر توقف ملے وہاں پر قریب حکومت  
 تھا اوسی وقت مینے ایک بڑی فوج مسوداری مرزا غازی اور ہراہ ایک جماعت کے منصب داروں اور مخلصوں کے مثل تمام بیگ  
 مخاطب بقراغانی اور پختہ بیگ مخاطب مسوداری غازی کے معین کیے اور مرزا غازی کو کہ افسر کل تھا پنہزاری منصب ذات اور  
 سے سرفراز کیا اور نقارہ دیا یہ مرزا غازی فرزند مرزا غازی ترخان کا پیر جو بادشاہ ملک ٹھٹھہ کا تھا کہ عبدالرحیم خان خانان کے ہاتھ

میرے باپ کے سلطنت میں وہ ملک فتح ہوا لیکن چونکہ غنیمت اور سبکی جاگیر میں نہ منصب پنجہزاری ذات اور سوار کا ادوسکو عنایت  
 ہوا تھا مقرر وزیر میں ہوا اور بعد اسکے وفات کے بھی مرزا غازی فرزند اس کے خدمت میں منصب پیرا پ کے سر فرزند ہوا باپ دادا  
 ان کے املا سلطان حسین مرزا باقر والی خراسان سے ہیں اور اہل میں سلسلہ املا پر مقہور ہے سے ہر غنیمت اپنے خواجہ حاکم کو بخشی  
 اس لشکر کا مقرر کیا اور تینا لیس ہزار روپیہ بطریق بدخشیہ قراخان کو اور چند ہزار نقدی بیگ اور قلع بیگ کو کہ ہمراہی مرزا غازی  
 کے تھے مرحمت کیے تاریخ اس خدشہ کا ہوا اور خود میں بارادہ میر کابل کے لاہور میں ٹھہرا اور انھیں دنوں میں منصب حکم فتح اتر  
 کا اصل و اضافہ سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا مقرر ہوا اور چونکہ شیخ حسین جامی سے سچی خوانین مجبور ہوئی تھیں اس  
 واسطے میں لاکھ دام کہ قریب تالیس ہزار روپیہ کے ہوئی بخت خرچ اون کے خانقاہ کے فقیروں کے سینے مقرر کیے پھر  
 بانیسویں تاریخ عبداللہ خان کو سر فرار کر کے منصب ڈھائی ہزاری ذات اور پانسو سواروں کا اصل و اضافہ مقرر کیا اور  
 دولاکھ روپیہ کیونکہ دیکر حکم فرمایا کہ انکو مدد دینا اور بتدیج اون کے ماہیا نون میں وضع کرتے جاوین اور پچھ ہزار روپیہ  
 قاسم بیگ خان داماد بادشاہ بیگ خان کو اور تین ہزار سید بادر خان کو عنایت کیے اور موضع کو بند وال میں کہ  
 کنارہ دور یا سے پیماہ کے واقع ہوا ایک ہندو تھا زمین نام لباس فقیری اور ہندگی میں کہ بہت بیوتوں ہندو مسلمان اس کے  
 حالات کے مرید اور معتقد تھے اور اس نے اپنی ولایت مشہور کر رکھی تھی کہ سب لوگ اسکو گرد گنتے تھے اور اطراف و جوار سے  
 لوگ اس کے مستعد ہو کر آتے تھے یہ دوکان اون کی تین چارشت سے گرم تھی اور میں بہت دنوں سے سوچا تھا کہ اسکی اوس جھوٹی  
 دوکان کو برطرف کروں یا بدلتی سے اسکو مسلمان کروں یا ان تک کہ جب اندونو خسرو نے اس راہ سے گذر کیا تو اس وک معمول  
 نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا اتفاق سے اس کے مقام پر جا کر خسرو مقیم ہوئے اسے باہر نکلا اور اس سے ملاقات کی اور اکثر باتیں اسکو کہیں  
 اور دوسلی پیشانی پر اوگلی سے زعفران کا نقشہ کھینچا اور اس حرکت کو شکون اس کے مقصود کا کیا جب میں اسکی یہ باتیں سنیں اور پہلے سے بھی  
 اسکی دہا بیت مجھ کو خوب معلوم تھی تو میں نے حکم اس کے حاضر کرنے کا دیا جب وہ بکڑا آیا تو اسکا گھر بار اور تعلقات تمام تھے خان کو سینے  
 سے دیا اور اس کے اسباب کو ضبط کر کے فرمایا کہ اسکو واسطے سیاست کے قتل کرین اور دشمن اور کہ نام او کا راجہ اور انبیا اور  
 دولت خان خواجہ سرائی حمایت سے ظلم و تعدی میں زندگانی کرتے تھے اور جب تک خسرو لاہور پر قابض رہا اور انھوں نے خوب  
 دست اندازی کی اس واسطے میں نے فرمایا کہ راجہ کو سولی دیں اور انبا کہ جمیع والا مشہور تھا اس سے جہان لین غرض کہ ایک لاکھ  
 ہندو ہزار روپیہ اس سے وصول ہوئے لیکن میں نے حکم دیا کہ ان روپیوں کو مسافر خانوں اور غیر قانون میں صرف کرین اور حداد خان  
 منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور کشا ہزارہ پرویز نے کمال شہتیاقت سے راہ دراز قطع کر کے موضع درسا  
 میں کہ جھڑی تھی اپنے آنے سے مجھ کو خوش کیا ہمراہ کو اور تیسویں تاریخ بعد گزرنے دوہرا زمین بکھڑے دن کے مجھے ملا میں نے نہایت  
 مہربانی سے اسکو بغل میں لیکر پیشانی پر بوسہ دیا اور خسرو سے کہ یہ قصور ہوا تھا تو میں نے دل میں قرار کیا تھا کہ جب تک اسکو  
 گرفتار نہ کروں کہیں توقف نہ کروں گا اور احتمال تھا کہ طرف ہندوستان کے کوئے تو ایسے وقت میں خالی رکھنا اگر سے کا کہ ادراغ  
 اور مقام گہکات اور خزانہ کا بکر صلاح ملک دار یعنی دور ہوا اس واسطے جب میں اگر سے خسرو کے پیچھے روانہ ہوا تو میں نے پدیز  
 کو لکھا کہ تمھارے اخلاص و خدمت کا یہ حاصل ہوا کہ خسرو دولت سے دوز ہوا اور سعادت و اقبال نے تمھاری طرف موند  
 کیا میں بطریق الینار اس کے پیچھے جانا ہوں اس وقت میں مہمرا نا کو بہتقتضائے وقت اور صلاح دولت کے فیصل کر کے اپنے آپکو  
 جلد اگر سے میں پونہا دکھت و خزانہ تمھارے سپرد کرتا ہوں اور تمکو اللہ حافظ و ناصر کے لیکن پہلے پہلے جو بچنے میرے اس فرمان







اور سو مو تن کا پر بزرگوں کا اور بیک نظر کا منصب تین ہزاری ذات اور پانسو سوار مع حمل و اضافہ مقرر کیا اور پانچ ہزار و پچیس ہزار راجہ  
مجموعی کو محنت ہوئے اور تازے حالات سے کہ ان وفوں میں ظاہر ہوئے پورا جانا خط مرزا غریب کو کہ کچھ کہ راجہ  
علینان حاکم خانہ گیس کو لکھا تھا اور میں پہلے جانتا تھا کہ شاید مرزا اس مرزا کا واسطے موافقت نہ کرے کہ ہو کہ سبب اس کے داماد  
ہونے کے بجائے شہریت رکھتا ہو گا اس سحر سے ثابت ہوا کہ وہ اپنے اصل نفاق کو کسی حال میں نہیں چھوڑتا اور اسکی یہ عداوت  
میرے باپ سے بھی تھی خواہ کہ اس نے یہ خط شتمی اور بدخواہی اور عداوت کے کہ کوئی دشمن ویسا نہ لکھے گا سابق راجہ علینان کو  
لکھا تھا کہ میرے والد کی سلطنت میں زندہ اندازی کرے حالانکہ ویسا کوئی بادشاہ و زبش اور قدردان ہو گا کہ راجہ گیس سے  
اس مرزا عزیز کو اسکی وفا کی رعایت سے پرورش کیا اور زور و عنایت رکھا اور اس قدر بڑھایا کہ اپنے برابر دون میں زیادہ ہوا اور  
یہ خط بدچوین و مریمان سبب و مال راجہ علینان کے خواجہ ابو الحسن کے ہاتھ لگا اور اس نے لاکھ بیکو دکھلایا اسکو دیکھ کر میرے  
بدن پر غصے سے بال کھڑے ہوئے اگر خیال اسکی مان کا مانع نہ ہوتا تو لائق تھا کہ اسکو اپنے ہاتھ سے سزا دوں لیکن میں نے  
اسکو بولا اور وہ خط اسکو دیا کہ پکار لوگوں میں پڑھے اور بیکو گمان تھا کہ وہ اسکو دیکھا رہے خوف کے مر جائے گا لیکن اس نے  
بے شرمی اور بے نیابتی سے ایسا پڑھا کہ گویا اسکا لکھا ہوا نہیں بڑا اور غیر کا خط میرے حکم سے پڑھتا ہو حاضران مجلس کو میرے  
والد کے کوکر تھے اس خط کو دیکھ کر اسکو اسکا گنت کرنے لگے پھر میں اس سے پوچھا کہ قطع نظر ان برائیوں سے کہ تو نے  
اپنے ذہن ناقص میں مجھے کین میرے والد بزرگوار سے کہ بیکو ناک سے اور تھا کہ سب میں سر بلند اور ممتاز کیا کہ تجھ سبب شک کر  
تھے کیا بڑی دیکھی تھی کہ اس کے دشمنوں اور مخالفوں سے ایسی تحریکی اور خود شک حراون میں داخل ہوا لیکن آدمی اپنی طبیعت  
لاچار ہو کر جب تو اس میں منافق تھا تو سو ایسے کاموں کے تجھے کیا ظاہر ہو جو بڑی کہ تو نے مجھے کی تھی میں نے اسکو معاف  
کر کے کچھ بیکو میرے اگلے منصب پر سرفراز کیا اور بیکو یہ گمان تھا کہ تیرا نفاق شاید خاص میرے ساتھ ہو گا اب کہ معلوم ہوا کہ تو  
اپنے مرئی اور قدردان سے بھی بدخواہی میں باز نہ آیا تو بیکو میرے دین و آئین پر حوالے کرتا ہوں لیکن وہ اس روسیاسی کے ہوا  
کیا بیکو اس پر میرے حکم دیا کہ اسکی جاگیر اور بیکو بدل دین اگرچہ یہ اسکی خطا لائق عفو نہ تھی مگر میں نے ہمتا نا بعضی باتوں کے اس سے  
درگزر کیا پھر بیکو میں تاریخ نکشید کو مغل پر وزیر کی شادی کی شاہزادہ مراد کی دختر سے آکر ستم ہوئی اور میری وادی کے  
گھر میں دسکا کھاج ہوا اور سامان شہن خوشی پر وزیر کے گھر میں مرتب ہوا جو او مجلس میں حاضر ہوا طرح طرح کی منائون کے سرفراز  
ہوا تو ہزار روپیہ شریف ملی کو مع اس سر داروں کے حوالے ہوئے کہ محتاج اور فقرا کو تقسیم کریں اور اگر جب کو نکشید کے دن  
میں واسطہ شکار و شہر کے چھاک اور زندہ کے شہر سے کلکرا ملاس کے بلغ میں پھر اور چار دن و بان رہا پھر چار شنبہ پور  
تاریخ کو وزن شہر پر وزیر کا ہوا اسکو بارہ دفعہ قسامر غلات اور باقی انجاس میں تو لاہر بار دسکا وزن و وزن اور اٹھارہ سیر  
کا ہوا پچھینے وہ سب مالی خیر و ان کو دلوادیا اور اس دن منصب شجاعت خان کا ڈیڑھ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا اصل  
و اضافہ سے مقرر ہوا اور بعد اسکے جب مرزا غازی مع لشکر روانہ ہو تو میرے خیال میں کیا کہ اور لشکر بھیجے سے اسکی مدد کو روانہ کرنا  
چاہیے اس واسطے جاہد خان تو بیکو کو سات منصب ڈیڑھ ہزاری اور آٹھ سو سواروں کے اصل و اضافہ سے ممتاز کر کے بیکو  
سواروں کے کہ قریب تین ہزار کے تھے ہر داری شاہد بیک اور محمد امین کے روانہ کیا اور دو لاکھ و پچیس و خرچ اس جماعت کو  
دیئے اور ہزار ہزار بھی ان کے ساتھ کیے اور صفحان کو حفاظت خسرو اور ہندو بہت لاہور پر چھوڑا اور میرا راجہ محنت  
یہاں بھی بیکو سے محروم ہو کر شہر میں رہا اور بیکو راق سموی کہ صوبہ کرنا سے جسے طلب کیا تھا بیکو کی خاموشی سے سرفراز ہوا اور میں نے



اوسکو کہا کہ اتفاق ابواسم کے بچا ہوا اس خدمت کا کیا کرے اور وہ افاق تو اعلیٰ پہنچے والد کے میں بھی کام کیا کرتا ہوں کہ بڑے  
 بڑے کاموں پر وہ شخص مقرر رکھتا ہوں کہ ملکر کام کریں اور یہ بوسطے اوکلی بے اعتمادی کے ہی بلکہ اس خیال سے کہ اگر ایک  
 کو کوئی مانع اور مرض پیش آوے تو دوسرا اسکی جگہ کام کرے اور حاجت بندگان انہی کی بندہ رہے اور زمین و نون میں سینے  
 سنا کر دسہرے کے دن عبداللہ خان نے کاپلی سے کہ اوکلی جاگیر میں پریڈر یا باغار بند لیکھنڈ میں جا کر بنو رہا بکری رام خدیو پر  
 فندہ کو اکر مد توں سے اور جنگل میں نقدہ انگیزی کرتا تھا پڑ کر کاپلی میں لے آیا میں نے عرض میں اسنے اس عمدہ خدمت کے نشان  
 افسوس میں ہزار سی ذات اور دو ہزار سوار اکر اوسکو عنایت فرمایا اور چونکہ مدوب بہار کی عرصیوں میں مجھ کو ظاہر ہوا کہ جہانگیر علی خان نے  
 سنا کر ام سے کہ وہ ان کا بڑا زمیندار ہی اور چار ہزار سوار و پیادہ پیشہ رکھتا ہے باطن ارضیں کو اسی اور مخالفت کے زمین نامہوار میں  
 وائی کی اور فتنہ خود بخوبی جنگ کر کے سنا کر ام کو ہندوؤں سے مارا اور اوس کے بہت لوگوں کو ہلاک کر کے باقیوں کو بگاڑا  
 تو بسبب ایسے بڑے کام کے کہ جہانگیر علی خان سے بنا تھا میں نے اوسکا منصب ساڑھے چار ہزار ذات اور ساڑھے تین ہزار  
 سوار کا مقر فرمایا پھر میں تین مہینے چھ دن شکار میں مشغول رہا اور پانسو اکاسی جانور ہندوؤں سے جیتے اور قریض یعنی کیسے شکار  
 کیے اور ان سب میں ایک سو اٹھاون جانور خود سینے ہندوؤں سے مارے تھے اور دو ہزار قریض ہوا ایک بار چھٹا تک میں کہ یکایت ہمارا  
 تھیں ایک سو پچیس جانور مارے اور دوسری بار تندر میں ایک سو دس شکار جو سے اور قسام اون جانوروں کے کہ شکار ہوئے یہ  
 جن کی ہندھا پانیسی ایک سو اسی اور ہاڑی بکرے اوتیس اور گور خرا و نیل گاؤں و نہروں وغیرہ میں سو اٹھالیس اور چار غنہ کے دن  
 سو کو تین شوال کو پنجہ و خوبی شکار سے لوٹ آیا اور ڈیڑھ ہر ہر دن چھ لاکھ لاکھ و تین ہر ہر بات ہو کہ اس شکار میں قریب  
 مہینے چنڈا کے مالی میں سے ایک کالے ہرن کے شکر میں ہندوؤں ماری اسنے کوئی لکھا لکھا ایسا آواز کیا کہ حالت سستی میں ہوتا کہ  
 ہمارا پرانے شکار یوں نے مجھے بقم کہما کہ میں نے کیا نہ سنا کہ ہرن ایسا آواز دھواستی کے نکالے اور ہاڑی بکرے کا گوشت  
 میں نے سب جانوروں میں لذیذ زیادہ پایا باد جو دیگر مچڑا اوسکا ایسا بدبو ہو کر گھنے سے بھی اوسکی بو نہیں جاتی لیکن گوشت میں  
 مطلق بو نہیں ہوتی اور میں نے ایک بڑے ہاڑی بکرے کو کھڑا تھا تلوایا دو تین چوبیس میں کا ہوا کہ ولایت کے حساب سے ایک  
 مرن میں یہ جو تا ہوا اور اسیلج ایک ہاڑی بکرے نے کوٹکوا یا دو تین میں یہ کہ بڑی کا ہوا کہ ولایت گتہ سیر ہو تھامے اور ایک  
 بڑا گور خروں سو اسیر کا ہوا میں نے پرانے شکار یوں سے سنا ہے کہ ہاڑی بکرے کے سینک میں یہ بوقت ایک کیڑا پیدا ہوتا کہ بسبب  
 اوسکی خارش گتے وہ اور دن سے اٹھتا ہوتا ہوا اور کوئی اور نہ نہیں ملتا تو درخت یا پتھر سے گتوں مارتا ہوا کہ وہ خارش کہ موجب  
 سینے تلاش کیا تو وہ کہنا ایک ماہ کے سینک میں ملا حالانکہ ماہ نہیں لڑتی معلوم ہوا کہ اس بات کی گتہ اصل تھی اور کہ شر کا گوشت  
 اگرچہ حلال ہے اور اکثر لوگ غربت سے کھاتے ہیں لیکن مجھے کسی طرح پسند نہیں آتا اور جو اسے مادوب اور نہ بد دلیپ اور دسیر  
 باہر لائی شکر کے قبل اس سے فرمان صادر ہوئے تھے ان دنوں خبر آئی کہ راجہ خان بہادر خان اور عبدالرحمان باہر لکھنڈ اور  
 شکار ارض الملک نے ہمارا اور منصب داروں کے دلیپ کی تجا طرات ناگواریں کہ قریب امیر کے یہو سنکر لکھنڈ الینا و ہاں پونچھ  
 اور جب اوسکی خبر اور اسنے راستہ جھانگے کانیلا الاچار لڑائی پرستند ہوا تھوڑی دیر میں فوج شاہی شکرست کھا کر جہانگیر میں کس کا اور بیت  
 چلری سے لے گئے اور علی خان کو بلوچڑ چلے گئے بھال رعایت اور توجہ اپنے باپ کے منصب اوسکا توجہ رکھا اور کاپلی میں جاگیر عنایت  
 کی ادا ہوا بعد عقیدہ میں خالدہ قطب الدین خان کو کالے کہ کجا بھرے والدہ حقیقی سے بھی اور کمال ہر مائی بھی پور شکرست کیا تھا کہ فانی سے  
 طرک ملک جادو فانی کے سفر کیا تھوڑی دور خود سینے اوکلی لاش کو کاندھا دیا اور کئی دن کھانا نہ کھایا اور نہ غربت کچھ بے کی جگہ اسے ہوئی

## ذکر حسن و سرے نوروز کا جلوس مبارک سے

چهارشنبہ کے دن بادیسوین تاریخ ویدعہ سے سنا ایک ہزار پندرہ مین سارے مین مگڑی دن چڑھے آفتاب اپنے خانہ کشت مین آیا اہلکاروں نے دولتی نے کو بطریق مقرر اسکی اور جشن عظیم واقع ہوا ایک ساعت مین میں تہ پر ٹیجا نوکران اور ہزاروں اپنی عنایتوں سے سر بلند کیا اور صحنہ دنون خبر آئی کہ جو لشکر ہزار ہزار غازی و لہر مزارچانی کے ملک شاہ بیگ خان کو تہہ ہا کی طرف گیا تھا شوال کی بارہویں تاریخ وہاں پونچھا اور لشکر قزلباش نے جب خبر آئے اس لشکر کی سہی تو بعد ہونے مسافت ایک منزل کے گھر آکر پہلے گئے اور وہاں سے بلند تک کہ وہاں سے ساتھ کوں تھا پھر گزرا کیا بعد اسکے چلوں ظاہر ہوا کہ بعد وفات میرے والد کے حاکم قزاقہ اوبانی سرداروں نے اس طرف کے یہ خیال کیا کہ اس زلزل مین قندھار باسانی ہاتھ آ جائیگا تو بلا مکر شاہ عباس کی جمعیت جمع کیوے کے اور حاکم سیستان کو متفق کر کے حسین خان حاکم ہرات کو پیغام بھیجا کہ اونکی ملک کر سے حب اسے کچھ نوج مدد کو روانہ کی تو سب نے باہر ہو کر قندھار کو محاصرہ کیا وہاں کے حاکم شاہ بیگ خان نے سوچا کہ اگر مین باہر نکلا تو دن اور شایہ شکست ہو جائے تو پھر سچا قندھار کا دشوار ہو گا اس واسطے قلعہ مضبوط کر کے اندر بیٹھا اور قاصد تہہ چلنے والے میری طرف روانہ کیے اتفاق سے جب مین سرور قعاقب مین آکر سے آکر لاہور مین بقیم تھا اون قاصدوں نے آکر مجھ کو مطلع کیا مینے یہ خبر سنا کہ لاہولت ایک تہہ لشکر تہہ احوال اور منصبیہ لوں کے مزار غازی کے ساتھ اودھر روانہ کیا لیکن ہنوز وہاں نہ پہنچا تھا کہ شاہ عباس نے سنا کہ حاکم قزاقہ نے ہمارے منصوبہ ہا کی طرف وہاں کے قصد لینے قندھار کا کیا او سنے یہ بات سنا کر ناپسند کی اور واسطے ناکیدہ کے لینے ایکے صاحب بن بیگ اسماعیل کو مع فریان اون لوگوں کی طرف بھیجا کہ قندھار سے لوٹ آویں اور اپنے مقاموں مین بچیں کہ موافقت اور محبت ہمارے خاندان کی جہاں کہ روئادہ کے ہزاروں کے قریبی جو مبادا اس نسبت مین فیصل واقع ہو لیکن حسن بیگ نے ہنوز وہ فریان اون کے پاس نہ پونچھا تھا کہ وہ لوگ خوف سے اس لشکر کے پریشان ہو کر بھاگ گئے اور حسن بیگ نے اون لوگوں کو ملامت کر کے متوجہ میری ملازمت کا ہوا اور لاہور مین خدمت سے شرف اندوز ہو کر میرے مجھے کہما کہ ان بدعاشوں نے جو قندھار کو محاصرہ کیا یہ امر ملا مرضی شاہ عباس کے ظاہر ہوا جو مبادا آپ کی خاطر مبارک مین اسوج سے کچھ ملال ہو غرض حب میرا یہ لشکر قندھار مین پہنچا تو وہاں کے قلعہ کو سردار خان کے سپرد کیا اور شاہ بیگ خان ہمارا اس لشکر ملک کے روانہ درگاہ عالی ہوا اور ستائیسویں فریقہ کو عبداللہ خان نے رام چند بوندلیہ کو مقید ملا خطے مین لے لانا مینے اس کو کوچیوڑایا اور غلعت پہنوا کہ راجہ باسو کے حوالے کیا کہ اس کے اور اس کے ہمارے مین کی ضمانت لیکر جائے دے جو کچھ مینے او سپر جم کہ کسیکے خیال مین تھا اور اٹھا و سکو اسکا گمان ہوا تھا اور دوسرے دن ویرج مین فرزند خرم کو مینے طوعان اور طوع اور نشان و نقارہ عنایت کر کے منصب آٹھ ہزاری ذات او پانچ ہزار سوار کا دیا اور غریبا کہ او کو مایہ ویرج سے اور اوسویں دن پیرخان و لہر دھان لودھی کو کہ خاندان سے ہمراہ اہل و عیال و انیال کے آیا تھا خطاب مملکت خانی کو دیکر منصب مین ہزاری ذات اور دھو ہزار سوار سے متا کر گیا اور نشان و نقارہ دیکر مرتبہ اسکا سات خطاب فرزند ہی کے اور دن سے بلند کیا باپ اور چچا اس صلابت خان کے قوم لودھی مین نہایت مقرر اور متمتع تھے چنانچہ دولت خان سابق مین کچھ صلابت خان کا تھا حب ابزاہر شاہ بن سکندر نے اپنے چچا کے امیروں کے ساتھ بدسلوکی شروع کی او تھوڑے تصور پر بہت لوگوں کو مارنے لگا دولت خان کے اگے وکیل طرف سے انکے کڑے اپنے چچے نے بیٹے لاہور خان کو باہر شاہ کے پاس کابل مین روانہ کیا اور واسطے لینے ہندستان کے پیغام دیا چچا کو حضرت باہر شاہ کو خود یہ خیال تھا بلا توقف اودھر روانہ ہوئے جب لاہور مین رونق افروز ہوئے تو یہ دولت خان بھی مس اپنی قواج اور لواحق کے وہاں خدمت مین مشغول ہوا اور نوزم ہنگی کے اچھے طرح کیا لایا چچا کو شخص پانچ ایک باطن اور ہا مین آراستہ تھا باہر شاہ

اوس سے بہت خوش ہوئے اور اکثر اوسے باپ مکمل آئین فرمایا کرتے اور حکومت پنجاب بدستور دوسکو دیکر وہاں کے سب جاگیردارین کو اسکی امتیازت کا حکم دیا اور خود بدولت دلا اور خان کو ہمراہ لیکر کابل کو لوٹ گئے دوسری جانب بزم تسخیر ہندوستان پنجاب میں آئے تو پھر دولت خان بونفاداری خدمت میں حاضر ہوا اور بعد چند روز کے اوسکی وفات ہوئی دلاور خان اوسکی جگہ پنجاب خاندان کے ممتاز ہوا اور ہمراہ بابر شاہ کے ہمراہ سیم کوہی کی لڑائی میں حاضر ہوا اور سبط حضرت ہمایوں شام کی بھی خدمت میں نیک خواہ اور وفادار ہوا تھا مگر کچھ عرصہ میں لوٹے وقت حضرت ہمایوں کے بنگال سے شیرخان افغان کے ساتھ مروانہ لڑائی کی لیکر اوس لڑائی میں شیرخان کے یہاں پر گیا مگر چہرے شیرخان اوسکو اپنا نوکر کرنا ہا لیکن اوسنے نوکری اوسکی قبول نہ کی اور جواب دیا کہ تیرے بزرگ ہمیشہ میرے بزرگوں کے نوکر رہے ہیں میں ہرگز تیرا نوکر نہ ہو کر نہ ہو گا شیرخان نے غصہ ہو کر اوسکو دیوار میں چڑھا دیا اور عمرخان بھی زانو بھائی دلاور خان کا سلیطہ کے عہد دولت میں بڑا سردار ہوا جو بعد فوت سلیم شاہ بن شیرخان کے اور کابل جانے فیروز خان کے کہ اوسکا لڑکا تھا محمد خان کے ہاتھ سے یہ عمرخان سچائی برادری کے محمد خان کی طرف سے خوفناک ہو کر گجرات کی طرف چلا گیا اور وہاں عمرخان نے وفات پائی اور کاشیا بدولت خان کہ جو ان شجاع خواجہ بدولت تھا میری عبدالحمید ولد میر خان کے کہ میرے باپ کے عہد میں خانخانا ہوا اختیار کی اور خوب خوب کامیاب خانخانا اوسکو برابر پرستے بھائی جتنی حقیقی کے جانتا تھا بلکہ ہزار بار سبک بھائی سے زیادہ دیکھتا تھا اکثر فقیر کے وہاں خانخانا کی ہوتیں اوسکی مرادگی اور شجاعت سے تھیں جب میرے والد احمد نے ولایت خاندیس اور قلعہ آسیر کو فتح کیا تو شاہزادہ دانیال کو آکر ملک اور باقی شہروں پر کدھنی سرداروں سے لیے تھے چھوڑ کر خود بدولت طرف دارا خاں آگرہ کے لوٹے دانیال نے وہاں تھی کو کشت خانخانا سے جدا کر کے اپنے پاس رکھا اور تمام کام اپنی سرکار کے اوسکے حوالے کیے اور کمال عنایت اور مہربانی ظاہر کی یہاں تک کہ دولت خان اوسی کی خدمت میں راہی ملک عدم ہوا اوسکے دو بیٹے رہتے محمد خان اور پیر خان محمد خان بڑا بھائی تھا بدولت خان بعد باپ کے مر گیا اور دانیال نے بھی سبب کثرت شراب خواری کے انتقال کیا سینے بعد جلوس کے اس پیر خان کو حضور میں طلب کیا اور اوسکی لیاقت اور حسن خدمت دیکھ کر مرتبہ نوکر پرستہ فرما کیا آج میرے یہاں اوس سے کوئی زائد معتبر نہیں رہے ہے گنہ گروں کے کہ کسی سفارش سے میں نہیں معاف کرتا اوسکی سعی اور التماس سے بخشدیتا ہوں شک جہاں مروانہ لائق اعتبار رکھو اور جو کچھ اوسکی ترقی کی چیز ہو اور دوسری رعایتیں بھی اوس سے کی جائیں گی جو ممکن ہو کر آد لایت ماوراء النہر کا منظور ہو کہ وہ ملک و فی میرے بندگوں کا جو چاہتا ہوں کہ ہندوستان کو مسعودان اور شہر پروں سے خالی کر کے اور کسی اپنے فرزند کو یہاں چھوڑ کر خود مع شکریہ اور ہتھیوں کے بہت خزانے لیکر اوس طرف توجہ کروں اس خیال سے پرویز کو رانا کی طرف روانہ کر کے خود ارادہ و کن کا کھتا تھا کہ یہ معاملہ خسرو کا پیش آ یا اور ضرور ہوا کہ اوسکا بھیج کر کے اوسکے فتنے کو دفع کروں اس لیے واسطے پرویز کے کام میں خوب صورت نہ کی ہوئی اور نظر مصلحت وقت کے رانا کو مصلحت دیکر اوسکے ایک فرزند کے ہمراہ میری خدمت میں حاضر ہوا اور اگر لاجور میں لاجب میں خسرو کے فساد کاغ ہو اور لشکر خراباں کو کہ خدا کا گھر ہے تھے شکست دی تو میرے ولین آکا میرے لشکر کابل کا کر کے کہ مش وطن مالوں کے ہی بند ہوں کی طرح معاونت کروں اور آزادی ولی میں لاؤں اس واسطے ساتوین تاریخ دیچھو لہا اور سے نکلک باغ دل میں کہ کیا دیکھا لوئی کے پر سینے منزل کی اور چاروں وہاں ہا کیشید کو اوٹیسوین فردوسی کے کہ دن شرف آفتاب کا تھا اوس طرح میں خوشی کی اور بعضے کو ان کو ترقی منصب اور ارضانے سے سرفراز کیا دس ہزار روپیہ سن گیا کابل ایران کو عنایت کیے کچھ خان اور میران صدر جہاں اور میر شریف آملی کو لاجور میں چھوڑ کر حکم دیا کہ متفق ہو کر یہاں کابل کا میرا کرین دوشنبہ کو باغ سے کوچ کر کے موضع ہرہ میں کاساچ تین کوں شہر سے جو مقام کیا اور شنبہ کو جہاں گویہ میں رہا اور یہ میری شکار گاہ ہو وہاں ایک میرے حکم سے ایک مناد و مسرتج

نام بہرن کی قبر پر بنا جو وہ پلے ہوئے بہرن کی لڑائی اندنگی بہرن کے کشاکش میں بے نظیر تھا اور اس منار سے برلاسمین  
 کشمیری نے کہ اوستا دشمنوں کو بھگایا کہ اس میدان میں ایک بہرن حضرت جہانگیر شاہ غازی نے پڑا تھا  
 ایک مینے میں جب اوسکی دشت دور ہوئی تو وہ سب بادشاہی بہرن کا سردار ہوا پھر بے سبب مسرت  
 بہرن کے حکم و پاکہ کی اس شکل کے بہرن کو نہ ماسے اور انکا گوشت ہندو مسلمان پرمانند گوشت کھائے اور سور کے بڑا اور اوسکی  
 قریبے پتھر کہ بہرن کی شکل پر پڑا اور سپہ لگایا اور سکندرمیں کو کہ وہاں جاگیر اور تھا حکم دیا کہ جہانگیر میں ایک عمدہ قلعہ بنائے پھر  
 جمعرات کو چودہ جون تاریخ موضع چندالہ میں مقام ہوا اور وہاں سے شنبہ کو سو گویں آتا رہ ایک منزل درمیان حافظ آباد میں  
 ہاتھام تیر قوم الدین وہاں کے گوری مقرر ہوئے تھے مقام کیا پھر بعد کوچ کے دریائے چناب پر چوٹے اوپل ہندو دیا  
 سے پادوٹر کے حوالے پر گئے مگر تین اوترا ب میرے والد کشمیر کو جانتے تھے تو میان ایک قلعہ بنوایا تھا اور کچھ دن کی جماعت کو چو  
 وہاں فساد پر کرتے تھے لاکڑاوسین بسایا گجرون کے رہنے سے ابجا کہ گجرات کتے تھیں اور اس پر گندہ کو اور پرنکون سے جلد کر دیا تھا تو  
 گجور لوگوں کی کہ کتے تھیں اکثر اوقات بسری اور کئی دودھ دیا ہی پر جمیو کو خواصچ زمین پانچ کوس اور کجرات سے مقام کیا اوسکو خواص  
 نے جو شیر شاہ افغان کا غلام تھا آباد کیا اور وہاں سے دو منزل درمیان رسا بھٹ پر پہنچا وہاں رات کو سفدر بخت ہوا اور پانی  
 کیا ٹریکری عمر دلوں نے ویسا بیان کیا پھر نرسے برابر اولے پڑے اور ہوا پانی شدت سے لٹ لٹ گیا میں بگیت کے ساتھ  
 کشمیری پڑا و تر گیا اور پھل بندھوا کر تمام لشکر کو اتر دیا اس بھٹ دریا کا سر ایک شہر پر گزشتہ میں تریاک نام کہ ہندی بہن سانپ کو  
 کتے بہن شاید وہاں تگے کوئی بڑا سانپ ہو گا میں اپنے والد کے ساتھ وہاں دو بار گیا ہوں شہر سے میں کوس شت پہلو کل ایک  
 حوض بہت در بخت ہوا کہ فقیر دن کے چلے اوسکے اطراف میں اور غار عابدوں کے بنے ہوئے بہن پانی اوسمیں بہت گہرا ہوا و صاف  
 اسقدر کہ اگر نہ نشانی صاف ڈالو تو میں تک جاتے دیکھتا ہوا و پھل اوسمیں بہت تیرنے اوسکا گھرانو پایا و پڑے قد آدم تھا پھر بے بدلہ اس  
 حکم کیا کہ سنگ مرمر سے اوس حوض کو بنا کر ایک عمدہ باغ اوسکے چاروں طرف لگا وین اور نہر اوس پانی کی ہر دو ٹپس اور کناٹ میں  
 ڈالیں وہ ایسا عمدہ مکان بنا کہ دور دور کے لوگ ویسا بیان تھیں کہ تے جب پانی اوسکا پھلو میں کشمیر سے دو کوس پر پہنچتا ہے تو پھل  
 جاتا ہے اور تمام عرفان دہا کی اوس سے پیدا ہوتی ہے معلوم نہیں کہ اوسکے میں وقتی ہوتی ہو ہر سال پان سو میں ہندوستانی قول سے  
 کہ چار ہزار سن ولایتی ہوا حاصل عرفان کا بہر میں اپنے والد کے ہمراہ عرفان کی بہار میں وہاں گیا ہوں سب دخت پھولوں کے اول  
 شاخ و برگ لائے میں پھر پھول پر غلام زعفران کے کب زمین سے چاگشت اسکا دخت نکلا تو پھول سوخی رنگ پھل پھر پھل پھر  
 لگتا ہے اور اوسمیں رنجی ترشی کر مہلح ہوتے بہن اور عرفان ہی ہو کہیں ایک کوس کہیں دھکے کوس تختہ زعفران کا ہر دور سے بہت  
 خوشما ہوتا ہے اور چٹنے وقت کو تیری سے میرے لوگوں کو در دسر میدا ہوا جو دیکھو کہ حادثہ نشہ کی تھی پھر بھی در دسر میدا کہ کشمیر میں  
 کہ میں صفت تھے سینے پوچھا تھا حال پھول چٹنے سے کیا ہوتا ہے اور انھوں نے ظاہر کیا کہ ہم کبھی در دسر کو نہیں جانتے اور پانی  
 اس شہر تریاک کا کشمیری بھٹ کہتے ہیں اور نالوں کے پانی سے ملکر دریا ہو جاتا ہے اور شہر کے بچے سے بہت خواہی پانی کو  
 بسبب کہ لاو خراب ہونے کو کوئی نہیں بتاتا کہ کشمیر شہر نام تالاب کا کشمیر کے پاس پہنچتے ہیں پھر اوس بھٹ کا پانی اس  
 تالاب میں آتا کہ بارہ سولہ اور پکی اور وغور کی راہ سے پنجاب کو جاتا ہے کشمیر میں نہر میں اور چٹے بہن ہر گز میں اچھا پانی دھلا کر  
 کشمیر الدین پور میں بھٹ سے مل گیا اور کشمیر کی نامی گجوں میں سے ہو کہ وہاں بھٹ کے کنارے سوچنا عمدہ برابر سبب وار  
 سببہ زار میں کھڑے ہیں وہاں بسبب سببہ اور گلوں کے فرش بچا نے کو دل نہیں ہوتا وہ گمانو حضرت سلطان

بہرن

بہرن

مرین العابدین کا بسایا ہوا ہرگز وہ بادل برس کشیر کا حاکم رہا تھا وہ ان کے لوگ اس کو بدوشاہ کلان کہتے تھے اور بت کرستی میں  
 بیان کرتے ہیں اس کے باغ اور مکان میں رہتا ہوا ہر بت میں نجد اور اسکے ایک عمارت اسے اور نام تالاب میں بنوائی ہو اور طول و عرض  
 اس تالاب کا تین کوس سے زیادہ و جزیر لنگام کہتے تھے اس کے بنوانے میں بہت محنت کی ہو پانی اس شبیہ کا بہت گہرا تھا اول کی ہر  
 کشیدار تھوڑی سی ہوئی اس عمارت کی تمام پر ڈوبائی تھیں جب ایک کراڑا زمین کا سو دروگو کا کھلا پھر وہ ان مکان اور عبادت خانہ بنوایا  
 اکثر کشتی میں سوار ہو کر وہ وہاں جاتا اور عبادت گاہی میں مشغول رہتا کہتے ہیں کہ اسے وہاں بہت چلے گئے ہیں ایک دن اس کا ایک  
 مالائق بیٹا وہاں تلوار کا لگا لگا دس کمار گئے کیا لیکن باپ کو دیکھ کر گریا اور بہت کھا کر کوٹ آیا بادشاہ جب عبادت خانے سے فارغ ہو کر  
 لنگام تو پھر اسی بیٹے کے ساتھ کشتی پر شکار شہر کو چلا راہ میں بیٹے سے کہا میں عبادت خانے میں تسبیح پھول نکا ہوں تو جا کر آج وہ  
 ڈنگی میں وہاں گیا تو باپ کو واسطی طرح عبادت خانے میں بیٹھا دیکھا شہزادہ ہو کر باپ کے قدموں پر اگر اس طرح لوگ اس کی بہت  
 کراستیں کہتے ہیں اور کوٹن کا لکاب کا بھی خوب آتا تھا جب اسے لڑکوں کی جلدی ریاست پر دیکھی تو اس نے کہا مجھ پر ترک ماکوست کیا بلکہ  
 ترک ماکوست بھی بہت آسان ہے لیکن میرے بعد سے کچھ نمونے لگا اور تمہاری سلطنت فرمیں گی کہ جلدی اپنی اس بنیتی کا شہر پاؤ گے یہ لکھ کر  
 کھانا پینا چھوڑ دیا اور چالیس دن اسی حال میں نشو و نما اور فقیروں کے ساتھ عبادت کرتا رہا چالیس دن روز ترک حیات کر کے رحمت  
 الہی میں تمام کیا اس کے تین لڑکے تھے آدم خان اور حاجی خان اور بہرام خان آپس میں لڑ کر سب غلاب ہو گئے اور حکومت کشمیر میں قوم  
 چکوں میں کہ اس ملک کے ادنیٰ سپاہی تھے آئی اس قوم کے تین حاکموں نے تالاب اول میں نیرین العابدین کے مکان کے تینوں  
 طرف حکامات بنوائے اپنے اپنے عہد میں لیکن کوئی اور کا سامنا خزان اور بہار کشمیر کی دونوں لائق دیکھنے کے ہی سینے خزان کا  
 موسم دیکھا کرتے ہوئے سے زیادہ ہتر دیکھا امیدوار ہوں کہ عنایت الہی سے محصل بہا بھی دیکھوں پھر وہو شنبہ غرہ محرم کو کوئی اور  
 بھٹ سے کوچ کر کے ایک روز درمیان تلوار ہتاس میں پہنچا یہ قلعہ شیر خان افغان نے کمال مضبوط بنایا جو چھوڑ دیا بلکہ قوم  
 کنگروں کے ملک سے قریب تھی اور وہ لوگ کوٹ مار کرتے تھے سو اوٹے ڈرلے اور سر کوئی کو وہ قلعہ بنوانا شروع کیا تو اسانا بنا تھا کہ  
 خیر خان مرگیا اور اس کے فرزند سلیم خان نے تمام کیا مہر دروازہ قلعہ پر پتھر میں اس کا رخ کھدوا دیا جو کہ دروس لاکھ داماد میں بت ہو ہیں  
 کہ بسا بہ ہندوستان چالیس لاکھ چیس ہزار روپے ہوئے اور ایران کے سائب ایک سو بیس ہزار رطلوان اور تونان کے ایک سو ایک لاکھ  
 یہ پتھر ہزار روپے ہوئے وہاں کے جنگو عالی کہتے ہیں پھر وہاں سے کوچ کر کے موضع جلیہ میں منزل کی پیل کنگروں کے زبان میں پشٹے  
 کو کہتے ہیں پھر وہاں سے جگہ موضع بھڈا میں تھرا کہ ان لوگوں کی زبان میں وہ ایک جنگل ہے اور اس میں تمام سفید بھول بے بو ہیں جیلے  
 بنگالہ میں درمیان ہرے کے ایک بانی بنا تھا اور اس کے کنارے کئی بھول نہایت رنگین تھلے تھے ہند میں یہ بھول سدا بہار بننے لہزی  
 سب سوار و پیادوں سے کہا کہ ان بھولوں کے دستے بنا کر مردوں پر کھین اور جوڑ کھے اس کا گڑھی اور دو اوالین ایک عجیب باغ  
 ہو گیا تھا جمعرات کو چھٹی محرم کی موضع ہتیا میں منزل ہوئی اس منزل میں مسو خوب کھلے تھے یہ بھول بھی خاص ہندوستان میں  
 ہو گا کہ بے بو ناخجی محل پر جو میں مسو یا ہر مسو خوش معلوم ہوتا ہے کہ آدمی آگے نہیں لوٹا سکتا چونکہ بار ہو خوش اور چھما رہتی تھی سینے  
 وہ راہ شراب نوشی میں ملکی اس کو ہتیا اس واسطے کہتے ہیں کہ باقی نام ایک کنگروں کی آباد کی ہوئی ہے اس ملک کو مالک سے ہتیا کہتے تھوڑا  
 کہتے ہیں یہاں کو انہیں ہوتا رہتا ہے ہتیا ملک بھوگیا لون کا ہر کہ کنگروں سے کچھ خوشی رکھتے ہیں پھر وہاں سے کوچ کر کے  
 میں موضع بھڈا میں اور اس کو بھو اس واسطے کہتے ہیں کہ وہاں سرے پختہ ہو اور پختہ ہو ہندی میں یہ کہتے ہیں اس منزل میں کمال ریت  
 اور گڑھی کا گھائی بہت منزل کو پختہ ہو پھر وہاں سے کوچ کر کے ساتھ چار کوس پر موضع کو میں تمام کیا کہ کنگروں کی زبان میں شمشکی

کو کہتے ہیں اس منزل میں درخت بہت کر تھے نوین تاریخ کی شنبہ کو راولپنڈی میں مقام کیا یہ مقام ایک شخص راول نام نے بسایا تھا  
 اور چنڈی وہاں کی زبان میں گاون کو کہتے ہیں بمان سے قریب درہمیں پانی جاری تھا اور اگر ایک حوض میں گنا تھا جو کہ وہ جگہ پچھلا  
 تھی اس واسطے میں وہاں کچھ دیر بٹھلا اور کچھ دن سے دریافت کر لیا کہ یہ پانی کس قدر گہرا ہو گا اور حوضوں نے لاطلی نمایاں کر کی اور عرض کی  
 کہ ہمارے بزرگ کہتے ہیں ہمیں ایک ناکہ بڑا اس واسطے کوئی نہیں گستاختی ہے جس کا ایک کبری اوس میں ڈلوای وہ سب حوض پیر کرسلاست  
 نکلی پھر سینے اپنے ایک فراش کو اوس میں گھوسوا یا وہ بھی سلاست پیر کر اٹھلا لنگھون کی بات بھوت نکلی عرض اس کی بکا ایک تاب تیرا کو  
 پھوہاں، پھوہاں موضع خربہ میں مقام کیا وہاں کنگھان چلے آگے گنبد بنایا پیر کر دیوں سے وہاں حاصل بیٹے تھے اوسکی شکل جو خربہ  
 کی طرح ہوا اس واسطے اس نام سے مشہور ہوا گیا، ہون تاریخ موضع کا لایا میں اور کہ ہندی میں سیاہ پانی سے مراد جو کس راہ میں ایک  
 میلہ ہوا کہ نام ہندی میں مار کہتے ہیں مارے کو اور کو تانے کو کہیں جگہ جگہ لنگھون کے ملک کی حد یہاں تک ہو گیا کہ جانور کے  
 مانند ہیں ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں سینے ہر چند دفع کر اس بات کا چاہا لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا پھر وہ کو بارہوٹ تاریخ منزل ایک حسن  
 ابدال میں ہوئی یہاں سے کوس بھر مشرق طرف ایک آبشار ہو کہ بہت زور سے گرتا ہے تمام راہ میں کابل کی ایسا آبشار نہیں البتہ شیر  
 کی راہ میں دو تین جگہ اسطرح ہوا اسکی اصل جو ایک حوض ہوا وہاں راجہ ہانگہ نے ایک مختصر عمارت بنوائی جو اوس میں پھیلیاں آدھا آدھا گرد  
 پاؤں گرد کر کے بنیاد میں وہاں تین دن تک رہا اور شکا را بھی اور سینوشی میں گزارا یہی سینے بھی بسبب دشواری کے اپنے ہاتھ سے  
 بھنور جال بنایا تھا وہاں اپنے ہاتھ سے ڈالا اور دس بار پھیلیاں کپڑے پھرا دی گئیں حوتی ڈال کر اوس حوض چھوڑا دین سینے  
 ہر چند پرانے لوگوں سے بابا حسن ابدال کی اصل حقیقت دریافت کی کسی نے سبب بات گئی وہاں ایک نہر تھی جس کی پیر کر پانی ہوا  
 نہایت صاف و شیریں پیر کر گیا بخت اس پر حوض میں نے اسی کی تھوڑی میں یہ شعر کہے ہیں شعر درتہ آبش ز صفار گیک خوردہ کو تورا ندبل  
 شب شعر دھنرت خواجہ جو اچھا کن سید بس الدین محمد خان نے کہ مد تون میرے حضرت غل سبھا نی والد کا دوزیر ہوا  
 وہاں ایک دالان دوحوض ہائی کے اندر بنا یا پیر کر وہ پانی اوس میں ہو کر باغات اور کھیتوں میں صرف ہوتا ہے اور کنارے اوس دالان کے  
 ایک عود گنبد بہت اپنے مدفن کے بنوایا تھا لیکن اتفاق سے وہاں دفن ہوا نصیب نہ ہوا اور کچھ بولواستح کیلانی اور اس کے بھائی حکیم  
 ہام کو کہ میرے والد کا جد کے صاحب اور محمد راز تھے حسب کمر میرے والد کے وہاں گنبد میں لکھا پیر چنڈی ہون تاریخ امرہ میں  
 مقام ہوا وہاں عجیب سبز دار ہوا اور نظر آیا اوسے اطراف میں سات آٹھ ہزار گھر قوم دلدار کے بیٹے ہیں یہ لوگ بڑے فساد اور  
 راہزن ہیں سینہ وہ ملک اور ملک ظفر خان پیرزین خان کو کہ کو سہر کیا کہ میرے کو لے تک کابل سے تمام دلدار کو اس زمین سے  
 نکال کر لاہور کی طرف روانہ کرے اور ان کے سواروں کو پیر کر قید رکھے پھر کو تیر ہوٹن تاریخ کوچ کیا اور ایک منزل دریاں نزدیک قلعہ لکھ  
 کے دریا سے نیلاب پر قیام ہوا اس منزل میں مہابت خان ڈھائی ہزاری منصب سب سرفراز ہوا یہ قلعہ میرے والد کا بنوایا ہوا پیر کو شرف  
 خواجہ جس الدین خان کے تمام ہوا بہت مضبوط پیران دونوں دریا جوش بہتا سینے بل کشیدہ کا بند ہوا کہ لشکریاں رام تمام اور دریا ہوا  
 کو بہت نصف و تقاضا کے ایک میں چھوٹا اور تھوڑا کچھ کیا کہ جو کابل میں وسعت بڑے لشکر کی نہیں ہو سوا قریب اور نزدیکوں کے  
 اور نو کو دریا سے میری معیت میں نہاؤ ترے دے اور تمام لشکر میرے کو لے تک ایک میں رہے پھر ہزار دشاہزادوں اور چند  
 مصاحبوں کے میں دریا سے نیلاب سے اوپر چال کے سلاست بار اور تر کر کنارے دیارے کا کہ قلعہ ہوا دریا سے کا سب جلا لیا  
 کے آگے ہوتا ہوا جلا ایک تیرہ کو کہ بانس اور گھاس پیر کر کشیدہ چھپک کر اس کے تلے باندھ کر لوگوں کو دریا سے آگے تھے میں اس ملک  
 میں اور سکا شال نام پیر اور ہڈی دریاؤں میں نشی سے بے خوف زیادہ پیر ہزار روپیہ سینے میر شریف اعلیٰ اور لاہور کے کاندہ بنو دی

حیدر علی دہلوی نے اس منزل میں





قوات اور قلعہ ہزار سی سو ہزار کے سرفراز کر کے خطاب افضل خانی کا خدمت کیا چلتے ہزار روپے عرب خان کو خدمت کیے اور  
 سو اسی کے بیس ہزار روپیہ دہائی آمدنی سے واسطے مرت قلعہ کے عنایت کیے اور سرکار خان کو کو دلا اور خان انصاف کی جاگیر میں  
 وچینشہ کو انھارونین تاج مصطفیٰ بلستان سے بلخ شہر آج ایک کو تمام گاہہ تھی اور وہ پیر اور انھنی اور جو انی فقیر و ن کو دیتا ہوا  
 بلخ نہ کو زمین رونق و فروز جو اہمال تر و تازہ دیکھا خوشی سے محبت شرب کی اور اپنے بادون اور ہمروں سے کہا کہ اس نہر کو چھوڑنا  
 بلخ کے تختہ جا کر گز کی چوری ہو دو کر کو دین اکثر بار نہ کو دے اور اوچین گرسہ میں بھی کو والیکن جلیسا والد کے روپ و میں برس  
 کی عمر میں کو دتا تھا کو دے کا اب عمر میری چالیس برس کی تھی چھ اوس دن سات بلخ کو کابل میں نامی تھے پادہ پھر کر دیکھے پھر اندگی  
 نہ ظاہر ہوئی اور میں کا تھا کہ ہند راہ پادہ پادہ پھر سکو گنگا پہلے بلخ شہر آج پھر ستاب بلخ پھر اوس بلخ میں کہ میرے والد کی بڑی  
 والدہ گمہ کر نے بنایا تھا کیا پھر وہاں سے اور زمین و اوس بلخ میں کہ میری تھقی وادی نے تعمیر کیا تھا سیر کی اور بلخ صوبہ تھانہ  
 میں ایک چنار کا پتہ بلخ کو کابل کے کسلی بلخ میں اتھار چنار بلند زمین پھر چار بلخ کو کہ میں بڑا تھا دیکھا کہ مقام گاہہ میں کوٹ  
 آیا شاہ آلو باغین یسے خوشنما تھے کو گول باقوت شاخونین لگا دے جن بلخ شہر آج بنایا ہوا خہر باغونیکم خضر زار ابو سعید کا پھر کہ کسلی چنار  
 حضرت بارشاہ کی تعین پھر ہر تہہ بڑھتا گیا کابل میں ویسا خوب بلخ نبین اقسام سیون اور گول روں کے اوس میں بہت بہن پیدا ہوئے  
 کو دل چاہتا ہوا اسکے پاس بیٹے ایک زمین عمدہ اقتادہ دیکھی اوسکے مالکون سے خرید کر حکم کیا کہ پانی نہر کا اسکے دریاں میں  
 لا دین اور گرو اوس پانی کے ایک ایسا عمدہ بلخ طیار کرین کہ دور و زہوا و اوسکا نام جہان آرا لکھا جب تک میں کابل میں ہا ہوا  
 کے ساتھ دیکھی ہمراہ بیکات کے شہر آرا بلخ میں دل خوش کیا کرتا اور خوب کو دے ان کے علما و طلبہ سے ملاقات کیا کرتا اور کہتا کہ  
 تم اپنی مرضی کے کھانے پینے کو خوشنماں کیا کرو پھر اوس میں سے ہر ایک کو قلعہ دیکر ہزار روپیہ دیے کو قلعہ کلین و رتہ صاحبون  
 سے بارہ شخص کو فرمایا کہ چھرات کو ب تک میں ہماں رہوں ہزار روپیہ خیرات کیا کرین اور فرمایا کہ دریاں ان دو چناروں کے چوٹا راہ  
 نہر پر دریاں بلخ کے کھڑے ہیں ایک تھنی سنگ مرمر کی ایک گز طول اور بارہ گز عرض کی کھڑی کر کے میرے نام سات نام  
 تیمو قضاہ صاحبقرانی کے ترتیب دیکر اوس پر کندہ کرین اور دوسری طرف یہ لکھیں کہ محمول سائر وغیرہ کابل کا تمام شہر سات  
 کیا جو میری اولاد سے کوئی اسکو لگا عذاب الہی میں گرفتار ہوگا ہمیشہ سے میرے جلوس تک و خراج و محصول چلے آتے تھے  
 بندگان الہی کو اسکے سبب سے کمال تکلیف تھی سینے پر لکھ دے سب سے دور کی اور میرے آنے سے سب کو آرام ہوا امر اور فرما  
 غنیم اور اوسکے اطراف کے قلعہ تون اور میری غنایتون سے سرفراز ہوئے اور قضاہ و مطالب اوسکے خاطر خواہ برائے  
 اور اتفاقات سے چنیشہ میرزا ہمراہ صفہ کو کہ میں کابل میں آیا کہ طابق تاج بھری کے ہر اوس واسطے حکم دیا کہ اوس پھر پرکھو دین جو  
 قریب تخت جانب کو جو ب رویہ کابل کے گاہچہ شہور ساتھ تخت شاہ کے اور اوس پھر صفہ سنگین لگا کر پادہ پھر حضرت بارشاہ وہاں  
 بیٹھکر شرب نوش جان کیا کرتے تھے اور ایک چھوٹا عرض پھر گول اوسکے کنار سے بنا ہوا کہ قریب دوسن ہندوستانی کی شہر  
 اوسین سماں ہوگی اور اپنا نام منع تاریخ اوس دیوار پر لکھوایا ہوا اس عبارت سے کہ یہ تخت گاہ بادشاہ عالم پناہ ظہیر الدین محمد بابر ابن  
 محمد شیخ گورکان کا خلداند ملکہ شہزادہ شہینہ بھی لکھا کہ دوسرے تخت برابر اوس صفہ کے تراش کر ویسا ہی چھوٹا محض اوسکے کنار  
 بنا دین اور نام میرا شاہ محمود کے نام کے ساتھ وہاں لکھیں جہن میں اوس تخت پر بیٹھا تو محل کیا دو لون جو بیون کو شرب  
 پھر دین اور بیٹے والون کو دین ایک غنیمت کے شاعر نے میرے آئین کابل میں یہ تاریخ کہی بادشاہ و ملا و ہفت استیلا و سکو قلعہ  
 اور انعام دیکر تخت کے پاس کی دیوار پر یہ تاریخ لکھوادی پھر پاس ہزار روپیہ پوز کو عنایت کیے اور وزیر الہی کو میرا شہر



کیا اور قلع خان کو فرمان بھیجا کہ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ آمدنی لاہور سے واسطے مدد دینی لشکر قندھار کے روانہ کرے۔ میرا خانہ  
 کابل اور بنی ماہر کی کرے وہاں کے کاندو کو حکم دیا کہ جو دست حسن بیگ روسیہ کاٹ گیا بخودمان اور دست لگا دین اور  
 اولنگ کو تاجالاک کے بھیجے عجیب خوش جگہ دیکھی وہاں حاکم حکمرانی ایک جانور رنگ نام تیرے مارکر لایا سینے بے تک  
 رنگ نام جانور نہ دیکھا تھا بنکوئی کے مشابہ ہی ہوئی فرقت ہو کر سینگ رنگ کے خدا اور بنکوئی کے سیدھے ہوتے ہیں لپٹے ہوئے سا  
 کی طرح میں کابل میں واقعات بابری کا سلطان لکھنیا کرنا تھا جو خود اوکلی تصنیف ہو اور بالکل اذہن کے ہاتھ کے تھے لیکل اذہن  
 چار جزا خیر کے میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا لگا تھے تھے اور ان میں ترک عبارت لکھدی تھی کہ معلوم ہو یہ چار جزا خیر کے لکھے ہیں  
 باوجودیکہ میں ہندوستان میں چڑھا ہوں لیکن ترک لکھنے پڑھنے سے عاری نہیں پیسوں صفر کو مع بیگیا ت سیر جگہ سفید رنگ  
 کے دیکھے دوسرے دن جسے حضرت بابر شاہ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا افتدا اور کھانا اور جلوا بہت سا کو اکر خیرات کیا  
 رقیہ سلطان بیگ نے جو دست مرزا ندال کی ہیں اب تک اپنے باپ کی زیارت نہ کی تھی آج اوس سے مشرف ہو میں پھر سیرج الاول  
 کی عیسوی تاریخ سینے خیابان میں کھڑا اوڑھائے کو اسپ خاصے منگوائے اور شاہزادے اور امرا سب کھٹوڑے دوٹولے رنگ نام  
 عربی کھوڑا کر عادل خان حاکم کو دے منجھک بھیجا تھا سب بتر دوڑا اذہن بخون میں پھر زرا سیر ہزارہ اور پھر زرا سنی کے جو ہر است کے  
 سوار تھے ملازمت میں آئے اور بہت مال اور کھوڑے نذر کیے ایک رنگ تیرے مارکر لائے تھے سینے اوتا رنگ بھی نہیں تھا پھر  
 سنا کہ شاہ بیگ خان حاکم قندھار اپنی جاگیر میں کرپڑے شور ہو پوچھا کرپڑے دین کہا کہ جب وہ آوے گا تو کابل اوسکو سپرد کر کے ہندوستان  
 کی طرف کوچ کر دینا پھر راجہ نہ کرے دیکھی دیکھی آئی کہ میں نے اپنے بھتیجے کو جو قندھار پر فدا تھا کر لیا اور اس کے بہت آدمی قتل کیے میں نے حکم دیا کہ  
 اوسکو قلعہ کو الیا میں مقیم رکھیں پر گڑ گڑات مس سرکار پنجاب شیر خان افغان کو محرمت کیا اور قلعہ خان کے لڑکے کو منصب بہت زرا سنی  
 ذات اوپا نسو سوار عنایت ہوئے اور بہت حق صحبت پڑی خسرو کی بیوی سینے کاٹ کر شہر آباغ کی سیر کو بھی قلعہ ملک وغیرہ احمد بیگ  
 سے لیکر قلعہ خان کو دیا اور تاج خان کو بنگاشیدون کی لڑائی پڑ گیا تھا پچاس ہزار روپیہ بھیجی اور علی خان کو راکو میر سے والد کا قدیمی نوکر  
 اور دروغہ قندھار کا تھا خطا بابت خانی کا دیکر منصب پانصدی ذات اور دو سو سواروں سے سفر فرمایا اور ما سٹنگ پسراننگ کے  
 پوتے کو بھی بخش چھانی کے دفع کو بھیجا اور رام واس کو اسکا اتالیق کیا پھر میر کو اٹھارہ ہون تاریخ وزن ترمی چالیس ہون سال کا واقع  
 ہوا وہ پھر کو میں ترمزوں میں بیٹھا اور زر وزن سے دس ہزار روپیہ لیکر اپنے معتبر دس صاحب کو دیے کہ فقیر کو تقسیم کر دے اور اذہن بخون  
 عرضت اسرو خان حاکم قندھار کی بارہ ہون ہزارہ اور غزنین کی راہ سے آئے کہ اچھی حضرت شاہ عباس کا جو اچکی خدات میں آیا یہ ہزارہ  
 سبک ہو پوچھا اور شاہ ایران اپنے کو کوٹو لکھا کہ کوٹون مغل نے قندھار پر چڑھائی کی جو کیا نہیں جانتا کہ مواتقت ہمارے خاندان  
 تیمور سے خاص کر حضرت ہمایوں اور اوکلی اولاد سے بے نہایت ہزار گروہ ملک پہنچ گئی کسی نوکر کو بھیجا گیا مگر بادشاہ کے سپرد کہ کوٹ  
 آٹا اور میر سے دل میں آیا کہ شاہ بیگ خان کو حکم کروں کہ غزنین کی راہ کا اس طرح بندوبست کریں کہ قندھار سے کابل کے آئینا لون  
 کو راہ میں فراغت ہو اور اذہن بخون قاضی نور الدین کو منصب صدارت ماوہ اور اوہین کے عنایت کیے پھر ہر مرزا شاہ ومان ہزار  
 کو پوچھا تو اسی خان کہ امرا سے معتبر تھا یوں سے ہر خدمت میں حاضر ہوئے قراج خان نے ایک عورت ہزارہ کی سے نکاح کیا تھا ہر کا  
 اس سے پیدا ہوا ابھی پھر بیٹے کو اومیسوین تاریخ لاٹاشکو ولد را نا او دی سنگہ کو منصب ڈھائی ہزار سوار اور ہزار سوار عنایت کیا  
 اور جوہر کو منصب ہزار سوار ذات اور پھر سو سوار کا دیا اور شہر خوار افغان ایک میٹھا لالہ کے کو دو سینگ او سکے ملکر ایک ہو گئے تھے  
 ہن کے سینگ کے مانند اور بھی افغان ایک جانور جسکو ہزار بخوری کہتے ہیں ناکر لائے تھے کہ میں نے ویسا نہ دیکھا تھا چار ہون ہندوستان



انہ کے برافروش فائقہ نہیں مابین کاہر گنہ محبت خان کو محرمت ہوا اور عبدالرحیم بخشی احدیوں کو منصب ہفت صدی ذات اور  
 دوسو سو پچاس سال کیا مبارک خان سروالی کو جباری سرکار صدار کی دی اور مرزا فریدون برلاس کو آبادین جاگیر کا حکم دیا اور اردو خان  
 امین خان کے بجائی کو منصب ہزاری ذات اور پانچ سو اسے سرفرز کے خلعت خاصہ اور سپہ بشش کیا اور بخش گیری صوبہ شہر  
 اور حاجی پور کی اور کو محرمت کی اور چونکہ میرا تو راجہ جی تھا اس واسطے اس کے ہاتھ مرصع تلوار واسطے فرزند سلیم خان کا  
 اوس صوبہ کے بھیجی اور قریب علی مسی اور غریب خانہ کے راہ میں ایک کمری لیکر لے کے برابر دیکھی کہ ڈیڑھ لڑکا سا بچہ  
 ہوئے تھے تھوڑی دیر میں اوسکا تماشہ دیکھتا رہا کہ وہ سانپ مر گیا اور کابل میں سینے سنا تھا کہ سلطان محمود کے وقت میں ایک  
 شخص خواجہ یاقوت نام موضع خٹک اور باسیان کے ایک غار میں مدفون ہو کہ اب تک اوسکا بدن تازہ ہے کچھ خراب نہیں ہوا سینے  
 قعب سے اسنے معتبر صاحب اور جراح بھیجے کہ غار میں جا کر اوسکا حال دیکھ آوین جب وہ دیکھ آئے تو معلوم ہوا کہ نصف بدن  
 جو قریب زمین تھا گل گیا ہے اور اوپر کا نصف ویسا ہی تازہ ہے ہاتھ پادوں کے ناخن اور سر کے بال نہیں گرے اور ڈاھی  
 مونچھ آدھی اطرط کی گر گئی ہے اور اوس خاصہ کے دروازے کی تحریر سے معلوم ہوا ہے کہ وہ لاش محمود غزنوی سے پہلے کی ہے  
 کوئی اوسکا حال فصل نہیں جانتا حضرت کو چند بیون تاریخ ارسلان بنی حاکم قلعہ کھرو و ملازم ولی محمد خان والی توراں کا حاضر ملاقات  
 ہوا میں ہمیشہ سنتا تھا کہ مرزا حسین پسر شاہ فرزا کو اوزکون نے مار ڈالا ہوا و لون ایک شخص نے اوسکے نام سے عرض دی  
 اور علی بیاری سور و قیمت کا نذر کے واسطے لایا تھا دعا اوسکا یہ تھا کہ کچھ فوج مدد کو ملے تا میں بخشتان اوزکون سے لیلون  
 خنجر صاع اوسکو دیکر زبان لکھو یا کہ اگر کوئی واقعہ مرزا حسین شام رخ کا بیٹا ہے تو بیڑہ رکھ خشتین جلد حاضر ہو کہ فوج تیرے ہمراہ کر کے  
 بخشتان کی طرف روانہ کرو ونگا چھرو لاکھ روپیہ واسطے خرچ لشکر ہا سگھ اور رامداس کے کہ بخشتون کی لڑائی پر سنے تھے روانہ  
 کیے پھر بالاحصار کے جا کر کائنات دیکھے کوئی نگاہ میری سکونت کے لائق نہ تھی سینے اون سبکو توڑا کہ بادشاہانہ کائنات اور دیونہ  
 بنوایا وہین استائف کشنٹا کو میری نذر میں آئے سرے کے برابر تھے تول میں ترسٹھ روپیہ اکر ہی کے برابر کہ ساتھ تول ہوے  
 کمال شیرین تھے کابل میں اس سے بہتر آدمیوہ سینے نہیں بھایا بچسپوین تاریخ مالوہ سے خبر آئی کہ مرزا شاہ رخ نے وفات پائی اللہ  
 اوسکو غریق رحمت کرے جب سے وہ میرے والد کی خدمت میں آیا تھا مرے دم تک اوس سے کوئی ایسا کام نہ ہوا کہ جس سے  
 ملال خاطر ہوا ہوا خلاص سے خدمت کرتا تھا اوسکے چار بیٹے ہیں حسن اور حسین یہ دونوں ایک سلطان سے متولد ہوئے لیکن سکن  
 برہانپور سے بھاگ کر براہ دریا عراق کو گیا اور وہاں سے بخشتان کو مشہور ہو کہ وہاں اب تک ہر چہ نیا چن کچھ حال اوسکا  
 بھی بیان کر چکا ہوں مگر تحقیق نہیں کہ یہ وہی مرزا حسین ہے یا خورشید کو بنایا ہوا نام ہے مرزا شاہ رخ کو بخشتان سے آئے ہوں ہے  
 والد کے پاس عرصہ پچیس سال کا ہوا لیکن بخشتان واسطے باعث جفا اور آزار اوزکون کے جس لڑکے کو وہ میرا لائق دیکھتے ہیں  
 شاہ رخ کا بیٹا اور امیر زاسیلان سے مشہور کہ جماعت ہم ہو چکے ہیں اور اوزکون سے لڑ کر کچھ ملک بخشتان لیتے ہیں لیکن  
 اور بک چھروانے فرکار اوس میرزا حسین مشہور کا سرکاٹ نیز سے پرر لکھ بخشتان میں تشہیر کرتے ہیں اور بخشی پھر وہی ایک مرزا بانی  
 سب طرح ایک تک لگی ہزارا کے لیے لیکن میں جانتا ہوں کہ جب ات بخشی رہے یہی جنگ جہاں بیگناہ اور تیرا کا مرزا شاہ رخ کا مرزا سلطان  
 ہے کہ سیرت و صورت میں لڑلا سے ممتاز ہیں اوسکو اپنے والد سے طلب کر کے اپنے پاس لکھا اور خود تربیت کیا اوسکو میں اپنے بیٹے کے برابر  
 جانتا ہوں ہر بات میں آواز بھائیوں کے ممتاز ہے بعد جاکس سینے اوسکو منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سو اسے سرفرز کیا اور صوبہ لودین  
 اوسکے باپ کو بھیجا اور چھوٹا بیٹا دین الزمان ہو کہ مرزا شاہ رخ اوسکو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے اوسکو بھی سینے منصب ہزاری

دین حسین مرزا کو تھوڑا سا عرصہ کابل میں

دفات مرزا شاہ رخ

ذات دیا اور پانسو سوار عنایت کے جب تک میں کابل میں آیا شکار قریحہ کا نہیں کیسلا تھا چرب ہندستان کو لوٹا اور شکار کا بہت شوق تھا اس واسطے حکم دیا کہ وہ فرقہ کو جو کابل سے سات کوس پر گھیر کر قریب سوہر نون کے اوسین گھیرے آدھے اون کے شکار رہو۔ کمال لطف ہوا پھر شینے پانچزار روپیہ رکھا کو جو گھیرنے میں حاضر تھے بطریق انعام دیئے اور اوسی دن واسطے شیخ عبدالرحمن پسر ابو الفضل کے پانسو سوار اضافہ کیے کہ دو ہماری ذات اور سوار کا ہووے اور کابل سے آتے وقت حضرت بابر شاہ کے تنگ گاہ پر ایک دن پید گیا اور اوس دن کو ماند عرفہ عید کے جا کر اوس جگہ خوش تریب دیا اور اوس حوض کو کہ تھپڑ کھدوا یا تھا شربت بھرا کر لوگ کو دن میں تقسیم کی وہ دن بڑے لطف سے تمام ہوا جمعہ کو ہر دن چڑھے جب میں کابل سے نکلا تو بلی منزل چلکر سنگ سفید میں کہ شہر آرا باغ سے چلکے تک دو طرف چو آتی اٹھتی دونوں ہاتھوں سے فقرا پر پھینکا آیا اور جب کابل سے بغیر مڑا گئی میں ہاتھی پر سوار ہوا اسی وقت خیریت امیر الامرا اور شاہ بیگ خان کی آئی مینے یہ خبر ان مخلصوں کے کہاں مبارک جانی دوسرے دن ایک کوس کوچ کر کے موضع گرامی میں مقام کیا اور شاہ بیگ خان کو کابل میں بھجوا کہ شاہ گیہان کے آئے تاکہ شہر و اطراف کی خوب بھانٹ لکھے پھر ششہ کو تیرہویں تاریخ موضع چناک سے ڈھائی کوس پر لہ دو آ رہا کر اوس شہر پہنچ آیا کہ جیلے کنارے پر چار چنانکھڑے تھے بہت پر کیفیت جگہ پر لوگ اوسکی خوبی پر توجہ نہیں کرتے قابل اسکے ہر کہ وہاں حمارات بنا دیں اور اسی منزل میں اور شکار قریحہ واقع ہوا تریب ایک سو بارہ ہرن وغیرہ کے شکار ہوا۔ چوبیس ہرن جنکو رنگ کتے تھے تھے اور چاس ہرن سرخی اور سو لہڑ کو ہی رنگ عجیب جانور خوش شکل پر ایک قوج اور رنگ کو تو لا تو قوج ایک متن میں سیر کا ہوا اور رنگ دوں دس سیر کا اور باوجود اس وزن کے ایسا دوڑتا تھا کہ دس بارہ کتے فکاری عمدہ اوس سے عاجز آ جاتے تھے اوسکو ہزار محنت پہن کوئی گوشت ایسا لذیذ نہیں کلنگ کا بھی شکار کیا اگرچہ ہر سے بابا زالا انقیان ہوں کہ نہ سوار بڑی عقوبت کی تھیں لیکن مینے محبت پدیری سے اوسکی جان کا قصد کیا باوجودیکہ سلطنت میں اس بات کی رعایت نہیں لیکن میں نے ان کے اوسکو آرام سے رکھا تھا پھر معلوم ہوا کہ وہ پیغام اباش اور بدعا شون کو بھیجا کہ وہ غلاتا ہوا درمیر سے قصد بر خربت دیکر اپنے دعدون سے امیدوار کرتا جو اکثر بدعا شون جمع ہو کر چلتے تھے کہ اطراف کابل کے شکار میں میرے قید کر دینے چوں کہ فضل النبی حافظ سلاطین کا ہوا نے کچھ نمونہ کا جب مہر خاب میں مقام ہوا اتوان میں سے ایک شخص نے پوشیدہ خواجہ اولیسی دیوان فرزند خورم سے کہا کہ قریب پانسو آدمیوں کے خسر و کے بہکانے سے فتح اللہ میر حکیم ابو الفتح اور نور الدین پسر غیاث الدین علی آصف خان اور شریف پسر اعتماد الدلہ کے پاس جمع ہوئے میں کہ فرصت اور قابو پا کر بادشاہ کے دشمنوں کا قصد کر بن خواجہ اولیسی نے یہ بات خورم سے بیان کی اور اوسنے حکم کر لیا کہ سید وقت مجھے کہا مینے خورم کو دعا دیکر چاکر پا کر اون تک حراموں کو قید کر کے سخت سزا دوں لیکن پھر سوچا کہ سفر میں ان کی پکڑ دھکڑے لشکر کا بالا ہوا جائیگا فقط اوسے کے سرور و ملک و قید کا حکم دیا اور فتح اللہ کو کہنے سے ہار کے اون دونوں نالایقوں کو ہمراہ اور تین چار لشکر کے بدعا شون کو قتل کیا فاسم علی میر سے والد کا نوکر کہ جسکو مینے بعد جلوس کے خطاب دیانت خانی کا دیا تھا وہ ہمیشہ اس فتح اللہ کو تک حرام اور بداندیش کہا کرتا لیکن خود فتح اللہ سے کہا تھا کہ جب خسر و بھاگے اور حضرت بادشاہ نے پچھ کیا تو تونے بھٹے کہا کہ تیرا خسر و کو دینا از م تھا فتح اللہ اس بات کا منکر ہوا آخر دونوں میں قسری فیصلہ ٹھہرا دونوں نے قسری کھائی چند دن گزرے ہوئے کہ وہ بے سعادت اتفاق میں پکڑ گیا اور جھڑپی قسم کا زہر پالا شنبہ کو اگلا بیوی جو امی لاوی کی خبر فوت حکیم حلال الدین مظفر روستانی کے کہ غافلان طلبا بہت سے تھامسی وہ مدعی اوسکا تھا کہ میں جالینوس کے برکبر ہوں ہر حال عمدہ معالج تھا جو کات اوسکے علم سے زیادہ تھے۔ بیخوش صورت اور خوب اندام ہونے کے زمانہ سلطنت میں شاہ

نیز در حوض کابل و سا کو فروغ دے

طہاسپ کی مجلس میں جانا تھا اور بادشاہ اوسپر یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے خوش طبعی بہت سیاتما ہمد ہماروشیم پاک لیکن مکمل باداعلیٰ جوادسکا  
معاصر تھا فضیلت میں اوس سے زیادہ تھا خصوص علاج اور دست نشا اہل حیات اور اخلاق میں کوئی طبیب اوسوقت کا  
اوسکو نہیں پہنچتا جسے کمال اخلاص رکھتا تھا لاہور میں ایک عمدہ مکان بنایا مگر عرض کی کہ میں وہاں چلون اور اوسکو سر فرزند کو  
ہینے اوسکی خاطر داری کی جہت سے قبول کیا حکم قطع نظر نسبت مصاحبت اور طبابت سے سرانجام مہمات دنیا میں خوب قابل  
نحو اسیمواسطے الدیاد میں اوسکو میں ہینے مدقون اپنا دیوان کیا ہر لیکن کثرت دیانت سے معاملات میں لوگوں سخت تیری  
کیا کرتا اس واسطے لوگ اوس سے ناراض تھے ہمیں برس تک اوسکو سل رہی اوسنے اس مدت تک بند و حکمت اپنے کو  
نگاہ رکھا باقون میں اکثر ایسی کھانسی ہوئی کہ نہ سرخ ہو جاتا اور ہینے اوس سے کمر کرکھا کہ تو طبیب دانا ہر اپنا علاج کر اوس  
عرض کی کہ تو حشش علاج پذیر نہیں لیکن اوسکے ایک خدمتگار نے روز کی دوامین زہر ملا کہ اوسکو کھلا دیا لیکن اوسنے بعد  
اطلاع کے اپنا علاج کیا اور اثر زہر دفع ہو گیا خون نکالنے میں ہر چند ضرورت ہوتی لیکن بہت محافطت کرتا ایک رات گھر میں جانا  
تھا کہ کھانسی اوسپر غالب ہوئی اور زخم شش بھٹ گیا اتنا خون نہ اور دماغ سے ہا کہ بیہوش ہو گیا اور ایک مہینہ آواز کی حد  
سکندر دروازہ دیکھا تو خون میں بھرا ہوا شور کیا کہ کوئی حکم کو مار گیا پھر معلوم ہوا کہ بدن پر زخم نہیں بڑی دہی زخم شش کا خون نہ  
طبع غل خان حاکم لاہور کو نمبر کی اوسنے اگر اوسکو دفن کیا کوئی فرزند دلہند اوسکا قابل بیچے نہ پھر جو بیسویں تاریخ درمیان  
وفا باغ اور نیلہ کے شکار رہو اچا لیس ہرن سرخہ مار گئے ایک جیتی اس شکار فرست آتا میں اچھے آئی وہاں کے  
لوگوں نے ظاہر کیا کہ یہاں ایک سو میں برس سے جیتے کا نام تھا پھر وفا باغ میں مقام ہوا اور مجلس فرنگی کی مقرر ہوئی  
اوسیدن ارسلان بی نام اور بک سرداروں سے عبداللہ بن خان کے کہ قلمہ کار و کا حکم تھامی خدمت میں حاضر ہوا چونکہ  
اخلاص آتا تھا ہینے اوسکو خلعت خاص عنایت کیا بہت لیاقت اور قابلیت رکھتا ہر پھر ہینے حکم دیا کہ عزت خان حاکم جلال آباد  
شکار گاہ اور نہ کو گھر رکھے پھر وہاں قریب عین سو جانوروں کے شکار ہوے چونکہ یہ شکار دوپہر کو کہ ہوا اگر مہتی ہوا خوب رہتے  
ساز جی صنایع ہو کہ شکار رسک کا وقت صبح و شام ہر پھر سر آکھوہ میں مقام ہوا وہاں شاہ بیگل خان نے منع لشکر اگر ملازمت حاصل  
کی میر والد کا بیورہ نہ ہر بہت مردانہ کار کردار ہر میرے باپ کے عہد میں خوب تلوارین مارین ہیں اور میرے وقت میں بھی قلعہ  
قدحار کو ایرانی فوج کے محاصرے میں خوب بیمار کھا ایک سال تک گھرا رہا یہاں تک کہ میری اور فوج اوسکی کمک کو گئی سپاہیوں  
فقط سلوک امیرانہ اسواسطے کہ تیرا کر لڑائیوں میں اوسکی موافقت کرتے ہیں اوسنے مجرم پر اپنے نوکر کو مراد والی اتار دیا و قتل  
اوسکی نظر میں کچھ بڑی چیز نہیں ہینے ہر چند اوسکو اس بات سے منع کیا لیکن وہ اپنی عادت سے لاچار ہر جو دھوین تاریخ ہاشم خان  
کو کہ فائدہ اودوں سے اس دولت کے ہر منصب سہزادی ذات اور عہدہ سرور سوار فرار کے حاکم صوبہ اقدیسہ کیا کیا اور اوسیدن  
خبر آئی کہ بدیع الزمان پسر مرزا شامخ کہ بالوہ میں تھا نادانی اور لڑکپن بسبب ہانے بد معاشران کے لانا کے ملک کو جاتا ہر اوس  
سے اور عبداللہ خان صوبہ بالوہ نے یہ سزا اوسکا بھیجا کیا ہر اور راہ میں پکڑ کر اوسکو مقید اور اوسکے ہمراہی فتنہ جو یوں کو قتل کیا  
تہ ہینے یہ سنکر ملک کیا کہ اہتمام خان اگر سے سے جاکر زرا کو درگاہ پر لے آوے پھر خبر آئی کہ امام قلیخان نے جو صیغہ ولی خان حاکم  
ماہر التمر کا ہر مرزا حسن نام ایک شخص کو جو مرزا شامخ کا بیٹا مشہور ہوا تھا قتل کیا ہر غرض شکہ مرزا شامخ کے بیٹوں کا مانا دیا کہ مانا دیا کہ  
مشہور ہر اوسکے ہر قطرہ خون سے اور دیو پیدا ہوتے ہیں پھر مقام دکن میں شیر خان افغان کہ اوسکو جاتے وقت پشاور میں واسطے خلعت  
گھائیون تیسرے بھوڑا آٹھا اگر بلا حفاظت راہ کی بخوبی سرانجام دی و زعفر خان ولد زین خان کو کہ واسطے کھانے نفعان

تو منہ لڑاک اور جماعت کمتر اون کی اطراف انگ اور یاس سے کہ وہ ان فساد اور شرارت کی کار کھنچے مقرر ہو گیا تھا مبع  
بھالائے اس خدمت کے اور کمال دینے ان مفسدون کے کہ قریب لاکھ آدمیوں کے تھے پنجاب کی طرف انگریزوں کی فوجوں میں  
لازمیت سے سفر گزارہ اور جیسا کہ چاہیے تھا اس خدمت میں جانفشانی کی بھرہا جب میں معلوم ہوا کہ اس مہینے میں میر  
والد کا وزن قری ہو کر تھا تو میں نے حکم دیا کہ قیمت ان تمام اجناس کی جو میرے حضرت والد مرحوم کے وزن میں تھی اور میری  
تو قوتیں جن حساب کر کے پرستہ بڑے شہروں میں ممالک محروسہ کے بھیجا جاوین کہ وہ اپنی طرف سے بہت ثواب فقرا اور مسکین  
پر تقسیم ہوا و مجموعہ اسکا ایک لاکھ روپیہ ہوا جسکے تین ہزار تومان عراقی ہوتے ہیں اور تین لاکھ حالی حساب ماوراء النہر کے غرض  
اون روپیوں کو محتسب لوگوں کے ہاتھ باندھ شہر دین میں مثل اگرہ دہلی لاہور کجرات وغیرہ میں خیرات کیا اور صلابت خان کے بیٹے  
کو کہ مثل فرزند حقیقی کے جانتا ہوں خان جوانی کا خطاب دیکر فرمایا کہ فرمانوں میں اسکو خاندان لکھنؤ اور خلعت خاص اور شمشیر  
مصح بھی عنایت کی اور شاہی بیگم کو خان دوران کا خطاب دیکر خرم صغ اور ست ہاتھی اور خاص کھڑا عنایت کیا اور تمام کار  
کابل اوتیارہ اور نگش اور ملک سواد بک اور نکالنا وہاں کے افتخاروں کا اسکو تفویض کر کے لطیف جاگیر اسکو عنایت کیا اور فوج  
و اہل بھی اسکو دی باس ابدال سے وہ خدمت ہو کر اسطون گیا پھر میں نے حکم دیا کہ رام داس کو بواہہ بھی اسی ملک میں  
جاگیر دیکر دیو گراس صوبہ کا مقرر کریں اور شہر چند ولد راجہ موہن کو منصب بہاری ذات اور پانسو عنایت کیا اور قاضی عالم  
کجرات کو فرماں بھیجا کہ میں نے حال ولایت اوپر پہنچ گاری پسیر میان وجیہہ الدین کا بہت ستاؤ میری طرف سے انکو بہت  
روپیہ دیکر چنڈا سہا لکھی موجب کھڑا میرے پاس بھیجے کہ میں انکو اپنا وار و مکون اور پہلے اسی خطہ خان کو با باسن ابدال میں شکار  
گھیرے بھیجا تھا اوستے انکو گھیر رکھا تھا ستائیس ہرن سرخہ اور اسٹھ ہرن سفید و سین تھے اور نین سے خود سینا انتیس  
ہرن ماسے اور نورم ویر نے بھی کئی ہرن تیروں سے مارے اور بھاجون کو بھی تیر مارے کا حکم دیا لیکن خاندان نے  
سب تیر اچھے مارے کہ ہر تیر میں ہرن گرا یا بچہ جو دھوین تاریخ طفر خان نے راو لپندی میں گھیرا ڈالا باہان سینے دور سے  
ایک ہرن تیر سے مارا غمک چنڈا ہر سرخہ اور چنڈا چارے اور دو شکار ہوسے پھر کیسویں کو ہلال خان کے ارستام سے  
دو تین کو سر قلعہ ہتاس سے شکار گھیرے کا ہوا بیگت بھی اس شکار میں ہر اہرہ تھیں دوسو ہرنوں کے قریب اس میں شکار  
ہوے وہاں کے سے ہرن ہندوستان میں نہیں ہوتے اسواسطے میں نے فرمایا کہ چند ہرن زندہ لے چلیں کہ شاید ہندوستان  
میں انکی نسل ہو جاوین پھر اطراف رہاس میں پھیلوین تاریخ اور شکار ہوا اس میں بھی اہل محل اور شہر میں میرے ساتھ تھیں  
اور قریب سو ہرن سرخہ کے شکار ہوئے پھر میرے آگے مذکور ہوا کہ شمس خان چچا جلال خان لکھنؤ کا کہ بیان مہتاجی اور جو بڑھا  
کے اسکو شکار کا اسقدر شوق کہ کچھ ہون کو تین یا تین جب میں نے اسکا احوال فقیرانہ سنا تو میں اسکے گھر گیا اور اسکا طرز  
طور بیکو بندیا دو ہزار روپیہ اسکو اور ہتھوڑا اسکے اہل و عیال کو عنایت کر کے اور پانچ گاؤں واسطے مدد ماش اسکی  
کے لطیف جاگیر مقرر فرمائے کہ ہر طرح دھبسی سے بسر وقات کرے پھر شعیبان کو تمام چنڈا الدین امیر الامرا نے انکال  
حاصل کی میں اسکے اچھے ہونے سے کمال خوش ہوا اسب طیب کیا ہندو کیا مسلمان اسکو جواب دے گئے  
تھے لیکن خداوند کریم نے معص اپنے کرہ سے اسکو شفا عنایت کی کہ بھروسا اس بات پر نہ کریں کہ وہ لطیف غلام حقیقی ہو  
جانیں اور انھیں دنوں میں صاحب ولایت گیارہ سبب اس تصور کے کہ وہ شہر کے گھوڑے میں غلام ہوئے تھے شہر  
تھا جو کہ امیر الامرا کے واسطے سے حاضر و بار ہوا تو میں نے اسکا قصود صحت کیا مگر سبے خسرو کے چچے ہتھوڑا اسکو

یہ وہ زمانہ تھا کہ





سے میرے والد کی خدمت میں رہا تھا آئی اور اپنی لیاقت سے منصب چار ہزار می پاپا تھا پہلے لانا اودھ سنگھ کا نوکر تھا مقدمات  
سباہگری میں خوب صلاح دیتا تھا اور سلطان شاہ افغانی کے مفید و چلینت تھا اور خسرو کا مصاحب اور محمود راجہ جہانگیر کے بھائی  
کا بیٹا تھا جو ابھرتا تھا اور پھر کے جلنے خسرو کے تھا خسرو آباد کے پھارون میں بھاگ گیا آخر وہاں کروری میں غلنے  
اوسکو پکڑ کر میرے پاس بھیج دیا مینے کہا لاہور کے میدان میں اوسکو تیرون سے مار ڈالین کہ علت اس تمام فساد کا بچہ اور  
کروری مذکور یادنی منصب اور خلعت سے متاثر کیا اونیٹوین تاریخ شیرخان افغان کہ ہندہ قدری میر تھا فوت ہوا گویا اوسنے  
خود آپ کو مارا کہ شرب بہت پیتا تھا اور گزشتہ رمضان کے روزے نہ کر کے تھے ان دنوں اوسنے چاہا کہ شہان کا تمام مہینہ اوسخان  
کے تضامین روزے رکھے کہ وہاں برابر روزہ دار جو سب ترک عادت کے کی طبیعت ثانیہ ہو اوسکو ضعف پیدا ہوا اور جھوک  
جاتی رہی آخر اٹھاون سال کی عمر میں فوت ہوا مینے اوسکے بھائی میٹون کو بقدر لیاقت پرورش کی اور اوسکے منصب و جاگیر میں سے  
کچھ لے کر دیا پھر شوال کی پہلی تاریخ میں مولانا محمد امین سے مینے ملاقات کی یہ شیخ محمود کمال کے مریدوں میں سے ہیں اور شیخ  
محمود اپنے وقت کے بڑے بزرگ تھے حضرت ہمایون شاہ کو اوسنے کمال افتاد تھا چنانچہ ایک بار خود اوسکو وضو کیا ہو یہ بھی  
بہت نیکو ذات اور باوجود متعلقات کے بے پروا ہیں فقر و نفس کشی میں کامل ہیں ان سے ملکر بہت خوش ہوا اگر دوسرا پھندل  
کے کئے اور اوسکے نصاب اور عمدہ باتوں سے میری تسلی ہوئی غریب مگر زمین اوس کے وجہ عاش کو اور ہزار روپیہ نقد دیکر رخصت ہوا پھر ایک  
پہرون پڑھے لاہور سے آگے کی طرف روانہ ہوا تلیخ خان کو حاکم اور امیر قوام الدین کو دیوان اور شیخ پوسٹ کو بخشی اور جمال الدین کو  
کو تو اوبان کار کے ہر ایک کو موافق خلعت دیکر کوچ کیا چاہیے کہ کو دیوای سلطان پور سے اوسکو دو کوس پر نکور سے تمام  
کیا یہاں میرے والد نے اپنے ذمہ فرستے میں ہزار روپیہ شیخ ہوا افضل کو دیے تھے کہ درمیان ان دو پگھون کے جہاں باندھ کر  
زمین کو لپیٹ کرین دیکھ بہت عمدہ پہل بنا ہو مینے بھی غزٹا ملک جاگہ دارون کو فرمایا کہ اس پہل کے برابر عمارت اور باغ عمدہ تیار کریں کہ لوگ  
اوسکو دیکھ کر خوش ہوں و توبین ذیقعدہ کو شنبہ کے دن وزیر الممالک کہ قلیل جلوس میرا دیوان تمام مرض اسہال سے مر گیا اوسکا ایک  
ناسبارک لڑکا پیدا ہوا تھا کہ چالیس دن میں مان باپ کو کھایا اوسنے سال کا ہو کر خود بھی مر گیا مینے چاہا کہ اوسکا گھر اکیلا رہی ویران  
نوا سواسطے اوسکے چھپتے منعور کو منصب سے سزا دیکر پھر راہ میں سنا کہ درمیان پانی پت اور کرنال کے دو شہر مست ہیں کہ  
مسافر کو اوسنے کمال ایذا ہوتی ہے سو تہنی پر سوار ہو کر وہاں گیا اور ہاتھیوں کا گھیرا باندھ کر اٹھا کر لایا اور لون و لون کو بغیراٹ لگی  
خود ہندو سے ما کر راہ بندگان خدا کی صفات کی جہالت کو اٹھا کر لوین تاسیخ دہلی میں جو پٹا اور سلیم خان افغان نے جو اپنے حمد  
میں عمارت جمنا پر بنا کر سلیم کو تمام رکھا تھا اوسمیں اوس میرے والد نے وہ تمام مر لے خان کو کہ متوطن دہلی تھے عزت کیا تھا ان  
مرغضی خان نے اوسمیں دیا کی طرف برآمدہ سنگین بہت خوب بنایا ہو جب حضرت ہمایون شاہ دہلی میں تھے تو اکثر وہیں وہ صاحب  
محبس کرتے مینے بھی چار روز وہاں ہمیش کیا اوس مظفر خان حاکم دہلی نے پیشکش حاضر کیے اور باقی جاگیر دار اور اہل علیہ نے  
بھی پیشکش اور نذرین گزارین پھر مینے چاہا کہ پرگنہ پالم میں جو قریب ہے شکار قلعہ کھیلون لیکن لوگوں نے عرض کی کہ اگر وہ میں  
داخل ہونے کی ساعت بہت قریب ہے کہ پھر ویسی ساعت قریب مینے اسواسطے میں شکار موقوف کر کے کشی میں ٹھیکہ براہ دیا اگر کو  
چلا اور مینوں ذیقعدہ کو چار لڑکے اور تین دختر مرزا شاہ رخ کے کہ میرے والد سے ظاہر کیے تھے لوگ میرے پاس لائے مینے اون لوگوں  
کو اپنے معتبر مصاحبوں کے سپرد کیا اور لڑکیوں کو عمل میں دیا کہ سب بخوبی پرورش ہوں اور لکھنویں کو راجہ مان سنگھ تلوار تاس سے  
جو ملک پٹنہ اور بہار میں ہے بعد پونچھنے سات فرانوں کے حاضر درگاہ ہمایہ بھی خان اعظم کی طرح منافق اور کمندہ گزشتہ شمس دولت کا



جو کچھ اوسنے مجھے کیا اور مینہ اونکی عوض میں نیکیاں کیں خدا سے قتلے جلتا نہ خوب جانتا ہوا کوئی کسی سے نہ کر سکتا اس راجہ نے سوا بقیہ مراد وہ پیشکش کیے کوئی ایسا پسند نہ آیا کہ فیما بین شاہی دین داخل ہو چونکہ پروردہ میرے والد کا تھا اس واسطے بیٹے اور سکا کوئی تصور رو بہ رو اسکے کیا اور عنایات بادشاہی سے سزا دلایا

### تیسرا بخش جلوس میں نیت مانوس کا

دوسری تاریخ ذی الحجہ کی جمعرات کو مطابق غرہ فروردین کے آفتاب عالیشان برج حوت سے حضرت سرکاری محل میں کہ مقام شادی اور شادیانی اور اسکے کاجر و فوج بخش ہوا سردی اور نحران رسیدون کو خلعت نوروزی اور قباہی سبز سے ممتاز و سر پہنڈ کیا موضع رنگتین کی پانچ کوس اگر سے بحر مجلس نوروز مرتب ہوئی ساعت تحویل میں یہ فری و خرمی سے نیت پر بیٹھا سب امیون نے سہا بار باد دی کا نجران کو اسی مجلس میں منصب پنچہزاری ذات و سوار سے سرفراز کیا اور نواح جہان کو خدمت بخشیگری عنایت کی وزیر خان کو وزارت معدیہ بنگالہ سے معزول کر کے ابو الحسن شہاب خانی کو اوسکی جگہ بھیجا اور الدین قلی کو اگر سے کاکووال کیا اور چوگر نزار شریف میرے والد کا ہمراہ پڑتا تھا اس واسطے دل میں آیا کہ اگر میں زیارت سے مشرف ہو چکا تو لوگ جلسہ گنگے کہ بسبب واقع ہونے کے رامین زیارت حاصل کی سوسینہ یہ ارادہ کیا کہ سیدہ ہاشمہ مرین جاکر دوبارہ وہاں سے تھڑ زیارت کو حاضر ہوں اور جیسے میرے والد میرے پیدا ہونے کے واسطے اجیر تک پیادہ پائے تھے میں بھی پیادہ پا چلا اس سعادت کو حاصل کروں کاشکے اگر میرا راہ آنکھوں سے ملے ہو سکتی تو میری کمال سعادت تھی پھر شنبہ کے دن دوبہر کو پانچوین تاریخ اگر سے میں داخل ہوا چوانی اٹھنی پنچہزار روپیہ کی دونوں ہاتھوں سے ہانڈا تلے کے اندر دولتر سے میں رونق افروز ہوا اوسی دن راجہ نرسنگھ دیو نے ایک سفید چٹیا نذر کیا اگر چہ اور جانور ہندو چیر نہ سفید میرے چڑیا خانے میں تھے اور مینے اکثر دیکھے تھے لیکن سفید چٹیا نہ دیکھا تھا اوسکے دلغ سیاہ ہونا میں اسکی تیلے تھے اور سفید چٹیا میں اور سیاہ اور شکوہ کہ باس میں نے نو کھتے میں اور چڑیا اور کو اور تیر اور لولا اور طاؤس وغیرہ میرے یہاں بھی ہیں اور یہ کالا ہرن ہندوستان کے سوا اور کہیں نہیں ہوتا اور چکارہ سفید بھی اکثر دیکھا ہوا اور دھنیں دونوں جی تن ہمسرا جھوج ہاڈا کہ امر سے متعجب سے ہر حاضر ملازمت ہوا اور تین ہاتھی پیشکش کیے ایک اونمیں کا منجکوبت پسند آیا سرکار میں اوسکی قیمت پندرہ ہزار روپیہ ہوئے مینے اوسکو خاصہ ہاتھیوں میں رکھ کر اوسکا نام نرسنگھ لکھا کیا ہاتھی کی قیمت ہندوستان کے بیٹے راجون میں پچیس ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہوتی مگر آج کل بہت گران ہوا اور تن کو خطاب سر بلند راسے کا دایہاں صدر جہان کو منصب پنچہزاری ذات اور ڈیڑھ سو سوار سے سرفراز کیا اور عظم خان کو منصب چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے ممتاز کیا اور عبداللہ خان کو سہ ہزاری منصب اوپا نسو سوار سے مسطر خان اور بجا و سنگھ ہراک کو منصب دو ہزاری ذات اور نرہار سوار سے سر بلند کیا ابو الحسن دیوان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور عتاد اللہ کو سب سے ہزاری ذات اور دھانی سو سوار دیے اور پچیسویں تاریخ راجہ سوچ سنگھ طغانی فرزند خرم کا باریاب ہوا اور شہرام اپنے چچا قصور کے بیٹے کو ساتھ لایا بیانی کچلہ کچھ مشور رکھتا ہوا ساری ہاتھی کی خوب جانتا ہوا اور راجہ سوچ سنگھ شعری ہندی زبان سے ایک شاعر ہوا لایا تھا کہ میری طرح میں اوسے آسٹھ منوں کے اشعار نذر کیے کہ اگر آفتاب کا بیٹا ہوتا تو ہمیشہ دن رہتا اور رات ہرگز نہ ہوتی اس لیے کہ بعد غروب اوسکے کے بیٹیا اور سکا جائنشین اوسکا ہوتا اور جان کو روشن رکھتا محمد ولد اللہ کہ تھا ہے باپ کو حق تعالیٰ نے اس قسم کا بیٹا تھا کیا کہ بعد فوت ہونے اونکے کے لوگوں کو وہ دھاتم کہ تندرست کے ہو چکا آفتاب کو اس بات پر رشک ہوا کہ افسوس میرا بھی ایسا بیٹا ہو گا کہ جائنشین میرا ہو کہ جہان کو روشن کرنا اور رات نہ ہوتی جیسے روشنی طالع اور نور عدالت تھا باوجود

پندرہ

پندرہ

ایسے واقعہ جانکا کہ جہاں ایسا سنو اور روشن ہو گیا رات کا نام و نشان نہیں پایا جاتا اسطرح کھانا زہر مضمون شعر اسے ہند سے کم سنگا پڑا اس قرین کے مسئلہ میں سینے او سکوا ایک با تھی حرمت کیا راجپوت لوگ شاعر کو چارن کہتے ہیں ایک نے شعر وقت سے اس میں تین کو اسطرح برنظر کیا کہ گریہ پر دشتی جہاں افروز چٹ شبتی ہمیشہ بودی روز پڑا زانکہ چون اونفہہ ہنر بنو دی کلاہ گوشہ بہرہ پاشکر کز بعد نیکان پدیرے پڑا جانشین گشت آجینیں پیرے پڑا کہ زشتا گشتن آن شاہ کدکس باتم کرد باکرسلوہ روز پنجشنبہ گھوہین ماہ محرم سنہ ۱۰۸۰ میں جلال الدین سہو کو کہ نصب چار صدی ذات کا کھتا تھا اور خالی مردانگی سے تھا چنانچہ کنی لڑایوں میں اوس سے بڑے بڑے کام وقوع میں آئے تھے اور خطبے بالکل خالی تھا غنما بعر سچا س سال یا ساٹھ برس کے میں جوتون کی ہماری سے مرگیا فیون کھایا کرتا اور اکثر او سکوا کڑے کڑے کے مثل بنیر کے کھاتا اور غرر تھا کہ اکثر اوقات اپنے والدہ کے ہاتھ سے کھاتا جب ہماری او سکی نے زور پکڑا اور اتار مرگ اس کے معلوم ہونے لگے تو والدہ او سکی بقتضای کمال محبت جو فیون کہ وہ اپنے بیٹے کو کھلایا کرتی تھی اوس سے زیادہ کھا کر اپنے بیٹے کے فوت ہونے سے دو سٹ بعد وہ بھی مر گئی اتقدر محبت اپنے بیٹے پر کسی مان کی نہیں گئی ہو دو دن میں رسم کر کہ عورتیں بعد مر نے شوہروں کے خواہ بوا طم محبت یا و اسطرح محفوظ ناموس اپنے باپ وغیرہ اقربا کے اپنے تئیں جلا دیتی ہیں مگر مذون یا مسلمانوں میں سی سے ایسی بات ظہور میں کبھی نہیں آئی نیز جویں ماہ مذکور کی وہ گھوڑا کہ میرے سب گھوڑوں میں عمدہ تھا سینے بطور عنایت راجہ مانگ کر کہ حرمت کیا شاہ جاس نے یہ گھوڑا مع اور گھوڑوں کے اور کچھ تحفے عمدہ ہمراہ منوچر غلام متبر اپنے کے خدمت میں عرش ششیا نی کے بھیجا تھا اس گھوڑے کے حرمت ہونے سے راجہ مذکور اتقدر خوش ہوا کہ اگر ایک سلطنت او سکوا میں دیتا تو بھی اتنا خوش نہو واجب لائے تھے تو تین چار برس کا تھا اور ہندوستان میں بڑا ہوا چنانچہ اکثر نندگان درگاہ نے قوم غل اور راجپوت آغاں یہی عرض کی کہ ملک عراق سے ایسا اور کوئی گھوڑا ہندوستان میں نہیں آیا جب والد بزرگوار میرے نے ولایت خاندیس ایدو کن کے تئیں میرے بھائی دانیال کو حرمت فرمائے اگر سے میں تشریف لائے براہ حرمت او کو حکم ہوا کہ ایک چیز جو خاطر خواہ ہماری ہو مجھے مانگوں اونفہہ وقت پکار اس گھوڑے کی عرض کی مٹمس انکا قبول ہو کر گھوڑا او کو حرمت ہوا اور سر شنبہ بنیون ماہ مذکور کے کفری اسلام خان کی دستمل اور برجنر فوت ہونے جہاںگیر قلیخان صاحب صوبہ بنگالہ کے کے غلام خاص میرا تھا بونچی اپنے جوہر زانی اور استعدا فطری سے زمر سے میں امر اعظام کے نظام رکھتا تھا اوس کے فوت ہونے سے اگور رنج ہوا حکومت بنگالہ اور اتالیقی تیار ہو جہاںدار کی سینے اسلام خان کے بیٹے کو حرمت کی اور سچاے او سکے سینے فضل خان کو صاحب صوبہ بار کیا اور سپر حکم علی کا کہ سینے او سکوا واسطے چند خدمتوں کے برہانپور کو بھیجا تھا آیا اور چند بازیکر ساتھ اپنے لایا کہ وہ اپنا نظیر و عدیل نہیں سمجھتے تھے چنانچہ ایک اون میں سے ساتھ دس گیند کے کہ ہر ایک برابر نارنگی کے تھے اور ایک برابر ترنج کے اور ایک برابر رتی کے تھے ایسا کھیلتا تھا کہ اگر چہ وہ چھوٹی بڑی تھیں مگر کوئی خطا نہیں جاتی تھی اور ایسے ہی اور طرح طرح کے کھیل کرتا تھا کہ عقل حیران تھی اسی ایام میں ایک درویش سرنڈپ سے آیا اور چند جانور طرح طرح کے لایا دیوگ نام ایک جانور ہو کہ موند اور سینہ او سکوا بکری سے مشابہت تمام رکھتا ہو اور ہڈیت مجموعی او سکی ہڈر کی سی مگر دم نہیں رکھتا اور سرکات او سکے بند سیاہ بے دم کی سے کہ ہندی میں او سکوا مانس کہتے ہیں رکھتا ہو اور وہ برابر بوند کے دو تین بیٹے کے ہو اور عرصہ پانچ برس سے او س درویش دلریش کے پاس ہو معلوم ہوتا ہو کہ شاید اس سے زیادہ نہیں بڑھا ہو لک او سکے وہ ہو اور کید بھی کھاتا ہو جو کہ وہ از بس عجیب نظر آیا مصورون سے کہ کما کہ تصویر

کہ تصویر اسکی ساتھ حرکات مختلف کے کھینچیں بیٹھے اون میں نہایت بری دیکھتے ہیں آج کے روز مرزا فریدون بلا منہب  
 ایک راز و پانصدی ذات اور ایک رات میں سو سو اسے سرفراز ہوا اور حکم ہوا کہ بایندہ خان قتل جو تیرہ دسپاہی کی سے مرتبہ کبیر سنی  
 کو پونچھا ہوا فانی منصب دو ہزاری کے باگہ لیا تا رہے الف خان منصب بہت ہزاری ذات اور اسو سو کے سرفراز ہو منصب  
 فرزند اسلام خان صاحب صوبہ بنگال کا ساتھ چار ہزاری ذات اور تین ہزاری سوار کے مقر ہوا اور محافظ قلعہ تھاس کی ہمدرد  
 کشدر خان ولد لکھن خان کو کہ کے ہوئی اتھام خان منصب ہزاری ذات و صد سوار کے سرفراز ہو کر خدمت میں پونچھیں اور سلمان  
 نوازہ بنگال کے قریب و آخر ماہ منفر میں اس لکھن خان ولد و مقرر خان نے دس ہاتھی شکاریش کیے اور یہ منصب دو ہزاری ذات  
 اور ہزار و پانصد سوار کے سرفراز ہو کر خطاب جہانگیر خانی ممتاز ہوا اور ظفر خان منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے  
 صاحب افتخار ہوا اور دوسرے جگہ کے سیکرٹری کے ساتھ سوار کی تھی تا بیخ سولہ ہزار اسی ہزار و پونچھ سوار کے  
 میں راجہ مذکور کے ساتھ سرفرازی اور سکی کے ساتھ بھیجا اور قرب خان فی ہند کھپات سے ایک پردہ فرنگستانی بھیجا کہ اس مرتبہ تک  
 کام عدولان فرنگ کا نہیں دیکھا گیا اسی ایام میں پونچھیں میری خیمہ النساء بکیر اٹھ برس کے بسے دل و قی کی عیاری سے فوت  
 ہوئی اور کے بیٹے میرزا اولیٰ کہ بیٹے منصب ہزاری ذات اور دولت سوار کے سرفراز کیا اور خان حاجی اور رانہری کہہ تو ان کے  
 روم میں رہا تھا خالی اعتقویت اور معرفت سے نہیں اپنے آپ کو اپنی خوند کار کا مشورہ کر کے اگر کسی میں کہہ کر کچھ سنات  
 مجموعہ کئی رکھتا تھا اگر نظر احوال و وضع اسکی کے کسی نے ہند گان و گاہ سے تصدیق لہجی ہونے اور کے کسی نے کئی جنوں  
 سے کہ حضرت صاحب ترائی نے روم کو فتح کیا تھا اور ایلدزم بایزید حکم و امان کا گرفتار ہوا اور بعد لینے پٹیش اور تحصیل کمال  
 کل ولایت روم کے مقرر کیا کہ اسکا ملک پھر اسکو عنایت کرن لیکن اسی حد میان میں ایلدزم بایزید نے وفات کی تو ملک اس کے  
 بیٹے موسیٰ علی کو دیکر کوٹ آئے اب تک باوجود اسے احسان کے اور باوشتا چون کیطون سے کوئی نہیں آیا اور نہ لہجی بھجوا  
 کیسے یقین ہو کہ یہ شخص اور لہنری کا بیل شاہ روم کا ہرگز یہ بات میری سمجھ میں نہ آئی اور کسی نے اسکی گواہی نہ دی اس  
 واسطے میں نے فرمایا جان جا ہے چلا جاوے اور جو تھی راج الاول کو لڑکی بکلت سنگد کی داخل زمرہ پرستہ رانہ محل کی ہوئی یہی  
 داوی کے محل میں جاس اور کئی شادی کی کہ بہتہ ہوئی بھلا اس سب سے کہ راجہ مان سنگد نے ہمراہ کیا تھا ساتھ ہاتھی تھے اور جو بیٹہ  
 لانا ہو کہ منظور تھی اس واسطے چاہیے کہ مہمانت خان کو بھجوں اور ہر سوار بہتہ ہزار سواران کا رویدہ کے اس کے ساتھ مقرر کیے اور  
 پانچ سو آدمی اور دو ہزار گول چلے پایادہ اور تو پناہنے شہل اور پرستہ توپ کے مع خستہ تھیلین اور ستر ہاتھی اس کا کو میں کیے اور کلاک و کلاک  
 رو پیچہ نہ اس لشکر کے ساتھ سب ساتویں تاریخ اس ماہ کو شیریلان صدقا میرت اندر زدی کا کہ بیان اس کے احوال اور سلسلے کا کچھ  
 آگے ہو چکا ہر دستوں کے مرض سے مرگیا اور اس کے ظاہر احوال سے اخلص اور دوشی ظاہر تھی اگر عمر اس کو امان دیتی  
 اور خدمت میں رہتا تو منصب علی کو پونچھا اور ہر اپنور کے بخشی نے جو ڈالی آسمان کی بھیجی تھی مینے اس میں کا ایک لٹوا اور سو اچھے  
 بادل تو لے گا جو اچھا تھا ہونے تاریخ چار شنبہ کو میری داوی کے گھر میں مجلس وزن سالگرہ کی فہری حساب سے آکر سہ ہونے  
 مینے اس روز دن کو عورتوں اور فخر دن کو دلوایا بھارت کو جو تھی راج الاخر کی ظاہر تک متعلق آدمیوں کا خطاب ملک خانی  
 سے اور ملاقات شریعتی کو فضا علی اور کلاکات سے آہستہ اور علم تاریخ اور انساب کا خوب احاطہ تھا مینے خانی سے فرما  
 ہوئے اور دوسرے تاریخ عبدالمد کے بھائی پر خوردار نام کو خطاب کیا اور مونس خان پر مونس خان کو  
 نے ایک مرتبہ اس کے شہب کا کہ مرزا الف بیک کو کہان لگی وقت کا تھا بہت عمدہ اور نفیس سفید چہرہ کا اور اس کے

شادی اور نکاح کا بیان  
 ہے

مومنہ بیگم و اس بادشاہ کا معین کھوہا تھا نذر کیا مینے پسند کر کے فرمایا لڑکی اور میرے بچے والہ کا نام بھی اس کے کنارے پر کندہ کر دینے میں تھان قدیمی نگار خان اس دولت سپہ سالار نے ہی جیسے خدا داد حضرت امیرین شاہ کی نصیحت کی تھی اور میرے والد کے عہد فیض میں مرتبہ امارت کو پہنچا ہوا ہو سکا اپنا مقصد جانتے تھے اور فرمان قضا حرمیان اس مضمون کا کہ ولایت سنگرام کی جیسی کہ ایک سال وجہ انعام میں فرزند اسلام خان کے مقدر ہی ایک سال وجہ انعام میں انشغال خان معبود و بارہا کا مقدر ہوا اور مہابت خان کو منصب نہری ذات اور ڈھائی ہزار سوار سرفراز کیا اور پورے خان و گرجین خان تکریم کو منصب نہری ذات اور آٹھ سو سواروں کے متبار کیا چوبیس دین تاج مہابت خان کو مع امر اور اس سپاہ بیکہ کراچی سکوی کو تمہار کیا تھا حضرت علی خان کو خلعت دار سب اور فیصل خاص اور شمشیر صرع سے سربند ہوا اور نظیر خان عنایت سے نشان کے سرفراز ہو کر خلعت خاص اور خیمہ صرع سے ممتاز ہوا اور شہادت خان کو بھی نشان اور خلعت اور خاص باقی خاستہ کیا اور راجہ نرسنگہ دیو کو خلعت تاج و گھوڑا اور شنگی خان کو گھوڑا اور خیمہ صرع اور نشان دہس کچھو امہ کو اور علی علی کو درمن اور ہزر بیخان تین کو صدر پردہ انگلی اور ہمدان اور میر ملک شمشیر کو خیمہ صرع بنجھا اس طرح ہر امیر و سردار اپنے لائق انعام و اکرام سے سربند ہوا اور بیرون ہند تھا خان کہ یہ اوراق تین تھا برہان پور سے اگر خدمت میں حاضر ہوا زبیکہ مارے شوق کے قیاب آیا تھا اپنے سر کو میرے ہاتھوں پر ڈال دیا میں بھی محبت سے اس کا سرو ٹھکا کہ ہم نعل ہوا اور اس کی پیشانی پر پوسہ دیا وہ تبسج موتیوں کی اور تین قطعہ لعل فرمز کے مذہب کے کتیمت اولن سب جو اہر کی تین لاکھ روپی ہوئی اور سوا لکے ہر طرح کی جنس اور سامان سے بہت کچھ نذر کیا اور متھو چلی ہی الاول کو وزیر خان دیوان بنگالہ لے کر ملازمت حاصل کی ساتھ ہندو ماہہ باقی اور ایک قطعہ لعل قطبی کا نذر کیا جو خدا ن کو ہم سے تھا اور لائق ہر خدمت کے اس واسطے مینے اس کو فرمایا کہ خدمت میں نہ لہ کرے اور تمام خان جو اپنے پڑے بھائی اسلام خان سے کس طرح موافقت نہیں رکھتا تھا اور اس واسطے مینے اس کو حضور میں بلوایا تھا سو کل اس سے اگر ملازمت حاصل کی اور بالیسویں کو تصف خان نے ایک لعل سات ٹانگ کا کہ اس کے بھائی ابو القاسم خان نے کھمپا ہت میں بچہ ہزار روپیہ کو خریدا تھا لاکھ میرے نذر کیا ہر چند بہت عمدہ تھا لیکن میرے نزدیک ساتھ ہزار سے زیادہ کا نہیں اور باوجودیکہ دلیپ راجہ پسر راجہ رامی سنگھ سے بڑے قصور ہوئے تھے لیکن جو اسے فرزند خاندان کا واسطہ پڑا اس واسطے مینے سب معاف کر دیا اور صف خان کے اس کے بیٹے کے اگر ملازمت سے سرفزاری پائی اور پچیس ہزار روپیہ انھوں نے پیشکش کیے اور اس دن خان خانان نے نوٹے باقی پیشکش کیے اور جھارت کو غرہ ہماوی الشانی کی میری وادی کے مکان میں ورنہ کسی میں ہوا اور وہ میرا اس کا قہر ایتیسیر کر دیا اور جو تھا حصہ اس کا عورتوں کو دیا اور جو تھی تاج کو دیا کہ تصدی دیوانی کے خان غلام کو فروخت منصب ہفت ہزاری کے جاگیر خواہ کی دین اور اس مدد لوگ ایک ہر فی میرے پاس ملائے کہ وقت سے دوہنے دینی تھی اور ہر روز اس سے چار سیر دو دو گنا تھا جب تک مینے نہ کھانا کھا یا تھا ہر دن اور کسے ادب نہیں کے دوہہ میں کچھ مشرق نہیں کہتے ہیں کہ وہ دسے کو فائدہ کرتا ہو اور گنا رھون تاج راجہ مانگنے کے واسطے میرا تمام لشکر و کون کے کہ اس خدمت پر مقرب تھا خدمت اپنے وطن کی کہ امیر کو طلب کی مینے اپنا خاص باقی ہمت یا دست نامہ دیکر اس کو رخصت کیا اور پھر کو باجوہ تاج راجہ کہ جس میں میرے والد کا تھا سو اوصاف مقررہ کے تین چار ہزار روپے جہد مینے بھیلے کہ اس کے روضہ مبارک کے رہنے والوں نے تھرون کو تقسیم کر دین پھر اس میں عبداللہ پسر خان غلام کو خطاب سرفراز خانی کا دیا اور عبداللہ میر پسر قاسم خان کو خطاب بیگانی کا دیا اور غلام کو تین تاج خسرو کی دفتر کو بلا کر سینے دیکھا کوئی اولاد باپ سے اس کے بڑ بڑشاہ نہیں ہوئی بخیر می کہتے ہیں

اوسکا جونا باپ پر مبارک نین گراپ پر مبارک شو بچہ ظاہر ہوا کہ اقمی کہتے تھے اوتارن برس کے بعد بنویں نے مدت کی تھی  
 انکی بات ظاہر ہوئی اور اکیسویں تاریخ خانخانان نے دوسرے صاف کرنے ملک نظام الملک بکھی کا کہ میرے والد کے انتقال سے  
 اوسین خلعت اقمی ہوئے تھے کیا اور لکھنیا کہ اگر دو سال میں یہ خدمت ادا کر دیکھا تو مجرم ہوں لیکن اس شرط سے کہ سوا ایشیا کر قز  
 اوس صوبہ کے اور بارہ ہزار سوار اور دس لاکھ روپیہ خزانہ میری ہر ہی مقرر ہوئے حکم دیا کہ جلد یہ شکر اور خزانہ اوسکے ہاتھ  
 کر کے روانہ کریں پھر غلط خان بخشی ادا دیوں کو خدمت بشکریہ کی دکن کی دیکر عمدہ اوسکا امیر ہریم سین خان میر بحر کو عنایت کیا  
 اور غرہ رجب میں پشورہ خان اور کمال خان کے کہ ہندوگان روشناس سے تھے وفات پائی پشورہ خان کو شاہ طہاسپ نے  
 کہ بطریق غلامی میرے دادا کو دیا تھا آگے اوسکا نام سعادت تھا میرے والد کے وقت میں جب وہ فرار ش خاں کا کارو  
 ہوا تو اوسکو خطاب پشورہ خانی کا ملا اس خدمت میں کوئی اوسکے برابر باہر نہیں تھا اور نوے برس کی عمر میں چودہ برس کے  
 جوانوں سے بہتر تھا میرے اور میرے والد اور دادا امینوں کی اسے خدمت کی بڑی لکین داکم انھیں چاندہ لاکھ روپہ اوسکے بہ  
 اور ایک لاکھ اوسکا رعایت نام کمال نالاق بڑی لکین اوسکے والد کی رعایت سے دار و ملک نصف فرار ش خاں کی اوسکو نصف  
 کی کمال خان کو سینہ عنایت کی اور کمال خان بھی میرے ہندوگان غلط سے تھا وہلی کے کلاون سے اصل اوسکی بڑی اوسکی کمال  
 دیانت اور امانت سے سینہ بوجہ اعتماد اور سکوا پناہ بکاول بلی کیا تھا ایسے بچے خدمت گزار کہتے ہیں اوسکے دو بیٹے رہے ہیں نے  
 دون پر کمال رحمت کی لیکن آپ کی طرح کیا ہو سکتی ہیں چودہ دوسری تاریخ کو لعل نام کلاون سے کہ کہ عمری سے میرے والد کی  
 عنایت میں پرورش ہوا تھا اور ہندی تمام لگ اوسکو یا دتھے شہر برس کی عمر میں وفات پائی اوسکی لونڈیوں میں سے ایک بار  
 عمر کے ایفون لکھا کہ مر گئی مسلمان عورتوں میں نہیں وفادار کہ ہوتی ہیں ہندوستان خاص کر سہت میں کہ تو ایسے بنگال سے قدیم  
 تھی کہ رعایا وغیرہ بان کی اپنی اولاد میں سے ایک کو خواہر سے کر کے منجھا عوض زر حاصل کے حاکم کو دیا کرتے تھے  
 اور رفتہ رفتہ یہ رسوا در ملکوں میں بھی ہونے لگی تھی کہ ہر سال کئی لاکھ کے ضائع اور سہنسل ہوتے تھے سینہ حکم دیا کہ کوئی ایسا  
 کام کرنے پڑے اور بالکل خرید و فروخت خواہ ہر سوان کی جو عمر ہوں موتوف ہو جاوے اور اسلام خان اور اتنی حاکم کو  
 صوبہ بنگال کے اس ضمن کے فرمان لکھے گئے کہ جو پھر ایسا کام کرے اوسکو خوب سزا دینا اور جیکے پاس کمر خواہر سے راہو  
 لے لیا جاوے آجیک کسی لکھے بادشاہ نے ایسا حکم نہیں دیا کہ ہندوگان اکی کو جس سے آرام ہوا تھا راہد تعالیٰ چند روز میں بالکل  
 یہ بہت جلد جاوے گی اور آپ سمجھتی ہیں جو بادشاہ عباس کا کہ میرے تمام خاصہ گھوڑوں میں عمدہ تھا خانخانان کو سینہ رحمت کیا وہ  
 ایسا خوش ہوا کہ میان میں ہو سکتا واقع میں ایسا گھوڑا عمدہ بڑے قد کا ہندوستان میں نہیں آیا بڑا فروغ نام با تھی کہ اوس  
 میں شکل بڑے اور میں ہاتھوں کے اوسکو نہایت کیا اور جو کشن سنگھ ہر ای رعایت خان نے عمدہ خدمت کی اور رانا کی  
 لڑائی میں اوسکا پاؤں برچھی سے زخمی ہوا تھا اور میں آدمی رانا کے اوسنے اپنے ہاتھ سے اسے تھے اور قریب تین ہزار کے  
 قید کر لیے تھے اسواسطے سینے اوسکو منصب جو ہراری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور چودہویں تاریخ سینے کو لکھا کہ مرزا  
 قندہار کو باوے اتفاق سے جب یہ مرزا بیکر سے اسطرت جلا تو نہ فوت وہاں کے مالک سوار خان کی آئی یہ سردار خان متبر  
 نو کروں میں سے میرے چچا مرزا محمد علی کے ہر شہر و ریاست تھہریک کے سینے اوسکے فرزندوں کو نصف منصب اوسکا دیا اور پھر  
 شہر وین تاریخ زیادہ اپنے والد کے رخصت ملکہ کو گیا اگر چہ سکتا تو میرے یہ راہ قطع کرتا کہ وہ میرے جہاد ہونے کے لینے مقبور  
 سے اجمیر تک کہ ایک سو بیس کو جس پر حضرت خواجہ بزرگ کی زیارت کو گئے تھے میں اگر اٹھو سچ چلون تو بھی عوض نموسکے

فانی  
 فانی



جو جمع ہوئی تھیں میں نے تقسیم کر دیا اور سب بچے ظاہر ہوا کہ واسطے انتظام و کن کے ایک شاہزادہ بھیجا ضرور ہو تو اس واسطے میں نے کہا  
 کہ فرزند پروردگار اور ہر اندک کو ان کے کھانا اور سکی روانگی کا طیارہ کھسکے سماعت تجویز کریں حمایت خان کو جو سر کو بی را  
 پر مقرر تھا اور بعضی صلیت کے واسطے بلایا ہوا آیا تھا اس واسطے عبداللہ خان کو میں نے خطاب فیروز جنگی کا دیکر اسکی عرض را بچھا  
 عبداللہ خان بخشی کو ان کے ہمراہ کیا کہ سب لشکر کے منصب دار و دلو کو حکم سننا آوے کہ اسکی بیعت کریں اسکا لشکر و شکایت بہت تھی  
 جانیں اور چھٹی جہادی والا اول میں ایک گوجر بھی بکرا نذر کو لایا کہ بکری کی طرح اس کے تھن بھی تھے اور ایک پیالے قہوہ کے برابر  
 دو دو دیتا تھا میں اس کے دو دھو دینے سے کہ غلام احمد بھی نیک فال لی اور بھی تاریخ خرم مرہ خان کو خط کو منصب دو ہزاری دی  
 اور ڈیڑھ ہزار سوار سے سرفراز کر کے حکومت ملک سورتھہر کہ جو ناگڑھ مشہور ہے بھیجا اور حکم دیا کہ کو منصب پانچ سو فیات ذات اور  
 تیس سوار سے متناذر کے مسیح الزمان کے خطاب سے نامو کرنا اور سولہ تاریخ شریف موضع راجستان گھگھ کے واسطے بھیج  
 بائیسوں کو میں لاکھ روپیہ کے واسطے در خرچ لشکر دکن کے ہمراہ بر فیروز کے مقرر کیے تھے بلایک خزانچی کی تحویل میں سہز کے  
 اور پانچ لاکھ روپیہ اور پر فیروز کے خرچ کو اور حسین داخل کیے اور بدھ کو بیسیوں تاریخ جہاندار کہ پہلے نعلب الدین خان کو کہ کے ہمراہ  
 بھیجا گیا اس پر مقرر ہوا تھا اگر ملازمت سے باہج ہوا جو کو کوئی معلوم ہو اگر وہ نادرا و منڈ پر بھی چونکہ مسلمان کن کی طرف دل لگا ہوا  
 تھا اس واسطے عرفہ مادی الاخر میں امیر اللہ کو بھی اس طرف مقرر کیا اور عطای غلعت اور سپہ سر لند کیا اور کر جہاں پسر گناہ کو  
 منصب دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار سے عزت دیکر بر فیروز کے ہمراہ کیا پھر چوتھی تاریخ تین سو ستر سوار اعدادی لکھ لکھ کو  
 لانا کا طرف عبداللہ خان کے ساتھ مقرر کیے اور اس کو ایک سو گھوڑے سرکاری طویلے سے دیے کہ ہر اگلے جاوے کہیں  
 منصب دلاور اعدادی کو صلاح جاسنے دیوے پھر ستر ہون کو ایک لعل ساتھ ہزار روپیہ کا مینے پرویز کو اور ایک لعل لعل اور دو  
 ہون کی پالیس ہزار روپیہ کے ہونے خود کو معرفت کیے اور اٹھائیسویں تاریخ جہاندار کو منصب پانچ ہزاری ذات اور تین ہزار  
 سوار سے سر لند کیا اور اٹھویں جہاں لای بیس گھوڑے چار ہزاری منصب ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کر کے خدمت دکن پر  
 خدمت کیا پھر تاریخ نویں ہجرت کو شاہزادہ شہرار سے کجرات سے آکر ملازمت حاصل کی اور نکل کے دن چودھویں تاریخ فرزند پرورد  
 گار واسطے نیک کو اس کے خدمت کی اور غلعت اور سپہ خاصہ و فیروز شریف و خرم موضع عنایت کیا اور جو سوار و امرا کہ اس کے ہمراہ  
 معین ہوئے تھے بعد از مر تہا اور حالی کے ہر ایک کو سپہ و غلعت اور فیروز شریف اور خرم موضع سے خوشدل و سرا فرات کیا اور ہزار اعدادی  
 پر فیروز کے ساتھ دکن کی خدمت پہنچے پھر انھیں دونوں میں عرض عبداللہ خان کی آئی کہ میں نے ہاڑوں سے سنت قداموں میں نا  
 کا بیکار ہر چند ہاتھی اور اسباب اسکا میرے ہاتھ آیا یہ بات کو یاد ہو کر مجھ اوس سے نکل گیا اسکن جو میں نے اسکو ہر طرح  
 ننگ کی پھر فیروز میں کو کہ غریب گرفتار ہوا مارا جاوے اس واسطے میں نے خان مذکور کو منصب پانچ ہزاری ذات سے سرفراز  
 کیا اور سچ موتوں کی قیمتی دس ہزار روپیہ پر فیروز کو دی اور جو ملک خاندیس اور برابر پر ویز کو پہلے سے عنایت ہوا تھا اس واسطے  
 غلام احمد بھی اسکو معرفت کیا اور تین سو گھوڑے اس کے ساتھ مقرر کیے کہ جس اعدادی اور منصب دار کو مناسب جانے عنایت  
 کرے اور بیسیویں کو سین خان باہر دھانی ہزاروی منصب ذات اور ساڑھے فیروز سو سوار سے سرفراز ہو کر خدمت فرمادی  
 سرکار احمد پر مقرر ہوا اور دھندلہ چوتھی شہان کو ایک ہاتھی و برہر خان کو دیا اور بعد بائیسویں تاریخ کو میں نے حکم دیا کہ  
 ننگ دیوہ کہ جہاں خندا کی باہر ارون میں ہے اگے اور جسے بازی ہو تو وہ ہر کوئی اس باب میں بہت تامل کیا جائے بیسیوں  
 کو ایک غیر شہر خانہ خاصہ سے گاسے سے لڑنے کو کھوایا بہت لوگ تماشے کو آئے تھے جذبہ جگ بھی تھے وہ شہر پر طرین

تاریخ  
 ہجرت  
 ۱۰۸۰

تاریخ  
 ہجرت  
 ۱۰۸۰

تاریخ  
 ہجرت  
 ۱۰۸۰



سلطان بختیار خاں  
نور محمد بن  
در اصل نام ایک مقام  
ایران میں ہے

کھیل کے ایک بہن جوگی کا بیٹ لگیا اور اسکو گر کر چڑھا اور جیسے مادہ سے بنی کرنا پھر اسطرح اوپر چڑھنے لگا اور کئی دن برابر یہی  
حرکت کی چونکہ یہ اعجب تھا اسواسطے لکھا گیا اور دوسری رمضان کو عنایت خان صاحب التماس بہرام خان کے منصب ڈیڑھ ہزار  
ذات اور آٹھ سو سوار سے ممتاز ہوا اور فریون خان بھلا اس کو منصب ڈھائی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا اختیار عطا اور ہزار  
تو کو سونا چاندی اور ہزار روپیہ دیں اور قریب آفتاب کے برج عقرب میں کہ جسکو ہندو سنگلات کہتے ہیں بیٹھنے صدقہ کیے اور لوہے جیسے  
میرے سوین کو ایک باغی شاہریک یوزی کو بیٹھنے محرت کیا اور سلام اندر عرب کہ بہارک نام حکم در قول کے قریب ایک کچھو کچھو  
تو ہم کے شاہ عباس کے پاس سے میرے پاس آیا بیٹھنے اسکو منصب چار صدی ذات اور دو سو سوار سے سرفراز کیا اور پھر دوبارہ  
اور فریون کو دسویں ایک سو تیراؤنٹے منصب دار اور چھالیس احمدی تھے پرویز کے چچے دکن کو بھیجا اور پاس پاس اپنے ایک شہر  
کے حوالے کیے کہ پرویز کو پونہا دے اور تیرہ یونین تاج بہرہ کو بیٹھنوں میری خاطر میں گزارا تھا اسکو اس طرح بیٹھنے غزل میں لکھا  
سہ من چون کہ کوثر حضرت برادر سرد باختر ناسیدہ و گر بزرگ سرد پستانہ می خرمی مست تو حالی پڑا سپند یکا کہ سباد انظر سرد  
در وصل دوست شمع در بحر ہے قرار داد انجمن غزل کی گھڑا سرد سرد بدوش شہر کہ پرویز وصال کو فرما دازان زمان کہ مازین  
خبر سرد پیا وقت نیاز و بحر جہا نگہ پر ہم داسیدہ انکہ شعلہ نور اثر سرد پچہ کہ شہر پند بھون تاج پاس ہزار رو پیٹھن حسین غزل کی لکھی  
کی اسحق کے لیے اور اسکو کون میں بیٹھنے اور بیٹھنوں میں سلطان حسین مرزا زین بہرام مرزا ابن شاہ اسماعیل صفوی ترکہ فرزند  
خود کے ساتھ اس لڑکی کی شگلی کی تھی اور شہر یونین کو مبارک خان شروانی کو منصب ہزاری ذات اور تین سو سواروں سے  
سرفراز کیا اور پانچ ہزار روپیہ اسکو محرت کیے اور حاجی بے اوزرب کو چار ہزار روپیہ اور با بیٹھن تاج ایک لعل اور ایک  
موتی شہر بار کو عنایت کیا اور لاکھ روپیہ ہر خرچ اون کیون کو کہ خدمت میں پرمقررتے تھے اور دو ہزار روپیہ خرچ بیگ مصور کو کہ چتر  
نور محرت کیے اور چار ہزار روپیہ با حسن بال کے خرچ کو بھیجا اور ہزار روپیہ حوالے لامل احمد مکران اور ملار ورجان شہر ازی  
کے کیے اور حضرت شیخ سیدم کے عرس میں اونکے روضہ میں صرف کریت اور ایک ہاتھی محمد حسین کتاب کو اور ہزار روپیہ خواجہ علی گزنی  
امامی کو محرت کیے اور عبداللہ دیوانی کو حکم کیا کہ منصب مرتضی خان کو مطابق پچہ ہزاری ذات اور سوار کے اعتبار کر کے کاگیر  
تھا وہ کی دینا ہماری چند خانو کو کہ بیٹھنے کو اگر کے بھیجے کا حکم دیا کہ ہزار پیادے زمیندار اگر سے نوکر رکھے دکن میں پرویز  
کے پاس لے جاوے اور پانچ لاکھ روپیہ پرویز کی مدد خرچ کو مقرر کیے اور محلات چھٹی شوال کو سلام خان منصب پچہ ہزاری ذات  
اور سوار سے سرفراز ہوا دیوانے اوزرب کو منصب ڈیڑھ ہزاری اور ملار خان کو منصب ڈھائی ہزاری عنایت ہوا اور دو ہزار روپیہ  
بیٹھنے الزمان سپہرہ اشامیخ اور ہزار روپیہ پانچان معر کو محرت ہوسے اور بیٹھنے حکم کیا کہ لغارہ اسکو ملا کر جس کا منصب سپہ ہزاری  
بازیا دہوا و پانچ ہزار روپیہ زندہ دے واسطے تعمیر علی بابا حسن ابدال اور ملان کی محارت کے حالہ ابو الفنا پسر محمد  
ابو شمس کے کیے کہ اپنے اہل ہا سے دہان کا بل اور محارت بنو اسے اور بیٹھنے کو تیرہ یونین تاج چاندی غزل کی دینے سے چاندی  
جو ناشرع ہوا بیان ملک کے پانچ گھڑی رات گئے تاکہ سب سیاہ ہو گیا اسوا و سکی و دفع محوت کو بیٹھنے آپ کو سونا چاندی اور ہزار روپیہ  
میں تو لا اور ہاتھی گھڑے وغیرہ تصدق کیے یہ سب مال پندرہ ہزار روپیہ کا ہوا و سب فقیر دن کو ہوا و با بیٹھنوں ناسر پھر اچھند  
کو لے دینے اپنی لڑکی میری خدمت گاری میں دی بیٹھنے بعد قبول محل میں داخل کی اور میرے خاں بیٹھنے میرے شہریت کو کہ فوجہ اوصاف پڑے  
وغیرہ کا تھا ایک ہاتھی عنایت کیا اور عنایت اندر کو خطاب عنایت خانی کا دیا اور پچہ ہزار روپیہ وغیرہ فقیرہ میں بدلی چند منسلک اندری  
ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور ایک تہنہ کھپوہ مصرع فرزند خورم کو عنایت کیا اور ملان کی لڑکی میری طرفت خاں خانان کے



پاس دکن میں کچھ پیغام لگیا تھا ان دنوں میں لوٹ آیا اور ایک محل اور دو موتی قیمتی میں ہزار روپے کے خانخاناں کے بھیجے ہوئے  
 مجھے نذر کیے اور یہ حوالہ الدین حسین برہان پور سے حسب الطلب آکر حاضر ہوا اور دو ہزار روپے کا مٹھا حاجت خان دکنی کو بخشا  
 کیے چشم تاج پیلے پرویز کے بھیجے سے برہان پور میں خانخاناں کی عرضی مع عریض امیر کے آئی کہ دکنی جمع ہو کر  
 مقام سدا میں ہرن جب سینے جانا کہ باوجود وہ انکی پرویز کے ابھی وہاں حاجت اور ملک کی جو اس واسطے جا کر خود اس واسطے  
 ہوں اور نصف خان کی عرضی سے بھی میرے جانا اور دھڑنا سب معلوم ہوا اور عادل خان چا پوری نے لکھا کہ اگر کوئی مستعد  
 یہاں آوے تو کچھ ضروری باتیں اس سے کہلا بھیجوں امید ہو کہ وہ میں دوستی ان لوگوں کی جو اس واسطے سینے اپنے امیر کے  
 اور دھڑ جانے کی صلاح کی کہ ہم نفس اپنی اسے ظاہر کرنے فرزند خاں خاں نے عرض کیا کہ باوجود اسے امیروں کے کہ دکن لینے  
 کو گئے ہوں خود حضرت کا جانا اور دھڑ ورنہ اگر حکم ہو تو میں شاہزادے کے پاس جا کر اس حدت کو پورا کروں انشا اللہ تعالیٰ  
 بخوبی انجام دوں گا اور سب نے یہی صلاح پسند کی چرنہ میں اسکی جلائی بناتا تھا لیکن اس بڑی مہم فحشت دی اور فرما بید  
 درستی جلد آنا ایک سال سے زیادہ نہ ہنسنا مشکل کو شراہوین ذلیقہ کی کوون اسکی روانگی کا تھا غلٹ خاصہ و ذری اور خاصہ گھوڑا ہاتھ  
 مرصع اور شیر مرصع اور خاصہ ہاتھی بیٹے اور سکو محنت کر کے نشان و نشانہ دیا اور ذلی خان کو کہ میرا مخلص تھا گھوڑا اور بدخرج  
 و غلٹ و دیگر منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا اور خاں خاں کے ساتھ اسکو اس واسطے مقرر  
 کیا کہ اگر حسب الطلب عادل خان کے اس کے پاس کیل وکیل کر کے بھیجے تو اسکو بھیجے اور لنکو پنڈت کو کہ میرے والد کے عہد  
 میں عادل خان کی طرٹ سے دایا اور پیش لیکر آیا تھا اسکو بھی خاں خاں کے ہمراہ رخصت کیا اور اسے و غلٹ اور نقد عنایت  
 کیا اور جو امرا اور سپاہ کہ عبداللہ خان کے ساتھ لڑا کی تنبیہ کو معین ہوئی تھی مثل راجہ نرسنگھ دیو اور شہباجت خاں اور راجہ  
 بکراجیت وغیرہ و دین سے پانچ ہزار سو اور کو فرزند خاں خاں کی ملک پر مقرر کیا اور مستر خان کو بتا کہ بھیجا کہ ان لوگوں کو لیا کر  
 او میں میں خاں خاں کے پاس کر آوے اور درمی خانہ کے لوگوں سے کچھ سات ہزار سوار مثل سیف خان بارہو اور جانا  
 بے اور بک اور اسلام اندر عرب بھیجا مبارک حرب کا کہ ملک جو ترہ اور درقول اس کے نصرت میں تھا اور دوسرے منصبدار اور  
 اہل قرب اس کے ہمراہ گئے اور رخصت کے وقت ہر ایک کو اضافہ منصب اور غلٹ اور بدخرج سے سرفراز کیا اور بھدی بیگ  
 کو بخشی لشکر کا کر کے دس لاکھ روپیہ مقرر کیے کہ ہمراہ کر آوین اور پرچہ کو خاصہ گھوڑا اور خانخاناں اور باقی امیروں کو کہ وہاں  
 مقرر تھے غلٹ دیے اور بعد درستی ان امور کے بقصد شکامین شہر سے باہر گیا اور ہزار روپیہ میر علی اکبر کو دیے اور جو کچھ منسل  
 برج تھی بنجیال اس کے کہ مبادا سپاہ سے کھیت خراب ہو جاوین تعلقہ دار و گوسم کیوں کے مقرر کیا کہ نہ رعت کی حفاظت کریں نہ  
 جسکی نہ رعت روز جاوے اسکا صرف شاہی خزانے سے دلاوین اور سو ہزار روپے خانخاناں کے لڑکے کو اور ہزار  
 روپیہ عبدالرسم خرکو اور نہ لڑ لقا چاہی دکنی کو لڑتین بدخرج عنایت کیے اور بارہوین کو بنجر خان عبداللہ خان کا بھائی مع اصل منہ  
 منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سواروں سے اور بہادر خاں و دوسرا بھائی اسکا منصب تین صدی ذات اور تین سو سواروں  
 سے سرفراز ہوئے اسدن و دہرن اور ایک ہرتی شکار ہوئی تیرہوین تاسخ خاصہ گھوڑا خاں خاں کو محنت کیا کہ دکن میں بھیجا  
 جاوے اور بیچ الزمان پسر مزار شاہ رخ کو منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سوار عنایت ہوئے اور پانچ ہزار روپیہ بدخرج دکن  
 خانخاناں کے ساتھ میں دکن کی نوکری پر روانہ کیا اور اسدن و دہرن اور تین ہرتی شکار ہوئے و دہرن چار شہنشاہ کو ایک ماہ  
 نیل گاؤ اور ایک کالاہرن سینے بندوں سے مارا نہ دہوین کو ایک ماہ نیل گاؤ اور ایک چکارہ بندوں سے اور دہرن دہوین کو دو نیل

اور ایک موٹی مٹائی تھی، خان کا گرات سے اور ایک نقون دان مرصع بھیجا جو اتقرب خان کا بندر کھپایت سے سیکر ملا خطے میں گذرا  
 بنیوین تاریخ کو ایک شیرینی اور ایک نیل گاؤں میں جن دونوں سے ماری اوس شیرینی کے ہمراہ دو بچے بھی تھے لیکن بھائی  
 چھپ گئے مینے کہا اؤ کوٹھو نہ ٹھکر لادین جب میں مشرل پڑا ایک بچہ اوسکا فرزند خود مینے لاکر تڑکایا اور دوسرا بچہ دوسرے دن مہاتان  
 پکڑ لایا اور بانیوین کو مینے ایک نیل گاؤں کا بندوق مانا چاہا تھا کہ اوسکے سامنے ایک اردلی اور دو کدرا گئے وہ بچہ کہ کھانک لے  
 مینے غصے سے اوس بارولی کو مڑا ڈالا اور کمارون کے پادوں کو اگر گڑھون پر سوار کر کے لشکر کے گرو پھرا باکر پھر کوئی ایسا کام  
 کرے لیکن جیسے بہت چٹا یا پھر گھوڑے پر سوار ہو کر بازو جھڑکا شکار کرتا ہوا منزل کو آیا پھر کھون ایک بڑا نیل گاؤں پہنچا لیکن  
 بندوق سے مینے ملا اور اوسکو خوش ہو کر منصب تین صدی ذات اور پانسو سوار سمجھ اصل و اصغر کے سر فرزند کیا بعد کو  
 چوبیسویں تاریخ صفدر خان نے صوبہ بہار سے اگر سعادت باریابی حاصل کی اور ایک اشرفی نذرانہ ایک شمشیر عمدہ اور پانچ  
 ماہ نیل اور ایک ہاتھی خریش کش کے مینے اون جن سے رہا تھی پسند کر لیا اور اوسمیں یادگار خواجہ سمرقندی نے بیج سے اگر  
 ملازمت حاصل کی اور ایک کتاب تصویر دین کی اور چند سہ اور دوسرے تحفے بخشش کیے مینے اوسکو خلعت سے ممتاز کیا  
 اور چار شیشہ بیٹی و بیجو کو معز الملک کہ بخشگی لشکر سے جو سرکوبی رانا کو گیا تھا موقوف ہو کر خراب و خستہ بحالت بیماری ملاوت  
 سر ملندہ ہوا جو ہونے تاریخ محمد الرعیم شریقی نصیرین کہ بھرم رفاقت و ہمارا ہی خسرو کے گدھے کی کھال پہنا کر قید کیا تھا بیٹے سنا  
 کر کے منصب یوز پاشی اور تیس سواروں سے سرفراز کیا اور حکم کیا کہ شمشیر میں جا کر وہاں کے بخشی کے ساتھ ہر اہل خانہ  
 اور باقی جاگیرداروں اور احدیوں کو خوب دھکے فرمادیں انکی لکھ لاءے اور پھین دنون کشور خان ولد قطب خان نے  
 قلعہ تھانہ سے اگر سعادت نصرت اور کونر ش کی حاصل کی

### پانچواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

اتوار کو چوبیسویں فروری کے بعد دو پہر اور مین کھڑی دن کے آفتاب نے خانہ محل میں کدوالہ الشرف اوسکا ہر تحویل کی مینے  
 مقامہاں محل پر گنہ باری میں مجلس نوروز کی آراستہ کی اور ٹیل اپنے والد کے تحت پر میٹھا اور صبح کو نوروز کے دن مطابق غزوہ ماہ  
 فروری کے دہرین دربار عام کیا سب اہل اسلام کو ملے اور مبارکباد دی دینے لگے پیشکشیں بعضے ایسوں کی ملاحظہ سے گذر  
 خان غفلت سے ایک وقتی جانہار روپے کا پیش کیا اور میران صدر جہان نے اٹھائیس شکاری پریشل بازو جھڑو وغیرہ مع اور تحفوں  
 کے نذر کیے حاجت خان نے دو صندوقچہ رنگستان کے بلوری پیش کیے کہ سب بھائی کے جوانوں میں کھین باہر سے معلوم  
 ہوا تھا کہ کشور خان بامیس ہاتھی نر فادہ نذیر کے اسطرح ہر کسی نے موافق اپنے نذر اور پیشکش کیے لفراسد پر شتم اور شربت  
 اون نذرانوں کی تحویل داری پر مقرر ہوا اور سارنگ لکھو کو کہ پرینڈ اور رام کے پاس فراہم لیا گیا لکھو دن میں مقرر ہوا تھا مینے  
 قبر کہ خاصہ اوسے سر ملندہ کیا اور شیخ حسام الدین سپہ فرغانہ خوشی کو کہ فقیراں اختیار کی تھی ہزار روپیہ اور دو شالہ بھیجا نوروز کے  
 دوسرے دن شکار کو سوار ہوا اور شیر اور ایک شیرینی ماری جو تیکے اور کر شیر وچ لپٹ گئے تھے مینے اوتکو انعام دیکر بلایا نہ  
 زیادہ کچھ پھر تاریخ چوبیسویں فروری کو نوروز کا جلوس نکلا گیا جب ہوا میں گرمی پیدا ہوئی اور اگر گھڑیوں آنکی ساحت قریب  
 آتی تو مینے روپ باسن کی مقام کیا اور چند روزہ نوروز کا شکار کھیل لاسنہ کو غزوہ محمد سنہ اکھڑا اور مینے چری میں روپ خواص  
 کہ روپ باسن لے لیا تھا پیشکش آراستہ کر کے نذر گذرانی مجبور چپ نہ آیا تھا لیا اور باقی اوسکو بطریق انعام کے دیا اور نصیرین دنون  
 میں با زید بنگلی اور اوسکے بھائی جو بنگالہ سے آئے تھے دربار میں سعادت سلام سے مشرف ہوئے اور سید آدم بارہ ہلد

سید قاسم کا بھی جو اہم بادگجرات سے آیا تھا باریاب ہوا اور ایک ہاتھی نذر کیا اور سینے فوج داری صوبہ ملتان کی تاج خان کی لیکر اہل بے  
 اور بک کو شہریت کی پھر دو شنبہ کو سینے منڈا کر باغ میں جو شہر سے قریب تھا اکر نزول کیا اور پھر کو ایک پھر دو گھڑی دن چڑھے موافق شہر  
 نجوم کے شہر کی طرف چلا آیا دی کے قریب تک گھوڑے پر سوار تھا اور شہر میں ہاتھی پر سوار آیا کہ لوگ میرے دیکھنے کے نظر بہن  
 اور دونوں طرف روپیہ بانٹا ہوا وہر کو شہر میں داخل ہوا اور حکم دیا کہ توافق نور دوسکے دیوان خانہ سجادین بعد کریش کے میں جیہ  
 جا کر ٹھیکہ اور خواجہ جہان پیلے پیشکش لایا جو کچھ مجھ کو قسم جو اہم اور اسباب سے پسند آیا لے لیا اور باقی انکو انعام میں دیا اور سینے حکم  
 دیا تھا کہ شہر میں چل کر مجھے عرض کریں کہ اس مدت میں اتنے جانور شکار ہوئے اس واسطے مجھے لوگوں نے عرض کی کہ میں دنوں  
 میں سات شیر اور ستھیل گاؤں فرواد اور گاؤں کیا دن ہرن ترسیلہ اور بٹائی مادہ ہرن و زکری وغیرہ اور ایک سو اوتیس لاکھ طلاوس  
 و سرباب وغیرہ اور دیگر اترتیس چھل اکر اترتیس سو باسٹھ جانور چند و پرند و دریائی شکار ہوئے ساتویں تا بیسویں جمعہ کو مقرر خان  
 نے بندر کھنپیت اور سورت سے اکر سعادت ملازمت حاصل کی جو اہرات اور سلمان مرتع اور برتن سونے چاندی و نمکستان  
 کے اور دوسرے نفیس تحفے اور لوہی و عمامہ جشی اور عربی گھوڑے اور ہر قسم کی چیزیں عمدہ لایا تھا چنانچہ ڈھالی سینے میں اولیٰ جمعہ پر  
 ملا حظہ خاص میں ہوئے اور اکثر پسندائیں اور انھیں و فون میں صفدر خان کو کہ منصب خراسانیات اور پانسو سوار اور تاج سرفراز تھا  
 پانسو ذات اور دو سو سواروں سے سینے ممتاز کیا نشان دیکر سر بلند کیا اور اسکی اگلی جاگیر پر نعمت کیا اور کشور خان اور فریدون کی  
 برلاس کو بھی حلقہ مرحمت کیا اور ایک ہاتھی فوج کا واسطے افضل خان کے اونکے بیٹے پشتون کے کو اٹے کیا کہ اپنے والے کے پاس  
 ایجا و اور جو احیہ میں کو کہ حضرت معین الدین شیخی کی اولاد سے ہیں خج ششماہی ہزار روپیہ دے دیے اور کتاب زرینی تو خٹھا ملا یہ علی صہو کی  
 لکھی ہوئی سنہری جلد کی خانمانان نے بطور پیشکش کے بھیجی ہزار اشرفی قیمت کی تھی اور سکے وکیل معصوم نے نذر کی اور روز شرف  
 آفتاب تک ہمیشہ نذرین امیر دن کی ملاحظہ سے گذرتی رہیں اور میں سے جو پسندائیں اونکو میں قبول کرتا تھا باقیوں کو وہاں پر دیتا  
 پنجشنبہ پر ہوئے کو اوتیسویں فروردین کی کہ دن شرف آفتاب تھا مجھ میں شہنشاہ کے چہرین نشہ کی سینے جمع کرانے اور حکم  
 کیا کہ نوکر و درویش سے جسکو جو مطلوب ہوگا وہ اکثر دن نے شراب اور کسی نے مفرج اور کسی نے افیون کھانی اور کبوس عمدہ  
 ہوئی جہانگیر خانی نے ایک تخت کمرات سے نئے طور کا بھیجا تھا ملا خط سے گذرا اور اس دوزخمانک کو سینے نشانِ حمت کیا اور  
 سینے اور جلوس میں چل کر کیا تھا کہ کوئی خواجہ سرانگیا کرے اور کوئی خرید و فروخت متوقوف ہو اور جو ایسا کرے گا وہ گنگار ہو گا اندرون  
 افضل خان نے کوئی گنگار کا کوں کو صوبہ ہمارے بھیجا کہ انھوں نے یہ کام کیا تھا سینے ان سبکو واکم عیس کی اور جہرات کی  
 شہب کو بارہویں تاریخ ایک عیب تصدیش آیا کہ چندتوال دہلی کے میرے روبرو گا رہے تھے اور سیدی شاہ کو فوجیوں کی طرح  
 حال آتا تھا اور یہ بیت حضرت امیر خسرو کی شہجی جاتی تھی ہر قوم راست راہی دینی و تہلہ گا رہے و قوم قبلہ بہت کو دم بہت کج کلا  
 کہ ناگاہ ملا علی حکر نے کہ اپنے فن میں سنے نال اور خلیفہ اور غم شکار یہ میرہ تھا اور سینے لڑکچہ بن میں اس کے باپ سے پڑھا  
 تھا سانسے سے آیا اور بولا سینے اپنے باپ سے سنا ہے کہ کہین حضرت شیخ الشیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز نے میری پلی  
 سر پر رکھے ہوئے کہ نہ زمانہ ایک کوٹھے سے ہندوؤں کی عبادت کا ناشاد دیکھ رہے تھے اس حال میں وہاں امیر خسرو و شریف  
 لائے حضرت شیخ موصوف نے ان سے فرمایا کہ اس قوم کو دیکھتے ہو اور یہ مصرع زبان سے فرمایا ہر قوم دست  
 لوی وئی و قبلہ گاہے پناہ امیر خسرو نے سنے نال یہ دو مصرع حضرت شیخ کیطرت اشارہ کر کے پڑھا پس قبلہ بہت کو  
 برکت بکلا ہی بے عرض حیاوس ملائے نہ بات کسی اور مصرع اخیر کا یہ حکم کہا کہ برکت کج کلا ہی تو اس کا حال بدگیا اور جہوش

ہو کر گریہ امین اور سکے گھبرا کر اسکے سر پر کھڑا ہوا لوگوں نے صرغ یعنی مرگی کا گمان کیا جو طبیب حاضر تھا گھبرا کر  
 نبض دیکھنے لگے اور دو امین منگو امین اور چہنچہ کو ششید کہن فائدہ نہ ہوا وہ پہلی ہی گرنے کے وقت تمام ہو گیا تھا لیکن  
 بدن کی گرمی سے خیال حیات کا تھا تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ مر چکا ہے آخر وہ اسکی لاش اور چکارا اسکے مکان پر پڑے گئے سینے  
 ایسی موت جب تک نہ کی تھی میں نے بہت بیخارج اسکے دفن و کفن کا اور اسکے بیٹوں کے پاس بھیجا تو جو اسکی لاش دہلی کی طرف  
 لے گئے کہ اسکے بزرگوں کے مقبرے میں دفن کریں بعد کو ایک سو تین تاریخ کشور خان کہ پڑھ کر ہزاری منصب لکھا تھا منصب  
 و ہزاری ذات اور سوار سے سرفراز ہوا اور بنایت خرائق گھوڑے طویلہ خاص اور خلعت خاصہ سے کہ بہت حدیث تھا  
 ممتاز ہوا اور خدمت فوجہاری ملک اور چھہ کی اسکے نامزد کی اور اس ملک کے سرکشوں کی تنبیہ کو روانہ کیا اور باندہ بنگلی کو  
 بھی خلعت اور سپہ ممتاز کر کے مع اسکے بھائیوں کے کشور خان کے ہمراہی میں روانہ کیا اور خاص ہاتھیوں میں ایک باقی عالم  
 کہان نامہ صیب لکھ ہمارا لاجہ ہانستہ کیواسے بھیجا اور کیشو و سہ مار کو ایک خاص گھوڑا بنگالین بھیجا یا اور عرب خان جاکر اور جلال آباد  
 کو ایک ماہ و فیل عنایت ہوئی اور وہیں انہوں نے ہاتھ خاں ایک عمدہ باقی بنگال سے بطور پیشکش بھیجے تھے پسند کر کے خاصہ ہاتھیوں میں اسکو  
 و فل کیا اور حد ریگان کہ لشکر نگارش کی سرداری پر مقرر تھا باعث نیکدہتی کے مع اپنے فرزندوں کے انصاف سے سرفراز ہوا پٹیل خاص  
 منصب اور سکا و ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا تھا پانسو اور نصف کے اسکو حرمت کیے اور ایک تختی سونکی مرصع کار واسطے سپہ  
 پرویز کے لعل مرور سے بنوائی تھی اور اکیس ہزار روپیہ قیمت اور اسکی تختی خانبہان کے پاس بھیجا صیب اسد سپہ سربراہ جاکر پانچور  
 کہلان میں بھیجی اور انھیں دو نمین بجاؤ نامہ ہوا کہ کوکب پسر قرقان کا ایک خناسی سے ملکر اسکا عقد ہوا اور اسکی کفریہ باتوں کو دیکھ  
 قبول کر کے عبد اللطیف پر تقریب خان اور شریف اپنے چچا زاد بھائی کو گمراہی میں اپنے شریک کیا پھر بعد کھانہ میں بھیجے کہ جب اسکو دلایا تو  
 سب اہمات باتیں بیان کر دیں کہ اسکا ذکر مکروہ معلوم ہوتا ہے لیکن میں نے واسطے تنبیہ اور تادیب کوکب اور شریف کو بعد زور کوکب قید کیا اور  
 عبد اللطیف کو ایک ڈرتے رہو ماسک اور یہ تنبیہ خاص سپاہ حفظ شریعت کے میں عمل میں لایا کہ اور جلال پھر ایسی باتوں کی ہوس نکریں  
 اور دوشنبہ کو چوبیسویں تاریخ معطر خان دہلی کی طرف روانہ ہوا وہاں کے مفردوں کو سزا و انتہا بت خان دہلی کو دس ہزار روپیہ  
 ہوسے اور شیخ حسین و ششی کوکر واسطے لے جانے فرماؤں اور عنایتوں کے اسرا بنگال کی طرف مقرر ہوا تھا خدمت کیا اور سلام خان کو اپنی  
 خدمت کے باعث سے منصب ہزاری ذات اور سوار اور خلعت خاص سے سرفراز کیا اور کشور خان کو بھی خلعت خاص دیا اور لاجہ بکبان کو  
 سپہ خرائق عنایت کیا اس طرح سب اسکو خلعت اور سپاہ گھوڑے عنایت کیے اور فریدان بلاس کو کہ منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور تیرہ سو  
 سوار کا سرفراز تھا و ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ممتاز کیا اور شب و دوشنبہ کو مہصف کو باعث غفلت خدمت گزاران کے  
 آتش خلیفہ خواجہ ابوالحسن کے گھر میں لگی اسکی بھانجک بہت اسباب و سبب کیلئے اسکی خاطر داری اور جنتی نعمان کو جالیس ہزار روپیہ  
 عنایت کیے اور صیف خان بارہ دہائے کو کہ میرا پروردہ تھا نشان عنایت کیا اور دوسرا ملک دیوان کاہل کو کہ و صدی ذات اور چھ ہزار  
 اسکے اگلے منصب پر کہ ہزاری ذات اور دوسو چھ سواروں کا تھا بڑھاکر خدمت کیا اور دوسرے دن پھول کٹا رہ مرصع پیش  
 قیوم جو اہل دن سے خانبہان کو دیکر یہاں پورے طرح بھیجا اور چونکہ انھیں دنوں ایک بیوہ نے مجھے مقرب خان پر ناش کی کہ  
 اسنے بندہ دہمایت میں میری لڑکی زور سے پکڑ کر اپنے گھر میں رکھی تھی جب میں نے طلب کی تو کہا وہ اپنی موت سے مرگئی  
 اور میں نے واسطے اس بات کے تحقیق کا حکم دیا بہت محنت سے اسی کے ایک نوکر پر کہ باعث اس فساد کا ہوا تھا پناہ لگا کر اپنے  
 سلامت ہماری کی اور آدھا منصب مقرب خان کا کم کر کے اس بیوہ کو دیا کہ اپنی مصافحہ میں صرف کرے اور خرچ و دیگر خصوصیت



صورت پسندیدہ نکالے کہ نفرت اور بدشت وہاں کے لوگوں کا عادت ہے تو عین مناسب اور بجا ہو کہ وہ اول سنسکو جا کر عنایت و شفقت ہی کا امیدوار کرے اس واسطے سینے میں شہزادہ کو سولوں تاریخ رخصت کیا اور اوس دن دس ہزار روپیہ بطریق انعام اور سکونت کیے اور تین سو خان کے منصب سابق پر کہ خزاری ذات اور پانچ سو سواروں کا تھا بجمت اس بات کے کہ سپہ بھائی اسلام آباد کی ملک کو بنگالہ کی طرف جاوے پانچ صدی ذات اور سوار زیادہ کیے اور تین دنوں واسطے گوشالی کبرجیت زہد مالک مانڈو کے کہ باغی ہو گیا تھا مہاسنگھ کو جو پوتا راجہ سنگھ کا بھائی سینے میں کیا کہ وہاں جا کر مفسدوں کو اوس ملک سے نکال دے اور جو جاگیر راجہ بیکراجیت کی اور سطران ہو اس پر اپنا قبضہ کرے اور بیویں تاریخ ایک باقی سینے شجاعت خان کو بھی کو عنایت کیا اور عالم جلال آبادی نے جو حال خرابی وہاں کے قلعہ کا چند بار غنیوں میں لکھا تھا اس واسطے سینے حکم دیا کہ خزانہ لاہور سے چند اور قلعہ کے تعمیر میں صرف ہولہی کر دست کرے اور چونکہ انقطاع رخاں نے بنگالہ میں خدمتیں عمدہ کیں تھیں اس وجہ سے انعام و ہوا وہاں کے سینے انقطاع رخاں کے اگلے منصب پر کہ پڑھ نہاری تھا پانچ سو سوار زیادہ کیے اور اٹھائیس سو تین تاریخ عرضہ شدت علی گڑھ فیروز جنگ کی سچ سفارش بعضے کا گزارہ کروں کے کہ اس کے ساتھ رانا مقول کی جنگ میں گئے تھے ملائے سے گذری جو سچے بھلا کا گزارہ آری اور جس خدمت غزنین خان چالوری کی لکھی تھی اس واسطے سینے اس کے اگلے منصب پر کہ پڑھ نہاری ذات اور تین سو سواروں کا تھا پانچ سو ذات اور چار سو سوار بطریق اضافہ کے زیادہ کیے اور اس طرح لائق ہر ایک کے زیادتی منصب سے پڑھ نہاری اور دولت خان کے واسطے لائے تخت سنگ سیاہ کے لائے باد کو گیا تھا پانچ سو تین مہینہ مہر کو اسکو ہمراہ لاکھا پانچ ملازمت کا ہوا اور رشتہ کو کمال حفاظت سے لایا محیب عمدہ خدمت پر کہ نہایت سیاحتی سے چلے گا پڑھ نہاری کو اسکوئی کاکتے میں طول چھ کرہ چار گز پڑھ نہاری عرض دو گز ڈیڑھ چھ سو تین سو کھینے اوس کے کناروں پر سنگ گزشتوں سے عمدہ شمار لکھوائے اور پانچ بھی اس طرح چھ سو بنوا کر لگائے اور گز اور سپہ بھائی کرنا ہوں اور عبد البھان کہ سبب بعضے تصور وں کے مقید تھا جب اسکا بھائی خان عالم فعل شاکر ہوا تو سینے اسکو چھوڑ کر منصب نہاری ذات اور چار سو سواروں سے سرفراز کیا اور صوبہ آہ آباد کی فوجداری پر مقرر کر کے چار گز پانچ کی جو بھائی سلام خان کا پوتا اسکو خدمت کیے اور تربیت خان کو فوجداری سرکار اور سپہزادہ کیا با رتوں تاریخ عرضہ شدت خانبھائی کی کہ خانبھان حسب الارشاد حمایت خان کے ساتھ روانہ درگاہ والا کا ہوا پڑھ نہاری جمال الدین سین کے واسطے جانے بجا پور کے جنابا سے مقرر ہوئے تھے سو وہ بہانپور سے عادل خان کے وکیلوں کے ہمراہ بجا پور کو روانہ ہوئے اور کیسوں تاریخ مرتفعہ خان کو صوبہ پنجاب کا کہ سب ممالک محروسہ سینے پڑھ نہاری کے شال خاصہ عنایت کی اور تین خان صوبہ دار ملتان کو کابل کی حکومت پر مقرر کیا اور اس کے اگلے منصب پر کہ تین خزاری ذات اور پڑھ نہاری سواروں کا تھا پانچ سو سوار سینے اور زیادہ کیے اور عبد اللہ خان فیروز جنگ کی سفارش سے رانا سنگھ کا بیٹا بھی اضافہ منصب سے سرفراز ہوا اور معایت خان کہ اول سے واسطے تحقیق جمعیت امر اسے مقررہ دکن کے اور لائے خانبھان کے بہانپور کی طرف رخصت ہوا تھا جو لوٹ کر قریب اگرے کے آیا تو خانبھان کو چند منزل پہنچے چھوڑ کر آپ آگے چلا آیا اور سعادت آستانہ دہلی سے مشرف ہوا بعد چند روز کے بارہویں تاریخ ماہ آبان کو خانبھان نے بھی اگر ملازمت حاصل کی جو اس کے تقدس میں اکثر خیر خواہوں نے واقعی یا غیر واقعی لکھا تھا اس واسطے بطریق اس سے نظر احسن تھا اور دروغنا تین کہ میں اس پر آگے گیا کرتا تھا اور اپنے والد کی طرف سے بھی اوس پر دلچسپی تھا اس مرتبہ میں عمل میں نہ لایا اور اس میں حق میری جانب تھا کہ پہلے خود اسے تحریر کر دی کہ اگر اتنے دنوں میں ملک دکن نہ لوں تو قصور وار ہوں پھر ملکا پر وزیر اور باقی امر اس کے ساتھ اوس طرف گیا کہ اس میں غمخیز کو سر کرے بعد پونچھنے برہانپور کے سبے وقت رسد کا سر خانبھان کے

سلطان پرویز سے لشکر کھینچوں پر چڑھوایا اور رفتہ رفتہ باعث نا اتفاقی امیر زون اور اختلاف صلاحون کے یہ حال ہوا کہ عمل بدشواری کی رہ چوں کو ایک سیر ملنے لگا سپاہ تمام ہند ہر درجہ ہو گئی اور کچھ کاٹھ بھاگھوڑے اونٹ اور کٹر جانور ضائع ہوئے سو بنا برصطت وقت کے دشمنوں سے کسی طرح صلح کر کے سلطان پرویز کے لشکر کو برہانپور میں لوٹا لایا غنیمت باعث اس سب خرابی کا گو کہوں نے خاٹھانان کو جان کر غمخیزوں سے مجبور مطلع کیا بچند راسکا نخل انرا زون اسکا میں مجبور کی سطح بقیہ میں ہوا تھا یہاں تک عرض خانہاں کی پہونچی کہ یہ تمام نخل پریشانی خاٹھانان کے نفاق سے واقع ہوئی جو یہ خدمت بلا شکر تہا اسکا سے سچو یا وہ خدمت شریف میں بلایا جاوے اور مجھے پروردہ عنایت کو اس کام پر معین فرماوین اور میں کھنڈر سوار اور یہی ملک کو عنایت ہوں تبو نہ تعالیٰ دو سال میں تمام اس ملک بادشاہی کو کر دشمنوں کے قبضہ تصرف میں نہ کمال ہو گا اور قلعہ قندھار واکثر مرحلت کے قلعوں کو باقتہ میں لاکر ملک بچا پور کو بھی شامل محاکم محروسہ کے کر دینا اور اگر یہ خدمت اس میں ملنا کہ تو باریابی اور سعادت کو نیش سے محروم ہو کر اپنا منہ بند لگانا دیکھا کہ نہ دیکھا کجا جب سمجھت دریاں سرداؤں اور غنیمت کے اس مرتبہ کو پہونچی تو سینے اور کا وہاں رہنا مناسبت بنانا اور افسہ می اوس خدمت کی غماز ہاں کنے مار کر کے خاٹھانان کو طرف درگاہ والاکے طلب کیا غرض کہ سبب میری بدتوجہ اور بے اتفاقی کا یہ کہہ نہ سکتا ہوں اور بعد کے جیسا ظاہر ہو گا تو اُن کے توجہ اور عدم توجہ عمل میں آوے گی اور سید علی بابا کو کہ جو انان مقرر سے ہر معزز فرما کر پانصدی ذات اور دو سو سوار اسکے منصب ابق یہ کہ ہزاری ذات اور پانصدی سوار کا تھا زبادہ فرمایا اور ارب خان ولد خاٹھانان کو منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار مقرر کر کے سرکار غازی پور لوہی جاگیر میں دی جو پیلے اسکے دختر مرزا مظفر حسین لد سلطان حسین مرزا صفوی حاکم قندھار کے فرزند سلطان خرم کے نام نہ فرمایا ہی تاریخ ۱۷ ماہ اربان کو مجلس خوشی شادی کی منعقد ہوئی تھی سینے فرزند خرم کے گھر جا کر شب گزاری فرمائی اور اکثر امرائوں کو خدمت سے مقرر فرمایا اور کتنے ایک قیدیوں نے قلعہ گوالیار سے خاص کر حاجی میر گلے قندھار سے خلاصی پائی اور ایک الملک روپیہ جو اسلام خان نے پرگنات خالہ شریفہ سے تحصیل کیا تھا چونکہ ہمراہ لشکر اور خدمت کے تھادہ دستلو انعام میں دیا اور ٹکڑے ستوا چاندی اور ہرنس کے معتدون کو دیکھ کر کیا گرفتارے اگر وہ کو قسم کریں اوسی روز عرض خدمت خاٹھانان کی پہونچی کہ راجہ ولد خاٹھانان کو شہزادہ سے خدمت حاصل کر کے موافق حکم کے روانہ کر دیا گیا اور جو کچھ بقدر اہل الفتح ہی پورے حکم ہوا تھا جو کہ شہزادہ امیر مرد کار آمدنی ہوا تھا جو اسکا بہوت میں سبب امید و دوستی سرواؤں کن کا ہوتا تھا اس واسطے وہ رکھا گیا اور جو حکم ہوا تھا کہ کیشو واکر پسرا کا کہ کو کہ خدمت پرویز میں ہر سینے طلب کیا ہی اگر کرنے اسکے میں تامل ہو تو ضرور بالفروا سے روانہ کرنا چاہیے جو یہ پرویز کو دریافت ہوا اوس وقت اسکو خدمت کیا اور کہا کہ ان چند گلوں کو میری زبان عرض خدمت کرنا چاہیے کہ جو جان اور زندگی اپنے کو واسطے خدمت مالک مجازی کے چاہتا ہوں تو ہونا اور نہونا کیشو واکر کا کیا ہو کہ میں بھیجنا اسکے میں استاءگی کرنا لیکن خود گاران اعتباری اور اعتمادی میرے کو کہ ہر وجہ سے طلب کہتے ہیں باعث نا امیدی اور شکست خاطر دینے کا ہوتا ہے اور سرحد میں مشہور ہو کر محل اوپر بے عنایتی صاحب و قریب کے ہوتا ہے کہ آئندہ حکم حضرت کا ہی اول اس تاریخ سے قلعہ جگر کا بھائی وانیل مرحوم کی سعی سے قبضہ اولیاد دولت عالیہ میں آیا تھا آجکی تاریخ تک حفاظت اور نگہبانی اور قلعہ ہر وجہ بیک میں صفوی کہہ پڑاں اٹھانان پناہ شہر طما سب سے ہر مقرر تھے بعد ازان کہ شوش و فساد و کھنیاں مقهور کا بہت ہوا اور قلعہ منکرو کو گھیر لیا تو واسطے نواز مہمان شاری اور قلعہ درمی میں تعینہ کی باوجود اسکے خاٹھانان اور امرا اور وہ سردار کہ حج ہر ماہ پر کے ملازمت پرویز میں جمع تھے متوجہ نفع اور دفع مقبوروں کے ہوسے اور اختلاف اور نفاق ملاوڑ بے ملہ نامی غلبہ سے لشکر بڑے کو دریاں



بہاروں اور گھاموں سخت کے لاکھتور سے روز میں پریشان اور سب سامان کیا اور گرانی غلہ کی اس نوبت کو پہنچی کہ بدستہ ایک نئی  
 کے جان دیتے تھے اور غیر ہونے ہوئے مقصد کے لوٹ آئے اور نگہبان قلعہ کہ پیشمر اوپر ملا داس لشکر کے رکھتے تھے سننے اس  
 خبر سے بیدار ہو کر جاگتے تھے کہ قلعے سے باہر آئیں خواجہ بیگ مرزا جو ویراس معنی کے قلعہ ہو ابقا قلعہ تسلیم اور دلاسا آدمیوں  
 کے مشغول ہوا اور چند کوشش کی لیکن نتیجہ نہ آیا آخر کو ساتھ قول اور اقرار کے اپنے ہار میوں کے ساتھ قلعے سے باہر آکر بیچ  
 بہار پور کا ہوا اور شاہزادے سے ملازمت حاصل کی عرائض کو مقدمہ آئے اس کے پہنچے جو غلام ہوا کہ تردد اور نہک حلالی  
 میں تفصیر کی فرمایا میں نے کہ نہ بھگت اور سوار تھے برقرار رکھ کر جاگیر خواہ میں دیوین توین تاجی عرضہ شدت  
 بعضے اہلے دکن کی پہنچی کہ بائیس توین شعبان کو میر جلال الدین حسین بجا پور میں پہنچا عادل خان نے وکیل اپنے کو میں کو کس  
 آگے بھیجا اور آپ بھی توین کو کس استقبال کیا اور اسی راہ سے مرزا کو اپنے مکان میں لیکھا جو خواہش شکار کی اور ہزار کے  
 غالب تھی ابھی ساعت میں کہ جو میوں نے اختیار کی تھی شپ جمعہ ہند توین رمضان مطابق دسویں ماہ آذر سنہ ہجری کو ایک پیر  
 اور جمعہ گھڑی گزری تھی کہ میں متوجہ شکار کا ہوا اور باغ و ہر وہ میں کہ نزدیک شہر کے ہر منزل پہلی واقع ہوئی اس منزل میں دو ہزار  
 روپیہ اور رفرغل خاصہ سپہ علی اکبر کو دیکر اس کو نصرت شہر کا کیا اور بلا حلف اس کے غلات اور کھیتی باہیاں آدمیوں کی نہ ہو حکم ہوا  
 کہ سو آدمیوں ضروری اور خاص کے مقرروں کا میوں کے شہر میں ہیں اور واسطے حفاظت اور نگہبان شہر کے خواجہ جہان کو فرما کر  
 اسے نصرت دی جو دھکوں کو سعد الد خان و لدیہ خان کو باقی مرحمت کیا اکیس توین رمضان مطابق اٹھائیس توین کو چوایس  
 باقی کہ ہاشم خان ولدہ قاسم خان نے اور ایسہ طرف بنگالہ سے مذہب بھیجے تھے ملاحظہ سے کہ دسے ورمیان اس کے ایک فیل کہ بہت  
 خوب اور بہت طبیعت تھا اسے خاصہ کیا اور اٹھائیس توین کو کسوف یعنی سورج گمن واقع ہوا واسطے خوشمت و فح کرنے اس کے  
 کے تینے اپنے تین سوئے پانڈی میں وزن کیا اکیس راٹھ سو تولہ سونا اور چار ہزار تولہ روپی ہوئے اسے ساتھ دوسرے  
 اقسام غلام اور انواع جانوروں کے قسم باقی اور گھوڑوں اور گاؤں کے مینے فرمایا کہ شہر اگرہ اور دوسرے شہروں میں کہ حوالی اور  
 نزدیک اس کے ہیں جن دار و درکو کہ محتاج اور عاجز ہیں تقسیم کر میں جو مہمات لشکر کے ساتھ سرداری پر ویز اور فخری خان خانان اور ہزاری  
 اور پڑے امرؤں کے مثل ماجد مانگے اور خانجہان اور آصف خان اولیہ الامرا اور دوسرے منصب داروں اور سرداروں ہزار  
 سے کہ واسطے تخی ملک دکن کے مقرروں متعین ہوئے تھے اس حال کو پہنچے کہ نصف راہ سے پھر کر بہانپور کو لوٹ گئے اور تاحی  
 ملازمین متبادر اور انہار نویس بھی لکھے والوں نے عرائض بیچ درگاہ کے بھیجے ظاہر کیا کہ اگرچہ پریشانی اور تباہی اس لشکر کی  
 بسبب اور وجہ کمزرت تعین لیکن سبب میں بڑا سبب ہے اتفاقی اور اکابر خانہ نفاق خان خانان کا اس واسطے خاطر میں آیا کہ خان غلام  
 کو ساتھ لشکر تازہ و زور کی چلے ہیں جیسا تو بد اور بندہ دست بعضے امور لائق کا نفاق امر سے حاصل ہوا کہ جو ہو اس واسطے گیارہ  
 ماہ و دو کو اسے اس خدمت سے سہ فراری بائی اور حکم ہوا کہ دیوانی واسطے سرانجام کر کے جلد روانہ کریں اور خان عالم اور  
 فریدون خان برلاس اور یوسف خان ولدہ حسین خان نگریہ اور طغیان نیازی اور یار بھارت و لکھنؤ اور دوسرے منصب داروں کو  
 دکن ہزار ہا کے ہمراہ اس کے تعین کیے اور تقرر ہوا کہ اسوا دون احدیوں کے کہ دکن میں تعین ہیں وہ ہزار احدی اور ہزار کردین  
 کہ تمامی بارہ ہزار سوار ہووین اور تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور چند حلقے باتیوں کے ہمراہ کہ کے خدمت دی اور خلعت ہمیش  
 قیمت اور شہ خزانہ اور گھوڑا زین جڑا کا اور باقی خاصہ اور پانچ لاکھ روپیہ مدد خرچ اس کو عنایت کیے اور کہ ہوا کہ دیوانی  
 واسطے پھر حال جاگیر اس کے سے وصول کر لین اور باقی امر بھی ساتھ غلامتوں اور گھوڑوں اور عایتوں دوسری کے سرسرا





اور انوپ راسے کی مدد سے شانہ براسے نے تلوار شیر کی کر پرماری اور دامد اس نے بھی دلو اور بن مارین اور ایک سے شانہ شیر  
کا کچھ کرنا اور حیات خان نے بھی چوب کو اس کے ہاتھ میں بھی گئی بار زور سے اوپر سر اس کے کے ماری اور انوپ راسے نے زور  
کی کے ہاتھ اپنا شیر کے منہ سے نکال لیا اور دو تین طمانچے اوپر کٹے شیر کے مارے اور ساتھ پہلو کے لوٹ کر زانو کچا سیدھا  
کھڑا ہوا اور شیر کے منہ سے جو ہاتھ نکالے اور دانت گرے ہوئے تھے اس واسطے گوشت ہاتھ کا پھٹ گیا اور دونوں ہتھے  
شیر کے کاٹھے سے اوتر پڑے لیکن وقت کھڑے ہونے اور اس کے شیر بھی کھڑا ہوا اور سینہ اور اس کے گوناخن اور پیچے سے زخمی  
کیا جانا چہ اون زخموں نے کتنے ہی روز اس کو بیمار رکھا اور اس جگہ کہ زمین اوچھی خچی تھی دونوں پہلو ان کو کی طرح کشتی میں پٹے  
سہکتے تھے اور اس جگہ کہ بین کھڑا تھا زمین تھوڑی سی برابر تھی انوپ راسے کہتا ہوا کہ اندر بھاگے نے اس قدر سمجھ بھگدوی کہ شیر کو اندر خود اور  
طرف لے گیا پھر اپنے سر فہرست بنیں لکھتا ہوں کہ کیا ہوا ہوں اس نے میں شیر اور اس کو چھوڑ کر چلا انوپ راسے نے اسے بخیری  
میں پیچے سے جا کر تلوار اور اس کے سر پر ماری شیر نے جو نہ پھیرا تو تلوار دوسری اور اس کی چہرے پر پڑی چنانچہ دونوں آکھیں اور اس کی  
کت گئیں اور چہرے اجنبیوں کا اس کی آنکھوں پر لڑا اتفاقاً اس وقت صالح نامہ راجہ بھی جو وقت چلاخ کا ہوا تھا کھڑا کر آیا جسب اتفاق شیر  
سے قریب ہوا شیر نے کہ اندھا ہو گیا تھا اس کو غصے میں ایک طمانچہ مار کر گردا گردا کرنا اور جان دینا اس کا برابر ہوا لیکن اولاد میں نے  
اگر شیر کا کا تمام کام جو اس قدر کی خدمت انوپ راسے سے ظاہر ہوئی اور جان دینا اس کا مشاہدہ ہوا بعد اس کے کہ در زخموں سے نجات  
پائی اور عداوت ملازمت سے سرفراز ہوا تو بیٹے اس کو خطاب انہر اسے سنگھ دل کے امتیاز بخشا انہر اسے زبان بھندی میں سروانوج  
کو کتے تہن اور سنگھ دلن سے شیر مارنے والا ملازم پر شمشیر خاصہ اس کو محبت کر کے اوپر منصب اور اس کے کچھ زیادہ کیا اور خرم  
نام پر خان نظر کو کیا ساتھ حکومت ولایت جو ناگہ کے مقرر تھا ساتھ خطاب بل خان کے سرفراز کیا زکیر شہنشاہ تیسری واقعہ کہ کھٹکا  
مچھلی کا کھیل ساسات کو چھپا ساتھ مچھلی نکار ہو میں اور میرے ساساتے امرا اور اکثر ملازمین کو تقسیم ہو میں میں سوا سے مچھلی ہو لکڑا کے نہیں  
کھانا ہوں نہ اس سبب سے کہ شیعہ مذہب سے اسے بغیر ہو لکڑا کو حرام جانتے ہیں بلکہ سبب نفرت کرنے میرے کا یہ ہو کہ پورے  
آرمیوں سے سنا اور خبر ہے سے بھی معلوم ہوا کہ پورے مچھلی سوا سے ہو لکڑا کے گوشت سردار جانورون کا کھاتے ہیں اور انہی لکڑا  
نہیں کھاتی اس سبب سے کہ کھانا اور دیکھا ہو کہ وہ معلوم ہوتا ہے لیکن میں معلوم شیعہ کیوں نہیں کھاتے اور کیوں حرام جانتے ہیں  
شہزاد خانہ زاد سے کہ شکار میں ہمراہ ہوتے ہیں ایک شہنشاہ پانچ نیل گاؤ کو کہ بیالیس میں ہندوستان کے وزن میں کچھ لکڑا ہو گیا  
اور نظیری بنشا پوری کہ فن شعرا و شاعری میں کامل ہو اور گجرات میں تجارت سے اوقات بسوی کرنا تھا چونکہ سینہ اس کو پہلے طلب کیا  
تھا انہوں میں اگر اس سے ملازمت حاصل کی اور یہ قصیدہ انوری پر کہا کہ اول مصرع اس قصیدہ کا یہ جو مصرعہ بانا بن  
سچواری جہاںست جہان را چہ قصیدہ لکھ میرے واسطے لایا میں نے ہر اردو پیا اور پ او غفلت خطی میں اس قصیدے کے  
اور اس کو محبت کیے اور کچھ عید گجراتی کو کہ مر تفعی خان نے تعریف اس کی بہت سی کی تھی میں نے اس کو بھی طلب کیا تھا سو وہ بھی آیا اور  
ملازمت حاصل کی خوبی اور سادگی اس کی زیادہ اس کی طبابت سے بھی ایک مدت ملازمت میں رہا لیکن جو ظاہر ہوا کہ گجرات میں سوا  
اور اس کے کوئی طبیب نہیں ہو اور اس کو بھی طالب فحش کا دیکھا تو نہ روپیہ اور چند عدو شمال اس کو اور اس کے فرزند و نوکر دے اور ایک  
گاؤں تمام کو مال اس کی مدد عاشر کو مقرر کیا اور خوشحال اپنے وطن کو شخص ہوا اور یوسف خان ولد میں خان نگر نے جاگیر سے اگر  
ملازمت کی چاہنے کو خوشنویس کی حیدر خان ہوئی جو اس روز منع کیا تھا کہ جاندار مانہ جاوے اس واسطے میرے کے دن چھٹے فرمایا  
کہ جانورون کو قربانی کرین اور تین بکران میں نے اپنے ہاتھ سے قربانی کیں پھر فکار کو سو دیا اور تین گھڑی رات کے لوٹ آیا

ایک میل کا ڈسکار ہو انوسن پتیس سیر کا تھا جو قلعہ اس میل کا دو خالی عجب سے تختا کھا گیا دو سال گذرے کہ میں میرا شکار کو اسی جگہ گیا تھا اور اس میل کا کوہ بندوق ماری تھی جو زخم کا ہی نہیں لگا تھا انہیں گرا اور ہل گیا مگر تیرہ برس نہ گزرا کہ وہ شکار گاہ میں نظر آیا اور قردوں نے سپہا کر آگے دو سال کے زخم کھا کے بھاگا تھا مجھ کو ملتا ہوا دیکھ کر اس کے زخم کا گرگین پڑیں ٹیکس سینے اور سکا تین کوس تک پہنچا کھا گیا مگر بھدہ نہ آیا آخر اس میں نے زمائی کا گرگین مل گا وگر پڑے تو اس کے گوشت کا کھانا اور اس کے تراب روغ حضرت نور اللہ گنجی نے سمیع الدین کے ہزار کھلو آون کا اور ایک مرادو ایک روپیہ خرما صد ہفتہ دوا ب حضرت والدہ بزرگوار اپنے کے کیا بھر داس نیت کے نیلہ کا وکھڑا ہو گیا سینے دوڑ کر فرمایا کہ اس وقت اسکو حلال کرین اور لشکرین لاکر اس طریقے سے کھڑا ماری تھی بھلا یا کہ گوشت نیلہ کا وکھڑا کیا اور مرادو روپیہ کا کھلو ایک کر نفیر و ان کو بھوکوں کو روہر و اپنے تفسیر کیا بعد دو تین فرسے کے پھر ایک ٹیکھا و نظر آیا چہ چتر دو کیا اور چاکر ایک عجب آرام کے تو تفنگ داروں لیکن بالکل تابو میں نہ آیا اور شام تک اس کے نیچے ہندو کا نہ بھر کے چلا بیان تک کرا قبا غروب ہوا اور میں نا امید اسکے مارنے سے ہوا ایک بار میری زبان سے نکلا کہ خواجہ میر نیلیا بھی بھاری ناز بھر کما میر اور بیٹا اور سکا برابر واقع ہوا میں اس کے جلد ہندو ماری اور اسکا بھی پرستور نیلیا پہلے کے طعام پکا کر فقرا کو کھلا دیا روز شنبہ انیس دین ہ ذی الحجہ کو پھر شکار ماری کا ہوا اس روز پنجہ تین سو تیس چھلی شکار ہوئی ہوگی چند ہوئیں رات کو روپ باس میں نزل واقع ہوا جو شکار گاہوں مقدسہ میری سے ہو اور حکم کر کوئی آدمی اس کے اطراف میں شکار نہ کرے ہر ن کثرت سے اس طرح کل میں جمع ہوئے ہیں چنانچہ آبادیوں میں آتے ہیں اور مضر اور مایوس ہر طرح سے خوف ہیں سینے دو تین روز بیچ ان جنگوں کے شکار کرب اور بہت ہر بندوق اور چیت سے شکار کیے جو ساعت دخول شہر کی نزدیک تھی ومنزل و میان کر کے شب پشیمند و مسیوم شمسہ کو بلوغ عبدالرزاق محمود میری کہ لاہو اشتر سے ہوا اور اس شب میں گھر ملازمین و نگاہ نے مثل خواجہ جہان اور دولت خان اور ایک جماعت نے کہ شہر میں رہتے تھے اگر لاڑت کی ایچ کبھی کہ صوبہ ملک دکن سے میںے طالب کیا تھا آستان ہوسی سے مشرف ہوا وہ جسے کبھی بلوغ مذکور میں توقف واقع ہوا اور عبدالرزاق نے اس روز پیشکش اپنی گذران میں ہوا آخری روز ایام شکار کا تھا حکم واکہ مدت شکار اور عدد و جانورون کو کہ شکار ہوئے ہیں عرض کو میں چنانچہ ماہ آذر سے لے لائیتا دتیسویں اپنل رتہ سند پانچ تین سینے اور میں نے کی مدت میں شکار و قلاوہ اور گوزن ایک اس چھٹکارہ جو الیکس کو نہ پانچ ایک اس اور آہو ہر دو اس اور ہر ن کا سٹے اسٹھ اس ہر ن آدھ آتھ لکھ لوٹری چار قلاوہ سب گورہ آٹھ اس پائل ایک اس چھپ پانچ قلاوہ کھارہ قلاوہ کوش چھپ اس میل گاؤ ایک سو آٹھ اس چھلی ایک چار چھپا ہونے تمام عقاب ایک دست نقدری ایک قلعو طاس و س پنج قلعہ کار و ایک پنج قلعہ تیرہ قلعہ مرغاب ایک قلعہ ساس پنج قلعہ دھیک ایک قلعہ تمام جانورانہ اور چار سو چوتھ شکار رتہ روز شنبہ چار سو چھ سو مطابق ۱۹۰۲ ہندو کو میں میل پر سوار ہو کر متوجہ کلہو بلوغ عبدالرزاق دولت خانہ قلعہ تک ایک کر وہ اور میں طباب مسانت ہر ن ہزار اور پانسو روپے نثار کرتا ہوا بعت سعید و مقدرہ داخل دولت خانہ ہوا اور بار بار زارون میں بطریق عادت کے واسطے جشن نوروز کے سامان عمدہ چھپا اور جشن کی طیاری کی وجہ ایام سیر اور شکار میں خواجہ جہان کو حکم ہوا تھا کہ بیچ محل کے ایک عمارت تیار کرے کہ قابل میریشت کے ہو اس واسطے خواجہ شازادہ لے اس فسر کی عمارت عالیشان مع نقاشی اور تصویرات کے تین مینے میں تیار اور پوری کی تھی میں گروا کہ اس عمارت بہشت آئین میں داخل ہوا اور اس مکان کے دیکھنے سے نہایت خوش ہوا اور ساتھ تعریف اور تحسین بہت کے خواجہ جہان نے میری ہندی پائی اور جو شکار گاہ و باغ میں مرتب کی تھیں نظر اشرف میں گذران میں بعض اوقات پسند خاطر ملی ہوئیں باقی اویکیون شمشین

## پچھٹا جیشن نوروز کا جلوس ہمایوں سے

دوشنبہ ۴، محمد شہنشاہ اکیتر برس ہجری مطابق یکم فروردی کو دو گھنٹی چالیس بل دن چڑھ کر آفتاب پہنچ کر شرف سے برج محل میں آیا بیٹھے اور سید وقت جیشن نوروزی ترتیب دیکر تحت سلطنت پر جلوس فرمایا امر اور تمام ملازمین و گاہ سنے سعادت کو نش کی پائی تسلیمات مبارکبادی کی بجالائے اور شیکش ملازمین و گاہ مثل میران صدر جہان اور عبداللہ خان فخر جنگ اور جہانگیر خان کی نظر سے گزیرن اور بعد کے روز تہا نشون تاراج محرم کو تحفہ راجہ کلیان کا کہ جنگلہ سے بھیجا تھا نظر سے گزرا نوین ماہ مذکور کو حیرات کے روز شجاعت خان اور بیٹے غضب دار کو حسب طلب و کن سے آئے تھے حاضر ملازمت ہو۔ نچہ خیز اور زاق وردی اور بک کو بخشا اور ارضین و نوین شیکش نوروزی طرفی خانکی نظر سے گزری بہت چیزیں ہر قسم کی اور جنس سے ترتیب دی تھیں سینے سیکو دیکھا او جو کچھ جواہر بھاری قیمت اور سبب خاوت نفیس اور باقی اور گھوڑے سے پسند آیا لیکر باقی واپس کیا اور بڑا خوشخوشت دیکھی کو اقلین ہزار روپیہ میر عبداللہ کو اور ایک گھوڑا خانی قیوم خان کو مرحمت کیا اور شجاعت خان کو اس واسطے و کن سے طلب کیا تھا کہ اسے جنگلہ میں نزدیک اسلام خان کے کچھ بچوں کو حقیقت کا قلم مقام اسکے ہو اس واسطے منصب اس کا کہ نذر اور پانصدی ذات اور نذر اسوار تھے اور پانصدی ذات اور سوار زیادہ کر کے اس کو خدمت صوبہ مذکور کی حوالہ کی اور خواجہ ابو الحسن نے دولعل اور ایک موتی اور دول انگشتی نظر گزرائی اس پر پھر خاتمان کو خوشخوشت کیا اور مرحمت کیا منصب خرم کا ہشت ہزاری ذات اور پنج ہزار سوار تھے و نذر اسوار زیادہ کیے خواجہ جہان کو کہ نذر اسوار پانصدی ذات اور نذر اسوار رکھتا تھا پانصدی ذات اور دو سو سوار اور زیادہ کیے جو بیسیویں محرم اٹھارویں فروردین کو کہ روز بزرگ تھا یادگار علی سلطان ایلچی شاہ عباس دارا ایران کے لئے کہ واسطے تعزیت حضرت غوث شامانی اور مبارکبادی جلوس میرے کے آیا تھا سعادت ملازمت کی پائی اور تحفہ نفیس ہر جنس کے اور عمدہ گھوڑے سے من خط کے کہ میرے برابر شاہ عباس نے بھیجے تھے نظر اعلیٰ میں گذرانے اور میری رعایت اور تیس ہزار روپیہ بحساب ولایت کے ہزار تومان ہوتے ہیں اس کو مرحمت کیے اور وہ خط مبارکبادی جلوس پر پیش واقع والد ماجد اس حسن اخلاق اور رعایات اور بیگانگی میں سر تھا کہ میں خوش ہو کر نقل اس کی بخند اس کتاب میں درج کی

## ترجمہ بلقظہ خط شاہ عباس کی

جب تک کہ شجاعت سبحان فیض ربانی اور فطرت تمام فضل سبحانی طراوت بخشہ والی حلائق ابداع اور اخراج کے ہوں ہمیشہ گلشن سلطنت اور جہان بینی اور چمن زار بہت اور کامرانی اعلیٰ حضرت نلک تربت حورشید دولت بادشاہ جوان بخت کیوان وقار شہر یار نامدار سپہر اقتدار نہر دیوہا گلہر کشور کشادہ و مسکنہ دار انوکستہ نشین بارگاہ عظمت و اطلال صاحب سر پر اظہر دولت و اقبال زہرت افزا سے راجن کامرانی چمن آرائے گلشن مباحثہ ترقی چہرہ کشائی جمال جہان بینی سمین روز آسمانی زیور چہرہ انش وینیش فہرست کتاب آفرینش مجموعہ کالات انسانی مراتب جلالت بزدائی کندہ بخش ہمت بلند سعادت انوار سے طالع احمد آفتاب فلک اقتدار سایہ عاطفت آفریدہ کار جمہا و انجسپادہ فلک بارگاہ صاحبقران خورشید کلاہ عالم پناہ جو مبارک عنایت آبی خوشنیر ساجدیت ناقمنا ہی سے سر نہر ہو کر مساحت اقدس مساحت او کے اسبب شک سال عین الکمال سے بہت میرے اس اور ملاحظہ سے بہت حقیقت شوق اور محبت اور کیفیت خلعت اور سعادت کی تحریر پر یہ زمین جس طرح تار آن زبان نمود کہ از عشق گوید باز بے اگرچہ صورت میں بعد مسافت مانع دریافت کو یہ مقصود کی ہر لیکن قلم بہت والا نعمت نسبت معنوی کا قرب باطنی ہے احمد اللہ کہ بحسب اتماذاتی کے یہ نیا فخر و گاہ و اجلال کا اور وہ نہال ہلسا را بہت اور اجلال کے اس معنی کو خوب جانتے ہیں کہ بعد سکانی اور دوری

صورتی سبحانی مانع قرب جانی اور وصال روحانی کی نہیں اور بیعت اس کو جتنی کے گرد ملال کی اور پیکر مینہ خاطر شیعہ شمال کے  
 نہ میچے کے یکس پر چال اوس منظر کمال کا پورا ورام و باغ روح ساتھ خوشیوں خلعت وودا و اوسم خوشیوں محبت اور اتحاد سے مطہر ہو کر  
 منوہست روحانی اور دولت جادوانی سے رنگ دور کرنے والا دوستی کا پیر ۵ ہنشت نیز خیال تو داسودہ واکر پکین وصال کے دوتا  
 غور انش نیست با احمدیہ قلم سے تقدس کے نعل آرزوی و دستاں جتنی کا تھرہ قصود سے لبارو ہوا اور جو شاہد ہر کس لکھا سال سے پردہ  
 خفا کیلکستو تھا انصرع اور قبائل سے بارگاہ دہب شمال میں قصود و سکی جلوہ گری سؤل تھی اب بکرم سن جو وہ جلیب سے اوسنے  
 غور میں کر پر تو جمال اپنا ساحت آنا خستہ آل قطرون پر ڈالا اور اوچت جہا یون سر سلطنت ابد قرون کے بغل گیر اوس خیر ان  
 بادشاہی اور زینت افزای سر پیشا ہنشا ہی سے ہوا اور لوہے جہان کشانی خلافت اور شہر یاری اور چنگل فرسائی سادت و جہان زاری  
 اوس نہ تیش انسر او نگ اور عقہہ کشانی دانش و فرنگہ نے سایہ عہدت اور محرت کا اہل عالم کے سروں پر ڈالا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 جو امید پیشہ وانا جان کا پورا اس جلوس نیست مانوس اوس خستہ طالع ہا یون غبت کو کہ فزندہ قانع اور فرزندہ تخت ہو سب پر مبارک  
 اوزیمون اور فرخندہ اور ہا یون کر سے اور پیشہ اسباب سلطنت اور جانیانی اور مویات شمت اور کامرانی بیج تزا کلا و تصافت  
 کے ہون تقدیر سے آئین وودا و روش آحا کو در بیان آبا اور اجداد کے مقصد ہو اور اتار و در میان اس مخلص محبت گزین اولوس  
 سادت آئین کے قرار پایا ہے تقدس اوس بات کا ہو کہ مژدہ جلوس اوس جانشین گو گانی اور وارث افسر صاحب قرانی کا اس ملک  
 میں ہو چکا تو ایک شخص کے مہمان جرم حضرت سہ پر پیل تعبیل مقرر کر کے واسطہ مہر تہمت کے روات کر چا پتا کیا کہ جو مہر فرمایا گیا اور پیشہ  
 ولایت شران کے پیش تھی اور جسے تک خاطر مہر گزین مہمان ولایت نہ کورہ سے صبح غنیم ہوئی تو نوٹنا طوف ستقر سلطنت کے میں سرور اسو  
 لوزن اس منظر میں تانیہ اور تقدیر واقع ہوئی ہر چند رسوم و عادات ظاہری کو نوزد کر ابابہ دانش اور پیش کے کھیلے تبارین یکن  
 بالکل متوفی اوسکی ظاہر میں بیچ نظر کو تاہم یون کے کے سوا امور ظاہری کے نہیں کیستے شقیقت میں ترک دوستی کا جو سلطان نے جہتہ  
 فرجاء میں کہ خدا ملا کھل احترام مہمان اوس ولایت گئی ہوئی سے موافق مدعا اصحاب کے فارغ ہوتے او خاطر بالکل اوسط سے  
 جسے ہوئی تو طواف دار سلطنت مہمان کے کہ مقرر سلطنت پر نزول اجمال کا واقع ہوا و سوقت امارت شعار کامل الاضلاع و ہر آخر  
 الایعتاد کمال الدین یا دیگر اعلیٰ کو کہ باب داد سے مژدہ بندگان محبت اور صفو نیان صفائی طویتی اس خاندان سے ہو روانہ اوس کا  
 بیلا اور بارگاہ اعلیٰ کا کیا کہ بعد حاصل کرنے سعادت کو تیش اور تسلیم کے اور پنے شرف تقبیل و تسلیم سلاطنت کے اولاد کرنے  
 لوزن پستش و تہمت کے حضرت محبت کی لیکر اخبار و سرت آثار سلطنت ذات ملاک سعادت اوسے منزل و لمح خوشیہ تہاج  
 سے خوشی زانہ کر نوا اخطار اس خاص نیہ خواہا ہو امید ہے کہ ہمیشہ دخت محبت اور وودا و مروتی اور کتبگی اور باغ خلعت اور اتحاد و یاری  
 اور خوشی کا کسب حاصل کرنے تارگی کے اٹھا رہا لالت اور بیٹے نرون مصداق تہات نہایت ترو تازگی قبول کرنے والا ہو اور پونچنے  
 والا کمال نشہ و غما تھا روانہ کرنے خطوط اور کلا کے کھقیقت میں مجاہدست روحانی جو محرم سلسلہ گئی اور لغع عالمہ کیا گئی کے  
 ہوئے کہین اور واطمعموی کو الفت ظاہر سے ملا کر واسطے پورا کرنے کامیون کے ممنون پائین حق سبحانہ تعالیٰ اوس زیدہ  
 خاندان جاہ و جلال اور خلاصہ وودمان بہت و اقبال کو تا مبدات غیر الغیب میں مویہ رکھے فقط ایمان ملک میکی بھائی شاد عباس  
 کے خط کا صفحہ یون پورا جو اکثر امر سلطان ملو اور وادنیال باروان مرحوم میر کا جو میرے پدر بزرگوار کے سانسے لہی فردوس بن  
 کے ہوئے تھے با سہر مختلف و کر کیا کرتے تھے اس واسطے مینے حکم دیا کہ ایک کو شہر اور غفور وودو میرے کو شہر زافہ مرحوم ملک کو  
 اعتماد والدہ و والدہ لوزن اوقاموی منصب والان نہر و ہا نصدی کو منکلب نہر و ہشت نصدی سے سفر فرما کر کیا اور پورا لوزن اوقاموی

نیاون اداون اور ان کی

فصل اداون باقی کا

برادر اسلام خان کے دو سوار چپاس سوار زیادہ کیے ایسے جسے بیٹے خان غلامان کو کوخانہ زاد قابل مستعد تھا خطاب شاہ نواز خان کا وسیع انداز پر سعید خان کو لقب نوازیش خانی سے سربلندی بخشی وقت جلوس کے میں نے درون روپے و اشرفی اور دن کو تھوڑا زیادہ کیا تھا چنانچہ تین رتی اور پشرفی اور روپے کے زیادتی ہوئی تھی اب کہ لوگوں نے عرض کیا کہ میں دین میں ان کے ملحق اللہ کا ان کے ملحق میں ہر جو تاجی باتوں میں آرام اور آسودگی خلق اللہ کی منظور رکھتا ہوں حکم کیا کہ تاج کی رپوین اردو ہی پشت سنبھلے سے سب حکمسالوں مالک موسمین اشرفی اور روپے کو باذان سابقہ میں نہروپ کرین جو پہلے اسکے تاج و تختی ماہ صفر و رشتہ پہنچا لکھنؤ اور میس کو ادا و بر نہادے نہا کہ کابل سردار صاحب دجور سے خالی ہوا و خان غلامان کابل میں نہیں ہو اور سردار الملک تھوڑے ملازمین سے کابل میں پڑے تو فرصت کو غنیمت جان کر ساتھ سواروں اور پیادوں بہت کے خاقل اور پیچہ کابل میں پونچا اور سردار الملک نے ساتھ انداز قوت اور حالت اسنے کے تھوڑا سا تروہ کیا کابل اور رہنے واسطے شہر سے اور جماعت تزلزلہا شہر کے گلیوں کی کو چہ بندی کر کے اپنے گھروں کو مضبوط کیا تھوڑے پانچ دن میں ہر گلیوں اور بازار کی طرف سے آگے آدھوں نے چھتوں اور اپنے گھروں سے اول سربہاہ جنتوں کی ایک بڑی جماعت کو تیرہ دن اور بد وقتوں سے اتل کیا جب بارکی سردار طلیل القدر ان کا معر قریب آئی اور میوں کے مارا گیا تب سچے کشا یہ کچھ لوگ جمع ہو کر کھینے کی راہ بند کر لیوں سب گھر اور دو سو گھوڑے شہر سے پکڑ کر بھاگے ناو علی میدانی نے ان کے منع لوگوں سے اوسى دن کے آخر میں کابل میں ان کے تھوڑی دور اور کا تعاقب کیا چونکہ لکھنؤ کو کیا تھا اور جماعت اوسکی کئی لاکھ چارلوٹ آدھ سینے اور علی اس سے پکڑ کر سوار تھوڑے چلے یا اور پیچھا کیا اور سردار الملک کی کوشش پر کہ شہر میں ان کی جمعی اور دنوں کو منصب زیادتی سے سرفراز کیا ناو علی کو کہ نہایت متعجب ہوئے تھوڑی کیا اور ملکہ کی تھوڑے تیرہ تیرہ ایک سو تھوڑے سو کا منصب اور جو اچھڑب مکتو ظاہر ہو کہ کابل اور خانہ دوزان دن لائے تھیں اور مدارک ادا و بر نہاد کا دنا جو تو سینے جا کہ خان غلامان کو جو خانہ نشین اور پکڑ کر جمعی اوسکے لڑکوں کے انجمن سے پر مقرر کروں لیکن قبل اسکے انھیں روزوں میں قلع خان بر وجب فرمان میرے کے چجاب سے پہنچا تھا اور خان غلامان کی تقریری واسطے بندوبست احوال کے سکر اوسے ایسا مال ہو کہ خود طالب اس خدمت کا ہوا تب سینے حکم دیا کہ صوبہ اور پنجاب کو مقرر قلع خان کو کرین اور خان غلامان خانہ نشین سے اور قلع خان کو منصب شہر میں فراری ذات اور پنجہ فراری سوار کا دیکھ کر کشت کابل پر واسطے دفع ادا و بر نہادے اور کوہستانی جو دن کے رونا کیا ناوہان کے غصہ دن کا بنہ و دست کر کے کچھ و بنیاد سے انکو اوجھاٹے اور خان غلامان کی صوبہ اگرہ سکر قلع و کلابی سے تنخواہ و جاگہ مقرر کر کے اوسکو وکرا دیا کہ ستر دان اوس نواح کو ستر دلو سے اور نصرت کے وقت ہر ایک کو خدمت خاصہ و سہیل خاص نام میں دیکر روانہ کیا اور انھیں دنوں بحسن اخلاص اور قیامت خدمت کے اعتماد و دل کو کہ منصب و و فراری ذات اور پانسو سوار سے سربلندی بخشی اور پانچہزار روپیہ بطریق انعام عنایت کیے اور مہات خان کو کہ واسطے پنجاب کے امور ضروری لشکر و کن اور ہدایت اور انسانی اتفاق اور یکدل و بان کے امر کے سینے بھیجا تھا ہار جوین ماہ تیرہ طابین کیلینوں پنج لسانی کو لوٹ آیا اور اگرہ میں حیات ملازمت حاصل کی اور چونکہ ملازم خان کی مرضی سے ظاہر ہو کہ عنایت خان بنگالہ میں اچھی خدمت اور نوکری بجالا پورا سوا ستر میں نے اوسکا منصب باقاعدہ سے اور زیادہ کر کے مع اصل و اضافہ کے دو ہزار کیا اور راجہ کلپان کے منصب پر کہ وہ بھی صوبہ بنگالہ میں مقرر تھا پانصدی ذات اور تین سو سوار اور پڑھانے کے کل ڈیڑھ ہزار ذات اور آٹھ سو سوار جو جاوین شہر خان کو کہ اور تیس میں تھا حکومت کشمیر کی عنایت کی اور اسکے چنانچہ اگلے چھوٹے کو پکڑ کر کھڑکھڑت روانہ کیا کہ اوسکے ساتھ تھکراہ باروس ملک کا لڑکا ہے میرے باپ کے عہد میں اسکے باپ محمد قاسم کے کشمیر کو لیکر داخل ممالک محدوسہ کیا تھا چنانچہ قلعے کے کہ ارشد اولاد سے قلع خان کے جو صوبہ کابل سے آگے رسد ملازمت حاصل کی چونکہ نہایت خانہ زادی اوسکی ساتھ جوہر ذاتی کے

جمع تھے اس واسطے اسکو خطاب غلطی سے سر مل گیا اور سب التماس اس کے باپ کے بشیر و بی بی آوری خدمت تیرا کے ہاں صدی خات  
 اور عین سوسوار اس کے اگلے منصب پر مینے زیادہ کیے اور چونکہ وہیں مراد کو نظر قدر است اور علاحدہ صدی اور کاروانی کے ہمتا والد اولہ  
 کو اور منصب عالی وزارت کے تمام مالک محمد و سیدین سر ملندی دی اور اسیدین ایک خیر مصعب یادگار علی بیلیجی دارای ایران کو  
 عنایت کیا اور عبداللہ خان کے افسر لشکر کا واسطے سر ملنے لانا مقبور کے ہوا تھا جو کچھ اسے اس بات کی ذمہ داری کی کہ گوجرات کی طرف  
 سے میں فی لایت کر بن چلا جاؤں گا اس واسطے اسکو صاحب صوبہ اوس ملک کا کر کے راجہ با سو کو اسکی جگہ مراد لشکر لانا مقبور کا  
 کیا اور پانچ سو سوار اس کے اگلے منصب پر لیا دہ کیے اور صوبہ گجرات کی عوض صوبہ مالوہ خان غلام کو عنایت کیا اور چار لاکھ سو بیس واسطے  
 سلمان اور صغیر انام لشکر مرہائی عبداللہ خان کے کہ راہ ناسک سے قریب ملک دکن کے عین ہوا تھا بیچو گئے صغیر خان مع بھائیوں کے  
 صوبہ بہار سے اگر تانہ ہوی سے شرف ہوا اور غلامان بادشاہی سے ایک نعمیہ وغیرہ کا مقبور کا دکھایا کہ برابر وقت کے  
 چھلکے پر چا بھلین باقی و انت سے تراش کر دنیا کی تعین اول ملک شتی کیے ورنی کہ دو آدمی کشتی کرتے ہیں اور ایک نیزہ ہاتھ میں لیے  
 کھڑا ہوا ایک بڑا پتھر ہاتھ میں لیے ہوسے ہی اور ایک ہاتھ میں پر کے بیچا ہی اور اس کے آگے ایک چوب اور کمان اور پندہ ترین  
 بناٹے تھے اور دوسری مجلس میں ایک خدمت بنایا تھا اور اوپر صورت شامیانہ کی کہ ایک امیر ایک پاون و دوسرا پاون پر کئے  
 ہوئے نیکہ شپ سے لگا کر اس تخت پر بیٹھا ہوا ہی اور پانچ خدمتگار در پیش اس کے کھڑے کیے تھے اور اس تخت پر ایک شمشاد و زنت کا سا  
 ڈالا تھا تیسری مجلس میں کام نئون کا بنایا تھا ایک لکڑی کھڑی کر کے تین رستیان امین با ندھ تعین اور ایک نٹ اوپر سیدھا پاون  
 اوٹے ہاتھ سے چھپے میر سے پکڑے ایک پاون سے کھڑا ہوا ایک بکری اس لکڑی کھڑی کی تھی اولک شخص بھول کر دکن میں  
 ڈالے جا رہا ہوا ایک آدمی ہاتھ اوپر کیے کھڑا ہوا تیسریوں کی طرٹ و کھینچا ہوا اور پانچ آدمی اور بان کھڑے ہیں کہ ان میں ایک کے  
 ہاتھ میں لکڑی ہی ہوا جو تھی مجلس میں ایک خدمت بنایا تھا اور اس کے نیچے تصویف حضرت عیسیٰ علی نبیا علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بنائی تھی اور  
 ایک شخص آپ کے قدموں پر سر رکھے ہوئے ہوا اور ایک بوڑھا آدمی آپ باتین کر رہا ہوا اور چار آدمی اور کھڑے ہو کر ان کو اسطرح کا  
 کام عہدہ بنایا تھا سینے اسکو انعام اور پانچ علقوں سے سرفراز کیا اور مرزا حسین کے میں نے اسکو دکن سے بلوایا تھا تو یوں ہاتھ پوتوں  
 اوٹے اگر ملازمت حاصل کی ہو صغیر خان کو اضافہ منصب سرفراز کیا اور لشکر لانا مقبور کی کمک پر سرفراز کیا جو عبداللہ خان  
 فیروز جنگ نے راہو کیا تھا کہ راہ ناسک سے نزدیک ملک دکن میں آئے اس واسطے میر سے دل میں آنا تھا کہ رمداس کچھو اہ  
 کو کہ بندگان باخلاص سے میر سے والد مزہ کے کے عبداللہ کے ساتھ مقرر کروں کہ ہر جگہ اس کے ہمراہ رہے اور اسکو نچوڑے کہ  
 تنو اور شتائی بے وقت کرے اس واسطے اسکو اچھی رعایتوں سے سرفراز کر کے خطاب راجگی سے کہ اس کے گمان میں تھا  
 ممتاز کر کے تقار بھی عنایت کیا اور قلعہ قصبہ کو کہ ہندوستانی شہر قلعے سے ہوا سے رمداس کچھو اہ کو دیکھت فخرہ اور باقی و چو  
 دیکھت کیا اور خواجہ ابوبکسن کو کہ دیوانی کل سے موقوف ہوا تھا صوبہ داری دکن پر لیا اس کے کہ میر سے بھائی مزہ کے ساتھ  
 ملوں وہاں ہاتھ میں مقدر فرمایا اولیٰ بکسن بہر اعتقاد والدو کہ کو خطاب تھنہ خانی سے سرفراز کیا اور منظم خان کے لڑکوں کو  
 لائق دیکھ گیا کہ میں اسلام خان کے پاس بھیجا اور راجہ کلیان کو مراد اور بیہ کا اسلام خان کی تجویز سے کیا اور اسکو اضافہ و مدد  
 خات و سوار سے سرفراز کیا اور جارجنار رو پنی شجاعت خان و کئی کو عنایت کیے اور اہان کی ساتویں تا بیج بیج الزان پھر رانٹ  
 نے دکن سے اگر ملازمت حاصل کی ان دونوں میں بسبب شورش اور ہر چ مرچ کے کہ ولایت مالوہ و اندھین واقع ہوا تھا بہت مل  
 اور کچھ ہی قوم فربک کے مثل میں لے اور پہلوان پایا اور نورس سبے درمن اور برہمے وغیرہ میری دگاہ میں تہی ہو کر ملازم

مراد لشکر لانا مقبور کا  
 دکن کے عین ہوا تھا بیچو گئے  
 صغیر خان مع بھائیوں کے

بھائیوں کے ہاتھ میں لکڑی ہی ہوا جو تھی  
 مجلس میں ایک خدمت بنایا تھا اور اس کے  
 نیچے تصویف حضرت عیسیٰ علی نبیا علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بنائی تھی اور



ہوئے ہر ایک کو ملت اور نقد اور سپ اور چاکیر سے سینے سر فراز کیا اور دوسری تاریخ آؤنگی کہ باشرخان بگاڑتے کہ سعادت ہستنا  
پوشی کشاف ہوا پہلے لکھو سپید فریخ واسطے لشکر فروری آمد دکن کے کوہ سرداری عبدالخان مقرر ہوا تھا بدست روپ خواران شیش انیا  
کے احوال و گجرات میں بھیجے اور غزوہ دکن کو میں بقصد شکار موضع سمونگلو میں کہ میری شکار گاہ مقرر ہوئی تھی وہاں میں ہرن وہاں شکار ہوا بکیر  
سے سولہ ہرن خود میں شکار کیے تھے اور چھ کوشا ہوا وہ غورم نے دو دن رات میں وہاں رہا اور کورسکی رات وہاں پہنچے دینی شہر میں آیا ایک  
رات یہ بیت میرے دل میں آئی ۱۵۰ بود آسمان تاسہ پر نور باد عکس از او چہ شد و در پاد او چہ فریخ چون او قصہ خوانوں کو سینے غور و یک وقت  
سلام و صلوة بھیجے میں اور قصبہ کشی کی ابتدا اس شعر سے کیا کرن اور اب پہلے ہوتا ہے میری ماہ دکن کو شنبہ کے دن خوشہشت خان  
کی ہو چکی کہ عادل خان چالوہی اپنی اتھلیہ دن سے پشیمان ہو کر بندگی اور دولت خواہی میں زیادہ سبب سرگرم کر دیا جو دھون دیکر حکو باقر  
سلخ شال کے باشرخان طرف کشمیر کے رخصت ہوا اور یادگار علی دلی ایران کو فرغل خاصہ میں عنایت کیا اور عقدا خان کو اپنی ایک  
تلاو خاص سرلنڈا خورشیدی اور شادمان ولد خان عظمیٰ کو خطاب شادمان خانی کا دیکر نصب اور اس کا اہل و عیال فستہ سے ایک ہزار و تینصدی  
ذات اور با نوسو اسیر ہوئے اور نشان سے سر فراز ہوا اور یہ دارخان برادر علی اللہ خان فیروز جنگ دار سلا خان بی نور بک کہ بہت  
سیمتان کی ان کے تفویض تھی سب کو سینے نشان عنایت کیے اور سینے خاص جوہر ان آتے تھے حکم کیا کہ اس کے چڑے کے جانا زمین ہوا کہ ان کو ان  
میں بھیجا دین کہ لوگ اور سپہ سالارین ہڑھاکرین اور میر جلیل اور قاضی کو کہ مدار علیہ اہولت شریعہ کے ہیں اور اسطہ عنایت فرست شمع کے حکم  
کیا کہ ملگو زمین ہوس جو شاپہ سجدہ کے ہی نہ کیا کرن اور شنبہ کو بائیسویں تاریخ دی کہ سپہ تو ملگو کی طرف شکار کو متوجہ ہوا جو ملگو وہاں  
ہرن بہت جمع تھے اس واسطے خواجہ جہان کو نصرت کیا کہ گیارہ دن سکویہ زمین کی طرف ملا دین دیکھ کہ کوس نیمہ شاہی شہر ہے نہایت شکار  
گھر ہے میں آیا ہر تواس طرف متوجہ ہوا کہ جمعہ کے دن میں شکار شروع کیا اور آیتہ جمعات تک ہر روز شکاریت کے ساتھ اوس گھر  
میں بیٹھ شکار جاتا تھا یعنی زندہ پکڑے جاتے تھے اور بعضے بندوق دیر سے اسے چلنے تھے التور اور جمعات کو کہ میں بندوق  
چاہوں زمین مانتا ہوں اس واسطے ان دونوں میں زندہ پکڑے تھے غرض اس بیٹھ میں نوسو ستور مزادہ شکار ہوئے اور میں سے  
چھ سو اکتالیس ہرن مزادہ زندہ گرتا ہوئے چار سو چار سو چار سو کو لمانہ کیے کہ وہاں کے کہنے میں ان کو چھوڑ دین اور چوباسی کو ان میں  
حکم کیا کہ ان کی ناکوں میں تھیں باندی کی ڈالک اور سی زمین میں آزاد کرین اور دوسرے ہرن کہ تیرہ بندوق چھپتے سے آگے گئے تھے ہر روز  
ان کو شکاریت اور خادمان محل میں اور باقی اسلار و بندگان شاہی کو تفصیر کیے اور جب میں شکار کرتے تھے کھانگیا تو سب مار کو فاکا شکار گاہ  
میں جا کر تھیں کو مارین اور خود بدولت میں میرے دروازہ شہر کو ہوا اور یکے میں یہ مطابق شہر میں واقعہ کو میں نے مارا کہ مالک ہوئے شہر میں  
میں نیش آتا ہوا اور احمد آباد اور لاہور اور گروہ اور دلی وغیرہ کے لنگر خانے واسطے فقر کے بناوین جب بڑے شہر تیس شہار ہوئے خداونکے  
چھوٹے دلی سے لنگر خانے اور چوبیس میں اب جامی کرنے کا حکم دیا اور چوتھی تاریخ میں کی نہاری میں نصب راجہ نرسنگہ دیو پر خاندان کیا  
کہ سب چاندھاری ذات اور دھڑار اور چوہانوں کو قتلوا خاص اسکو محنت کی اور دوسری خاص تلوار شاہہ چہ نام شاہ اور خان خان کو عنایت  
کی سولہویں ماہ غنڈہ کو میں نے ان زمان پہر راشا من کا لشکر راہنہ پراسر مقرر ہوا اور اس کے ہاتھ راجہ باسو کے واسطے سینے ایک تلوار  
بھیجی اور جب میں نے کہ نہ اسلار سجدہ کے بعضے مقدمات کو کہ ان کے غیر مناسب جو عمل میں لائے میں اور کمال شرم و توروہ کا میں کہتے  
اس واسطے میں نے خبیون کو فیکہ فرمان اسے سجدہ کو تحریر کیا کہ یہ تمکب ایسے کاموں کے جو خاص لائق بادشاہوں کے ہیں نہ تو  
اول یہ کہ میرے کہ میں نے دنیا کرین اور امرا اور سرداران سے جو مقرر ان کی ملک کو میں بھیجیں جو کہ ان کی تکریم کو میں لوسا تھی نہ لڑا  
کرنی نہ سیاست کیواسطے ان میں سے چھوڑ کرین ان کی کان نہ کا میں اور نہ وکریو سلان کرین اور لپٹے کو کروں کو خطاب نہ کیا کرن اور

نگو غانہ بادشاہی دہلی  
عہدہ  
فیض  
آمین  
جہانگیر





سپر کے ٹھوکر سے بدتر روانہ ہو گیا اور اس پر بھی بڑی خدشت اور سکو دینے سے سبب ہوئی کہ مری کے اکثر لوگوں نے باتیں کہیں لیکن جو ہر ذاتی  
 اوبہ تھا وہ اصلی ہوئی جو میری نظر میں تھی اس واسطے خود دینے اپنی فکر سے اس کو اس خدشت پر مقرر کیا جسب اتفاق کو سے لمحات  
 اس ملک کے لیے خوب سہرا بن گیا کہ جبکہ اس نے وہاں کا ایسا بندوبست کیا تھا اور جن میں ہر کاموں میں سے  
 اس کا ایک دفعہ کا عثمان خان کا ہر کام کہ اس نے میرے والد مرحوم کے وقت میں بھی بار افروغ شاہی سے مقابلہ کیا تھا اور آج تک نکال گیا  
 اندرون کہ ہلا خان نے موضع ڈھاکہ کو اپنا مقام کاہ کیا تھا اور وہاں کے زمینداروں کے بندوبست پر توجہ ہوا تو اس کے دلیر کی یاد  
 کو فرج عثمان خان کے ملک کو روانہ کیا جیسے اگر اطاعت بادشاہ کی قبول کرے تو بہتر و نہ اور مخالفوں کی طرح اس کو کبھی سزا دیا جائے اور جو نہ بھی خان  
 اور تخت و دنوں اسلام خان کے پاس پہنچ گیا تھا تو قلعہ سرداری اس اشک کا اس کے نام نہ نکلا اور چند افسر بھی مثل کشور خان اور افغان خان اور  
 سید و ماہرہ اور شیخ جیسے ہتھیار قرب خان کا اور عثم خان اور اشک کے معارفان کے اور ہتھیار خان وغیرہ کو معتقدان شاہی سے مین  
 اور اپنے لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ان کے ہمراہ کر دی اور نیک سماعت میں اس لشکر کو واسطوں روانہ کیا اور یہ قاسم سپہ مراد  
 کو پیشی اور واقعہ نویس کیا اور چند زمینداروں کو بھی واسطہ راہ تیار کرنے کے ہمراہ بھیجا غرض جب یہ فوج شاہی اس کے ملک و قلعہ کے  
 قریب پہنچی تو اس کی کھیل اس کی نمایش کو گے کہ اس کو واسطے اطاعت بادشاہ کے ہدایت کریں اور فساد سے باز رکھیں لیکن چونکہ  
 کمال غرور اس کے ذہن میں تھا اور وہ اپنے سہاویہ اور شیخ بنگالہ اور دوسرے ملکوں کا لینا اس کے خیال میں تھا اس واسطے ہرگز اس نے اس کی بات کو  
 نہ سنا اور نہ جنگ کا ہوا اور اس کی جگہ واسطے لڑائی کے مقرر کی کہ وہاں جمیل اور دلدل تھی کہ چند فوجیں محرم کو شجاعت خان نے پست  
 نیک افواج قاہرہ کو مقرر کیا کہ سہرا کی اپنی اپنی جگہ پر مقرر ہو کر شہر سے ہوا عثمان خان نے اس دن قلعہ جنگ میں لیا تھا لیکن جب سنا کہ لشکر  
 شاہی طیار ہو کر آیا تو لاچار سوار ہو کر نہ کہ اس سے پر آیا اور اپنے سوار و پیادوں کو برابر لشکر بادشاہی کے کھڑا کیا جب لڑائی گرم ہوئی  
 اور فوج اپنے سلسلے کی فوج کی طرف بڑھی تو پہلے اس نے اپنے سب سے بہتر فوج کو بادشاہی ہراول فوج پر چڑھایا اور فوج لڑائی ہوئی  
 ہراول کے سردار و فوج سے سید مظہر ماہرہ اور شیخ اچھے درجہ شہادت کو پہنچے اور برنار کے سردار افغان خان نے بھی خوب بہادری کر کے  
 حق نمک واکہ اور جان قربان کی اور اس کے ہمراہی بھی ایسے لڑے کہ کوفے کوفے ہو گئے اور سب طرح سردار برنار بھی کشور خان واد  
 مروم کی دیکر فدا ہوا اور باوجودیکہ وہ بہت بھی بہت زخمی اور مارے گئے تھے لیکن وہ کھشت یہ سمجھا کہ سردار ہراول اور افسر برنار اور  
 برنار کے فوج شاہی سے مارے گئے ہیں اور یہی ایک غول ہا ہر اس خیال پر اپنے لوگوں کا مرنے اور زخمی ہونا اور سپہ بھاری لگنا اور اس  
 گرمی سے غول پر گرا اور اوجھائی بیٹھے شجاعت خان کے اوباقی افسران فوج شاہی اور کھلیے ہوئے شہر و ن کی طرح عثمان خان کو تہو  
 کر رہے تھے چنانچہ اسی تلاش میں اکثر شہید ہوئے اور اکثر دنوں نے بڑے بڑے غرور و شہادت اسی حال میں اس نے اپنے اناہلا ہاتھی مست  
 کھپت نام شجاعت خان پر دوڑایا اور بڑھا اٹھا اور اس ہاتھی کے مالکین ایسا مست ہاتھی تھا کہ اس پر چڑھے سے مرو کا تو تھوڑا  
 نے تلوار نکال کر پڑ پڑا اور سپہرو ہاتھ مارے وہ اس کو بھی خیال میں نہ لایا تو شجاعت خان نے ہر کھال دو ہمو ہوا اس کے مارے وہ  
 اس سے بھی مرو کا اور شجاعت خان کو مس گھوڑے کے گرا دیا شجاعت خان گرتے وقت جگہ جگہ شہاہ چار کے کما اور گھوڑے سے  
 جدا ہو گیا اس کے ادلی نے دو تلواریں ہاتھی کے اگلے پاؤں پر ماریں کہ ہاتھی بٹھیک گیا پھر ادلی نے ہاتھی بان کو نیچے گرا دیا شجاعت خان  
 نے پیادہ ہمو سے ہاتھی کی سوند اور پیشانی کو اس قدر زخمی کیا کہ ہاتھی اس کے وار سے چلا کر لوٹ گیا اور سبب زخموں کے اپنی  
 فوج میں جا کر گر پڑا اتنے میں شجاعت خان کا گھوڑا بھی سوار ہوٹھک پڑا اور یہ اور سپہ سوار ہو گیا اتنے میں اس نے لوگوں نے  
 ایک ہاتھی چلی اور شجاعت خان کے نشان برادر پر دوڑایا اور اس نشان کو مس گھوڑے گرا دیا شجاعت خان پکھڑوٹا ہوا آیا اور

لڑائی کا حال بیان کیا ہے

شجاعت خان کی موت

نشان ہمدار کی تسلی کو پکارا کہ خود راست گزرا تا میں زمرہ ہوں اور سوت نشان کے نیچے بہت بندگان شاہی حاضر تھے سب تیر و دمہ اور تیر و لیکر یا تھی تیر و دڑے اتنے میں شجاعت خان نے علما کو اٹھایا اور دوسرا گھوڑا اٹھکوا کر سوار کیا پھر وہ نشان بلند کر کے اپنی جگہ کھڑا ہوا غرض اسی گشت و خون میں کوئی بندو ق کی نشان لگی پیشانی پر لگی اور چند لوگوں نے اس کے مارنے والے کو ڈھونڈنا دیا لیکن وہ باعث اس زخم کے اس تیز سے باز رہا اور وہ پہنک اسنے اپنے کو گول کوڑا لگی کی ترغیب دیکر میان جنگ میں سکھایا اور دوسرے وہ لوگ بھاگے اور فوج شاہی نے چھپا کر کیا یہاں تک کہ اوکو اٹھنے لگے میں داخل کیا دشمنوں نے او میں کھسکے تو کھسکے تیر و بندو ق سے روکا اور بادشاہی لوگوں کو اندر نہ جانے دیا لیکن ولی خان پر بادشاہان خان اور مرزا اسکے بیٹے نے مع اور بگائوں کے عثمان خان کے زخم پر نظر کر کے توجہ نہ کر کے اس زخم سے نہ بچنے کا اب اگر ہم بھاگ کر اپنے قلعے میں جاویں تو ان لوگوں میں سے کوئی زندہ نہ رہیگا صلاح یہ کہ ابھی اسی سنگین لڑنے میں اور آخر رات کو فرصت دیکھ کر قلعے میں چلے جاویں غرض آدمی اس کو عثمان خان مکر کیا غیر شب کو اوسکی لاش لیکر وہ لوگ قلعے کی طرف روانہ ہوئے اور سامان وغیرہ سب دہریں چھوڑا قراولوں نے یہ خبر شجاعت خان کو دی دوشنبہ کے فجر کو سب دولتخواہان شاہی جمع ہوئے اور یہ صلاح کی کہ اس کا تعاقب کر دو اور ان کو فرصت نہ لینے دو و لیکن بہ سبب ماندگی سپاہ اور کفر و فتنہ شہیدوں اور غنائی رازی زخمیوں کے تعاقب سے باز رہے اور اسی سوچ میں تھے کہ عبدالسلام غفر خان کا بیٹا تین سو سوار اور چار سو توپچیوں سے وہاں پہنچا اور جب یہ لڑکھنوا رہا اور مدد کو آگیا تو سب ملکر ان کے پیچھے چلے یہ خبر عثمان خان کے بھائی ولی نے کہ اس کے بعد رفتہ ہوا تھا سنی کہ شجاعت خان مع ایک نئے تازہ لشکر کے کہ ابھی آیا ہے غیر شب آپ پہنچا اور سوت اسنے اپنا بچا و سوا عجم و انکسارا و اخلاص و صلحت کے نہ کیھا اور لوگوں کے واسطے سے پیغام بھیجا کہ جو رفتہ تھا وہ نہ باب ہم جو لوگ کہ باقی ماندہ مسلمان اور بندہ بادشاہی ہیں اگر قول و قرار دو تو ہم اگر جسے ملین اور بادشاہی ہند میں حاضر رہیں اور اپنے ہاتھی شیکش کرین شجاعت خان اور مقتدر خان نے کہ لڑائی میں عمدہ خدمتیں کی تھیں صلاح اور دلخواہوں کے صلحت جانکر اوکو امان دی اور اقرار سے تسلی کی دوسرے دن ولی مع خودیشان و قریبان عثمان خان کے اگر شجاعت خان اور باقی سرداران کے ملاوڑ و خاص ہاتھی شیکش کے شجاعت خان اور ارام اسے شاہی کو برگزیدہ ہار میں کہ اس کے تصرف میں تھا چھوڑ کر خود مع ولی اور باقی افتخاروں کے چھپی صف کو دوشنبہ کے دن مع افواج قاہرہ جاگے مگر میں آئے اور اسلام خان سے ملے جب اگر ہر تین یہ خبر خوشی کی اس ہندہ درگاہ اکھی نے سنی تو سیدہ شکر بیا لایا اور اس فتح کو محض عنایت الہی سے جانا اور اس حسن خدمت پر اسلام خان کو شہنشاہی منصب سے سرفراز کیا اور شجاعت خان کو خطاب رستم زبان کا دیکر ہرازی قات اور سوار اسکے اگلے منصب پر بڑھایا اور دوسرے امیر و کومبھی موافق افق خدمت کے اضافہ اور رعایتوں سے ممتاز کیا اور جب پہلے چند عثمان خان کے اس کا جانی حوام میں مشور ہوئی تھی تو واسطے صدق و کذب اس خبر کے سینے خال پوان میں اسان لغیر مجبوجا حافظ شیرازی کے کچھ قویہ غل لکلی دیدہ دیکر ان کو نصیر و کفر کا اندرین کارول خوشی بدریا گنم پڑھو رہا امیر فلک بادہ بدنامت پڑھو رہا کہ کس مجوز حکم چونکہ یہ بیت مناسب مقام کے تھی تو سینے اوس خال فتح کی بعد چند روز کے خبر کی کہ عثمان خان تیر فضا سے اٹھ گیا اور بہت ڈھونڈھا اوس کا قاتل معلوم ہوا اور مولوں فردوں کو تیر عثمان کہ سواران محمد اور محمدان سرحد گریسے بہر منصب ہرازی قات اور ہمدار سوار سے سرفراز کردہ کھنڈ پات سے آیا اور سعادت ملازمت سے شرف ہوا سینے اس کو بخت چند صلحت کے ملکر اٹھا کہ بندہ کو وہ بہر حکم وہاں کے حاکم وزیر بری کو دیکھے اور وہاں کی جو عمدہ چیزیں دیکھے خاص ہمارے واسطے خرید لے گا و اس واسطے وہ کو وہ لوگیا اور ایک مدت وہاں رہ کر جو عمدہ چیز وہاں دیکھی بے طمع نہ قیمت مہنگی نہ لیکوں کو دے کر خریدی جب وہاں سے لوٹ کر آیا تو سرفراز

کئی مرتبہ بن سیری نظر سے گذرنا میں ہر طرح کے اوسمین تھے اور چند بار اوسمین بہت عجیبی طرح تھے کہ سینہ نہ دیکھے  
تھے بلکہ کوئی اوجھان بھی نہیں جانتا تھا حضرت فردوس مکانی نے ہر چند اپنے اقامت میں صورت اکثر جانورون کی کھلی کر لیکر تھوڑے  
اولیٰ بنوائی مینے جگہ لگائے مین کی تصویر بن بھی بنوا دیں کہ جیسا سننے سے اوسکے قیاس ہوتا ہے دیکھنے سے بھی حیرت ہوا کہ کتنا  
اون میں مورتی سے بڑا تھا اور موسے چھوٹا اور سستی میں اپنی دم کو طاقس کی طرح کر لیتا ہوا اور ناپنا تھوڑے چوچ اور پاؤں اوسکے  
مغزی کے مشابہ ہیں اور اوسکے سر و گردن پر ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہے سستی میں ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گو یا مہر جان میں جڑا ہوا  
اور تصویر میں پر مین دی جانے غیب ہو جاتی ہے اور کوئی کی طرح نظر اتنی ہی طرف یہ ہرگز کہ سستی میں دو کھلے گوشت کے جو مثل کس مرغ کے  
میں بقدر ایک ایش کے سونڈ کی طرح لگاتے ہیں اور کچھ چپ اور کچھ پتی ہر تو بارہ نکلے کے سنگ کی طرح دود و انگشت کھرے ہو  
نظر آتے ہیں اور کھون کے کنارے ہر شے فیروزہ رنگ رہتے ہیں کہ اور کھارنگ نہیں بدلتا اور رنگ باقی پر دیکھا مختلف دکھائی دیتا  
ہر مریض حالت خاص کے ہر دن کے اور ایک بند عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ پاؤں اور سر گوش اوسکے مثل ہند کے اور منہ ٹوڑی  
کاسا اور آنکھیں ہار کی سی لیکن ان کی آنکھوں سے بڑی اور سر سے دم کی ایک گڑھا تھا بندر سے نیچا اور ٹوڑی سے اونچا بال  
دن کے کے بغیر کی طرح خاکستری رنگ کا لون سے تھکے تک سرخ دم اور کھڑے کچھ بڑی بھلائی اور بندرون کے اوسکی دم کی کی  
طرح گرنی تھی کبھی ہر دن کے کچھ کی طرح بولتا ہر غرض عجیب جانور ہر اور کچھ جانورون سے جگہ جگہ کرتے ہیں کسی سے نہیں سمجھا کہ اوسنے  
گھر میں اندھے بچے دیے ہوں میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہ ہوئے اوسنے سب اندھے بچے زیادہ کو بہت سے لیکر لکھ لکھا  
تو اندھے سے بڑھتے ہی کے تے بچے نکلا اسکے اور دو سال میں تھوڑے ہی بچوں کے ہوئے اور کچھ اور بچوں کے بڑے لگوں لگوں  
اس گمال قیاس کیا اوسنے لگے کہ تھے ولایت میں بہت سعی کی لیکن اوسنے بچے نہ ہوئے اوس میں نے انھیں دنوں میں مہابت خان کے  
منصب پر ہزاری ذات اور ہاں سو سوار کا ہو سکے کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار جو جانورون میں منصب اختیار والوں  
کا معہل و اضافہ کے چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور سال گزیرے کہ منصب پر بھی پانچویں ذات اور سوار کا ہو سکے کہ منصب  
اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو جائے اور افتاد خان کے منصب پر پانچویں ذات اور دو سو سوار کا ہو سکے  
کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جائے اور خارجہ ابو کسن نے انھیں دنوں میں دکن سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور دو تین ہزار  
کہ نو ہزار کا آباد اور جو نو ہزار کا تھا خدمت میں حاضر ہوا اوسکے ہزار بی منصب پر پانچویں ذات کیے اور شرف افتاد کے دن اونیسویں  
فردون کو منصب سلطان خود کا کہ تین ہزاری تھا بازہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھنا تھا  
منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور قرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھنا تھا پانچویں ذات اور سوار کا  
کیے اور منصب خواجہ جہانگیر کا دو ہزاری ذات اور سوار کا تھا پانچویں ذات اور سوار کا تھا اور تین ہزاری ذات اور سوار کا تھا  
اضافہ منصب سے سرفراز ہوئے اور انھیں دنوں میں ولایت دکن سے اگر سعادت حاصل کی جو کہ اپنے باپ کا ایک بیٹا  
نے وفات کی تھی اوسے سوار کے سرفراز کیے ولایت دکن سے اگر سعادت حاصل کی جو کہ اپنے باپ کا ایک بیٹا اور سوار کے سرفراز  
ہو سکے نہ سوچ سکے کہ ان کی محبت سے اوسکو دینا مہتمم کر کے ٹیکہ دارا اور پناہ بنا تھا کہ سوچ سکے نہ جانتا تھا کہ اوسکے وفات  
سوچ سکے کہ کہا کہ اپنے بچے کو دیکھا دیکھا جانتا تھا کہ اوسکی اس بات سے ارا میں ہو کر کہا کہ اگر اپنے بچے کو دیکھا دیکھا تو اب  
میں ولایت کو سرفراز کر کے دینا چاہوں تو چاہیے ہاتھ سے اوسکی پٹیاں دیکھا کہ اگر گایہ اور ملک اوسکے باپ کا اوسکو  
عنایت کیا اور افتاد الدولہ کو دو ذات و تلم مع عنایت ہوا اور کچھ بی پندرہ موضع گاؤں کا کہ کو ہستانی معتبر راجوں سے ہر

فردوس مکانی نے ہر چند اپنے اقامت میں صورت اکثر جانورون کی کھلی کر لیکر تھوڑے اولیٰ بنوائی مینے جگہ لگائے مین کی تصویر بن بھی بنوا دیں کہ جیسا سننے سے اوسکے قیاس ہوتا ہے دیکھنے سے بھی حیرت ہوا کہ کتنا اون میں مورتی سے بڑا تھا اور موسے چھوٹا اور سستی میں اپنی دم کو طاقس کی طرح کر لیتا ہوا اور ناپنا تھوڑے چوچ اور پاؤں اوسکے مغزی کے مشابہ ہیں اور اوسکے سر و گردن پر ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہے سستی میں ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گو یا مہر جان میں جڑا ہوا اور تصویر میں پر مین دی جانے غیب ہو جاتی ہے اور کوئی کی طرح نظر اتنی ہی طرف یہ ہرگز کہ سستی میں دو کھلے گوشت کے جو مثل کس مرغ کے میں بقدر ایک ایش کے سونڈ کی طرح لگاتے ہیں اور کچھ چپ اور کچھ پتی ہر تو بارہ نکلے کے سنگ کی طرح دود و انگشت کھرے ہو نظر آتے ہیں اور کھون کے کنارے ہر شے فیروزہ رنگ رہتے ہیں کہ اور کھارنگ نہیں بدلتا اور رنگ باقی پر دیکھا مختلف دکھائی دیتا ہر مریض حالت خاص کے ہر دن کے اور ایک بند عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ پاؤں اور سر گوش اوسکے مثل ہند کے اور منہ ٹوڑی کاسا اور آنکھیں ہار کی سی لیکن ان کی آنکھوں سے بڑی اور سر سے دم کی ایک گڑھا تھا بندر سے نیچا اور ٹوڑی سے اونچا بال دن کے کے بغیر کی طرح خاکستری رنگ کا لون سے تھکے تک سرخ دم اور کھڑے کچھ بڑی بھلائی اور بندرون کے اوسکی دم کی کی طرح گرنی تھی کبھی ہر دن کے کچھ کی طرح بولتا ہر غرض عجیب جانور ہر اور کچھ جانورون سے جگہ جگہ کرتے ہیں کسی سے نہیں سمجھا کہ اوسنے گھر میں اندھے بچے دیے ہوں میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہ ہوئے اوسنے سب اندھے بچے زیادہ کو بہت سے لیکر لکھ لکھا تو اندھے سے بڑھتے ہی کے تے بچے نکلا اسکے اور دو سال میں تھوڑے ہی بچوں کے ہوئے اور کچھ اور بچوں کے بڑے لگوں لگوں اس گمال قیاس کیا اوسنے لگے کہ تھے ولایت میں بہت سعی کی لیکن اوسنے بچے نہ ہوئے اوس میں نے انھیں دنوں میں مہابت خان کے منصب پر ہزاری ذات اور ہاں سو سوار کا ہو سکے کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار جو جانورون میں منصب اختیار والوں کا معہل و اضافہ کے چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور سال گزیرے کہ منصب پر بھی پانچویں ذات اور سوار کا ہو سکے کہ منصب اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو جائے اور افتاد خان کے منصب پر پانچویں ذات اور دو سو سوار کا ہو سکے کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جائے اور خارجہ ابو کسن نے انھیں دنوں میں دکن سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور دو تین ہزار کہ نو ہزار کا آباد اور جو نو ہزار کا تھا خدمت میں حاضر ہوا اوسکے ہزار بی منصب پر پانچویں ذات کیے اور شرف افتاد کے دن اونیسویں فردون کو منصب سلطان خود کا کہ تین ہزاری تھا بازہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھنا تھا منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور قرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھنا تھا پانچویں ذات اور سوار کا کیے اور منصب خواجہ جہانگیر کا دو ہزاری ذات اور سوار کا تھا پانچویں ذات اور سوار کا تھا اور تین ہزاری ذات اور سوار کا تھا اضافہ منصب سے سرفراز ہوئے اور انھیں دنوں میں ولایت دکن سے اگر سعادت حاصل کی جو کہ اپنے باپ کا ایک بیٹا نے وفات کی تھی اوسے سوار کے سرفراز کیے ولایت دکن سے اگر سعادت حاصل کی جو کہ اپنے باپ کا ایک بیٹا اور سوار کے سرفراز ہو سکے نہ سوچ سکے کہ ان کی محبت سے اوسکو دینا مہتمم کر کے ٹیکہ دارا اور پناہ بنا تھا کہ سوچ سکے نہ جانتا تھا کہ اوسکے وفات سوچ سکے کہ کہا کہ اپنے بچے کو دیکھا دیکھا جانتا تھا کہ اوسکی اس بات سے ارا میں ہو کر کہا کہ اگر اپنے بچے کو دیکھا دیکھا تو اب میں ولایت کو سرفراز کر کے دینا چاہوں تو چاہیے ہاتھ سے اوسکی پٹیاں دیکھا کہ اگر گایہ اور ملک اوسکے باپ کا اوسکو عنایت کیا اور افتاد الدولہ کو دو ذات و تلم مع عنایت ہوا اور کچھ بی پندرہ موضع گاؤں کا کہ کو ہستانی معتبر راجوں سے ہر

فردوس مکانی نے ہر چند اپنے اقامت میں صورت اکثر جانورون کی کھلی کر لیکر تھوڑے اولیٰ بنوائی مینے جگہ لگائے مین کی تصویر بن بھی بنوا دیں کہ جیسا سننے سے اوسکے قیاس ہوتا ہے دیکھنے سے بھی حیرت ہوا کہ کتنا اون میں مورتی سے بڑا تھا اور موسے چھوٹا اور سستی میں اپنی دم کو طاقس کی طرح کر لیتا ہوا اور ناپنا تھوڑے چوچ اور پاؤں اوسکے مغزی کے مشابہ ہیں اور اوسکے سر و گردن پر ہر دم نیا رنگ ظاہر ہوتا ہے سستی میں ایسا سرخ ہو جاتا ہے کہ گو یا مہر جان میں جڑا ہوا اور تصویر میں پر مین دی جانے غیب ہو جاتی ہے اور کوئی کی طرح نظر اتنی ہی طرف یہ ہرگز کہ سستی میں دو کھلے گوشت کے جو مثل کس مرغ کے میں بقدر ایک ایش کے سونڈ کی طرح لگاتے ہیں اور کچھ چپ اور کچھ پتی ہر تو بارہ نکلے کے سنگ کی طرح دود و انگشت کھرے ہو نظر آتے ہیں اور کھون کے کنارے ہر شے فیروزہ رنگ رہتے ہیں کہ اور کھارنگ نہیں بدلتا اور رنگ باقی پر دیکھا مختلف دکھائی دیتا ہر مریض حالت خاص کے ہر دن کے اور ایک بند عجیب طرح کا لایا تھا کہ ہاتھ پاؤں اور سر گوش اوسکے مثل ہند کے اور منہ ٹوڑی کاسا اور آنکھیں ہار کی سی لیکن ان کی آنکھوں سے بڑی اور سر سے دم کی ایک گڑھا تھا بندر سے نیچا اور ٹوڑی سے اونچا بال دن کے کے بغیر کی طرح خاکستری رنگ کا لون سے تھکے تک سرخ دم اور کھڑے کچھ بڑی بھلائی اور بندرون کے اوسکی دم کی کی طرح گرنی تھی کبھی ہر دن کے کچھ کی طرح بولتا ہر غرض عجیب جانور ہر اور کچھ جانورون سے جگہ جگہ کرتے ہیں کسی سے نہیں سمجھا کہ اوسنے گھر میں اندھے بچے دیے ہوں میرے والد نے بھی بہت کوشش کی لیکن بچے نہ ہوئے اوسنے سب اندھے بچے زیادہ کو بہت سے لیکر لکھ لکھا تو اندھے سے بڑھتے ہی کے تے بچے نکلا اسکے اور دو سال میں تھوڑے ہی بچوں کے ہوئے اور کچھ اور بچوں کے بڑے لگوں لگوں اس گمال قیاس کیا اوسنے لگے کہ تھے ولایت میں بہت سعی کی لیکن اوسنے بچے نہ ہوئے اوس میں نے انھیں دنوں میں مہابت خان کے منصب پر ہزاری ذات اور ہاں سو سوار کا ہو سکے کہ سب چار ہزاری ذات اور ساڑھے تین ہزار سوار جو جانورون میں منصب اختیار والوں کا معہل و اضافہ کے چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر ہوا اور سال گزیرے کہ منصب پر بھی پانچویں ذات اور سوار کا ہو سکے کہ منصب اصل و اضافہ سے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہو جائے اور افتاد خان کے منصب پر پانچویں ذات اور دو سو سوار کا ہو سکے کل ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہو جائے اور خارجہ ابو کسن نے انھیں دنوں میں دکن سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور دو تین ہزار کہ نو ہزار کا آباد اور جو نو ہزار کا تھا خدمت میں حاضر ہوا اوسکے ہزار بی منصب پر پانچویں ذات کیے اور شرف افتاد کے دن اونیسویں فردون کو منصب سلطان خود کا کہ تین ہزاری تھا بازہ ہزاری کیا اور اعتبار خان کو کہ سہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا منصب رکھنا تھا منصب چار ہزاری سے سرفراز کیا اور قرب خان کو کہ منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا رکھنا تھا پانچویں ذات اور سوار کا کیے اور منصب خواجہ جہانگیر کا دو ہزاری ذات اور سوار کا تھا پانچویں ذات اور سوار کا تھا اور تین ہزاری ذات اور سوار کا تھا اضافہ منصب سے سرفراز ہوئے اور انھیں دنوں میں ولایت دکن سے اگر سعادت حاصل کی جو کہ اپنے باپ کا ایک بیٹا نے وفات کی تھی اوسے سوار کے سرفراز کیے ولایت دکن سے اگر سعادت حاصل کی جو کہ اپنے باپ کا ایک بیٹا اور سوار کے سرفراز ہو سکے نہ سوچ سکے کہ ان کی محبت سے اوسکو دینا مہتمم کر کے ٹیکہ دارا اور پناہ بنا تھا کہ سوچ سکے نہ جانتا تھا کہ اوسکے وفات سوچ سکے کہ کہا کہ اپنے بچے کو دیکھا دیکھا جانتا تھا کہ اوسکی اس بات سے ارا میں ہو کر کہا کہ اگر اپنے بچے کو دیکھا دیکھا تو اب میں ولایت کو سرفراز کر کے دینا چاہوں تو چاہیے ہاتھ سے اوسکی پٹیاں دیکھا کہ اگر گایہ اور ملک اوسکے باپ کا اوسکو عنایت کیا اور افتاد الدولہ کو دو ذات و تلم مع عنایت ہوا اور کچھ بی پندرہ موضع گاؤں کا کہ کو ہستانی معتبر راجوں سے ہر



غیر میں جو کہ سنی ملک سلاوی اور جاتقشانی کے ہر امیون کو سمجھائے اور ذوالفقار بیگ نے بھی ترددات مواذہ و جوانا کی ایک بان داد کے پانوں لین لگا اور بعد و روزہ کے اس سلاوی فی سلاطین مکان جادوانی کے رہائے ہوئے سبب و ولایت راجہ جرجو کے کہ دولت خاں ہر گاہ سے ہو فصل ہوے وہ جماعت لوٹ گئی اور عبدالغفار خان طوف گہرات کے متوجہ ہوا حاصل کا تیرہ کھڑکے اور بیچ روگانی کے سمیت جاتا اور انکار کرنا کہ وہ فوج دوسری بھی سات اس کے لحاظ کی تو کارخانہ خواہ اولیاوی دولت قاہرہ کے صورت پاتا ہجو دوس کے کہ جب کو عبدالغفار خان کی سرداروں فوج کو کہ راہ ہر اسے متوجہ تھے پہونچی پھر پھرنا مصلحت مذمیکر لوٹ گئے اور بیچ عادل آباد کے کہ حوالی برابنا بیونین واقع ہر لشکر پر دینے کے ملحق ہوے جو یہ خبر اگر سے مین پاس میں سے پہونچی اور ارادہ کیا کہ خود متوجہ ہو کر ن ملازمین کو حکم کو کوچ و بنیاد سے گردون امر اور ورتوخہ اس مین پراصلاراضی منوے خواجہ ابو الحسن نے عرض کیا کہ اس طرف کی حمایت کو خانخانان نے سمجھا کر دوسرے نے نہیں سمجھا اور اسکو چاہیے پھینکانا کہ اس بگڑی مہم کو دست کرے اور بیچ نظام کے لاوے اور ساتھ مصلحت وقت کے ایک صلح در میان مین ڈالے تو ہر دو رایا م سر انجام بخوبی کیا جاوے اور دوسرے دولتخواہوں نے بھی خانخانان کے بھیجے ہر اتفاق اسے کا کہ اسے کہنا خواجہ ابو الحسن بھی ہمراہ اس کے جاوے اور ساتھ ہی فراراد کے دیوانوں نے سامان روانگی خانخانان اور ہر امیون اس کے کا کہ روزیکہ شنبہ ہند ہم را دی بہشت سنہ سات کو شخص کیا شاہنواز خان خواجہ ابو الحسن اور اناق بر دی اوزبک اور اس کے اکثر ہر امیون نے اسی تاریخ مین سلام خصمت کا کیا خانخانان نے سات منصب شہزادی کے سہ فرار پائی اوزشاہ نواز خان کو منصب سہ ہزاری ذات اور سوار کاٹ لیا کیا داراب خان کو ساتھ اضافہ پانصدی ذات اور آئین سوسوار کے کہ تمام دو ہزاری ذات اور ایک ہزار اور پانصد سوار سے سر بلندی ہوئی اور حسن واد پسر خور و اسکیا کو بھی منصب لائق دیا خانخانان کو خلعت فاخرہ اور خیر مرغ اور فیصل خاصہ مین سامان اور اسپ عرقی عنایت کیا اور اسے ہی اس کے بیٹوں اور ہر امیون کو خلعت و ہرپ مرحمت کیا اور اسی مین مین مغز الملک مین پسران اپنے کے کابل سے اگر سعادت آستان ہوئی سے سرفراز ہوا شیا م سنگھ اور راسی سنگت بعد وہی کے کہ تعینات لشکر انگلش سے تھے سب الٹا مستیچ خان کے سات زیادتی منصب کے سر بلندی باقی شیا م سنگھ ہر اور پانصدی تھا پانصدی اور اس کے منصب پراضافہ ہوے اور اسی سنگت بھی سات زیادتی منصب سے سرفراز ہوا ایک مدت ہوئی کہ اخبار مین جاری تھا مین کی پہونچی تعین اور چند مرتبہ رفع مرض بھی ہوا اور پھر لوٹ آیا یہاں تک کہ برابنا بیونین سے برسی کی عمر مین انتقال کیا فلز و استعداد و سکی نہایت خوب تھی اور تیرہ ہستی و سکی طبیعت پر غالب تھی شعر بھی کہتا تھا کتاب خسرو شیرین کو ہونا مہرے نظر کر کے کہ نونا مدنا کہنا اور بیچ زمانہ والد بزرگوار میرے کے درجہ امارت اور وزارت کے پہونچا تھا ہوا جو اس کے کہ میرے زمانہ شانزدہوی مین چند مرتبہ اوس سے کچھ حرکت مین طہو مین آئین اور اکثر آدمی ملکہ خسرو بھی یہی جانتے تھے کہ بعد طوس سے کے نسبت اوس کے ناراضی اور عتاب فراوان عمل مین آونیکے اب بخلان اوس کے کہ جو لوگوں کے خیال مین تھا اوسکی رعایت کر کے اور بعد اوس کے ایک مدت وزیر صاحب انتقال ہوا ساتھ رعایت احوال اوس کے کے کوئی دقیقہ فرگذاشت نہوا اور اوس کے انتقال کے بعد اوس کے کہ فرزندوں کو منصب دیکر ہر طے رعایت مین کی آخر الامراطہ ہوو کہ نیت اور اخلاص اوسکا درست تھا نظر اور پراہمان نظر اپنے کے کہ کرکے ہیشہ مجھے تو ہر دل مین لکھا تھا اوس شورش اور فساد سے کہیچ راہ کابل کے واقع ہوا تھا کہ مین یہ خبر وار با ملکہ تعویت اون تیرہ بیٹوں کی کہ آٹھ لاکھ کچھو باور مین ہوتا کہ مقابل اس رعایت اور شفقت کے مصدہر خواہی اور بدبختی کا ہونے چھوٹا عرصے کے کہ بیسیوں آسی ماہ اوی بہشت کو خبر فرت ہونے مزار غازی کی پہونچی مزار الشالہیہ حاکم زادگان کا ٹھکانہ مین ترخانیاں کی عزت سے ہر عہد والد بزرگوار میرے مین چہرا و اس کے میرزا جانی نے دو تنخواہی اختیار کر کے ساتھ ہر ای خانخانان کے کہ اوپر ولایت و سکی

متبعین متاخرین لاہور کے خفق ملازمت سے سعادت یاب ہوا اور ساتھ بخشش و ایشانہ کے ولایت اور ملک کو ساتھ لے کر سوچا اور  
خود ملازمت و دیار کی اختیار کر کے آدمیوں اپنے کو واسطہ حفاظت اور نگہبانی ٹھہرے کے خدمت کر لیا اور تازہ زندگی اپنی ملازمت میں رہا  
اور لاہور بہادر میں وفات پائی میرزا غازی خان جیہاں و سکوا کا ٹھہرے میں تھا بموجب فرمان غرض ایشیانی کے سرداری اور حکومت و سرپرستی  
سنوار چلا سید قاضی کو کہ بکر میں تھا قلم جو کہ اس کو دلاسا دیکر حاضر درگاہ کر کے خان شہزادہ نے لوگوں کو بھیجا اور اس کو دلاخواہی کی  
بیمانی کی تاخیر لاہور و سکوا اگر وہ میں لا کر فرشت پادشہ والد بزرگوار میرے سے سفر اڑا کر مہنوار گھر سے میں تھا غرض ایشیانی نے  
ہتھال کر پایا اور بیٹے تخت سلطنت پر چبوس کیا بعد ازاں کے کہ میں خسرو کا تعاقب کر کے لاہور میں داخل ہوا جو اخیر ہو چکی کہ امر خسرو اس کے محبت  
کر کے بر سر تخت ہمارے ہیں اور شاہ ایک حاکم ہاں کا قلعہ میں محصور ہو کر قلعہ ملک کا بھر باغی و فرودت ایک بیج ہر سرداری میرزا غازی اور دیگر امرا کے  
واسطہ ملک قندھار کے مقرر ہوئی یہ فوج جو حوالہ قندھار میں ہو چکی لشکر خسرو اسفانوں کا تاب مقبلے کی نہ لا کر لوٹ گیا میرزا غازی  
قندھار میں ہو چکی ملک اور قلعے کو سردار خان وہاں کے حاکم کو سپرد کیا اور شاہ ایک خان اپنی جاگیر کی طرقت متوجہ ہوا اور زراعت  
پاکستان سے غریبت لاہور کی اور سردار خان نے قلعہ تھری مدت میں کہ قندھار میں وفات پائی اور بدوہ ولایت محتاج ایک حیدر صاحب  
جو کہ ہوئی اس مرتبہ قندھار کو ساتھ لے کر قلعہ تھری کے میرزا غازی کو حشر کیا اس تاریخ سے زمان حالت تک وہاں پر ساتھ لازم  
حفظ و حرمت کے قیام و اقدام رکھتا تھا سلوک و ساتھ مکرشوں کے بعد ان پسندیدہ تھا بموجب میرزا غازی کے ایک سردار قندھار  
میں بھیجا تھا اس واسطے انہیں کسی اور ایک ملک ان اور اس حدود میں واقع تھا اس خدمت پر بیٹے نامور کیا منصب و سکا ہر و پاسداری  
ذات اور ہر امور تھا سہ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا اور خطاب بہا و خانی اور علم سے مراد ہوا اور حکومت دہلی اور حفظ و حرمت و  
ولایت کی مقرب خان کے نام مقرر ہوئی اور وہ پانچ سو خاص کو کہ قندھار والد بزرگوار میرے کا تھا بختاب خواص خوانی اور منصب ہزاری  
ذات اور پاسداری سوار سے سفر اڑا کر کے فوج داری سرکار فوج کی اس کے حضرت کی جو دختر اعتقاد خان والد اعتقاد والدہ کی واسطے فوج  
کے فوج ہزاری کی تھی اور مجلس کدخدائی اس کے درمیان میں تھی روز چھٹے اٹھارویں خود اور کو میں اس کے مکان پر جا کر ایک روز  
اور ایک شب وہاں رہا اور قلعہ لاؤنٹ پیچش کیے اور بیگوان اور مادران اپنی کو مع خادان محل کے تھوڑا سا مان و دیکھ بیرون کدخدائی  
عنایت کیے اور عبدالرزاق کو کہ تھی ذی خانہ کو واسطے میرزا غازی ولایت ٹھہرے کے بھیجا کہ انہیں سردار مستقل صاحب جو کہ سر پاسی  
اور رعیت و ملکی سب کو دلاسا دیکر اس ولایت کو چھ قیدی ضبط کے لائے اور اسلئے انہیں منصب اور فیصل اور میرزا غازی صاحب کی مرتبہ فوجی پار  
مقرر ہوا مقرر الملک کو جاسے اس کے بخشی کیا اور خواجہ جہان نے کہ واسطے دیکھنے عارت لاہور کے اور قلعہ طرح اس کے شخص ہوا تھا  
آخر اس میں میں اگر ملازمت حاصل کی میرزا غازی نے خان کے کو میرزا غازی کے فوجیوں سے لشکر و کین تعین تھا اور واسطے مصلحت امور  
ٹھہرے کے سب اہلکار ہی تاریخ کے سعادت ملازمت کی پائی جو قابل رعایات اور تربیت کے تھا منصب ہزاری ذات اور پاسداری  
سوار ممتاز ہوا اور جو کھنوں نے میرے فوجی کچھ غلبہ کیا تھا بھو ایدہ بلبل کے چار شہنشاہ مذکور کو تو یہ ایک اثنا کے خون دست چپ اپنے  
سے کمال اور بخت اور بل کی تمام حاصل ہوئی میں دل میں آیا کہ اگر خادوات میں خون کھینے کو سبک ہونا کہیں تو بہتر ہوگا بحال ہی عبادت  
لکھی جاتی ہو مقرب خان کہ اس نے قلعہ کی تو کچھ دھرم عنایت کیا کشن و پس مشرف فیل خانہ اور مصلح کرنا حضرت عرش شہزادہ  
سے اب تک تصدی اذین و خدمت کا تھا اور مدت عمر سے آزادی خطاب راجی اور منصب ہزاری ذات کی رکھتا تھا اور پہلے  
سے خطاب سے سفر اڑا تھا اب ساتھ منصب ہزاری کے کام روا ہوا میرزا غازی و سلطان حسین میرزا غازی صفوی تہذیب لشکر و  
نے صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر شہنشاہ تہذیب کو مع فرزندوں کے اگر ملازمت حاصل کی ایک قلعہ محل اور جیالین ادا کروا دیکھ بخشی



وفات شہزادہ خان کی  
ہاتھی سے لڑکے

کیے اور پھر منصب تاج خان حاکم محکوم کے کہ امر اسے تدبیر اس دولت سے ہی پانصدی ذات اور سوار یا دہ کیے اور قضیہ خود شجہ مخبر  
 کا کام اور عہدہ اور غیر سے ہی بعد اس کے کہ صدر ایسی جھوٹ کا ہوا اور اسلام خان نے اس کو سرکار ڈیرہ کی طرف نصرت کیا تو انکا  
 راہ میں ایک رات ماہ قبل چوکنڈی دار پر سوار ہوا ۱۱ دنو جہاں آخر دو سال کو بی بی خنوی میں بٹھا یا جسوقت کہ لشکر اپنے سے باہر ایک  
 فیصل مست سرلہ پر باندھا تھا وہ فیصل آواز سر سپان حرکت سواوان سے تخیخیز نہ لگا اس سبب شور و غوغا بلند ہوا  
 جو شور و غوغا تھا جس کے منکر مضطربانہ شجاعت خان کو کہ حالت خوابے نشووری باندھے شراب میں تھا سوار کیا اور کما کیل مست  
 کھل گیا ہوا اور متوجہ اس طرف کا ہی مضطرب ہو گیا چوکنڈی سے کوہ اور پانوں کی اوگی کچھ میں لگ کر چڑھی اور سی صدے سے دسین رز کے بعد  
 وفات پائی بھلا گوش زد ہو۔ نے اس خبر سے حیرت تمام حاصل ہوئی کہ ایسا جو انہو جہاں سر فرما دے کہ اس تک پہنچی باوہ غریب پسر  
 سے اس طرح مضطربانہ اور بیتا باندہ آپ کو بالاسیل سے نیچے ڈالے واقع بین حکایت بڑا اذیت من ماقہ کو خبر اس حادثے کی بمبکو پہنچی  
 سینے اس کے لڑکوں کی نوازشوں اور نصیحتوں سے دلجوئی کی اگر یہ قعیہ او سپر نگذرتا تو ایسی خدیتیں نمایان کین تھیں کہ ساتھ طرح  
 طرح کی رہا جوتوں اور حقوق کے سرفرازی یا ہاں مصعبہ اقتضای برہمنی توان آمد بیکار ہو سا تھا نہ غیر نفی ماہہ ہلا خان نے بھلا سے  
 بیچھے تھے اسی رز نظر سے گذرے اور داخل فیضیہ خاصہ شریفہ کے ہوئے راجہ نیک خیدر راجہ کما یوں نے نصرت چاہی جو کہ اسکے پا  
 کو زنا غرض شیشیا میں ایک سوار آپ اس محرمت ہوئے تھے موجب ادا دی ستور کے سینہ حرمت کیے اور فیصل بھی دیا اور جب تک  
 یہاں رہتا تھا بہت غلطیوں سے سرفرازی پانی اور خیر صرح بھی دیا اس کے برادر دن کو بھی حکمت اور سپر عطا کیے اور دوسری ولایت کو بہت تہ  
 سابق اس کو سکونت فرمایا کہ شادمان اور کراکان اپنے وطن کو لوٹا اور کسی تقریب میں شاعر میرا لالہ لالہ نے بڑھا ہے بگدر سیرج از سر کاشان  
 عشق پاکینہ نہ کردن تو بعد خون برابرت ہجو طبعیت میری موزون ہم کبھی ساتھ انعمیا کے اور کبھی بہ اختیار اور صحرای باعی پایت  
 کتا ہوں شیر عظیم لکھا ہے ازین منابخ کہ نیم بہ تو کم نفس و ذیکل لاشستن تو بعد خون برابرت بہت بیچھے پھر چھاو شجر شمع  
 طبع موزون لکھتا تھا اسل میں یہ بیت کہ گزردنی ملا علی احمد ورنے نے بھی کہ احوال او سکے پیلریان ہو چکا ہے کیا خوب کہا ہے اسے  
 محتسب در گریہ پر بیغان ترس پاکینہ شگستن تو بعد خون برابرت باخو شمع وکی کہ امر سے معتبر خاندان سے تھا اور پیلریاس  
 و دیرن و لغوی بہت مبارک کر کے آپ کو داخل اولیای دولت قاہرہ کا کیا تھا دسویں تاریخ امراد کو ملازمت میں آیا اور نظرد عیادت اور  
 تربیت کا ہو کر شمشیر خاصہ اور خلعت سے سرفرازی پانی اور بعد چند روز کے آپ خاصہ بھی اسکو محرمت کیا خوب چھوڑیں کہ گزریات  
 شمشیر چنے میں شمشیر کو کیا تھا جو خاطر و کجی محامات سے جمع ہوئی تھیں دونین اگر ملازمت حاصل کی جو کہ واسطے حکومت پٹنہ اور  
 دارانی وہاں کے کوئی سردار بھیجا تھا خود اسوقت چھٹیوں میں جمادی الثانی مطابق دوسری ماہشہ پور کو تھوڑے روز بعد منصب دار  
 پنہار میں اور پھر سردار اور سوار کو باضافہ پنہار میں ذات و سوا خلعت حکومت پٹنہ میں آپ وزیرن موضع و شمشیر مرصع و فیصل کے سرفراز کر کے اور  
 اس کے لڑکوں اور پلڑن مظفر حسین میزای برادر اس کے کو باضافہ منصب خلعت مع اس پٹیل کے سرفراز کر کے ہمارا اس کے نصرت کیا  
 اور بی بی سپیکہ کو اسکا مقام اس حدود سے نزدیک پڑا اس طرح کر کے جمعیت خوب کے باضافہ پانصدی ذات اور سوار اور پھر منصب پڑا  
 ذات اور پھر اسوار کے ممتاز کر کے مزار شہر کی کمک پر تعین کیا اور پلا انتم سرکار ناچو اور اس حدود میں جاگہ پر کو خاص ہوا کہ اس طرح  
 جاگہ اپنے کا بھی کر کے اور محافظہ و نگہبان اور ملک کا بھی رہے حسب موجب اوزبک خود جاری سرکار اس وقت پٹنہ میں ہوا اور منصب  
 اسکا ہشت صدی ذات او بعد سوار کا تھا آپ اور پڑاری ذات اور پانصدی سوار کا ہوا اور آپ بھی اسکو بہت کیا اور نظرد مست  
 متفرخان کو اسل پوری کر کے آرزوے وال اس کے کہ اضافہ منصب جاگہ لکارت سے سرفراز کر کے علم و فقا و کدین اولی تناسی ملی تھی محرمت کیا

نور محمدی

اور صالح پیر شریفی خواجہ بیگ میرزا صفوی کا بہت جوان پرترو اور کا طلب کیا اور اسکو ساتھ خطا بنج خان کے سرگرم خدمت کیا اور  
 پنجشنبہ بانیسویں کو موافق ۱۰ ربیع الثانی کے حضرت میرزا زانی کے مکان میں مجلس نشستی میری منعقد ہوئی کہ اس طرح سے آپکے دون  
 کو یکا یک واقعہ اچھا جو حضرت عرش شیبانی کے منظر لطف و کرم کے تھے اس طریقے کو پسند کر کے ہر سال آپ کو دو مرتبہ قسما منقذات  
 طلا و نقرہ وغیرہ اور اکثر کھانوں فقیر سے وزن فرماتے تھے ایک مرتبہ مطابق سال شمس اور دوسرے مرتبہ موافق سال قمری کے  
 اور تمام اوس مال کو کہ تہریب ایک لاکھ روپے کے ہوتا تھا فقر اور اب اعتبار کو تفسیر کرتے تین چار اس طریقے پسندیدہ کو میری رکھتا  
 ہوں اور اوس قاعدے سے آپ کو وزن کر کے وہ اجناس فقر کو دیتا ہوں منعقد خان کو دیوان بنگالہ نے اوس خدمت سے معقول  
 ہو کر ان کو ان وجہ انیوں و بعضے خود شکار و عنایت خان کو کہ اسلام خان نے ہماری اوسکے میری و گاہ میں بھیجا تھا بعد ملازمت کے  
 نظر اشرف میں گذرانے اور متعدد احوال ہر ایک کا انفاقی سے ساتھ عمدہ ایک کے بندوں معتبر سے مقرر ہوا اور پیشکش اپنے کو کہ  
 بچپن میں پیش اور و طفل لعل ادبچھو لکشا مرصع اور خواجہ سلیمان معتبر و طرح طرح کی جہین بنگالہ وغیرہ کی ترتیب دی تھیں انھیں  
 گزرنے میں میران پسر سلطان خواجہ نے کہ لشکر و کن میں تعین صاحب طلب سعادت آستان ہوی کی پائی ایک قطعہ لعل پیشکش  
 گزرا تا کہ جو دریاں تلخ خان سردار لشکر پیش سرحد کا بل و دامیون اوس صوبہ و سکے مہری کو خان دولان سے نزاع اور گنت و بختیوں  
 تھی بہت تحقیق اس امر کے کہ ناسازی اسکی جانب سے ہی تھی خواجہ جہان کو بھیجا گیا رہوین ماہ مہر کو منعقد خان نے منصب والے  
 بخشگی سے سرفرازی پائی اور منصب اوسکا نہاری ذات اور سید سوار مقرر ہوا دوسری مرتبہ بقرب خان نصیب لکھ و نہاری  
 اور پانصدی ذات اور نہارو پانصد سوار پر پانصدی اور اضافہ ہوئے کہ سب سہ نہاری ذات اور نہار سوار ہو گئے اور بچہ بچہ لکسر  
 خاٹھانان کے فریدون خان برلاس کو سینے منصب و نہار رو پانصدی ذات اور نہار سوار مع اصل اضافہ کے سرفراز کیا  
 اور سی منوہر صاحب نہاری ذات اور شہر محمد سوار کا ہوا اور اجہر سنگھ و منصب چار نہاری ذات اور نہار و دویست سوار  
 سے سرفراز کیا بھارت کو کہ نو اسہ امچند بندہ لکھ کا تو بعد مرنے راجپوت کے خطاب راہگی سے سرفراز کیا لطف خان نے صوبہ گجرات سے جویب  
 طلب کے اٹھانیسویں آبان کو کہ ملازمت کی ایک قطعہ لعل آدھین دانے مر وارید کے پیشکش گزرا تے چھٹی آدھ مطابق تیسری شوال  
 کویر ہانپور سے خبر کی کہ امیر الامرا نے جولاہو میں ایسا بجا ہوا کہ ہوش و شعور و حافظہ میں فرق آگیا تھا روزیکہ شنبہ تانیسویں آبان  
 کو گرگتہ نہال پور میں انتقال کیا مجھے اطلاع بہت کھتا تھا حیف کہ اوس سے کوئی فرزند نہ پا کہ قابل تربیت و رعایت کے ہوئے  
 چیرن علی خان نے کہ اپنے والد کی طرف سے پشاور میں تھا بہتر آؤ کو کہ ملازمت حاصل کی ایک سومہر اور ایک سوروی نذر گزرنے  
 گھوڑے اور قشہ اور دوسری میں پیش کی کہ ہمارا کھتا تھا مذکور لکھ خان کو کہ خانہ زادوں اور کو کہ داد و منعت سے ہمیں نوازش کے  
 صوبہ کی بہار پر سرفراز کیا اور منصب پانصدی ذات اور سوار ہزار ہا سہ نہاری ذات اور نہار سوار کا مقرر رکھا اور مع بھائیوں کے  
 خلعت واسپ سے سرفرازی پاکر اوس صوبہ کو نصرت ہوا ہمیشہ آؤ کو کی یہ کہ خدمت معتمدہ پر سرفرازی پاسے تاکہ اپنے جوہر  
 فانی ظاہر کرے سینے بھی چاہا کہ اوسکو آزماؤن یہ خدمت کسوٹی اوسکی آزمائش کی مقرر کی جو کہ وقت میں شکار کا تھا شنبہ کے  
 دن دوسری و قیعدہ مطابق چار ماہ و دو کی وادار اعلیٰ آگرہ سے میں بارادہ شکار کے نکلا اور باغ و بہر میں منزل ہوئی اور چار  
 روز اوس باغ میں توقف ہوا دوسویں روز ماہ مذکور کو غیر فوت ہوئے سلیطہ سلطان بیک کی کہ شہر میں بیاتھیں سی والدہ ادنیٰ  
 کلچہ کی سبب یہ حضرت فردوس مکان کی تھیں اور اب اوسکے مرزا نور الدین محمد خواجہ زادوں خواجہ شرف بندہ سے بہن سات جمع صفتا  
 حسنہ کے اسم شکی کہتی تھیں محمد لون میں ایسے بہتر اور قابلیت کو جمع ہوئے ہیں حضرت جنت خجندیائی نے اس خواہر زادی

اپنی کو ذراہ کمال شہرت کے نامزد و ہرام خان کے کیا تھا اس کے انتقال کے بعد آغاز سلطنت حضرت عرش شہنشاہی میں بدشاہی واقع ہوئی بعد اسے چارے شہنشاہ الیہ کے والد ہنگواریہ سے انکو اپنے عقد میں لائے غرضت ساگی میں اس روز بانی و ہر سے کوچ کر کے پہل حیرت خدا ہو میں اعتماد و دل کو واسطے مراد انجام تہذیب تکمیل کے لیے بھیجا اور عمارت باغ منہا کر میں کی کہ کمرے بنو بنایا تھا فرمایا دفن ہو میں سرحد میں مادی کو کوثر راعی ایک اکر شہابی نے لشکر و کس سے کرمازست کی خواہجہ جہان کے کوثر کا بل کے خدمت ہوا تھا تاریخ اکیسویں ماہ مذکور کو لوٹ کر سعادت خدمت کی بانی اور واسطی مدت جانے آئے کی تین عینے گیارہ روز ہوئے اور بارہ ہزار بارہ روپیہ نذر کیے اور اوسیدین راجہ رمد اس نے لشکر فیروزی اشوکس سے کرمازست کی اور ایک سوا ایک مہنڈر گذرانی جو امرائے کوکعت زمستانی نہیں بھیجا تھا حیات خان کے ہاتھ ارسال کیا اور چند رسورت کا جاگیر تعلیم میں قریحہ میں قلعے کے واسطے ضبط اور رست اور جگہ کے التماس کیا کہ مرض ہو سے تالیسویں تاریخ ماہ کو کوکعت کو خطا بانی اور بانی سے سفر ہوا کہ مرض ہوا واسطے صحت امر کے قابل کے ماسازی و ریمان اور کے اوکعت خان کے واقع ہوئی تھی راجہ رمد اس کو بھیجا اور ایک اور غلامت اوسیس ہزار روپیہ مدخر چے عنایت ہونے تاریخ چھٹی میں من محل نزول پر گنہ ہاڑی میں خبر فرست دینے شروع جس میں بندہ قدم خدمت کی پہنچی بڑا بھائی اور کا تھو کا صحن زمانہ ول پر کواریہ میں رعایت کی پلے ہوئے تھے اور جو ہر محسن بھی اور خدمتوں سے کرار و سے اعتماد کے فرمایا تھا مثل بکا ولی اور اشال اور سکے سفر فرما ہوا تھا اور اس سے کوئی فرزند نہیں ہوا اور کھوسے کا اصل اس کے واری اور پونچھ میں ایک بال نہیں نکلا بات کہنے میں بھی بہت فرما کرتا تھا اور مثل بعد جہاد لون کے سمجھا جاتا تھا اور شامہوا زخان کو کوکعتا خان نے ہاڑی ہو سے واسطے عرض کرنے بعضے موصحات کے روانہ کیا تھا چند روہین ماہ مذکور کو اس نے اگرمازست کی ایک سومہ اور ایک سور و پندرہ کیے جو کس کے مہمانوں نے بسبب جلدی عبداللہ خان اور غلامت امر کے صورت بہتری کی پیدا کی دھنی گوگ راہ سخن کی کارامہ اور دو لغو ادول وان سے حکایت صلح کی و ریمان میں لائے اور عا دل خان نے طریقہ دو تھو اہی کا اختیار کر کے التماس کیا کہ اگر مہر کو کیط میری رجوع ہوا یا کوان کے بعضے حال جو خدمت اولیاد دولت سے باہر ہوئے میں بچرت و تصرف میں اولیاد دولت کے آدین و فوجیادوں نے مصلحت وقت پر نظر کر کے اس معنی کو عرض خدمت کیا اور تھو بڑا ایک حل ہوئی اور عا خانان نے وزیر سرکار مہمانوں کو نگہ کیا کیا خان عظم کو کہ ہمیشہ چاہنے والا دفع نامہ تھو کا تھا اور اس خدمت کو واسطے حصول ثواب کے التماس کرتا تھا حکم واکارہ کوہ کوہی جاگیر ترہہ پر بلکہ بعد اس کے متوجہ جس خدمت کا ہو سے اور پلو انسی اور یکے ہزاری ذات اور پانصد سوار پڑھا لے کہ سب جاہز ہاری ذات اور شہنشاہی اور پانصدی سوار جو جاوین مدت شکار کے دو صفین اور میں روز کھینچے تین اس باہر میں تمام روز متوجہ شکار میں تھا جو نور و زحالم افزا کیے پانچ تھہ روز سے زیادہ نہیں رہے تھے تھہریت کوٹ کر جو میں ہفتہ کا باغ دہر میں محل نزول کا ہوا اور دروہین اور ایک جامع نے منصب داروں سے جو کہ صہب انکا شہر میں رہے تھے اس روزہ کرمازست کی مقرب خان نے صرہی میں اور کلاہ فرنگی اور کجنگ مرصہ پیش کش کیے تین روز باغ مذکور میں توقف ہوا و رستالیسوں ہر سفندار و فعل شہر میں ہوا اس مدت میں دو سو اتر تیس راس پران و خیرہ اور چالانے نیل کا گوار و دو کوکعتیں قلعہ کار واکب و خیرہ اور

باز ہون کے بیان سے  
اس کو کوکعت زمستانی  
جس کو ذوال کہنے میں  
دیا جاتا تھا

کوہ سہیلہ واری قریحہ  
اس کے کہنے میں  
سیکڑا سیکڑا

ایک ہزار چار سو ستاون چالی شکار ہوئے

دشمن کے حوالہ نور و زکا جلوس سے

جمعہ کی رات سہاویہ میں تاریخ عمر میں ایک ہزار بائیس پیری مطابق خرمہ فروری شہنشاہی میں بعد گزرنے ساڑھین



اور سوار ہو گیا ایک ہاتھی نہیں بدن نام کہ اسلام خان نے جنگا کہ سے بھیجا تھا ماضی ہو کر داخل نندان خاص ہوا تیسری تاریخ مئی  
 ہشت کی خوجہ یا کابو عبد اللہ خان نے گجرات سے اگر لاہر کی کیسو مہر جاگیر کی نظر گذرانی جو کہ ملازمت میں تھا بعد پندر  
 کے خطاب سوار خان سے سرفرازی پائی جو کہ کچھ مہاراجہ متلال لشکر کشی اور اوس حدود میں بھیجا تھا مقصد خان کو اس خدمت پر  
 مرتاز کر کے اوسے منصب پسی صدی ذات اور پنجابہ سوار اضافہ کر کے ہزارو پانصدی ذات اویسی صدی پنجابہ سوار کا منصب  
 کر کے خدمت کی محمد سین جلیبی کو خریدنے کے واسطے اور ہم پہنچا نے تھنوں میں کہ وقت کامل رکھتا تھا کچھ زور دیکھت کیا کہ راہ  
 عراق سے استنبول میں جا کر تھنئے اور فغانس ہم پہنچا کر واسطے نہ کار و دولت پایدار کے خریداری کر کے اس وقت میں ضرور تھا  
 کہ دلی ایران کی ملازمت کر کے ایک خط اوسکو دیا تھا کہ ایک یادگار کھجلا اہلہ اوسکے موجود اہل شہدین میں میرے بھائی شاہ  
 عباس سے ملا اوسے تمھیں کیا کہ کن جیون کی خرید کا کلمہ واسطے نہ کار کے جو کچھ مہاراجہ بت کیا تو جلیبی نے اوس یادداشت  
 کو کہ ہمہ ہر تھی پیش کیا اور اوس یادداشت میں فیروزہ خوب اور موسیانی کامانی اور بات داخل تھی تھے نہ فریاد پڑ وچتر  
 سے مدینہ میں ہوئی یہ اونسے واسطے بھیجا ہون اسی کوچی کو کہ اوسکے ملازمنوں روشناس سے تھا اختیار کر کے شش  
 اپنا خرید و رکھتین تیس سپہنار کہ رکھتا تھا اور جوہ تولہ موسیانی اور چار سس سپہ عراق کہ ایک اہل تھا اوسکے حوالے کر کے  
 ایک خط مشعر اور چیمبت اور دوسری پیش از پیش کے لکھا ہے جو نے خاک اور کی موسیالی کا عذر بہت سا لکھا اور واقعی خاکے  
 بہت برے بنکے چند کھانوں اور گلیں سازوں نے چاہا کہ ایک گلیں قابل انگلری بنائیں جو نہ کھلا غالباً اعدائوں میں ایسا تھا  
 فیروز سے کا کہ ماہ شاہ مرحوم شاہ طہاسپ میں کان سے نکلتا تھا اب نہیں ظاہر ہوتا کسی اسی قد سے کا کہ گلیتا بہت میں تحریر  
 کیا تھا اور موسیانی میں جو کلمہ سے ساتھ تحریر کیا ظاہر ہوا نہیں معلوم کہ اطبا سے اوسکے اثر میں ہوا ہذا حد سے زیادہ کیا تھا یا  
 بسبب کنگی کے اثر اوسکا ہو گیا بعد تقدیر موافق قرار داد اطبا کے قانون میں کا تو کہ زیادہ اوس سے کہ کہتے تھے کھلا کر اور کچھ اور  
 عمل کے لئے کے ملاو تین روز کی حاکمیت کی حالانکہ کھلا کا قول تھا کہ صبح سے شام تک کافی عرصہ اوسکے ماضیہ کیا کہ کسی  
 طرح کا اثر ظاہر ہوا اور کنگی پانچ رخ کی بحال خود تھی علیہ کا غد میں سفارش سلام اللہ عرب کی لکھی تھی اوس وقت منصب  
 اور جاگیر اوسکے کو زیادہ کی اونمیدان خاصہ سے مع سلمان عبداللہ خان کو بھیجا اور فیصلہ دوسرا تلخ خان کو حرمت ہوا بارہ ہزار  
 سہارہ سوار و عبداللہ خان کو ساتھ ضابطہ دہ سپہ اور سو سپہ کے سرفراز فرمایا کہ غولہ و یون اور جو سابقین واسطے خدمت جو  
 گھر کے پانصدی ذات اور سپہ سوار اپنے منصب پر دار خان برادر اوسکے کے بڑھائے گئے تھے دوبارہ وہ خدمت کامل خان کو ہونی  
 سینے جو کہ کیا کہ اوس اضافہ کو برقرار رکھ کر منصب اوسکے میں اعتبار کرین اور سرفراز خان کو کہ تہرا اور پانصدی ذات اور پانصدی ہزار  
 تعداد کو اضافہ کیا بہت و ہشتہ اویسی ہشت کی مطابق بہت و ششتر بیچ الاراد شدہ ملبوس اور سدا کبیرا بہتہ  
 جوہری کے ورتھس وزن قمری کی مکان سریم زانی میں ترتیب پائی اور قدر سے روزوں مذکور سے عروق ان دستہ ان کو  
 کہ کہ من والدہ میری کے جمع ہونی تھیں فرمایا سینے کہ دیا جاونے اور اسی روز سرفرازی اور منصب مرتضی خان کے بڑھایا گیا  
 کہ شش سرفرازی ذات اور پنج ہزار سوار ہو گیا خصوصاً ایک غلام زخان نے بیٹہ سے بھلا عبد اللہ راق عبوری کے لکھ لاہر  
 کی اور سوار خان برادر عبداللہ خان نے طرہ احمد باد گجرات کے خدمت پائی دو کران کہ پاؤں ہر کوئی تھیں کہ انک سے  
 ایک انعام لیا تھا ہمیشہ سنا تھا جو جانور کہ پاؤں ہر رکھتا ہی بہت لاغر و زبون ہوتا تھا حالانکہ یہ کرانیت فرما دیا تھیں  
 ایک کو ان میں سے کہ اود تھی بموجب حکم سے کے مارا چار پائون میں زہر ظاہر ہوا اور یہ معنی باعث حیرت تمام تھا

نندان دیکھ کر ان  
 جہاں سکھان آئی  
 تھیں



کے ہمارے علم غایت فرمایا اور ایشال خاصہ دیکر فصاحت پختہ گو کیا تین جانتا تھا کہ دیوانہ کتا جس طرح نور کو کاٹے مہ جاتا ہے غالباً یہی  
 اوپر ہاتھی کے منہ سے نکلتے تھے میرے بعد دولت میں لیا واقع ہو کر ایک رات ایک گتے دیوانے نے بچ بچہ بندھے ایک نسل خاصہ  
 کے کچھی نام تھا کہ راؤن میں ایک مادہ فیل کے کہ ہمراہ فیل خاصہ کے تھے کاٹ کھایا وقتاً فیل مادہ کو چرائی جن فیل بان و ڈر کر  
 نزدیک پہنچے سنگ دیوانہ بھاگ کر ایک زخم مرزا میں کہ حوالی اس کے میں واقع کھس گیا اور بعد توڑی دیر کے ٹھکڑا قریب  
 فیل خاصہ کے پہنچا اور ہاتھ اس کا ٹان فیل نے اس کو مار ڈالا جو مدت ایک ماہ پانچ روز کی گزری ایک روز کہ ہوا اڑناک تھی شہر  
 کا گوش مادہ فیل کے چرنے میں مشغول تھی ہو چکا گیا کہ گی فریاد کی اور لرزہ اوپر اعضا کے طاری ہوا کہانی اور زمین پر گر پڑی اور  
 پھر اٹھ کر سات روز تک اس حال سے کہ پانی منہ سے جاری تھا اور ناگاہ فریاد کرتی تھی اور بے آرامی تمام رکھتی تھی فیل بان چند  
 در پڑ جانے کے ہوئے نفع منشا آٹھویں روز گر پڑی اور مر گئی بعد گزرنے ایک مہینے کے فیل کلان کو کنا رے پانی کے جھل کی طرح  
 لے جاتے تھے بطریق اول اہرین صدف ہر ہوائیل نہ کہ صحن سہی ہر یک بار کی کانپ کر میں یہ بیٹھ گیا فیل بان اس کو بزرگشت و شفقت اوپر  
 مقام کے لائے بعد اوس مدت کے اوس مادہ فیل کی طرح یہ ہاتھ بھی تصدیق ہوا اس مقدمے کے واقع ہونے سے حیرت  
 حاصل ہوئی اٹھتے جا ہی حیرت ہو کہ تار جالو باوجود اس کلانی اور تومی ہیکلی اور ترکیب کے ادنیٰ حرارت میں کہ ایک حیوان  
 ضعیف سے اس کو پہنچا اور اس قدر موثر ہوئی جو جان خان نے مکر حسب استدعا شاہ نواز خان پسر اپنے کو نصبت کیا تھا تاریخ  
 باہر میں ہزار اسپ خلعت دیکر سینے طرف دکن کے نصبت کیا اور بیعت و تجزیہ کو کہ منصب اس کا صدر و خاجی تھا سبب ایک  
 ترو کے کہ اس سے واقع میں آیا تھا ساتھ منصب ہزار و پانصدی ذات اور ہزار سوار کے سر فرار کر کے بھٹاب غانی کے ہو کر  
 سینے سر لہ کیا اور علی بھی راست ہوا کہ وہ ہنود نے اوپر چار قسم کے قرار پایا ہو اور ہر ایک اوپر طریق اور  
 آئین خاص کے عمل کرتا ہو اور ہر سپہن ایک روز معین رکھتے ہیں اول طریقہ جس میں پچھانے والے اس قدر تالے  
 جلا شام کے اور طریقہ اور کا چھہ چیز سے جو علم سیکھنا اور دو مہر و کو تہیت کرنا اور آتش پوچھا اور آدھار دیون کو ولالت طرقت  
 آتش پستی کے کرنا اور کو پچھہ محتاجان کو دینا اور کچھ آپ لینا اس طائفہ کا ایک روز معین ہو اور وہ روز آخر ماہ سال کا ہو کہ  
 دوسرا مہینہ برسات کا آخر صبح اس روز کو مبارک جانکر عابدان کے اوپر کنا رہ دیا اور تالاب کے جاتے ہیں اور طرح طرح کے افسون  
 پڑھا اور پیر سپہن اور ڈورون رنگین کے چھونکتے ہیں اور دوسرا روز کہ ہادون شروع سال کا ہو اور سنہامی افسون و مسیدہ کو  
 راجہ اور بزرگان عہد یاد ہتے ہیں اور لشکون جانتے ہیں اور اس کو رکھی گئے ہیں یعنی محمد شہت یہ دن ماہ تہرین کہ آفتاب جہاننا  
 برج مدھان میں واقع ہوتا اور طائفہ دوسرا چھتری جو کہ ساتھ کھتری کے معروف و مشہور ہو اور ہر چھتری  
 سے ایک طائفہ ہو کہ غلو مہون کو شرفالہون سے محفوظ رکھتے ہیں آئین اس طائفہ کے تین چیزیں ہیں ایک یہ کہ خود دل پڑھنا  
 اور دوسرے دن کو تلمیذ کرنا دوسرے یہ کہ خود آتش پستی کرنا اور طرقت پرستش کے اور دین کے نہ ہونہا اور تیسرے یہ کہ خود  
 محتاجان کو دینا اور پیر باوجود احتیاج کے کچھ نہ لینا روز اس طائفے کا پنجہ اور دھین ہو اس دن سواری کا کرنا اور لشکر اور ہر دھین  
 کے کھینچنا آگے نزدیک مبارک ہو اور پانچہ دن کے کہ اس کو ساتھ خدائی کے پوجتے ہیں اس روز لشکر کشی کر کے اوپر قصر اپنے کے  
 طرقت پائی تھی اس روز کو معتبر جانتے ہیں اور ہاتھ گھوڑوں کی آراش کر کے پرستش کرتے ہیں اور یہ روز ہر سینے شہر یور کے  
 میں کہ آفتاب برج سنبلہ میں واقع ہوتا کہ سائیدون اور فیل بان وغیرہ کو انعام دیتے ہیں طائفہ سہرا میں ہو اور یہ  
 جماعت ان نو نون طائفوں کی کو ذکر کا گذر اخلاص کرتی ہو عزت اور شہر و فرخت اور سود اور سودا سے شغل رکھتا مقرر ہے

تاریخ ہندوستان

راکی کاوان و دیگر نون کان

سورہ ہندوستان



اس طائفہ کا بھی ایک روز زمین پر آسکے اور یوں کہتے ہیں اور یہ روز پنج ماہ مہر کے آقا قیام پر زمین میں ہوا واقع ہوا ہے  
 بخاکسودین کا بیج مہادی قمری کی ہرک کو اس روز چرخ روشن کرنے میں اور دو ستر دن اور عزیزوں کو جمع کر کے ہنگامہ فانی مادی  
 کا گرہ کر کے ہیں جو طاق طائفہ کی اوپر سود و سواو کے ہوا و قدم لینیوں کو اس روز شگون سمجھتے ہیں

### طائفہ جو تھا شور و ہوا

یہ گروہ شہادت شکوہ کمتر طائفہ ہندو سے جس کی خدمت کرتے ہیں اور ان چیزوں سے کہ مخصوص ہر طائفہ مذکور کی ہوں ہیں  
 نہیں کہتے روز ان کا بیوی کی ہر اعتقاد ان کے روز اخیر سال کا ہر یہ روز پنج مہینے اسناد کے کہ تیرا عظم برج حوت میں منزل  
 رکھا ہوا واقع ہوتا ہے پنج رات اس دن کے آتش کو چوں اور بازاروں میں روشن کرتے ہیں اور چون ہوتا ہوا ایک پہر تک  
 خاکست وغیرہ اوپر سر ایک دوسرے کے اڑاتے ہیں اور ایک شور و غوغا بلند کرتے ہیں اور بعد اسکے نہا دھوکا شواں پختہ ہیں  
 اور اسلئے سیر یاغات اور صبح کے جاتے ہیں جو کہ ضابطہ مقرر ہندو کا ہے کہ مردہ اپنے کو جلاتے ہیں آگ جلاتا اس رات کو شب  
 آخر سال گذشتہ کی بڑگناہ اوس سے کہ سال گذشتہ کو بمنزل مردہ کے ہر جلاتے ہیں میرے والد بزرگوار کے زمانے میں  
 امر ہند اور دیگر طوائف تقلید اوس کے رسم راہی کی بجائے کہ لعل اور مردار یا دیگر گناہ سے صرع ہوا ہر گران ہزار تین  
 میں چوکر اوپر دست مبارک ان کے کے باندھتے تھے کئی برس تک معمول اس رسم کا ہوا جو تکلف حد سے زیادہ گذرا یہ یعنی اوپر  
 طبیعت اونی کے گران آریاسخ فرمایا اور برہمن ہندو ای ہنگون کے رشتہ اور ابریشم کہ ضابطہ اکا ہر باندھتے تھے سینے بھی اس  
 سال میں اوپر طہریہ پسندیدہ اوس کے عمل کر کے فرمایا کہ امر ہند اور اعیان اس طائفہ کے راہی اوپر ہاتھ میرے کے  
 نہ باندھیں ہر روز راہی کے کہ نوین تاریخ اوس کو ایسی پھر وہی مہر کہ قائم ہوا اور دوسروں نے براہ تقلید کے جا کر ہاتھ اس نصیب سے  
 باز نہ رکھا اسی شان کو قبول کیا تو میں فرمایا کہ ساتھ اوسی ضابطہ قدیم کے برہمن ابریشم اور رشتہ باندھتے ہیں اس وجہ سے طلاق  
 عیسٰی حضرت عرش شامیائی کا واقع ہوا اور عرس ایک قاعدوں سے ہر کہ معمول ہندوستان کا ہر سال میں روز ہفتا ہر چہرہ  
 اپنے کے طعام اور تمام خوشبو وغیرہ باندھہ حالت قدرت اپنے کے ترتیب دیکر علما اور صلحا اور تمام مردم کو جمع کرتے ہیں  
 اور مجلس کبھی ایک ہفتہ تک کھینچتے ہیں آج بابا خورم کو بیٹے بھیجا کہ اوپر روضہ متبرکہ اون کے کے جا کر مجلس جمع کرے  
 اور اس ہزار روپیہ دس آدمیوں کو بندگان معتبر سے دیے گئے کہ نقد اور بابر اب احتیاج کو تقسیم کریں پندرہویں ماہ امر واد  
 کو شیکش اسلام خان کا نظر سے گذرا اٹھائیس ہاتھی اور چالیس اس گھوڑے اوس زمین کے کہ ٹانگن جو بان کے مشہور  
 ہیں اور چاس نفر خواجہ سرا اور پانچ ہزار کالہ نفیس ستار گانے بھیجے تھے جو ضابطہ ہوا کہ وہاں جمع صوبوں کا چھ مہیس سرحدوں کا  
 پنج عرض کے ہونچتا رہے اور واقعہ نوئیس درگاہ سے اوچاخص خدمت کے تعین ہوئے اور یہ امر ایک ضابطہ ہوا ان میں سے  
 کہ پندرہ گوار میرے مقرر کیے ہیں اور میں بھی موافق اس کے عمل کرتا ہوں اور اس ضمن میں فوائد کلی اور نفع غلبہ مشاہد ہوتے  
 ہیں اور اطلاع اوپر دوسرے حالوں عالم اور عالیوں کے ہونچتی ہر اگر فوائد اس کے مرقوم ہوں ہیں عبارت طول ہو جاوے  
 ان دونوں واقعہ نوئیس لاہور سے لکھا تھا کہ تیرے اخیر میں دس آدمی شہر کے امن آباد کو کہ بارہ کو اس پر واقع ہر گئے ہیں جو تو  
 گرجی کا ہوا نیچے ساتھ ایک درخت کے چناہ لگے مقدار ان اوس کے ہوا اور ایک بگولا لایا اور وہ ہوا جو اس جماعت کو ہونچ لڑے  
 میں اگر نو آدمی نیچے اوس درخت کے مر گئے اسی ایک شخص زندہ رہا اور وہ زندہ ایک مدت بجا رہا اور بعد مدت اور اذیت بہت  
 کے کھت پانی اور وہ جانور کہ اوپر درخت مذکور کے گھونسلہ رکھتے تھے نہیں پر کر کر مر گئے اور اس طرح میں ہوانے اس قدر

یہ گروہ شہادت شکوہ

یہ گروہ شہادت شکوہ

خوالی پیدا کی کہ جانو بھی کشت زاروں پر آکر اگر کرتے تھے اور سیرے میں لوٹ لوٹ کر مرتے تھے بھلا یہ کہ جانو بیت ہلاک ہوئے  
 بروز پنجشنبہ ۱۳۱۱ امراد کی سیج کر کے بارادہ شکار کشی پر سوار ہو سکے طرف موضع سمونگر کہ ایک شکار گاہ مقرر ہو میں گیا اور خان عالم  
 کو مصیبت بھیجے خرافات اور سہری الہی بادشاہ ایران کے بلایا تھا تیسری تاریخ شہر یو کی دیوان پر پہنچا ایک سو مہنڈن کی جو کہ سونگر مہاراجا  
 کی جاگیر میں مقرر تھا اسنے ایک مکان پر کھانے اور پکنا رے دیا کہے بنایا تھا خوش آوازا ایک با بھی اور ایک انگشتری نگین زمررد  
 کی پیشکش کی وہ قبول اپنی چوٹی شہر یو تک مشغول سیر و شکار رہا اس چند روز میں چیل دھشت لاس آہو نر مادہ اور دوسرے جانور  
 شکار ہوئے اس عرصے میں دلاور خان نے ایک قطعہ اعلیٰ پیشکش بھیجا تھا مقبول ہوا شمشیر خاصہ واسطے اسلام خان کے بھیجی  
 اوپر نصب حسین علی ترکمان کے کہ ہزاری ذات اور مقصد سوار کا تھا پانصدی ذات اور ایک سو سوار زیادہ ہوئے آخر باقی روز  
 پنجشنبہ ۲۰۱۱ نہ کو نر کونڈل سرخ زماں میں وزن کشی کیا گیا آکھو ساتھ فلزات اور دوسری چیزوں بدستور مولیٰ کہ وزن کم اس برس کن میرا  
 چیل تھا چار سال تھی پورا ہوا اسی روز یادگار علی الہی ایران اور خاضا کو کہ اس جانب ہمارے اسکے معین ہوا تھا عرض ہوئے یادگار علی  
 کو آپ باز میں معص او کٹر شمشیر معص او چار قب طلاء دوزی و کھنی با پر وینہ او تیریس ہزار روپیہ نقد محنت ہوئے کہ کل چالیس ہزار  
 روپیہ ہوئے اور خاضا کو کہ مرصع با پھول کٹارہ کہ علاقہ سردارید سے رکھتا تھا شرفقت کیا ۲۲۰۱۱ ماہ نر کو کو واسطے زیارت توبہ  
 مقدسہ منورہ والدہ بزرگوار کے بہشت آیا کو فیصل سوارہ میں متوجہ ہو پنج ہزار روپیہ لوٹائے گئے اور پنج ہزار روپیہ خاضا جہان کو  
 دیا کہ نقد کو لقب کر کے اور بعد نماز مغرب کے کشتی پر سوار ہو کر متوجہ طرف شہر کے ہوا جو مکان اعتماد الدولہ کانراے جہان کے  
 واقع تھا میں اترا اور شکلا اس مکان میں اخیر دوسرے روز تک بسکی اور پیش اسکی سے جو خوش آیا قبول فرما کر متوجہ دولت آباد  
 کا ہوا اسکان اعتقاد خان کا بھی اوپر کٹارے آب جہان کے تھا حسب التماس اسکی سات سو مہل کے اوپر کر نمازل اسکی کو  
 کہ نواسنت تھی سیر کی اہمیت باسے مطوع و کچھ سپہی بہت خوش آیا اور تحفہ لائق کہ انشہ اور جواہرات اور قسام اجناس سے  
 جمع کیے تھے سب نظر اشرف سے گذرے اکثر پند خاطر ہوئے قریب شام کے داخل دولت خاضا مبارک میں ہوا جو کہ پنجون  
 اور آخر شمسون نے آجی رات سات نیک واسطے جانے اجیر کے اختیار کی تھی دو گھنٹہ رات گئے دوشنبہ دوسری شنبان کو  
 مطابق ۲۲ شہر یو کے سات فیروزی اور قبائل کے بارادہ اجیر اور اختلاف اگرہ سے باہر آیا اور اس عزیمت میں دو چیزیں منظور  
 خاطر تھیں اول زیارت روضہ منورہ خواجہ حضرت معین الدین چشتی کی کہ برکتوں موج انکی سے کشا شیعہ جٹ پاس دو دمان والا کو بھیجی  
 جن اور بعد جلوس کے زیارت مقبرہ بزرگوار انکی کی میسر نہیں ہوئی تھی اور دوسرے دفع کرانا اسرنگھہ مقبور کا کہ زندارون  
 اور راجون معتبر ہندستان سے ہوا اور سرداری اور سرداری اسکی اور باپ دادون اسکی کی تمام راجہ بابو اس ولایت کی قبول  
 رکھتے تھیں اور ایک مدت گذری کہ دولت اور ریاست جو خاندان اوکے کے ہوا اور مدت دراز حدود مشرق میں کہ پورب روہی پور  
 حکومت کی جو اس ایام میں سات خطاب راجگی کے مشہور ہوئے ہیں بعد اسکی بروز زمین دھن میں آئے ہیں اور بیشتر  
 ولایت وہاں کی قسمت دین میں لائے ہیں بھاسے راجہ کے لقب رانا اور راول کا جزو اسم کا کیا جو تیس اس سے  
 کو ہستان میرات میں آئے اور رفتہ رفتہ قلعہ چھپر میں نصرت کیا اور اس روز سے آج تک کہ آٹھواں سال جلوس میرے  
 سے ہوا ایک ہزار چار سو اکتھریس ہوئے ہیں چھپر میں آدمی دوسرے اس طالب سے کہ مدت حکومت انکی کی ایک ہزار دین میں  
 ہوئے راول خطاب رکھتے ہیں اور راول اول سے کہ مننے پہلے سات راول کے انتہار پایا کر رانا اسرنگھہ تک کہ آج کے  
 دن رانا جو بیست و شش نفر ہیں کہ عرصہ چار سو اٹھ سال سے سرداری کرتے ہیں اور اس مدت مدید میں کسی بادشاہ کے

نظر اول کی ایک  
 ہزار چار سو

نظر اول کی ایک  
 ہزار چار سو

بادشاہوں چند سے اطاعت نہیں کی اور اکثر اوقات تمام کرکشی اور غنہ اگر نری میں رہے ہیں چنانچہ محمد سلطنت حضرت علی جہانی فردوس  
 مکان میں لانا ساکنانی تمام راجہوں اور دیوانوں اور زمینداروں اس ولایت کو جمع کر کے ساتھ ایک لاکھ سو تیرا سو اور کئی لاکھ پادہ  
 کے حوالی بیان میں صنف جنگ کی اور مدداری تعالیٰ اور ایوری بہت سے لشکار نظر اشرا سلام نے افواج کفر قلعہ کیا اور شکستہ منیع  
 اوپر احوال اس کے کے روہانی تقصیل اس جنگ کی تو اس سے متبرہ خصوص واقعات میں کہ تعذبات حضرت فردوس مکانی سے ہو مذکور  
 اور دستور ہی والد بزرگوار میرے سے کہ مرقوم نور اوکا جا سے فیوض نامنا ہی کا ہو جو بیچ دفع کرنے ان سرکشوں کے بہت کوششیں  
 کیں اور کئی بار لشکر اوپر ہر دو کے کے تعین کیا اور سال دو اور ہر میں جلوس اپنے سے واسطے تسخیر کرنے قلعہ چٹورو کے کے مکمل تر  
 تعلقوں مسترہ معمورہ عالم سے ہو اور تباہ ویرا باؤ کرنے ملک رانا کو غریت کی اور قلعہ مذکور کا بعد اس کے کہ چار مہینے دس ہزار  
 ہی بمبارہ کیا اور ساتھ جان شادون پر رانا امر سنگ کے جنگ و جدال کر کے از رو سے قدرت اور قوت تمام کے لیا اور  
 قلعہ کو خراب کر کے کوٹے اور ہر مرتبہ افواج قاہرہ کا روپہ اس کے شک کر کے ایسا چاہتی تھی کہ گرفتار او سے یا خراب اور آوارہ  
 ہو سے قمارن اس کے ایک امر ایسا واقع ہوتا تھا کہ یہ ہمہ راجہ جاتی تھی یہاں تک کہ آخر صد میں اکیڈن خود دولت واسطے تسخیر ملک کن کے  
 متوجہ ہو سے اور جنگوں سات لشکر عظیم اور سرداروں صاحب قلعہ کے اوپر رانا کے بھیجا جب اتفاق یہ دونوں کام ہو واسطہ چڑھ گیا  
 کہ ذکر اسکا طول و طویل ہر صورت پذیر نہ ہو سے جب زمانہ خلافت کا چھو بیو پنا اور یہ ہمہ اور ہی میری تھی بیچہ جلوس کے کے ایک اول  
 لشکر کو حدود و محال میں بھیجا سینہ ہی لشکر تھا فرزند پر دین کو موار کر کے مع ارکان دولت کہ زیر تحت حاضر تھے ساتھ اس خدمت  
 مقرر کیا اور خزانہ معمور اور قوت چنانہ و غور ہر ہر کر کے روانہ کیا جو کہ تقدیر الہی سے ہر کام اوپر ہر قوت کے موقوف ہوا اس انداز  
 تفصیل بد عاقبت خسرو کا وقوع میں آیا چھو ضرورت عاقبت اسکا طرف جناب کے کرنا تھا اور ولایت اور پایہ تخت کہ بیچ دار اٹھانہ آگرہ  
 کے تھی خالی رہی جاتی تھی بالضرورت لکھا گیا کہ پر وزیر لا نصفا امرار لوٹ کر واسطے محافظت آگرہ اور حوالی وحاشی اس کے کے قیام کر کے  
 مجا اس واقع بھی ہمہ رانا کی حسب دلخواہ نمونی جو ساتھ حفاظت الہی کے شرف و فدا خسرو سے اہل ان تلبی حاصل ہوا اور پھر آگرہ سے  
 محل فدولی ریاات عالیات کا ہوا افواج قاہرہ بس کر دگی حمایت خان و عبدالعہ خان و دیگر روسا کے معیت مکی گئی اور وہی  
 تاریخ سے وقت لوٹنے ریاات عالیات کے طرف اجمیر کے ولایات اوسکی پائمال عسکر فیروزی تاخیر کے تھے انتہا اس ہمہ کی  
 صورت پسندیدہ ظاہر کرتے تھے تب سینے سوچا کہ اگر سے میں کچھ کام نہیں ہوا اور یہ ہمہ نہیں میرے تمام نہو گی بیچ ساعت  
 مقرر کے قلعہ آگرہ سے باہر آ کر بلخ دہرہ میں منزل واقع ہوئی دوسرے دن تین دسہرہ نے صورت دکھائی بدستور عملی گہو سے  
 اور فیصل استہ ہو کر نظر سے گذرے جو دوبارہ والدہ اور ہنہ و ان خسرو کے نے عرض کیا کہ اب وہ اپنے کاموں سے ادمار  
 پیشان برحق عطف اور شفقت پدری سے خوش رات باقی تھے اسے اوسکو بلایا اور مقرر کیا کہ ہر روز واسطے سلام کے آمد و رفت  
 رکھے بلخ مذکور میں آئے دن وہ مقام جو ہے اٹھائیسویں کو خبر ہو چکی کہ راجہ راند اس نے کہ نگیش اور حد و کابل میں ہر اچھی قلعہ خان  
 کے خدمت کرتا تھا وقات پائی غزہ ماہ میں بلخ سے کوچ کیا اور خواجہ جہان کو واسطے نگہبانی دار اسطنت آگرہ و محافظت خزان  
 و محمول کے نصرت فرمایا اور فیصل اور فخر خاصہ اوسکو مرحمت ہوا دوسری ماہ کو خبر ہو چکی کہ راجہ باسو نے تھانہ شاہ آباد میں کہ صر  
 ولایت امری مقبور سے یہ وفات پائی و ستوین ماہ مذکور کو روپ باس کہ محال ساتھ امن آباد کے موصوم ہوا منزل ہوئی اور  
 پہلے یہ محال بیچ راجہ کو پخواص کے مقرر تھے پھر ساتھ لڑکے حمایت خان موصوم بامان اللہ کے مرحمت کیے گئے کہ اوسکے نام  
 کے کیچے جا میں گیارہویں دن بھی میں مقام ہوا چھوٹا کارگہ موجود تھی طبیعت مائل بیکار ہو سے ہر روز واسطے شکار کے سوا

لکھناؤ خواجہ جہان کو

موتا چنانچہ اس چند مدت میں یکصد درخت چاہ دشت آمو نزد مادہ اور تمام جانوران شکار ہوئے پچیسویں ماہ مذکور کو اس من آباد سے کوچ ہوا  
 ایک دن اس ماہ کو مطابق آٹھویں ماہ رمضان کو خواجہ ابو الحسن نے کہہ کر ہر پانچ سو سے طلب کیا گیا تھا ملاقات کر کے پچاس ہفت روزہ  
 اور پندرہ پارہ موضع آلات اور ایک زنجیر فلک کو اسکودا فل فیضان خاصہ کیا پیشکش گذرا فی دو سہری تہبان مطابق دسویں  
 رمضان کو نہ فوت قلع خان کی پوچھی اتنی برس کی عمر میں جان بحق تسلیم کی پر شاہد میں واسطہ خدمت دینے کے لئے افسانوں پر چون  
 کے مقیم تھا منصب اوسکا چلہ ہزاری ذات اور پانچ ہزار سوار کا تھا مرتضیٰ خان دکنی کو طرہ پور باری میں کہ باصلاح و کسان ایک ننگی  
 مشہور کو اور نزدیک مغلوں کے شمشیر بازی پر بنظر و بے مثل تھا چند مدت آگے میں اس کے ساتھ اس وزیر پر متوجہ ہوا اس فتنہ  
 میں اس کو خطاب و زرش خانی مرحمت ہوا اور جو قاعدہ میرا تھا کہ لاٹون کو اب اتفاق اور درویش نظر سے گذار کر میں ہاں ہاں  
 حال ہر ایک کے ذکر زمین و زرقند اور پوشش عطا کروں درمیان دونوں کے ایک شخص نے جاگیر نام کو ساتھ اس عظم  
 اللہ اکبر کے حساب ابو میں مطابق پایا تھا عرض کی اور اس بات کو ساتھ تفادول و شگون کے خوب لیکر ساتھ مناسب اس کے کے  
 زمین واسطہ و زرقند و غلعت کر امت کیا اور زرقند پانچ سو مال مطابق جمیع بیسویں آبان کو کو ساعت داخل ہونے کے جس کی قریب  
 محض صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار تھا ہر ایک کو س پیادہ پا چلا اور ہر دو جانب راہ پر سعدان تھیں  
 ہوئے کہ سالکین کو زور دیتے ہوئے بطین جاگھری دن چڑھے داخل شہر و آبادی ہوا پانچویں ساعت کو شرف زیارت روضہ  
 مبارک کی نصیب ہوئی بعد ازاں طرط دولت خانہ ہمایوں کے متوجہ ہوا اور دسویں تک دیا کہ تمام خادم شریف روضہ وغیرہ خود  
 شہری اور گدزی نظر سے گذر کر مور و عطیات و بخشش بیانیات کی ہو میں ساتویں آذر کو بقصد سیر و شکار تالاب ہیکر کہ مسجد ہو کا متوجہ ہوا بعد  
 شکار مرغابی وغیرہ کے پھیرا ہیکر پکرمین دیو ہرے بہت میں تھما و نکلے رانٹا نکلے کے عوامی مقبور کا بچہ اور میرے ہمان امیر کے  
 عظیم سے ہوا دسویں ایک مندر لاکھ روپیہ صرف کر کے بنایا بچہ و سمین ہا یک صورت سنگ سیلا سے تراش ہوئی کہ سرو و سکا شل سر  
 خوک اور جسم مانند آدمی کے دیکھنے میں آئی اور عقیدہ ناقص ہنو و کایہ کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اسی صورت میں ظہور فرمایا میں نے  
 اوس صورت کو توڑا کہ تالاب کو میں و لودای اور غلٹ کوہ پیکر گندہ غلٹ نظر آیا اور حال اسکا دریافت کیا گیا میان ایک جگہ کے  
 کھنڈ و شکر بھیلایا ہو جوگی مذکور کو خارج کر کے بہت پرستش اسکے کا توڑ وادیوں کوں نے کہا کہ عمیق تالاب کی انتہا میں معلوم کروایا  
 باز گئے عمیق زیادہ نہیں ہی اور دور اسکا ڈیڑھ کوں کا اوسیوقت شکار شیرینی کا کر کے کوٹ آیا اور گوشت شکار ذیل کا و کا قلعہ کو  
 تعمیر کروایا اور زرقند وغیرہ مرحمت ہوا اور پچیسویں کو فرنگیوں نے چاہا زسورت بند کر کے ہم ہم کر کے مال و متاع اسکا کوٹ لیا یہ امر  
 اوپر دل کے ناگوار معلوم ہوا متبر خان کو کہ بند مذکور اسکے حوالے تھا بے غلٹ فیل وغیرہ روانہ کیا اور وہ حسن خدمت  
 کو یوسف خان اور بہادر الملک سے صوبہ دکن میں غلام ہوئی تھی اس واسطے نشان اذن کو عنایت ہوئے اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس  
 قصدت بعد زیارت حضرت خواجہ صاحب کے سر انجام ہم رانا مقبور کا تھا اسلئے دل میں آیا کہ میں میان تھمرون اور فرزند بابا  
 خورم کو اس طرف روانہ کروں تب ایک غلٹ مغرب و دروید کہ لائق شان شہان ہوئے فرزند مذکور کو رکھا کر کے ساتھ بارہ ہزار  
 سوار ہزار اور افریں جان تیار کر کے اور غلٹ فرزند خود و صلہ ہرافرہ وغیرہ کے ویکر فرصت کیا اور دفنانی خان بخشی اشکرہ مذکور کا ہوا آدمی  
 ساحت صفدر خان واسطہ حکومت کشمیر کے غلٹ وغیرہ ہا کر روانہ ہوا اور ابو الحسن خان کو بخشی کل کر کے غلٹ دیا اور ایک  
 دیکہ کلان اکبر آباد سے طیار کر دیا کہ رنج بہتر کو خواجہ صاحب میں لا کر چڑھوا فی اور طعام واسطے مساکین اور فقرا کے کھلو کر  
 زرقند وغیرہ ویکر فرصت کیا اور پانچ ہزار آدمی اوس دیکہ سے نکم ہوئے اسلام خان حاکم بنگال نے انڈون میں ساتھ منصب

داخل ہوا اور میں

خانہ شکار کا نام

شش ہزاری ذات اور سوار کے سرفرازی پائی اور ساتھ کہ مہمان پرست خان کے علم و مرت ہوا اور ثوبین محرم کو ابھرے خاک کھلتا ہوا باہر گیا مین اور مین دن مین لوٹ کر داخل شہر ہوا جو حسن خدمتی خواجہ جہان اور کہ عیسیٰ اوسکی واسطے حفاظت اور حرست اگر ماہ و مروجی اوسکی کے عرض کی گئی پانصدی ذاتی اور ایک سو سوار اور پینے صاحب اوس کے کے زیادہ کیے گئے اور انھیں دنوں میں ابھارے گئے کئی نے جاگیر سے اگر ملاقات حاصل کی تیسری ماہ مذکور کو غیر فوت ہونے اسلام خان کی پوچھی اور درجہ خدمت کی خان مذکور سے ساتھ لینے ولایت خیر جو سہ کے ظاہر ہوتی تھی اگر اور زندگی ہوتی تو مصدقہ خدمت کلی کی ہوتا اور سینے صاحب خواہش واسطہ محمد خان علم کے شاہزادہ غیر فرزند کو دکن بھیجا مگر باجوہ و دلہاری و خاطر داری شاہزادہ کے حال ناستودہ کاری خان و خطم کھانا ست مین نے ابراہیم حسین سپہنہ قہر کو اوہ ہر واد کیا اور یہ پیام دیا کہ تو نے برہان پور سے باز و ست است اس مقام سے اس خدمت کی کہ جو است کی کہ اگر اسی قصد مین حرجاؤن قوشہ دیگر نہ غازی ہو نگاہت ساتھ تیری سپرو کے مینے اور جو کچھ ملک و مدد تو چاہتے سے خود خواہش رکھتا تھا سرانجام پایا اور کچھ لکھا کہ بے حرکت رايات جلال اس حدود کے فیصل ہونا بہت دشوار ہے بحال شاہزادہ کو عارض بھیج کر طلب کیا اور حسن صواب بدید تیرا ظاہر ہوا کیا باعث کہ قانون معرکے سے ایسا لکھیں چکر چچ مقام نام ساز گاری کے آیا با با خورم کو کاس مدت مین ہرگز اپنے سے جدا لکھا تھا محض ساتھ اعتماد کاروانی تیری کے بھیجا گیا چاہیے کہ طرہ رفقہ نیک خواہی اور نیک اندیشی منظور و مری رکھ کر شب و روز خدمت فرزند سعادت منہ سے غافل نہ ہوا اگر خلاف اسکا ہوا اور سردار داد اپنے سے قدم باہر رکھتا تو حق تیر مین اچھا منوگا ابراہیم حسین نے حاکم ساتھ اس تفصیل کے یہ باتین خاطر نشین اوسکے کہ کین کچھ نتیجہ نہ ملا جل اور قرار داد اپنے سے نہ آیا با با خورم نے جانا کہ وجود اوسکا مخل کار و بار ہے نظر بند کر کے عہدداشت کی کہ رہنا اسکیا مین کچھ کام نہیں دیتا ہو اور محض ہوا اسطے اوس نسبت کے کہ ساتھ شہر کے رکھتا ہر چچ مقام کام بگاڑنے کے کہ ساتھ صحبت خان کے حکم کیا کہ اوسکو او بیور سے لے آوے اور عہد ترقی دیوان ہوتا ساتھ لائے شہر زندون اور مسلمان اوس کے کے مذکور سے وقت آہستہ کے مقرر ہوا گیا رجون ماہ مذکور کو نہ پہونچی کہ ولیم و دلہارے سنگھ نے برادر خود اپنے زور و سوج سے کہ واسطے اوسکے مقرر ہوا تھا شکست عظیم کھان چچ ہاتھ مردان محکرات سرکار حصار اور دوسرے فوجدار و جاگیر دار اوس نواح کے مقید ہو کر درگاہ والا مین پہونچا جو چند بار اوس سے حرکات ناشائستہ منظور مین و فی تھیں قتل اوسکا واسطے عبرت اور دفعہ دہن کے ضرور ہوا اور عرض اس خدمت کے اوپر منصب را و سوج سنگھ کے پانصدی ذات اور چار سو سوار افزہ ہو سے عہدداشت فرزند با با خورم کی پہونچی کہ شہر و غیرہ نفل مع باقی حاکم کمان نامی لانا کے چچ ہاتھ لشکر غفر بیک کے پڑی اور عہد ترقی بیک کا صاحب و کما بھی ساتھ کیے کر دار کے پہونچے

### انوار جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

نورین صفر کو بعد نصف شب کے شہر جمعہ سے آفتاب نے سجی محل مین کہ خانہ شرف اوسکا ہو نقل کیا اوسکی فوج کو کہ غزہ ماہ فروری تھا جو جشن نوروزی کی خطہ و لہذا باہر مین آراستہ ہوئی اور غویل کے وقت کہ نیک ساعت تھی سینے تخت پہ جلوس کیا اور دو فوج رسم قدیم کے دولہن کو ساہان سے آراستہ کیا اوسی حال مین باقی حاکم کمان نام ساتھ اور شہر ہاتھیوں کے فروماہو کہ با با خورم نے لانا کے ہاتھیوں مین سے بھیجے تھے نظر اشرف سے گندے اور موجب خوشی کے ہوئے دوسرے دن مین اوس پر و طرہ نیک خانی کے سوار ہوا اور بہت زور فٹا کر کیا اور تیسری تاریخ منصب افتادہ خان کا کہ دہن زری ذات اور بانسو سوار دکھا تھا شہر ذات اور نہر سوار کا مقرر ہوا اور آصف خانی کے خطاب سے ممتاز کیا کہ پہلے دو آدمی اوسکے خاندان کے اسس خطاب سے

سرفراز ہوئے تھے اور منصب دیانت خان پر بھی بپا نصدی ذات اور وسوسوار اضافہ کیے اور انھیں دنوں میں اعتماد ملنے والے کو منصب پنجاب  
ذات اور دہنوار سوار سے معصل و اضافہ کے سرفراز کیا اور حسب التماس بابا خورم کے سیف خان بابرہ کے منصب پر بپا نصدی  
ذات اور وسوسوار اور اسیتھد منصب پر والا اور خان اور کشن سنگھ اور سرفراز خان کے زیادہ کیا اور کشن کے دو سو میں تاج  
پیشکش صف خان کی ملاطفت سے گزری اور چونکہ ہون تاج اعتماد الدولہ نے اپنی پیشکش گذرانی ان دنوں پیشکشوں سے  
جو عہد چیرن پسنہ یونین اون کو میں نے قبول کیا اور باقی سب پھر دین اور تلج خان نے مع اپنے برادر دن اور لشکر کے کابل سے آکر  
ملازمت حاصل کی امرا نیز خان کا منصب کہ ہفت صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا ڈیڑھ ہزاری ذات اور تین سو سوار کا ہوا اور  
اور خیرت جلیل القدر پیشگی گوی اور بیگانہ کے بشارت خواجہ ابوالحسن کے مقرر ہوا اپنا ہون تاج مہابت خان نے کہ واسطے لاسنے  
خان اعظم اور اوس کے بیٹے عبداللہ کے مقرر ہوا تھا کہ ملازمت حاصل کی اور تین سو کو مجلس بشت آراستہ ہوئی اوس میں پیشکش  
مہابت خان کی نظر اشرف سے گزری اور خاصہ باقی روپ سندر نام واسطے فرزند پر وزیر کے بھیجا گیا دوسرے دن سینے حکم کیا  
کہ خان اعظم کو آصف خان کے سپرد کرین تا اوسکو قلعہ گوالیار میں نظر بند کرین اور دہر اندیشی اوسکی اس قید میں یہ تھی کہ مبادا بیعت  
قرابت خسر کے مہمرا نامین کوئی نفاق اور نفاق اوس سے ظاہر ہوا سوا سوا سوا سینے حکم کیا کہ نظر بند رہے اور کسی چپنی کی طرف سے  
اور چترنگی نہ کیا و اسے اور تلج خان کو انھیں دنوں ساتھ منصب ڈھائی ہزاری ذات اور سات سو سوار کے معصل و اضافہ کے سرفراز  
کیا اور منصب تاج خان کا کہ حاکم بھکر کا تھا پانصدی ذات اور سوار زیادہ کیے اٹھارہ دن ماہ اردی بشت خسر کو سلام سے نعمت  
کی سوا سوا سینے بسبب الفت پدیری کے اوسکے مان بہنوں کی سفارش سے یہ اجازت دی تھی کہ ہمیشہ سلام کو آکر سے  
لیکن جب اوسکے چہرے سے خوشحالی نہ معلوم ہوئی اور ہمیشہ ملول رنجیدہ ہوا سوا سوا سینے پایا اس واسطے حضور سے منع کیا عہد  
سلطنت میرے والد بزرگوار میں نظر حسین مرزا اور رستم مرزا بیٹے سلطان حسین مرزا کے کہ بھائی شاہ ظہار سپہ صفوی کا ہے  
اور حکومت قندھار اور موضع داور سے اوسکے قرض میں تھے تو واسطے قرب خراسان اور آنے عبد اللہ خان اور بیک کے اوس  
طرف مکرع ضیاء جمین تھیں کہ نگہانی اس ملک کی ہے نہیں ہو سکتی اگر کسی بندہ درگاہ کو اس طرف بھیجن تو ہم یہ ملک اوسکو سپرد  
کر کے حصول ملازمت سے آکر شرفیاب ہوں اس واسطے شاہ بیگ خان کو کہ اس حال خطاب خاندانی سے سرفراز ہے واسطے حکومت  
قندھار اور ملک داور وغیرہ کے روانہ کیا تھا اور فرمان عنایت آمیز اون سیکو لکھا حضور میں بلوایا اور بعد آنے اوسکے کے ہر ایک  
عنایتوں سے خوش ہو کر کے قندھار سے گونہ ملک زیادہ حاصل کا اونکو مرحمت کیا تھا چونکہ اوس نے ہندو بہت منہ کا  
اس واسطے رفتہ رفتہ جاگیر اونی تفریح ہو گئی نظر حسین مرزا خود ویرمیرے والد کے انتقال کر گیا اور مرزا رستم کہ ہمراہ غافلان  
کے صوبہ دکن کی طرف روانہ کیا اور کچھ جاگیر اوسکو وہاں دی جب اللہ تعالیٰ نے تخت سلطنت کو میرے وجود سے آراستہ کیا  
تو میں نے مرزا رستم کو وہاں سے خیال اس بات کے بلوایا کہ اسکو کسی سرحد پر روانہ کروں اوسکے آتے ہی مرزا غازی کہ حاکم ٹھٹھ  
اور قندھار کا تھا خدمت خدا میں داخل ہوا تو سینے جا پا کہ اسکو ملک ٹھٹھ کی حکومت پر روانہ کروں کہ یہ اپنی سیاحت سے اوسکی خوب  
مخاطبت کرے اس واسطے منصب پنجہزاری ذات اور سوار سے سرفراز کر کے دو لاکھ روپہ نقد بطور مدد خرچہ اسکو عنایت کیے  
اور ٹھٹھ کی طرف خدمت فرمایا اور گمان تھا کہ اوس سے وہاں خوب خدمتیں ظاہر ہوگی غلام گمان کے وقوع میں آیا اور اسقدر ظلم  
شروع کیا کہ بہت لوگوں نے اوسکا شکوہ کیا اور علاوہ اوسکے اور چند بائین اوس سے سنیں کہ اوسکا معزول کرنا ضرور ہے اس واسطے  
سینے اپنا ایک معتمد شخص مقرر کیا کہ اوسکو لے آوے چپ پیسہ دین اردی بشت کو حاضر درگاہ ہو چونکہ ظلم اوس کا خلق خدا پر نہایت کو

ہو چکا تھا سو بموجب حالت کے ضرور ہوا کہ اوس سیدن مقدمات کی تحقیق کی جاوے اس واسطے میں اوس کو سپہ داور ای جگہ دلن کے  
 کیا کہ انھوں نے تحقیق کر کے اوجھے تنبیہ اوس کو دیا وے کہ اور دن کو عبرت ہوا اور انھیں دنوں میں خبر گشت احوال و امان کی آئی تفصیل  
 اسکی یہ خبر کہ مقتد خان پور گنڈرین کے حوالی ایشاور کے پیر سائیدانوں کا رہ گئے، ماکر تھا اور خان دوران سے اپنے لشکر کے کابل  
 وغیرہ کی طرف خیال میں اوس رو سہا کے رہا تھا اسی آسان میں پیش بوللاغ سے مقتد خان کو تحریر آئی کہ احوال و امان کو ت  
 تیرہ میں کہ حلال آباد سے آٹھ کوس پھر تیرہ بہت سوار و پیادوں کے آیا ہوا اور بادشاہی رعایا وغیرہ سے بہتوں کو قتل کیا اور اکثر  
 کو قید کر کے چاہتا ہے کہ تیرہ بھیجے اور لاوہ لو کا یہ خبر کہ حلال آباد اور پیش بوللاغ پر شب خون مارنے سے مقتد خان مجبور رہنے  
 اس خبر کے مع اپنے جماعت کے روانہ ہوا اور پیش بوللاغ میں جا کر جا سوس دشمن کی خبر کو روانہ کیے جب اوس کو معلوم ہوا کہ  
 اوس جگہ پر تیرہ ہوا اپنی جماعت کے عنایت لہی پر اعتماد کر کے اوسکی طرف چلا اور اپنے لشکر کو دو تھوک کیا احوال و امر ہر ہر چار  
 پانچ ہزار پیادہ و سوار کے سفرو سے نکلا تھا اور گمان اوسکا یہ تھا کہ اس طرف میں سوار خان دوران کے کوئی اور فوج نہیں ہو چکی غالب  
 بموجب کیا رہی خبر آمد اس لشکر شاہی کی سنی اور نشان لشکر کے دیکھے تو گھبرا یا اور اپنے لوگوں کے چار ٹکڑے کر کے خود ایک  
 چھوٹی ہڈی پر کہ لوگوں کو دوران جنگ میں جانا دشوار تھا بڑا گیا اور وہاں سے اپنے لوگوں کو لڑانے لگا پرتند از دنوں نے افواج  
 قاہرہ کی اوسکو بند و قون میں گھیر لیا اور اوسکے بہت ہر امیون کو قتل کیا اور مقتد خان غولی ہر اے کر اتنا حملہ دیا کہ خوف  
 آیا کہ وہ سوار و قون ہار ہوں گے اور نہ مار سکے اور سو اٹھا گئے کے پناہ نہ دیکھی مقتد خان نے قین چاکر کوس چھپا لیا اور ڈیڑھ سو  
 آدمی اوسکے قتل کیے باقی اکثر زخمی ہوئے اور تھک چھوڑ کر اطراف و جانب میں بھاگ گئے فوج شاہی شب کو وہیں رہی اور فوج کو  
 چھ سو ستر کٹر شہزادہ میں ملے آئی اور اوسکا ایک مینار بنوایا یا نسوا سپہ اور نوشی مینار و بہت مال و ہتھیار ملے لگا اور قتل  
 رہائی پائی اور قدرت الہی سے بادشاہی فوج کا کوئی مضیغ نہیں مارا گیا اور شب بخوشی کو کہ غرہ خورد اور تھامین واسطے شکار  
 شیر کے بلکہ کی طرف توجہ کی اور جمعہ کے دن دوشیر بند و ق سے مارے اور وہیں سنا کہ نقیب خان راہی ملک تھا جو خان کو  
 قوم سادات فزویں سے ہوا اور اسکے والد میر عبد اللطیف کی قبر جمیع میں پڑا وہ دن میں جاری تپ سے وفات کی تھی برابر مزار  
 اوسکی بیوی کے اندر و ضلع شہر حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا اور مقتد خان سے خدمتیں پسندیدہ جنگ احوال میں ظاہر ہوئی  
 تحقیق ہوا و سکی عوض میں سینے اوسکو خطاب لشکر خانی کا عطا کیا اور دیانت خان کو دیوید کی طرف بابا خورم کے پاس بھجے احکام  
 ہو چکا گئے گیا تھا سا نوین ماہ خور دا کو لوٹ آیا اور بند و بست اور نوک بابا خورم کا اچھا بیان کیا فدا سے خان کے کام شنہادگی سے  
 میں لوگ تھا اور بعد تخت نشینی کے سینے اوس سے بہت رعایتیں کی تحقیق اوسرا لشکر کا بخشی کیا تھا ہر جوین اس کے کوس افغانی  
 سے کوچ کر گیا اور مزار ستم کہ اپنے نالان کاموں سے پشیمان تھا و مروت میر تقی تقی اسات کی جوی گداہ سے تصور دن کو معامت  
 کو دن اس واسطے میں اوسکو حضور میں بلایا کہ جوئی لائی اور جوئی کے بعد طاقت پنا کر کو گیا کہ دربار میں سلام کو آ کر سے گیا ہر جوین کا  
 تیر کی اتوار کی شب ایک تہنی نے فیضان خاص کی بچہ دیا سینے پہلے سے حکم کیا تھا کہ باقی کی مدت محل دریافت کریں آخر تحقیق ہوا  
 کہ بچہ ماوہ ڈیڑھ سال اور بچہ نرانیس سینے مان کے پیٹ میں رہتا تھا اور بر خلاف ولادت آدمی کے کہ سر کی طرف سے پیدا ہوتا تھا  
 باقی کا بچہ پاؤں کی طرف سے نکلتا ہے غرض جب بچہ اوسکے شکم سے جدا ہوا تو مان نے پاؤں سے اوسپر خاک ڈالی اور محبت کرنے  
 لگی تھوڑی دیر ہو پھر اہل پھر اٹھ کر مان کے تھنوں کی طرف سے متوجہ ہوا جو دربار میں خارج مجلس گلاب پاشی کی کہ رسم قدیم اور ساتھ  
 آب پاشی کے مشہور ہے اس سے ہونی پانچویں امر دا کو خبر فوت راجہ مان گئی کہ آئی یہ راجہ میرے والد مرحوم کے بڑے سے معتمد

جان نواز صاحب  
 صاحب  
 صاحب

صاحب  
 صاحب



میں تھا جو اکثر بندگان دگاہ کو سینے رفتہ رفتہ مہر و کس پر بھیجا تھا اس واسطے اس کو بھی اس خدمت پر مقرر کیا تھا بعد اس کی وفات کے  
 کہ اس خدمت میں واقع ہوئی تھی مرزا بجا و گنگہ کو کہ اس کا لائق مٹیا تھا سینے حضور میں طلب کیا جو شاہزاد کی سے طریقہ خدمت نگاری کا  
 میری خدمت میں رکھتا تھا باوجودیکہ لائق دستور راہوں کے جانشین بڑا بیٹا ہوتا ہی اور لائق اس دستور کے سیاست مہارت نگاری کا  
 کو کہ بڑا بیٹا باوجود موتی کا تھا پوچھتی تھی لیکن سینے منتظر نہ کیا اور بجا و گنگہ کو ساتھ خطاب مرزا راہوں کے سفر راہوں کے منصب چار ہزاری  
 ذات اور تین ہزار سوار کا عہدیت کر کے اور موضع آنہر کو وطن او سکے باپ دادا کا تھا اس کو مرحمت کیا اور بجا و گنگہ کی بھی تسلی اور بچائی  
 کر کے پانصد سی اور سیکس منصب پر اضافہ کی اور فصل کر ہمد اس کو بطریق العوام دیکر خیر مصلح اور اسپ اور خلعت او سکے واسطے بھیجا آیا  
 آٹھویں امرہ کو میرے مزاج میں تغیر ظاہر ہوا اور رفتہ رفتہ تپ اور درد سر کی نوبت پہنچی سینے بغیال بہات کے کہ مہاراجہ پریشانی  
 ملک اور لوگوں میں واقع ہو اس بات کو اپنے مصاحبوں سے پوشیدہ رکھا بلکہ بیہوش سے بھی کہ چند روز اسی حال میں گزرے  
 سوانہ جہان بیگ کے کہ اس سے زیادہ کوئی عزیز نہ تھا کیوں اس امر کی اطلاع کی طریقہ کمال پر نیز کمال بجا لیا کہ سوانہ اپنے خلیف  
 کے اور سب کھانا کر کے کیا اور موافق قاعدہ پیشہ کے دیوانہ خاص و عام اور جہر و کہ اور غسلی زمین آمار ہا ہا نکاح کہ چہرے پر آثار  
 مختلف ظاہر ہو اور بعض دوست مطلع ہو کر ایک دو طلب کہ متحد تھے مثل حکم مسیح الزمان اور حکم ابوالقاسم اور حکم عبد الشکور کے اس مرض  
 سے آگاہ ہوئے جب تک لکھی اور تین راتیں عادت شراب پی گئی تو ضعف اور زیادہ ہوا اس کی حال اور پریشانی میں روزہ شکر ہو چلا  
 بزرگوار میں گیا اور وہ ان اللہ تعالیٰ سے اپنی نعمت کا طلب گزار ہوا اور صدقے اور نذرین مائیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے منحس اپنے  
 کرم اور فضل سے مجھ کو صحت عطا فرمائی اور ظاہر میں صحت کمال کی عید کا باعث ہوا اور طبیعت نے عہدہ بانیس پر ہدف  
 میں حالت اصلی پر رجوع کیا سبب شکرانہ الہی اس خوشی کا کھانا اور صدقے بھیجے سینے کسی کے سامان کا صدقہ متحول نہ کیا اور نہ کیا  
 کہ شخص اپنے گھر میں جو کچھ چاہے فقرا اور مسکین کو دیوے اور سوین ماہ پور کو خیر آئی گزشتہ خائفان حاکم پٹنہ کام گیا یہ قدیم اہلین  
 سے اس خاندان کے تھا سینے پیاری میں سوچا تھا جب مجھ کو صحت کمال عنایت ہوگی تو جیسے میں باطن میں خواہ بزرگ کے خدو کو  
 میں سے ہوں اس طرح ظاہر میں بھی اپنے کان میں سوراخ کر کر داخل حلقہ علاموں میں دو گنا پنج سب کو باہر ہوں ماہ پور کی اپنے  
 دونوں کان چھو کر ہر کان میں ایک ایک بڑا موتی ڈالوا یا جب یہ امر بندگان دگاہ اور مخلصان ہوا خواہ بد روش ہوا تو بہت  
 لوگوں نے کہہ ہر تھے اور اکثر وہ نے کہ مقرر سرحد پر تھے اپنے کان چھو کر اظہار عقیدت کیا سینے اون سب کو جو اچھا نہ تھا  
 سے موتی عمدہ کان میں ڈالنے کو عنایت کیے آخر رفتہ رفتہ یہ عمل سب لوگوں میں عام ہوا صد سوین شعبان کو مجلس وزن شمس  
 کی آراستہ ہوئی اور جب دستور قدیم سب کام ادا ہوئے اور اسیدن مرزا راہ بجا و گنگہ شاد کام باطنیان تمام اپنے وطن کو  
 رخصت ہوا اور وہ دگاہ کو دین سینے سے زیادہ دہان تو قوت نکر ونگا اور بعد چار روز کے خبر آئی کہ فریدون خان ہراس  
 نے اوہ پور میں انتقال کیا جماعت بھلا سیہ میں سو او سکے کوئی سرور زمین رہا تھا چونکہ ان لوگوں کو اس سلطنت میں  
 حقوق انہیں بہت ہیں اس واسطے سینے او سکے لشکے مرحلی کو فوازش کر کے منصب ہزاری ذات اور سواروں سے سفر راہ کیا  
 اور خان دوران سے جو اچھی خدمتیں ظاہر ہوئیں انہیں اس واسطے سینے او سکے منصب پر ہزاری ذات اضافہ کیا کہ اصل اضافہ  
 ملا کر شہنہ زاری ذات اور پنجہ زاری سوار منصب او سکا ہوا وے اور شہر راہ آبان کو قزولان خاص خبر لائے کہ چھہ کو س  
 بہترین خبریں بعد دو ہر کے میں اور دو روانہ ہو اور تینوں کو سینے بندوں سے ملا لکھوں تہ تیغ کو نگاہ دوا کی کا شروع ہوا سینے دوا  
 کو دو تین رات صاحب روم و میر کے کھیل بازی کا کھیلین انہا روین تاریخ کو لاش سکندرعین فزول خاص کی کہ امام شہزادگی

منہ

منہ

منہ

سے خدمت گزار تھے اور میوے سے اجیر تھے رفیع الدین آئے مینے اسکی جماعت کو ترک کیا کہ اس لاش کو لپکا کر کنا رستے تالاب لانا نکل  
کے دفن کرین سب حدنگار دین اسکو جسے کمال اخلاص تھا اور بارہویں ہادہ کو دلاؤ مکان کہ اسلام خان نے اپنی حیات میں  
زمینداران کو جس سے کد شرفی جانب میں واقع ہو لایا تھا مع اس کے فرزند اور چورافو سے ہاتھیوں کے لالچ سے گدزین لکھنؤ  
اکثر باقی داخل فیضان خاصہ ہوئے اور انھیں دنوں میں ہوش نگ نے کہ بڑا بیٹا اسلام خان کا تھا بنگلہ سے آگے کسوات تان  
پوسی کی حاصل کی اور وہ بھی اور ایک سو ایک مہر اور اس قدر روپیہ نذر کیے موسم سرما میں ایک شب مینے خواب میں اپنے  
والدہ بزرگوار کو دیکھا کہ فراسے تھیں بابا گناہ عزیز خان کا کہ خان اعظم ہے محبت میری خاطر کے بخشد ہے جب میں بیاد ہوا تو اولین  
مقرر کیا کہ اسکو قلعہ گوالیار سے طلب کروں گا قریب شہر جمیر کے ایک درہ عمدہ ہجراد میں ایک شہر شیرین ظاہر ہوا کہ جمیر کے سب  
پاٹھوں سے بہتر اور عمدہ ہی ہے درہ اویشہ دونوں ساتھ نام حافظ جمال کے شہر میں جب میں وہاں گیا تو معلوم کیا کہ ایک مکان لائق  
اس جگہ کے بناوین ایک سالہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جگہ دینی عمارت میان میں کرتے تھے مہارون نے ایک بڑا حوض  
وہاں بنایا اور اسو پانی کو فوارے سے حوض میں ڈالا وہ فوارہ بازہ گروا تھا ہر اور حوض چیل چیل کرتے تھے مہارون نے ایک بڑا حوض  
کنا رستے ایک والا عمدہ ہجراد سطح اس کے اوپر کے درجے میں عمدہ مکانات بنائے تھیں مینے اپنے تمام کی نسبت اسکا نام شیرین  
رکھا اس شہر میں فقط یہی عیب ہو کہ دریاں شہر باہر مشاء راہ میں اکثر عمارت اور جگہ کو میں رہتا ہوں سب مرضی یہی  
شاعران نے اسکی تاریخیں کہیں میدا کی گیلانی زرگر مہاشی نے اس عمدہ سفر میں خوب تاریخ کمال ہے ~~میں~~ محل شاہ  
نور الدین جہانگیر نے مینے حکم کیا کہ اسکو لوح سنگین پر لکھا اس کے اوپر لکاوین اور ابتدا سے مادی میں سو و اگر ولایت کے  
آئے اور یزدی نامہ اور کارنامی جسے بوزہ کو کشف خراسان کا ہی لائے مینے سب امر اور بندگان درگاہ کو اس میں حصہ  
عنایت کیا اور سب نے شکر و شہر حقیقی کاوا کیا اب تک مینے قسم اسے غریبوں سے اور اند کی دیکھی تھی باوجودیکہ ہر سال بخشان سے  
خربوزے اور کابل سے انار میر کے واسطے آتے ہیں لیکن وہ خربوزہ اور انار خربزہ کاریزی اور انار یزدی سے کچھ مناسب نہیں لگتے  
میرے والد کو میوے سے کمال شوق تھا اس واسطے مجھ کو بڑا انوس ہوا کہ کاشکے یہ میوے اونکے رو برو آئے کہ اس کے ذائقے سے  
خوشی تمام انکو ہوتی اور سطح مجھ کو عطر جہانگیر پر انوس آتا ہر کہ انوس وہ اسکی خوشبو سے محفوظ مانوے میرے  
عمدہ دولت میں یہ عطر نور جہان میر کی والدہ نے نکالا ہر گلاب کھینچتے وقت کچھ چکانی اوپر کے برتن میں آجاتی ہے سبب گری کے  
اسکو ٹھوڑا تھوڑا جمع کرتے ہیں اور کب بہت گلاب نکالا جاسے تو وہ چربی زیادہ ملتی ہے خوشبو اسکی اتقد تیز ہوتی ہو کہ ایک قطر  
سے تمام مجلس ملک جاتی ہو اور ہر کوئی یہ جانتا ہو کہ میرے پاس بہت بھول گلاب کے رکھے ہیں ایسی شوخ اور ملائم خوشبو کہیں  
نہیں ہوتی کہ جان دول پر مہرہ کو شادمان اور بجال کرتی ہے مینے اوٹلو اس بنانے کے عوض ایک ہار موتیوں کا عنایت فرمایا سلطان  
سلیم میر محمد وقت ایجاد اس عطر کے حاضر تھیں نام اس روغن کا عطر جہانگیر رکھا ہندوستان کے ہوا میں اختلاف اکثر معلوم  
ہوتا ہے ابتدا اس میں دینان لاہور کے کہ حد شکر کہ ہندوستان و خراسان کے درخت توت کا پہلا اور ایسا لطیف و شیرین ہوا  
جیسا موسم میں ہوتا ہے لوگ اسکو لکھا کہ بہت خوش ہوسے یہ خبر میرے بچوں کو لیس نے مجھ کو لکھی تھی اور انھیں دنوں جہان خان کا فوت کہ عادی  
دکھنے سے نسبت تمام رکھتا تھا کہ اپنے بھتیجی کو عادل خان کے نکاح میں دیا ہو اور گئے اور روپے کئے ہیں اسکو اپنا حلیف بنایا  
ہر کلباس درویشان زمین جہان آیا مینے اسکو و بڑو بلو کہ تحقیق احوال کیا اور کمال خاطر واری اسکی کی اول مجلس میں  
دس ہزار روپیہ نقد اور پچاس ہزار ہر قسم کے اور ایک تسبیح مرورید اسکو عنایت کی وہ آصف خان کے جان اسکو معاف رکھا

اسلام خان  
بہنوی کی

مختار  
عزت خان  
بہنوی کی

اور حکم کیا کہ اسکا احوال واجب تحقیق کیا جاوے لیکن یہ نظام ہر نو اک وہ اپنی خوشی سے لباس فقیرانہ میں بے اجازت داخل خان کے سیر کو چلا آیا تو عادل خان نے اسکو اس لباس میں پوشیدہ واسطے جاسوسی کے روانہ کیا گیا ایمان کی صلح بخوبی دریافت کر کے اس سے کہے لیکن گمان غالب میرا یہ ہو کہ وہ باوجود اون نسبتوں کے عادل خان سے بلا تجوز اسکے آیا ہر دو دلیل اس پر عرضہ شد میرے حال الدین سین کی ہجو کہ بطریق المی گری ہوجا پور میں مقرر ہے کہ اسنے لکھا تھا کہ عادل خان نے بے کما ہجو کہ جو کچھ عنایتیں بادشاہی بہت رعایت کی اور جب تک ہرمان رہا عنایتوں سے سرفراز ہوتا رہا راتوں کو میرے پاس رہتا تھا اور سہتے اسید اسنے اسکی بہت رعایت کی اور جب تک ہرمان رہا عنایتوں سے سرفراز ہوتا رہا راتوں کو میرے پاس رہتا تھا اور سہتے عادل خان کے بنائے ہوئے دہ خود اسنے دو ڈھنگ ایجاد کر کے اونکا نام فورس رکھا ہجو کہ بکوتا باقی احوال اسکا تاریخ فصحت میں لکھا جا رہا تھا اندون میں ایک جانور ولایت نیر باد سے لوگ لائے تھے کہ رنگ اسکو کلو طے کا تھا لیکن بدن اس سے چھوٹا ایک خالصہ دسکایا ہرگز کس شاخ یا لکڑی پر اسکو کھنچا دو تمام رات وہیں چھپا رہتا ہر وقت ہوتا ہر وقت اس سے اوپر کی شاخ پر چھپا ہر شاخ پر ہجو کہ جانور غبارت کرتے ہیں غالب گمان میرا یہ ہو کہ یہ حال اسکا طبعی ہجو بانی کبھی ہرگز نہیں پیتا کہ اسنے حق میں افزہ ہر کار کیا آئے ماہ بہن میں پیانے عزیز خوشی کی آمین اول خبر اطاعت لانا امر سنگھ کی کہ اسنے ہندگی درگاہ کی اختیار کی تفصیل اسکی یوں ہجو کہ جب فرزند سلطان خورم واسطے بھائے تھانوں کے قصد تھا اون مقاموں میں کہ سبب خرابی آب و ہوا کے لوگوں کے نزدیک وہاں دشوار تھے اور واسطے تعاقب زمانے کو فوج لیکر بے لحاظ گرمی اور برسات کے گئے اور اکثر اہل و عیال اون لوگوں کے پیائے لوٹنا اسقدر تنگ ہوا کہ اگر چند روز اور یہی معاملہ رہتا تو وہ اس ملک سے بھاگتا یا پکڑا جاتا تو کمال لاچار ہوجو کہ اطاعت اختیار کی اور اپنے خالو سوکر نام کو ہمراہ جہاز سے کہ مرصعہ اور اسکا تھا فرزند اقبال مند کے پاس بھیجا اور عرض کی کہ اگر میرے قصد و معائن ہوں اور تسلی و بجاوے اور نشان چھڑ مبارک کا واسطے اطمینان کے ملے تو خود میں بھی ملازمت میں حاضر ہوں اور اپنے ولیہد کران کھنڈ کو بعض اپنے خدمت شاہی میں روانہ کروں تا جب راجاؤں کی طرح دو دہان حاضر ہکر خدمتیں بجا لاوے اور جو کچھ ہندو پیری کے حضور دیگا دشاہی سے معافی ہوا اسواسطے فرزند خورم نے اسکے اون کیلون کو ہمراہ اپنے دیوان ملاشکر اشتر کے کہ بعد اس اس مہم کے خطاب افضل خانی سے سرفراز ہوا ہجو کہ ہر اہا اپنے میر سلمان سندھ اس نام کے کہ بعد اسکے اسکو خطاب راجا یاں کا ہوا ہجو کہ درگاہ والا کے معائنہ کیا اور تحقیقت فصل لکھ بھیجی جو قدیم سے ہماری مہم اس بات پر عہد ہجو کہ تیری خاندانوں کو خراب و برباد کریں اور غرض بھی تھی کہ رانا امر سنگھ اور باپ دادا اسکے نے بسبب غرور و غیبت و غیبت اپنے کو ہستان کے کسی بادشاہ ہندوستان کے مطیع نہوے میرے ایام سلطنت میں یہ غرور اسکے سر سے بھلاوے سو وافی التماس فرزند خورم کے سینے اسکی سبب قصص میں معائنہ کنین اور فرمان عنایت آمیز اسکی کجی کو مع نشان چھڑ مبارک عنایت کیا اور دوسرا فرمان حرمت عنوان فرزند جگر جو بن باخورم کو لکھا کہ تم سے یہ قصد تمام ہوتا تو کمال خوشی میری ہوگی غرض جب یہ لوگ لوٹ کر گئے تو اس مندر زند نے اون کیلون کو ہمراہ ملاشکر اتھار سندھ اس کے مع فرمان حرمت اور نشان چھڑ مبارک رانا کے پاس روانہ کیا کہ خاطر تسلی ہجو کہ امید و رضا بات بادشاہی کا ہووے اور دفر کیا کہ کیشنبہ کے دن چیتنوں ماہ بہن کو رانا مع اپنے فرزند کے چہرے پا جائیگا

### دوسری خبر انتقال بجاوردی

کہ ملک بجات کے حاکم زاون سے تھا اور باعث فتنہ اور فساد کا کہ اتھار قلعے نے محض اپنے مہم سے اسکو نیست و نابود کرکے تیسری خبر شہرستان اصم مزرا کی کہ واسطے لینے قلعہ اور شہر سورت کے بڑے مسلمان سے آیا تھا اس سے ساتھ اکثر

کے کہ اوس بندر میں دس پناہ کے آئے تھے لڑائی واقع ہوئی سو چھ گھنٹے کے اکثر جہاز و اسکے انگریزوں نے جلا دیے لاچار تباہ  
مقابلہ کی تلاش کا اور بھاگ گیا اور اپنا کھیل مقرب خان کے پاس کہ حاکم گجرات وغیرہ کا تھا بھیجا اور پیغام دیا کہ میں واسطے صلح کر آیا تھا  
خدا را عہد مخالفت سے تاحق انگریزوں نے یہ لڑائی ڈالی اور دوسری یہ خبر آئی کہ چند راجپوت جو واسطے قتل غیر کے مستعد ہوئے تھے  
وقت فرصت کے انھوں نے غیر کو گھیرا اور کچھ زخمی کیا لیکن جبر کے ہمراہ ہوں نے اوس سب کا کام تمام کیا اور آٹھ ماہ میں باہر  
اجیہ کے شکار میں مشغول تھا محمد سیگ ملازم فرزند سلطان خورم کا آیا اور عرضی اوس فرزند کی محکوم دی اوس میں لکھا تھا کہ رانا سید فرزند  
کے میری ملازمت میں آیا تفصیل اسکی عرضی سے معلوم ہوگی سینے اوس وقت سجدہ شکر اللہ تعالیٰ کا کیا اور اسپ اور فیصل اور خیر  
مرصع محمد بیگ کو عنایت کیا اور خطاب ذوالفقار خان سے سرفراز کیا مضمون عرضی سے دریافت ہوا ایک شنبہ کے دن چبیسویں تاریخ  
ماہ ہجری کی رانا نندہ بندگان درگاہ کے با آداب و توره فرزند خورم کی ملازمت میں حاضر ہوا اور ایک بڑا لعل اور جڑا و ہتھیار اور سا  
باقی عمدہ اور نو گھوڑے پیشکش کیے فرزند خورم نے بھی نسبت اوسکے کمال عنایت کی بیان تک کہ جب رانا نے فرزند مذکور کا  
قدم لڑ کر معافی اپنے مقصودوں کی چاہی تو فرزند اقبال مند نے اوسکو اور بھٹا کر اپنی بغل میں لیا اور اوسکی ایسی تسلی کی کہ ہر طرح  
اوسکی دھمکی ہو گئی اور ایک بڑا خلعت مع شمشیر مرصع اور اسپ بازمین مرصع اور خاصہ باقی مع سامان نقرہ کے اوسکو عنایت کیا  
اور اوسکے ہمراہ ہوں کو کہ قریب سو آدمیوں کے لائق سرو پادینے کے تھے ایک سو سو روپا اور پچاس گھوڑے اور بارہ کمپو مرصع اور گھو  
دیے جو رہستان میں رسم ہو کر فرزند ولید راہو کا ہمراہ باپ کے بادشاہوں کی خدمت میں نہیں آتا موافق اس رسم کے اوس نے  
بھی بڑے شیعہ کی نام کو کہ ٹیکہ والا تھا ہمراہ ملا باجو تک اوسی شام سلطان خورم روانہ ہونے والے تھے اس واسطے رانا  
کو اوس وقت خدمت کیا تا خود جا کر کرن کو بھیج دے بعد اوسکے جائیکہ کرن بھی اگر حاضر ملازمت ہوا اوسکو بھی عمدہ خلعت اور  
شمشیر و خنجر مرصع اور اسپ طلائی زمین کا اور خاصہ باقی عنایت کیا اور کرن کو ہمراہ ٹیکہ سلطان خورم اوسی شام کو روانہ فرما  
درگاہ شاہی کے ہوئے غرض کہ میں تیسری ہفتدیا کو شکار سے لوٹ کر اجیہ شریف میں آیا ان ٹولہ دن کے شکار میں ایک  
شیر فی معین بچوں کے اور تیرہ نیل کا و شکار ہوئے تھے فرزند نامداہ سلطان خورم دسویں تاریخ مذکور کے قریب اجیہ شریف  
سے موضع دیورا میں آکر قدامت گزین ہوئے سینے سب امیرون کو حکم کیا کہ استقبال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت استقبال  
کرے کہ پیشکش گذرانے اور کہ شہر کو گیارہویں تاریخ شانزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اسکے دوسرے دن  
شانزادے نے سب لشکر میرا ہی اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کے اجیہ میں آیا اور داخل دولت خانہ خاص میں ہوا اور بعد  
دوپہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تسلیم اور کورنش کے ایک نزار اشرفی اور نزار و بلو لطیف نند اور نزار اشرفی اور نزار و سپہ  
بطون نقدن پش کیے میں نے اوس نو زخم کو قریب بلار بغل میں لیا اور پیشانی پر بوسہ دے کر عنایات شاہی سے محض کر لیا  
بعد نذر اور عرض ضروریات کے کہ عرض کی کہ اگر حکم ہو تو کرن سنگھ بھی آداب اور کورنش سے سرفراز ہو سینے اوسکو دوسرے طلب  
فرمایا بشیون نے اوسکو موافق ادب اور قاعدے کے حاضر کیا جب وہ کورنش سے فارغ ہوا تو حسب التماس بابا خورم کے سینے  
حکم کیا کہ اوسکو وہی جماعت میں پہلے کھڑا کرین پھر بیٹے خورم کو فرمایا کہ جا کر اپنی ہر والدہ کو سلام کرے اور خلعت خاص  
اپنا کہ اشتعل اوپر چارت مرصع و قبا سے زربفت کے تھا اور ایک سیج مرداریدا اوس فرزند ارجمند کو عنایت کی جب شانزادے  
نے اس خلعت خاصہ کا سلام کیا تو پھر میرے اسپ خاصہ بازمین مرصع اور فیصل خاصہ اوسکو عنایت فرمایا اور کرن کو بھی عمدہ  
اوشیر شرف خاصہ سے سرفراز کیا اوس وقت سب امرا اور منصب داروں نے جماعت جماعت آکر کورنش کی اور ندرین دین اور

سلطنت کرنا چاہتا  
نہیں اور پورے

ہر ایک موافق اپنے مرتبے کے عنایتوں سے سفر فرما رہا ہوا چونکہ خوش گناہوں کی کرن کی نظورتھی اس واسطے تین ہزار اور چھ ہجرت تیار فرما کر تھانہ چنانچہ دوسرے دن خبر جمع اور تیسرے دن خاصہ کھوڑا عسائی مع بن معص او سکودیا اور جب محل کے دربار میں گیا تو نو جوان کلم نے بھی او سکود کو دلت و شہر شہر مرصع اور اسپسج سامان اور ہاتھی دیکر سفر فرما کر کیا بعد اوس کے سینے تسبیح مر وارید پیش کیمت او سکود کی دوسرے دن خاصہ ہاتھی مع سامان طامانی عنایت کیا جو منظور تھا کہ ہر طرح حیرتیں او سکود دیا وین اس واسطے تین ہزار اور تین ہجرت اور ایک شہر خاصہ اور ایک کھڑا اور ایک چارائینہ خاطر دو انگوہیان ایک لعل ایک زمرد کی او سکو عنایت کین اور اسی ماہ کے آخر میں مینے حکم دیا کہ فرش ہر طرح اور قالین اور ننگیہ اور ترسم کی خوش بدین اور سنہرے برتن اور دونرل ہل گجراتی اور بھان طرح گلے کپڑوں کو خواہوں میں رکھ کر احدی لوگ اپنے سرا و گندھوں پر دیوانہ خاص و عام میں لا کینا پھر سب چیزیں سینے او سکو مرتعت کر دین اور اثبات خان کہ ہمیشہ دربار میں لالائق باتین اور امتراض اعما والدولہ اور اسکے بیٹے آصف خان پر کیا کرتا تھا ہر ہند چکو معلوم ہوتی تھیں سینے او سکو منع کیا کہ ایسی باتیں مجلسان بارگاہ کے حق میں نہ کیا کر لیکن وہ اپنی اسس عادت سے باز نہ آیا چو کلک چکو خاطر اعما والدولہ کی بہت منظور تھی اور چکو اوس کے خاندان سے بہت نسبتیں اور تعلق تھے اس واسطے چکو ناپائید معلوم ہوتی تھیں یا وجہ دان باتوں کے ایک رات بے ہمت اور بیوا طہ پھر وہی لالائق باتیں کرنا شروع کین اور اس قدر کہ کین کو آثار رنج اور آزدگی کے اعما والدولہ کے چہرے پر ظاہر ہوئے سینے بوقت صبح ثابت خان کو ایک خدمتگار کے ہمراہ آصف خان کے پاس بھیج دیا کہ اوسے جو رات کو تیرے والد کے حق میں باتیں لالائق کی تھیں اس واسطے سینے او سکو تیرے حوالے کیا اب تو چاہے او سکو بیان چاہے قلمہ گویا میں ہند رکھ کہ حبیب تک حیرا باب او سکو راضی نامہ نیکجا تب تک میں او سکاک تصور عیان کر ونگا سو حسب حکم آصف خان نے او سکو قلمہ گویا میں بھیج دیا اور اسی مینیہ میں جہانگیر علی خان ساتھ اضافہ منصب کے سفر فرما کر کوٹھالی نہاری ذات اور دودھنار سو اسینے اوسکے آگے منصب پر اضافہ کیے اور احمد بیگ خان کو کہ بندگان قدیم سے اس دولت کے ہیں اور سفر کا بل میں اوس سے چند تقفیرین واقع ہوئی تھیں اور کر اور اسکے نفات اور شرارتوں سے قلع خان سردار لشکر نے شکوہ کیا تھا اس ضرورت سے سینے او سکو درگاہ معلیٰ میں طلب کیا اور واسطے تدبیر اور تادیب کے مہامت خان کے سپرد کیا کہ قلمہ رشتہ بنور میں او سکو نظر بند رکھے اور قاسم خان حاکم بنگالہ نے دو قطعہ لعل بطریق نذر کے بھیجے اور دودھ میرے ملاحظے سے گذرے اور سینے یہ امت عہدہ مقرر کیا تھا کہ قفرا و اہل حاجات کو کہ بارگاہ عالی میں جمع ہوئے ہوں بعد دو پہر رات کے او سکو میرے ملاحظے میں حاضر کیا کر اس سال بھی اوسی طریقے پر درویش و فقرا میرے روپر والے اور سینے او سکو روپر واسپنے ہاتھ سے پہچان ہزار روپیہ اور ایک لاکھ نوے ہزار سیکہ زمین اور چودہ گانوں اور دوسو چھپیس بل کہیتی کے اور گیارہ ہزار خروار غلہ شالی کے تقسیم کیے اور سات ہجرت ہونکر داسے نو تینوں کے قیمتی جہیز ہزار روپے کے نیک گان بنگاہ کو کہ چھوٹے نے اندر دے خلاص اپنے کان میرے پہلوہ محمد دوانے تھے عنایت کیے اور اسی جینے کے آخر میں خبر آئی کہ اتوار کی رات کو بعد جانے ساتھ جابگھری کے تاریخ اسی ماہ کی برابن پور میں اللہ تعالیٰ نے شاہزادہ مراد کی دختر سے ایک منہ زند امجد سعادت پیوند سلطان پرویز کو عنایت کیا سینے اوس کا نام سلطان دوراندیش رکھا

وقت ملاقات سادات و اہل فقر و کادانہ و غریب و نیاز مند

دسواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شہر کے دن غرہ ماہ فروردین کو دسویں سال جلوس نہایت مانوس کے مطابق ۸ شہر خضر شہر ہجری کی نرستہ معظم نے

برج حوت سے چرخ خانہ محل کے نزول اجلال کا فرمایا بعد گزرتے تین گھنٹے کے قریب یکشنبہ سے سینے تخت دولت چڑھ کر  
 فرمایا جشن نوروزی اور تین ہندی بطریق سابق کے وقوع میں آئے شانہ و کمان والا قندار و سردار ان عظام مہر اور اس کا  
 رسوم ہمارکجا دی پھیلانے پہلی تاریخ منصب اعتماد والدہ لگا کہ پنہاری ذات اور دہنزار اور کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار اور کا تھا  
 اور کثیر کران اور جہانگیر پھان اور اجہر زنگہ دیو کو خاصہ گھوڑے عنایت کئے دوسرے روز پنکیش آصف خان کی ملا خطے سے گزری  
 سب سامان پسندیدہ و جوہرات اور جزا و تھپاروں سے اور سنبے سامان اور پارچہ چترسم کے اور چترسم کی چترسم بہت ہی  
 بخوبی دیکھی گئیں اسباب قیمتی پتیاں ہزاروں دیر کا گئے اور سین سے پسند کیا اور باقی والہ اس کردیا اور اسوی دن ایک تلوار جزا و مع پر تلہ  
 وغیرہ کران کو عنایت کی اور ایک باقی جہانگیر پھان کو مرحمت ہوا اور ادھر روگنی کا طرہ و کن کے میرے دل میں تھا اس واسطے  
 عبد اللہ بن عموری کو حکم دیا کہ موقع مندومین ہمار کجارت خاص واسطے سرکاس کے نئی طیار کرے اور اگلے بادشاہوں کی عمارت کی  
 مٹ کرے میری دن پنکیش راہ زنگہ دیو کی ملا خطہ ہوئی ایک لعل اور چند دائرہ وار دیار ایک باقی اور سین سے مقبول ہوا چوتھے  
 بقدر منصب مصطفیٰ خان بہا نقدی ذات اور دوسو سوار اضافہ کیے کہ سب دوتھاری ذات اور ڈھائی سو سوار کا ہو جائے پانچویں دن  
 نشان اور نقادہ اعتماد والدہ کو مرحمت ہوا اور حکم ہوا کہ نقادہ بچایا کرے اور آصف خان کے منصب پر ہزاری ذات اور دسوار زیادہ  
 کیے کہ سب چار ہزاری ذات اور دہنزار کا ہو جائے اور سات سو سوار اور منصب راہ زنگہ دیو پڑھا لے اور حضرت ملین  
 کی عنایت کی کہ موافق وعدے کے درگاہ میں حاضر ہوا اور انھیں دنوں پنکیش ابراہیم خان کی ملا خطے سے گزری  
 چترسم کی چترسم پسند خاطر ہوئیں اور کشت سینگہ کو کہ راہ زنگہ دیو دن ولایت نگر کوٹ سے بخو خطاب را جانی سے سرفراز کیا پھر  
 پنکیش اعتماد والدہ کی مقام چترسم نورین ملا خطے سے گزری بہت عمدہ مجلس آہستہ بہت ہی اعلیٰ اور کمال خوشی سے اس کی پنکیش دیکھی  
 گئی جو ہرات اور جزا و تھپار اور پارچہاں اعلیٰ سے قیمتی ایک لاکھ روپیہ کی تبول کی باقی اور ایک چھوٹی سی ساتویں روز منصب کشت سینگہ  
 ہمار دہنزاری ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا  
 کا پنہاری ذات اور دہنزار سے سرفراز کیا اور ایک چھوٹی سی ساتویں دنوں اور زمرہ کی کہ لعل در میان اٹھنے لگا اور اس کا نام منوہ کے  
 نزدیک سمران ہوا کو حتمیت ہوئی اور ابراہیم خان کے منصب پر ہزاری ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا  
 سب دوتھاری ذات اور دہنزار کا ہو جائے اور منصب حاجی بی اور ایک چترسم سو سوار کا ہو جائے اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا  
 کے منصب پر ہا نقدی ذات اضافہ فرمایا کہ سب ڈھائی ہزاری ذات اور چودہ سو سوار کا ہو جائے یکشنبہ کو دن تاریخ کسوف واقع  
 ہوا قریب دوپہر کے قریب کسوف سے آقاب میں گمن شروع ہوا اور زیادہ تین چھوٹوں سے گھن میں آیا اور آٹھ گھنٹے تک رہا مندرجات  
 ہر طرح کے اثر و نفوذات اور حیوانات اور غلبہ کے نفقہ دن کو دے پھر اوسیدن پنکیش راہ زنگہ دیو کی ملا خطے سے گزری اور سین  
 جو کچھ سینہ پسند کیا وہ سب قیمتی تھپا لیس ہزار روپیہ کا تھا اور پنکیش ہمار خان حکم قندھار کی بھی اوسیدن غلے سے گزری  
 سامان جو دہنزار کا تھا اوسین سے مقبول ہوا چترسم اور شہزادہ کو حتمیت آصف خان سے بابا خرم کا ایک لکھ  
 تیرہ پیدہ ہوا اس کا نام سینے دار اشکوہ نکھا اسید ہے کہ قدم اس کا اس دولت اور اسکے باپ ہر مبارک ہو اور اس کا علی  
 بار ہر کے منصب پر ہا نقدی ذات اور تین سو سوار زیادہ ہوئے کہ سب دہنزار سی ذات اور دہنزار کا تھا پنہاری ذات اور دہنزار کا تھا  
 دوسری تاریخ پنکیش اعتبار خان کی ملا خطہ میں آئی سب سامان میں سے قریب چالیس ہزار روپیہ کے سینہ پسند کی اور سین  
 منصب مصطفیٰ خان بہا نقدی ذات اور دوسو سوار زیادہ ہوئے کیا ہوئیں کہ پنکیش مر قلعے خان ملا خطہ ہوئی اور علی احرام

بادشاہت شاہی  
 کمان نقادہ منین  
 بجا تھیں

سوار اور اس کا  
 سوار اور اس کا

ہوا بہت سست قطع صل کے اور ایک تسبیح موتیوں کی اور بیشتر ڈانے شغرف و موتیوں کے مینے لیے غرض جو کچھ اس کی پیشکش سے پہنچا  
 ہوا موتی ایک لاکھ پینتالیس ہزار روپیہ کا تھا باہویں کو پیشکش مزاراجہ بہاؤ سنگھ اور رات سنگھ کی ملاحظہ نہ ہائی  
 اور تیرہویں کو پیشکش خواجہ ابوالحسن سے ایک نعل قطبی اور ایک الماس اور ایک لڑی موتیوں کی اور پانچ انگوٹھیاں اور  
 چار برسے موتی اور بارہ تھان کے سب قیمتی بیس ہزار روپیہ کا تھا مقبول خاطر ہوا جو دھوین کو منصب خواجہ ابوالحسن پر کہ سہ ہزاری  
 ذات اور سات سو سوار کا تھا ہزاری ذات اور پانسو سوار سینے اضافہ کیے اور فاوار خان کے منصب پر اضافہ ساڑھے  
 سات سو ذات اور دو سو سوار و ن کا فرمایا کہ کل منصب اور سکا دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار کا ہوا اور اسیدن مصطفیٰ  
 نے کہ وکیل سلطان ایران کا تھا سعادت ملازمت میری حاصل کی کہ بعد رستی اور فراغت کے مہر رحستان سے بڑے  
 عالی قدر نے اس کو مع خط فرحت نظم مشتمل اور انوع محبت اور اظہار صداقت کے میرے پاس بھیجا تھا اور چند اس  
 سب اور شتر اور چند بارچہ اور فرش جل کے کہ روم کی جانب سے اس پر اور کاٹکار کے واسطے آئے تھے اور نوکے  
 فرنگ کے بڑے بڑے شکاری کہ سینے اشارہ اوکی طلب میں کیا تھا اس کے ہمراہ چھکو بھیجے غرض کہ وہ سب تحفے اس وکیل خستہ  
 میرے پیش کیے اور مینے انھیں دین و ن فرقی خان کو واسطے فتح کرنے قلعہ کا گڑے کے کہ کوہستان پنجاب میں ہی اور مثل اس کے  
 اور قلعہ حکم اور منیو ملک مینے تہن نصرت کیا جس دن سے کہ آوازہ اسلام کا ہندوستان میں بلند ہوا آج تک کسی بادشاہ  
 اور فتح نہیں ہائی میرے والد لہر گوار کے وقت میں ابجاری پنجاب اس قلعے کے تمام سے بہرہ ور تھا لیکن بہرہ ورت ایک اور  
 بڑی ڈانی کے وہ لشکر کا شغل میں مہر تھا اس طرف بھیجا اور قلعہ فتح ہونے سے رہ گیا اور وقت نصرت کے مینے فیصل خاص فیصلی  
 کو عنایت کیا اور لہر جو سرج ملک کو پوتہ راجا سو کا ہی چونکہ ملک اس کا نزدیک اس قلعے کے تھا اس واسطے اس کو قلعہ کی نگہبانی  
 کے واسطے مامور کیا اور باغندی ذات و سوار اس کے منصب پر اضافہ فرمائے اور راجہ سورج سنگھ نے اپنی جاگیر سے اکثر آلات  
 حاصل کی سو اشرفیان مذکورین شتر ہویں کو نذر مزارستم علی کی و پنجہ مرصع اور ایک تسبیح دانہ موتیوں کی اور چند کشتیاں بارچہ  
 کی اور ایک باغی اور چار حوائی گھوڑے مقبول ہوئے باقی سامان نذر اس کیو بھیج دیا اور اسی تاریخ پیشکش اعتقاد خان کی گئی تھی  
 ہزار روپیہ کی مقبول ہوئی اور منصب اعتقاد خان پر کہ ہفت صدی ذات اور دو سو سوار تھا اٹھ سو ذات اور تیس سو سوار اضافہ کیے  
 کہ اصل و اضافہ پندرہ سو ذات اور پانسو سوار ہوئے جسے سرور بی اور یک کہ نذر ہا سپاہیان نامی تھا بعد رفت دست کے مرگیا  
 اور مع آٹھویں کو کہ یوم خیریت ہوا بڑے ہر ہون رہے شرف آفتاب ہو اپنے خوشی سے تخت پر جلوس سہرایا اور اناکین دولت  
 تسلیمات و کورنش مبارکبادی کی کیا لاسے پھر دن رے طرف چشمہ نور کے بیڑا اور وہاں نذر مہابت خان کو کہ بوجہ حکم  
 مع جوا نفیس و مرصع آلات و بارچہ نیشی وغیرہ لگا خاطر خواہ مرتب کیا تھا دکھیا اون سب میں ایک کعبہ مرصع کہ بوجہ عرصہ  
 اور سکے زرگران مرکار نے طیار کیا تھوڑے قیمت و بیابج سرکار مابہ دولت کے نہ تھا قیمت ایک لاکھ روپیہ ہوا اور باقی جواہر  
 اور اجناس ایک لاکھ اڑتیس ہزار کافی حقیقت کہ سامان بیشنا تھا مصطفیٰ خان الہی بادشاہ ایران کو دس ہزار روپیہ عنایت کیا  
 اور اکیسویں کو غلظت بہت عبد القفور کے پندرہ آدمیوں کو امر اسے دکن سے بھیجا اور راجہ بہاؤ صاحب نے طرف جاگیر اپنی کے نصرت  
 پائی و بزم نرم خاصہ اس کو محبت ہوا اور اسی ایام میں منہ مرصع مصطفیٰ بیگ الہی کو عنایت کیا اور ابوبکر منصب ہوشنگ پسر  
 اسلام خان کے کہ ہزاری ذات اور پانسو سوار تھا باغندی ذات اور دو سو سوار اضافہ کیے تیسویں کو امرا ہم خان صوبہ  
 ولایت بہار کا ہوا و ظفر خان کو حکم ہوا کہ متوجہ گاہ مابہ دولت ہو اور ابوبکر منصب امرا ہم خان کے کہ دو ہزاری ذات و ہزار سوار کا تھا



خبیثہ القصدی ذات اور نہر سوار زیادہ کیے اور اسی روز سیف خان غنہ بگڑ کے نصرت ہوا اور حاجی بی اور بیک نے ساتھ خطاب اور بیک  
 خان کے سر بندی ہاسے جاگیر کی نصرت حاصل کی اور بہادر الملک شعیبہ لشکر و گن سے کہ منصب دو ہزاری اور بیالقصدی خلعت احمد و ہزار و  
 ایک صد سوار کا رکھتا تھا باضنا نوہ القصدی ذات اور دو صد سوار کے ممتاز ہوا اور منصب خواجہ بقی کے کہ ہشت تصدی ذات و کچھ ہندو  
 سوار کا تھا دو سو علاوہ اسکے اضافہ ہوئے اور چوبیسویں کو اور منصب سلام اند عرب کے دو سو سوار اضافہ فرما کر سب پندرہ سو  
 ذات اور نہر سوار جوئے خاصہ گھوڑوں سے گھوڑا سہارا لین کہ دارا سے ایران نے بھیجے تھے مہارت خان کو عنایت کیا آخر وہ  
 بخشیدہ کو دولت سراسر خورم میں تشریف لیا کہ چہرہ رات تک وہاں مقام فرما رہا پیشکش دوبارہ اسکی اس وقت نذر سے گزری  
 روز اول کو کہلازیت حاصل کی تھی ایک قتل و لعل مشہور لانا کا کہ وقت ملاقات کے اوسے دیا تھا تھیں ساتھ ہزار روپیہ کا نذر کیا مگر جلیانک  
 تعزیت کرتے تھے نہ تھا وزن اس لعل کا اٹھ مالک تھا اور سابق راسے بالہ کو کہہ دارا قلیل ضرور زانمی را یان ہندستان سے تھا اسکا  
 مالک تھا چہرہ اسکے بیٹے چند سید کے پاس آیا اور اسنے پریشان حالی میں رانا اولیہ کے کہہ بھجیا اور اسکل رانا پرتاب کو ملا اور  
 لانا پرتاب سے اس رانا امر سنگہ کے پاس آیا جو انکے میان اس سے اچھا تحفہ اور تحفا اسواسطے و شش اپنے بہت باتیوں کے  
 وقت ملاقات شاہزادہ خورم کے نذر کیا اور مینے حکم کیا کہ او سپرہ کھدین کرانا امر سنگہ نے ملاقات کے وقت یہ شاہزادہ خورم کے نذر  
 کیا ہوا کہی چہرہ بھی اوس روز با خورم کی پیشکش کے مینے پسند نہیں کیا اسکے ایک صندوقہ لمبوری رنگستانی تھا نہایت خلعت کا بنا ہوا  
 اور چند قطعہ نمر و سکے اور تین انگوٹھیاں اور چار گھوڑے اورانی اور چند تفرقات چیزیں کہ قیمت اون سب کی آتی ہزار روپیہ تھی اور  
 اس قریب کہ مین اس کے گھڑیوں کیا بہت پیشکش اسے ہند کی انجی تھیں اسباب جہاں بیچ لاکھ روپیہ کا مینے سب سامان دیکھ کر اون سب میں  
 سے قریب ایک لاکھ روپیہ کا لے لیا اور باقی اسکی مروت کیا اور اٹھائیسویں تاریخ کو اور منصب خواجہ بہان کے کہ سہ ہزاری ذات  
 اور اٹھارہ سو سوار کا تھا بالقصدی ذات اور چار سو سوار اور زیادہ کیے مینے اور ابراہیم خان کو سب خلعت اور خیر صرع اور نشان  
 نقارہ مروت کیا اور صوبہ ہارکیر طرقت نصرت فرمایا اور خدمت مین عرض کر کہ کہ پہلے خواجہ حاجی محمد کے متعلق تھے بعد اسکی وفات کے  
 خلعت طرقت کو کہ میر احمد تھا عنایت ہوئی اور تین سو چار منصب دلا اور خان پر زیادہ کیے کہ کل ہزاری ذات اور نہر سوار کا ہو جاوے  
 اور جو حقیت نصرت کو نہ کر دین کی زد یک انجی تھی اور غفور تھا محکو کہ او سکونشا نہ اندازی اپنی بندوق کی دکھلاؤن مین اسی در بیان  
 مین فراوان ایک شیرنی کی خبر دی حالانکہ مین سوا خیر کے نہیں مارتا ہوں مگر اس خیال سے کہ اسکے جانے تک شاید اور شیر نہ لے آوی  
 کیر طرقت متوجہ ہوا مین اور گرگن سے بوجھا کہ گولی کہاں ماروں کہ وہ مین گلے کی جب قریب شیرنی کے گیا مین تو ہوا تیر چلنے لگی اور شیرنی  
 کی شیرنی سے گھبرانے لگی لیکن مینے ککر شیرنی کی آکھہ پر گولی ماری آمد قتالی نے اپنے کرم سے اوس ہندو زادے کے دوبر  
 میری عزت رکھی کہ او سکی آکھہ ہی تین گولی لگی اور شیرنی رہ گئی کر دے اسی روز مجھے بندوق خاصہ طلب کی مینے رومی  
 خاص بندوق اور کو عنایت کیا اور جو ابراہیم خان کو نصرت کے وقت ہاتھی دیا تھا اوس وقت خاصہ ہاتھی اور کو عنایت کیا اور ایک ہاتھی  
 بہادر الملک کو اور دو سوار و غار خان کو مروت فرما کر اون کے پاس روانہ کیا اور بارہوی ہشت کی آٹھویں کو بمبیس وزن قمری کی آکر  
 ہوئی اور بیٹے آپ کو چاندی وغیرہ مین تول کر خزا کو کو تقسیم کر دیا اور فرارش خان کو اسکی جاگیر کیر طرقت کو صوبہ مالوہ مین بھی نصرت کیا  
 اور اٹھین دنوں ایک ہاتھی خواجہ ابوسعون کو عنایت کیا اور تین تاریخ خاں اعظم خان کو کہ اگر سے مین گوا لیا رستے حسب طلب  
 لائے تھے سامنے لائے باوجودیکہ اوس سے نصیرین بہت ایسی ہونی تھیں کہ جو کچھ اوسے شراو تیا حجت بجا نب میرے تھا  
 لیکن اوسکے روبرو ہوتے ہی آثار خیر مندی مجھ مین ظاہر ہوئے اور سب تصور اس کے مینے بوشدے اور شال کہ میری کرسے بندھی

تھی اور سکونیت کی اور کنوکرین کو ایک لاکھ روپیہ عنایت کیا اور سوچ سگئے اسی روز ایک ہاتھی ان برکت نامہ کہ لڑائی تھی میری  
 نذر کیا بیشک بہت نعلو تھی خادم غل فیلمانہ کیا اور سوین تاریخ پیشکش خواجہ جہان کی کہ اگر سے میں اپنے بیٹے کے ہاتھ بھجوانی تھی مگر  
 اخبر سے گزری اور میں ہر طرح کی چیزیں بھیجیں قیمت اول سب کی چالیس ہزار روپیہ ہوئی اور بارہویں کو پیشکش خادمہ راق  
 کی ملا خط سے گزری اور میں پانچ گھوڑے اور دو شتر اور چند تازی سگے اور کئی جانور شکاری تھے اور سی روز سات ہاتھی اور  
 راجہ سوچ سگئے نے پیش کیے اور سب داخل فیلمانہ خاص ہوئے تھر خان کہ بعد اسکے ملازمت میں چار مہینے تک رہا اور اس روز رخصت ہوا  
 سینے معرفت اور سکی چپ باتیں عادل خان کو کمالا بھیجیں اور نفع و نقصان دوستی اور دشمنی کے بخوبی سمجھا کر رخصت کیا کہ اچھی طرح  
 عادل خان کے دل نشین کر دے کہ وہ راہ دولت خواہی اور فراہم داری اختیار کر لے اور ملکی رخصت کے وقت جینے عادل خان کو بھی  
 چند ہین بھیجیں غرض کہ ان غلوڑے دونوں میں خاص سرکار اور اکثر شہزادوں اور لڑکوں کی طرف سے کہ سب انکو میرے انکھون نے  
 عادل خان کو بھیجا ہی قریب ایک لاکھ روپیہ کے حساب ہوا اور چودہ ہین کو منصب اور بدلا خدمت فرزند خود کا وغیرہ کیا منصب دیا گیا  
 بارہ ہزاری ذات اور چھ ہزار سوار کا تھا اور منصب اس کے بھائی کا پندہ ہزاری ذات اور آٹھ ہزار سوار کا سو مہینے حکم دیا کہ  
 منصب اس کا برابر منصب پرویز کے اعتبار کر کے جو کچھ اس سے زیادہ ہوا اسکو بعد ازاں خاص خدمت کے بطریق اختیار کیا  
 رکھیں اور ہاتھی خاصہ بھیجے نام میں سلمان بھی بارہ ہزار روپیہ کا اسکو محرمت کیا سینے اور سو لہین تاریخ ایک ہاتھی جہانت خان کو  
 عنایت ہوا ستر ہویں کو منصب راجہ سوچ سگئے پر کہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا ایک ہزار اضافہ کر کے منصب بھجوا رہی سے  
 سر لہن کیا اور سب التماس عبداللہ خان کے منصب خواجہ عبداللطیف پر کہ پانصدی ذات اور دو سو سوار کا تھا مہینے حکم کیا کہ منصب  
 اسکا ہزاری ذات اور چار سو سوار کا ہوا اور عبداللہ خان سیر خان اعظم کو کہ غلوڑے تین ہویں مقید تھا التماس اس کے باپ کے سینے  
 اسکو بلوایا جب وہ در دولت برآیا تو پیری اس کے پالوئی بھگو اگر اسکو نزدیک اس کے باپ کے بھجوا دیا اور چوبیسویں ایک ہاتھی  
 فوج سمکار نام راجہ سوچ سگئے نے نذر کیا اگرچہ یہ ہاتھی بھی خوب ہوا فیلمانہ خاص ہین داخل ہوا لیکن اس کے ہاتھی کے برابر  
 نہیں کہ وہ نوادرات زمانہ سے ہے قیمت اسکی تیس ہزار روپیہ ہوئے ہین اور چوبیسویں کو منصب بھرج الزمان ولد زلشاہ رخ کا  
 کسات سوزات اور پانسو سوار کا تھا و صدی ذات اور اضافہ سینے اس پر کیا اسکو ہین خواجہ زین الدین کی نقش بندی خواجہ لادون  
 سے ہوا والا ہنسے اگر ملازمت کی اور بٹھارہ گھوڑے نذر کیے اور چونکہ زلیشا خان کی صوبہ گجرات کا سب سے رخصت ہوا ان کے  
 صوبہ سے حاضر درگاہ ہوا تھا اس واسطے سینے حکم کیا کہ ایک شخص کیون بن کا اسکو قید کر کے چھ روز دیکھ صاحب صوبہ گجرات کے  
 لیجاوے تا پھر اور لوگ ایسی ہوس بکریں اور منصب مبارک خان سدا ولی پر سینے پانصدی ذات اضافہ کیے کہ کل دو ہجہ  
 ہزاری ذات اور سات سو سوار کا ہو جاوے اور آٹھ سو لہین تاریخ ایک لاکھ روپیہ خان اعظم کو مہینے محرمت کیا اور مکران کہ برگندہ ہند  
 اور پرگنہ کاسنہ کا کہ موافق بھجوا رہی ذات کے ہونا کہ اسکی جاگیر میں مقرر ہوا اور آخر اس آدھین ہاگرتھان کو سو دو سگے  
 عزیز دین اور ہار دین کے صوبہ الہ آباد کی طرف کی اسکی جاگیر میں بٹھارہ سینے رخصت کیا اور اسی مجلس میں ہین بھگت سے  
 ایک قبا پر مہم کی خاصہ و بارہ ہین اور دس تازی سگے کن شنگ کی خدمت ہوئے چھ دوسرے دن کہ غلام خدا کا تھا چار  
 گھوڑے اور ستر تاریخ میں انہا تیس گھوڑے اور تیر تاریخ میں تیس گھوڑے کے سب تین دن میں ایک صوبہ بھگت کو مہم  
 ہوئے اور موضع میں فوج سنگار سے ایک ہاتھی خاص ہاتھی تانہ سے صیغ میں ہزار روپیہ کا لہجہ سوچ سگئے کو محرمت ہوا اور چوبیس تاریخ  
 دس ہجری سے اندس قبا میں اور دس بچے کنوکرین کو عنایت کیے اور سوین کو ایک ہاتھی اسکو دیا اور تین دھولن شہر کے اخبار دس

نے کہا کہ اگر کوئی نام ایک درختوں کے چائیں برس سے بیان ایک خانقاہ میں بیٹھا تھا دو سال قبل اپنی وفات کے صاحب مکان اس  
 خانقاہ سے اپنی قبر کی جگہ لگائی تھی اور انھوں نے حسب الطلب اس کے خانقاہ میں ایک جگہ قبر کی دی تھی جب دن وفات کے قریب تھے  
 تو اسے دو ستون سے کہا کہ تجھ کو ہمارے جوانی سے برسے پاس ہے اور کچھ سپرد کر کے طرف عالم آخرت کے روانہ ہوں دو ستون  
 نے یہ سن کر تعجب سے خندہ کیا اور کہا کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ ایک کو اپنی موت پر اطلاع نہیں تو یہ بات کس طرح کہتا ہے اس نے پھر یہ کہا کہ تجھ کو یوں ہی  
 حکم ہوا ہے پھر وہاں کے ایک قاضی زادے سے کہ اس کا مستند تھا کہ اس کے سپرد قرآن سات سو تک کا مال ہی کسٹھد میں اس کو دے  
 کر کے میری تجویز و تکلیف میں صرف کرنا اور جب کہ اذان مجھ سے سننا تو میری خبر لیا اور یہ سب یا عین جموات کو لکھیں تبین پھر سب سب  
 اپنے حجرے کا دو ستون اور مردوں کی ہانت دیا اور اوسیدن عمر کو حمام میں نہا کر لباس بدلادوھرے دن قاضی زادہ کو کھانا بھیج  
 سے خانقاہ میں تحقیق احوال کو اس کے آیا دیکھا کہ دروازہ حجرے کا بند ہے اور ایک مرد اوس پر بیٹھا ہے خادم سے جب حال پوچھا تو اس  
 کہ کہ ملائے حکم کیا ہے جب تک یہ دروازہ خود بند نہ کھلی و سے اندر نہ آتا پھر ایک گھڑی گزری کہ وہ دروازہ کھل گیا اور قاضی زادہ ہم  
 خادم اندر گیا دیکھا کہ ملا قمبر و دروازہ بیٹھا ہے اور جان جان آفرین کے سپرد کی ہے کیا خوش احوال ہیں وہ لوگ کہ اس دنیا سے جو  
 دامگاہ تعلقات ہی یوں آزادانہ چلے جاتے ہیں اور منصب کہ ہم میں راٹھور پر دوسری وفات اور چار سو سوا اٹھانے کے کہ کل غلط  
 ہزار سی ذات اور تین سو سوار کا ہو جواسے کیا رہوین تاج پخش کش لشکر خان کی کہ تین شتر لاتی اور بیس شکاری سے تھے ملا خطے  
 سے گزری بارہوین کو ایک غیر مسلح اعتبارا رخاں کو مرحمت کیا اور کرنا کو ایک کلنی دوزار روپے کی عنایت کی جو دہوین تاج پسر بندہ  
 کو خلعت دیکر دکن کی طرف حضرت کیا اور جمعہ کی شب میں بند رہوین تاج ایک عجیب امر واقع ہوا دہوین اس رات کو لشکر میں تھا  
 خلاصہ اس کا یہ کہ کشن سنگ بھائی سورج سنگ کا گونبد اس کی کر کو دیکل اہ نہ کو کھانا سبب اسے جانے اپنے بھتیجے کو پالی دس ہیم  
 کہ کچھ دھوکا گونبد اس کے ہاتھ سے مارا گیا تھا دنگ رہا کانا تھا اور قصد اسے جانے کا طویل تر غمگین کشن سنگ کو سیدھی کہ  
 گویا دس حقیقت میں راہ کا بھی بھتیجا ہی عوض اس کے خون کا گونبد اس سے لگا لیکر راہ سبب ہوشیاری اور کاراوری گونبد  
 کے طلب قصد سے قتال کر رہا تھا کشن سنگ نے جب راہ کی بے پرواہی دیکھی تو خود اپنے بھتیجے کے قصاص لینے پر کربا بھی  
 اور مدت تک اسی نہاک میں رہا یہاں تک کہ اس رات اپنے لوگوں کو جمع کر کے اس مقدسے کا اٹھارہ کیا کہ تین لاکھ گونبد اس کے  
 مارنے کو جاتا ہوں اس کے کو کچھ ہوا دینہ سوچا کہ اس میں راہ کو بھی ضرب پہنچے گا اور راہ اس حال سے جیہ تھا کہ قریب صبح صادق  
 ہمراہ اپنے بھتیجے کرنا سنگ اور دوسرے ہمراہیوں کے جا کر دروازہ پر راہ کی حویلی کے پونچھا اور وہاں سے اپنے چند لوگ متبر کو بند  
 کے مکان پر کہ قریب راہ کے مکان کے تھا ٹانہ کیے اور خود دروازے پر کھڑا رہا وہ لوگ جب کو بناس کے مکان پر گئے تو پھر  
 والوں کو انھوں نے قتل کیا اور اس شور سے گونبد اس جب بڑا اور گھبرا کر تلوار لے ہوئے گھر کے ایک طرف سے باہر آکر اپنے بھتیجے  
 والی مدد کرنے ارادہ لوگ جب پرے والوں کے قتل سے فارغ ہوئے تو گونبد اس کو ٹھونڈنے لگے اور بچہ داد کے دیکھنے  
 اس کا کام تمام کیا اور قبل اس سے کہ گونبد اس کے مارے جانے پہنچ کر کشن سنگ کو متعلق ہو کشن سنگ گھر اگر گھر سے اور بڑا اور راہ  
 اندر چلا رہا تھا اسکے لوگوں نے منع کیا کہ اس وقت پیادہ مریا غائب نہیں لیکن اس نے غانا کو قوت کرنا دشمن کے مارے جانے  
 خبر سن کر اضطرار سے صبح و سلم بھڑا لیکن تقدیر میں جو کہ اس کی موت لکھی تھی پیادہ اندر گیا اور اس شور سے راہ بھی ملک بڑا اور پیادہ  
 پتو اڑھنے ہوئے اپنے دو ہاتھ پر پانڈر سے آکر گھر میں آگیا تھا اور لوگ ہر طرف سے وہ شور سن کر کئی لموار لیے جمع ہوئے تھے اور  
 پھیلے اور چند پیادوں کو گھیر لیا وہ ٹھوڑی اور راہ کے لوگ مبت تھے ایک ایک کے دس دس مقابل ہو گئے اور جب کشن سنگ اور

فقیر بیک  
 ارباب لائق  
 دیوہر شہزادہ

غازی علی رتہ  
 کی لشکر تیز

مکرم سنگ پادہ راجہ کے مکان کے قریب پہنچے تو لوگوں نے اپنے حکمران کے دونوں کو مار ڈالا لاشیں سگدے کے ساتھ نغم اور کرکے  
 نوزنم آئے اور جیسا سگدہ آدمی دونوں طرف کے ماسے گئے راجہ کے تیس لاکھ تیس کے چھتیس جب آفتاب نکلا تو سب میں یہ نقشہ ہو  
 ہوا اور راجہ نے اپنے بھائی اور ایک بھتیجے اور ایسے لوگوں کو کہ زیادہ عزیز جان سے اسکو شکستہ پایا اور بانی گرد پڑے مقدمہ تقدیر  
 سے جہان ہو کہ اپنے گھر کو گیا یہ نمکجو لاکھ تیس پونجی سینے لاشوں کے جلانے کا حکم موافق اور نیکو طریق کے دیا اور تحقیق مقدمہ کے  
 آخر طرح کی خبر تراطا ہوا آٹھویں تاریخ میران صدر جہان نے اپنے وطن سے آکر ملازمت حاصل کی ایک سو مہینہ نہدین اور بارے  
 سورج منہ خدمت دکن پر حضرت ہوا ایک جوڑی موٹی واسطے اس کے کان کے اور پرم نرم خاصہ سینے اسکو محبت کیا اور خانہ خان  
 بھی ایک جوڑی موٹی بھیجی اور کچھ پون کو منصب اعتبار خان پر چھ سو سوار زیادہ کر کے کل پنجہ ساری ذات اور دو ہزار سوار کر دیا اور اس  
 کرن انبی جاگیر کی طرف حضرت ہوا گھوڑا اور باقی خاصہ مع غلعت اور ہار موتیوں کے کچھ پاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا اور خیر صبح دومنار  
 کی لاگت کا اسکو سینے محبت کیا جس روز سے کہ وہ آیا تھا اور حضرت تک نقد جنس اور جواہر اور جڑاوتہ ہیاون سے جو کچھ اسکو  
 عنایت ہوا دلا کھڑو دیا اور ایک کوس گھوڑے اور پانچ ہاتھی ہوسے سوا اس کے کہ فرزند خرم نے چند بار اسکو دیا جو اور مبارک خان  
 سزاؤ کی گھوڑا اور ہاتھی دیکر اس کے ہمراہ مقرر کیا اور کچھ زبانی باتیں رانا کو کہلا بھیجن اور راجہ سورج سنگ نے بھی بوجہ دواہ کے آئے  
 وطن کی حضرت حاصل کی ستائیسویں کو پانچہ خان نقل نے کہ امرای قدیم اس سلطنت سے تھا انتقال کیا اور آخرا جس ماہ میں خبر  
 آئی کہ سلطان ایران نے اپنے بارے بیٹے مرزا صفی کو مر داڈالا یہ خبر باعث کمال حیرانی کی ہوئی بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ اس نے  
 ہوسو غلام کو حکم کیا کہ صفی مرزا کو قتل کر غلام نے وقت موقع کا دیکھا کچھ کو نوین محرم کی سزا دیکر راجہ میں شہزادے کو کہ حمام سے  
 نکل کر کھڑ کو جاتا تھا غلام مذکور نے دو تلواروں میں اسکا کام تمام کیا اور بہت دیر تک اسکی لاش خاک و خون میں پڑی رہی آخر  
 شیخ بہا الدین محمد نام ایک بزرگ نے کہ درمیان اس ملک کے ولایت میں رہتا تھا اور معتقد عنایات بادشاہی کا احاطہ اس  
 اور تھا نیکی باوشاہ سے لیکر اس کے بزرگوں کے قبرستان میں دفن کیا ہر چند سینے ایران کے آنے والوں سے اسکا باعث بھیج  
 کسی نے ایسی بات کہی کہ جس سے تسلی خاطر کی ہو اسواسطے کہ فرزند کے قتل کو بڑا سبب چاہیے کہ قرض اسکی بدنامی کا کرے اور پہلی تاریخ  
 تیرہ کو ایک باقی رنجیت نام مع سالان مرزا ستم کو مرحمت ہوا اور سید علی بارہہ کو بھی ایک باقی عنایت کیا اور میر حسین داماد خواجہ  
 شمس الدین کو بخشی اور واقعہ نویس صوبہ بہار کا مینے کیا اور اوسیطرت حضرت فرمایا اور خواجہ عبداللطیف خوش بلی کو باقی اور خلعت  
 دیکر اسکی جاگیر کی طرف حضرت کیا اور نوین ماہ مذکور کو شمشیر صبح واسطے خان دوران کے اور خیر باد سے امداد و راجہ افغانستان  
 کے بھیجا گیا اور تیرہویں کو مجلس عید آب پاشی کی منعقد ہوئی ننگان درگاہ نے آپس بن گلاب چکر کو خوشیاں کیں شہزادین  
 کو امانت خان طرف بند کھینچا تین مہین ہوا چکر مذکور قرب خان ارادہ آنے درگاہ کا رکھتا تھا اسواسطے اسکو مندر مذکور سے  
 تعمیر کیا اور اوسیلن خیر صبح فرزند پرور کو بھیجا اٹھارہویں کو شمشیر خانخانان کی ملاطفت سے گذری ہر طرحی چیزیں اسکو کیں بھیجی  
 تین لکھ اور ایک سو لکھ موٹی اور سو باقوت اور دو جڑاوتہ اور ایک کلنی مرصہ باقوت اور موتیوں سے آراستہ اور ایک جڑاوتہ مرصہ اور  
 مرصہ تلوار اور تیشہ عملی مندا باز و مرصہ کا اور ایک انگوٹھی الماس کی قرب لاکھ روپیہ قیمت کے کہ یہ سب سوا تھا اون اور جڑاوتہ ہیاون  
 سے اور جواہر اور پارچوں کے جو دکن اور کرناٹک سے حاصل کی تھی کہ ہر شہم کے زرد دواہ اور سادہ اس میں تھے اور مندر ہا بھی اور  
 ایک گھوڑا بال اسکی زمین بھیجی اور شمشیر میں شہناز خان کی بھی پانچ ہاتھی تھے اور زمین سو بارہ ہرتے کے ملاطفت سے گذری  
 اور سینے ہوشنگ کو خطاب اکرم خان سے سرفراز کیا اور ایک روز آخر دن نام راجہ زادہ صوبہ بہار کا کھلی سے حاضر حضور پر کرا تھا

تہنہ او کو مشرف اسلام کیا اور باجوہ دیکھا اس کا باپ سنگرام بسبب بر خلافی کے میری سپاہ کے ہات سے مارا گیا تھا کیسے  
 اوس نوجوان نو مسلم کو اس کے باپ کی جگہ راجہ کر کے وہی ملک او کو دیا اور باقی دیکر اور ہر خست فرمایا پھر ایک ہتھی جا گیا کلمی  
 کو مرحمت ہوا کہ اس کے پاس بھیجا جاوے جو بیویوں کو جگت سنگھ سپہ کور کر کے کبارہ سال کا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور جو  
 اپنی داد دارانا امر سنگھ اور اپنے باپ کے حضور میں گذرانی اکثر آثار اعمال اور امیرزادگی کے اس کے چہرے سے ظاہر تھے میں نے  
 خلعت اور دجوتی سے اس کے دل کو بہت خوش کیا اور ہزار بیسے ترخان کے منصب پر دوسری ذات اضافہ کی کہ کل بارہ صدی  
 ذات اور تین سو سوار کا ہو جاوے اور ہزار بیسے حسین رو بہد کو خطاب بہادر خانی سے سرفراز کیا اور بعد تعین ایام  
 نصرت جاگیر پر جانے کی اجازت دی اور ہزار اشرف الدین حسین کا شہری کے قریبوں کو کہ انیسوں نوں آستان بوسی سے شاہ کا  
 ہوئے تھے دس ہزار روپے عنایت کیے اور انچون ام داد کو منصب راجہ مل کر ڈیڑھ ہزاری ذات اور گیارہ سو سوار کا تھا پانچ  
 ذات اور ایک سو سوار تھے اضافہ کیے ساتویں تاریخ لشوار روئے کہ سرکاراؤ لہ میں جاگیر رکھتا تھا اور بواسطہ شہرہ صاحبہ وہاں  
 کے طلب کیا گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور چار ہتھی شیکش کیے چونکہ ان دونوں حکم خانجہاں کے فرزند کے دیکھنے کا شوق مل  
 تھا اور واسطے تحقیق حالات دکن کے ایکہار آنا اس کا ضروری تھا سو اسطے سینے او کو خطاب فرمایا تھا شہرہ صاحبہ کو کہ اس  
 ملازمت سے شرفیاب ہوا انکے ہزار اشرفی اور ایک ہزار روپے نہ کیے اور چار ہل میں موی ایک ہزار اور ایک پھول کمری ہزار چار ہل  
 روپے کا پیشکش کیا اور شب یکشنبہ کمرس خواجہ بزرگوار کا تھا اس واسطے میں روئے مبارک میں اگر نصف شب تک وہاں رہے بیٹوں  
 کو وہاں حال آیا میں نے فقرا اور غاموں کو اپنے ہاتھ سے چھ ہزار روپے نقد اور سو کے تقسیم کیے اور شہرہ صاحبہ مراد اور مر جان  
 اور کمرہ مالک فقرا کو دین اور راجہ بالنگ کے پوتے ہما سنگ کو خطاب راجگی سے سرفراز کر کے فقارہ اور نشان عنایت کیا سو لوں کو ایک  
 گھوڑا عرقی خاصہ اور ایک گھوڑا اور سوار مہات خان کو مرحمت کیا اونیسویں کو ہاتھی خان عظم کو عنایت ہوا اور منصب کویش دہسار  
 پر کہ دونہ ہری ذات اور ہزار سوار کا تھا دوسو سوار اضافہ ہوئے اور خلعت سے سرفراز ہوا اور خواجہ عاقل کے منصب پر کہ بارہ صدی  
 ذات اور چھ سو سوار کا تھا دوسری ذات و سوار اور اضافہ کیے بائیسویں کو مرزا راجہ جہا کو سنگھ نے طرف اپنے وطن آنے کے منصب  
 پائی اور سینے جامہ پھوپ شہری خاصہ او کو مرحمت کیا اور بزرگ خان نے کڑے ہوز میں مہوس تھا اگر ملازمت حاصل کی سینے  
 بلحاظ اعلیٰ خدمتوں کے عفو فرمایا اور مقرب خان نے بھی صوبہ گجرات سے اگر شرف آستان بوس حاصل کی ایک کلمی اور ایک ہتھی  
 نذر کی بھی سینے منصب سلام اندر عرب پر پانصدی ذات و سوار اضافہ کیے کہ سب دونہ ہری ذات اور گیارہ سو سوار کا ہو جاوے  
 اور اول ماہ شہر لیر میں منصبوں پر اون لوگوں کے جو خدمت دکن پر جاتے تھے اسطے اضافہ کیا سینے منصب مبارک خان پر تین  
 سو سوار کہ کل ہزاری ذات و سوار کا ہو جاوے اور نام خان کو اسقدر اضافہ سے سرفراز کیا اور دلا در خان کا بھی اضافہ تین سو  
 سوار کا فرما کر کل دھائی ہزاری ذات و سوار کا مقرر کیا اور سنگلی خان کے دوسو سوار اضافہ کر کے ڈیڑھ ہزاری ذات و سوار مقرر کیا  
 گردہر سپہ سالار ہتھمدی ذات و سوار سے ممتاز ہوا اور اعلیٰ خان قیام حن امیقدر منصب پر اصل و اضافہ سے بلند  
 ہوا دھک حسین ہتھمدی ذات اور پانچ سو سے ممتاز ہوا اور کمال الدین خان سپہریش خان کو بھی اسقدر منصب عزت بخشی اور ڈیڑھ  
 سو سوار سپہ عبداللہ بارہ کے منصب پر زیادہ کیے کہ کل ہتھمدی ذات اور تین سو سوار کا ہو پھر ایک اشرفی نوجوان نے چھ ہزار  
 چار سو روپے کے مصطفیٰ خان بیگم کیل ایران کو مرحمت کیے اور پانچ چھٹے شکاری قاسم خان حاکم شکار کو مرحمت کیے اور ہزار مار  
 ٹھہا ہمارا مرزا رستم کا بیٹا میں اسی ماہ کو خطاب التفات خانی سے سرفراز ہوا سو لوں شب کہ مطابق شب بات کے عقی چار ہل

میرزا رستم کا بیٹا  
 میرزا رستم

تال را ساگر کے خوب روشنی کر کر اور اسکے تماشے کو کیا میں چراغوں کا عکس پانی میں عجیب کیفیت دکھاتا تھا زائد نصرت سے  
 ہمراہ بلیات کے وہاں رہا میں ستر مہینے تا بیخ مرزا جمال الدین حسین نے کہ وکیل ہو کر آیا پور گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی یا نہ کی  
 تین کروڑ میں ایک عقیقہ بنی نہایت سیراب کی تھیں لیکن اس عقیقہ کی بابت عجز عادل خان جیادری نے سید کبیر نام ایک شخص کو اپنی طرف  
 سے ہمراہ میرزا کو رکھے بھیجا تھا اور چند ہاتھی مع سامان طلائی اور نقرئی اور عربی گھوڑے اور ڈھانچے اور ہتھیار اور جواہرات اور کپڑے اور  
 فرش اور صوف کے بنے ہوئے ہمراہ اور اسکے لطیف شیش بھجے تھے وہ سب میرے ملاحظے سے گزرے اور مندرجہ ذیل  
 میں نے دیکھی پھر اوسیدن مجلس روز نشی کی منعقد ہوئی اور جھبیسویں کو مصطفیٰ بیگ وکیل نے نصرت پائی مدت حضور میں دیکھ  
 جو کچھ کہ رحمت ہوا تھا اس کے سوا بیس ہزار روپیہ نقد اور خلعت سینے اور سکو عنایت کیا اور جواب میں شاہ ایران کے ایک محبت  
 نامہ کمال دوستی کا لکھا جو تھی ماہ فخر کو منصب میر جمال الدین حسین کا کہ دو ہزاری ذات اور پانچ سو سوار کا تھا چار ہزاری ذات اور  
 ہزار سوار کا سینے مقرر فرمایا پانچویں کو جماعت خان کہ ہمراہ خانبہاں خان کے خدمت دکن پر مقرر ہوا تھا بواسطہ ملاحظہ ساعت قمر  
 سفر کے کہ لگتی تھی نصرت ہوا اور خلعت و خنجر اور پھول کٹا رہا اور شیر خاص اور ہاتھی سے سربلند ہوا انویں کو خانبہاں خان نصرت  
 ہوا اور سکو خلعت اور زادری خاصہ اور سپر اور ہزار مع زین اور فیصل خاصہ اور شیر خاصہ سینے عنایت کی اور اوسی روز حکم دیا  
 کہ سترہ سو سواروں کو ہمراہ ایران مہابت خان سے تنخواہ دو کپڑے اور سہ سو روپیہ کی دیجاوے وہ سب لوگ کراس بار خدمت دکن پر  
 مقرر ہوئے تین سو تیس منصب ہزار اور تین ہزاری کے اور سات سو سوار اور چاق کے اور تین ارغوان دلہ ناک تھے یکل تین ہزار سوار  
 ہوئے کہ ساتھ تیس لاکھ روپیہ خزانہ اور توپ خانہ جنگی آٹھ اور جنگی ہاتھیوں کے خدمت مذکور پر روانہ ہوئے اور منصب سربلند  
 پر پانچ ہزاری ذات اور دو سو ساٹھ سو سوار سینے زیادہ کیے کہ کل دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ہوا اور باجوہیتیا قلع خان کا  
 منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور منصب راجہ کشن داس پر بھی پانچ ہزاری ذات سینے اضافہ  
 کی اور حسب التماس خانبہاں کے منصب شہباز خان اودی کا کہ ستائشان دکن سے ہرج مع اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ہزار  
 سوار کا مقرر ہوا اور دو سو سوار وزیر خان کے منصب پر زیادہ کیے اور منصب سہراب خان سپر مرزا رستم کا ہزاری ذات اور چار  
 سو کا مع اصل و اضافہ قرار پایا اور چودھویں اوسی ماہ کو اور ایک ہزاری ذات اور پانچ سو سوار منصب میر جمال الدین حسین پر سینے  
 اضافہ کیے اور اسکو منصب بزرگ پنجہری ذات اور ڈھائی ہزاری سوار سے سرفراز کیا اور بیسویں تاریخ راجہ سوچ سنگھ نے  
 مع اپنے پیر محمد سنگھ کے کہ وطن گیا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور سوکھشہنی اور ہزار روپے نذر کیے پھر سینے سید کبیر وکیل عادل  
 کو ایک اشہری نور جہانی پانچ سو تو لہ کی رحمت کی میسویں تاریخ فوسے ہاتھی کے قاسم خان نے فتح ولایت کوچ اور فتح مکہ اور فتح  
 رانا کے اور ایسے سے لیے تھے ملاحظہ سے گزرے اور دخل فلیما نہ خاص ہوئے اور اوداد خان منصب میر سامانی اور  
 معتمد خان خدمت کشمیری کیونہ اور محمد رضا جباری بخشگیری صوبہ پنجاب اور وہاں کے اخبار نویسی پر مقرر ہوئے اور سید کبیر  
 عادل خان کی طرف واسطے دخوت عفو و تصیرات امرا دکن کے اور ذمہ داری چھوڑ جانے کا احوال دکن کے مع وکیل کشمیری  
 کہ بعضے مفردان کی خرابی سے قبضہ عالمان شامی سے جاتا رہا تھا حاضر حضور ہوا تھا اس تاریخ میں نصرت ہوا اور خلعت اور ہتھی  
 اور گھوڑا لیکر اپنے مقام کو گیا اور جواہر راج سنگھ گھنچا ہم دکن میں مر گیا تھا اور اسکے بیٹے رام داس کو منصب ہزاری اور چار سو  
 سوار سے سرفراز کیا اور چوتھی ماہ آبان میں سیف خان بارہہ کو قمارہ رحمت ہوا اور اس کے منصب پر تین سو سوار اضافہ کیے  
 کہ کل ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا ہوا اور اسی تاریخ راجہ مان کو کہ قلعہ گوالیار میں بند تھا اجماع مر قلعے خان کے





اسی آنکہ مراہر تو بیش از بیش است + از دولت + از نبوت ای درویش است + چنداں ز فروہات و ایشاد و غوہ و شادمانی  
لطف از حد بیش است + جیسے مصاحبوں سے حکم کیا کہ جو کوئی شکر کتا ہو یا سپر باغی کے جو حکیم سے الزامی نے بہت خوب  
کئی رباعی داریم اگرچہ شغل شاہی در بیش + ہر خطہ اکثراً دور ویشان پیش + گراشا و شوہر زاول یک درویش + آنا شجر محل  
شاہی خوش + بنے حکیم کو کواؤں کے صلے میں نزارا شرفی عنایت کین اور ساتویں ماہ دی کو کھجور کے پکے کھانے کو آتا تھا پٹنا  
بیالیش خوک شکار ہوئے بیویں کو میر میران نے اگر ملازمت حاصل کی مجھ احوال اور سکے خاندان کا یہ ہے کہ باپ کی طرف  
سے یہ پوتا میر غیاث الدین محمد میر میران و لدا شہ نعمت اللہ ولی کا ہے شاہان صفویہ اسکی عزت کمال کر سکتے تھے چنانچہ شاہ  
طہاسب نے اپنی بہن جانش خاتم کو شاہ نعمت اللہ کو دیا تھا کہ وہ مرتبہ میری سے ساتھ دلا دی بادشاہ ایران کے متنازعہ  
اور والدہ کی طرف سے یہ میر میران نو اسد شاہ اسماعیل خونی کا بچہ وفات حضرت شاہ نعمت اللہ کے اوتھا بیٹا میر غیاث الدین  
میر میران رعایات شاہی سے ممتاز رہا اوسی بادشاہ مرحوم نے پھر خاندان سلطنت سے ایک لڑکی کا نکاح اوسکے چٹے  
فرزند سے کیا اور شاہ اسماعیل کی دختر اوسکے چھوٹے فرزند کو دی کہ نام اوسکا میر غیل اللہ تھا یہ میر میران اوس سے پیدا ہوئے  
اور میر غیل اللہ نے آٹھ برس پہلے اس سے لاہور میں اگر مجھے ملاقات کی ہے چونکہ سلسلہ نامی اور کرامی سے تھا اس واسطے  
ستینے اوسکی بہت عزت کی اور منصب اور جاگیر اور عزت سے اوسکو مالا مال کیا اور اوسکی تربیت میں مصروف رہا چرب اگر وہ تمام  
خلافت ہوا تو قوتوشے دنوں میں بسبب بہت اندھ کھانے کے اوسکو عارضہ اسہال کبیر کا شرفیع ہوا اور بارہ روز میں وفات  
پائی مین اوسکی وفات سے کمال غمناک ہوا اور اوسکی سب نقد و جنس کو حکم کیا کہ ولایت مین لیا کر اوسکے فرزندوں کو پونجا دین  
ان دنوں اس میر میران نے بائیس برس کی عمر مین بصورت قلندرانہ کہ اوسکو راہ مین کسی نے نہ پہچانا اسنے آپ کو جو مین منجھ  
پونجا پالینے اوسکے سب بچ و تکلیف کا عوض کر کے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سرفراز کر کے پرشانی اوسکی غاہرو  
باطن کی دور کی اور تیس ہزار در نقد اوسکو مرحمت کیے اب میری خدمت اور ملازمت مین ہے بارہویں کو طف خان نے کہ  
صوبہ داری مہار سے تغیر پایا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور سو اسٹھ ہزار دین باقی بخش کیے پھر مینے قاسم خان صاحب  
صوبہ بنگالہ کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار اضافہ کیے کہ کل چار ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور جو دوان اور خوشی بنگالہ سے  
کہ حسین بگ ایک تھا اور ظاہر مین اوس سے خدمت پسندیدہ وقوع مین نہ آئی اسواسطے مینے مخلص خان کو کہ بندہ معتد اس درگاہ کا بقا  
خدمتوں مذکورہ پر معین فرما کر منصب اوسکا و ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور نشان بھی عنایت فرمایا اور خدمت عرض  
کر کر کی دیانت خان کو مرحمت کی بھوپور کو جمعہ کے دن فرزند خرم کا وزن واقع ہوا آج تک کہ عمر اوسکی چوبیس سال کی عمر اور صاحب  
نیکو شہاد بہن مین بی بی خرم اوس مین مینے کہا بابا تو صاحب اولاد ہوا ہے اور بادشاہ اور بادشاہ ہزار سے شرب پیتے  
اے مین آج تیرا جشن وزن نیکو شہاد پلاتا ہوں اور اجازت دیتا ہوں کہ جشن اور نوروز اور تیرے مجلسوں مین شرب لطیف  
اعتدال پیا کر اسقدر کہ عقل زائل نہو اور اوس سے عرض فائسے اور نفع کی رکھا کہ جو علی نے جو بہت حکیم کا بچہ رباعی کی عمر  
رباعی ہی دشمن ست و دوست ہوشیار ست + اندک تریق و بیش زہر ماست + دربارش حضرت انیک مست +  
در اندک و منفعت بسیار ست + آخر مالہ النما مینے اوسکو شرب دی مینے بھی پندرہ برس کی عزت کہ اوسکو نہ پاتا تھا کہ لکڑ  
مین کہ والدہ نے دو تین بار طریق دو انکو دی تھی کہ مقدار ایک تو نے کی پانی اور کھاب مین ملا رکھا مین کی دلائے نام سے  
پلا دی اور جبکہ میرے والد کا شکر واسطے دفع مشا و افتا ان یوسف زئی کے قلعہ ایک مین کن سے دیا سے تیلاب کے

شاہی کے کچھ ایک ایک کے ساتھ انیس

واقعہ تھا ایک دن میں سنا کہ گویا چونکہ بہت تھکا تھا تو راستہ شاہ قلی نے کہ اسنو تو چٹا دیو سے چچا مرزا محمد حکیم کا تھا جسے کہا کہ اگر ایک پیالہ شراب نوشان فرما تو سب کمال اور اندکی جاتی رہیگی چونکہ ایام جوانی کے تھے اور طبیعت رغبت انہی کے کاموں کی تھی تو بیٹے محمود آجاسے کہنا کہ حکیم علی کے پاس جا کر شربت کیف ناک لے آ حکیم نے مقدار آدھے پیالے کے شراب زبردست ترین چھوٹے شیشے میں بھیجی مینے جب اوسکو پیا تو اسکا تشہد پند آیا بعد اوسکے کینے شراب پینا شروع کیا اور ہر روز اتنا بڑھایا کہ شراب انگوری کا تشہد ہوتا تھا پھر عرق پینا شروع کیا اور روز بروز بڑھایا کہ ۹ سال میں بیس پیالے عرق دو آتشہ کے بیٹے لگا چودہ دن میں باقی رات میں کہ وزن اچھٹا کچھ سیر ہندوستانی ہوئے مین اور ایران کا ڈیڑھ سیر اور خرداک سیری ان دونوں ایک بیج با مان اور مولیٰ تھی جب کوئی بھگو منع نہیں کر سکتا تھا اور میرا یہ حال ہوا کہ سب کمال عیشہ کے ہات سے پیالہ نہیں اٹھا سکتا تھا اور لوگ بیکار کرتے تھے پھر مینے حکیم ہام را دیو حکیم ابو الفتح کو کہ میرے والد کے مصاحبوں میں تھا کیا اس حال سے مطلع کیا اوسے کمال دلسوزی اور اخلاص سے مجھے کہا کہ صاحب عالم اس طرح کہ آپ عرق نوش فرماتے مین خدا سے تھکے پناہ دے اگر چہ مینے اس طرح گزیرے تو علاج نہو سکے گا چونکہ اوسنے خیر خواہی سے کہا تھا اور جان عزیز پر مجھے اوسکے کہنے کا اثر ہوا اوس دن سے مین کم کرنے لگا اور فلونیا کھانا شروع کیا اور جقدر شراب کم کرنا فلونیا بڑھاتا اور فرمایا کہ شراب انگوری میں عرق ملا کر دیا کرنا چنانچہ دو حصہ شراب انگوری اور ایک حصہ عرق ہوا کہ اسے اور ہر روز کم کرنا رات سات برس چھ پیالوں پر ثبوت ہو چکی کہ وزن سیریا کا اٹھارہ شقال ہوتا تھا اب پندرہ برس ہوئے کہ اوسقدر بیتا ہوں نہ اس سے کہ مزیدادہ اور ات کو پکا کرنا ہوں مگر جمو ات کو کوہ دن میرے جلوس مبارک کا ہے اور شرب جمہ کو کہ مبارک شب بخیر نہیں پیتا اوسکی عوکلن آخروں میں لی لیتا ہوں تا یہ شب غفلت مین بگذرے اور شکر منہ جنتی مین غلظت واقع ہو اور جموات اور اتوار کو گوشت بھی نہیں کھاتا ہوں اسواسطے کہ جموات دن میرے جلوس مبارک کا گھر اور اتوار میرے والد کی ولادت کا وہ اوس روز کی بہت تعظیم کرتے تھے پھر مینے عوض فلونیا کے اونیوں شہر دین کی اب کہ میرے عمر چھپالیس سال چار مینے کی کباب سنن شمس کے گھر اور سننالیس سال پونہ کی فری حساب سے آٹھ تالی اونیوں پانچ گھڑی دن چڑھے اور چھ رتی بعد جموات جانے کے کھاتا ہوں اور خیر مصعدت مقصود علی کے عبداللہ خان کو مرمت ہوا اور شیخ موسے خواش قاسم خان نے خطاب خانی سے سرفراز ہو کر منصب شہ قصبہ خانی ذات اور چار سو سوار سے امتیاز پایا اور طرقت بنگالہ کے رخصت ہوا اور طرقت خان کے منصب پر پانصدی ذات اور سوار اضافہ کیے اور ہم نگیش پر مقرر ہوا اور اخصین دونوں محمد حسین بھائی خواجہ جلیان کا عمدہ فوجداری موضع حصار سے ممتاز ہو کر رخصت ہوا اور دو سو سوار اوسکے منصب پر اضافہ کر کے کل پانصدی ذات اور چار سو سوار کیا اور ہاتھی بھی عنایت کیا اور میرزا ان کو بھی ہاتھی عنایت کیا اور خواجہ عبدالکریم سودا گار ایران جب ہندوستان کو آتا تھا تو میرے بھائی شاہ عباس اوسکے ہاتھ بیع عقیق مین کی اور ایک رکابی کاروند کی کہ بہت تھقی تھی بھگو بھیجی تھی ملا خطے سے گزری مین بہت خوش ہوا اور شیش سلطان پردی کی کہ بڑا ہستیار و غیرہ بھیجے تھے ملا خطے سے گزری ساتوین اسفندار کو صادق نام بختیا اعتماد والدہ کا گزشتی تھا خطاب خانی سے سر بلند ہوا اوسوین کو گت سنگھ سپر کنوکران کا کہ وطن کو رخصت ہوا تھا اسواسطے مینے اوسکو مین ہزار روپیہ اور ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور خلعت اور نشان خاصہ مرمت کیا اور ہر دس جھالہ معتمدان رانا سے تھا اتالیق کران کے لڑکے کا اوسکو بھی مینے پانچ ہزار روپیہ اور گھوڑا اور خلعت عنایت کیا اور اوسکے ساتھ شش بری ملاکی واسطے رانا کے بھیجے مینوں کو راجہ سورج مل والد راجہ باسو کہ ہمراہ مر نفعہ خان کے ہم فلعہ کا گلوہ پر مقرر تھا حسب الطلب اگر شرفت اعزاز ملاومت ہوا خان مذکور اوس سے کچھ بگلان ہوا تھا اسواسطے کہ رعرضیان اوسکی طلب مین

مجاہدین کے لئے  
مجاہدین کے لئے

یہ بھی یقین کر رہنا اور کامیاب سے ہمراہ غرض طلب ہے سو سینے موافق اور کسی تحریر کے طلب کیا اور نظام الدین خان نے بھی ملتان سے  
اگر ملازمت کی اور آخر اسی سال میں اخبار فتوح ہر طرف سے ممالک محمدیہ کے پونچھن ایک حال احواد افغانان کا کہ مدت سے کہیں  
کابل میں سرکشی کرنا تھا اور وہاں کے اکثر افغانان کو ملا کر میرے والد کے عہد سے آج تک طریق مخالفت پر تھا ہر چند افواج شاہی کے  
اوسکو شکستین دین اور اوسکی جمعیت کو شہداء و شہداء کی کیا لیکن وہ موضع ترقی میں کہ اسن اور اسکا تھا علمین رہتا تھا ہر چند خان دور  
نے اوسکو مجاہدہ کیا اور راہ آمد و رفت مسدود کی جب وہاں کا غلہ نہ با تو ایک مدت مویشی کو ہار سے اوتا کر میدان میں چرانا تھا  
اور خود بھی خبر گیری کو کیا تھا خاندان نے یہ سن کر کار و بار لوگ اوسوقت مقرر کیے کہ قریب چربی کے جا کر گین کاہ میں چھپ جائیں  
اور ان لوگوں نے راتوں رات جا کر اپنے کو گین کاہوں میں پوشیدہ کیا فجر کو خاندان مع سپاہ اور سواروں جلا جب اور ان پر  
کو خان دوران کا آنا معلوم ہوا گھبرا کر لوٹنا چاہا لیکن خاندان نے باگین اور کھانا دین اور اوسکو آیا اور گین والوں نے جیسا  
کہ احواد لوٹ کر اور میرا آنا تو وہ خون نے بھی نکال دیا کہ چونکہ تمام سخت اور جنگل تھا اس واسطے وہ پتھر لڑائی رہی آخر افغانان  
کھا کر ہلاک میں چلے گئے اور تین سو آدمی احواد کے لمبے گئے اور سو گئے آئے اور احواد کو جو اوس جگہ جانا دشوار ہوا تو خود  
قندبار کی طرف بھاگ گیا افواج شاہی نے موضع چربی میں جا کر اوسکے سب گھر بار جلا دیے دوسری جنگ سخت غیر مدافعتی اور  
حال اسکا یہ تھو کہ ایک جماعت سرداران قوم ہر کی سے کہ نہایت سخت جان اور جاکش ہوتے ہیں اور درکار و بار اوس ملک  
افغانین پر ہی عیسے ناراض ہو کر بغیر دولت خواہی چاہا کہ پاس شہنوا رخاں کے آدین اور اسواسطے قول و قرار چاہا خان مذکور  
کہ بالا پور میں مع افواج تھا اولاً ہمسکن خوش ہوا اور ہر طرح اونکی تسلی کی بعد اسکے آدم خان اور یاقوت خان اور سرداران ہر کی  
سے جا دوراے اور بابو کا تھہ اگر شاہنواز خان سے ملے اوسنے ہر ایک کو اسب ذیل اور غلعت لائق دیا اور میری اہل علمت  
پراونکو مستعد کیا پھر اوکو براہ بالا پور سے کوچ کر کے غیر مقصود کی طرف چلا راہ میں دکنھنوں کی فوج سے کہ وہیں اکثر سردار و غیر  
تھے مقابلہ ہوا آخر شاہنواز نے اوکو شکست دی وہ بدبخت بھاگ کر غنہ کے لشکر میں گئے اوسنے بیاعت غرور چاہا کہ فوج  
شاہی کا مقابلہ کرے اس غرور پر اسنے اپنے لشکر کو سپاہ عادل خانی اور فوج قطب الملک کے کہ جمع کیا تھا مع قوت خانہ اند سلطان نما  
کے آگے بڑھے میان ملک کہ فوج شاہی سے فاصلہ پانچ چھ کوس کار ہا کیشنبہ کچھ بیون بہمن کی مقابلہ لشکر شاہی اور اوس تباہ کا  
ہوا پھر دن رہے سے بان اور توپ شریع ہوئے آخر دراب خان انسرہ اول اور باقی سرداران می شل راجہ زینگ دیو اور چندی  
اور علیخان تقاری اور جاگیر علی بیگ ترکمان وغیرہ نے تلواریں کھینکی غنیمت کی فوج ہراول چلا گیا اور مردانگی سے اوکو متفرق کر دیا  
پھر سیدھے اوسکے غول پر گئے اور دو گھڑی تک اسی جنگ ہوئی کہ دیکھنے والے حیران ہو گئے کہ کشتیوں کے پتے ہوئے غیر  
سپاہ اختر با مقابلہ کی ملا اسکا میدان سے بھاگا اگر تاریکی شب منو جانی تو کوئی اورن میں کاسلامت غنا دلاوران بادشاہی  
نے دو تین کوس تک اونچا بھاگیا جب اسب دوسرا ٹھک گئے اور دشمن متفرق ہو گئے تو یہ لوگ لوٹ آئے بالکل فوج تھوڑی  
اور متن سوادنٹ بان لہے ہوئے اور کھلی باقی اور غری گھوڑے اور ساز و سامان زائد حساب سے لشکر شاہی کے ہات میں آیا  
کشتیوں کا کچھ شمار تھا اکثر سردار اوسکے زندہ پکڑ لیے گئے دوسرے دن افواج نظر افواج نے مقام کاہ سے طرف موضع کر کے  
کوچ کیا جب دشمنوں کا وہاں نشان نہ پایا تو وہیں مقام کیا چند فرشتہ لڑائی میں مقام کر کے اوسکے مکانوں کو خراب و تباہ کیا اور  
فتح و فیروزی سے براہ گھائی روہن کھڈ کے لوٹ آئے سینے اس جانفشانی کے انعام میں اورن سپاہ کا اعانہ کیا میسر خاں  
فتح ملک کو کہہ اور لئے کان الماس کی پونچھی کہ حسن سہی ابراہیم خان سے حاصل ہوئی یہ ملک مصالحت صورت پٹنہ اور بہار

ہندوستان ایک نہایت ہی کچھڑا دین سے الماس لائے ہیں اور طریقہ اسکایہ کہ عید کے موقع پر گڑھے میں  
 اوجھ گڑھے میں الماس ہوتا ہے اوس پر بہت مچھ اور جھٹکے اڑا کرتے ہیں وہ لوگ اس نشان سے معلوم کرتے ہیں اور اوسکو کھوج  
 دیتے اور تھپون سے چھوٹے بڑے الماس نکال لائے ہیں اور کبھی لاکھ دو چھیت کا بھی الماس ہوتا ہے تاہم اوس ملک اور دیا کا  
 حاکم ایک ہندو درجن سال نام ہی ہر چند حکام صوبہ بہار سے اوس پر فوجیں بھیجیں خود بھی چربی کی لیکن سبب غیبتی دور ہونے کی  
 کے دستور جانکر دوچار الماس لیکر لوٹ آئے اور اوس راجہ کو برقرار رکھا جب ظفر خان حکومت صوبہ نرگور سے بل گیا اور اوسکی  
 جگہ ابراہیم خان مقرر ہوا تو اپنے اوس وقت حضرت کردیا کو وہ ملک اوس مدد کے مجبور سے لے لیتا اور ہم خان نے ہمارے حاکم  
 لشکر جمع کیا اور اوس ملک پر گیا راجہ نے بدستور سابق دنیا کے الماس اور چند ہاتھوں کا اپنے وکیلوں کی معرفت کھلیجا اور جمع کیا  
 نے اوسکو منظور کیا اور تیزی سے اوس ملک کے اندر گیا اور قبل جمع ہونے اپنے لشکر کے مخبروں سے حال دریافت کر کے  
 اوسکے مقام پر ایفٹر گیا اور اوسکو اطلاع دے ہی ابراہیم خان نے اوسکے مکان کو کہہ پھاڑ کی گھاٹی میں تھا گھیر لیا اور اپنے آدمی دلی  
 حبیب کو متفرق کیجئے آخر اوسکو ایک غار میں مع چند عورتوں کے کہ ایک اوسکی حقیقی مادر اور چند سوتیلی بھین اور ایک بھائی کے پڑا لیا اور  
 تلاش لیکر کچھ الماس اوسکے پاس تھے لے لیے اور تیزی سے باہر بھی ہاتھ لگے مینے اس خدمت کے انعام میں ابراہیم کا منصب معزز  
 اضافہ چار ہزاری ذات اور سوار کا مقر فرمایا اور خطاب فتح جنگی سے سرفراز کیا اور اس طرح اوسکے ہمراہیوں کے منصب بڑھائے اب وہ  
 قبضہ میں ملا زمانہ شاہی کے ہی اوس نر سے بقدر الماس نکلتے ہیں درگاہ شاہی میں بھیجتے ہیں ان دنوں میں ایک الماس پچیس  
 ہزار روپیہ قیمت کا اوس میں سے آیا بقیہ ہی کہ بعد بہت جتو کے بہت الماس ہاتھ آویسکے +

### گیارہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

یکشنبہ کے دن آخراہ اعظمیٰ مطابق غرہ ربیع الاول کی تخمیناً ڈیڑھ پہر دن چڑھے آفتاب نے برج حوت سے برج حمل میں برتو سعادت  
 اپنا چالامین لے نکلے اور مقامے کا اڈا کر کے دیوانہ خاص و عام فروش اور شامیانوں اور ہر دون زرعت سے آہستہ آہستہ لایا اور  
 تخت دولت پر جلوس کیا شانہزادوں اور امرا اور سب ارکان دولت نے تسلیم مبارکبادی سجا لاکر دعائیں دین چونکہ حافظہ ناد علی کو  
 کہندہ میرے قدیم نوکروں سے تھا اس واسطے کہ حکم کیا کہ دو مشہد کو کچھ نقد و مجلس پیشکش میں آوے بطریق انعام اوسکو دیکھا کہ  
 دوسرے دن پیشکشیں بعض امیروں کی ملا خطے گدڑیں کو چھٹی کو پیشکش خواجہ جہان کی کہ اگر سے بھیجی تھی اور اوس میں چند  
 قلعہ الماس اور چند دانہ وادید اور کچھ بڑا ہتھیار اور ہر قسم کے فروش و سامان تھے مع ایک ہاتھی کے ملا خطے سے گدڑی وہ سب  
 سامان پچاس ہزار روپیہ قیمت کا تھا پانچویں کو نوکران کو کہ اپنے گھر گیا تھا اگر شرفیاب ملازمت ہوا سو شرفیاب اور ہزار روپیہ اور ایک  
 ہاتھی مع سامان اور چار گھوڑے پیشکش کیے ساتویں روز منصب پر آصف خان کے چار ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کا تھا اور  
 ہزاری ذات مع دو ہزار سوار کے اضافہ کر کے نشان و نقارہ دیکر سر بلند فرمایا پھر اوسدن پیشکش میر جلال الدین حسین کی ملا خطے سے  
 گدڑی سب چیزیں اوسکی پسندیدہ ہوئیں اور میں ایک خیر صبح خود اپنے ہاتھ سے درست کیا تھا اور ہر مندی سے اوس میں  
 دستہ پر ایک ہاتھ دھرتی بیضہ مرغ کے کمال صفائی اور لطافت سے جڑا تھا کہ دوسیا باقوت گدڑی نے دیکھا مہکا اور گدڑی کے  
 اور باقوت اور نرم و خوش سے لگائے تھے کہ ٹٹے والوں نے اوس غنچہ کے پچاس ہزار روپیہ قیمت کی مینے سر مذکور کے منصب  
 ہزار سوار دیا وہ کچھ گول خیر ہزاری ذات اور ساتویں ہزار سوار کا ہوا آٹھویں تاریخ منصب پر صادق خان کے تین صدی

ذات اور سوار بننے زیادہ کئے اور منصب ارادت خان پر بھی تین صدی ذات اور دو سو سوار زیادہ کئے کہ یہ دونوں ہزاری ذات احمد پانچویں  
 سے متاثر ہونے پر تین چلش خواجہ ابوالحسن کی نظر سے گذری اور میں سے جو اہرات اور جزا و تمجید ازا اور فروش قیمتی جالیس ہزار  
 روپیہ کے سینے قبول کئے اور باقی اوسیکو محنت کے اور بیشک تانہ بجا دل بگی سے ایک لعل اور ایک یاقوت اور ایک قیمتی خرا اور دو لکھ تھیا  
 اور چند براجہ قبول کئے دسویں کو تین ہاشمی دکنی راہ ہما سنگہ کے پیچھے ہوئے اور ایک سو چند دھان زربفت کے کہ مرضی خان نے لاچور  
 نیچھے تھے ملا خطہ میں آئے دیانت خان نے بھی اپنی پیشکش کرد و تین ہزار روپیہ اور دو لعل اور چھ ہونی متفرق دیئے تھے اور ایک حد خواجہ  
 سنری قیمت اٹھا میں ہزار روپیہ کی اور بھی پیش کی اور جمعرات کو گیا رہوین تاریخ واسطے سر فرازی اعتماد والد لکھ کے اوسکے مکان پر گیا  
 اور وہیں اوسکی پیشکش ملا خطہ کی دوسویں آئیں سے تیس ہزار روپیہ قیمت کے اور ایک لعل قطعی بائیں ہزار روپیہ کا اور چند مردار میر اور  
 لعل کہ قیمت ان سبکی ایک لاکھ دس ہزار روپیہ تھی سینے قبول کئے اور فروش دسلان وغیرہ بھی ہزار روپیہ کا لیا اور بعد ملا خطہ  
 مانجی اوسیکو عنایت کیا اور پھر رات کے لنگ امرا و صاحبون میں خوشی سے مجلس کی اور کھانا کباب گان خاص کو بیالہ دین گیات بھی وہاں  
 گئی تھیں خوب محفل رہی پھر اعتماد الدولہ سے عذر کر کے طوت دولت خانے کے آیا اور ارضین دوزن میں سے حکم دیا کہ نور محل کو کو جو جان بگوان  
 پھر پیشکش اعتبار دھان کی ملا خطہ میں ایک مہر شرب شکل بھجلا کے بجا علیحدہ باڈاز سے میر سے منے کے بہت خوب بنائی تھی اوسکو شکستہ  
 اور جزا و تمجید ارون اور جو اہرات کے اور فروش کہ قیمت ان سبکی چھپن ہزار روپیہ کی بھی سینے قبول کی باقی اوسیکو عنایت و فرستے اور  
 سہار دھان حاکم قندار سے کچھ کوسات گھوڑے عراقی اور کچھ پاجون عمدہ کے بھی تھے ملا خطہ ہوئے اور بیشک ارادت خان اور ارجہ سوج  
 پسر راجہ باسکی تیرہویں کو ملا خطہ سے گذرین عبد السمان کو منصب بارہ صدی ذات اور چھ سو سوار سے انعام کر کے ڈیڑھ ہزاری ذات کو  
 سات سو سوار کا کیا اور چند ہون کو صوبہ داری ملک ٹٹھ سے شمشیر خان کو مسعود کر کے اوسکی جگہ مظفر خان کو سربلند کیا پھر پیشکش اعتبار دھان  
 پسر اعتماد والد لکھ کی ملا خطہ میں آئی آئیں سے سامان تیس ہزار روپیہ کا قبول کر کے باقی اوسیکو محنت کے اور بیشک شربت خان کی ملا خطہ ہو  
 جو امرا و سامان وغیرہ اوسین سے سترہ ہزار روپیہ کا لپٹا آیا پھر چھپن آصف خان کے لکھ گیا اور دسویں پیشکش اوسکی ملا خطہ کی دولت خانہ  
 اوسکے لکھ ایک ساف ایک کوس کی تھی تمام راہ میں اوسنے محفل زربفت اور دارائی اور محفل سادہ و خوش کر دیا دیئے تھے چنانچہ دس ہزار روپیہ  
 اور ایک قیمت مجھے معروض ہوئی تمام روز اور نصف خف تک مع سیکات میں اوسکے یہاں رہا اور جو بی سیر اوسکی پیشکش کی کی جاسے  
 اور جزا و تمجید اور طلائی ظروف اور پانچ ہائے نقیہ سے مقدار ایک لاکھ چودہ ہزار روپیہ کی اور چار لکھ کے اور ایک اونٹ بہت بھلا اور  
 کا ہوا اونیسویں کو کہ دن شرف آفتاب کا تھا و لختا نہ شاہی میں بڑی مجلس آراستہ ہوئی میں نے موافق ساعت نیک کے کھائی لکھری  
 دن رستہ سخت پہلوس کیا فرزند باجو م نے اوس وقت ایک لعل آما زنگ کیا کہ اوسکی قیمت اسی ہزار روپیہ ہوئے میں نے منصب  
 اوس فرزند کا کہ چند ہزاری ذات اور کچھ ہزار سوار کا تھا میں ہزاری ذات اور دس ہزار سوار کا مقرر فرمایا اور ارضین دوزن میں  
 میر محل میں آیا اور منصب اعتماد والد لکھ کا کہ شمشیری ذات اور دس ہزار سوار کا تھا سینے انعام کر کے سات ہزاری ذات اور پانچ ہزار  
 سوار کا مقرر کیا اور نو من اور نوے دیکر کام دیا تھا اور کاحد تھا سے فرزند نورم کے بیا کرین اور تربیت خان کے نصیب پانصدی ذات  
 اور سوار زیادہ کر کے کل سات تھیں ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا کیا اور اختفا دھان اضافہ ہزاری ذلت اور چار سو سوار سے متا  
 ہوا اور نظام الدین خان مع اصل و اضافہ ہفتصدی ذات اور تین سو سوار سے سر فرزند کو کہ صوبہ دار بنا کا ہوا اور سلام اللہ عرب کو خطاب  
 شجاعت خانی کا مائیت ہوا اور طہر مردار سے سر فرزند کو کہ حلقہ گوش درگا سے ہوا مع جمال الدین پھر کو خطاب حصندہ لکھ دوسے  
 سے سر فرزند کا کہ اونیسویں ہاشمی عذر تھا سے فرزند حسن کو کہ لڑکا دھرم فاضل رکابدار سے ہی تکیا اور لکھ دار افغان کو

یہاں کو لکھا گیا ہے

کافر کے ہونے کی کاشت کیا تھا اور بادِ اُغلا سے جدا کر دیا گیا میں آپا تھا میں ہزار درت عنایت کے پھیر میں کوثر کو  
 مایہ منورہ کی کاشت کر دیں میں مقرر تھا میں نے اپنے کو سے بیٹے کو منصب یا نقدی ذات اور میں سو سو سے سرفراز کیا اور مقام باب کا ایک  
 دیا اور سے دن بیشک یا دلی میدانی کی نوکھڑے اور چند میڈے اور چار اوٹ و لاتی ملا خطے سے گزرے ایک باقی بہار خان  
 حاکم قندار کو اور ایک باقی سیرت و لعل ملک اور ایک باقی سید یزید حاکم کھڑے کو عنایت ہوا اور غزوہ دہلی بہشت میں سب التماس  
 عبدالستہ خان کے اور کے بھائی سرور خان کو قندار عنایت کیا اور ایک بڑا کچھوہ الہداعان افغان کو حرمت کیا اور انھیں دونوں  
 سنگا کی قدم بچانہ بنگا و قوم آفریدی کا کوہ و تھوہ اور فرما ہوا تھا اور رانداری کھڑے و خبر کی اور کے متعلق تھی بنا پر اپنے دہم و خیال کے  
 اطاعت چھوڑ کر سدا دہوا اور تھے اپنے آدمی بھیج کر غفلت میں اور کو ہوا ڈالا دوبارہ اوس نے ان کی حرکت سے کوہستان  
 میں شور و فساد مچا مینے جب یہ سنا تو ہارون ربار قدم اور اس کے بیٹے کو کھڑے ہوا ہر سے حکم کیا کہ بقیہ کر کے آصف خان کے سپرد  
 کرین تا قتلہ کو الیا میں مجبور رہے اور انھیں دونوں اللہ تعالیٰ کی عنایت سے فرزند خورم نے مبدفع راند کے اہمیر میں آکر کھجوا ایک لعل  
 آبدار ساتھ ہزار و پینتھن کا قندار کیا تھے جاہا اگر اسکے لائق دونوں طرف کے دھومنی تھے لیکن تو اسکا بازو بند نہ کر اسنے ہاتھ  
 پر باندھوں ایک موتی حسب خواہش میں ہزار و پینہ کا مقرب خان نے بیشک خورم زمین نذر کیا دوسرا انہیں ملن تھا کہ بازو بند پورا جو فرزند  
 شہر کو میرے والد کی خدمت میں شہر ہزار ہا کرتا تھو مجھے عرض کی کہ قدیمی سر نہ میں ایک موتی اسکی جوڑی کا یا پڑتا ہوں مینے اوسکو لگا  
 دیکھا با فرق اوسے قندار تھا جو میری تمام جوان ہوسے کہ ایا موتی برابر ملن وزن صفائی میں اور عجیب ہو گیا وہ دونوں ایک ساچے کے ڈھلے  
 ہوسے میں پھر مینے اوس بازو بند کو طیار کر کر بازو پر باندھا اور سید شکر پر وہ دیکھا حقیقی کا بچا لایا یہ اندوست وزبان کہ برآید کہ بعدہ  
 شکرش ہزاریدہ پانچویں تاریخ کھڑے عاقی اور ترکی بھیجے ہوئے مرغی خان کے لاہور سے ملا خطے میں گزرے اور ترستھ گھوڑے اور  
 ہزارہ اوٹ خرما دہ اور ایک کلکی اور نو عاقی اور نو چھٹی خطائی اور نو دہان مایہ جو ہر دالہ و تین سندھ و تین وغیرہ بیشک خاندان کی کہ  
 کابل سے بھیجے تھیں ملا خطے میں انہیں اور ایک چھوٹا باقی حشد کا کہ ہزار پر لائے تھے مقرب خان نے بیشک کیا بہ نسبت ہندوستانی  
 ہاتھوں کے اور کے اعنہا میں ثقافت تھا کہ کان اور دم اور ہوشہ اور کے بیان کے ہاتھوں سے بہت بے تھے میرے والد کے  
 چچہ میں ایک بچہ باقی کا اعتقاد خان کو گراتی نے بطریق بیشک کے بھیجا تھا جب وہ بڑھا تو بہت تند اور تیز اور بدبو ہوا پھر ایک بڑا خوش  
 سلف خان حاکم شہر کو حرمت ہوا اور انھیں دونوں خبر کوئی کہ جماعت افغانان بنگانہ بنگانہ نے ایک خاندان پر عبدالرحمان بہائی خان عالم  
 پر حملہ کر کے اوسکو گھیر لیا اور عبدالرحمان نے ہزارہ اور منصب راون کے وادہ دانی و دکر باغیوں سے لڑائی میں خوب کوششیں کیں لیکن  
 چونکہ تھے اون بدعا شوں کے ہاتھ سے سب شہید ہوئے مینے واسطے تحقیق اس شے کے فغان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ  
 خانہ لگا کر کھڑے اسکے ایلان کے مقرر ہوا تھا بھیجا ہر دو میں تارک کو بیشک کرم خان والدہ عظم خان کی کہ بنگانہ لڑائی تھی اور اس ملک  
 ہر طرف کی مجلس اوس چیز میں اوس میں تھیں میرے ملا خطے سے گزری پھر مینے منصب اکثر جاگیر داروں کا کہ صوبہ گجرات میں اضافہ  
 کو کہ بڑھایا اور حکام عالی شہر قندار بنگا کہ سمجھا اون کے سرور خان کا منصب کہ ہزاری ذات اور پانسو سواروں کا بھی منصب  
 ڈیڑھ ہزاری ذات و تین سو سوار کے مقرر ہوا اور ایک شال بھی اوسکو مرحمت ہوا سید قاسم ولد سید دلاور مع اصغر اضافہ کے کہ ساتہ  
 آٹھ صدی اور ساتہ چار سو سوار کے اور پارک بچتے آٹھ قاسم کو کا ساتہ منصب چھ صدی ذات اور ڈھائی سو سوار کے  
 متا دہا سترہ سو تین کوثر فوت رزاق مردی و فک متیہ کہ کن کی کہ امرا و مقرر ہوا و لاہور سے تھائی گئی اکیسویں کو الہداعان  
 کا کہ منصب ہزاری ذات اور چھ سو سوار کا کہ تھا ساتھ خطاب خان اور منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا میں لکھ

روپیہ خزانہ لاہور سے وسطی انعام اور درونج خانہ داران کے کہ خرابی افتان میں کج پیش کش کی تھی مقرر ہر سہ اٹھ مئیسوں کو کوئٹہ لکھنؤ  
شاہی کے اپنے مقام کو رخصت ہو غلطی عوامی غامکہ کو اس زمین اور کر اور نجر مرصع تھے اس کا حکمیت کیا اس جینے کی تیسری کو خیر فرما  
مرقعی خان کی کو قید بیان اس دولت سے تھا پونجی حضرت والد نے اس کو تربیت کر کے درجہ اعتبار پر پونچا یا تھا اور جیسے عہد میں بھی فوٹر  
خدمت نمایان کی کہ زیر کرا سحر و کا تھا پانی اور غلبہ کا شش ہزاری ذات اور پھر زوار کو پونچا اور ان دونوں صاحب صوبہ پنجاب تھا اور وسطی  
متوجہ قلعہ کا گلوہ کے کہ اس میں منجہد میں بلکہ تمام عالم میں ایسا قادیان کو مضبوط ہوگا رخصت ہو کر مشغولی رکھتا تھا اس سبب سے اس خیر  
ما خوش سے دیکھو بہت بچ ہوا جو چھی ماہ خور داد کو منصب سید نظام کا مع صل و اہل و عیال و صدی ذات اور سارے چھ ہزار سوار کو پونچا  
اور خدمت مہمانداری اطمینان اطراف کی فواد الدین قلی کو فرائی گئی ساتویں کو خیر فوت سینت خان بارہہ کی کہ جنگ خسرو میں خوب  
تردو کیا تھا پونجی کو صوبہ دکن میں علت ہرید سے فوت ہوا اس کے فرزندوں کی پرورش کی گئی علی محمد کو شہزاد اور دانا اس کے بیٹوں میں سے  
تھا ساتھ منصب صدی ذات اور چار سو سوار کے سر فراز ہوا اور سید علی بھتیجا اس کا ساتھ اضافہ یا فاضی ذات اور سوار  
ممتاز ہوا انھیں دونوں میں خوب قدر سپر شہباز خان کنہو ساتھ خطاب نونہ خان کے شرف ہوا انھوں نے قصبہ شہم خان کا  
محاصل و اضافہ کر کے ساتھ دھانی ہزار ذات اور چار سو اس کے مقرر ہوا اسی تاج کو ایک ہزار میں رب اللہ داد خان لکھو تھے مرحمت  
کیے کہ راجست راجہ ولایت مادیوں کے کہ باوا جدا دوسے منجہد زمین داران معجزہ شہنشاہ کے سید فرزند اقبال مند یا با خرم کے  
سادات کو نوش کی حاصل کی تقصیرات اس کی معاف فرمائی گئیں نوین کو کلیان جیسے جی نے کہ راجہ کشن داس اس کو لینے گیا تھا اگر  
ملازمت حاصل کی اور ایک سو ماہ ہر ہزار روپیہ بطریق ہند کے گذرانے برادر کلان اس کا راول بھی کم صاحب مقام تھا جب فوت ہوا  
ایک روکا دو جینے کا چھوڑا وہ بھی چند روز میں جیکہ مرا اس کی اولی دختر باختر کو جینے ایام شانہ زدگی میں وسطی اپنے خواستگاری کر  
ساتھ خطاب ملکہ جان کے محال کیا تھا جو باوا جدا سے یہ لوگ دولت خواہ میں یہ پوند بھی درمیان میں آیا کلیان مذکور کے بلو کر ستا  
نیکے راگی اور خطاب راول کے سر فراز کیا تھے پھر پونجی کو بعد فوت مرقعی خان کے راجہ بان سے ووتھو اپی طور میں آئی اور مردان  
قلعہ کا گلوہ کو دلا سکر یہ بات مقرر کی کہ راجہ زارہ اس ملک کو کہ اوتیس سال کا ہے دربار میں لاوے اس سبب مستعد و سرگرم ہونے  
اور کے کہ خدمت مذکور میں منصب اس کا کہ ہزاری ذات اور شہنشاہ سوار کا تھا ویرہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقرر کیا ہے خواجہ جان  
محاصل و اضافہ ساتھ منصب چار ہزاری ذات اور ڈھانی سو سو اس کے سر فراز ہوا اس تاریخ میں ایک نے اتمہ پیش آیا ہر چند تھے اس کا لکھنا  
چاہا دل اور دست نے کام نہایا جب تھے قلم کو احوال متغیر ہوا ناچار عتقاد والد کو فرائی لکھدے سے پیر غلام با اخلاص اعتماد والد کو  
حسب اس کی یعنی موافق فرمان کے سچ اس جریدہ اقبال کے لکھتا ہے واقع تاریخ ماہ خور داد صدیہ قدسیہ شانہ زدہ ابتدا اقبال  
شاہ خرم کے تین کہ بادشاہ بہت عزیز رکھتے تھے پہلی بھاری ہو کر بعد تین روز کے ایک باظہار اور تاریخ پنجہدیں ماہ مذکور مطابق تاریخ  
ماہ جمادی الاول سنہ ۱۰۸۵ کے روز اس کی روح پھر عصری سے پرواز کر کے باغ بہشت میں پونجی اور اسی تاریخ سے حکم ہوا کہ چار شنبہ کو کوئٹہ  
کما جیسے کیا لکھوں میں کہ اس واقعہ جانتا تھا اور ساتھ عوامی خدمت سے اوپر ذات پاک حضرت خلی سمانی کے کیا گذر اموکھا لکھنا اس جان تھا  
کا حال اس طرح ہوا دوسرے بندوں کی کہ ان زندگی کے گسٹے زندگی ساتھ اس ذات پاک کے وابستہ ہو کر کمال ہوگا دودن دربار  
نہوا اور دھکان کہ جگہ شہت اور برجاست دختر شانہ زدہ کا تعاقب ہوا کہ دیوانی ثانی ماہ سے ناگز نظر پڑے میرے دن بیتا جان  
کے مانند شانہ زدہ والا قلعہ کے کافین اشرف ملے گئے اور بندہ دن نے بھی ساتھ شہنشاہی کو نوش کے سر فراز ہو کر زندگی تازہ پانی لکھ  
دیہان راہ کے حضرت ہر چند چاہتے تھے کہ اپنے کو مضبوط فرما دیں بے اختیار چشم مبارک سے اشک گرے اور مدت دراز تک ایسا



مقرر ہونے ایک بات کے کہ ہوا اس واقعہ کی حسین باقی حال بادشاہ کا مبدل ہو جاتا تھا چند روز مکان شاہزادہ میں گئے انکو دوشنبہ  
 تیر ماہ الکی کو مکان آصف خان کے میں تشریف لے گئے پھر وہاں سے لوٹ کر چند روز کو توجہ فرمائی روز فرزانگ خلع مبارک اپنی  
 کو اوس جگہ شغل رکھا لیکن امیر تکر کے جگہ لشکر اقبال کی بھی ضبط اپنے کو نہیں کر سکتے تھے جو بت بات شاہزادے کے کان میں پہنچی  
 تھی بے اختیار اسکو گھوڑے چنگے تھے اور دل نوکرون جا کر دن کا سولخ سولخ ہوتا تھا جب کوچ لشکر اقبال کا طرف دکن کے اتفاق  
 چڑا کچھ تلی حاصل ہوئی یہی اسی تاریخ کے پر تھی چند بیٹے اسے منور کو خطاب رہے اور منصب پانسو ذاتی اور چار سو سوار اور جاگیر کا  
 بیج وطن کے ملازمت دوشنبہ گیا بیٹوں تاریخ کو چشہ زور سے متوجہ و قلعانہ امیر کے ہوئے شب کی شہنہ تاریخ باطلہ میں کو بعد گذرے فیستہ میں  
 اوس وقت کہ ستائیس درجہ طالع قوسی تھا حساب نجومیان ہند سے اور پندرہ درجہ طالع مدی حساب نجومیان یونان سے تھا  
 دختر آصف خان سے لڑکا پیدا ہوا اس خوشی کے بچہ میں نقارے بجے اور دروازہ خوشی نکلا و پر خلعت کے کھلا بغیر تامل اور فکر کے نام اسکا  
 شاہ شجاع میری زبان پر آیا امید ہے کہ قدم اوسکا اور چارہای اور باب اوسکے کے مبارک ہوئے بالٹیوں تاریخ کو ایک قصبہ مصرع اور  
 ایک بنو فیل راول کھان میں سیلیری کو محنت کیا سینے بیچ انھیں دفون کے خزانہ انتقال ہو جانے خواص خان کے کہ جاگیر اوسکی  
 بیچ ہمسہ کار قریح کے تھی چوٹی ایک باغی اوسکے کو در دیوان کو حرات کے محنت کیا سینے بالٹیوں اسی سینے کو اور پانسو ذات اور  
 سوار راجہ ہما سنگھ کا اٹھا و کیا سینے کہ چار ہزار ذاتی اور تین ہزار سوار میں ہما منصب علی خان تارکی کا کہ پہلے اس سے ساتھ خلاصہ خانی  
 کے سرزادہ ہوا و ہزار ذاتی اسی پانسو سوار مقرر ہوئے نیزہ بھی ایک محنت کیا واسطے کھنے بسنے کارون کے خیال کیا تھا سینے ملک میری  
 شکوہ دار طلاف واسطے مقرر یعنی سرزادہ خواجہ زنگار کے بنا وین تاریخ شامیوں میں اس سینے کو تمام با یا فرمایا سینے کہ لیکار وہاں تھری کرن ایک  
 لاکھ دس ہزار و پین تمام ہوئی تھی اور جو سرداری لشکر دکن کی عیا کہ می چا تھا خلاصہ طالع پندرہ سے نہ ہوئی دل میں آیا کہ فرزند کھٹکے تین مبارک  
 بابا خرم گل شانی رشداد کار خانی کی احوال اوسکے سے ظاہر ہے سردار لشکر فروری اثر کار کے ساتھ قوم خاص کے پیچھے سے اوسکے روٹ  
 ہون میں سچ اس واسطے پر دیکھو فرمان لکھا کہ روانہ صوبہ آہ آباد کو جو در میان ملکون محروسہ کے واقع ہو چکے ان دونوں کے کہ ہم اس جگہ میں  
 حفاظت اور بہت آدمیوں اوس ملک کے چٹواری کرے تاریخ اونیوں ماہ مذکور کو فرزند شہنہ بھائی داس واقع نویس برابہرہ کا پونجا کہ  
 شاہزادہ تاریخ بیسوں کو ساتھ حضرت اور خوشی کے شہر سے روانہ صوبہ مذکور کے ہوئے پہلی تاریخ اور ماہ کو طرہ مصرع واسطے مقرر راجہ ہما سنگھ  
 کے محنت کیا سینے اور لکھن شہنہ گیارہ تھی محنت ہوا اتحاد بیٹوں تاریخ کو چار ہزار سوار گھوڑے راجہ کا لشکر خان نے بھیجے تھے نیزہ کے  
 میر نعل اور حکومت سرکار مستھل کے بسبب پہلے جانے سید عبد الوارث کے کہ بجائے خواص خان کے اور حکومت سرکار قریح کے مقرر  
 ہوا تھا حاکم مقرر ہوا اور منصب اوسکا بشرط خدمت مذکور کے پانسو ذاتی اور سوار کے مقرر ہوا اکیوں تاریخ کو گزرا نہ کھان میں سیلیری کا  
 نظر سے گذرا تین ہزار ہزار اور اس گھوڑے اور پچیس ہزار اونٹ اور ایک زنجیر باغی تھا منصب قوالباش خان کا اصل واسطہ سے  
 دو سو ذاتی اور نہرہ ہزار مقرر تھا تینوں کو شہر جامع خان نے اعازت جاگیر کی پانی کہ جاگیر کے سر انجام فکر اور ولایت اپنی کا کر کے  
 بیج جائے وعدہ مقررہ کے حاضر ہوئے بیج اسی سال کے بلکہ دریل سال دسویں جلوس کے و با عظیم سینے ٹری بیج بعض جابون ہند  
 کے ظاہر ہوئی اور آٹا دس ہلاک پر گناٹ پنجاب سے مہارفتہ رفتہ بیچ شہر لاہور کے پونچی اور بہت مخلوق مسلمانوں اور ہندوؤں  
 اس چارہی میں تلف ہوئی تھیں اس سے سر نہاد اور در میان وواب سے واپس ایک اور پر گناٹ اطراف تک پونچی اور بہت کا فون  
 اور پر گئے ویران کیے اندون میں کم چور اور آدمیوں عمر رسیدہ اور توار بخون گذشتہ سے ظاہر ہوا کہ ایسا مرض کسی زمانے میں دیکھا  
 مشائے گیا سبب اسکا کھلا اور دمایاں سے مدافعت کیا گیا تو بعضوں نے کہا کہ جو دوسال خشکی ہوئی ہے اور بارش نہ ہوئی اس سبب

ہجہ اور مضمون نے بیان کیا کہ یہ سبب جنگی اور غزوت ہوا کے ہی مضمون تھے اور تادمین کیلئے حکم نزدیک اللہ رب العالمین کے ہے  
 فرما ہزاروی پر گردن تھکانی آدمی کیا کرے جو گردن نہ کرے فرمان پر پانچ پانچ میں سے بڑے پانچ ہزار روپے درج کے طور پر پاس واد  
 میر میران کہ دفتر شاہ اسماعیل ثانی کی تھی بات سودا گردن کے یہ عراق میں بھیجے گئے چھٹی تاریخ عند اشت علیخان بخشی کا اور  
 واقع نویس احمد آباد شامل اور پاس بات کے کہ عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ سبب اس بات کے کہ بعض مقدمات کو دل دیکھا نہیں  
 چاہتا تھا کہ داخل واقعہ گردن میں اور خلل مرضی اور سکی کے داخل واقعہ ہوئے مجھے لڑائی کی اور آدمی میرے اوپر بھیجے اور جو کوئی  
 کے ساتھ اسے لکھ لیا کر چنانچہ جنین کی یہ بات ٹھیکوڑی معلوم دی سننے چاہا کہ کیا رنگ اور اس کو نظر سے ڈا کر ضائع مطلق گردن آخر کار گردن  
 آیا کہ دیات خان کو احمد آباد بھیجا سینے تائبہ قضیہ اور کجہ جاکر اردیون بیغرض سے تحقیق کرے اگر یہ کاحقیقت میں سچ ہو تو عبداللہ خان کو  
 ہزار لیکر درگاہ پر حاضر ہووے اور نگہبانی احمد آباد کا فہم سردار خان بھائی اس کے کا موہے پہلے روانہ ہوئے دیات خان سے بیغرض  
 خان فیروز جنگ کے پاس بھیجی وہ نہایت اضطراب اور بے قراری کے ساتھ اپنے آپ کو گندگا قرار دیکر پیادہ باروانہ درگاہ کا چھوڑا خان  
 راستے میں خان فکور سے ملے اور اس کو خواب حال سے دیکھا چوسیا دلی راہ سے پیرنجی ہوئے تھے سواری دیکر چہرہ لیکر حاضر درگاہ  
 ہوا اور مقرب خان کہ خدمت گزاران قدیم اس درگاہ سے ہے ہمدشا ہزار دی کی سے درخواست صدی گوارت کی مجھے کیا ہی چوس اس طرح  
 حرکت عبداللہ خان سے وقوع میں آئی دل میں آتا ہے کہ رز و خدشا قدیم کی مثال کر اس کو سبب سے خان مذکور کے احمد آباد بھیجے  
 اطمین دون ساعت فیکل اختیار کر کے سات منظور کرانے حکومت و صاحب صوبہ کی صوبہ مذکور کے اس کو کارروائی ظاہری و باطنی کیا جینے  
 دشمن تاریخ اور پشمن بہادر خان حاکم قندھار کے چار ہزار زلات اور تین ہزار سوار تھا پاسنوفات کے زیادہ کیے گئے شوقی طعنہ دیا  
 کے تین کے نادران روزگار سے ہی اور فہن ہندی اور فارسی کو اس طرح بجا ہا کہ کہ رنگ گویا دل سے توافقی ساتھ خطاب اند خان کی کے سطر  
 اور دلخوش کیا اند زبان ہندی میں خوشی اور رحمت کو کہتے ہیں دن موئے اند کچھ ولایت ہندوستان کے آخر میں قہر کے سوانہیں  
 مقرب خان بیچ پگڑ کے اس کے کوطن آبا و اجداد اس کے کا ہی اور باغات لگائے ہوئے انہ کے زیادہ و دن تک یعنی دوسرے زیادہ تک  
 محافظت کر کے گھر کے کیوے کے ساتھ ہر روز بھیجا کرتا تھا جو یہ بات ایک قسم کے تعجبات سے تھی لکھی گئی آٹھویں تاریخ کو گھوڑا عراقی نادری  
 حمل بے با نام واسطے سواری کے ہاتھ تشریف خدشا کے اس کو فز و کو بھیجا گیا صورت رانا اور کرن لڑ کے اس کے کی شک ٹرا شون  
 جین جنگ کو فز اٹھائے کہ رنگ مہر سے ساتھ قدار اس ترکیب کے کہ وہ کہتے ہیں تراشیں بیج اسی تاریخ کے صورت نے تمام پایا اور  
 خیال میں آیا تو فرمایا نے کہ اگر لکھ کر بیچے کہ جب کہ دشمن میں بیج باغ کے جادوین جیسی بیون تاریخ کو مجلس شہسی موافق قاعدہ مقررہ کے مطابق  
 وزن اول چھ ہزار اور پاسنوجودہ تول سوئے کا ہوا اور بارہ وزن تک ہر وزن ساتھ ایک مجلس کے ہوتا ہی چاہے وزن دوسرے بارہ کا اور  
 وزن تیسرا شیم کا جو تھا اقسام مطہرات عذر اور شک سے مندل اور عود اور بان تک اسی طرح بارہ وزن تک تمام ہوتا ہی اور جو ہوا  
 سے موافق شمار سالگرہ شہ کے ایک کبرے کے زور اور ایک مجلس مرغ نمبی ایک مرغ فقیر وں اور درویشوں کو اور ان حضوں کا روپیہ کل کل ایک لاکھ  
 ہوتا ہی فقیر وں اور محتاج وں اور باب حاجت کو تقسیم کرین ہاڈوٹا کہ لعل کہ صابت خان نے عبداللہ خان سے فرمایا تھا لعل سے گزرا  
 اصحاب معلوم دیا لکھ لعل خوشنما ہی منصب خاصہ خان لعل کا ساتھ ہزاری زلات کے مقرر ہوا اور حکم دیا گیا کہ کبھی اس کے موافق اور سکی  
 جا کر کے خواہ دیوین اور جو کچھ کہ منصب دیات خان کے میں کے سبب مقدمات گذشتہ کے کم ہوا تھا موافق عرض کرنا اعتماد والدہ کے  
 سلامت دیا اور عبداللہ کو کہ کہ صوبہ دار ملک الوہ کا کیا تضرعت کیا اور مہربانی سے ایک خلعت اور گھوڑا اس کو مرحمت ہوا منصب  
 کلان جیلیری کا مقررہ فہم ہزار سوار مقرر ہوا اور حکم دیا کہ ولایت مذکور اس کو خواہ کی جاگیر میں دیوین اور جو سامت خدمت

سچ اسی تاریخ کے ہی ایک گھوڑا اور ایک ہاتھی اور شیر مع اور کچھ وہ اور خلعت پریم نرم خاصہ پارک سات خوشی تمام کے اپنی ولایت کی  
 نصبت ہوا اکتالیسویں تاریخ مقرب خان احمد آباد کو خلعت ہوا اور منصب اسکا پانچواں زاری ذات اور ڈھائی ہزار سوار تھے پانچواں زاری ذات  
 اور سوار قرار پایا اور خلعت خاصہ اندازاری مع کمر واریس کے مرحمت ہوا اور اس گھوڑے طویلہ خاصہ سے اور ایک بخر ہاتھی خاصہ اور  
 ایک قبضہ تلوار مع کے اسکو مرحمت ہوئی اور خوش ہو کر صوبہ گوردانہ ہو گیا اور مہینہ تاریخ معینے مہر کو خلعت سنگہ سپر کو سنگہ دھن اپنے  
 سے آیا اور خدمت ملازمت حاصل کی سولہویں تاریخ مرزا علی بیگ اکبر شاہی ولایت اوچے کے ورج جاگیر اسکی کے مقرر تھی اگر ملازمت حاصل  
 کی ہزار روپیہ نہ گذرانے اور ایک ہاتھی کہ ایک زمیندار کا تھا اور حکم ہوا تھا کہ اسے لے دے لایا اکتالیسویں تاریخ کو نذرانہ قلب الملک حاکم  
 کو لکھنؤ کا کہ شامل چند آلات معجم کا تھا نظریے گذرا اور منصب جدید کا سہ ماہہ کا اصل اور اضافہ سے ہزاری ذات اور جو سو سوار اور  
 ہوا جمعہ کی رات بائیسویں تاریخ کو مرزا علی بیگ کہ اکالیسویں برس کی عمر ہو گئی تھی مرگیا اس درودت نہ کہ ابھی جمعی خدین اس سے سزاغما  
 پائین بلا منصب اس کے کارفرمہ رفتہ چار ہزار تک پونچا جو انان کریم الطبع سے ایسا تھا کہ فرزند اور دل شک نہ کیا طبع ملتی بھی رکھتا تھا اور  
 کہ نیکیت کے واسطے روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگوار عین الدین کے گلیا تھا احوال اسکا متغیر ہوا اور وفات کی سننے اور اسکو اسی مقام تک  
 میں مدخون کر دیا اور مین بسوقت الچون عادل خان جیالوری کو خلعت کرنا تھا تو سفارش کی تھی سینے لکھو ولایت مذکور میں کوئی شہ باز  
 نامی یا کشتی گیر یہ ہو عادل خان سے کہ مین کہ ہمارے لیے بھیجے بعد ایک مدت کے اچھی بھر کشتی شری علی نام نزل اڑہ کہ کچا پور کی کشتی  
 تھا اور کشتی گیری اور ورزش میں کمال مہارت رکھتا تھا مع چند آدمیوں شمشیر باز کے لائے شمشیر باز خود غاہر مہرے کر شری علی کو سات پانچ  
 پہلو انون اور کشتی گیر دن کے لڑایا کوئی مقابلہ نہ کر سکا خلعت اور ہزار روپیہ اور ایک ہاتھی اسکو مرحمت ہوا کیونکہ بہت خوش ترکیب اور  
 زود آؤ غاہر ہوا اسکو ورج ملازمت کے ملا کر ایس رکھا اور خطاب پہلوان پائے تخت کا دیا منصب رجاگیر دیکر رعایت تمام رکھی اور چوبیس  
 تاریخ دیانت خان کے واسطے لینے عبداللہ خان فرد جنگ کے سینے مقرر فرمایا تھا اسکو حاضر لاکر ملازمت خدمت حاصل کی اور ایک سو  
 مہر نہ گذرانی سچ اسی تاریخ کے راماس ملدر راجہ سنگہ کو کامرہ راجپوت سے سچ خدمت دکن کے وفات پائی تھی سات ہزار ذات اور  
 پانسو سوار کی سزاغما پائی جو عبداللہ خان سے قصصیات وقوع مین آئی تھی بابا خرم خوش گنا ہون اپنے کا ایک تھا چھبیسویں تاریخ غافل  
 بابا خرم کے سینے حکم گردش کا دیا از روی شرمندگی تمام کے ملازمت کی ایک سو مہر اور ایک ہزار روپیہ نہ گذرانا جو پہلے آئے الچیون اور خان  
 کے سے قرار یافتہ مین یون تھا کہ بابا خرم کو مہر اول کو کے خود متوجہ دکن ہون مین اور اس مہم کو کہ واسطے بعضے کاروں کے سچ تامل کے  
 پڑی جو درستی و دن اسواسطے سینے حکم کیا تھا کہ مہر دینا دارون دکن کے تین بغیر شانہ زادہ سے دوسرا کوئی عرض نہ کرے سچ اندون کے  
 شانہ زادہ الچیون کو ملازمت مین لایا اور عرض گذرانی بعد مقام قضی خان سے راجہ مان اور کسر راجک خان مذکور کی دگاہ مین آئے  
 تھے سچ اسی تاریخ کے راجہ مان کو موافق عرض کرنے اتفاق والدہ کے واسطے ایک مہر دار کے لے آئے کے قلعہ کا گڑھ پر مقرر کیا سینے  
 اور ایک جماعت آدمیوں کی ہمراہ اس کے بھیجی اور اسکی بھیجی اور اسکی کو موافق حالت اس کے سات انعام اور گھوڑے اور ہاتھی اور خلعت اور  
 زر کے دل خوش کیا اور خلعت دی پچھے چند روز کے بعد ملتہ خان کہ بہت دل شکستہ ہو گیا تھا غایب اور اسکو دی اور حسب التماس  
 بابا خرم کے منجھ مع مرحمت کیا سینے اور حکم ہوا کہ منصب اسکا بدستور برقرار ہو کر ملازمت فرزند مذکور کے قیانت خدمت دکن سے  
 تاریخ ۲۸ راجان کو منصب وزیر خاں کر سچ ملازمت بابا پور کے رہتا تھا دو ہزار ذات اور ہزار سوار اصل و اضافہ سے حکم دیا چوتھی تاریخ  
 حشر کو کہ انیری سنگہ لاد واسطے مقلد اور خبر داری اسکی کے مقرر تھا بسبب بعض خیالات سمعت خان کو سوئپ کو خیال خاصہ اسکو  
 محنت ہوا اسوقت بابان کو مطابق خبر مین شوال کی محرم رضا بیگ نام ایک شخص کرداری پانچ لے بطریق مہارت کے بھیجا تھا ملازمت

حاصل کی پیچھے ادا کرنے رسمن کو ریش اور سجدہ اور تسلیم کی اور خط پیش کیا اور جو کھوٹے اور صفحہ کرایا تھا انہیں سے گذرے وہ جو کچھ لکھا اور کلامیہ بجا تھا تمام از روئے دوستی اور صداقت کے تھا ایلمی کو اوسو تاج معص او خلعت مرحمت کیا اور جو کچھ کتابت میں اعلیٰ رقم دوستی اور محبت کا کیا تھا اچھا معلوم دیا کچھ دوسو کو کتابت کے داخل جہانگیر نامہ ہو کر

### نقل کتابت دار اسے ایران

ہمازگی گلستان اخلاص و عقیدت اور سیرانی بوستان اعتقاد و عبودیت کی بیچ نیایش اوس مہبود کے موجود ہے کہ جسے افسر دولت افغان بگزیدگان عرصہ فرمانروائی گذر دیہ سلطنت و احلال شہسواران میدان جہانگشائی کو جو اس توفیقات ناقصا سے آکر سترہ کر کے ساتھ توفیق کے طرف شاہراہ ترویج دین و دولت اور انتظام ملک ملت کے ہدایت کی اور جو وسعت آبادی کو گنجائش شدہ کی مراتب شایب اوس کے سے کلائی پرستش کے نہیں ہے اس واسطے بہتر ہے کہ پاسبی فکر کو طے کرنے اس راہ حیرت افزا سے جدا کر کے ہاتھ طلب بخت کا بیج دامان بقدر حضرت سلطان رسل بادی بل سید الکمل فی اہل علیہ الصلوٰۃ کو سلام اور حضرت انجیر کی شفیعیان روزگار میں خصوصاً شاہ ادایا سر و اصفا علی رضی رحمہ اللہ تعالیٰ کا فرزا صان بجا رکومت یزدانی اور جو بہر بان دیار رحمت ربانی ہیں مضبوط کر کے کچھ مختصر نسبت معنوی اور قرب باطنی کے کیشیں بناد بہت حقیقت شناسان دور میں اور آگاہ دلائل حق گردین کی بے جلوہ گاہ طور میں لاوے مرآت ضمیر افزا اور آئینہ خاطر فیض کسرت میں کہ نوز حاصل کرنے والا انوار ولایت سے اور روشن شمع ہدایت سے جو فغنی اور محتجب ہے کہ عالم میں کوئی شیخ محبت سے تر نہیں ادا کوئی امر مثل الفت کے لائق نہیں اس واسطے کہ انتظام اس عالم کون و دنا کا اور محبت اہل الفت کے آیا ہی خوش فہم دل کو قبول کرنے والا بر تو کتابت محبت کا مہر کہ جہان جان اور عالم ابرام کو طاعت شست سے پاک کیا اچھا بندہ کہ یہ شریف رضیہ اور طریقہ فریدیہ نے از روئے داشت اور کتابت کے درمیان ان دونوں سلسلوں عالی کے ثبوت یا باہمی اور شہرہ اتحاد اور آوازہ و دو کا مانند حرکت سہرا و نوز غرضیکہ کے مبیض زمین میں مشہور رخسار ہر نیکخواہ عاقبت انزیش اور حقیقت گردین و فاکیش کا ہوا ہی سونہر اتحاد و دوستی اور الفت قدیمی کے کہ درمیان اس اخلاص شہار و داس براؤنا ملاو کے جو محبت و محبتی نے اس مرتبہ مستحکم پایا کہ جو مقصد اس صبر کا ہوں مصدعہ اندر غلط کم کن تمام یا تو مبنی اور توافق صوری و معنوی اس حد تک پہنچی کہ دوئی اور جہانی کو درمیان ہمارے اور تمہارے دنیا و عقبے میں گنجائش نہی اس مہنی کے طور سے گلزار دوستی نے سرسبز پائی اور غنہ آرزو ایسا کھلا کہ بل جان میشتاقی اور مرغ و پر کی اشتیاق کی طرح اوس کے عمدہ شکر سے باہر نہیں آسکتا اب خواہش ہمہ محبت تاثیر کی یہ خبر کہ آجے بعد ایک شخص طرز دانان بساط عزت سے ہمیشہ ہمہ پیشگیل الش کا ہوا کرے اور جو نعمت پناہ عزت و سنگاہ محمد سین علی کی سبقت ارادت اور اخلاص اس خاندان کو ساتھ نسبت خدمت اور اختصاص کو ساتھ اوس بہتان رفت نشان کے ملا ہوا کہ گناہی اور ساتھ و فروع عقل و گیاست کے موصوف اور طرز خدمت سلاطین سے واقف ہو ادا و ضلع اوس کے پسندیدہ ہماری خاطر انشرف کے ہیں اور پہلے اس طرح دہ سے درستی انجیر کے کاموں کے کہ ان میں تاخیر واقع ہوئی مقرر ہوا تھا اور سوا اسکے بہت خدمتین اوس سے متعلق یقین سوا کے کھڑا وارس کام کا بجا بہت معفو دیوئے کلمات رسمہ کے فیما بین سے ایسے شخص کو کہ فرج اداں اوس بادشاہ عالیجاہ کا بھائی معین و ملا ہوا ہونے کو جو بھیم سرکار اس دستدار بیر پاک کے ہوا ز قسم اعتقاد اور اجاس سے اس لاپت کے تمھارے ملا خطہ میں پیش کرے ہر جس چیز کو کہ پسند خاطر اقدس تمھاری کا جائے وہ زیادہ اس طرح سے بھیجی جاوے اور بعد اسکے کہ اوس سے خدمتین حسب دواخواہ طور میں آؤں گی خاطر شریف اوس سے بخشودہ ہو سوا اس حال میں اگر توقف اوس کا دہان پروافق مزاج اقدس کے ہو خدمت شریف میں شہد گاہ اور اگر لائق خدمتگاری کے جائیں اوسکو واسطے فیصلہ دہات کے اس ولایت میں مقرر فرما دین یا جاباے اوس کے اور کسی شخص کو

کیا بابت اس امر کی رکھتا جو تین کرین اور جو سفارش کرتے درباب خریداری جو امر فقیدہ خصوصاً واسطے چند قطعہ لعل کے کہ اس سلطنت میں تھے اور ایک اور تین کا بنام نامی آباد اور جدا دوس والا دو دان خرین ہر دو بوجہ وقف شرعی کے سب سر کا نصف اشرف کے حاکم رکھتا تھا چاقی چلی مذکور کے فرما کی تھی تو حکم امید یہ تھی کہ جو کا متعلق اس سلطنت کے ہوا زردی بے تکلفی اور بیگانگی کے اوس حکم کو خیر کجائے ہر چند کہ ملک ایران کو مختصر حاکم قابل رجوع ہے کاموں کے نہیں جانتے ہو لیکن میں ایسی خبروں کے ادا سے عمدہ رہا ہوتا ہوں اور دو دو لعلوں مذکور کو بصلاح علما اور قضا کے سر کا نصف اشرف میں سے لیکر رکھا ہے اور وہ صندوقہ کہ فرنگ سے میرے واسطے لائے تھے اور لائق کے تھا کہ وہ لعل اور تین رکھ کر رکھا تھا دوسرے واسطے بھیجا جاوے جب چلی مذکور نے اوس کو رکھا دوسرے واسطے اپنے کیا تو سینے جانا کہ خاطر خاطر تھاری عجیب غریب چیزوں کی طرف مائل ہوا اس واسطے اپنے اوستادان کا راقی کو حکم دیا کہ اوس کو جو سیاف و آہستہ ترین ایشاد تھا لے بعد دستی سکے قلعہ لعل خدمت عالی میں روانہ کرنا ہوں اور جو خاطر محبت ذخیرہ میرے واسطے رکھو اپنے ابواب اتحاد کے متعلق ہر اور تھاری طرف سے خوشداس التفات کی مشام محبت میں نہیں آتی اس واسطے میں اپنے ایک منکھل اور معتد قدیمی محمد رضا بیگ نامی کو کہ لو لیکن سے آج تک میری ملازمت میں رہا ہے واسطے تحقیق اس معنی کے ملازمت عالی میں روانہ کرنا ہوں اور جو بعضی باتیں اس سے بانی کسی ہیں وہ اونکو ہنگام خلوت میں عرض کرے گا اور سعادت آثار اخلاص شامی محمد قاسم بیگ برادر چلی مذکور کو ملازم میرا ہے واسطے دستی بھجھد اوس کے بھیجا ہے امید ہے کہ بر خلاف گذشتہ کے بالکل رافع حجاب جدائی فرما کر جو چیزیں کو پسند تھاری خاطر اشرف کی ہوں بل تکلف واسطے پونچھا ہے ان کے گئے اشارہ فرماتے رہو اور ان دونوں شخصوں کو جلد خدمت فرما کر کمالات صبر کی ہمال اپنے سے خوشحال اور بہتر نامیدات ربانی اور توفیقات سبحانی قرین ایام دولت قادمہ اور رفیق روزگار خلافت

تھارے کی ہو جو فقط

کیشندہ کو اٹھارہ دین شوال کی پیش خیمہ فرزند باخرم کا واسطے تسخیر دکن کے امیر سے نکلا کہ فرزند کو بطور ہر اول کے آگے چلے میں بعد ریات اجداد واسطے متوجہ ہوں اور دو خیمہ کو اوس میں تاریخ دولت خاندانی بھی اوس طرف روانہ ہوا اور منصب راجہ سوچ مل کا کہ میرا ہی شہزادے میں مقرر ہوا تھا اصل واسطہ وہ ہزاری ذات و سوار کا مقرر ہوا اور شب فزودم آبان کو کہ میں سعادت معبودہ عسکری میں تھا اور بعض اہل ارادت و تنگرا حاضر خدمت تھے اور حسب اتفاق سے محمد رضا بیگ انجی دار اسے ایران بھی وہاں حاضر تھا ایک آنکھ بند کرنے چھ گھڑی رات کے آگرا پر بند کر کے کوٹھے کے بیٹھا اور بہت کراٹھا تھا چنانچہ اکثر آدمی اوس کے معلوم کرنے سے عاجز تھے سینے بند و قنکر اور اس طرف کہ اوس کو دیکھتے تھے سر کی ٹوگولی اوس کے کئی گوشے کے ہو گیا حاضرین متعجب ہو گئے اور لب سب نے ساتھ حسین و آفرین کے لکھو لا پھر اسی رات کو قاصدان بھائی عباس سے کچھ باتیں دریافت کی کہ میں بیان کیا کہ نوبت چرخ منقش تہی مرزا کے آئی تھیں پوچھا کہ مدت سے یہ بات دل میں تھی بیان کرو گا اوزخون سے کہ اگر قتل اوس کا اسی روز ہو گیا تھا تا تو اکتبہ وہ قصہ شاہ کا کہ آج شب باہر بادشاہ کو معلوم ہوئی مرزا داہم منصب مرزا حسن اور مرزا ستم کا بیچ انھیں دونوں کے اہل اور ہتھیار سے ہزاری ذات اور تین سو سوار کا شخص ہوا اور منصب محمد خان کا کہ اور حضرت بخشید گری اوس لشکر کے ہمراہ بلا خرم کے گیا تھا معین تھا ہزاری ذات اور دعائی موسو کا قرار پایا جمعہ کو بیسویں تاریخ ساعت رخصت بلا خرم کی ہوئی آخری ساعت اوس روز کو بیچ رخصت خانہ کے آدمیوں خاص اور عام اپنے کو مسلح اور کل سوار اندر در و فافے کے لاکر نظر سے گذرانی اور عنایات ظاہری سے کہ ساتھ فرزند کو رکے واقع ہوئی خطاب شاہی ہوا فرزند اسم اوس کے کا کیا اور فرمایا گیا کہ اوس کے تین محسنے بعد سلطان خورہ کا کہتے ہیں اور خلعت اور چارونج مع کے گرد موشی کے ہوئے تھے اور ایک گھوڑا عراقی مع تین معہ اور ایک گھوڑا ترکی اور ایک گھوڑا

تمام شہزادہ  
شاہ عباس

خطاب شاہی  
شہزادہ جهان

خاصہ بنی اللہ نام اور ایک رقعہ طرز نگیزی کہ اوپر شیعہ متوجہ ہوا اور شیعہ مصرعہ بابت لہ خاکی اور کچھ فتح گیر می قلہ احمدنگ کے ہاتھ لگے تھے اور پرتگہ بہت نامی اور مشہور اور خیر مصرعہ او سکو محنت ہوئے ساتھ لیاقت تمام متوجہ ہوا امید کر دیا وجہ اسکا ہے وہ ہر کچھ اس خدمت کے سرخرو ہوئے اور ہر ایک امیر و نادر و نصیب اروں کو بقدر مراتب اور سکے کے گھڑا اور خلعت و محنت ہوا اور شیعہ خاصہ اپنی کمر سے کھو کر عبد اللہ خان فیروز جنگ کو محنت کی سینے جو دیانت خان ہمراہ شازارے کے سین کی تھامدست عرض کر رہا خواجہ قاسم علی خان کو محنت فزانی پہلا اس سے چوراہا و خزانہ سرکاری کے کر گزارنے میں اسی روپیہ لے گئے تھے اگر دھوڑہ کو قوال کے تھا بچے چند روز کے چند آدمی اور ان میں سے ہاتھ سرداروں کے کے قول نام رکھتا تھا آئے اور کڑا کڑا اوس سے بڑے بھی ظاہر ہوا جو دل میں آیا کہ اویںوں نے اگر قسم کی دلیری کو بے انکساریست عظیم میں بھیجا چاہیے ہر ایک ایک سیاست خاص میں بھیجا کہ قول کے سردار لکھا تھا فرمایا کہ کیسی پیر ہاتھی کے ڈالداو سنے کا اگر حکم ہووے ہاتھی سے لڑتا ہوں میں کسا میں نے ایسے ہی ہوا ایک ہاتھی بڑست ملگا اور سفر کیا بلکہ تلوار ہاتھ اوس کے میں دیکر ہاتھی کے رو برو کیا چند مرتبہ ہاتھی نے اوسکو مارا کڑا ہتھوڑیاک باوصف دیکھنے سیاست کے براہ ان اوس کے پر گزرتے قائم حواس رہا اور جگہ سے نہ ہلا و لی طرح سر مردانہ اور دلیرانہ فوج ہاتھی کے سونڈ میں پونچھا دے اور ایسا کیا کہ ہاتھی حاکم کرنے سے اوسکی طرف بہت راجت حال دیکھا سینے فرمایا کہ دلیری اور مردانگی اوس کے سر دار ہوتھوڑی سی دیر کے سبقت تھا بد ذاتی اور دونوں طبق ہوئے جگہ در مقام اپنے کی یاد کر کے بھاگایا بات مجھو بری معلوم ہوئی جاگہ داروں سے کہیا کہ اوسکو ڈھونڈ لاء اتفاق سے دوسرے مرتبہ بھی گرفتار ہو گیا ایک حکم دیا سینے کہ اوس ناسپاس قہر شناس کو حلق سے پھینچیں مضمون کیا ہوا شیخ سعدی رحمتہ اللہ کا مطابق حال اوس کے کے آیا مصرعہ غایت کی بیٹریے کا بچہ بیٹہ یاہو تھا ہے اور اگر ہاتھ آدمی کے پردہش پاسے ہو تو بدین غرہ و قیامہ کو مطابق لکھیں وہ ابان کی پیچھے اوس کے کچھ بچہ کھڑی دن گذار غیرت اور ساتھ ہتھوڑی دست کے ابھیرے اور رقعہ فزانی کے جہاز ڈھوڑے جوئے جاتے تھے سوار ہو کر آیا میں اور حکم دیا سینے کہ اکثر امراتھ پر سوار ہو کر ہمراہ میرے ہوں اور قریب چھپی کے آفتاب او پاؤں کم روکوس باقی دوسرے گاؤں میں اور زمین ہنود کہتے ہیں کہ اگر طرف شرق کے بادشاہ یا کوئی بزرگ جاوے اور ارادہ ملک لینے کے تو ہاتھی دندان دار پر سوار ہووے اگر غرب کی طرف جاوے اور کھوڑے کی نگ کے سوار ہووے اور اگر شمال کی طرف اور بڑا مال اور سنگا سگ اگر جنوب کو جاوے اور ہتھوڑے کے سوار ہو کر عالم ارب سے چکر اور محل کے سوار کرتے ہیں تین برس پچھلے دن کم جمیع میں توقف کیا آبادی ابھیر کو کھجور قبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور خواجہ حضرت عین الدین چشتی بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پڑا قلم دوسری سے جانتے ہیں ہوا اوسکی اعتدالی بخیر شرق اوسکا دارا اختلاف اگرہ ہر شمال قصبات دہلی جنوب اوسکا صوبہ گجرات ہوا اور غرب اوسکا ملتان اور دیا پور گجرات ولایت کی تمام گجرات ہر آب دشواری سے زمین کلان لکھ مارا اوسکی کھیتی کا باران پر جاوہ معتدل تمام ہوتا ہے اور گرمی اوسکی اگرہ سے ملگا ترماس صوبہ سے چھپاتی ہزار سوار اور تین لاکھ چار ہزار دہ راجپوت وقت لطافتی کے کھلتے ہیں اس آبادی میں دقوال کلان واقع ہیں ایک کو نیل لال اور دوسرے کو نل سا کہتے ہیں نیل لال خراب ہوا اور بند اوسکا کھلا ہوا اور دونوں میں حکم کیا سینے کہ اوسکو نیکر دو اور دانسا سگر کو رہنے دو کھاسے کرایات اقبال کا نزول چندت سے اب ہوا یہ راج ہے تال منکور دیرہ کوس اور پانچ طباب بچے ایام قیام کے فوجیہ شہادت روضہ منورہ مقدسہ حضرت خواجہ خواجگان نہار گرجاب عین الدین چشتی سمجھتی رحمتہ اللہ علیہ وارک سینے اور پندرہ مرتبہ اکی نال بھلا کو گیا اور آٹھ مرتبہ پونر کے دیکھنے کو گیا پاس مرتبہ شیر کے شکار کو گیا میں پندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سید گوش اور تین لکھا اور بیست گونہ یعنی بارہ کھٹے اور نوے ہرن اور اسی منکور لینے بجا نور اور تین سو چالیس مرغابی شکار کیا سینے گاؤں دوسرے میں شہر مقام ہوئے اس جگہ سے پچھلے گاؤں بارہ مرغابی شکار کیا ۲۴ کو دیور گئے سے کوچ کیا اور گاؤں دسہ واسے کو دیور گئے سے کوچ کیا

کو سچے نزول اجلال فرمایا ایک باقی تھے کہ دن محمد خان کو مرحمت کیا میں دوسرے دن اس مکان میں اتفاق گذرنے کا ہوا ایک شکار  
 اور شکار کی اور دوست واسطے فخر اولیٰ خرم کے تھے میں نے تیسویں تاریخ میں آؤ کو گاؤن مذکور سے کوچ ہوا چھ گاؤن ماہان  
 کہ سواد کو سقا نزول اجلال فرمایا درمیان راستے کے چھ قطعہ مرغابی وغیرہ شکار ہوئے جو تھی تاریخ ذریعہ کو س نہیں چلے تھے  
 نواح رام سرکہ تعلق نور جان بیگم دارمحل نزول جاہ اور اجلال کی ہوئی آٹھ فرار و یک میان اسجگہ بھڑے ایک میترک کو خدمت کا زمانہ  
 سے سات ماہات اندخان کے فرمایا میں پانچویں دن سات ہرن اور ایک کلنگ اور پندرہ مچلی شکار ہوئے دوسرے دن جگت سنگر  
 کنور کنر گھوڑا اور خلعت پارکے روانہ وطن اپنے کو ہوا سات کیشود اس لالہ کو بھی گھوڑا مرحمت ہوا ایک بیچہ باقی الدواخان افغان کو تین  
 مہاجر اسی دن کے ایک بارہ سینگ اور تین ہرن اور سات مچلی اور دو مرغابی شکار کی برفوت جو نے راجہ سیانگہ کہ تینان لشکر شگش سے تھا  
 بھی انھیں دونوں میں سنی گئی اور ساتویں کو تین ہرن اور پانچ مرغابی اور شکار کاغذ شکار کیا دن جموات اور شب جمعہ کو جو رام سرکہ کلنگ  
 کے تھا شین اور صورت معانداری کی اور جو کئی آلات منع اور اسباب نفیس اور ہر شے سے نذرانہ خطر سے گذرا اور رات  
 کے وقت تالابوں میں روشنی کرائی گئی فی الجملہ مجلس سات تربیت شاپستہ کے ہوئی آخر دن جموات کو امیر کوں بولار بھی اکثر کو حکم  
 پہلا کا دیا گیا چھ سفر و شکاری کے بھی ہمیدہ شستی ساتھ رہتی ہے تاکہ ملاح اوسکو پہنچتے تھیں اور کشتی پر سوار ہو کر توجہ شکار مجلس کا ہون  
 ایک کشتی پر سوار ہو کر شکار مچلی کے کیا مع ہر اسبان تھوڑی سی دیر میں اڑتا نہیں پھیل کلان جال میں آئیں بلکھت اوس میں سے سم و ہر  
 کیسی بقی رات کے وقت اپنی حضور کی کے نوکر دن کو تقسیم کی میں واقع تاریخ تیرہویں رام سر سے کوچ ہوا چار کوں تک شکار کرتے  
 ہوئے گاؤن بلودہ میں پونچا دوسرے دن مقام کیا سولویں تاریخ کو ساتویں کوں چکر موضع نہال محل میں نزول اجلال کیا اٹھارہویں کو  
 کوچ ہوا راستہ سواد کوں قطع ہوا آج کے دن ایک باقی محمد رضا بیگ لچلی دارمیری ایران کو عنایت ہوا مقام جہنہ میں گیا دن بیسویں کو  
 کوچ کر کے دیوگاؤن میں منزل کی تین کوں کا راستہ شکار کرتے ہوئے طے ہوا اس منزل میں مقام رہا پچھلے دن سے ارادہ شکار کے  
 سے سوار ہوا اس منزل میں ایک عجیب دیکھا گیا پہلے اس سے کم وہاں پونچیں خواجہ سرکار کے نال پر جو گیا کہ اس مکان میں  
 واقع ہو دو نیچے سلس کے قسم کا لگ سے کہ جانور پر کڑ لیے تھے رات کے وقت کہ وہاں سور و لشکر اقبال ہوا دو خان کلان گرد و غلام کے  
 فریاد کرتے ہوئے پھر نے لگا کر پکڑا سے اس نال کے غلغلہ کھڑا تھا جیسا کہ کسی نے اونہ نظر کیا ہو نفس الامر غلامانہ فریاد کرتے تھے  
 اور بلا وحشت اور ہشت سامنے آئے دل میں آیا کہ اہل بیت کسی نے ظلم کیا ہے چنانچہ دریافت کیا گیا تو حقیقت میں خواجہ سرکار  
 نے دو نیچے کڑ لیے تھے لاکر نظر میں گذرانے جو خان زون نے آواز بچوں کی سنی بیٹا بانہ اپنے بچوں کے سر پر گین اور جو لالہ تھیں اور  
 قسم قسم کی غمخواری کرتی تھیں آخر کار اون بچوں کو پروں میں لیکر اڑتی ہوئی شوق سے طرف ہستان کے متوجہ ہوئیں تیسویں کو کوچ  
 کر کے پونے چار کوں طے کیے اور گاؤن بھاسو میں پونچے کا دن اسجگہ مقام ہوا ہر دن شکار کو جا تھے چھ بیسویں کوچ ہوا موضع  
 کاگل میں بوبہ قطع ہونے دو کوں کے پونچے اور ساتویں کوں کو منصب بدیع الزمان ولد مرزا شاہ رخ ازاصل و اضافہ کے مژدہ ہزار  
 ذات اور ساتھیات سو سوار ہر ہر ہوئے اونیسویں کو کوچ ہوا پونے تین کوں قطع کر کے موضع لارہ میں مقام ہوا یہ دن موافق  
 عید قربان کے گذرا فرمایا لوازمات اوس کے لارہ دن روانہ ہوئے اجیر سے آجنگ کہ تیسری تاریخ ماہ آؤ کی ہر سر سٹھ میل گاؤ  
 اور ہرن وغیرہ دسینش قطعہ مرغابی اور سوہے اوس کے شکار ہوا تھا دوسرے کو اس صینی کو لارہ سے کوچ ہوا تین کوں اور دس  
 جرمیہ شکار کرتے ہوئے قطعہ کار گاؤن کا گلوہ کے جا کر منزل اور مقام ہوا جو تھی تاریخ کوچ ہوا ساتویں کوں چلے موضع سوتہ  
 میں منزل ہوئی پچیسویں تاریخ ساڑھے چار کوں چکر موضع پر دارمیں نزول ہوا ساتویں کو مقام تھا پچاس مرغابی اور چودہ قلعہ باغ



شکار چھوڑ دوسرے دن بھی مقام رہا اس دن ستائیس مرغابی شکار کیں انہیں دن کوچ ہوا۔ چار کوس جا کر شکار کرتے ہوئے منزل خوشی تال پر جا کر اترے اس منزل میں عرضداشت مستمندان کی آئی کہ جوگز دولایت ران محل کے نزول شاہ خورم ہوا اور وہ تاجپوش سے خوف کھا کر اودے پور آکر کہہ سجدہ منزل جاگیر اوسکے کی تھی ملازمت حاصل کی اور تمام شہرین اور آداب بجالایا کوئی دقیقہ درنگ نہ کیا شاہ خورم نے رعایت اوسکی کر کے خلعت چار قب اور شیر مرغ اور کپڑے صبح اور گھوڑا مرغابی اور ترکی اور باقی دیکر اوسکو خوش کیا اور عزت کے ساتھ رخصت کیا اور فرزندوں اور نزدیکوں اوسکے کو بھی خانا اور نذرانہ اوسکے سے کہ بلخ بخیر باقی اور ستائیس گھوڑے اور خاچے بھرے ہوئے جواہرات کے اور صیغ آلات کے تھے تین گھوڑے لیکر سب اوسکو واپس کر دیے اور قرار پایا کہ انکا اور سکا کر بیچ اس مہم کے ساتھ نہرا اور پانسو سوار کے ساتھ بابا خورم کے ہے دسویں تاریخ کو ان کے راجہ مہارنگ کے اپنے وطن کی جاگیر سے آکر بیچ گروہ رہتنبو کے ملازمت حاصل کی اور سرخیہ فیمل اور گھوڑے ننگ گدائے اور ہر ایک سنے لائق اپنے حال کے سرفرازی پا کر جو بیٹے غلام مذکور محل صدور ریات بلال کا ہوا قیدیوں کو جو اوسمیں قید تھے ہند ایک کو رہا کیا بیٹے بیچ اچھکے کے دو دن مقام رہا اور ہر روز شکار کو جاتا تھا اور کھٹہ قطع مرغابی اور قتلداغ شکار ہوا بارہویں تاریخ کو کوچ کر کے بعد طے ہونے جا کر کس کے موضع کو ملہ میں نزول ریات اقبال کا ہوا اور میان راہ چودہ مرغابی اور ایک ہرن شکار کیا بیٹے چودہویں تاریخ پونے جا کوس قطع کر کے گروہ موضع اکٹوہ کے منزل ہوئی اور کرا اس نبل گا دوا در بارہ قطع کر دیا گئے غیرہ آتش راہ میں شکار ہوئے اسی تاریخ کے آٹھنا حاصل کر کے نیابت اعتماد والدہ کے بیچ حکومت لاہور کے معین سپہ بختاب فاضل خانی کے سر بلند ہوا بیچ اس منزل کے دو تھانہ پائی کو اوپر کنا رتے ایسے ایک تالاب کے کو اکپا تھا کہ نہایت صفائی اور لطافت رکھتا تھا اسدواسطے دوسرے دن اس منزل میں مقام رہا آخر اسے روز کو شکار مرغابی کی طرف توجہ کر کے بیٹے سپر چھوٹا مہابت خان بہرہ ونام بیچ اس منزل کے قطع رہتنبو سے اگر ملاوٹ حاصل کر کے دیرخیہ باقی لایا تھا دونوں داخل قیدیوں خاصہ میں ہو گئے نصفی میثانات کے تین کے ساتھ خطاب خانی اور اضافہ سرفراز کر کے بخنے اور واقعہ بخنی اور واقعہ نویں صوبہ گوات کا کیا بیٹے ساتویں تاریخ ساڑھے چار کوس قطع کر کے محل پر منزل ہوئی بیچ دن مقام کے ایک قطع مرغابی اور تین تیس تیر شکار کیے جو شکار خان کو سبب ناسازگار سی ہوا جانے اوسکے کے خان دوران سے طلب کیا تھا اس منزل سے عابد خان کو بھیجے اوسکے اور خدمت پیشگیری اور واقعہ نویں کے مقرر کیا گیا اوسمیں تاریخ کو کوچ ہوا سو او کوس چکر متصل نواح کو اکپہ کے اوپر کنا رہ دریا کی چیل کے واقعہ ہے منزل کے بسبب خوبی بجلا اور لطافت آب و ہوا نے تین دن تک توقف رہا ہر روز نشی میں سوار ہو کر کے شکار مرغابی کے واسطے اور سیر اور شست دریا کی مذکور کے بائیسویں تاریخ کو کوچ کر کے شکار کھیلے ہوئے ساڑھے چار کوس کے اوپر موضع سلطانپور اور چیلہ میں اترنا ہوا مقام واسطے دن میران صدر جہان کو بھیجا روپیہ دیکر اوسکو اوسکی جگہ کر جاگیر سقرہ قحی روانہ کیا اور نہرا روپیہ اور بیچ کو مہمت سپر چھوٹا بیچ کو کوچ کر کے ساڑھے تین کوس کے قطع کر کے ہوا اور شکار کھیلے ہوئے موضع انہو میں محل نزول ہوا ضابطہ کے واسطے ایک مقام اور ایک کوچ مقرر رکھا ستائیسویں دن کوچ فرما چار کوس اور ایک بلخ شکار کرتے ہوئے موضع اودہ میں منزل کی اس منزل میں روز بھر ناچا بیچ اسی جینے کے چار سو سوار جو دن کا شکار کھیلنا ستائیس تیر اور ایک سو پانچوے قتلداغ اور ایک سار اس اور سات قطع کر دیا اور اکٹوہ اٹھارہ مرغابی اور ایک خرگوش غرہ بن موافق بارہویں محرم ۱۰۸۷ کو باجل کشیدیوں میں بیٹھکر متوجہ آگے کی منزل کا ہوا ایک گھڑی دن باقی رہے سبج حوالی رہا پھیرہ میں مکمل اقامت کا تھا جو بیچ چار کوس اور نہرا مرید رستہ قطع کیا اور بیچ تیر مارے اور بیچ انھیں دنوں کے اکس آدمیوں امیرون مقتدان وکن سے جو تھے خلعت مستانی بیچ پانچ گھنٹہ کے



اس نہایت کے ساتھ سالہا سال نہیں لائے تھے کیونکہ ایک خواجہ کے چند قسم کے میوے حاصل لائے کہ خربزہ کاریز کے اور خربزہ خوشاب کے اور کابل کے اور کمر قندار و بخشان کے اور سیب سمندر اور کشمیر اور کابل کے اور لالہ آباد کے اور اناس کراچی میوے سے بڑے اناس اگرہ کے کہ پودہ اور کے فرنگ میں خوب ہوئے ہیں اور اگرہ میں کفایت کے ہیں ہر سال چند ہزار بیج باغات اگرہ کے کہ تعلق ساتھ خالصہ شریف کے پھیل آئے آخر اور کیا جو بصورت اور انداز میں چھوٹا میوہ سے اور خربزہ اور کھانڈ شیرینی کے لکھنوی بیگانہ کا خوب بہت بڑی شکل است کاکون زبان سے اور کیا چاہوے والد زید گوار کو میوے بہت غربت تھی خاص کر سات خربزہ اور انگور اور انار کے اگر ان کے زمانے میں خربزہ کا بڑے کا اور انار کا کہ معروف اور مشہور عالم ہے اور انگور سمندر قند کا ہندستان میں نہیں کوئی لایا تھا جبکہ یہ میوہ نظرمیں آتے ہیں تاسع آٹھ ہجری کہ کاش یہ میوہ اس زمانے میں آئے تاسی لڑت وہ معلوم کرتے پنڈتوں میں تاریخ کو خربزہ جوتے میر علی ولد فریدون خان برلاس کراچی امیر زادوں اس درگاہ سے تھانسی سولہویں دن کچھ ہوا چار اور نصف پاؤ کوں چار کربوب موضع گری کے اور سے رستہ کے دریاں میں قرار دل ضلے کے شیر بہت اس فوج میں ہیں اور اسکے لشکار کو متوجہ ہوا میں اور ساتھ سر موئے ایک بندوق کے کار اور کا تمام ہوا جو کہ دلاوری شیر برکی مشہور ہو چکا ہے کہ جمیلہ کو اندر کی اوکی دیکھوں میں بیٹھے خانے کے ظاہر ہوا کہ شیر برکی کا اندر جگہ کے کھلا جلاں اور دوسرے جانوروں کے دل میں ہو چکا کہ دلاوری شیر برکی اس سب سے ہوتی ہوئی اٹھا رہی ہیں تاریخ کو بعد قندار کرنے دو کوں اور سے نیم پاؤ کے موضع امر بایں مقام ہوا اور بیٹوں تاریخ کو مقام قرار دیا گیا شکار کو متوجہ ہوا میں بعد طے کرنے فاصلہ دو کوں ایک جگہ نظر آئی نہایت صفاد و خوش وضع اور دھڑا سودر خون کے درخت انہ کے او میں اوگے ہوئے اس قدر بڑے اور بلند تھے کہ اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئے اور اس باغ میں ایک نصف لکڑ کا فطرۃ فرمایا ہے کہ مساحت کرو بلندی او کی زمین سے سر شاخ تک شراؤد چار گز کی عرض ہوا کا ساڑھے چار گز کا طول ہوا کا ایک سو ستارچہ پچتر گز کا ہوا غائب نام رکھتا تھا کہ لکھا گیا بیٹوں دن کوچ ہوا اور بہت میں نیلگی گئی کہ بندوق سے ماری ایک لکڑوں دن مقام بقاد و ہوا سے شکار کو سوار ہوا بعد وہاں سے سوئی کے اعتماد والد اور کے گھر و سٹے جن خواجہ فخر کا دیسکو خضری کہتے ہیں آیا اور ایک پہر رات کے تک وہاں بہا لکھا گیا یا دولت سرے چایوں کو لٹا آجکے دن اعتماد والد کو ساتھ نہایت محبت کے نواز کر تیمان حمام سرے سے کہنا کراوس سے منہ چھپا دین بغیر پردہ کر میں اس نہایت والا کے ساتھ او کو سرفراز کیا واقع تاریخ بایں یوں کو بیچ ہوا اور میں کوں اور غریب پاؤ قطع راہ کر کے موضع بول گھری میں پونے رہتے کیچ میں دو میل گاسے ماریں تیسویں تیر کو کہ مقام تھا ایک میل گاسے بندوق سے ماری چوبیسویں تاریخ بعد قطع کرتے تاریخ کو تیری قاسم گڑھ میں پونے رہتے میں ایک جانور غید شکار ہوا کہ جہاں سے چوبیس پونے آئے اس کے گل چار سینگ رکھتا تھا دو سینگ سامنے گوشہ انگد کے تھے اور وہ انگشت بلند تھے اور دو سینگ گردن میں لکڑی کو طرف رکھتا تھا چار انگشت بلند تھے ہل بند اس جانور کو دو دھاریہ کہتے ہیں اور مشہور ہے کہ نرا دسکا چار سینگ اور سا دسے سینگ ہوتی ہوئی اولیادیا ذکر ہوا کہ اس قسم کا بہن زہر و نہیں رکھتا ہو چھیل اندر کی او کی چیری لئی بہت کھلا معلوم ہوا کہ خط بات ہے پچیسویں دن کہ مقام تھا آخروں سے شکار کو روانہ ہوا ایک میل گا دہر بندوق سے ماری بلوچ بیٹے قلع خان کو لڑا اور بڑے منسوب ہزار رات اور ساڑھے سات سو سو سو کے تھا صوبہ اربعہ میں جا کر رکھتا منصب و ہزار رات اور دہزار و سو سوار کیا اور ساتھ خطاب قلع خان کے سرفراز ہوا کہ صوبہ بنگالہ رتھیں کیا چھبیسویں تاریخ کو کوچ ہوا سو اور کوں مساحت طے کر کے تھانڈیان پر کہ فوج اوچیں میں ہے منزل کی اس منزل میں انہوں کو کہ بہت آہا تھا خیر اور پکارنا پانی کے کھرا کر آیا گیا تھا پہاڑ و درخت غریب خان اس منزل میں سیاست کو پونچا اس بے سلاحت کو بعد میرے اسکے باپے نو لکڑی قلعہ اور ولایت طارو کہ جگہ اور مقام باپ دادا اسکے کا مقام محنت کیا جو کہ کم عمر تھا ان او کی یعنی برائیوں سے مانع ہوتی تھی وہ سیاہ کہ بہت آیا چند نو لکڑی رات کو کہ میں اگر آج جیتی اپنی کو ماسے تھا یہ تلوار میرے پاس آئی حکم دیا کہ او کو حاضر کر و بعد تحقیق و تہدق کے کیا میں جی

اس منزل میں چھوڑے کے دشت نظر پڑے کہ انعام اور وضع نئی طرح کی تھی دیکھا اصل اس دشت کو کہ یہ بحر کہ ایک تنہ منقاعی جو گنچہ اور گیا  
دو قند ہو گیا بیٹھ دیکر سے بنے اور ایک شاخ دس گز کی اور اصل دونوں شاخوں کا ساڑھے چار گز کا زمین سے اور چوک کہ جہان پہنچے ایک  
طرف سے ایک شاخ بڑی سو گز اور ایک طرف سے شاخ ساڑھے پندرہ گز اور جگہ سے کہ شاخ اور پتے سب جو سے دشت کی چوٹی تک مائی گز اور  
گرد و اسکا ڈھالی گز اور کیا و فو ما کہ چوتھ تین گز کا بلند گرد و اس کے طیار کرین بہت سیدھا اور سوزن تھا مصورون کو کہا کہ اسی جہان کا نام  
میں اس کی تصویر بنانا تین سو تین گز کو چھ ہوا و دو کوس چلے اور وضع ہندو مال میں جا کر ٹھہرے دریاں راہ کے ایک میل گا می شکار کی شکار  
تاریخ دو کوس پہ قطع کر کے کا بادہ میں منزل کی کلاں دہ میں مغلزین بنا جوئی ناصر علی بن سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود غلی کے  
نشانے کے میں کہ حاکم مالوہ کا تھانچ دنوں حکومت اپنی کے قلع اور میں میں کہ شہر دن شور اور معروف صوبہ مالوہ کے سے ہے ہوا کے  
کہتے ہیں کہ گری طرح میں راہ کے غالب ہو گئی تھی چنانچہ پانی میں سب اوقات کرنا تھا یہ کان دیامین باکر نمرین اور اسکی پانی کے دہے میں  
دو مائی بن اور چھوٹے جیسے عوض لائق ہر مقام کے تیار کر کے جن بہت دشمن اور فرحت افزا مقام جو مشہور مکانوں سے ہندستان کے اور پہلے  
اس سے کہ وہاں اور ترون سمار کو بیٹھنے حکم دیا کہ وہاں جا کر ان مکانوں کو صفائیں پھر تین روز تک میں اوسی مقام کوش میں ہا شجاعت خان نے  
اپنی جاگیر سے گروہ میں ملازمت کی اور دین قدیم شہر دن سے ہے اور ہنو کے ساتھ پرستش کا ہون سے جو شہر میں ایک یہ شہر ہے اور راجہ کرا جی سے  
رصد افکار دستاروں کی ہندوستان میں بنا ہی جو اس ملک کا حاکم تھا اب تک کہ مدت ایکڑا چھ روز پھر برس کی ہوئی وہ رصد موجود اور ہندوستان  
سب جو اوسی رصد سے احکام نکالتے تھے یہ شہر دیا کی پھر کے کن رے پر آباد ہو اور ہندوؤں کا یہ اعتقاد ہے کہ برس میں ایک بار اس دیا کا پانی دودھ  
ہو گیا پھر میرے والد کے وقت میں جب شیخ ابو الفضل کو واسطے درستی حالات یہے بھائی شاہ مراد کے دکن کو بھیجا تھا تو اسے یہاں سے  
عرض ہو گئی تھی کہ بہت ہندو مسل مون نے گویا ہی دی جو کہ میرے آسنے سے چند روز پہلے ایک ات اسکا پانی دودھ ہو گیا تھا یہاں تک کہ جن لوگوں  
نے اس ات پانی اور سکا برتون میں پھر لیا تھا فوہ برتن اور گئے پھر سے دودھ سے تھے چونکہ یہ بات مشہور عام تھی اس واسطے شیخ حضرت  
کو اس سے مطلع کیا لیکن میری عقل پر گز قبول نہیں کرتی کہ یہ بات سچ ہو واللہ اعلم بالصواب اور دوسری تاریخ اسفندار کی منزل کا بادہ سے  
کشتی بر واد ہو کر توجہ لگی منزل کا جوا میں مکرر سنا تھا کہ ایک سناسی حاجب ریاضت جدا ب نام بہت برسوں سے اور اوج میں کے پاس جنگل میں  
عبادت کرنا جو پکوا کر دیکھنے کی گال از رو تھی اگر ہر مینے جا تھا کہ اسکو پکوا کر دیکھوں لیکن اسکی ناراضگی کے خیال سے مینے نہ بلوا حاجب میں اس  
کو قریب پہنچا کشتی سے اور کر با کو اس تک پیادہ اسکی ملاقات کو چلا اسے اپنے رہنے کو ایک میل میں سولے گیا تھا کہ اس کے اندر رہا کرتا تھا  
اور ماہ اسکی اسفند تک تھی کہ وہاں آدمی بہتر از شفقت اچیں جاسکے وہ تھا اوس میں رہا کرتا تھا کچھ فرش اونچائی اور اس کے پاس تھی اور کمال سرفراز  
سوا اوسی لشکر کے کہ مینے اٹھ رہا اور گال بھی نہیں جلا گیا و اس کے حق میں یہ قول مولانا مرقوم علی الرحمتہ کا صادق ہے پرورش نارو تاب  
آفتاب و شب ثنائی و حیات از مہتاب و ادا پانی جوا کے غار کے قریب جو اوج میں ہر روز دبا جا کر مٹا تھا اور ایک بار ہر روز شہر اوج میں  
آج پھر اہقین گھر دن سے مسجد اودن سات گھر دن ہر مینوں سے کہ وہ اس کے مستقدا و مرقوم میں اور عیال دار پانچ لکھ کھانکے لیے کہ جو کچھ وہ پک  
کھا کھو پکاتے میں مانگ کر اور کھلی پر کھکر کچھ چاہے محل جانا پڑتا لذت اسکی نہ معلوم ہوا اور وہ بھی اس شرط سے کہ ان گھر دن میں اور اس  
کوئی مصیبت با و لاوت یا عارضہ عورت نہ اور اور عیش او کے طریق زندگی کا ہی جو اسکی سے نہیں ملتا لیکن لوگ سب اسکی شہرت اسکو پہنچنے  
جلاقیں اللہ وہ شخص خالی عقل سے نہیں علم یہاں کہ مہنوں کے نزدیک علم تقویٰ جو خوب جانتا ہے کھڑی تک میرے اس کے ملاقات رہی تھی  
بائیں دور کرتا رہا کہ اسکی باتوں کا میرے دل میں اثر ہوا اور میرے شنے سے ابھی خوش ہوا جس وقت میرے والد قلعہ اسراوٹک خان میں  
کو فتح کر کے آگرہ جاتے تھے اسی جگہ اس سے ملے تھے اور عیش او سکوا کر رہے تھے دایاں منہ سے ایام زندگی قریب برسوں کے کہ بہت دور



او کی مین اور ایک شاخ ہاتھی کے دانتوں کی ہوتی چاہیں گویا لٹھی جی جب سیر والو حرم بہان آئے تھے تو اس شاخ پر زمین سے سانسے تین گز  
 اوپر اپنے پنجہ کا نشان کھدوا دیا تھا جسے بھی اس کے برابر کی شاخ پر لٹکھڑا کر اور کچھ کم کیا کہ یہ راجہ کھدا دین اور اس خیال سے کہ بعد میں اس کے گھس  
 نجاوے دونوں پنجوں کا نقش سنگ مرمر پر کھدا پھر دوسرے درخت میں کھدا دیا گیا اور اس درخت کے چاروں طرف ایک عمدہ چوڑا بنوایا اور جو  
 ایام شہزادگی میں میرنیا مال دین فروشی سے کسادات یعنی سے ہوا وہاں بہ مشورہ ساتھ خطاب مصطفیٰ خان کے وعدہ کیا تھا کہ اگر نالہ جوشہ شور  
 پر گھنوں سے بنگا کے ہر طریق جاگیر چکاوادی ہی اولاد کو دو گا تو اس منزل میں مین اپنا وعدہ وفا کیا تیرہویں کوچ کو جس کے شکار کو مع سبکیا جا اور  
 چند مصاحب اور بڑے شکاروں کے لشکر سے جدا ہو کر موضع جاحلو پور کی طرف چلا اور شکار کچھ مین اور ایک مین سینے موضع ساگو مین مقام کیا وہاں  
 کیا خوبی لگا، دن کا جبکہ درخت بہت اور تمام زمین سبز نہاں تھی تین دن تک وہیں قیام رہا اور اس موضع کو گیشو مہار سے لیکر کمال خان قزوین  
 کو مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ آج سے اس جگہ کو کمال پور کہا کریں اسی منزل میں شیدرات واقع ہوئی بہت جگہ جمع ہونے کو اوقات اس رات  
 کے بجالائے گئے اور اس قوم کے خانوں سے مجلس ہی پھر دن کو تین بل گاوار سے اور برفات راجہ مان کی وہیں پہنچی اور کھوٹے سردار شکار  
 کر کے قلعہ کا نگارہ بھیجا تھا جسے وقت لاہور میں جب پہنچا تو سنا کہ شکار کم ایک سا جو کہستان کی جانب سے اس کے ملک میں آیا اور اس کے کچھ لکھ  
 پر قابض اور تصرف ہوا تو اس کا دفع کرنا سب تیرہمکر اوسکی لڑائی کو چلا سنا کہ مین کو اس لڑائی کی طاقت نہ تھی اوسکا آنا سنا کہ ملک  
 لیا ہوا چھوڑ دیا اور حکم ہارون اور جھاپڑیوں مین چلا گیا لیکن راجہ مان اس کے تعاقب مین اسی سخت جا گیا اور کمال خصد اور غور مین نظر پڑا  
 پر لنگی اور پھوڑی جماعت سے اوس پر اسکا گم نے جب اسے جگہ بھاگنے کی نہ کی اور اس کے لشکر کو کم پایا تو مقتضای اس شکر کے وہ وقت  
 ضرورت جو فائدہ گریز بہت آدھی مارے گئے اور زخمی فراب حال اسباب چھوڑ کر لوٹ آئے پھر سترہویں کوچ کو قطع تین کو اس راہ کے موضع  
 حاصل پور مین پہنچا اور راہ مین ایک نیل کا دھار کیا موضع مذکور مالوہ کے مشہور مقاموں مین سے ہے اگور اور انبہاں بہت ہوتا ہے اور درخت  
 پانی بہتا ہے جب مین وہاں گیا تو برفان موسم ولایت کے وہاں اگور دن کی کثرت تھی اور شمشاد کی گھیت بہا رہے تین روز تک وہی عمو  
 موضع مین مقیم کیا اور تین نیلگا وارے اکیسویں کوچ کو دو کوچ کر کے لشکر سے جالابا نیسوں کو علی سے کوچ کر کے قلعہ اندو کے تلے تالاب پر مقام کیا  
 اور قزاولوں نے خبر دی کہ ہنسے ایک شہر مین کوس پکھیر رکھا ہے ہر چہ مین کیشندہ اور شہنشاہ کو شکار زمین کرنا لیکن خیال کیا کہ یہ موزی جائز ہے جسے  
 اسکو مارے اس واسطے اوسیدل اور ہر گیشو کو دیکھا مینے کہ ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا ہے اور کچھ موند اسکا کھلا ہوا ہے مینے اس کے ساتھ  
 اندر بندہ وق کو جو کڑا لگ دی تقدیر سے خلق مین گولی لگ کر زخمی جا گئی اور اسکا ایک ہی گولی مین کام تمام ہوا لوگوں نے جب اس کے بل  
 پر کین زخم گولی کا نیکیا تو کمال حیران ہوئے مینے کہا اسکا موندہ کو مولو تو سب کو غلام ہو کر گولی خلق مین لگی ہے اور مزار شہر نے وہاں ایک بیٹھا  
 مارا مینے اس کا شکم چاک کر لیا کہ ملاحظہ کروں اسکا پتہ بھی شیر کی طرح بگڑے اندر ہوتا ہے اور جافور دن کی جگہ چڑھ کر کے  
 لمبیکن بعد تحقیق معلوم ہوا کہ شیر کی طرح اسکا پتہ بھی بگڑے اندر ہے چھوڑ دینے کو تیس مین تاریخ پہر دن چڑھے مبارک ساعت مین ہاتھی پر  
 سوار ہو کر قلعہ مانو کے اندر گیا راہ مین مڑے ہزار روپے نقد کے اور قلعہ کے اندر سے واسطے جو مکان ترکہ کیا تھا اوس مین اترا جیسے  
 مانو تک ایک سو اسی گھنٹہ کوس ہی مین چار مینے دو دن مین چھالیس کوچ کر کے پہنچا اور پھر مقام راہ مین کیے اور زرنہ مین دلکش عمدہ  
 مقام دیکر اوتار گیا تھا اور کسیر میر شکار خالی مین گیا تمام ماہ ہاتھی اور گھوڑے پر سوار شکار کرنا لگا ایک کچی راہ مین نکھکا گویا بون مین سیر  
 کرتا ہے چہون اس ماہ کے شکاروں مین آصف خان اور مزار سترہم میر ہوان اور انہرے اور ایتا اقدار راجہ ساگو پور اور سید کا  
 اور خواص خان ہمیشہ سیری رکاب مین ساتھ رہے مینے اول ماہ سے کہ دہر کوچ کروں عبدالکریم سموی کو واسطے تیرہ عمارت حکام

سابق کے قلعہ ماندوین بھیجا تھا اسے بیان اگر کہہ ہوں میں بحرین میں شاہکرمت میں لگے مکانوں کی خوب صورتی کی اور بیٹھے مکانات سنئے بنائے  
غرضکہ اوسکو ایسا ایک عمدہ مکان کر دیا کہ میں اور ایسا لطیف مقام نہ ہوگا کل عسرت اور تعمیر میں تین لاکھ سو بیس ہزار روپے لگاتے تھے کہ وہ ہزار تومان چوبیس  
صرف میں آئے ایسی عمارت کا شکر کسی جیسے شہر میں کہ میری تخت کا چوبلوق ہوتی یہ قلعہ پہاڑ پر بنا کر دور دور و سکا دس کوس کا ہر جہات میں کوئی  
تھکے اس قلعہ کی بار بھر دور و نزدیک ترین اور بجا و دین میں بیان اس قدر سردی ہوتی تھی کہ سبے عمارت شب کو نہیں سوا جاتا اور نہ کوئی کھانے کی حاجت  
نہیں مشور ہے کہ راجہ کو راجت سے پہلے ایک راجہ تھا جس کا نام اوس کے وقت میں ایک شخص گھاس لائیو ہو گیا میں آیا تھا گھاس کاٹنے  
میں اوسکی درختی سوئے کی ہو گئی اوس نے رات ہی تغیر کر دیا کہ اودن نام ایک لوبار کے پاس درست کر لیا کہ لوبار نے چا کر کہ سوئے کی ہو گئی ہے  
اوس نے پہلے سے سنا تھا کہ اس بگل میں سنگ پارس پڑا ہوگا اوس کے چھو جانے سے لوبار سونا ہو جاتا تھا اور سویت لوبار گھاس کاٹنے کی جگہ پر  
گھاس دلا کر ہوا لایا اور تحقیق کر کے کہ قلعہ پایا اور اوس وقت کے راجہ کو پھر وہ قلعہ زند کیا راجہ نے اوس سے چھوٹے ہتھ مونا بنا کر یہ قلعہ اوسکا بنا  
بنوائے اور بارہ برس میں یہ سب عمارت تمام ہوئی اور حسب نومش اوس لوبار کے اکثر تغیر بہت سداں کر تھے اگر دیوار قلعہ میں چوٹے پھر لوبار  
راجہ نے ابھی آنے پر میں دل دینا سے تھکا دیا سے زیدہ کے کہنا سے کہ عبادت خانہ مقرر ہو گیا ایک مجلس اکبر تھی اور ہر جنوں کو جمع کر  
ہر ایک کو نقد و جنس بہر بانی عنایت کیا جب نوبت ایک برہمن کی کہ راجہ کا قدیمی تھا آئی تو وہ سنگ پارس اوسکو دیا برہمن نے اوسکو پہچانا  
اور رنجیدہ ہوا کہ راجہ نے غیر دیکھو دیکھو دیا اور مجھے قدیمی فقیہ کو الگ بلانے میں ایک قلعہ ہوتا تھا ہر حصہ میں درمیان دیا کے پھینک دیا  
جب معلوم ہوا کہ سنگ پارس تھا تو افسوس کیا اور چند تھوڑے ہانپا ہانپا کر یہ بات کتابی نہیں لوگوں کی زبان ہی سے لیکن میاں دل ہرگز  
اوسکو قبول نہیں کرنا ماندو ایک سرکار ہی ہو یا وہ کی تقریر کا روں سے ایک کر دیا تا اس لاکھ دام یہاں کی جمع سے اور یہ قلعہ تو ان تخت گاہ  
بیان کے بادشاہ ہوئی راجہ عمارت اور نشانیاں اونی اہمیں موجود ہیں کہ روں میں اب تک نقصان نہیں ہوا جو جو ہیں یہ ذیقہ کو سب عمارت  
سداطین سابق کی کر لیا سو اوس پہلے سے جاع میں کہ سلطان ہوشنگ غوری کے بنائی ہوئی جو آج میں ایک عمارت عالی و کچی تمام تاشیہ تھے  
بنوائی تھی اور باوجود ایک سو سی سال کے گزرنے ہوئے گزرنے لیکن ایسی معلوم ہوتی تھی کہ گویا آج بھی ہے پھر سلطان خلیج کے قلعہ میں گیا  
وہاں قبر و سیاہ اذل لفیہ الدین ابن سلطان غیاث الدین کی بھی تھی مشہور ہے کہ اوس بہت ہتھ دے دیا اپنے باپ کے اوسے کو زور دیا اور وہ  
دونوں بار بار ہر گز کے استعمال سے بنائیت الہی پیکر تیسری بار شہرت کے کہ اپنے میں خوب نہر نکال اپنے ہاتھ سے باپ کو دیا کہ اوسکو خوش کر دیجیے  
باپ نے جواب دیا کہ اوس کام کے دینے دیکھا تو پہلے نہر ہر اپنے بازو سے کھوکھلیے کے آگے نکال دیا و پھر دیکھا کہ اوس سے عرض کی کہ  
الہی اب عمر میری اسی کو بچنے آج تک تیری عنایت سے بخوشی و غوری گذری کہ یہ عیش کسی بادشاہ کیسے نہوا ہوگا اب کاغذ وقت ہی امیدوار  
ہوں کہ تعمیر کو میرے خون میں پکڑے اور میری اس موت کو اجل مقدر میں حساب کر کے اس سے اسکا مواخذہ نفاذ یا بین لکھو و شہرت نہر لیا  
پیا اور جان جان آفرین کے سپرد کی جب اوسکا بیٹا نصیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو اٹھ اوپر چالیس برس کا تھا مصاحبوں سے کہنے لگا کہ میں  
اپنے باپ کے روبرو تیس برس تک دشمنوں سے لڑا ہوں اور ہر طرف فوج کشی کی خواہ ارادہ میرا ملک گیری کا نہیں چاہتا ہوں کہ باقی عمر  
عیش و عشرت میں بسر کروں مشہور ہے کہ پھر اوس نے پندرہ ہزار عورتیں بچے محل میں جمع کیں اور ایک شہر عورت کا بسا کیا کہ اوس میں خوش تھے عورتیں  
تمام پیشہ ورون اور اوس کا اور قاضی کے یہی عورتیں تھیں ہر طرح کی کا نڈا اور قطع شہر کا اٹھین عورتوں کو کیا اور جان کوئی عورت حین متناہل  
میل اوسکو ہاتھ میں لانا طرح طرح کی کاریگاریاں اور علم و نہر عورتوں کو سکھائے اور لکھا کہ ابھی اوسکو کمال شوق تھا ایک منہ بنا کر اوس میں ہر طرح  
کے جانور چھڑا دے جب دل چاہتا عورتوں کے ساتھ اوس میں شکار کیسلت بعد سلطنت میں برس تک کر زندہ رہا اٹھین باقوں میں مشغولی کا  
کہ عین لکھ کر کشتی لگی اور فرغت اور عیش سے عمر گذاری اور بستر اور کسی نے بھی اوس کے ملک پر چڑھائی کی کہتے ہیں کہ جب شیر خان افغان



اپنے ایام حکومت میں اوسکی قبر پر ایک قصبہ لایا جس کی قبر پر کھیت اوسکے اس فعل شیع کے ہر بیٹوں سے کہا کہ اگر ان مہرین میں سے کسی نے جان گیا تو  
اوسکی قبر پر خند لائیں مہرین اور ہر بیٹوں کے کہا کہ تم سب ہی اس پر کھدکاری کرو اور جو اس سے بھی دیکھ لائی سنوئی تو چاہا کہ اوسکی قبر کھد کر کے کھد کر کے  
باقی بچے اوسکا گل میں جلادوں گل میں چرخیاں کیا کر گل اسد خانی کا نور پر تیر ہے کہ اوسنایک کے اجازت برہن سے منسلک اور یہی الہی لکھ کر  
مبادا اس پر سے جلہ سے کچھ اوسکا عذاب کم ہو جاوے اس سہ سے مل گیا کہ قراؤ لکھ کر اوسکے آواز کو زبہ میں ڈال دین زندگی میں یا عیش کمال عیش  
کے ہمیشہ پانی میں رہا کرتا تھا مشہور ہو گیا کہ ایک بار کشتی میں لایا وہ کسی حوض میں کود پڑا وہ بہت گہرا تھا لڑکوں کو کہہ دیا کہ تھیں ہزار شیشے اوسکے  
بال سر کے پتھر کا بار کھینچا جب اوسکو ہوش ہوا اور اپنا ٹکٹا اس طرح نکال کر میرے بال سر کے پتھر کو کھینچا پھر تو بہت غصہ ہوا اور اٹھا وں خد شکاروں  
کے کوٹھڑا لے پھر دوسری بار کشتی نشہ سے اوس میں گرا تو کشتی سنڈا سے خوف کے اوسکے نکالنے کی حرات نکلی یہاں تک کہ غوطہ کھا کر اوسی میں مر گیا  
بسمب اتفاق اب بود گزرتے ایک سو برس کے اوسکی موت سے یہ مقدمہ واقع ہوا کہ گلا مہرین اوسکا پھر پانی میں پڑا چھپو پھو پتا پتھ پتھ لکھ  
کو جلاد میں درستی عمارت ماندہ کے راہی کو کشتی سے جلاد اور عمدہ انجام دیا تھا منصب شہنشاہی ذات اور چار سو سو اسٹھ سے حاصل و اضافہ کے  
سر فرمایا اور مہر خان کے خطاب سے سر بلندی دی اور اسیدن کرایات اقبال جیسے قلعہ ماندو میں داخل ہو فرزند اقبال سلطان مہر  
مع لشکر طغی کر اپنے کے شہر بانی در میں کو تھکا دیکھا تیز کی پھر داخل ہوا بعد چند دنوں کے عریضیاں فضل خان اور راجا دلی کہ کرا میر سے پہنچے  
وقت فرزند کو لے کر اوسکو ہمراہ الہی عادل خان کے رخصت کیا تھا آمین اودن میں لکھا تھا کہ جب چارے آئی کی خبر عادل خان نے سنی تو سوائس  
تک وہ سٹے استقبال فرماں شہزادے کے آیا اور لوازم تسلیم اور سجدہ اور آداب معمولی درگاہ کے سب پورے ادا کیے اور وقت ملاقات  
کمال و احتیاج ہی ظاہر کر کے اسباب کی ذمہ داری کی کہ جو ملک گاہ سے ملازمان شامی کے نکل گیا یہی اودن سب کو غنیمت پر بہت سے چھین کر  
ہند گان بادشاہی کے سپرد کروانے کا اور استہرا کیا کیشیش لافنی ہمراہ الہی کو بے بغزت تمام دم گاہ شامی میں چھپو کھا پھر کھل کر لکھ لکھ کر  
کمال غرت سے اودن میں کرا دینے واسطے آ رہے تھے اور توڑ دیا اور اوسی روز نیا دلی وکیل غنیمت کے پاس بھیج کر کو پلہ اوسکو بھیجا تھا کھلا  
بھیجا اچھے سے روز و شبند بیسویں ماہ مکرانک کہ اسکو صبح چار مہینے کا گذرنا ہی و شیر اور ستائیں نل گا اور چھپیل اور ساتھ ہرن اور  
تینتیس خرگوش اور لوٹری اور ایک ہزار دو سو مرغابی اور بانی جانور شکار ہوئے تھے اوس رات کو ذکر شکار کا مہر کو کھا جو اس طرف کل  
دھنبت ہی اسو سٹے سینے اپنے پاس والوں سے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنا سب شکار جو سن شہر سے آج تک کیا ہے معلوم کروں  
واقف نویسوں اور شہزادوں اور شہزادوں کے حساب کو تحقیق کر کے ہر طرح کے جانور لکھ کر مجھے علیحدہ علیحدہ عرض کروا دو ہنوں نے یہ بات بخوبی دریافت کر کے  
مجھے کہا کہ بارہ برس کے عرصے لغات سنہ سنہ نووا تھا سبھی ہجری تک کہ گیارہ ہزار سال میرے جلوس جانوں کا پڑا اور میرے پاس برس کی ہجرتیں جو  
کے حساب سے کل شکار تھا تیس ہزار پانچ سو تیس ہیں اومیں سے ستر ہزار اوسکو ستر چھ جانور تھے خود میرے ہاتھ کے کہ بندوقی  
وغیرہ سے خود سینا سطح شکار کیے ہیں چنہرہ جانور تیس ہزار دو سو تیس اور چھپیاں شیر بھیجے اور چھپتا اودلوٹری اور اود بلا و اور چرخ اور  
نیل گا دھتھ سوٹنا وے اور ہمارا کتبہ بارہ سنہ کی ہجرت کی میں نیل گا وے کے برابر تیس ہرن زرد مادہ اور چکارہ اور چیل اور بکری وغیرہ  
ایک ہزار چھ سو ستر اور ستھجی اور ستر ہرن دو سو پندرہ بھیجے چوتھہ اپنے بھینے چھتیس اور سو نو اودلک کھم ہرن کی جب کو رنگ لکھیں ہن  
چھتیس اور چیل مددھے بائیں رنلی تیس راس گور خچہ راس خرگوش تیس راس اور جانور پندرہ اودن میں سے تیر ہزار نو سو چھتھ کتبہ  
دس ہزار تین سو اٹھ تیس لکھ اور جانور تین غقاب دو قلیون تیس قطعہ چھرا و تالیس تو طمان بارہ قطعہ موش جو پانچ قطعہ کتبہ کتبہ کتبہ  
قطعہ فی ختہ چھتیس قطعہ دو مٹس قطعہ مرغابی اور قازار کا روک وغیرہ ڈیڑھ سو تیر تین ہزار دو سو چھتر اور دیا فی جانور وں میں سے ہر کچھ  
کہ سب کو داری میں نیک اودنا کا مندی میں گئے ہیں دس عدد شمار میں آئے

## بارہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

بارہویں تاریخ بیچ الاول کی سنا لیگز چھبیس ہجری میں دوشنبہ کے دن ایک گھنٹہ دن چڑھے آفتاب بیچ حوت سے اپنے عشرت سرا پہ  
 محل میں کہ خانہ شرف اور کچا چرگند فرمایا بیٹھے اوس ساعت سعید میں تخت و دولت پر جلوس کیا اور بدستور سابق دیوان خانہ عام و خاص کو  
 آراستہ عمدہ فرش اور شامیانوں سے کر لیا فرزند خورم مع اپنے ہمراہی امرا کے حاضر تھے لیکن عمدہ مجلس عزت ہوئی کہ بیان سے باہر  
 پیشکش یہ شنبہ کی اندخان کو محنت کی بیٹے اور غرہ ووردین کو عرضداشت شاہ خورم کی آہی مضمون اوسکا یہ تھا کہ بدستور بیچ و بخا  
 ہوا لیکن جو سفر و پیش ہوا سو اگلے عرض کرنا ہون کہ پیشکش تمام سال کی رنگان مخلص کو معاف ہو جاوین میں اس بات سے مکمل  
 خوش ہوا اور اپنے فرزند سے بت خوش ہو کر اوسکی ترقی وادارن کی پروردگار سے دعا کی اور حکم کیا کہ اس نورزدین کوئی پیشکش نہ کرے  
 اداو کے دو کرنے نام و نشان تنباکو کے بیٹے حکم کیا تھا کہ کوئی مہاک محروسہ میں جتنہ پیا کرے اور میرے بھائی شاہ عباس سے بھی ادا  
 نقصان پر نظر کر کے تمام ملک ایران میں اوسکے بیٹے کو ممانت کی تھی لیکن خانہ عالم اوسکے بیٹے میں لاچار تھا کہ اوس سے ترک نہ ہو سکتی  
 تھی یادگار علی سلطان الملی شاہ ایران نے یہ حال اوسکا شاہ عباس کو لکھا کہ خان عالم بے رحمہ ایک ساعت میں نہ رہ سکتا شاہ عباس نے  
 اوسکے جواب عرضی میں یہ شعر لکھا کہ رسول یار سخاوت کند طما تنباکوہ من از شمع و فاروشن کمر نازشیا + خان عالم نے یہ سن کر اسکے جواب  
 میں یہ شعر لکھ بھیجا کہ من پیارہ عاجز بودم از اظہار تنباکوہ ز لطف شاہ عادل گرم شد با ز تنباکوہ تیسرے دن حسین بیگ دیوان  
 بیگلر حاضر حضور ہوا بارہ ہاتھی فرما دیے پیشکش کیے ظاہر نام الگ از بستی بیگلر کا کہ عتاب شاہی میں تھا باریاب سلام ہوا اور اسکے پیشکش کے  
 اکلیس باقی ملاحظہ سے گریسے اوس میں سے بارہ جگولہ آئے باقی اوسیکو عنایت کیے اوسدن تمام حاضرین بار بار کوثر اب عنایت  
 کر کے مسرور کیا مینی پیر قراوون نے خبر دی کہ ایک شیر بزرگ کو قرب سکر تالاب کے کدقلہ کے اندر ہے عمارت کامالوہ سے ہٹے گھر رکھا مین  
 اوسوقت وہاں شکار کو گیا اور شیر نے ٹھکڑا کر میرے ہمراہی احدیوں پر حملہ کیا اور دس بارہ آدمی زخمی کیے آخر میں نے تین گولیوں میں اوسکو  
 مارا پھر منصب میر میران کا کہ ہزاری ذات اور چار سو سوار کا تھا ڈیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے مقرر کیا اور حسب التماس فرزند خورم  
 خانجیان کے منصب پر ہزاری ذات اور سوار زیادہ کیے کہ کل چھ ہزاری ذات اور سوار کا ہوا اور یعقوب خان کڈیرہ ہزاری ذات اور سوار  
 سوار کا تھا ہزاری ذات اور ڈیرہ ہزار سوار کا ہوا اور منصب پر پھول خان بیانوی کے پانصدی ذات اور تین سو سوار زیادہ کیے کہ  
 کل ڈیرہ ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور منصب ہزار اشرف الدین حسین کا شہزی کا کدکن میں عمدہ خدمتین کی تقسیم مع اصل + اضافہ ڈیرہ  
 ہزاری ذات اور ہزار سوار کا ہوا اور دسویں تاریخ مطابق بائیسویں بیچ الاول کو مجلس وزن قمری کی آراستہ ہوئی اوسدن دوعرائی گلوٹ  
 خاصہ اور ولعت سینے فرزند خورم کو عنایت کر کے ہمراہ بہرام بیگ کے روانہ کیے اور ہزار سوار ہست سار خان کے منصب پر بڑھائے کہ  
 پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سر فرزند ہوا کہ اوسمیں بیگ تہری کو شاہ ایران نے بطور کالت باس حاکم گلوٹ کے بھیجا تھا  
 اور بواسطہ نزاع فرنگیوں کے ساتھ قرا با شون کے میر ندکو نے راہ اودھر جانے کی پناہی تو ہمراہ ایلی گلوٹ کے میرے خدمت پر آگئے اور  
 دو گھوڑے اور چھان دکھنی اور گھوڑی سے پیشکش کیے اسی دن بیٹے ایک عراقی گھوڑا خاصہ خانجیان کو محنت کیا پھر ہزاری ذات منصب  
 پر عزرا ہاجا ہستنگ کے مبارک کل پنجہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے ممتاز کیا اور پانسو سوار وزیر اسرسم کے منصب پر زیادہ کے کل منصب  
 اوسکا پنجہزاری ذات اور ہزار سوار کا کیا اور منصب صادق خان کا مع اصل + اضافہ ڈیرہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقرر کیا اور ادا تان  
 کو ہی سیدر منصب سرور کیا اور تیسرے کے منصب پر پانصدی ذات اور سو سوار زیادہ کیے کہ کل ڈیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کا

اور اونیسویں کو تین گھنٹری دن رہے شنبہ کو شام ساعت شرف کا ہوا میں پھر تخت پر جلوس کیا تیس قیدی شکار تیر کے کرشنہ و خان سے  
 لڑائی میں کپڑے تھے اون میں سے بیٹے ایک کو اعتقاد خان کے سپرد کیا تھا پہلے والوں نے غفلت کر کے اس کو بچھا دیا میں بیسنگو کیا  
 بنجیدہ ہوا اور اعتقاد خان کو تین مہینے تک وہاں سلام کے آنے دیا چونکہ وہ شخص نے پتا تھا سرخندہ ہو مڑھا اس کو چنایا آخر میں حکم کیا کہ اس کو  
 سپاہیوں کے انیس کو سیاست کرن پھر اعتقاد خان کو اعتقاد والدوں کی سفارش سے باریابی سلام کی ہوئی اور جو کجیت سے اس حال بنگالہ کا اور  
 قاسم خان کے سلوک کا وہاں کے لوگوں سے مغضب ہین سنا تھا اس وقت دل میں آیا کہ اگر یہم خان فتح جنگ صوبہ ہار کو کہ وہاں کا مذہب  
 سنجو کی کیا ہے اگر الماس کی گمان پر عمل داری شاہی کرا دی ہو بنگالہ کا صوبہ دار کروں اور جہاں کا قلعی خان کو کہ اگر ابو میں جاکر دیر واری کی جاگیر  
 بہا میں بچھوں اور قاسم خان کو درگاہ میں طلب کروں اس وقت اس میں حکم کیا کہ درخان ان باقوں کو تحریر ہوں اور سرزول  
 مقصود کے کہ جہاں قلعی خان کو صوبہ بہا میں لیجا کر اگر یہم خان فتح جنگ کو وہاں سے روانہ بنگالہ کریں پھر میں سکند جہاں ہر کی کو نہاری دیا  
 اور قین سوسو اسے سر فرز کیا اکیسویں کو محمد زید پاشا شاہ ایران کا رخصت ہوا تیس ہزار روپیہ اولعت اس کو حرمت ہوئے اور ہر ہر  
 شاہ عباس کے کہ بچا بھیجے تھے میں نے بھی چند ہزار ہتھیار بھیجے ہوئے ایران دکن کے اور عمرہ پانچ ہر شکم اور ہر شکم کے تھے کہ بادشاہوں  
 کے لائق ہوں قین ایک لکھ روپیہ کے بھیجی ہو مگر اس کے ہمراہ روانہ کیے اور میں ایک ملوری پیالہ تھا کہ سطحی نے عراق سے بھجوا بھیجا اور اس  
 پیالہ کو پہلے شاہ عباس نے بھی دیکھا تھا اب میں نے مجھے کہا کہ شاہ عباس نے اس پیالہ کو دیکھا کہ اگر اس کا گراں جہاں میں شرب بیکر ہو  
 جیہیں تو بڑی خوشی ہوئے اب میں سے یہ سکر اس کے رو رو اس میں چند با شرب ابی پھر سرپوش و رکابی اس کی ہزار سفات میں بھیجا ہوا  
 اس کا دنیا کا رخصتا اور نشیون سے جواب خطا موافق لکھ کر وکیل کو دیا پھر قراول ایک شیر کی خالے میں اسی وقت جا کر تین بندوق میں اس کو  
 مارا اور صبح الزمان نے ایک قین بی لار کو بھونکر کی میرے یہاں اس کے نیچے پیالہ پوسے اولاد کے بچا اور بی سے خنی کر کے بھی بچے پیدا ہوئے  
 پھر میں نے پھر وکر دین میں میٹھا اعتقاد والدوں کی فوج کو میدان میں ملاحظہ کیا دو ہزار عمرہ سوار کہ اکثر او میں غسل تھے اور پانچ سو پادہ ریز قراول اور  
 گولہ انداز اور چودہ ہاتھی اوس فوج میں تین سو تین فدا کیے ہوئے ایک اور ایک کی آڑ میں ایک بہت خوب معلوم ہوئی پھر میں نے ایک شیر کی شاخ کا  
 کیا سمجرات کے دن غزہ اردی بہشت میں الماس مقرب خان کا بھیجا ہوا ملا خطے سے گزرا بہت اعلیٰ الماس تھا تیس ہزار روپیہ اس کی  
 قیمت ہوئے اس کی انگوٹھی بھائی تیسری تاج منصب یوسف خان کا لبغاش بابا خود کس محل و اضافہ کے ہزاری ذات اور تیرہ  
 ہزار سوا کا مقرر کیا اور یہ قدر منصب اور میر دن اور منصب داروں کا تجویز بابا خود کے مقرر کیا گیا ساتویں کو قراولوں کو جاکر شیر کی کھیر تھے  
 میں نے شام کی گات اور ہار لاکھ کی کھیر دیکھی تو نو جوان بیگم نے عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں بندوقوں سے ان شیروں کو ماروں میں نے اس کو  
 اجازت دی اس نے دوشیر ایک ایک بندوق میں اور ابی دو میں سے ہر ایک کو دو دو بندوقوں میں مارے غرض کہ او کو شہ زون میں اور  
 چھ بندوقوں میں اور چار شیروں کو مالہا پیکال ٹھاکہ جاری میں سے بچھا دیا نشانہ مارا کہ شیر نزل کے میں نے اس کے غرض میں ہر  
 سے ہزار شرفی قربان کین اور ایک چوڑی پونجی الماس کی قیمتی لاکھ روپیہ کی عنایت کی ایک شاعر نے ایک شعر فی البدیہہ کہا ہے  
 نو جوان گھر پھر صورت زن مست + دھب مردان زن شیر افکن مست

اور تین دنوں میں جو خان واسطے طہاری مکانات و قلعہ لاہور کے رخصت ہوا دوسویں کو خبر فتنہ سید وارث کی کہ فتنہ  
 صوبہ اورہ کا تھا اب میں نے ہر حسب ہند میر محمد کے خطاب جو خانی اور اضافہ سے سرزاد کر کے بعضے پگنات صوبہ ملتان کا اس کو فوج  
 کیا پھر ظلم بخشی بنگالہ کو کہ کبیب غتا کے سلام سے محروم تھا اجازت سلام کی ہوئی اور میکیش اپنے خند کے اور تھکے ہاتھی میکیش  
 قاسم خان حاکم بنگالہ کے اور دو ہاتھی شیخ مومود کے اور دس ملا خطے سے گزیرے اور بالتماس خاوندان کے منصب عبدالعزیز خان پر

یا ضد ہی اٹھا دیا اور پانچون خوراد کو دوانی صوبہ گجرات سے کیٹھو اس کو موقوف کر کے مزار حسین کو مقرر کیا اور اس کو خطاب کھاتہ خانی  
سرفراز بنایا آٹھویں کو لشکر خان کے کشتیگری نگہبش پر مقرر تھا اگر ملازمت حاصل کی سو مہر یا سنو روپہ کیے چند روز اس سے پہلے اوتا دھوپانی  
کو کہہ اپنے فن میں پیش تھا فرزند خرم نے جب طلب بھیجا تھا کئی بار بیٹے اور سکا کاناٹا اور دو نقش کفرل میں میرے نام پر باڑھا تھا پیش کیا۔  
بارہویں کو سینے اوسے روپیوں میں تلویا اور چھ ہزار تین سو روپہ اور باقی مع حوضہ اس کو دیکر حکم کیا کہ سپہ سوار مہر روپہ چنے ہر ماہ مقرر کیا  
اور ملا صدقہ خوان کے کہ میر غازی کا نوکر تھا انھیں دونوں میں اگر شخص سے ملازمت حاصل کی اوسکی قصہ خوانی سے میں کمال خوش ہوا تھا  
مختوف غنائی کا اس کو دیکر ہزار روپہ اور خلعت اور گھوڑا اور راقی باکلی عنایت کیے اور بعد چند دن کے اس کو بھی روپیوں میں تلویا اوسکے وزیر کے  
چار ہزار چار سو روپہ کو بھی منصب صدی ذات اور بیس سوار سے اس کو سرفراز کیا اور حکم کیا کہ ہر مہر مجلس گپ اور دہلی میں حاضر ہوا کرے  
اور اوسی دن لشکر خان کی عامت کو بھر دکر دشمن میں سے ملاطفت کیا یا سنو سوار چودہ باقی اور دو بقدا زبتر تھے جو بیرون کو جہاز کی کہ سنو  
نواسہ راجہ ماسنگ کا کامرا می کلان میں سے تھا شہر بالا ولایت براہین بسبب کثرت شراب خوری کے مر گیا اور سکا باب بھی تیس برس کی عمر  
کثرت شراب سے مر تھا اور انھیں دفون بہت اندر کے رہاں پورا اور گجرات اور اطراف مالوہ سے اگر سونہ خانہ خاص میں داخل ہو کر دیکھ  
عمدہ اندر کو کہیں سوا چھہ ٹوکے نہ ہوتے تھے سو اے ایس کے وزن میں بلکہ کہینہ یاد تھے اچھا بیسویں کو ایک حرف ص نادری کو  
کہ دیسی عمدہ میرے بیان اور تھی بابا خرم کے واسطے بھیجی اور لیجانے واسطے کو حکم کیا کہ یہ نادری رستہ وقت کدینا کہ یہ ایسی  
نادری کو کہ سینے اس کو وقت ملائی تیرہ کن اجیر سے پہنچا تھا اب سب فرزندوں میں ملکہ ورتیا نکا بھیجا ہوں امدادی روز گری اپنے سر  
کی بندھی ہوئی سر سے اٹھا کر اعتقاد دلور کے سر پر کھدی امداس ٹری عنایت سے اس کو سرفراز کیا اور تین زمرہ اور ملک طلوع  
اور بیس مرصع اور انکو بھی باقوت کے نگ کی کہ مہارت خان نے مہر قیشکیش بھیجی تھی ملا خط سے گندری سات ہزار روپہ تھی تھی  
امدادی روز باران رحمت بر صانع ماندو میں اس سال پانی کی کمی تھی اور مخلوق پریشان تھی سینے بہت پریشانی کو گون کے باوجود کہ  
اون دفون امید بارش کی منتھی لوگوں کو کنارے نہلا کے دما ہی استحقا کے واسطے بھیجا اور خود کمال عاجزی کے اندر تھائی کہ بہت  
متوجہ ہوا پر دو گارے میری شرم کھی اس نے فضل و کرم سے آٹھ ہزار پانی برسا یا کہ سب تالاب بھر گئے اور لوگوں کی پریشانی مٹ گئی  
شکر یہ اس عنایت کا کس زبان سے ادا کروں اور وہ ماہ تر من نشان وزیر خان کو مرحمت ہوا اور شیکیش لانا کی کہ دو گھوڑے اور چھان گھوڑے  
اور چند کونہ اچا اور مہر کے تھے ملا خط میں آئے تیسری سو کو گز تری عبد اللطیف کی گجرات کی طرف وکشتاقتہ و سادہ و کھانا سلائی  
جواو کے کرے جانے میں نلق ابدہ کا قلع تھا سینے بہت شکوہ کیا اور حکم کیا کہ قریب خانب اسے کسی مہر کے ہر ماہ دو گارہ شاہین  
رہانہ کرے اور اکثر زبیر اطراف ماندو کے شیکیش ملائے اور ملازمت حاصل کی آٹھویں تاریخ اور اس پہاچہر بلکہ پہلوچک گارہی  
کا لگا کر خطاب راگلی سرفراز کیا اور باکا بیگ کے لکھنوار انہر من ساتھ باکا قمری کے مشہور اور وہاں کے حکام کے نزدیک  
صاحب نسبت تھا مجھے اگر ملاوکی شیکیش میں سے مجھ کو ایک پیالہ سفید خطائی پایا اور بہت پسند آیا اور شیکیش ہر ماہ خان حاکم قندہار  
کی کہ نو گھوڑے اور نو پتارے کپڑوں کے اور دو چمچے رہا ہر سیاہ کے اور باقی خیرین تین ملا خط سے گندری امداد و سیکن راجہ کرے  
چیم برائے سعادت باریابی سے مشرف مہاسات ہاتھی شیکیش کے دستخیز تیار کیے تھے اور ملازمت یادگار قندہار کی کہ مرحمت کیا گیا تھو  
کو عید گلاب پاشوں کی تھی لوازمات اور حدان کے بخوبی کیے گئے اندیشہ سو روپہ تھی کہ سو روپہ بکالہ کے تعین میں سے میرا حصہ  
خطاب پیش خانی کے سرفراز ہوا اور سینے گھوڑا اور مہر مرحمت کیا چودھویں کو مادل سمر سے سپر اول اور کو بیگ نے نندہارنہا کے  
اگر ملازمت حاصل کی اور تیس ہزار روپہ تین باقی ملک خرا و پانچاں اور ایک جزا و پکا شیکیش کیا پھر دناس اور بیس خان فتح جنگ

صوبہ دار ہارنے اوس طرف سے پیدل کر کے پہنچ کر گریک کے بیچجہ وہ سب ملا خط میں گذرے اور سب میں ایک قطعہ سارے چودہ ٹانگ کا تھا کہ اوسکی لاکھ و پینت ہونی اور انھیں دونوں یا دو کا قہر بھی کو چودہ ہزار درج بطریق انعام دیکر ساتھ نصب پانصدی ذات اور تین سو ساوے سر فرار کیا اور نصب تانہ خان کا دل بھی کاغذ اصل اضافہ دینداری ذات اور تین سو ساوے سر فرار کیا اور سب کے بیٹوں میں سے علیحدہ ہر ایک کو اضافہ منصبے سر فرار فرمایا اور سب التماس شاہزادہ سلطان پریز کے پانصدی ذات منصب وزیر خان پر بڑھائی و آرخا وین ہمت کو سید عبد اللہ راہب نے کچھ بھیجا ہوا بابا خورم کا تھا اگر ملازمت حاصل کی اور عرض اوس فرزند نامدوس کے پیش کیے کہ اوان میں اخبار فتح و کس کے تھے کہ سب اماردوں نے اطاعت اختیار کی اور فرمانبرداری اور کجیاں قلعوں کی خاصا احمد گریک مجھے دی گئی تھے اسکے شکر یہ میں سرشار آگے پروردگار کے زمین پر رکھا اور کمال عجز و نیاز مندی کی اور شادی نے بیانیہ کو حکم و لشکر اللہ تعالیٰ کا کہ ہاتھ سے نکلا ہوا ملک بھر آیا اور عندون سرکش نے اقتدار عجز و نالوائی کا کیا اور سب خلع گذار ہوئے جب یہ خبر نوجوان کی گئی کہ نانی سنی پرگنہ پودہ دلا کھڑے دیکھ کے محال کا اوسکو خوشخبری میں عنایت کیا بعد چھائی افواج شاہی اور قلعہ بندی کے جب بابا خورم وہاں کے گاؤں سے مطمئن ہو تو پیشکش وہاں کی مسرت اوسکے وکیلین عید و نہایت ملا خط میں آئی کہ اب بابا خورم نے لکھنیا بھیجا تھا کہ جن امور کو اس صوبہ میں جگہ و جگہ دیکر اوسکو میں ہمارا لڑکا کہ سادت ملازمت حاصل کر کے واپس آدین اور نشان فتح و اقبال کے بخوری روئے اندام اکھاغت چون چند روز پہلے آئے اس خبر فتح و اقبال کے سینا یک رات دیوان حافظ میں اسکی فال دیکھی تھی کہ کچھ ایسا ہوا کہ کوکھو بہ غزل غلی سے روز بھان و شب بخت یا راز شہدہ ندمین فال گذشت اختر و کار آخر شدہ مجھے حافظ مرحوم کے لسان انجب ہونے سے ایک گونہ اطمینان ہوا اور بعد اچیس روز کے یہ خبر فتح آئی سینے بہت مطلوب کی فال دیوان حافظ میں نکالی یہ عجیب نکلا آخر کو ویسا ہی ہوا ہے اور کہ خلاف ہوا اور انھیں ذیل آصف خان کے منصب پر بیٹھے ہزار سوار بھالے کے کچھ نزاری ذات و سوار سے سر بلند ہوئے اور آخر زمین سے گیات کے سیر عمارت ہفت منظر کو گیا یہ مکان مالوہ کے اسکے بادشاہوں میں کا بنوایا ہوا ہے اسکا نام سلطان محمود علی تھا یہ مکان سات طبقہ کا ہے ہر طبقے میں چار بکھرہ ہیں ہر ایک میں چار چار درخت بھندی اس مکان کی سڑے چون گریک کی ہوا دودھ پچاس گونہ زمین سے ساتویں طبقہ تک ہو کھڑے تھے آئے جاتے ہیں وہاں کے لیکڑا چار سوار و پشاور ہوا ہے پھر عبد اللہ خان کو خطاب سیف خانی سے سر فرار کیا اور طاعت مع باقی گھڑے اور جو صبح کے دیکر اوسکو سر بلند کیا اور بابا خورم کی خدمت میں رخصت فرمایا اور ایک لعل نیادہ تیس ہزار روپیہ کی قیمت کا آد ہاتھ فرزند بلند اقبال کو بھیجا کہ اسکی قیمت پر لڑکر کہہ جو کہ بیٹے اسکو مقون اپنے سر پرانہ خاتون مبارک جان کچھ جاگیا اور سلطان محمود خوش خوار ہو اسن بخشی کو اور پر خدمت پیشگی تھی اور واقعہ فراموشی صوبہ ہمارے مقول کیا اور رخصت کے وقت باقی بھی اوسکو عنایت کیا پھر ہر وہ گیات کے سیر میں گندہ کو قلعہ ملدو کے چھوڑے مقاموں میں سے چرگیا میں شاہ معلق خان کہ امرا و متبر سے میرے والد کے تھا جبکہ اوسکے پاس یہ ملک جاگیا میں تھا لہذا شہنشاہان اکبر و عمارت بنائی تھی میں اوس مقام دلکش میں دو تین گھڑی ٹھہر کر لوٹ آیا اور چونکہ مخلص خان دیوان اور سبھی صوبہ ہمارے سے امرا ملائی تھیں تھے اس واسطے اور سب کے منصب سے نزاری ذات اور دودھ سوار کر کے ساتویں تاریخ تک سب باقی کوراج نام عادل خان کی پیشکش میں کا دھڑے مانا اور سب کے بھیجا اور گیا رہون کو نقد کا ایک منزل قلعہ سہماں آیا لیکن باعث کچھ اور بارش کے ایک قدم چلنا دشوار تھا لوگوں کا رنج اور جانفروں کی تلکانی خیال کر کے کوٹیا پھر ہدایت اللہ کو خدمت تو کر اور کار ضرورت میں سب چالاک ہی خطاب فدائی خانی سے سر فرار کیا اوس سال اسی بارش ہوئی کہ پورے سو برس کے لوگوں نے کہا کہ میں اسی بارش یا وندن چالیس دن برابر چھری رہی شیب شدت بازا بان کے اکثر مکانات نے پورے گر گئے اور ایک مدت اس روز کی لوگ سے بھی گری کہ کبھی ویسی آواز نہ سنی تھی میں آدمی ندان و مرد و عین ضلع ہوا ہے اور اکثر شہتہ

- کانات پھٹ گئے کوئی آواز اوس زیادہ سخت نہیں بھگنل اور سہارون میں اقتدار برہ اور معمول ہوئے کہ بیان اور گمان میں ہو سکتا معلوم  
 کہ ہند میں ماندہ کے برابر اور کوئی مقام عمدہ آب و ہوا اور لطافت جاو اور محرمین اور بھی ہو خاکسار برسات میں کہ موسم گرمی کا وقت ناچو  
 بیان گھرون میں شکوہ کاف اور وہ کسوئے ہیں اور دن کو مطلق چٹکے کی حاجت نہیں ہوتی زبان کی خمیوں میں سے حجبہ رکھا جاوے  
 حقیقت میں کہ مذکور بیان اور جیسا دیکھیں کہ کہیں ہندوستان میں نہ دیکھی تھیں ایک جنگلی کیل کہ اس قلعہ کے جنگل میں خود رہت  
 او گاؤں دوسرے گھوسٹے مولا کے جسکو فارسی میں سپر کہتے ہیں آج تک کسی شکاری نے اسکا گھونلا نہ دیکھا تھا صاحب اتفاق یہاں  
 کے شک عمارت میں اسکا گھونلا ملا اور عین دو بج مولا کے تھے پھر پھر کے وقت خوشنبہ کو ادھیڑ میں تاریخ مع سیکات سکونا  
 کی سیر کو گیا میں وہاں کے مکانات مالوہ کے اگلے حاکموں کے ہونے میں اور وہاں اعتماد والدہ صاحبہ نجی کے ایک ہاتھی خاصہ  
 جلک جیت نام راہ میں عنایت کیا شام تک اور عین عمرہ مکانات میں رہا اور بعد نماز شام کے دولت کو لوٹ آیا اور وجہ کے دن ایک  
 ہاتھی انہاں نام کہ جاگیر قلی خان نے بطریق شگش سبھا قلا لفظ ہوا پھر مضبوط لباس اور سامان خاص اپنے پیشے کے واسطے مقرر کرکے  
 ملکہ کیا اور کوئی ایسا نہ بنا کر سہ مگر سکون میں عنایت کیا کر دن اور دن میں سے ایک دکان نوری جو کہ فبا کے اچھر پر بنا کرتے ہیں درازی  
 او کیلے کچھ کرتا ہے اور آستین اور عین نہیں ہن آگے کہ گھونلا ہی مردم ولایت او سکون کردی کہتے ہیں میں نے اسکا نام نوری  
 رکھا ہے دو سہا جہاں شمال طیس کا ہے کہ میرے والد زبگوار نے اسکو اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبلا کاتبوں کی گرگیاں اور سرسبز  
 آستینوں کے اور عین چکن دوزی ہوا کرتی تھی اسکو بھی میرے والد زبگوار نے اپنے واسطے خاص کیا تھا اور قبایہ ماشیہ دار اور  
 قبایہ اطلس گجراتی اور چیرہ اور کہ بنیا پریشی بنا ہوا کہ کھاتون سنہرے اور زعفرانی سے بنا ہوا ہوا اور جہاں تھوڑے سے سواروں کا پتہ  
 کے ہزار بیوں سے مطابق قاعدہ سہ سپاہیوں کو سپرے واسطے تہذیب کر کے اعانہ ہوا تھا اور آخر میں بیحدت پوری مندی تو پینے  
 حکم کیا کہ دیوانی دارا اوس مصارف کو او کی جاگیر سے وصول کریں اور جہزات کو چھیدوین تاریخ مطابق جو دمویں شہان کی کیش برات  
 تھی سینے دریاں ایک مکان کے مکانات نور جہان میگے کہ جسے تالاب کے دریاں واقع جو مجلس جشن کی آراستہ کی اور مقبول  
 شاہی اور اور کو اوس مصل میں کہ آراستہ کی ہوئی بگڑ کی تھی مطلب کیا اور حکم کیا کہ لوگوں کو موافق اولیٰ خواہش کے پیالے اتمام کیفیات  
 اور نشون کی دیویں ہتون نے وہ پیالے لیکر اپنے پھر بنے فرمایا کہ جو کوئی پیالہ اپنے منصب کے موافق اس مجلس میں پیش  
 اور طرح طرح کے میوے اور کباب بطریق کرک دیاں اپنے مقرر کیے کہ ہر کسی کے آگے رکھیں عجب مجلس آراستہ ہوئی اور شام سے تالاب  
 کناروں پر فانوس اور جھانڈا غون کے روشن کرادیئے تھے امید کی کہ اس طرح کی روشنی اور کمین منو کی جوگی اور دن سب چراغوں ہوا  
 فانوسوں کا عکس پانی میں دیکھتا تھا اور یہ تماشا گاہ کو با تمام تالاب میں آگ لگی ہوئی تھی بہت زیب و زینت سے وہ مصل آراستہ تھی  
 اور پیالے دینے والوں نے اپنے جو صلیے بڑے کہ پیالے نوش کیے اور سرور و غوری ہر روشنی نظم دل نہاد و زبیری خند آراستہ  
 سنجی بران کہ دل خوشہ + گلہ زبیرش این سبز کاغ + باطنی چویدان صحت فراخ + زبس نکست بزم ہرقت دور + فلک شاد  
 از سحر بہ شدہ جلوہ گزازیان باغ + رخ افروختہ ہر یکے چون چراغ + بعد گزشتہ قین چار گھڑی رات کے مردوں کو خدمت کر کے اہل محل  
 کو طلب کیا ایک بہرات اس مقام خوشی میں صرف کر کے حسب دعوہ سینہ عیش و خوشی خواہجہ شبنہ میں بعضے کام آگے آگے تھے  
 اول یہ کہ روز ہمارے جلوس کا تھا دیکر یہ کہ دوزخ شب برات تھی اور بھی دن راکھی کا تھا کہ پہلے بیان کیا گیا اور منہ دون کا یہ ستر بنا بران  
 سبب سعادت کے اس کا مبارک شبنہ نام رکھا اور وہ ہر کوتید کا سو مخاطب پرورش خان سرفراز ہوا اور دم چار شنبہ صبحا کہ چار شنبہ  
 ہوا چھا ہوا تھا یہ برخلاف ہوا اوس واسطے اسدن کا نام شوم کہ شبنہ رکھا کہ ہمیشہ یہ دن جہاں سے کم ہو جو دوسری ستر چھوڑا واد کار تو رہی







پائسو سوار کے سر فرزند پیر میران دلیر غلیل اس کے ایک ہاتھی خود بندہ کے اندر ایک ہاتھی ہوتا تھا خان کی رعایت کیا سمجھ کر پیر میران  
 کو رعایت بعد میں سے بعد نے اپنے باپ کے صوبہ دکن سے اگر ملاقات کی ایک سو اشرنی ہزار لکھائی ہاتھ کو عرضی ہوئی کہ راجہ کلیان کی رعایت  
 اگر ملے اگر ارادہ ہستان بڑی کار کھتا ہے جو کہ اس کی باتیں ناخوشی کی سنی تھیں کہ وہاں کہ اس کو سناوے کے جس کے پیر صاحب خان کے  
 کرین ہاتھ قہقہات اور باتوں کی کہ جو مقدمہ اس کے میں مذکور ہوئیں تین کر کے ۱۹ کو ایک دیگر فیصل سے کہ کہ رعایت ہوا جلیوین کو  
 دو سو سوار اور بیٹے کے تھو ما رو کے محنت ہو کہ منصب اس کا اصل و اضافہ دوا ہزار دینار دیا رہ سو سوار کا ہر دوسے ۲۲ مرالہ اور افغان  
 کو خطاب رشید خانی امتیاز دیکر کہ پیر میران خاص رعایت کیا اٹھارہ ہاتھی پیشکش راجہ کلیان کے کیے کہ ملاطفت سے گذری ہو کہ ہاتھی اصل  
 فیانی خاص کے ہونے دوا تھی ہونے اس کو دیے جو ولایت عراق سے خبر وفات والدہ پیر میران کو کی شاہ اسماعیل ثانی کی کہ طبقہ سلطان  
 صفوی سے تعاقب بھی تھی اس کو خلعت بھی کیا اس تقریب سے اس کو نکالا ۲۵ مر فدا ی خان خلعت پار با اتفاق اس کے بجائی روح التدا  
 دیگر منصب داروں کے واسطے تہنیت پوری کے روانہ ہوئے ۲۸ کو بارادہ تماشائی نرہا اور شکار اس طرف کے قلعہ سے اور کرس  
 اہل محل اور طرف کو گئے ہم دو منزل کنار سے نرہا کے اور ترے جو کہ نشہ و کیک بہت تھے ایک شب ٹھہرے دوسرے دن تارال پور پہنچے  
 روز بعد ۳۱ کو رعایت کی غرہ ہا محترم خواجه کو کہ ان دنوں دارالمرستہ آیا تھا خلعت اور ہاتھ پیر میران رحمت ہوئے دوم کو بعد  
 تحقیقات اور مقامات کے کہ راجہ کلیان کے باب میں عرض کیے تھے اور نصف خان واسطے تحقیقات اس کی کے امور ہو اٹھا جو  
 بیگناہ واضح ہوا سعادت ہستان بڑی کی پانی ایک سو اشرنی اور ایک ہزار روپے نذر کیے اور پیشکش اس کا ایک سکہ مراد پیرانی  
 و دو اہل کی اور ایک پونجی کہ او میں دو دانہ مراد پیر اور ایک اہل تھا اور صورت اس طلالی چڑا جو اسے نذر سے گناہ خدشتہ فدا ی خان  
 کی آئی کہ جو فوج حاضر ہو ولایت حبت پور کی آئی زمینداروں کے بھاگ گئے طاقت مقابلہ کی نہ لائے ولایت اس کی لبت کی وہ اپنے  
 کیے سے پشیمان ہو ارادہ کھتا ہے کہ درگاہ جہان پناہ میں حاضر ہو کہ زندگی اور اطاعت کرے روح التدا مع فوج کے اس کے پیچھے بھیجا گیا  
 کہ اس کو گرفتار کر کے درگاہ میں لاوین یا آوارہ دہی پڑھتی کا کرے اور اس کی عورتوں و علاقہ داروں کو کہ بقا مرنیو اور ان بھائی کے تین  
 ہن تیکرین آٹھو میں کو خواجہ نظام جو رہ انار شہر موغا سے لایا تھا مذہب کیے بندہ کو سے جو وہ دن میں لایا تھا اور عورت سے مذہب  
 میں آٹھ روز میں آیا تھا کلانی انار مذکور بار بار آٹھ کے پڑا آٹھ کا پیدائش انار بار بار مذکور تھا تا کہ میں اور انار آٹھ کے غلبہ کھتا  
 ۹ کو نرہا پونجی کہ راجہ اس علاقے کے ایک گائون میں معلوم ہوئے کہ عورتیں اور تعلقان حبت پوری اس گائون میں ہن ہارڈ  
 تلاش باہر گائون کے اور آدمی بھیجے کہ جو آدمی اس گائون میں ہیں ان کو حاضر کرو دریاں تحقیق و تلاش کے ایک شخص تاجدار و  
 جاجا نران زمیندار کو سے دریاں آدمیان گائون کے آیا جو قوت آدمی جاجا آدمی سے تھے اور روح التدا کچھ سبب نکالا اور  
 قاضی کے بھیجا تھا اس شخص جاجا پور بھیجے سراو کے کے اپنے تین پونجیا اور بھیا اور پانچ سکے مارا اور وہ بھیا کارگر پانچ  
 اس کے سے نکلا جو بھیا کھینچا راجہ التدا فوت ہو گئے آدمی جو حاضر تھے اس کو کہ قتل اور غلام آدمی جو علیہ اور ترے سے بھیجا  
 بانہ کہ وہ گائون کوئی گائون والوں کو جو میر محمد نے مخالفوں و کرسٹون کے ایک گھنٹہ میں قتل کیا عورتیں اور لڑکیاں اس کی  
 گرفتار ہو کر قید ہوئیں گائون میں آگ لگا دی ایسا جلایا کہ سوے ڈھیرا کہ کے نظر نہیں آتا تھا اور تمام لوگوں کو جلا دیا روح التدا کو اس  
 فدا ی خان وادہ کیا راجہ التدا کی مراد کی میں کچھ نہ تھی بسبب غفلت کے یہ مقدمہ ہو اور نشان آبادی کا اس ولایت میں نہ لایا  
 عمان کے پانچوں اور کل پچھلے گئے پوشیدہ ہو گئے نام ہوئے پاس فدا ی خان کے آدمی بھیجے عرض بخش گنا ہوئی کی کل ہو  
 کہ اس کو قول کر کے درگاہ میں لاوے منصب مودت خان کا اصل اور اضافہ شہر طریت و بود کرنے پر بیان زمیندار خدشتہ کو کہ

سرور اوس سے آزار نہ تھا کہ اس کے پاس پہنچ کر اسی ذات احمدیہ سے سوار ہو کر ۱۳ مارچ کو راجہ سوچ مل مراد علی بخشی نوکر بابا خادم کے آئے  
 دیکر ملاقات کی جو مطلب کر کے تھا تمام عرض کیا جس کا حکم کا اقرار کیا تھا حاجی کیا موافق عرض فرزند شاہ رائے کے بنیاد علم اور تقاریر کے  
 سر بلند ہی باقی تھی کوکھا دے کے ہمارے ساتھ صبح دیا اور مقبرہ کو اپنا کام کر کے جلدی رعلد ہو اور منصب خواجہ علی بیگ ہزارہ کے واسطے تھا  
 اور بہت اچھا لکھنے کے مقبرہ ہوا تھا پنجہزاری ذات اور سوار کا کل ہوا اور لالہ دین علی اور خواجگی طاہر و سید خان مجر و مرتضی دولی بیگ ہزارہ کے  
 ایک ہندو خلیفہ رحمت کیا اور کو منصب حاکم بیگ صلح و اضافہ ایک ہزاری ذات و دو سو سوار مقبرہ ہوا اور اوسیدین راجہ سوچ مل خلعت  
 دھاتی اور کچھہ صبح اور قتی خلعت دیا اور خدمت کا کلمہ پر حضرت کیا جو بیگھے ہوئے فرزند لہذا اقبال شام غورم ساتھ بلچوہ علی خان  
 کے اور وہ بیگشی نوکیسی قتی داخل برابہ ہوئے اور خاطر اوس فرزند کی باطل سماعت صوبہ دکن سے جمع ہوئی صاحب صوبہ کی برار و  
 خاندان و احمد گزشتہ سالہ راجہ خاندان سے عرض کی شاہ نواز خان بیٹے اوس کے اور عقیدت میں خاندان خان جوان ہزارہ ہزار سوار موجود  
 واسطے ضبط کر کے خلافت فتح کی ہوئی کے بھی اور ہر جگہ اور موقع پر جاگیر بن ایک کے متبرین میں سے دیکر بندوبست و بان کا جہیز  
 ملاحق و مناسب تھا کیا اور تمام لشکر کے کہ ہمراہی اوس فرزند کے مقبرہ تھائیں ہزار سوار اور سات ہزار پیادہ پر چنداں وہاں چھوڑ کر تمام بانی  
 آجی کی گئیں ہزار سوار اور دو ہزار توپچی تھے ہواہ کیا روانہ ملاقات کا ہوا روز مبارک شنبہ ۱۰ مہر ماہ الہی کو سٹہ جلوس موافق  
 یازدہم شہر شوال ۱۲۸۶ ہجری بعد گذرے تین بہر ایک گھڑی قلعہ اندومین ساتھ ساعت مبارکی اور خوشی کے نیکی ملاقات کی حاصل  
 اور جو عرصہ جدائی کا پندرہ مہینے اور گیارہ دن کا ہوا تھا بعد ادا کرنے آداب کورنش زمین بوسی کے چھوڑ کے میں ہٹنے لایا اور نہایت  
 محبت و شوق سے بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کر اقبال میں مہربانی سے لیا حقیقہ کہ اوسے آداب و فرستی میں زیادتی کی  
 ہٹنے عنایت و مہربانی زیادتی کا دہانے پاس بیٹھنے کا حکم فرمایا ہزارا شہنشاہی و ہزار و پیر بطور نذر اور سفید برقع نقدی گذرانا اور جو وہ وقت  
 باوکی خبیشکس دیکھنے کا تھا اوس واسطے قبل سنا کر کہ عادیان کے سب باقیوں میں عمدہ تھا اور صند و قیچہ ہوا افسیوس جو اس وقت  
 ملا خطہ گذرنا پھر بیہوش کو کچھ ہوا کہ ہمارا ہوا اوس فرزند کے آئے میں موافق منصب کے بابا ہون اول خاندان نے ملازمت حاصل کی  
 سینے اوس کو آگے لپکا کر ویت ظاہر بوس سے سرور کیا ہزار و ہزار و پیر نذر اور صند و قیچہ ہوا اس وقت کا پیش کیا میں نے اوس کی پیشکش میں  
 اسباب قیمتی ہینا لیس ہزار کالینڈر کیا بعد ازاں خان نے آستانہ بوسی کر کے سوہن نذرین پیر مہابت خان نے زمین بوسی سے سر بلند ہی  
 پائی سوا شرفی اور ہزار و پیر نقدی کے اور کچھ جو اس وقت اور جوا و متھیا پیش کی قیمت ادا کی ایک لاکھ چوبیس ہزار و پیر ہو اوس میں ایک لکھ  
 کیا رہ شقال کا تھا کہ رسال ایک فرنگی اوس کو اجیر میں بیچنے لایا تھا اور دلاکھ و پیر اگلتا تھا جو ہری قیمت اوس کی اسی ہزار و پیر کہتے تھے  
 جب وہ روانہ ہوا تو اس کو چھوڑنے گیا بران جو میں رہا تھا خان نے اسے لاکھ و پیر کو خریدنا پیر راجہ ہوا اسکے نے ملازمت حاصل کر کے ہزار  
 روپیہ نذر کے اور پیر جو اس وقت اور جوا و متھیا پیش گذرانے اور اس طرح داراب خان سپر خاندان اور سردار خان ہزار و پیر خان  
 شامت خان عرب اور جوا و متھیا خان اور شہباز خان اور متھیا خان بخشی اور اودارام کرمہ سردار و ن نظام الملک سے ہجرا بعد اسکے شاہ جو  
 کے اگر سک دولت تھا ہون میں متسلم ہو کر اود باقی امر نے محافظ مراتب منصب کے ملازمت حاصل کی پھر عادل خان کے دیکلوں نے زمین  
 کو کس خدمت اوس کی پیش کی اول اس سے جلد سے فتح لالہ میں منصب بہت ہزاری اوس ہزار سوار فرزند اقبال مند کو رحمت ہوئے تھے  
 جب ہم دیکھ کر لالہ ہزار خطاب شاہی کا پایا اب بوض فح اس منہ کے منصب عیس ہزاری ذات اور میں ہزار سوار کا اور خطاب شاہجانی بیٹے  
 اوس کو عنایت کیا اور کھڑا کیا کہ بعد اسی دربار میں صندلی چکی قریب تخت کے بچھا کر کے کہ فرزند اود سپر ہزار کے اور خاص عنایت  
 اوس کی پہلے پاس کے یہاں اس کی رسم تھی اور خلعت خاص مع چاقرب زربفت دوز کا گر کیا ان اور سرستین اور حاشید داس موتیوں

میں سلام ہوا تھا پچاس ہزار روپیہ قیمت کا اور شیر مرغ میں چار سو گھوڑے اور اس کے اہل خانہ سرسوزی کی فوج جو عروس کے اندر کرنا تھا  
 جواہرات کا اور خزانہ کا اپنے ہاتھ سے اوپر بیٹھے شکر کیا اور سزا کا باقی کو قریب مل کر دیکھا حقیقت میں جیسا مشہور تھا اس سے زیادہ  
 عمدہ اور خوبصورت تھا دیکھا بھی کہ ہر گھنگائی بہت پسند کیا اور اوپر سوار ہو کر اندر دلت خانہ خاص کی لگیا اور اوپر شکر کر کے حکم کیا کہ اندر  
 دولت خانہ کے اس کو سٹھے اور نام اس کا نوشت رکھا جس کو جو میوین تاریخ راجہ ہر جیو دینا لکھا تھا اگر کار و مت مل کی پہلی نام ہو گا سٹھا  
 لیکن وہاں راجہ کو ہر جیو کہتے ہیں ڈیرہ ہزار سوار اس کے میان کو جوین کام کے وقت میں ہزار سوار جمع کر لیتا تھا ہر ملک بھلا نہ کا دوسراں کو  
 اور خاندان اور دکن کے ہر وہاں دو خوبصورت طالع ہیں سالیہ راجہ لیر نام کی سبب ہونے قلندر الفیر کے آبادی میں یہ خود رہتا ہے وہ ملک سیرت  
 ہر انبہولان ٹرا اور بہت عمدہ ہے اور نو بیٹے کس بہت تیار انگور بھی وہاں بہت ہیں لیکن نامی اور عمدہ نہیں اور راجہ راجہ بھلا نہ گھوڑا اور دھوا  
 اور دکن سے موافقت رکھتا ہے لیکن کچھ بیان اور قلات کو نہیں گیا اور سب کوئی اسکا ایک تاجا تھا ہر قیاد اور کی مری سے اس کی دست دوا  
 سے محفوظ رہتا ہے جب گجرات اور دکن غایت ایزی ستم میرے والد کے قہر میں آیا تو اسے برہان پور میں مارا جاتا  
 زمین پورس نیرے والد کی حاصل کی اور ملک بندگان مخلص میں دوشل ہو کر رہتا ہے سب سرفراز و مہاب کہ شاہ جہان بہا میں بیٹے ہو چکے  
 تو اسے اگر گیارہ ہاتھی پیش کئے اور ملازمت حاصل کی اور اوی فرزند کے ہمراہ حاضر و گاہ ہوا سنا ہے کہ اپنے اخلاص اور ہر کی سکھایا  
 شاہی سے سہر بلند ہوا اور عنایت شمس مرصع اور فیل اور سب اور خلعت سے امتیاز پایا بیٹے اس کو تین انگور تاجاں بقوات اور اناس اور  
 نعل کی محنت کین مبارک شنبہ کو تالیسویں تاریخ نورجان یکم نے جنم فتح فرزند شاہ جہان کا کیا اور شاہ جہان کو بھاری جلیست مع مارکی  
 کہ خطا ہو چلوں اور توتون میں آگ آتی اور تڑا ویر جو عمدہ جواہرات کا اور کس شایع طور مرادیا دکر سب سلسلی مرادیا کا اور شیر مرغ پرورد  
 مرصع اور پچوٹا ر اور دیکھتے مع زین جڑا اور اضافہ ہاتھی مع دو ماہ فیضان عنایت کیا اور سطح فرزند شاہ جہان کے بیٹوں کو اور دیکھتے  
 کو خلعت وزین سامان بخشا اور اس کے عمدہ گھوڑوں کو گھوڑے اور خلعت اور خیر خواہی اور محنت کے لیے ہر ملک میں اس کے اس شین میں  
 صرف ہوئے اور سینے سویدن عبداللہ خان اور اس کے بھائی سردار خان کو خلعت اور سب دیکر کالی کیطرت کا دیکھ کر جاگ کر میں غیبت  
 کیا اور شجاعت خان کو بھی اس کی جاگیر کیطرت کو صوبہ گجرات میں فتحی تنخواہ و خلعت اور ہاتھی دیکر رخصت فرمایا اور سب بھائی کو دیکھ کر راضی  
 کا تھا گھوڑا دیکر رخصت کیا اور جب کہ اس کا خان دوران خان پر وضعیت ہو گیا ہر طاعت ساری اور دورہ کی زمین دیکھتا تھا اور صوبہ  
 کامل اور نگلش میں کہ ملک فتنہ خیز تھا کہ جان قوی چاہیے کہ اسے تنبیہ بچانوں کے ہمیشہ سار ہوا اور دورہ کیا کہ ہے چونکہ جیاد ستر اور اس  
 کی ہر اسوا سٹے سینے مہابت خان کو صوبہ دار کامل اور نگلش وغیرہ کا کیا اور خلعت عنایت فرما کر رخصت کیا اور خاندان کو ملک شمس کی  
 حکومت سے سرسوزی دی اور باہر میں خان فتح جنگ اور سے پچاس ہاتھی ہمارے پیشکش کیے تھے اور سٹے سیکڑے وہاں بکر  
 واسٹے لوگ سو گیا لائے آج تک دیکھا کہ کھایا تھا ہر جنہا ایک انگشت کا تھا لیکن بھندہ شیر میں کو کوئی کیسا دوسرا نہیں ہوا البتہ کہ غلام  
 تھا کہ جب دس کیلے سینے کھائے تو گرائی حلیم ہوئی اگر کہ کیلا لائق کھائے نہیں مگر واسٹے گرائی کے بہ مزاج اور اس سال آہ ہر ملک  
 معرب خان نے انہ گجرات سے ہٹا کر چمکی میں پونچا ہے اوی تاریخ سینے سنا کہ مہر راجا می میرے بھائی شاہ عباس کے گھر کے میں دستار  
 کے عامے سے مر گیا اور محمد قاسم سوداگر کو میرے بھائی کیطرت سے آیا تھا اپنا دوسری گریا اسو سٹے سٹے حکم کیا کہ میرے اور اس کی  
 کے اس کے اسبابہ سامان کو خوار اس کے کرن کہ شاہ ایران کی خدمت میں پونچا ہے اور وہاں سے روہر ہوا کے ہاتھ میں کے سبز  
 کرن اور سید کیر اور بخت خان و کلار عادل خان کو خلعت اور ہاتھی محنت فیلے مبارک شنبہ کو تیر جون آبان ہاتھی کی جاگیر لیر  
 ترکمان کے کہ خطاب جان پافانی سے سرفراز ہو دکن سے اگر ملازمت حاصل کی اور سکا باب ایران کے اسٹا سے تھا میرے

والد کے محمد بن ولایت سے آیا تھا اور کون نے اس کو منصب دیکر صوبہ دکن میں بھیجا وہ وہیں بڑا اگرچہ کر حاضر حضور ہوا لیکن اب کر شاہجہان  
اگر اس کی اخلاص مندی اور جان سپاری بیان کی تو سینے اور کچھ جریدہ درگاہ میں طلب فرمایا کہ باریاب ہو کر کچھ لوٹ جاوے اور اسعدن اور ارام  
کو منصب سہناری ذات اور چودہ سو سوار سے سرفراز کیا ذات کا بہن جو عنبر کے بیان بڑا معتبر تھا جب شاہ نواز خان عنبر سے لڑنے گیا تھا تو  
آدم خان جینی اور جادو سے اور بابواری کا تھپہ اور اودارام اور چند سردار نظام الملک سے اوس سے جدا ہو کر شاہ نواز خان سے آئے  
تھے اور موہن سنگت عنبر کے عادل خان کی نرمی اور عنبر کے فریب سے ترک بندگی اور دولت خواہی کر کے چلے گئے عنبر نے آدم خان سے  
قرآن شریف درمیان کر کے وقت غفلت میں فریب سے پکڑا اور قلعہ دولت آباد میں مقید کیا یہاں تک کہ آخر اس کو مار ڈالا اور بابواری  
کا تھپہ اور اودارام عادل خان کے یہاں گئے عادل خان نے اس کو اپنے یہاں لے لیا اور بابواری پند دلوں میں اپنے کسی شہنشاہ کے  
فریب سے مارا گیا اور اودارام پر عنبر نے فوج بھیجی اسے خوب لو کر فوج کو شکست دی پھر اوس ملک میں دس سکا سرحد پر تک شاہی کے چلا آیا  
اور امان لیکر تامل و عیال فرزند خورم کے پاس حاضر ہوا فرزند شاہجہان نے اس پرست عنایت اور مہربانی کی اور منصب سہناری ذات اور  
ہزار سوار کا اسیدوار کیا اور ہمراہ اپنے درگاہ میں لایا چونکہ وہ بندہ کار آمدنی تھا سینے پائسو سوار اور دوسرے اضافہ فرمائے اور شہنشاہان کو  
کہ منصب دو ہزاری ذات اور بڑے ہزار سوار کا رکھتا تھا پائسو سوار اور عنایت کے اور فوجدار سوار کا سا رنگ پور اور بعض صوبہ مالوہ کا کیا اور خانہ  
کو خاصہ گھوڑا اور ہاتھی مرحمت فرمایا مبارک شہنہ کو دسویں تاریخ ماہ مذکور کی فرزند شاہجہان نے اپنی پیشکش ملائے میں گداری جو امرات اور خڑاو  
ہتیار اور سامان اور پارچہ فیس ہر قسم کے سبب معین تھے جو دکن آ رہے تھے اس پر تہہ کیے اور ہاتھی اور گھوڑے مع سامان طلائی اور نقری سجا کر دے پاس کھڑے  
کیے سینے اوس کی خاطر جو کسے میں سے اور تہ کے تفصیل اوس سامان کو دیکھا اوس میں ایک عہدہ لعل تھا کہ مندر کو وہ دین اوس فرزند کے واسطے  
دو لاکھ روپہ کو مل لیا گیا تھا وزنی سترہ سقالی ساڑھے پانچ رتی کا کہ وزن میں سرکاری اعلوں سے بڑھ کر تھا جو ہر پونے نے بھی اوس کی دہی  
قیمت لگائی اور ایک نیل لاکھ روپہ کا دوسرا عہدہ اور بڑا آج تک نہ دیکھا تھا اور ایک الماس محکورہ کا کہ قیمت اوس کی چالیس ہزار روپہ کی تھی  
محکورہ دکن میں ایک سا کہ کوکتے ہیں جبکہ میر تقی خان نظام الملک نے بار کو فتح کیا تو عورتوں کے ساتھ ایک دن پانچ کی پیر کو گیا وہاں ایک  
عورت نے اس الماس کو درمیان ساگ محکورہ کے پا کر نظام الملک کے پاس لگائی اوس روز سے اس کا نام الماس محکورہ ہوا اور احمد آباد سے  
ابراہیم خاندان کے ہاتھ لگا اور ایک نمر تھا اوسی عادل خان کی پیشکش میں کا اگرچہ نیا تھا مگر دوسرا خوش رنگ اور نفیس کم دیکھا تھا اور دو  
مونی کہ ایک نو ماٹہ گیارہ رتی قیمتی پچیس ہزار روپہ کا تھا نہایت گول و صاف اور دوسرا الماس قلعہ الملک کی پیشکش میں کا کہ تیس ہزار  
روپہ اوس کی قیمت تھی اور بڑے سو ہاتھی کر اون میں سے تین ہائی مع زنجیر طلائی اور نقری اور دیگر کے تھے میں ہاتھی اون میں سے سینے ڈھل  
فیلانی خاص میں کیے پانچ اون میں بہت عمدہ اور نامی تھے ایک نورجنت نام کہ فرزند خورم نے پہلے دن مذکور کیا سو لاکھ روپہ قیمت کا  
دوسرا صوبہ نام کہ عادل خان نے دیا تھا لاکھ روپہ قیمت تھی مگر نے اوس کا نام دجن سال رکھا اور جنت بلند اوس کی پیشکش میں کا کہ اوس کی  
قیمت بھی لاکھ روپہ تھی سینے اوس کا نام گران بار رکھا جو تھے ہاتھی کا نام قدوس خان اور پانچویں فیل کا نام ام رضا تھا یہ دونوں قلعہ الملک  
بیان سے آئے تھے لاکھ لاکھ روپہ کی بھی قیمت شخص مونی باقی اوس میں ایک سو گھوڑے عربی اور عراقی لاکھ تارون میں خوب تھے  
اور میں سے تین کا زین اور مسلمان مع تھا جو محکمہ انساب پیشکش بابا خورم کی خاص اور وہ جو کچھ کاما رکھنے سے لایا پھر مفصل تحریر ہو تو بیان  
بڑھ جائے پھر یہ جو کچھ سینے اوس کی سب پیشکش سے قبول فرمایا پیشی ۲۰ لاکھ روپہ کا تھا اور دوسرے سامان دو لاکھ روپہ کا پانی والدہ فرزند  
بیکم کے مذکور کیا اور ساڑھے لاکھ روپہ اور والدہ اور بیگم کو دیکے کہ یہ سب بجا بابران پختہ ہزار تومان ہوسے اور سترھ لاکھ انٹی ہزار روپہ  
لایا جو داک کی اس پیشکش میں سلطنت میں کبھی نہ ہوئی تھی سینے فرزند مذکور پر کمال شفقت اور عنایت کی اور میں اوس سے نہایت

ہوں کہ سب لادیں لائق تری خدمت اسکو عروبت سے بخود لے کر اور چھ کبی تھی کاشا نہ کیا تھا اور گوارا نہ ہو کہ دیکھنے کاشا تھی اور قورقو کی عطا تھی  
شہزادہ کیلکہ تھا سو بیٹے مقرر کیا کہ کچھ اچھا اور چھوٹے کوٹے کوٹے مقرر کیا اور شاہی کا ہو گا تو خوش سرفروخت حاصل کر کے اصلاحات اگر کو  
روانہ ہو گا اس خیال سے حضرت مرجھانی اند باقی میگنا توسع اسباب اور غامحات سلطانی کے روانہ اگر کیا اور خود مع ضروری ہمارا ہوں  
بطریق سیر و شکار صوبہ گجرات کو چلا اور شہر جمعہ ماہ تابان میں ببار کے ملندہ سے کوچ کر گئے تھانے پہلے کے مقام کیا فخر شہر میں ایک نیلگا دینگر  
سے مارا اور شہر کی رات مہابت خان کو اسب و فیمل خاصہ عنایت کر کے اور پھر وہاں داری کابل اور بنگلہ کے رعانہ فرمایا اور اس کے انہماں  
سے رشید خان کو نذرت اور باغی اور گھوڑا اور خیر مرغ دیکر اسکی ملک کے وہاں مقرر فرمایا اور اب اسیم حسین خان کو بیٹھے دکن مقرر کیا اور میر حسین  
کو اس صوبہ کا اخبار نویس کیا راجہ کپان سپر راجہ کوٹیل کو اور دیر سے آیا تھا بسبب اس کے چند قصوروں کے تھوڑے دنوں سلام سے محروم  
رکھا اور عید ثبوت اسکی بلیگیاں کے آپ اور خلعت دیکر ہمہا مہابت خان کے ہمہنگش برعین کیا دوشنبہ کے دن عادل خان کے دیکو کو  
طرح جڑا و دکنی عنایت ہوا اور جو فیصل خان اور ادرای زبان فرزند شاہجہان کے نوکر دن لئے اس خدمت کو بخوبی سراہا تھا اس واسطے  
اون دونوں کو اضافہ منصب سرفراز کر دیا زبان کو خطاب بکرامیت سے کہ ہندی میں عمدہ خطاب بخت متا فرمایا بیشک وہ بندہ شایستہ  
لائق تربیت ہوا اور شہر شکار میں جا کر دوشنبہ کا بندوق سے مارے دوشنبہ کو پھر ساٹھسے چار کوس کوچ کر کے موضع کچھن میں اور پندرہ یون  
کو تین نیل گاؤں سے ادن میں سے بڑا بارہن کا تھا اور اس روز مزار ترم سے عیب ایک حلا واقع ہوئی کہ بندوق پھر کر کے لگائی  
اور گولی کو بسبب روانہ ہونے کے چاب رہا تھا کہ ٹوٹے سے بندوق لئے آگ لیلی اور بقدر ایک بالشت کے اسکا سینہ جل گیا اور  
رنیہ باروت لئے بن میں گھس کر زخمی کیا اس سے مرنا کو نہایت الم ہو بنی سولون کو چار نیل گاؤں شکار چوسے مبارک شہر واسطے سیر  
درہ کو ہی کے گاؤں میں آب روان تھا گیا نیل گاؤں پر سے ملان پانی گزرتا تھا وہاں می نوشی میں مشغول رہا اور دن اوس شہر میں گذر کر  
لشکر میں لوٹ آیا اوس روز راجہ جت پور کا کہ فرزند شاہجہان کی عرض سے اسکا گناہ معاف کیا تھا دولت مستانہ بوسی سے مشرف ہوا  
پھر جمعہ کو شہر قنیل گاؤں کا اور دودادہ شیر شکار ہوئے پھر جو قراولوں نے عرض کی کہ پرگنہ حاصل پور میں شکار بہت ہو سبب لشکر کو یہاں چھوڑ  
میسون کو خاص کوگون کے ساتھ جاصلوین کہ میں کوس تھا گیا میر حام الدین ولدیر جمال الدین حسین آنکھ کو کہ محمد الدلیہ کا خطاب  
رکشا تھا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے مع اصل اضافہ سرفراز کیا اور پانچ گار حسین توس یگی اور پانچ گار قورچی کو کہ ہمہنگش میٹر  
ہوئے تھے ہاتھی مرحمت ہوئے اور اسی تاریخ انکو ریہا جینی کابل سے آئے زبان شکر یہ انعامات الہی سے قاصر ہج کہ مسافت تین ماہ پر  
انکو رتوازہ عنایت کیے پھر شہر قنیل گاؤں کا رتوازہ کا رتوازہ جو مسون کو کمار سے آئے حال پور پر ہمہا اضافہ ہوا فرزند شاہجہان  
اور پڑے ایروں کو پالے عنایت ہوئے یوسف خان بچہ حسین خان کو کہ لائق تربیت تھا منصب سہ ہزاری ذات اور پڑے ہزار اسوا  
سبب اصل اضافہ سرفراز کیا اور نو ہزاری گوٹہ روانہ پر خدمت فرمایا اور سوا اسکے فیمل اور خلعت انعام میں دیا پھر پڑے ہزاری دس  
دیوان صوبہ دکن کا سعادت آستانہ بوسی سے ممتاز ہوا جمعہ کے دن جانب پانخان کو عنایت نشان سے سر بلند کر کے اسب و خلعت  
مرحمت کیا اور دکن کی طرف خدمت فرمایا جیسون کو کہ دو کوس کوچ کر کے موضع کمال پور میں منزل کی اور راہ میں ایک نیل گاؤں اور ادرای  
رستم خان کاشا جہان کے عمدہ نوکر دن میں سے ہے اور برہان پور سے مع لشکر راجہ گوٹہ پرمیں ہوا تھا ایک سو دس ہاتھی اور سوا  
لاکھ روپیہ لشکر کے لیے ہوئے اس تاریخ میں آستانہ بوسی سے شرف ہوا اور نام خان پیر شہر جات خان منصب ہزاری ذات اور  
چار سو سوار سے مع اصل اضافہ سرفراز ہوا تاسیسون کو شکار باز و جڑہ کا گیا اور راہ میں نیلگا دھمی ماری اور میسون کو بھلول میانہ  
اور کرکیر کو کچھ نے ہمہ گوٹہ ماہے اگر ملازمت حاصل کی یہ بھلول خان پیر حسین میانہ کا بچہ اور میانہ ایک فرقہ ہے متا نوین کا بیٹے حسن

صاحب خان کا تھا کہ وہ اس کا سب سے پہلا بیٹا تھا جس نے اس کا نام دیا اور خدمت دکن میں ملا پھر اس کے بیٹے منصبوں سے سرفراز ہوئے اور اسکے آٹھ بیٹوں میں سے دو بیٹے خوب شہرت پزیر ہوئے اور ان میں سے شہساز نے امتداد سے جانی میں وفات پائی اور یہ پہلوں رشتہ رشتہ ہزار ہی منصب سے سرفراز ہوا اور شاہجہان نے برہان پور میں جا کر اسے لائق پرورش و تمکین منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اس کے اسید و اس کا بھگدو اسے آج تک مذکور کیا تھا لیکن چونکہ کل شائق قتلہ واسطے بیٹے اور سکو طلب کیا بیٹنگ خوب خاندان و ہجو اور جیسے اس کا باپ شہجاعت سے آراستہ ہو گیا اور اس کا بھی وجہ است سے خالی نہیں منصب تجویز کیا ہوا شاہجہان کا بیٹے اور سکو عنایت کیا اور خطاب سرفراز خان کا دیا اور اس کے بار کو کا بھی بندہ لائق تربیت ہو گیا اور سکو خدمت حضور سے میں شہزادہ جاگیر لیا گیا پھر غزوہ ماہ آذر کو شہرین جاگیر مل گیا و ملا اور اس نے انجا کر شہساز سے خطاب ہوا کہ ایک ایک شہساز فروش کے گھر و دیو کیا ان جوڑوان پشت کی طرف سے پیدا ہوئے باقی اعضا خدا سے اور تھوڑی دیر زندہ رہا پھر مر گئے دوسری تاریخ مبارک شنبہ کو کہ اس کے تال کے خیمہ پر ہوا اور مزید یہ کہ اس کی لاش خان کو غفلت اور باقی محرمت ہوا اور حضرت دہلی میں صور دکن سے سرفراز فرمایا منصب اور اس کا اصل واسطہ ڈھائی ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا مقر کیا اور دکن کا عادل خان اور اس کے کوکب طالع نام کہ ہر ایک فردن میں پانچواں شرفیوں درجہ کے تھیں انعام میں دین اور سرفراز خان کو سپہ خلعت عنایت ہوا اور حوالہ ہر ایک سے بھی عمدہ خدمتین وقوع میں آئی تھیں اس واسطے اور سکو خطاب بہت خانی و کز خلعت محرمت کیا جمیع کو سوا پانچ کوس چکر کر گئے دکن میں محل نزول اچھا ملا ہوا اور پھر شہساز کو اس قدر چکر قصیدہ دیا کہ میں مقام کیا ہمارا بندہ وستانی قدیمی شہروں میں سے ہر راجہ بھیج میں گذر گیا اور اس کے زمانے کو نہر بریں ہو گیا اور اس کے سلطان مالوہ بھی یہاں رہے ہیں جب سلطان محمد قلی بغیر شہساز دکن روانہ ہوا ایک قلعہ سنگ بنام کا اس کے اندر بطور بالا قلعہ دلپریہ بنوایا گیا شہساز بہت عمدہ اور صاف ہو گیا لیکن اس کے اندر عمارت نہیں طویل اندر کا بارہ عمارت گزری اور عرض سات عمارت تیرہ گز اور چاروں دیوار قلعہ کا ساڑھے ساڑھے گز اور بلندی گنگو سے تک ساڑھے ستر گز اور اس کے باہر اندر قلعہ ہر دہائی کا طول پچیس عمارت تیرہ گز اور شاہ عید غوری نے اسے جو ساتھ دلا اور خان کے مشہور تھا اور زمانہ سلطان محمود سلطان فیروز بادشاہ دہلی کے میں مستقل بادشاہ مالوہ کا گز رہا ہے سوا سے باہر قلعہ کی ایک مسجد جامع بنوائی ہے اور مقابل در مسجد کے ایک میل دوسرے کا کھڑا کیا ہے جب سلطان بہادر گجراتی نے مالوہ پر قبضہ پایا تو چاہا کہ اس میں کوکب ات میں لے جاوے کوکب نے اس وقت احتیاط کیا کہ اگر گجراتی پر دھوکہ دے ہو گئے ایک گز اور اس کا ساڑھے سات گز کا اور دوسرا سو چار گز کا چار گز کا چوک و بان بیفائدہ پڑا تھا حکم کیا کہ اگر گز ایک یسار گز کو میں درمیان روضہ سرے لٹکے اور سکو کھڑکوں اور راقون کو اس پر روشنی ہوا اسے اس مسجد کے درمیان ایک مضمون کی شکر کھدی ہوئی ہے کہ سلطان عید غوری نے سترہ آٹھ سو ستر میں یہ مسجد تعمیر کی ہے اور دوسرے در پہ ایک قصیدہ کہہ کر کہ دوسری میں یہ مسجد بنوائی

خدا یگان زمان کوکب پیر علی	مدار اہل زمین آفتاب اور کمال	پناہ و پشت شریعت محمد و داود	کہ آفتاب رکھ عز و بزرگان حمید و خدا
سین و ناصر دین نبی دلاور خان	کہ برگزیدہ خدا وند از و مشاغل	بشر و ہار بنا کر دوسرے جہاں	ہو قوت سعادت جہتہ برد فرخ نزل
	از شہساز و وزیر حاج ہشتاد و ہشتاد	کہ شہد تمام و انجیل و درگاہ مال	

جب دلاور خان نے انتقال کیا اس وقت ہندوستان میں کوئی بادشاہ مستقل نہ تھا اور زمانہ سب مرجع کا تھا چوتھنگ پسر دلاور خان کو چوٹ سب بہت تھا تخت مالوہ پر جلوس کیا اس کی قوت کے بعد تقدیر سے سلطنت محمود علی پسر خان جہان کو کہ چوتھنگ کا وزیر تھا علی اور اس کے بعد اس کے فرزند غیاث الدین کو کوچھی پسر ناصر الدین پسر غیاث الدین بادشاہ ہوا کہ باپ کو زہر دیا کہ دہلی کی سند پر بیٹھا پھر اس کے بعد اس کا فرزند محمود نام بادشاہ ہوا اور سلطان بہادر گجراتی نے ملک مالوہ محمود سے لیا پھر سلسلہ سلاطین مالوہ کا محمود بنو کر بر تمام ہوتا ہے چوتھی تاریخ پھر شہساز میں نسل کا و شکار کیا اور مرزا شرف الدین حسین کا شہساز کو باقی عمارت اس کے خدمت میں لگے خدمت کیا



اور اودا ام کو چڑاؤ نچر اور شہر پی سو تو لے والی اور سب ہزار درپ انعام میں دئی ساتویں کو تین ہزار میں ایک مگر مذوق سے ملو چہ پست  
 ہزار تھا لیکن کہنے آٹھ گر کا لہیا اور ایک گر کا چوڑا دیکھا ہر مندوستان کی اپنیوں میں بہت ہونے ہیں پھر کیشنبہ کو ساڑھے چار کوس کو پ  
 کر کے سعدیوں میں مقام کیا بیان ایک مذی پر ناصر الدین خلجی نے بل باندھا ہے اور کتاڑے مکانات بنوئے ہیں مثل کلا دیہ کے کہ دونوں  
 مقصود اسی کے بنوائے ہیں جیسے کتاڑے دیہ کے خوب روشنی کر کر مبارک شنبہ کو نوین تاریخ نیم پالہ است کی اور وہاں فرزند شہجہان کو ایک  
 محل جمعیت سلا لکھ روپیا کار دو موئی انعام میں دیئے یہ وہ محل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری ماں جی حضرت عمر کانی نے میرے  
 سند دکھائی میں دیا تھا اور برسوں یہ میرے والد کے پیچ میں رہا ہر پھر میرے بچے کا اپنے پیچ میں رکھا قطع نظر ولایت کے مبارک جا کر میرے اس  
 فرزند کو عنایت کیا پھر مبارک خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور دوا سے مع اصل و اضافہ سر ہندی دیکر فوجداری سرکار دیات معین کیا اور  
 خلعت اوتلوار اور باقی انعام میں دیا اور بہت خان پسر کمرہ خان کو شمشیر حمت ہوئی اور کمال خان قراول کو کد قیدی خوشگارا دہمیشہ حاضرین شہنشاہ  
 سے ہر شکار غانی کا خطاب عنایت کیا اور دو ارام خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام امت اور شیل اور عراقی گھوڑوں سے سرفزاری پائی اور اس  
 ہزارہ خمر خاصہ زمین سامان کا سب سالانہ خاندان آتا لقی کو بھی شنبہ کو کیا رہیوں تاریخ پونے چار کوس چکر موضع خلوت میں نزول اجلائی کیا اور پٹیا  
 کو باؤں کوس کوچ کر کے پرگنہ میں جا کر کیشو داس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر میں ہی سنے اپنا وطن بھر گیا پھر کہہ سکتا  
 اور باغات نانیہ ہیں اور ایک بادی سر راہ بہت عمدہ بنا کی ہے تیرہویں کو شکار یکین جا کر ایک نیکل کا بندوق سے مارا اور فوجت فیل کر دو  
 کے اندر بہتا تھا باوجود موسم سردی کے پانی سے الفت تمام رکھتا تھا جب پانی اوسکولتا تو اپنے سب بدن پر ڈالتا میں نے کہا کہ سردی میں اسکو  
 ضرر نہوا سوسے گرم پانی مشکوں سے اسکی سونڈ میں مالین پھر اتفاقاً جب سر دہانی اور سنے اپنے اوپر ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا  
 چودھویں کو سچھ کوس کوچ کر کے مقام سیکڑوہ میں منزل ہوئی پندرہویں کو دس کوس ہی سے اور کرام کٹھہ میں اور سولہویں کو کرا مبارک شنبہ تھا مقام  
 کر کے قریب لشکر کے ایک ہنر چالیس غریب ہوئی وہاں سر ہندی خان کو عنایت علم سے سرفزار کر کے بھیجا دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بھیجا اور  
 اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہ بیچم زین زیندار کر کے کاکہ ہزاری منصب اور ایک خاصہ جاگیر کو عنایت  
 ہوا اور راجہ جوہر زیندار لگا کر کو منصب چار ہزاری سے سر بند کر کے اوسکے وطن کو خدمت فرا کر حکم دیا کہ جب وطن پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے خان  
 کو حضور میں روانہ کرے کہ اوسکی عوض درگاہ میں حاضر ہے اور چالیس کوچ کو قراول کا سردار کی اور بہت ندر کی قیدی رکھتا ہے خطاب غانی  
 سے سرفزار کیا جموعہ کو تیرہویں تاریخ پانچ کوس چکر موضع دہادہ میں اور آدھ شنبہ کو اتھارویں تاریخ کد قراول تھی بعد فراغت قراولی وغیرہ کے  
 سواتین کوس جا کر موضع ناگور میں کتاڑے تالاب کے مقام کیا اور بیسویں کو پانچ کوس چکر کتاڑے تالاب کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسویں کو لوچا  
 کوس جا کر پرگنہ دودھ میں اترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گجرات کی ہے جیسے میں نے مذکور ہے کوچ کی پر تمام ماہ میں جنگل اور چھتری اکہستان تھا اس  
 کو مقام کر کے بائیسویں تاریخ کو سوا پانچ کوس پہنچے اور موضع انبا وین منزل ہوئی جہاں شنبہ کو بیسویں تاریخ مقام کر کے کتاڑے تالاب  
 مجلس غریب ہوئی جموعہ کو بیسویں تاریخ ڈھائی کوس چکر موضع جالوت میں اور تالیس منزل میں کرناٹک کا بندو لے اپنے تماشے دکھلائے  
 ایک نے تجربہ لہے کی کہ سارے پانچ کو کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر میٹ سے نکالی پھر چھوڑ دیں کو پانچ کوس چکر موضع بندہ میں اترا  
 اور ستائیسویں کو پانچ کوس جا کر رے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کر کے کتاڑے تالاب کے قیام گاہ میں اترا  
 جبکہ کو دنی کتے میں سب رنگ کے کبوتر کھلے ہوئے تھے سفید اور ترہیلے دیکھے تھے مگر سن بلو فرمایاں ملا بت خوش رنگ اور تار دے تھے  
 جیسا کہ کہتے ہیں مع نہر سخی و تیری خواہر چکیدن کنول کا پھول کو دنی سے ملا ہوا تھا اور کنول دن کو کھلتا ہوا رات کو بند ہوتا تھا پھر پھلوں و رات کو  
 کھلتا تھا دیکھو بند ہوتا تھا بعد پھر ان دونوں پھولوں پر شیر رکھا نہیکو بہت بیٹھا تھا اور اکثر سبب اسکے منہ میں چائے کی رات کو اوس میں رہتا تھا



جزیرہ برسیا ہمیشہ ان پھولوں کے ساتھ رہا جو پہلے ہندو شاعر بھوسے کو کنول پر عاشق بنا دیتے ہیں اور ٹیل کو گلاب پر اور طرح طرح کے  
 عمدہ صفات میں اس میں کہتے ہیں تان میں کھانوت کمر سے والد کی خدمت میں پہنچے وقت کا بے دخل تھا اور کل لگا لے والوں کا دست و پا کرتے  
 ایک فتنے میں معشوق کے مونہ کو آفتاب اور انگر کوٹھنے کو کنول کا کھلنا اور انکو ٹکی تیلوں کو بھوسے کا کھلنا تشبیہ یا جزایر ایک دو ہر میں  
 معشوق کے کن انکی بیون سے دیکھنے کو تشبیہ ساتھ کھلنے کنول اور کھلنے بھوسے کے دی ہے اور اس منزل میں انجرا احمد بابا کے آئے اگرچہ  
 برہما پور کے بھی عمدہ ہونے میں لیکن شیر بن اور کم دانہ میں سینے وہاں دو مقام کے اور سر فراز خان نے احمد بابا سے وہاں اگر ملاقات  
 حاصل کی اور کئی پیشکش میں سے ایک سے متبرک کی گیا یہ ہزار روپے کی اور وہاں سے دو گھوڑے اور سات بہلین مع بہلوان کے اور چند  
 تھان گجراتی کپڑے کے مقبول ہو جا باقی سامان رہنے اور سیکو پٹیاں سر فراز خان نواسہ مصاحب بیگ کا بڑا کمرہ سداقت حضرت ہا یون شاہ کے  
 امیر وں میں سے تھا اور میر سے والد اور سکوا اسکے دادا نام پر مصاحب بیگ کہا کرتے تھے سینے اسنے اول جلوس میں اسکا منصب  
 صوبہ گجرات میں مقرر کیا چونکہ خانہ زاد اور دوشی اس دھگاہ کا تھا گجرات میں اپنے کام کے سینے اسکو نادر اور تربیت جگہ خطاب سر فراز خان  
 سے سر بند کیا اور منصب دو تہری ذات اور ہزار دار کا مقرر کیا جبکہ نذرہ ماہ دی کو جا رکوس کا کوچ کے کن رستال حیدر پور اور تلو برہما  
 راجہ مان افضر مدتی پیدا دن کا رو ہو چمیل لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملی تھی اور محبہ و اسکی طرف شوق بہت ہو گیا لہذا میں خوش ہوا اور چہ  
 مان کو گھوڑا عینیت کیا اگرچہ پرگنہ دو در داخل گجرات میں ہو لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور  
 لباس اور زبان کو گون کی سب نئی اور غیر ہراس محل میں درخت انہ اور اعلیٰ اور کھنی کے بہت ہیں ہر کھنیشوں باڑو ٹوٹھری کی ہر دو تمام ملک  
 ریت کا ہر تھوڑی جماعت کے چلنے سے گرد بہت اٹھتی ہے سینے لگا کر اس ملک کو عموماً احمد بابا کے گرد آباد دیکھا جاسے دوسری تاریخ  
 چارکوس جا کر کرنا سے دیا سے مہی کے اور تار تیر سے کو پھر چارکوس موضع برہما میں نزول سعادت ہوا وہاں اکثر منصب داروں نے  
 کہ صوبہ گجرات میں مقرر تھے اگر آستانہ نبوی حاصل کی جو تھی کو باپوچ کوس چکر چرسیمین اور باپوچین کو ساڑھے پانچ کوس کی مسافت  
 ملے کہ کے پرگنہ موندہ میں روایات اقبال ربا چو اسدن تین میل گاؤں سے بڑا دان میں تیرہ من دس سیر کا تھا چھ کوس چکر پرگنہ  
 نیلا دین منزل ہوئی اور شہر میں سے ہو کر میں ہزار روپہ شمار کرنا ہوا نکلا ساتوین کوساڑھے چھ کوس چکر پرگنہ نیلا دین فوکش ہوا  
 گجرات میں اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہیں سات لاکھ چرسیمین حاصل ہر چونکہ میان کے لوگوں کی سواری کا مدار گاڑی پر ہو چکا ہے دیکھ کر  
 گاڑی پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر چھڑ گیا لیکن گرد و غبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ  
 میں مقرب خان نے احمد بابا سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موفی قیمتی تیس ہزار روپہ کا کر خرمیا تھا پیش کیا جامعہ کو اس میں  
 تاریخ ساڑھے چھ کوس جا کر کرنا سے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنایت قدیمی نند ہر بہمنون کے قول سے کئی ہزار برس اسکی تعمیر کو  
 جو سے پہلے اسکا نام ترنپاوتی تھا اور راجہ ترنک گنوا وہاں حاکم رہا ہر اگر موافق بہمنون کے اس راجہ کا حال مفصل لکھا جاوے تو  
 کتاب دراز ہو جاوے عرض جبکہ نوبت بہت راجہ ابھے لگا کر کو اسکا نواسہ تھا پوچھی تو تقدیر سے اس شہر میں ایک ملازمت ہوئی  
 کہ اس قدر خاک برسی کہ تمام مکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جا بجا ملاک ہوئے کہتے ہیں کہ ایک بت نے جبکو راجہ پوجا تھا  
 کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب میں کندیا تھا راجہ سہل و میال اور اوس بت کے جواز پر سوار ہو کر وہاں  
 سے دو در چلا گیا کہ تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان میں لگ رہا تھا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تھی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا آگ سے لگا اور  
 پھر نہ بچے شہر آباد کیا اور اسی ستون کو بیچ میں واسطے علامت کے لکھا گیا جو ہندی میں ستون کو استنب اور چھب کہتے ہیں  
 جس نسبت سے اس شہر کو استنب لکھی اور کشودتی کہتے ہیں اور کبھی راجہ کے نام پر ترنپاوتی بھی کہتے ہیں رفتہ رفتہ کثرت استعمال

اور اودا امر کو بخرا اور شہر پی سو تو لے والی اور سب ہزار درہم انعام میں دی ساتویں کو توں ہوا یعنی ایک مگر بندوبست سے ملامت خیز  
 طرہ تھا لیکن ایسے آٹھ گروہ کو لایا اور ایک گروہ کو بخرا دیکھا ہر مندوستان کی اپنیوں میں بہت ہوئے ہیں پھر کیشنبہ کو ساڑھے چار کوس کوچ  
 کر کے سعدیہ میں مقام کیا بیان ایک ندی پر ناصر الدین غلی نے پل باندھا ہے اور کنارے مکانات بنوائے ہیں مثل گلابیہ کے کہ دونوں  
 مقصود اسی کے بنوائے ہیں جیسے کنارے دیا کے خوب روشنی رکڑ کر مبارک شنبہ کو نوین بیخ نیم پایہ اور کشتی اور وہاں فرزند شہان کو ایک  
 محل تعمیر کیا اور کھڑے دیوار اور دو موٹی انعام میں دیئے یہ وہ محل ہے کہ میرے پیدا ہونے کے وقت میری ماں حضرت عہد کاشی نے میرے  
 منہ دکھائی میں دیا تھا اور برسوں یہ میرے والد کے پیچ میں رہا ہے پھر میرے بھی بڑا گناہ اپنے پیچ میں رکھا قطع نظر ایت کے مبارک جا کر بیٹے اس  
 فرزند کو عنایت کیا پھر مبارک خان کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور اس سے صحت اصل و اضافہ سر بند ہی دیکر فوجداری سرکار دیوات معین کیا اور  
 خلعت اتولا اور باقی انعام میں دیا اور بہت خان بہرہ مسترخان کو شمشیر حرمت ہوئی اور کمال خان قزاقوں کو قدیمی خدمتگار اور مدینہ حاضرین شہر کا  
 سے ہر شکار خانی کا خطاب عنایت کیا اور اور اہرام خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہوا اور انعام فصاحت اور ذہل اور عراقی گھوڑوں سے سرفزائی پائی اور اس کے  
 ہمراہ خیر حاضرین سامان کا سب سالار خان خانان آتالیق کو بھیجی شنبہ کو کیا رہیوں تاج پونے چار کوس چکر موضع خلوت میں نزول اجلائی کیا با رہیوں  
 کو باج کوس کوچ کر کے پرگنہ میں جاگیر بخشو دس مارو کے مقام کیا میرے والد کے وقت سے اسکی جاگیر میں بھی اسنے اپنا وطن مقبر کیا ہے کہ کیا  
 اور باغات بنائے ہیں اور ایک بادی سر راہ بہت عمدہ بنا کی ہے تیرہویں کو شہر میں جا کر ایک میل کا بندوبست سے مارا اور نہایت فیل کر دیا  
 کے اندر بہت آقا باوجود و موم سوئی کے پانی سے الفت تمام رکنا تھا جب پانی او سکولت تو اپنے سب بدن پر ڈالتا میں نے کہا کہ سوئی میں اسکو  
 حاضر ہوا اس سے گرم پانی مشکوں سے اسکی سڑ میں حوالین پھر اتفاقاً جب سر دہانی اور اسنے اپنے اور ڈالا تو کانپنے لگا اور گرم پانی سے آرام پایا  
 چودھویں کو چھ کوس کوچ کر کے مقام سیکڑہ میں منزل ہوئی پندرہویں کو دس کوس مہی سے اور کرارام گڑھ میں اور سولہویں کو کہ مبارک شنبہ تھا مقام  
 کر کے قریب لشکر کے ایک نہر بجلیں سا غمر ت ہوئی وہاں سر بند خان کو عنایت علم سے سرفزار کر کے باقی دیا اور خدمت صوبہ دکن پر بھیجا اور  
 اسکا صحت اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات اور بارہ سو سوار مقرر فرمایا اور راجہیم زین زیندار کر کے ہزاری منصب اور اسکا خطاب بھی جاگیر کو بہت  
 ہوا اور راجہیم جو زمیندار لگاؤ کو منصب چار ہزاری سے سر بند کر کے اور سکے وطن کو خدمت فرا کر دیا کہ جب وطن پہنچے تو اپنے بڑے بیٹے خان  
 کو حضور میں روانہ کر کے کہ اسکی عوض درگاہ میں حاضر ہے اور حاجی بلوچ کو کہ قزاقوں کا سردار ہے اور بہت نڈکی کی قدیمی رکھتا ہے خطاب بھیجی  
 سے سرفزار کیا جمعہ کو تیرہویں تاج پونے چار کوس چکر موضع دہادہ میں اور ازاد شنبہ کو اتھارویں تاج کعبہ قربان تھی بعد فراغت قربانی وغیرہ کے  
 سواتین کوس جا کر موضع ناگور میں کنا سے تالاب کے مقام کیا اور بیسویں کو باج کوس چکر لکڑی سے تال سر پہ کے قیام گاہ مقرر ہوئی بیسویں کو لوچا  
 کوس جا کر پرگنہ وحدہ میں اترا یہ پرگنہ سرحد مالوے اور گہرات کی چھ حصے میںے دھڑ سے کوچ کیا پر تمام ماہ میں جنگل اور چھاری اور کنگستان تھا اس  
 کو مقام کر کے بائیسویں تاج پونے چار کوس کی افلیج کی اور موضع انبا و میں منزل ہوئی مبارک شنبہ کو بیسویں تاج مقام کر کے کنا سے تالاب  
 مجلس غمر ت ہوئی جمعہ کو چوبیسویں تاج ڈھائی کوس چکر موضع جالوت میں اور سولہویں کو شہر میں کر لکھا کہ ہار گیلے اپنے تماشے دکھلائے  
 ایک نے زنجیر لہے کی کہ سارے باج کو کی تھی پانی کی مدد سے پی اور پھر چھٹ سے تھالی پر چھیلوین کو باج کوس چکر موضع بندہ میں اترا  
 اور سائیسویں کو بھی باج کوس جا کر لکڑی سے ایک تالاب کے مقام کیا دوسرے دن چار کوس کوچ کر کے کنا سے تال کے قیام گاہ اور اس میں تال  
 جبکہ کوئی کشتہ میں سے رنگ کے کھتر کھلے ہوئے سفید اور سر پہلے دیکھے تھے مگر سنے بلو فر بیان ملامت خوش رنگ اور نادر تھے  
 جیسا کہ کہتے ہیں ہم نہ سنی و تیری خواہر چکیدن کنول کا پھول کو دنی سے ملا ہوا ہے اور کنول دن کو کھلتا ہے رات کو بند ہوتا ہے پھر غلو و رات کو  
 کھلتا ہے دیکھو نہ تو ہمارا جد بھوزا ان دونوں پھولوں پر شیر رکھا نہ کو بہت بیٹھا ہے اور اکثر سبب اس کے مدد جو جائے رات لجا و میں رہنا ہوا

بوزجور سیاہ ہمیشہ ان بھولوں نے ساتھ رہا، اس واسطے ہندی شاعر بھونرے کو گنول پر عاشق باندھے ہیں اور بیل کو گلاب پر اور طرح طرح کے  
 لہو حنا میں اچھین کتے ہیں تاں میں کلانونت کے سر سے والد کی خدمت میں اپنے وقت کا بے بض تھا اور کل کا لے والوں کا دستاویز آوے  
 ایک فتنے میں مشوق کے موند کو آقا رہا، اور ان کے کھولنے کو گنول کا کھلنا اور ان کو گنول کی خیلوں کو بھونرے کا کھلنا تشبیہ یا جزا ایک دو ہر میں  
 مشوق کے کن ان کی سر سے دیکھنے کو تشبیہ ساتھ کھلے گنول اور کھلے بھونرے کے دی ہے اور اس منزل میں ان خبر احمد ابا کے آئے اگرچہ  
 برہان پور کے بھی عمر ہوئے جن لیکن شیر بن اور کم دانہ میں سینے وہاں دو مقام کیے اور سر فراز خان نے احمد ابا سے وہاں اگر ملاقات  
 حاصل کی اور کسی پیشکش میں سے ایک بیج موتیوں کی گیارہ ہزار روپے کی اور وہاں سے دو گھوڑے اور سات بہلین مع بیلوں کے اور چند  
 تھان گجراتی کپڑے کے مقبول ہوئے باقی سامان سینے اور سب کو بخشا سر فراز خان نواسہ صاحب بیگ کا بڑا کمرہ سداوت حضرت ہمایوں شاہ کے  
 امیر دین میں سے تھا اور میرے والد اور سکواو اسکے دادا نام پر صاحب بیگ کہا کرتے تھے سینے اپنے اول جلوس میں اس کا منصب  
 صوبہ گجرات میں مقرر کیا چونکہ غانہ زاد موروثی اس درگاہ کا تھا گجرات میں اچھے کام کیے سینے اور سکواو دار تربیت جگر خطاب سر فراز خان  
 سے سر بند کیا اور منصب دو ہزاری ذات اور خراجدار کا مقرر کیا جمعہ ۱۰ ماہ دی کو چار کوس کا کوچ کے کن رسالہ میں حیدر پور اور توبہ مان  
 صاحبان اور خدمتی بیادوں کا روہو پہل لایا چونکہ گیارہ ماہ سے نہ ملتی تھی اور جگہ اور کسی طرف شوق بہت ہو کر کمال میں خوش ہوا اور چہ  
 دان کو گھوڑا رعایت کیا اگرچہ پرگنہ دو حد داخل گجرات میں ہو لیکن اس منزل سے بہت اختلاف ملک کا معلوم ہوتا ہے کہ جنگل اور زمین اور  
 لباس اور زبان گوگوں کی سب نئی اور غیر ہر اس محل میں درخت ابلہ اور اعلیٰ اور کھنی کے بہت ہیں ہر کھنچوں باڑھو پھر کی جزا و تمام ملک  
 ریت کا یہ تھوڑی جماعت کے چنے سے گرد بہت اونچتی ہے سینے کہا کہ اس ملک کو عوض احمد ابا کے گردا بد کننا چاہیے دوسری تاریخ  
 چار کوس جا کر کن سے دیاسے می کے اور آوارہ میرے کو پھر چار کوس کو کن کو موضع بولد میں نزول سعادت ہوا وہاں اکثر منصب داروں نے  
 کو صوبہ گجرات میں مقرر تھے اگر آستانہ نبوی حاصل کی چوتھی کو پانچ کوس چل کر تھیر سیاہ میں اور پانچ کوس کو ساڑھے پانچ کوس کی مسافت  
 ملے کر کے پرگنہ موندہ میں ریات اقبال رہا چھو اسدن تین میل کا وارسے بڑا داؤں میں تیرہ من دس سیر کا تھا چھ کوس چل کر پرگنہ  
 نیلا دین منزل ہوئی اور شہر میں سے ہو کر میں ہزار روپیہ شمار کرتا ہوا نکلا ساتویں کوساڑھے چھ کوس چل کر پرگنہ نیلا میں فروکش ہوا  
 گجرات میں اس سے بڑا پرگنہ کوئی نہیں سات لاکھ روپہ اسکا حاصل ہر چونکہ میان کے لوگوں کی سواری کا مدار کاٹری پر ہو چکوا بھی دیکھ کر  
 کاٹری پر سوار ہونے کا ہوا دو کوس گاڑی پر بیٹھ گیا لیکن گردوغبار سے بہت تکلیف ہوئی پھر آخر منزل تک خاص گھوڑے پر گیا راہ  
 میں مقرب خان نے احمد ابا سے اگر سعادت ملازمت حاصل کی اور ایک موٹی قیمتی تیس ہزار روپیہ کا کہ خریدا تھا پیشکش کیا جمعہ کو اس میں  
 تاریخ ساڑھے چھ کوس جا کر کن سے سمندر کے نزول اقبال فرمایا کھنایت قدیمی بند پر برہمنوں کے قول سے کہی ہزار برس اس کی تعمیر کو  
 جو سے پہلے اسکا نام ترپنا دتی تھا اور راجہ تریک گنوا وہاں حاکم رہا ہی اگر موافق برہمنوں کے اس راہ کا حال مفضل لگا جاوے تو  
 کتاب دراز ہو جاوے عرض جبکہ نوبت ریت راجہ ابھے کمار کو کہ اسکا نواسہ تھا پوچھی تو تقدیر سے اس شہر میں ایک ملازمت ہوئی  
 کہ اس قدر خاک بری کہ تمام مکانات اور شہر چھپ گیا اور بہت جاندار ہلاک ہوئے گئے جن کو ایک بت نے جبکہ راجہ ہو جاتا تھا  
 کئی دن پہلے راجہ سے یہ واقعہ خواب میں کندیا کھتا راجہ جلی و عیال اور اس بت کے جہاز پر سوار ہو کر وہاں  
 سے دور چلا گیا تقدیر سے وہ جہاز بھی طوفان میں اگر ڈوب گیا لیکن راجہ کی جو حیات باقی تھی جہاز کے ستون پر بہتا ہوا کنارے لگا اور  
 پھر نے پھر شہر آباد کیا اور اسی ستون کو بیچ میں واسطے علامت کے لگا لیا جو ہندی میں ستون کو استنب او کھنبت کہتے ہیں  
 اس نسبت سے اس شہر کو استنب گری اور کشندوتی کہتے ہیں اور کبھی راجہ کے نام پر تیرپنا دتی بھی کہتے ہیں رفتہ رفتہ کثرت استعمال



گجرات میں بہت ہر اور سب مانع میں بہت ہر سینے آگے کبھی نہیں گھایا تھا جب کچھ اور گھایا تو خالی لذت سے تھا مجھے پسند آئی اور حکم  
 کہ محل چڑھنے کے دنوں میں جب تک حیوانات کیا کروں تو اسکی کچھری اکثر خاصہ بڑھانے کی کہ وہ شبہ کو سوا چھ کوس کوچ کی اور موضع گوسالہ  
 میں منزل ہوئی اور میونسپل تاریخ نگار بہرہ سے نکلا کندر سے ایک منہر کے اونڈیا منزل چھ کوس کی تھی کیسویں کو تمام کوس محاسب شہر اب  
 کی اور اس منہر میں بہت بھلیاں نکالیں اور اہل مجلس کو بائیں جبہ کو بائیں تو تاریخ چار کوس چکر موضع پارچہ میں مقام فرمایا اس راہ میں  
 دیوار بنی ہوئی ڈھائی گز اور تین گز کی بلند دیکھیں بعد تحقیق معلوم ہوا کہ لوگوں نے بعد ثواب نوا دین ہین کہ وجہ اٹھانے والے  
 جب راہ میں بھگ جایا کرن تو اسبر کھڑے آدم لیا کرن اور پھر بے پشت اور ٹھان دین وین عمل غیر بخلا ہوا خاص گجراتیوں کی جو محکومت پسند آیا اس  
 واسطے حکم دیا کہ تمام بڑے شہروں میں سرکاری طرف سے راہ پر ایسی دیواریں بنائی جائیں پھر تھیلوں کو پونے پانچ کوس چکر کتا رے  
 مال کاریہ کے مقام تک نظر پیکر کا ہوا اس تالاب کو قطب الدین خواہ سلطان احمد نے کہ جسے شہر احمد آباد یا تھا تھیر کیا ہے چاروں  
 اوس میں پختہ زینے رکھے ہیں اور درمیان تالاب کے پھوٹا باغ اور ایک طرف مکان بنایا ہے اور کتا رے سے اوس مکان تک تالاب میں  
 پل باندھا ہے کبب بہت دنوں کے اکثر جگہ سے ٹوٹ گیا ہے اور تمام شہر کا بھی بہت نین رہا ان روزوں کہ نشان اقبال احمد آباد  
 کی طرف متوجہ ہوئے صفی خان بخشی گجرات نے سرکار کی طرف سے اوسکی مرمت کی اور باغ صاف کر کے اور شا ایک مکان کتا رے تالاب  
 اور باغ کے بنایا وہ مکان بہت خوب تیار ہوا اور محکومت خوشی ہوئی اور اوس پل کی طرف نظام الدین احمد نے کہ میرے باپ کے  
 عہد میں بنی تھا ایک باغ کتا رے مال کے بنایا ہے اوس وقت میںے سنا کہ عبدالقدیر خان اسباب عداوت کے کہ عابد پر نظام الدین احمد  
 سے اسکو تھی دھت اوس باغ کے کٹوا ڈالے ہیں اور یہ بھی سنا گیا کہ عبدالقدیر خان اپنے وقت حکومت میں درمیان مجلس شہر اب  
 کے ایک سحرے کو کہ لوگوں کو رہنمایا کرتا تھا مجھ داس بات کے کہ اوس ہیوشی میں نا دلہنت کوئی حرف نہا سب نہر تھا ہوا اور اپنے غلام  
 اوسکی گردن اوڑ وادی میںے بقضای عداوت میںے سنا گیا کہ ادر حکم دیا کہ دیوانی دے ہزار سوار دو سپہ اور سپہ کو میرا بیان عبدالقدیر  
 کے سے موافق ایک کچھ متھو کہ کے باقی رومیہ کہ شہر کہ عام ہونے اوسکی جاگیر سے تحصیل کر لیں جو اس منزل میں برسرہ قبرہ شاہ عالم  
 کا واقع ہر میں فاتحہ پڑھ کر وہاں سے آگے بڑھا قرب لکھنؤ پہنچے حج تعمیر اس مقبرہ کا ہوا گا یہ شاہ عالم فرزند قطب عالم کے ہیں اور سلسلہ  
 انشا حضرت مخدوم جہانیاں کی طرف تمام ہوتا ہے بیان کے سب خاص و عام حضرت شاہ عالم کے مقتدر ہیں اور تھے ہیں کہ شاہ عالم فردے  
 زندہ کیا کرتے تھے جب کبھی فردوں کو چلا اور انکے والد نے ساقا و انکو اس حرکت سے بہت منع کیا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کاڑ جانے  
 میں یہ گستاخی مت کیا کہ خلاف شرط بندگی کے ہر اتفاقا ان شاہ عالم کا کلام خود تھا اوسکے فرزند نہیں ہوتا تھا اللہ تعالیٰ نے انکی  
 دعا سے اوسکو روکا دیا وہ ستائیس برس کا ہو کر مر گیا وہ خادم ہوتا ہوا جوان رنڈا رنگے پاس آیا اور عرض کی کہ حضرت میرا بی ایک بیٹا تھا کہ مر گیا  
 جو آج دعا سے اللہ تعالیٰ جلالت قدر نے دیا تھا اب میرا وارہوں کہ پھر آپ کی دعای کا میرے ہر فرزند زہد ہو جاوے شاہ عالم ایک خط  
 متھو ہر اسنے جسے میں گئے اور خادم بقیہ ہر کو آپ کے چھوٹے فرزند کے پاس کہ اوکو بہت چاہتے تھے آیا اور کہنے لگا کہ میان رقم نہ چلا  
 میرے بیٹے کی زندگی کے لیے اپنے والد سے دعا کرو فرزند شاہ عالم نے اندھا جاکر باعث کم عمری کے اس باب میں کہ ل باندہ کیا تھا  
 نے کہا اڑو اوسکے جینے پر راضی ہوتا ہوں جان اوسکے عوض میں دو شاہ میری دعادی ہوئی مقبول ہو چکا کہ اس میں عونا  
 اللہ تعالیٰ کی اور آپ کی خوشی وہ رضا مندی میری ہے شاہ عالم نے اپنے بیٹے کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور آسمان کی طرف  
 منہ کر کے بارگاہ عظمیٰ اس پر عالم نے اس بڑا کو لے لے اوسی وقت فرزند ونگار میری فردوس ہوا شاہ عالم نے اسکو اپنے  
 ایک پرشہر کرانی جاوے اور اڑادی اصحاب ہر نکلا اوس خادم سے کہا کہ اپنے گھر جا اور اپنے لڑکے کی خبر لے شاید اوسکو سکھان ہوا ہو اور



بادشاہ شہنشاہ خانیہ اور اسکے آگے جان سنگ مرمر کی ہر جب بادشاہ ناز مجید اور عید کو آتا تو جمع چند پہنے صاحب کو کھانہ اور اس میں جا کر  
 غار پڑھتا ہوا اور کو سہانہ دہلے ملوک خاندان کے پیر اور بزرگ کام واسطے احتیاط جو جم عام کے کیا ہوا دہلے شک یہ عجیب بنے ہر کچھ خنبہ  
 کو میں سستا بیسویں تاریخ خانقاہ میں شیخ وجیہ الدین کے کزنز ملک دولت خانہ کے ہر گیا اور ان کے غلام کہ اس کے صحن میں واقع ہوا تھا  
 پڑھایا خانقاہ صادق خان نے گھر سے حضرت والدہ کے سیردن میں سے بھائی بانی ہر شیخ وجیہ الدین خلیفہ شیخ محمد غوث کے ہر مگر وہ مرد  
 ہر مگر کو باخبر غرض تھا انکا مرد ہوا دلیل ہے شیخ محمد غوث کی بزرگی پر شیخ وجیہ الدین کمالات ظاہری اور باطنی سے آگے تھے تیس برس اس شہر میں  
 او کی وفات کو ہوئے پھر ان کے بیٹے شیخ ملا علی قزوینی وصیت باپ کے سمندر شاد پر بیٹھے ٹھہرے ریاضت کش تھے بعد ان کے انتقال کے او کی  
 بیٹے شیخ احمد الترادنے جانشین ہوئے اور کچھ عرصہ انتقال ہوا پھر ان کے بھائی شیخ حیدر صاحب سجاد ہوئے اب بھی امرہ میں ہیں اور اپنے باپ  
 دادا کی قبروں پر فقر کی خدمت میں مشغول ہیں صلاحیت او کی پیشانی سے ظاہر ہوا ان دنوں کمر عرس شیخ وجیہ الدین کا پیش تھا میں نے  
 ڈیڑھ ہزار روپہ اور اسکے بیچ کو شیخ حیدر کے حوالہ کے اور ڈیڑھ ہزار روپے خانقاہ کے فقیروں کو اپنے ہاتھ سے دیئے اور بانسرو پیر شیخ  
 وجیہ الدین کے بھائی کو عنایت کیے اسی طرح ہر ایک کو ان کے قریبوں میں سے لائے ہر ایک کے بیچ اور زمین معافی عنایت کی اور شیخ حیدر سے فوا  
 کہ تم حق دہ دیشون اور فقیروں کو جانتے ہو ان کے واسطے بیچ اور جاگیر کی عرض کرو ورنہ نہ کو انھیں بیسویں تاریخ واسطے سیر ستم خان بلوچی  
 کے گیا میں ڈیڑھ ہزار روپہ او کی راہ میں شاریک ہوا شاریک ہوا بلوچی کو کہتے ہیں یہ وہ بلوچی ہے کہ میرے بھائی شاہ مردانے اپنے فزندہ  
 نام کے نام پر آیا دیکھا ہر ایک شہنشاہ کا سینے اس بلوچی میں کیا اور زندگان خاص کو بالے عنایت کے شام کو سیر باغچہ حویلی شیخ  
 سکندر کی او میں انکھیر نیچہ بہت عمدہ تھے اپنے ہاتھ سے معین نے انکھیر قوسے اصل شیخ سکندر کی کجرات ہوا اور نہایت مقبول ہے  
 اور سلاطین کجرات کے حالات سے خوب واقف ہے آٹھ نو برس سے میری نیا زمندی میں ہر جو فزندہ شاہجہان نے ستم خان کو کہ او کے  
 محمد مصاحبوں میں سے ہے احمد آباد کا حاکم کیا تو سینے شاہ جہان کے التماس سے باڑی اس ستم خان کو بلوچی شادکت جاگ دی اور سلاطین  
 راجہ کلیان زمیندار ولایت اندر کا استناد ہوئی سے مشرف ہوا ایک ہائی کو کھڑے پیکش کیے پھر بیٹے باقی او کی کو بختیار کجرات کے  
 مستبزن زمینداروں میں سے ہر ملک او سا کو ہستان رانا سے ملا کجرات کے بادشاہ ہمیشہ کے ملک راکش کشی کرتے رہے اگرچہ بیسویں نے کچھ  
 اطاعت بھی کی تھی اور پیکش بھی لیکن کے سلام کو نہیں آئے جب میرے والد نے کجرات فتح کی تو لشکر ظفر پیکر اسپر دہا کی جب سب نے پچا  
 سہا فزادہ داری کے نہ کیا تو ہند کی اختیار کی اور حاضر دہا ہوا اس وقت ملک بندگان میں منتظم ہے جو احمد آباد میں حاکم آتا ہوا تو یہ وجہ  
 ست لشکر کاروبار کے وقت او کے پاس حاضر ہوا ہر اور روز شنبہ غرہ ماہ بہمن کو چند سین کہ عہدہ زمینداروں سے اس ملک کے ہر دولت  
 آستانہ ہوئی سے مشرف ہوا انوہب نزدیکی دوسرے دن راجہ کلیان زمیندار عبدالمسید مصلیٰ اور میر فاضل کو باقی عنایت ہوئے  
 اور دوشنبہ کو واسطے شہر باز جو کہ سوار ہوا روپہ راہ میں خیرات کیے اس روز ناشیپا تیان بدشتان سے میرے واسطے آئین چوٹی  
 تاریخ مبارک شنبہ کو واسطے سیر فتح بلوچی کو موضع سیر بھر میں ہے گیا اور ایک ہزار بانسرو پیر راہ میں شاد کیے چونکہ نذر شیخ احمد کٹھو کا  
 راہ میں مواقع ہر پہلے دہان جا کر فاتح پڑھا کٹھو گا کہ ایک مقصد ہر جو فہمگ دہان پیمانہ سے تھے اور بعد سلطان احمد میں جسے احمد آباد  
 بسایا ہر زمین آئے یہ بادشاہ انکا کمال مقتدہ تھا بیان کے لوگوں کو بھی ان سے بہت عقیدت ہوا اور بڑا دلی جانتے ہیں ہر شب مسجد کو  
 سب خور و زبرگ انکے ملا پر جمع ہوتے ہیں سلطان محمد پیر سلطان احمد نے انکے غلام پڑی عمارت بنوائی ہر او اس مقبرہ میں مسجد اور  
 خانقاہ بھی ہے اور جنوبی طرف او کے بڑا تالاب بنوایا ہے لیکن جامی اس عمارت کی عہد سلطان قطب الدین ولد سلطان محمد میں ہوئی  
 اور قریب پچاس سلاطین کجرات کا اس تالاب پر واقع ہے اس میں سلطان محمود میکہ اور سلطان مظفر بٹا او سا اور سلطان محمود شہید



نمبر سلطان مظفر کا کہ آخری بادشاہ گجرات کا تھا مدفون ہیں یکے کے گجراتی زبان میں ٹری ٹری پڑی ہوئی ہوئی ہے کہ کہتے ہیں "شاہ شہزادہ" اور ٹری می موچین تھیں اس واسطے اسکو یکہ کہتے تھے اور ان کے مقبرے کے قریب گنبد سرداروں کے ہیں لیکن مقبرہ شیخ بہت بلند اور نفیس ہے قیاس سے صرف اود کا بائیں لاکھ روپیہ معلوم ہوتا ہے والدہ اعلا بالصلوہ بعد فراغت زیارت کے قیام باغ میں گیا اس بلان میں خان خانان آتالیق نے مظفر خان انبج کو اور شکست دی تھی اسی واسطے اس باغ کا نام فتح کھا گجراتی اسکو فتح باڑی کہتے ہیں تفصیل اسکی یوں ہے کہ جب ببرکت میرے والد کے ملک گجرات فتح ہوا اور بنو قید میں آیا تو اعتماد خان نے عرض کیا کہ یہ لوگ ایک بھلان کا بچہ چونکہ سلطان محمود کا کوئی بیٹا نہ تھا اور سلاطین گجرات کے بھی اولاد سے کوئی نہ تھا اس واسطے ہمنے صلاح وقت دیکھا اور اسکو سلطان محمود کا بیٹا مشہور کیا اور اسکا نسب سلطان مظفر مشہور کر کے سمیٹے انشا بادشاہ اسکو نایاب لوگ اس بات پر راضی ہوئے چونکہ میرے والد اعتماد خان کے قول کو مستجب جانتے تھے اس واسطے اس شخص کا کچھ وجود مستبرخا مدفون وہ خدمتگاروں میں خدمت کرتا رہا اور احوال پر کچھ قوم لغزائی غرض وہ فتح پور سے بھاگ کر گجرات میں آیا اور زمینداروں کے یہاں ایک مدت چھاپا رہا تھا یہاں تک کہ میرے والد نے شہاب الدین احمد خان کو حکومت گجرات سے معزول کر کے اعتماد خان کو اسکی جگہ حاکم گجرات کا کیا اگر فکر شہاب الدین احمد خان کے گجرات انکو پسند تھا اس سے جدا ہو کر امید نوری کے اعتماد خان کے پاس احمد آباد میں رہے جب اعتماد خان شہر میں آیا تو صوبوں نے اسکی طرف رجوع کیا اس نے اُنکی طرف کچھ توجہ نہ کی وہ شہاب الدین احمد خان کے پاس بھی نہ جاسکے اور نہ وہاں رہ سکے اور ہر طرف سے حیران ہو کر صلاح یہ دیکھی کہ بنو کے پاس جا کر دست آور دنا اور اسکو گردانین غنڈہ اس ارادے سے سات سو سواروں کے پاس گئے اور بنو کو مع لونید کا بھی گئے کہ اسکو پناہ دی تھی فنا دہرا دھا آرا احمد آباد کو لوٹے اور شہر کے پاس آئے تک اسکی جماعت بڑھ گئی جب اعتماد خان نے یہ سنا کہ شہر خان نام اپنے بیٹے کو شہر میں چھپو کر خود بھیجے شہاب خان کے کہتے ہو درگاہ ہوا تھا اور سواروں کو لاکر اسکی مدد سے علاج اس فنا دہرا کرے اور ہر چند شہاب خان کی ہجرا ہی سے عمرہ لوگ جدا ہو گئے تھے لیکن رہے ہو جن کے حال سے بھی نشان بے وفائی ظاہر تھے مگر چارونا چار اعتماد خان کے ساتھ راہ میں سے لوٹا اتفاقاً پہلے انکے پہنچنے سے بنو علما احمد آباد میں داخل ہو گیا تھا بندگان بادشاہی میدان میں لڑائی کو مستعد ہوئے اور تک حرام بھی قلعے سے نکل کر مقابلے میں آئے جب فوج بنو کی نمودار ہوئی تو ایک بارگی شہاب خان کے سب ہجرا ہی نکل غنیمت سے جاملے اور شہاب خان نے شکست کھا کر وطن پلٹنے کے کہ بادشاہی عملدار بھی لڑنا سب مل و سبب اسکا لٹ گیا پھر نوٹے اور غنڈہ دن کو منصب اور خطاب دیکر قطب الدین محمد خان پر کہہ بدوہ میں تھا لشکر کشی کی اسکی بھی نوکر دینے مانند لوکر دین شہاب خان کے بے وفائی ظاہر کی اور جدا ہو کر نوجو سے جاملے شہر اسکی اکبر نامہ میں ہے پھر قطب الدین محمد خان کو قول و قرار دیکر شہید کر ڈالا اور اسکا سب مال و مال کر بار خزانہ ایک بادشاہ کے قاتل کیا گیا تھوڑے دنوں میں پنتالیس ہزار سوار بنو کے پاس جمع ہو گئے جب یہ حال میرے والد مرحوم نے سنا تو مرزا خان خلعت بیبرم خان کو ہمراہ ایک لشکر ہزاران زنجو کے بنو پر مقرر کیا کہ جا کر اسکی گوشمالی کریں جب مرزا خان حوالی شہر میں پہنچا تو صفوف جنگ اگر تہہ کین اس وقت ہمراہ اسکی آٹھ ہزار سوار تھے لیکن بنو تیس ہزار سے مقابلے میں آیا بعد واقع ہوئے جنگ عظیم کے فوج بادشاہی مظفر منصور ہوئی اور بنو شکست کھا کر کابل و بھاگ گیا میرے والد نے اسے جلد وین اسکا منصب ہجرا ہی ذات کا اور خطاب خان خانانی کا عنایت کیا اور حکومت گجرات کی مرزا خان کو دی وہ باغ جو خان خانان نے اس میدان میں بنایا تھا کر سے دیا ہے تھی کہ ہے اور عمارت عالی مع برآمدہ طرف دیا کے آگے بنائی ہے گرد اس کے دیوار پختہ ہے ایک سو میں جریب کا وہ باغ ہے قریب دو لاکھ روپے کے اس میں صرف ہوئے ہیں محبت بنو کا تمام گجرات میں ایسا باغ نہ ہوگا سمیٹے اس میں جن مبارک شہنشاہ کا کر کے دربار یوں کو پیالے عنایت کیے اور ساتھ کو وہاں رہ کر آخر

اور وہ بہت زیادہ بین شمار کیے جہاں کے باغبان نے عرض کی کہ کئی دھت چنبہ کے کسانے اوس برادر کے تھے  
 ایک کوکر نے مغرب خان کے کاٹے ہوئے ہیں میں یہ سنگرمال غصہ ہوا اور خود اسکی تحقیق کو گیا بعد ثبوت اس جرم کے سینے اوسکے دونوں  
 انگوٹھے کٹوا دئے تاہم اوس کو عزت ہو چھین ہے کہ مغرب خان کو اسکی خبر نہ ہوئی ہوگی ورنہ اوسی وقت نہ دیتا سہ شنبہ کو پندرہویں تاریخ  
 کو تو اس شہر ایک چور کو لایا کہ پہلے اوسکو گلی بار زدنی من پکڑا کر اسکے اٹھنا کٹے تھے چنانچہ سید ہاتھ اور اوسلے ہاتھ کا انگوٹھا اور اوسکا  
 اور ناک اور دونوں پنجے پافٹن کے کٹے ہوئے تھے لیکن وہ اس حال پر بھی اپنی حرکت دے باز نہیں آتا تھا کہ یہ چوری کو گھاس دے کے  
 گھر میں گیا اوسنے مطلع ہو کر اسکو پکڑ لیا اسنے کئی چھریاں گھاس دے کے ماریں اور اسکو پکڑ لیا اس شور میں اسے کٹے ہوئے اوسکو  
 گرفتار کر لیا سینے کے چور مقتول کے وارفتن کو دیکھا کہ اپنا قصاص اوس سے لین باز ہوئے کو میں ہزار دہیہ غفلت خان اور عقد خان کو حوالے  
 کیے کہ کل شیخ احمد کوٹھ کے سردار پرچار فقر کو بائٹ دین تیر ہوئے کو میں فرزند خرم کے مکان میں گیا اور شیش مبارک شنبہ وہاں کیا دبا ہوں کو پکڑ  
 دے اور سندھ میں باقی خاصہ تیر دوڑنے والا کر اسکو میرے والد بہت دوست سمجھتے تھے بسبب پسند ہونے شاہ جہان کے کہ مجھے کئی  
 بار ملکا تھا قصاص سامان طلائی اور زنجیر وغیرہ ساتھ ایک اور مادہ نسل کے اسکو عنایت کیا اور ایک لاکھ درہم عادل خان کے دیکھلویں کو عنایت  
 فرمائے پھر اوس غنیمت دونوں سنا کہ کرم خان سپر معظم خان نے جو صوبہ دار اور لہیہ کاٹے ملک خورد کو اوسنے فتح کیا اور وہاں تاجا راجہ بھاک کہ مندر  
 کے پاس گیا چونکہ وہ میرے بندگان میں سے تھا اس واسطے اوسکی ترقی ضرور ہوئی اس منصب اور صلاح اصل و اضافہ سرہاری ذات  
 اور دو ہزار سوار کا کر کے حکم دیا کہ قندار اور پپ اور غلٹ بھی اسکو دیا جاوے دسمیان سرحد اور لہیہ اور گوگندہ کے دورا رہے تھے ایک  
 خور و بخار دوسرا مندرہ کا ملک خورد کا عملدار شہنشاہی شیر خج خداوند کریم سے آگیا اور ملک مندرہ باقی رہا امید عنایت الہی سے یہ حجر کہ قدم  
 بہت آگے بڑھے اور عرض نہایت قلب الملک کی فرزند شاہ جہان کو آئی کہ میرا ملک جہاں شاہی سرحد سے ملتا ہے اور میں ہوا خواہ مخلص  
 ہوں امید ہو کہ کرم خان کو فرمان ہو جاوے کہ میرے ملک سے دست ہٹو کہ تاہر کہے یہ کرم خان کی شجاعت کی ثمری دلیل ہے کہ قلب الملک سا  
 شخص اوسکی طرف سے متروک ہوا اسی تاریخ اکرم خان سپر اسلام خان کو فوج بانیخوچر وغیرہ کا کر کے غلٹ اور باقی اسکو عزت کیا اور  
 چند سین راجہ مندرہ کو غلٹ اور پپ اور باقی سے ممتاز کیا اور لایسن قاشل کو فیصل عنایت ہوا اور اسی وقت منظر سپر مرزا باقی ترخان کو  
 سعادت ہستنا ہوئی حاصل ہوئی اوسکی ماں دختر بارہہ زمیندار کچھ کی بھی جب مرزا باقی نے وفات کی قربت ٹھٹھ کے مرزا جانی کو پونجی  
 لیکن مرزا جانی نے اپنے وہم سے اس زمیندار کو روکے پناہ لی اور غلویت سے اب تک وہیں گزران کی ان دونوں کہ انکو منظر اور نشان  
 اقبل احمد بادین سایہ نکلن ہوا تو اوسنے اگر ملازمت کی اگر چٹلی کوگون میں بڑا حاجر اور رسم و عادت دبار سے بخیر ہے لیکن جو اس کے  
 سلسلہ کو نسبت دہنگامی اور حقوق نبدگی مان حضرت صاحب قرآن ثانی سے ہمارے ظفدان کے ساتھ تحقیق ہیں تو رعایت اوسکی احوال  
 لازم جا کر اس وقت دس ہزار دہیہ خرچ اور غلٹ اور عنایت کیا اور منصب اوسکے لاف دیا جاوے گا یا یہ سپا گمری میں خوب مشہور ہو  
 بایسویں کو مبارک شنبہ کے دن بلخ میں جا کر سپر گلاب کی دیکھی ایک تہہ بہت عمدہ تھامیان گلاب کہ نہ سجد بھی غنیمت تھا سپر لالہ  
 بھی اوس میں خوب تھی چندا غیر پرتہ ہوئے تھے سینے اپنے ہاتھ سے تو بے بڑا اوس میں سارے سات تو نے کا تھا اور اوس دن ٹیڑھ ہار  
 خرچہ کے کاریز کے نیچے ہوئے خان اٹھنے کے پونچے سینے ہزار اوس میں سے دبا ہوں کو دیے اور پالٹو سبکی تھو چاروں اوس بلخ میں بھی  
 رک پر شرمیل اور چند خزانے وہاں کے شل کو دیے وہ کھا کر حرات ہوئے اس واسطے کہ گزات میں خربوزہ اچھا نہیں ہوتا تاسیویں کو باہر  
 کتبہ میں کہ وہ تھا جس کے اندر ایک نے شاہان گزات سے اسکو نہایا تھا مجلس شہزادہ کر کے پالا دبا ہوں کو دیے ایک تختہ انکو کہ اس تختہ  
 میں خوب چاہا تھا سینے حکم کیا کہ جن دبا ہوں نے پیالے پیے ہیں وہ انکو دفن کو اپنے ہاتھوں سے توڑیں اور دفن نہ غرہ ہفتا



کو بغیر ہائی برادریوں کے زمینوں کے پتے پہنچے ہیں اور کچھ باختر میں نہیں کہتے وہ اون سے طرح طرح کے فساد اور بے حیائی کرتے ہیں یہاں  
 سے جو سودن کے خیال دینے کا حکم کیا اور ہر طرف فرمان بھیجے کہ جہاں یہ ہوں میرے ملک سے نکالے جاؤ میں دسویں کو میں شکا  
 کو گیا اور ذیل کا زور مادہ ہندو سے لے کر اوس دن دلاہ خان کے بیٹے نے پٹن سے کر دیا وہی باب کی جب گرتخواہ میں تھا اور ملاوت  
 حاصل کی اور دو کچھ گھوڑے نذر کیے کہ بہت خوب صورت اور خوش فاقہ آئے کسی نے فاقہ گجرات میں نہ دیکھے کیے گیارہویں کو کنارے  
 تال کے نرم پر پہنچا کی اگر بہت ہوئی وہاں اون نگرہوں کو کہ اوس صوبہ کی خدمت پر مقرر تھے انعام اور نصرت دیا نصرت کیا اون میں  
 شجاعت خان عرب کو ڈھالی ہزار ذات اور دو ہزار سواروں سے مع اصل و اضافہ سر فراز کیا اور نقارہ اور گھوڑا اور خلعہ دے دیا اور بہت ذات  
 کو نصرت دے ہزار ذات اور آٹھ سو سواروں سے ممتاز کر کے خلعت اور ہاتھی دیا کفایت خان کو دیوان صوبہ گجرات کا کیا اور بارہ صدی ذات  
 اور دو سو سواروں سے مع اصل و اضافہ ممتاز کیا صنفی خان بخشی آپ خلعت سے سر فراز ہوا خواجہ عاقل کو قذیر ہراری منصب فات اور  
 سائرے چھ سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر فرما کر اسیوں کا بخشی کیا اور عاقل خانی کا خطاب بخشا اور شین نزار در ب قطب الملک کے وکیل کہ کہ  
 پیشکش لایا تھا انعام ہوئے اس دن فرزند شایمان نے انا روبری کر دے اس کے واسطے فراہ سے آئے تھے بکھڑے کرے اور اسی قدر سے  
 آج تک نہ دیکھے تھے جب تلہ ایا تو سہی اون تین نوادہ ماشہ کی اور نارسا طے چالیس تو کہ کامرا جمہ کو بارہویں تاریخ شکار کو گیا وکیل بگاہ  
 شکار ہوئے اور تیرہویں کو تین چوڑے ہون تاریخ شمع اسماعیل وکشیج محمد غوث کو خلعت اور پانسو روپے دے دیے پندرہویں کو بھیر شکار میں  
 نیل کا دھارے سولہویں کو پینے شمع گجرات کو کہ میرے ہمراہ آئے تھے دوبارہ خلعت اور خرچ اور زمین جاگیر دیکر نصرت فرمایا اور ہر گاہ  
 کو کہ بن کتب خانہ خاص سے شل تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی اور دو خطہ ازاجاب کے عنایت کین اور اوکی پشت پر آگجرات کا اور عنایت کرنا  
 لکھا جب تک میں احمد آباد میں رہا یہی شل جکو تھا کہ غرا اور اہل کال سے نہایت اور اوکو جاگیر عنایت کروں اور باجوہ دیکر شیخ احمد صدر اور کوئی  
 صاحب مزاج دان مقرر ہوئے تھے کہ فقرا اور اہل کو سامنے لاویں اور بیانیہ شیخ محمد غوث کا اور میرہ شیخ وجیہ الدین کا بھی اس خدمت پر  
 مع مشائخ کے مقرر تھا کہ جہاں ایسے لوگوں کو سوسو میرے روبرو لاؤ اور محل میں سے چند عورتیں بھی اس خدمت پر مقرر تھیں کہ ہوسویں اور  
 بیسویں کو لایا کریں اور مراد میری یہ تھی کہ سالہا سال کوئی مجسما بادشاہ یہاں آیا ہو تو کوئی محو دم نہ جھارے اس واسطے میں اس قدر کوشش کی  
 حق خانی میری نیت کا گواہ ہو کر کہ میں نے حضور نہیں کیا اور اگرچہ احمد آباد کے آنے سے خوش نہیں ہوا لیکن دل میں ٹھکوا اس بات کی خوشی ہو  
 کہ میرے آنے سے یہاں بہت غزالی پرورش ہوئی اور مخلوق آسودہ ہوئی پھر کو کہ پسر قرخان کو کہ برہانپور میں فقیر ہو کر نکل گیا تھا لوگ  
 بیکار کر رہے دیکھ لائے تفصیل اسکی یہ ہو کر کہ کو کہ فاضل الدین قزوینی کا ہر سادات سیفی سے خانہ زاد اور موافقی اس خاندان کا بکر  
 لشکر دکن میں مقرر تھا چند وزون دہان ملکوت و پریشان رہا جو بہت دلوں انصاف منصب سر فراز نہوا تھا تو میری نامہ بانی تو بھو عنایتی کا کو  
 گمان ہوا پریشانی اور تنگ حوصلگی سے فقیر ہو کر نکل گیا چھ مہینے تمام ملک کن میں شل دولت آباد اور بیدر اور بیجا پور اور کراٹھ اور کوٹہ  
 کی سیر کی پھر بندر دہلی میں جا کر کشتی پر بیٹھا اور بندر کو کہ میں آیا اور بندہ سورت اور بروج وغیرہ پھر کراٹھ آباد کو آیا اب زائد نام ایک نوکر فرزند خاں  
 کا اوسکو کو کہ میرے روبرو لایا جب سامنے اوسے باعث اسکا بوجھا کہ باوجود حقوق باب دادا اور قدیم خانہ زاد کی کے موجب اسلانی  
 کا کیا تھا تو عرض کی کہ قبلہ عالم کے در ورجوٹ لکھنا چاہیے حق یہ ہو کہ میں پہلے امیر وادار محنت کا صاحب نصیب سے حاصل نہوئی تو تب  
 کچھ پھر فرمایا ہو نکاح اب اوسکی سچ باتوں سے میرے غم فرو ہوا تو پوچھا کہ اس پھر نے میں عادل خان اور قطب الملک وغیرہ کو بھی تو نے  
 دیکھا یا یا نہیں اوسنے عرض کی کہ جب میں ایسے دیاری بیکران سے محروم رہا تو لب بہت اپنا اون نروں سے تر نہیں کیا اور وہ سر نہو کہ  
 اس درگاہ میں جھک کر اور کین سلام کو کچھ غریب نواز میں جس کو اس فقیر ہو کر نکلا ہوں اپنا سب احوال بطریق رونما پوچھ لکھا ہر حضور اوس میں



کے لئے ہر ملی موت پر پانچ سو کا ایسا ذکر کے مع دو ہزار سوار کے سرفراز کیا اور خلعت و خیل مرحمت فرما کر رخصت جاگیر پر جانے کی دی اور محمد حسین سبک کو واسطے خدیو نے عمدہ گھوڑوں کے بطرف بھجوا دیا اور اسے تاریخ میں حاضر ہو کر سادت ہستانہ ہوسی وصل کی سہمن لائے ہوئے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا ابرش نہایت خوش رنگ اور اچھے جوڑو کا تھا اب تک ایسا ابرش نہ دیکھا تھا اور گھوڑے قوی بھی خوب لایا تھا اس واسطے اپنے اسکو خطاب تجارت خانی کا عنایت کیا جبکہ کو چیلین تاریخ سوا پانچ کوس چکر موضع جالو دین منزل ہوئی اور راجہ کچھی نرین چچا راجہ کوچ کو کہ ان دونوں میں ملک گجرات اسکو عنایت کیا بخشش آپ سے سرفراز کیا شنبہ کو تائیسویں تاریخ تین کوس جا کر مقام بودہ میں نزول اچال فرمایا پھر تائیسویں کو پانچ کوس طے کر کے قریب قصبہ دودھ کے ایک قصبہ گجرات اولو کا پھر مقام ریات اچال کا ہوا وہاں پہلوان بہادر الدین برقندار نے ایک بہرہ لنگو کا مع ایک بکری کے ملازمت میں حاضر کیا اور عرض لی کہ میرے مہاراجہ ایک بندو قچی نے راہ میں ادنی مان کو لیے ہوئے درخت پر لٹک کر کیے رجمی اور سنگدلی اسکو زخم مندوق سے مار ڈالا اور اسے گولی لگنے ہی سے بچے کو سینے سے جدا کر کے اور مالی پر لٹا دیا (زمین پر گر پڑی دیکھا تو اس میں جان تھی اس حال میں وہاں میں بھی پونجا اور اس بچے کو اٹا کر واسطے دودھ پلانے کے اس بکری کے تھن سے ملایا حق تعالیٰ نے اس بکری کو اوپر ایسا مہربان کیا کہ چائے تھن کی گئی گویا اس کے پیٹ سے نکلا پھر سینے فرمایا کہ یہ بچا اس بکری سے جدا کرین پھر جدا کرنے کے اس بکری نے فریاد اور بے مہربانی کی اور بچہ لنگو کا بھی سپنے لگا کمال جا تعجب ہو کر واسطے غارت اس محل کے لکھا گیا دو شنبہ کو اوئیسویں تاریخ مقام کر کے شکار ننگا دکا کھلا ایک دہ بندو قچی ماری شنبہ کو تیسویں تاریخ بھی وہیں مقام فرمایا

## تمام شد

جلد اول ترجمہ تاریخ تونک جہانگیری

درمطبع نظامی کانپور واقع ۲۲ ماہ بیع الاول ۱۲۸۵ھ

# حکم جانکیہ

بعد تمام ہونے تحریر اس حالات بارہ سال کے کہ خود مین لکھی تھی کار گزاران اہل فن و مہران شیرین قدم

# ک

کیا کہ اسکو ایک جلد ترتیب دیکر نسخہ نامی متعدد لکھین کہ بندگان کو اطراف و جواب

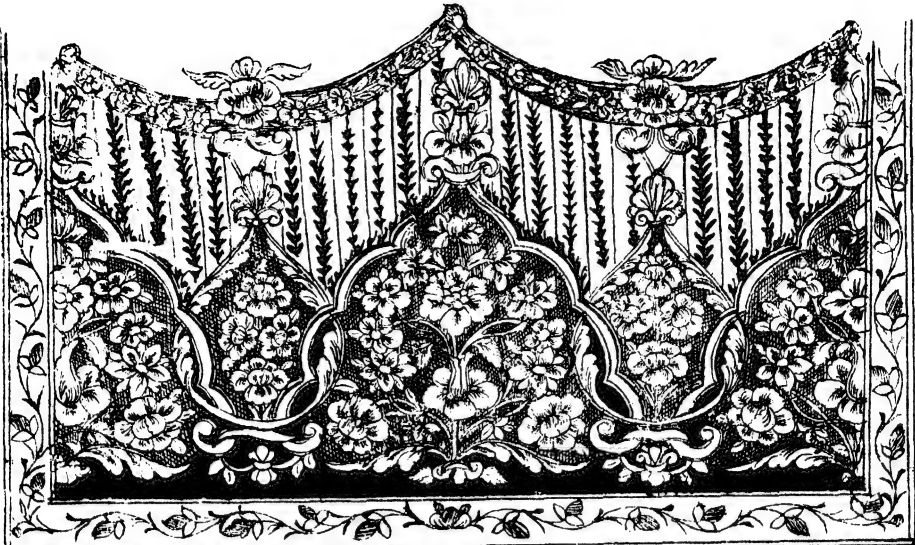
مین بھی بھیجے جاوین تا اور شہرون مین مہاب دولت اور

اجاب سعادت اسکو دیکر اپنا دستور العمل وزگار

اسکے موافق کرتا موجب بادی ملک از خود

خلق اللہ اور رضا مندی میر گاہ





بسم الله الرحمن الرحيم

جلد دوم      تیرہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے      تیرہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے      تیرہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شب کھم شنبہ تیرہ جون بیچ الاولی سہ ماہ ایلکھار ساٹھس جہری کو بعد گزرنے ساٹھس چودہ تھری کے تھوخل آفتاب جہان باب نہ راظر فرغ بخش دیدہ عالم کی برج محل میں ہوئی اس روز گیتی خدو تک ایسوں سال جلوس ہایوں اس نیاز مند درگاہ الہی کا بھیریت گذر کر سالی مبارک بفرجی آفتاب تھا روز مبارک شنبہ دوسری فروردی ماہ الہی کو جشن وزن تھری کا بھن افروز ہو کر کا فون سال مبارک عمر اس نیاز مند درگاہ ایزدی کا آغاز ہوا آیت کھوت حیات مرصیات الہی میں صرف ہو کوئی دم بے یاد اوسکے گھڑے بعد فراغ وزن کے بزم نشاط آما تازہ مرت ہوئی اور دنیا خاص سامعہ لبریز عنایت سے سرخوش ہو اسی روز حضرت خان کد نصب پنچراری فات اوتین نہار سوار سے سر فرز تھا سینے مہربانی سے او چار چار سوار ہوا سپہ اور سپہ اور سکو عنایت کیے اور ثابت خان کو خدمت عرض کر کر کی اور خدمت قویچانہ سمیت خان کو مرحمت کی گھوڑا کو بھی چار دلا درخان شیکش کیا تھا بگولت میں ویسا عمدہ گھوڑا میری سرکار میں نہیں دیا لیکن جب میرزا رستم نے اوسکی بہت خواہش کی تو بے سبب اوسکی محبت کے اوسکو عنایت کیا اور جام کو چار گھوڑیاں الماس اور باقوت اور زرد اور نرنگ کی اور دو با زمرت ہوئے راجہ کچھن زبائن کو بھی چار گھوڑیاں لعل اور عین الہرہ اور زرد اور نرنگ کی دین مرحمت خان نے کتین ماہی بگاڑ سے نو دین بھیجے تھے دو ان میں سے خاصہ تھری کے شب بھو کو میرے حکم سے چکر دتا اب کے خوب روشنی ہوئی نہایت عمدہ تاشا ہوا حاجی رفیق نے عراق سے اگر سادہ کھٹان بوسی حاصل کی اور خطا برے بھائی شاہ عباس کا محجو دیا یہ شخص میر محمد امین قافلہ باشی کا غلام بھی میر نے اوسکو بے فرتند بردوش کیا بھی مقرر عمدہ خندہ راجہ بابا عرفان نے آمدوشد کی کھرا دیر سے بھائی شاہ عباس سے آشنا ہوا اسی بار پنجاب کے گھوڑے اور عمدہ کھٹان لایا تھا ان گھوڑوں سے چند گھوڑے پہل خاص میں داخل کیے چونکہ خندہ کار آمدنی تھا اوسکو خطاب ملک التجار سے سزا دیا

اور راجہ بھی زین کو نشتر خاصہ اور تیشہ مسیح اور چار سوئی واسطے کان کے حلقہ کے عنایت کیے اور منصب فرزا رسم کا گہنجراری ذات اور ہزار  
سوار کا تھا اور سپر اضافہ پانچ سو سواروں کا فرمایا اعتقاد خان منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور فرزان خان کو منصب پانی  
ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا ملا محمد خان نے منصب ہزاری ذات اور ساڑھے تین سو سواروں سے امتیاز پایا یا نہ سے سنگدلن اور  
خدا خان کو آپ صدر مہری عنایت ہوا اجتماع الدولہ صوبہ دار نجاب کا تھا اور اسکی خواہش سے میر قاسم کو بخشی احدیوں کا بسبب قربت  
اوس کے کے اوس صوبہ میں مقرر کیا منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے ممتاز کر کے ساتھ خطاب قاسم خانی کے سر فرزا کی پستلہ ہم  
پچھی زمین کو عراقی گھوڑا دیا تھا اس نایز زمین ہاتھی اور ترکی گھوڑا بھی مرحمت کر کے بنگالے کی طرف حثت کیا راجہ جام کو خاص تلوار مسیح اور چڑ  
تشیج اور ایک گھوڑا عراقی اور ایک ترکی اور خلعت و دیگر وطن کو حثت کیا آصف خان کے بھتیجے صاحب نام کو منصب ہزاری اور تین سو سوار سے ممتاز  
کر کے صوبہ بنگالہ کی طرف حثت کیا وقت روایتی ایک گھوڑا بھی مرحمت ہوا اسی روز میر محمد نے عراق سے آکر تستان بوسی کی پیش خدمتانی سید  
میں معتبر خوار کا خدا خان عراق میں ہمیشہ تہتر ہزار چار ہوا اسکا بھتیجا میر جعفر یعنی میرے بھائی شاہ عباس کی خدمت میں منصب صدرت سے مخصوص  
اور بادشاہ نے اپنی دختر کی اوس سے نسبت کی جو چودہ برس ہوئے کہ میر جعفر عراق سے آکر نزدیکی محمد قلی قطب الملک کے گلگندہ میں گیا تھا  
اصلی نام اوسکا محمد بن میر قطب الملک نے میر جعفر خطاب دیا دس برس تک اوسکا کاغذ رہا اور میر سلمان ہوا جب قطب الملک مر گیا اور اوسکا  
بھتیجا جا گیا ہوا تو اسے میر سے جیسا چاہے سلوک کیا اس واسطے میر حضرت لیکر وطن کو گیا اور بادشاہ نے بسبب قربت میر یعنی اور میر سلمان  
ہونے کے بہت خاطر اور عزت کی یہ بھی تھانہ عہدہ کشیش کر کے تین چار سال تک وہیں عراق میں رہا اور ملائین پیکار میں جب میں نے اوسکا  
شوق بیان آنے کا کر سنا تو فرماں بھیج کر دیا اور میر کو کچھ روزانہ سپونجی کے ترک تعلقات کر کے جہرہ کس باگاہ میں حاضر ہوا اور  
استان بوسی سے متفر ہو کر بارہ گھوڑے اور نوکشتیان مسلمان اور دو گشتیان پانچ کشیش کہیں جو عقیدت اور اخلاص سے آیا تھا بیٹے اور پیشت  
عنایت کر کے بائبل میں ہزار درہم خراج اور خلعت عنایت فرمایا پھر خدمت کشیشی کی احدیوں کے قاسم خان سے لیکر عنایت خان کو عنایت  
کی خواجہ عاقل کو کر قیدی ملازم تھا خطاب عاقل خانی سے سر فرزا کر کے خاصہ گھوڑا دیا جمیع کو دلاور خان نے دکن سے آکر آستان بوسی کی سوہنری  
اور ہزار روپے نذر کیے باقر خان و خدا رشتان بندہ شہنشاہی ذات اور تین سو سوار سے ممتاز ہوا اور تجارت خان اور باجوسی زمیندار صوبہ  
ملتان کا عنایت فیض سے سر بند ہوا شنبہ گیارہویں کو سینے واسطے شکار ہاتھی کے موضع دھو سے کوچ کر کے موضع کہ بارہ میں نزول فرمایا  
کیشتہ بارہویں کو موضع جبارہ میں جا کر اور تریاں سے دھو دھو کوس پہ اور شکار کاہ ڈیڑھ کوس دوشنبہ تیرہویں تا پانچ صبح کو مصاحبوں کے چلو  
ہاتھی کے شکار کو چلا باقیوں کی چرائی پہاڑ زمین تھی دشواری راہ سے پیادے دیان جا نہ سکتے تھے لیکن پہلے سے بہت سوار و پیادوں نے  
اوس جنگل کو گھیر رکھا تھا اور اوس جنگل میں ایک درخت پر چمٹ لگی کا میرے واسطے ناکارہ اسکے گرد کے درختوں پر شکاریوں نے پہلے پانی  
بنایا تھیں دوسو ہاتھی ساتھ مضبوط کندہ دن کے اور بہت مادہ فیل عیار کر کے ہر باغی پر دو دو فیلین قوم جمع کر کے کہ وہ پہلے شکار  
ہاتھی کے مخصوص میں بٹھلائے تھے اور حکم دیا تھا کہ جنگلی باقیوں کو اطراف سے میرے سامنے لاؤ تا انکے شکار کا تماشا کر دن لیکن سب  
کثرت جھڑپ اور شیش و فز کے جنگل گھر نہ سکا ہاتھی جنگلی متفرق ہو کر بھاگ نکلے اون میں بارہ ہاتھی میرے روبرو آئے اس خون سے کہ  
سبا دیا بھی اور طرف بھاگ جاویں سرکاری ہاتھی بڑھو کر اون سب کو بانڈہ لیا اگرچہ بہت ہاتھی شکار نہ ہوئے لیکن اون میں دو ہاتھی بہت  
عہدہ نکلے جو اس بہاڑ کو کہ جنگل میں مقام باقیوں کا تھا کہ اس بہاڑ کی فیضی دیو لوگھا بہاڑ کہتے تھے اس نسبت سے سینے اون دو فون ہاتھی  
کا نام راو سنرا اور بادکس کہ دو دو فون کا نام رکھا اور شہنشاہ چودہویں اور کم شنبہ پندرہویں کو وہاں مقام کر کے شب مبارک شنبہ  
سولہویں کو کوچ کیا اور کہہ بارہ میں مقام ہوا حکم ملیک کو جو خانہ زاد درگاہ کا خطاب جاکر خانی سے سر فرزا کیا اور تین ہزار روپے



اوسکو وسط سر سے بھائی شاہ عباس کے قلعہ دکن کے نشانی کر کے بھیجا اس روز سنے ہزار روپیہ بطور انعام روک کر رہے بھات کو عنایت کیے یہ شخص اس میں گورانی ہوا اس ملک کے حالات گذشتہ خوب یاد رکھتا ہے پہلے نام اوسکا کوٹہ تھا (یعنی پوہہ) میرے دل میں آیا کہ پوہہ آدی کو پوٹہ سے کیا نسبت حضور صاب کہ ہمارے صاحب انعام سے سرسبز و بارور ہوا اس لیے سینے حکم کیا آئندہ اسکو روکھ رہے کہنا کریں کہ روکھ زبان مندی میں درخت کو کہتے ہیں مجھ سے سائون کو مطابق غرہ حامدی الاود کی احمد آباد میں آیا وقت سواری کے فرزند قابل سند شاہمان بیس ہزار چرن جسکے پانچ ہزار روپیہ ہوتے ہیں واسطے شاکر کے لایا در و تھانہ تک میں نشان کرنا آیا وہاں اوسے غرہ مرصع قیمتی پچیس ہزار روپیہ کا تذکر کیا اوسکے اہلکاروں نے بھی جو اوس صوبہ میں تھے نذرین دین قریب چالیس ہزار روپیہ کے ہوئے ہوں گے جب سینے شاکر مرزا خواجہ بگ صغوی احمد زکریا میں فوت ہوا تو اوسکے متنبہ خیر خان کو جو فرزند حقیقی سے بھی پوٹہ عزیز تھا اور فی حقیقت وہ جوان رشید خدمت طلب قابل پرورش منصب دوزخاری ذات دوسرے مع اصل و اضافہ کے سرفراز کے کے قتلہ احمد نگر لایا اندونو بیہشت گرمی اور عفو ت ہوا کے سیاری کی کثرت ہوئی حاضر وادارے کوئی آدمی کہ کچھ ہوگا کہ تپ محرق یاد رہے عین متلا نہوا جو دہ تین دن میں لوگوں کو ایسا صنیع و خبیث کر دیا کہ مدت تک عیوضت کے اثر ضعف کا باقی رہا لیکن فضل الہی سے جان کا خطر بھی میدان کے مگر لوگوں سے معلوم ہوا کہ تیس برس پہلے اسی قسم کے تپ ہو گئی تھی لیکن ساتھ حضرت کے چلی گئی بہر حال گجرات کی آب و ہوا کا فضا ظاہر ہوا میں یہاں کے آئے سے بہت پیشان ہوں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رنج و دغدغہ کو لوگوں سے بلیغ و فرادے تر ہو میں مبارک شنبہ کو بیلیغ ہوا پس سر شاہ سراج منصب ڈیڑھ ہزاری ذات دوسرا اور عنایت نشان سے سرفراز ہو کر خدمت فوجداری سرکار میں ہوا امید نظام فوجدار سرکار لکھنؤ منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار سے ممتاز ہوا منصب علی قلی درمن کا کہ تین تان صوبہ قندھار سے بہادر خان صاحب صوبہ قندھار کے اتھاس سے ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مقر ہوا اسید ہر خان بارہ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سر بلند ہوا از بدو خان کو منصب آٹھ صدی ذات اور ساڑھے تین سو سوار کے سرفراز زبایاں و دفن قاسم خواجہ بندہ نے کہ پانچ ہزار تو لوفن کے کا وادار ہر سے حمزہ ایک شخص جم قوم اپنے کے برہم نیا زار سال کیے تھے ایک باز راہ میں تاجت ہوا چار بار سلامت اوجین میں پونچے حکم ہوا کہ مبلغ پنجہزار روپیہ حوالہ آدم خواجہ کے کریں تاکہ شمع فرستہ کی موافق مرضی خواجہ کو پہنچا دے اور ہزار روپیہ اوس شخص کو انعام ہوے اور اسی وقت خان عالم نے جو نزدیک دار ہے ایران کے انچی ہو کر گیا تھا ایک باز راہ شیبانی سبکو فارسی میں اکہ کہتے ہیں شیکیش میں بھیجا تھا نظر سے گذرا ظاہر میں کوئی فرق باز آدمی سے نہیں رکھتا ہے لیکن بعد ازاں نے کے فرق ظاہر ہوتا ہے مبارک شنبہ کو مہیون تاریخ میر ابو صالح خویش میرزا یوسف خان مرحوم نے سب اکہم دکن سے اگر حادث استقامت ہوئی حاصل کی سوا شرفیاں اور کھنی ہوا وند کی میرزا یوسف خان سادات رضوی شیبانی سے ہوا ورسلاہ انکا خزانہ ہمیشہ کرم اور تفریط ہے اور بافضل میرے بھائی شاہ عباس نے اپنی لڑکی کو ابوصالح حکمر کے برادر خرد سے منسوب کیا ہے باب اور کا میرزا القیاد خادم باشی ورضہ رضیہ امام شہر کم ہوا و میرزا یوسف خان میں پرورش حضرت عرش شانی سے مرہن امارت اور منصب چھ ہزاری کو پونچیا بہت خوب امیر تھا اور دکان کو کھولے تو دکان کے رکھتا تھا اور بہت خویش واقرا و اس کے نزدیک اور کے جمع ہو گئے تھے وہ صوبہ دکن میں واصل رحمت الہی ہوا اگرچہ چند فرزند اوسکے باقی رہے اور نیز حقوق قدامت کے پرورش افغانی کی گئی خصوصاً اوسکے چڑے بیٹے کی پرورش میں بہت توجہ صرف و ذرا کو تھوڑے مدت میں سینے اوسکو مرتبہ امارت پر پونچیا لیکن اوس میں اور باب میں فرق بہت ہے خود مبارک شنبہ تاویل کو میں ہزار دراب انعام کے حکم سراج اربابان کو مرحمت ہوا کہ وہ حکیم روح اللہ کو سومر اور ہزار روپیہ سینے عنایت کیے جو وہ میرے سراج کو خوب پہنچاتا تھا کہ کیا کہ گجرات کی ناموافق ہر عرض کیا کہ جب آپ شراب و افیون جموی میں کچھ نہ کریں گے تو یہاں تک کہ تمام کو فٹ یا کیکار کی جاتی رہی جیکے سینے ان ہر دو سے کچھ کم کیا اول ہی روز بہت فائدہ ہوا روز مبارک شنبہ تیسری خوردا کو قریب باش خان منصب ڈیڑھ ہزاری

ذات اور دوسو سال و اضافہ سے سر فرار ہوا اور مٹی کی پست خان داروغہ فلیمنڈ اور بلج خان قراول کی پٹی کی پٹی کی کباب تک اور کھڑا تھی  
 زوادیہ نکار ہوئے ہیں اور انہوں نے جو کچھ کھانا نہ ہوئے عرض کیا جاوے گا کہ کباب کا حق ہو رہا اور جو کچھ ہرگز نہ کریں اور دو قسم کے سوار ہوا  
 جو کچھ نظر آوے پکڑ لیں درمیان چودھویں کو وہ وزیر اور وہ واسطے عرض شاہ عالم کے اوسکے سجادہ نشین سید محمد کو رعیت کے کیا دلچسپ خالص  
 کبھی کہ سپاہان عمرہ حیات سے تھا اوسنے جو پیشکش کیا تھا راجہ رستو کو کو محنت ہوا سر اور وہ بلج خان قراول کی گلی کو کہ خدمت شکار فیصل پر تھیں یہ  
 انعام فرمائے شمشیر بند ہوئے کوئیے اگر کافی اور وہ دوسرے آتھری جو گلی رات کو بیلے معمولی نیچا اور بعد اچھی رات کے آٹھ اخبار کا محنت  
 تب پڑیا دو ہوا صبح کے ستر پڑھیں رہا کہ شمشیر سلورین کو پکھیلے دن تب کہ موٹی اور نصاب دیدہ علی کے اوس آٹ و قلمت پائے تھیں کہ  
 پیسے اور وہ واسطے کہ اسے شہر سے مٹا دینے کے کہ چند سالہ کر کے تھے لیکن جیسے قبول کیا اور جب سے کہ حدیث کو پوچھا ہوں یا نہیں کہ  
 کبھی یہ کھانا کھایا ہوا امید ہے کہ آئندہ بھی اسکی حالت نہ رہے اور جو کچھ بھی خدا پر طبیعت راضی بنوئی تین دن دو راتیں فادے گزریں یا دو گئے  
 ایک دن رات تب ہی گرفتار اور ناخوشی اس مرتبہ کو کہ گویا بد توں صاحب فرار ہوا ہوں اور شہتا بالکل جاتی رہی نہ ہر شہر کھانے کی نشین ہوئی  
 جاتی حیرت ہے کہ اس شہر کے بنائے والے کو کیا خوبی نہ تھی کہ ایسی زمین بے فیض میں شہر بنایا اور بعد اوسکے اور دن کے بھی غرض ان کا کان  
 میں گزری ہوا اس شہر کی مسدود کر اور پانی کی قلت بہت اور گو عبد کریمت اور بانی تافض اور غیر باختم ہے اور نہ ہی کہ شہر کے کنارے پر جو چاہتا  
 کے خشک رہتی ہے کو بہن اکثر نور و رخسار ہیں انالاب اگر گزشتہ کہ میں دھو ہوں کے صابون سے گویا کہ چھاپھ میں ہے اوس میں نے جو وعدہ کر کے ہیں  
 اپنے گھر وں میں جن حوض بنا سکے ہیں بہت میں آب باران سے بھر لیتے ہیں اور سال آئندہ تک اوس کا پانی پیتے ہیں اور مرضا وں پانی کا  
 جسکو کبھی ہوا نہ لگے اوسے نہ تجارت لگنے کا اوسین نوا ہوا ہے ہر جگہ سے ہر دور یا صین کے تمام جگہ میں از قوم کھڑا ہے اور جو ہوا کہ قوم ہر سے آٹھ  
 فیض و منفعت اوسکی معلوم صرغ آخر تو مجبور نہ ہوئی بچناست خواہم + اول ہنصا محمد آباد کو گزرا کہ کباب اسکا سموسٹان نام رکھیں یا  
 ہمارستان اکسین یا از قوم نوا ہوا ہوا کہ تمام صفتیں اس میں موجود ہیں اگر موم بہت مانع نہ تھا تو میں ایک دن بھی اس محنت خاستین میں وقت کرتا  
 اور مانند سیلیان کے سخت ہوا میں پیشہ کر جلا جاتا اور خلق خدا کو اس آفت دینے سے بچانا اور اس خیال سے کہ لوگ بیان کے منفعیت دل اور عاجز  
 ساد اکسین ہنصے مردان لشکر ان کو کو کہ خدمت میں ہر وقت ہئی و زبرد ہئی اور فقر و مساکین کو شادین اور قاضی اور میر عدل سبب برہ آگئے کے  
 اویں ستر میتوں سے روداری اور رعایت کریں اس احتیاط سے جس تاریخ سے میں اس شہر میں آیا ہوں باوجود شدت حرارت ہوا کے  
 ہر روز فقہ فراغت عبادت دہر کے دیکھ کر طوں کے جہر کے میں کہ کوئی شہر حامل دود و دیوار اور سیا دل و چوہر سے سینہ ہوتی دو میں محنت  
 نشست کرتا ہوں اور عین مقتضای عدالت داد خواہ کے فریاد سیکھتا کہ کو موافق خطا کے سزا دیتا ہوں حتیٰ کہ کامیاب منصف میں بھی باوجود دل آرد  
 کے ہر روز موافق عادت کے جہر و کے میں جھگڑا رام اپنے اوپر ورام کیا ہے کہ قطر ہر گمانی خلق خدا شب مکرم دیدہ ہو انہیں شہناہ از بے  
 آسودگی کو کہ جن دن پنج ہندم میں خوشی ہے + اوسکے کفیل سے عادت ایسی ہو گئی ہے کہ شب و روز میں زیادہ دو تین ساعت کو بھی سے فقہ  
 وقت کو خواب میں ضائع نہیں کرتا اس میں محکوم و غافل سے منظور میں ایک آگاہی ملک سے دوسرے بیدار دلی یا دھن میں اور حیت ہو کہ  
 ہر چند روزہ غفلت میں گزری جو بہت بڑی نیند فطرت ہے اس بیداری کو کہ کچھ خواب میں بھی نہیں دیکھیں کے عینت جان کہ ایک خطا و خیر  
 سے غافل نہ چاہے ہونا مصرع باش بیدار کو خالی بچے ہر پیش آت + اور جس دن محکوب ہوئی فرزند جان پیوند شاہ جان کو کبھی نہ ہوئی  
 اوسکو کہ وقت مدت تک رہی دس روز کو نش کو حاضر نو سکا چو میوں تا صبح روز مبارک شنبہ کو ملازمت حاصل کی نہایت ناتوان نظر آگیا گویا  
 جاری آگاہی میں نے کہ باز زیادہ پانی ہے شکر کہ انجام غیر ہوا روز مبارک شنبہ کو کہ میں کو میر جاکہ اندرون ایران سے آیا تھا کہ جو حال اوسکا  
 اول نہ کچھ ہوا چھ مہر ہزاری ذات اور دوسو سال سے سر بند ہوا ہے سبب یہ محنت ہے کے ایک ہاتھی اور ایک گھوڑا اور

بیان مسکون

وہ بھی شہر سے آگاہی

اور قسم کے جو جائے اور کچھ سوچا چندی اور باقی اجناس بطور صدقے کے مستحقون کو عنایت ہو کر اکثر غریبوں کے درگاہ موافق اپنے مقصدات کے لئے  
 تھے لیکن اگر غرض اس سے اظہار اخلاص کی تو مقبول نہیں اور اگر سب اسکے صدقہ حقیقت کی ہر خصوصیت میں اس لئے کی کیا حاجت بلکہ  
 غائبانہ فقر اور مستحقون کو تقسیم کر کے ساتویں ہزارہ الہی روز مبارک شنبہ کو صادق خان کی شہیڈی کے منصب و ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل وغیرہ  
 کے سر فروری بانی ارادت خان میر سامان منصب و ہزاری ذات اور ہزار سوار سے ممتاز ہوا اور ہزار سوار مع ہفت ہزاری منصب و ہزاری ذات  
 اور ہزار سوار ۱۰۰ خطاب و منوی خان اور عنایت علی اور قیل سے سر فرادہ کو مقرر کر کے حضرت ہوا انھوں نے شام گیارہ بجے سالار اتالیق  
 خان کا بلایا اسے اس صبح مشہور پرچہ ہر ایک گل رحمت صدقہ کے بایک شہید و غزل کی ہزار و ہزار شتم صفوی امداد کے بیٹے میرزا محمد  
 بھی طبع آزمائی کی ہر ایک مطلع فی الدیمیر میرے خیال میں آیا اسے ساغری برقع دلدارے بایک شہید و ابرسبابت می لبساری بایک شہید  
 حاضران زمرے سے ہر شخص کے طبع نگاہ کے غزل لکھ کر لائی حاضر ہوا کہ بیچ مولانا جان کا کچھ اور پوری غزل بھی نطرسے گندی لیکن سوار  
 ایک صبح کے کہ غریب اشرف زمانہ مہر ہا کچھ اور کوئی شور کار نہیں بلکہ سادہ و ہموار اسی روز خبر فوت ہوئے احمد بیگ حاکم شیر کی آئی بیٹے  
 اسکے کہ خان زاد اس درگاہ کے ہیں اور نزدیک بھتی اور کار طبعی کا اور کئے ناصر یہ حال سے حاضر ہوئے صاحب مناسب سے سر فروری ہا رحمت  
 صوبہ بنگالہ اور قابل میں تین ہونے منصب اور کڈھائی ہزاری تھا ہر گھلان اور کا منصب تین ہزاری سے اور باقی تین بیٹے اور کئے منصب  
 نہ نہ صدی سے ممتاز ہوئے جو ہون مبارک شنبہ کو خواجہ باقی خان کہ جو ہر شرافت و شجاعت سے اسے ہر ہر کچھ اور ایک تھا نہ ملک ہار سے اسکے  
 عہدے میں ہر منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ہزار سوار مع اصل و ہزار و خطاب باقی خانی سے سر فرادہ ہوا اسے کہ کئی سابق میں دیوان صوبہ  
 گجرات کا تھا اور دیوانی صوبہ مالوہ کے ممتاز ہوا ان دونوں منصبی کرنا سارس کا کہ ایک دیکھا میں تھا اور شہر ہر کئی سے نہیں دیکھا نظر آیا ایک چوٹا  
 سارس کا میری سرکار میں ہر ادیبی مجنون و کانکا نام ہر ایک روز ایک خواجہ سارسے اگر عرض کی کہ در بدر سے یہ دونوں سارس ہفت ہونے بیٹے  
 حکم فرمایا کہ چکر مارا دھت ہو چکا کہ ہر ایک اطلاع دینا وقت صبح صادق کے اگر عرض کی کہ اب ہفت ہونا چاہتے ہیں اسی وقت میں واسطے  
 تماشے کے گیا مادہ باون پھیلا ایک چکر کی زلزلے اول ایک باون پھر دوسرا باون اور کئی پشت پر لکھ کر کچھ دیر بیٹھ کر بھتی کی اور دربار بھر کر دن میں  
 پر چھبھا ایک بارادہ کے گرد گشت کیا یعنی ہر گزائے دیکر کچھ نکالیں اور محبت سارس میں ساتھ بیٹے جوڑے کے نقیل عجیب و غریب  
 سنی ہیں جو ہر قوت کو پوچھیں اور عہدہ میں لگی جاتی ہیں قیام خان خانانہ درگاہ کے کہ کئی شکار و قزاقی میں وفوف تمام رکھتا ہر عرض کی کہ ایک  
 دن میں شکار کو گیا ایک سارس بیٹھا دیکھا جب میں نزدیک گیا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر چلا اور کئی جال سے صنف اور درد ظاہر تھا وہ جان  
 بیٹھا تھا وہاں کچھ ستخوان اور پرچے دیکھے کہ وہ دلو کو اپنے پیچھے دبا کر بیٹھا تھا میں اس جگہ جال لگا کر چھپ رہا جب اس سارس وہاں  
 آکر جا پا کر کہیں جا کر بیٹھے تو باون جال میں چھپ گیا بیٹے سا کر او کو پوچھا بہت ہی ہلکا معلوم ہوا جو دیکھا تو سنا اور شک میں اصلاح پڑے تھے اور  
 گوشت اور پوست وہاں کا گل گیا تھا اور کچھ پڑے تھے بلکہ تمام اعضا میں گوشت نہ تھا ایک پشت پر ستخوان تھا اس کے ظاہر ہوا کہ کچھ اسکا  
 رنگا اور کئے فرق سے اسکا یہ حال کیا رہا بھی گجرات تن از جو دل افروز مزاجہ افروخت جو شمع آہ جان سودرہا روز طرم سیاہ شد چون  
 شب ہم بے نیت از فرق تو جین روز مزاجہ ہمت خان نے کہ بندہ طرب کی اور کلام اور کما قابل اعتبار دے تھے کئی کہ گزشتہ دو دن میں ایک  
 جوڑہ سارس کا کنارہ تالاب پر نظر آیا میرے ساتھ کچھ بندوچھی آئے ایک کو مارا اور دوسرا کو کلاٹ کر پاگ صاف کیا اٹھا تھا اس منزل  
 میں دو تین مقام پہنچا اور اسکا ہرید اس گرد و نواح میں پھرتا تھا اور باون خان کرنا تھا اسکی بقراری سے دلی میرا دکھ تھا اور سنا نہ بیٹے کے  
 کچھ نہیں ہیں جہاں تھا جو اس منزل سے کچھ ہر حاجت پوچھنے کو جسے پھر اس قلم میں گزشتہ دو دن میں کچھ تھا اسکا حال اس سارک اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ اسکا  
 دی اور اب ہم اٹرا اسکے پر وال کا دین کی ہر شے جا کر دیکھا جس طرح لوگوں نے کہا تھا دیسا ہی پایا ایسی نقیل بہت ہیں اور کئے کئے میں ولی

دلی علی سارس

نقد و محبت سارس  
باہفت

ہوا آج شنبہ سو گون کو خیر فوت ہوئے اور تہ شکر کی کہ موبہ بزمین قیامت تھا معلوم ہوئی ان سنگسیر کلان اوسکا نسب و و ہزار ی فہات اور پھر  
سوار کے سرفراز ہوا اور اور بیٹے اور معہم اوسکے اہل و عیال سے ممتاز ہوئے اور اوسکی شایعیت کو مامور ہے سہارک مشہد کیسوں کو بل بون ستر کا  
کیا ہوا خاص سہارک کو واسطے ملانے کے بڑے گڑھ معدومین چھوڑ گیا تھا معدومین آیا سیتے حکم دیا کہ نزدیک حیدر کو صاحب دیا کے رکھیں تاکہ ہمیشہ نظر  
رہے فیماں حضرت عرش شیشیائی میں کوئی باقی کلان تر نیل و جن سال سے جودت سے سرگردہ فیماں خاصہ کا تھا نظرنین آیا لہندی اوسکی دو  
پانچ گز اسی تھی کہ آٹھ گز اور تین انگل شرعی ہوتے ہیں اور بالفضل میل میری سرکار میں سب بڑا پہلو ان عالم گرجا کی خدمت سے شیشیائی ہو کر  
نے اوسکو نکال فرمایا تھا اور سرگردہ فیماں غامد میرے کا جو اور تھا اوسکا چار گز نیم باوچی کہ سات گز اور سات انگل شرعی ہوتے ہیں گز شرعی جو  
اور انگل مردم متوسط کے مقرر ہیں اور گز انکی چالیس گشت یا پانچ کو منظر خان نے کہ خدمت موبہ ولایت ٹھکڑ پر سرفراز تھا سادات مستمان کجا  
حاصل کی سولہ سو روپیہ نذر و بختلار ایک لکھ روپیہ کہ جو ہر اور مژدا و سالانہ پیشکش کیا ان دونوں خبر پوچی کہ حق تعالیٰ نے فرزند پروردگار کو داد و خیر  
شاہ مراد حضور سے عطا کیا امید کہ قدم اوسکا اس دولت پربارک ہو گشت بندہ جو مبین کو رہے بہار نے دولت مستمان ہو بی حاصل کی ملک گز تین  
اس سے بڑا کوئی زیدار زمین ملک اوسکا دیے شو سے ملاوٹا ہوا بارہ او جام ملک حدی ہیں اور درشت اوپر جاتے ہیں حاصل کلام ملک اور  
جمعیت کی جیسے اعتبار بہارہ کا جام سے زیادہ ہے کہتے ہیں کہ وہ واسطہ ملاقات کسی ملاطین گزات کے نہیں آیا تھا سلطان محمود نے اوپر فوج کشی کی  
اور اسی ہونی فوج محمود پیشکش تیری القصد جس وقت کہ خان اہلم سے مستخرج قلعہ جگدہ ملک سورہ کے آیا تو کہ سلطان منظر اوسکا خطاب تھا  
اور آپ کو وہ وارث ملک کتا تھا اور بجال تہا پناہ زیدار و نین ہوز گز سیر کرتا تھا بعد او کے جام نے ساتھ افواج منصورہ کے صفت جنگ  
کہ کہ شکست کھائی اور زونیاہ میں رہے بہارہ کے آیا اعظم خان نے نو کو رہے بہارہ سے طلب کیا اشارہ جو تبا مقابل لشکر منصور کی رکعت تھا  
تھو کو جو اگر دیا اس دولت خواہی کے سبب صدات افواج کا ہر سے محفوظ رہا جیکہ احمد باد نے قزول موکب اقبال سے رونق پائی اور جلدی  
کلی سہا اس باعث وہ ملازمت چن نہ پونچھا اور زمین اوسکی بھی دور تھی اور خدمت بھی متبعض یقین افواج کی نہ ہوئی تھا جاتی ہے کہ حاجت  
واقع ہوئی اس و فرزند شاہ جہاں نے رام کو کرامیت کو ساتھ ایک فوج کے بندہ اسے دگا سے تعین فرمایا وہ عجات اپنی محبت نے میں جا  
خود اسے سعادت مستمان پس کے دریا وہ سو مہار و و ہزار روپیہ نذر اور سو گھوڑے پیشکش کیے لیکن ایک بھی گھوڑا اسے نہ تھا کہ خاطر  
جو عمر اوسکی اتنی برس سے زیادہ نظر آئی کہ جو وہ کتہہ کر کہ میں نوٹے سال کا ہوں لیکن حواس اور قوامی ظاہری میں کچھ فرق نہیں آیا اوسکے  
لوگوں میں ایک ہوتا شخص نظر آیا کہ ریش و ہوت اور امرواد سے سفید ہو گئے تھے کتا کہ جو میرے ایام طفولیت کو بہارہ یا د کرتا تھا کہ میں بچے  
اوسکے بڑا ہوں ہاں ہی تاریک اب اس منصور خطاب نارادانی سے سرفراز ہوا مجلس میرے جلوس کی دیا بچہ جہانگیر نامہ میں لکھتا ہے لایا جو نرا  
مستحین اور فوج کے تمام مورد الطاف بے نہایت ہوا تصویرین اوسکی فوادرات روزگار سے ہیں اس زمانے میں نظیر اپنا نہیں رکھتا تھا اگر  
آج اوسکا عیال ہی اور استاد ہزار ہوتے تو ادا اوسکے کار کی دیتے باپ اوسکا آثار میرے ایام شاہزادی میں میری خدمت میں رہا بچہ  
اوسکے نسبت خانہ زاد کی کی اس دگا سے ہے لیکن اسکو کچھ مناسبت اسے باپ سے نہیں ملکہ دونوں کو ایک عالم سے نہیں کہہ سکتے ہیں بلکہ  
اوسکے ساتھ خیال تربیت بہت محض سرفراز سے اسکا ایک خاصہ عیش متوجہ اوسکی پرورش کی تھی بیان تک کہ کام اوسکا اس درجہ کو بچا اچھا  
کہ وہ شخص نادر ہے نہ کہ بچہ اور باپ ہی اوسکا منصور تھا شہر کا خطاب نادر العصری سے ممتاز ہوا اور فن نقاشی میں یکا نہ اپنے عصر کا اور  
میرے پاس کے اور میرے معدومین یہ دو شخص نثار اپنا نہیں رکھتے ہیں بلکہ ذوق تصویر اور عمارت اوسکے تیر کی اس قد کو گویا ہے کہ کتا اسے  
بڑہ گیا ہوں اوکل ہر ملک کا نظرنین آجاتا ہوں اور اوسکے نام اوسکا لیا جاوے معلوم کر لیتا ہوں کہ یہ کام فلاںے کا ہے بلکہ اگر ایک مرتبہ شغل  
جند تصور ہوا جو اور تصویریں عباد ادا اوستا کی ہوتو میں معلوم کر جاؤں گا کہ ہر چہ پناہ پناہا فلاںے کا ہے اور جاک صورت میں بیچ بیچم دا بڑ

نادر شاہ کی تصویریں



کو کسی دوسرے نے کبھی ہوا اس صورت میں میں سمجھتا ہوں کہ اصل چہرہ کھینچا ہوا خلائے کا تھا اور چشم اور برہنہ ہوسے ملائے کے شب  
 کیخندہ ایتھون کو باقی بہت برسا شہید غرناہ مراد ملک بہت شدت سے ہر سال روز یک بار بارہ باران راجہ جو ملک تھی کا کمر اور عاتین اعلیٰ  
 کزدہ میں اس باعث سے بہت نکالتا گڑھے جسے خند آدمی بھی تلف ہوسے بیان کے رہنے والوں سے سنایا کہ ایسا مینہ کا برسا کبھی کسی کو نہیں  
 کسی سال میں برسا ہونہی سانہو تھی اگرچہ چہرہ بآب نظر آتی تھی لیکن اکثر نگہ بیاب ہوا اور باقی عیشہ آمد رفت کرتا تھا جب کہ ایک دن فیہ موقوف  
 ہوا گھوڑے پر۔ یہ بھی بیاب گزرنے لگا سر شہد اس ندی کا کوہستان ملک انامین کو گورہ کی لکھی تھے نکلتی تھی اور ڈیرہ کو اس نکل کر پہنچے میر کو  
 گزرنی جو وہاں اس ندی کو دریا سے داخل کئے ہیں اور تیس کوں میر پور سے آگے ہو کر سانہو تھی کئے ہیں روز مبارک شہد دسویں کو راوہ بارہ ہوا  
 باقی اندھ شہی اور غور موضع اور بارنگشتہ یا قوت سرخ اور زرد اور نیل اور زرد سے سرفراز ہوا سابق اتالیق جان سپار خان خانان سپہ سالار نے  
 ایک فوج کو سرداری پہنچے بڑے امراتر کے جانب کو ڈروانہ واسطہ لینے کان الماس کے کہ قبضہ پنجو میڈار خان دس میں تھی تین کیا تھا آج اس کی  
 عرضی آئی گزرنیڈار کو رسے مقابلہ بشتر منصور کا خارج اپنے واسطے سے جان کا کان کو پیش کش کیا اور دروغہ بادشاہی واسطے محافظت اس کان  
 کے مقرر ہوا الماس وہاں کا احاطہ اور حفاظت میں نصیب کے ہیروں کو فوجیت رکھتا تھا اور تروک ایک جوہرین کے نہایت معتبر اور سب مجھے اور  
 خوب صورت اور سلعے ہوتے ہیں دوسری کان گوکہ کی حدود ملک جبار میں واقع تھا اور الماس وہاں کان سے تین ٹھکانا ایک ندی تھی کہ آیام  
 برسات میں نالہ چار کے اوپر سے اترتا تھا اگر اسکا بند کر دیتے ہیں جب کہ سیل بند سے گزرتا تھا اور پانی کم ہو جاتا تھا جو لوگ کلاس فن میں تجارت  
 رکھتے ہیں اور اس کام کے مخصوص ہیں ندی میں اگر الماس نکلتے ہیں اور مدت میں سال سے یہ کام میر کے تصرف میں آیا زمیندار وہاں کا کھجور  
 ہر حاصل کلام پانی اس زمین کا بھٹو ہم تھی اور اجنبی آدمی وہاں نہیں رہ سکتا تیسری ولایت کی رنگ میں متصل سرحد قطیف ملک کے پیاس کو جس  
 فاسطہ میں چار کان ہیں اور زمینداروں کے تصرف میں ہیں الماس وہاں کا اکثر غنیمت ہاتھ آتا تھا روز مبارک شہد دسویں کو ناہر خان نے منصب  
 ہزار سی لات اور ہزار سو سے سرفراز ہوا اور ایک باقی اسکو عنایت ہوا مکتوب خان داروغہ کتب خانہ ڈیرہ ہزاری ذات سے سرحد ہوا جو  
 حکم دیا تھا کہ شب رات کو چوگر تال کا کر کے چراغ روشن کریں روز دوشنبہ چودھویں شبان کو متوجہ اوس تھانے کا چوہا اطراف تال اور بیچ  
 کی عمارت کو فائز اس نام اور رنگہ رنگ چاروں کی صنعت سے آگے نہ کیا تھا اور آتش بازیوں سے عمدہ روشنی تھی جو کدو اس مدت میں تیار  
 ابرار ہوا اور بالان تھا لیکن اللہ کی عنایت سے اوس رات اولیٰ شب سے ہوا صاف ہوئی اور ایک چہرہ ہوا اور سب لخواہ تماشا چاروں کا  
 میر چوہا اور بندہ ہاسے خاص غرضات سے خوش وقت ہوسے حکم کیا کہ شب جمعہ کو چہرہ ای دستور سے چراغ روشن کریں اور غراب اتفاقاً  
 سے یہ ہے کہ آئندہ روز مبارک شہد کو متصل بارش ہوئی اور وقت روشنی کے بارش ہو توں ہوگی تماشا چاروں کا خاطر خواہ ہوا اور اندھا دلا  
 نے ایک قطعیہ قطعی نہایت نفیس اور ایک باقی کدو سے سامان نفی پیشکش بلو بہت خوش اندام تھا داخل خیلاں خامہ ہوا کہ بے تیل  
 کا کر کے ایک جگہ کی سنا سی کہ پندہ ہوا طائفہ نہو کے ہوتے ہیں جو وہو دیشا نہ بنا کر رہتا تھا جو خاطر بینی سے واسطے سمیت مدد و شہد کہ شب  
 میں بنے تکلف اوسکی ملاقات کو گیا اور یک باقی کدو سے سامان نفی پیشکش بلو بہت خوش اندام تھا داخل خیلاں خامہ ہوا کہ بے تیل  
 واقعیت کتا تھی اور طائرانہ بطور قدیرانہ تجربہ کے بنایا تھا اور طلب دنیا سے اپنے نفس کو کھڑکھا تھا چنانچہ اس طائفہ میں ہر شخص سے غلغلا  
 نہیں آیا دوشنبہ کبیرین کو سارس نے کہ ذکر خیرتی اوسکے کا اول نکو ہوا باغی میں جس دوشاں کج کر کے کو ایک ایک انداز اور تیرے دن  
 دوسرا انداز دیا اس جوڑہ سارس کو کہ ایک مینے کا تھا مگر لالے تھے باغ سال سرکار میں رہا مہاراجہ باغ سال کے تھی کہ یہ دیکھ کر  
 ماہ مراد لینے ساون کو لاندے دیے نزدیک مادہ کے کھڑا ہو کر پسپائی کرتا تھا اور اس قدر خبر داری رکھتا تھا کہ کسی جانور کی مجال نہیں جو  
 اوسکے پاس جاسکے ایک دفعہ بڑا نیلا سے بڑا شہد ہند سے دیکھے اوسکے دوڑا اور سونا میں کھنے تک پیچھا اوسکا چھوڑا وقت طلوع

نور دستان  
 کان الماس  
 دیوہ کا بانہ

دیکھ کر  
 سارک

انقلاب کے متحرک پشت مادہ کی کھلی تاج مادہ اوٹھ جاتی ہے اور انڈون پر بیٹھ جاتا ہے پھر مادہ بھی اسی دستور سے اپنے نئے زکوہ طافی ہو اور  
 آپ بیٹھی ہے غرض کہ مادہ تمام شب تسانڈون پر بیٹھی رہتی ہے اور دن کو نہ مادہ اپنی اپنی فوج سے بیٹھے ہیں اور اوٹھنے بیٹھنے میں بہت احتیاط  
 کرتے ہیں کہ باوا کچھ مددہ انڈون کو نہ پونچھے وقت مراجعت کے شکار ذیل سے جو کہ موسم شکار باقی تھا اس لیے کچھت خان داروغہ اور  
 بلوچ خان فراول کی کوئین وہیں بھیڑ آیا کہ جس قدر ممکن ہو باقی کلین اور سطح چند قراولوں کو فرزند شاہجہان سے بھی اسی خدمت تہیہ  
 و مامور کیا تھا اور غصوں نے اسی تاریخ کو اگر ملازمت حاصل کی کل ایک سو چالیس باقی کٹر لاسے نہ بیٹھتا مادہ ایک موبارہ سہلہ سیتا لکیر آراور  
 بیٹھتا مادہ کہ ایک موبائیس ہونے ہیں قراولان شاہی نے شکار کیے اور چھپتیس نہ کوئین تہیہ مادہ کہ ترٹھ ہوئے اور ان فرزند سکندر کے  
 مبارک شنبہ چوبیس کلین کو دس سطر سیر قریح کے جاکر دو دن وہاں عیش و آرام کر کے دولت خاندین آیا جو اصحت خان نے عرض کیا کہ باغییری  
 حویلی کا نہایت سرسبز ہو گیا ہے اور انواع و اقسام کے گلے دریا عین اوس میں شگفتہ ہیں جب التماس اوس کے دربار کے شنبہ کی کوئین کوئین اوس  
 حویلی میں گیا مکان خوب تھا میں خوش ہوا آلات و شے مصحح جواہر کے اور منیش ہزار روپیہ پیش کیے ہوئے اوس کے قبول پر منظر خان  
 عنایت خلعت و ذیل سے سرخاڑ ہو کر عمدہ حکومت صوبہ بٹھارہ پر مقرر ہوا خواجہ عبدالکریم گیلانی کے بطور اعتراضات اعلان سے آیا تھا اور میرے بار  
 شاہ عباس نے ایک خط لکھ کر بھیجا اوس کے ہاتھ بھیجا تھا اسی تاریخ اوسے خلعت و ذیل عطا فرما کر رخصت کیا اور جواب بھیجا گیا اور خان عالم  
 فرمان مرحمت عنوان اور خلعت خاصہ سے سرخاڑ ہوا تہہ کو غورہ ماہ شہر پور کا ہوا تیسری تاریخ کیشنہ سے شب مبارک شنبہ تک پانی بربسا بھی لیا گیا  
 ہو کہ جوڑہ سارس کا دن میں باغیچہ نہ فوجت نبوت انڈون پر بیٹھا کرتا تھا جبکہ پانی بربسا اور ہوا سرد ہوئی واسطے گرم کئے انڈون کے  
 صبح سے دوپہر تک نہرا رہ بیٹھا ہوا اور دوپہر سے دوسرے دن کی صبح تک بے فاصلہ مادہ بھیجی کہ مبارک شنبہ رخصت سے بروٹ ہو کی  
 اشک رکھے اوسمی انڈون کو پونچھتے تو وہ بگڑا دین فرض یہ کہ آدمی رہنوی عقل سے ادراک کرتا ہے اور حیدوان موافق حکمت زندگی پیدا اوی برہو اور  
 غریب تری کہ وہ امتحان انڈون کو متصل سینے کے نیچے نگاہ رکھتی تھی جب چودہ پندرہ دن گزرے دریا انڈون کے قہقہے فاصلہ کر دیا  
 کہ مبارک متصل پہنچنے سے گرمی صحت ہوا اور اندھے سے مرزا عین روز مبارک شنبہ ساتویں کو غرضی اور مبارک سے پیش خیمہ طرگ آگہ کے نکلا گیا  
 اول پنجویں نے واسطے کوچ کی ساعت مذکور کر دیا تھا لیکن جو بادشہ بہت ہوئی چنانچہ مذکور محمود آباد اور دیکھتے ہی سے عورت شکر  
 منصور کا شہزادہ اس لیے ناچار اس ساعت میں پیش خیمہ نکال کر اکیسواں روز شہر پور کا واسطے کوچ کے مقرر ہوا اول فرزند شاہجہان نے خدمت  
 فتح قلعہ کا نگارہ کی کہ کسی بادشاہ کے فیض میں نہ آیا تھا اپنے ذمہ مہمت پلازم کی تھی اور ایک فوج بہرہ داری راہبہ سورج مل سپر اصحاب  
 کے کہ اوس کے بندہ سے مستعد تھے یہ بھی تھی باظاہر ہوا کہ فوج اوس قلعہ کی اوس فوج سے صورت پذیر نہیں لے لے اوسے راہبہ کراہیت کو  
 کہ اوس کے بندہ سے عہد سے ہر سات نہرا سورج و جو ملازم خاص اپنی اور ایک جماعت بندہ ہی جاگیر کی سے شل شاہباز خان لودی اور ہر  
 ہاؤ اور دس پچھتی چندا ور سپران رام چندا ور دوسو بری انداز سوار اور پانسون کو انداز زیادہ کے بھیجا اور جو ساعت رخصت اوسکی تھی تاریخ  
 ٹھہری تھی اوسے تیج نہر دقتی و نہرا و پیر کی بطور نذرانہ کے گذرانی اور عطاے خلعت و شیشے سے سرخاڑی پا کر اوس خدمت چڑھت  
 کیا گیا چودہ اوس صوبہ میں جاگیر نہ رکھا تھا فرزند شاہجہان نے بگڑ نہ بربانہ کہ بائیس لاکھ کا بطور انعام کے التماس کر کے اوسکو جاگیر میں دیا  
 خواجہ قلی دہوان جوت کہ دس سطر خدمت دیوانی صوبہ دکن کے مقرر ہوا تھا خطاب مہتمم خانی اور ضلع خلعت مستان زوا اور محبت خان کو  
 خوب داری سرکار بہرہ فرما دیا اوسکی حدود کے خلعت فرما کر ہب اور پرم نرم خاص عنایت کیا اور پگڑ نہ رنج اوسکی جاگیر میں مرحمت ہوا  
 اور دس پچھتی چندا کہ خدمت فتح کا نگارہ چھتین ہوا منصب مہتمم داری اور سارٹھے چار سو سوار سے سرخاڑ ہوا جو سٹج محمد غوث کا شہزادہ  
 آگیا تھا و نہرا در ب واسطے پنج کے اون کے بیٹوں کو عطا ہوئے منظر ولد بہادر الملک کہ متعینان صوبہ دکن سے ہر منصب ہزاری دہ



یاری چو گوری نو که افروخت مار دل ای ساء خدا تو پر نور شد جهان	جانهای میدان همه ز نور جان تو باد همیشه نور خدا سائیان تو	باد اجهان بکام تو ای باد شاه محمد در سایه تو خرم شاه جهان تو
--	--	---

سختی و تنگدستی  
سختی و تنگدستی

که سیمای کوسونے سے تو لین پھلے کن وہاں سے سیر باغ رستم باہمی کے جانا مواہات سبز خرم تھا شام کو کشتی پر سوار ہو کر دولتی کے کوٹ لکے  
جمعہ چند جون کو طایر نام ایک پر ہر دے ماوراء النہر کی طرف سے اگر حادثہ آستان بوسی کی بالائی اور عرض کیا کہ میں درخشاں عبدالہ خان اوزبک  
سے تھا اور ایام شباب سے تا وقت وفات خان کے خاندان قدیم و مقرب میں ممتاز نہ کر غلاما میں محرم ہاں زبا بعد انتقال استقلال کے اب باقی  
ملک میں بیٹے باجوہ کی اندرون وہاں سے وزارت دولت خانہ مبارک کے وطن ہالو سے کلک ملازمت شریف شاہی کو حاضر ہوا ہوں جیسے جیسے  
اور سہ ہین اس کو محکم کر دیا اسے نعمت کی کہ چند روز خدمت میں رہو لگا ہزار روپیہ خرچ اور دخلت اس کو محنت ہوا یہ سیر کفایت روحی خوش حال  
شیرین زبان پر فرزند شاہجہاں نے بھی پائو روپے خرچ سروا اس کو لطف کیے درمیان باخجہ دولت خانہ کے عہد چوترا اور عوجن کی ایک طرف اس  
چوترا سے کے خدمت مومری کا کر دیا اس کا کہ کہیہ سکتے ہیں لیکن جو ایک طرف کا تہ اس کا خوارا وید بنا تھا سیتے فرمایا کہ سنگ مرمر کی لوح  
تراش کر ہاں مضبوط کریں کہ اوپر چکر لگا کر ٹیٹھ سکیں اوس وقت فی البدیہہ ایک بیت زبان پر جاری ہوئی سنگ تراش کو حکم ہوا کہ اوس لوح میں  
کو دو یون تا بطریق یادگار صفحہ درج کریں باقی رہے وہ بیت یہ ہے **نشین گاہ شاہ ہفت کشور** جہاں کہیں شاہنشاہ کجہر ہر شمس شہنشاہ  
اویسوں کو دولت خانہ خاص میں بازارت ہوا اول منالطیہ ایسا تھا کہ اہل بازار اور اہل پیشہ شہر کے حسب حکم صحن دولتی نہ میں دکانیں آ رہے تھے  
جوامہ اور صحن آلات و قشطلح طرح کے اور سامان اقسام کے اور سہاب عمدہ جو کچھ بازار میں فروخت ہوتے ہیں جھکر کے میرے سامنے لاتے  
اب دل میں آیا کہ اگر شب کو بازار بہت ہوا کرے اور بہت سے خانوں کے آگے صحن دکانوں کے روشن کیے جا کر بن تو ایک طور کی نمود ہوگی جب  
بازار اس طور پر بہت ہوا تو بے تکلف نمود ہونی لگتا فی حق تمام دکانوں میں سیر کر کے جو کچھ جاسر امداد کا مسح اور ہر قسم کی چیز سے مجھے پسند آیا  
خرید کر دکان کی کچھ متاع سے لایا اور کو انعام ہوا اس قدر جنس اس کو ملی کہ لینے سے عاجز ہو گیا اکیسویں شہر بعد نماز کے شنبہ مطابق پانچویں  
رمضان سنہ الفجر تریس ہجری کو بعد گزرنے ڈوای کھڑی چوٹی کے مبارکی اور فرخی طرف دارا اسلاف اگر کے کوچ ہوا دولت خانے  
سے تال کا کر تیک کے محل نزول علیات اقبال کا تیرن کسب معمول روپیہ لوٹا گیا اسی روز شنبہ وذن شمس منقذ ہوا اور از سرے حساب شمس  
کے سال بچا سوان عمر اس نیا زمند درگاہ خدا کا شروع ہوا اور موافق منالطیہ مقرر کے سبے آپ کو ساتھ ملا دو کبار جناس کے قول کہ مونی اور  
محل زہین شکر کیے اور شب کو تاشا پر انخون کا کر کے حرم سرا میں ساتھ عیش و عشرت کے گذارایا بیسویں جمعہ کو کو کی کہ تمام شامچ اور بار  
سحابت کو کہ اس شہر میں رہتے ہیں حاضر کریں تاکہ ملازمت میں روزہ افطار کریں میں شب اسی طور پر گذریں اور ہرات آنر محل میں بن کھڑا ہو کر  
دبان حال سے کستا تھا قطعاً خداوندگار تو بگرونی + توانا و درویش پر دروئی نہ نہ کشور کشیم نہ زبان دہمہ کے اڑکما یان این دہمہ +  
قویہ دینی دہم دہم + و گزرنے چتر آید از من کس + ہمہ بنگان را خداوندگار + خداوند را نہ کہ گذارایا ایک جماعت فقرائے کو اس ایک  
ملازمت میں نہ پونچھی مٹی الماس دروہا شمس کی کی سینے لائق احتیاج سہر ایک کے زمین اور خرچ محنت کر کے کامیاب کیا شب مبارک شنبہ اکیسویں  
کو سارے نے ایک بچہ نکالا اور شب دوشنبہ پچیسویں کو دوسرا بچہ حاصل ہو کر ایک بچہ چوبیسویں دن اور ایک بچہ بیسویں دن کے بخاند میں بچہ فارسی  
دس گیا و ہر کلان تریا بہا بچہ کی سہا دس کے روٹنے اس کے نیلے سے پہلے دن کچھ نکلیا دوسرے دن مادہ سارے ٹیٹھ چھوٹی چھوٹی  
چوبیسویں پیر کر کھی شل کبوتر کے کھلائی تھی اور کبھی ہانڈ مرغی کے آگے بچے کے ڈالئی کہ بچہ آپ اٹھا کر کھا جاوے اگر ڈالیا چھوٹا ہوتا تو سلامت  
چھوڑ دیتی اور لگا ہوتا تو دوڑنے تیرن کرے کرتی تا با فراغت بچہ اس کو کھا دن جو مجھے بہت رشتہ اس کے دیکھنے کی تھی کہ دیکر باعتنا کا تمام  
ادھین حضور میں لادین بعد ملا خطہ کے اوسی باخچہ میں اندر دولت خانہ کے لیا کر کہیں جب چلنا پھرنا سکیں ملازمت میں لادین اس رس

جہاں کہیں رہا  
انفاد اور صحبت  
اور شمس کے  
جہاں کہیں رہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 حضرت عبداللہ بن ابی بکر

حکیم روح امیر باغ ہزار روپہ سر فرزند ہوا فریح الزمان پیر مرزا شہنشاہ نے اپنی جاگیر سے اگر ملازمت حاصل کی کہ شہنشاہ جلیل الدین کو تالی کا گریسے  
 کی برک کے موضع کچھ زمین منزل کی کم شہنشاہ سلیوین کو کونا سے دریائے محمود آباد پر کیا نیک میں خیر نزل اقبال ہوا جواب وہو احمد آباد کی بہت  
 ناقص تھی محمود دیکھ نے بعد ابد ہو چکا کنا سے دریائے مذکور پر شہر بنا کر وہاں اقامت اختیار کی تھی عبد اس کے کجا پائے کو فتح کیا قیادوس مقام  
 کو دار الملک کر دیا اور ناصر محمود شہید کے حکام گجرات اکثر اوقات وہاں رہتے تھے پھر محمود مذکور نے کہ آخر بادشاہان گجرات کا بڑا اثر محمود آباد میں  
 نشین اپنا مقرر کیا بے تحلف آئے وہاں سے محمود آباد کو کچھ نسبت ساتھ احمد آباد کے زمین میں سے واسطے امتحان کے فرمایا کہ کبری کا پوست اونٹ مار  
 کنا۔ یہ تالی کا گریسے شہنشاہ اس طرح ایک کبری محمود آباد میں تاکہ قنات ہوا کا ظاہر ہوا اتفاقاً سات گھڑی دن چھبے اوس ملک کی ہلکا ٹی  
 جب تک گھڑی دن باقی رہا اس قدر متعین ہو گئی کہ کھانا اوس کے گریسے دشوار ہو گیا محمود آباد میں بعد ازاں اسی جگہ کے متعین ہوئی اور محمود آباد میں بعد چودہ  
 گھڑی کے تاریخ اٹھائیسویں مبارک شنبہ کے دن ستم خان کو کہ فرزند اقبال شاہ جہاں نے واسطے حکومت اور حراست ملک گجرات کے مقرر  
 کیا تھا سینے بنایت اسپ و فیل اور ہر مزم خاص کے سر فرزند کو کہ نصرت فرمایا اور بندہ ہای جاگیر کی کہ متعین صوبہ مذکور میں لائق رہتے اپنے اپنے  
 کے بھائی اسپ و خلعت کے سر فرزند ہوسے جمعہ آدیسویں پورطانی غرہ شوال کو رہے بہار خلعت اور شہنشاہ مصرع اور سپ خاصہ سے سر ملنے ہو کر اپنے  
 وطن کو رخصت ہوا اور اوس کے بیٹوں نے اسپ و خلعت سے سر فرزاری پائی سید محمد بنہ و شاہ عالم نے فرمایا کہ جو کچھ چاہے بے تحلف اٹھاس  
 کرے اور سپ سینے اوس کو مقرر قرآن کی دی مشارالین نے عرض کی کہ جو آپ قرآن کی قسم دیتے ہیں اٹھاس قرآن کا کہ ہون تاکہ شہنشاہ اپنے ساتھ  
 رکھوں اور سپ سینے کا ثواب حضرت کو پونچھے ایسے ایک قرآن لکھا ہوا باقوت کا قطع مختصر پسندیدہ کہ نوادر روزگار سے تمام مذکور کو عنایت  
 ہوا اور اوسکی پشت پر چھ خاص سے مقرر کیا کہ غلامی تباہی جلانے مقام میں یہ قرآن سید محمد کو راست ہوا فی الواقع میرزا بہت بگ مناد  
 اور متعین ہوا و جو بجات ذاتی اور فضائل کسب کے اخلاق حمیدہ اور اطوار پسندیدہ سے آہستہ بہت گفتمہ روا کر شاہدہ پیشانی پر اس ملک کے لوگوں  
 میں برابر کے خوش ذاتی میں اور کوئی نظر نہیں آیا سینا اوس سے فرمایا کہ ترجمہ قرآن حمید کا عبارت طیس اور صاف میں بے تحلف کرے اور اصلاح  
 شرح و بطا و نشان نزول کے مفید نوغات ریختہ میں لفظ لفظ قرآن کا ترجمہ فارسی ہوا اور ایک حرف متسی تحت اللفظ چہرہ زیادہ کرین اور جو نام  
 ہونیکہ ہمراہ اپنے فرزند سید جلال الدین کے زمانہ درگاہ کرین یہ فرزند سید کا بھی ایک جوان تھی ساتھ فزون ظاہری اور باطنی کے آہستہ آثار  
 صلاح اور سعادت قندی کے تاہم حال اوس کے ظاہر میرا و سکی فرزند پرنا نان تھی اور سچ تھی و دلیاقت ایسی رکھتا تھا اور عمدہ جوان تھی باوجودیکہ  
 مکر ساتھ مشائخ گجرات کے عنایات ہوتی زمین پھر از سر نو لائق استحقاق ہر ایک کے نقد و صبر سے رعایات کر کے رخصت کیے جواب وہو اس  
 ملک کی سیرے مزاج کو موافق زمین کی یہ صلاح دی کہ قدرے پیالہ معمولی سے لگ کرنا چاہیے تب موافق صواب دیکھ کر کہی کرنا شروع کیا اور  
 عرصہ ایک تہہ میں بعد ازاں ایک پیالہ کے کر گیا اول شرب کو چھ پیالے تھے اور ہر پیالہ ساڑھے سات توڑ کا کل پینتالیس تولہ ہوتے ہیں اب چھ پیالے  
 ہر پیالہ چھ تولہ اور تین اشک کا کل ساڑھے پینتالیس تولہ ہوسے پینے میں آتے ہیں اور کھانا بت سے یہی کہ سینے ساقا آکر آباد میں خدا اپنے سے عمد  
 کیا تھا کہ جب سال میری عمر کا پچاس کو پونچھے کا تو شرک شکار تیرہ و بدوق کر کے کسی جاہل کو اپنے ہاتھ سے آکر نہ دیکھا مقرب خان کہ متعلق  
 محفل قدسی سے محاسن ارا سے سے وقت تھا القصد اس تاریخ کو کہ عمر میری سن مذکور کو پونچھی شروع سال پچاسوں کا ہوا ایک روز کثرت  
 مرقیت اور بیماریات سے میں دل تنگ ہوا اور تکلیف بہت اور خطائی اوس وقت ہالہم فہی جو عمد کے سینے اپنے ہاتھ سے کیا تھا دایا اور  
 قصد سابق میرے دلبین مصمم ہو گیا اور اپنے دل میں مقرر کیا کہ جب سال پچاسواں تمام ہو کر مدت وعدہ کی پوری ہو تو حق تعالیٰ جس میں  
 کزارت حضرت عرش آسمانی سے مشرف ہوں استمداد بہت ہوا میں قدسی موالین حضرت سے کر کے دل کو اوس شغل سے باز رکھوں جو میرا

اس نیت کے لئے وہ بچہ و تحلیف و درہوئی اور آب کو خوشوقت اور تازہ پایا اور زبان کو حمد و سپاس تھا اور شکر نعمت اور سب سے حلاوت بخشی  
اسید کو توفیق میر ہو ۵۰ چ خوش گفت و فردوسی پاک زادہ کہ رحمت بران تربت پاک باد ۵۰ میاں زادہ کو یک داکش ست ۵۰ کہ جان دارد  
جان شیرین خوش ست ۵۰ روتبار کہ شبنم چو جلی کو سید کیر اور بخت خان و کیلان عادل خان کو کہ مچیکش او کا دگاہ دالامین لائے تھے  
رخصت لوشے کی ارزانی کی سید کیر نے عطای خلعت اور بخت جمع وہس سے سر فرازی پائی اور بخت خان بھلا سے خلعت و سہا اور  
مصم کے کہ لوگ اوس ملک کے گردن میں لگاتے ہیں ممتاز ہوا اور چھ ہزار درہم خراج کے دونوں کو انعام ہوئے اور عادل خان نے  
کئی دفعہ بوسیدہ فرزند قبا لہند شاہ جہان کے التماس شبیہ خاصہ کی تھی تو بٹے ایک شہزادی ساتھ ایک لعل گران بہا اور فیل خاصہ کے مشا رہ  
کو عنایت فرمائے اور فغان مرحمت عنوان صادر ہوا کہ دلایہ الملک فضل الملک سے بخت خان کو جس قدر کہ قابل ہو سکے اوس کے انعام میں بخت ہو  
اور جبکہ لک اور مرد چاہیے شاہ نواز خان درستی بخت لک کے واسطے ملک کے تعین کرے زمان سابق میں نظام الملک کے کلان تر کام دکن  
تھا اور سبھون نے اوسکو بڑائی میں قبول کر لیا تھا اور بڑا بھائی جانتے تھے اندرون کے عادل خان مصدع خوات شبانہ کا چوڑا اور ساتھ خطا  
والا سے فرزند کی خصوصیت پائی تو بٹے اوسکو ساتھ سراجی تمام ملک کن کے متار کیا اور واسطے غلبہ کے یہ رابعی خط خاص سے  
لکھدی ربا ۵۰ ہے سوی تو دائم نظر رحمت ماہ آسودہ نشین بسایہ دولت ماہ سوئی توشہ خویش کر دیم دران ۵۰ تاسخی با مینی از صورت ماہ  
اور فرزند شاہ جہان نے حکیم خرمال کیر علیہ سلام کو کہ خاندان خاصہ درگاہ سے ہوا و صفر سن سے اوس فرزند کی خدمت میں بڑا ہوا چار واسطے  
یونہی لے کر بختی مرام جہانگیر کے نزدیک عادل خان کے ہمراہ اوس کے وکیلوں کے بھجوا اسی روز میر جلیہ خدمت عرض کر کہ برتھر ہو کر بلند  
ہوا کائنات اندر خان دیوان صوبہ گجرات جبکہ دیوانی صوبہ بنگالہ پر مختص تھا بسبب وقوع بعضے حادثات کے میمانا ہو گیا تھا اسلئے مبلغ پندرہ  
لکھ روپہ بطور انعام اوسکو عنایت ہوئے اُن دنوں دو جلدین جہانگیر نامہ کی مرتب ہوئیں اور فطین گندین تھمن ایک اول دار الملک  
اعمال والد کوہ رحمت کی اور سراج دوسری جلد فرزند آصف خان کو عنایت کی تھیہ پانچویں کو بہرام سپہ سالار علی خان صوبہ بہار سے آیادولت  
زمین بوس کی حاصل کی اور چند پیرے کان کو کر کے لکڑی کے تھوڑے تھوڑے جواوس صوبہ میں جہانگیر علی خان سے خدمات شایستہ ہر نہوئیں اور باوجود  
اسکے کئی بار عرض ہوئی کہ اکثر بھائی برادر اوس کے دست تسلط اور تعدی کا دما دکر کے خاندان کے بندوں کو آزار پہنچاتے ہیں اور ہر ایک پکو  
حاکم جا کہ جہانگیر خان کی خیال میں نہیں لانا اسلئے مقرب خان کو کہ بندہ قدیم انحضرت مزاجدان ہر فغان و تخیل خاص صادر ہوا کہ عمدہ صوبہ بہار  
پر سر فراز ہو کر بغور پہنچنے فغان قضا جرمان کے اوس طرف پہنچے اُن ہی دن سے کابراہم خان فتح جنگ نے بھارت کرے کان لکڑی کے  
حصوہ میں بھیجے تھے چند قطعے واسطے تاشے کے حوالہ حکاکان سرکاری کے ہوئے تھے اب کہ بہرام ناگہ آگرہ میں پونچھا اور ارادہ آنے درگاہ  
کیا خواہ جہان نے چند پیرے کے میار ہو گئے تھے اوسکے ہاتھ حضور میں بھیجے ایک دن میں سے ایسا ہر کہ غلام میں نیلم سے تہنہ نہیں کر سکتے  
اب تک بہرام اس رنگ کا دیکھا نہیں تھا کئی سچ کا وزن میں ہوا جو ہر یوں نے قیمتی تین ہزار روپہ کا تباہا اور کیا اگر انخیزا اور کامل عیار ہوتا  
میں ہزار روپہ کی قیمت پاتا اس سال میں چٹی تاریخ ماہ مہربان کہنے میں آئے اس ملک میں لیون بہت کثرت سے ہوا اور ہوا ہوا ہوا  
کا کو نام ایک مہندو کے باغ سے چند لیون لائے تھے نہایت لطیف اور بڑے تھے ایک کو جو سب بڑا تھا سینے تو لیا یا سات تو لے کے بارہ بخت  
شبنم چٹی تاریخ جشن دسہرہ کا مرتب ہوا اول گھوڑوں خاصہ کو اسبندہ کر کے روہر لائے بعد ازاں فیضان خاصہ کو موزن کر کے ملاحظہ کرایا جو دریا  
می اب تک پایاب نہیں ہوا لکڑی ہو کر سکے اور آب و ہوا سے محمود آنا جو وہاں بہشت اور سنال کے کچھ نسبت تھی اس باعث سے پھر  
گیارہ دن اوس منزل میں مقام ہوا و شبنم آٹھویں کو وہاں سے کوچ کر کے مودہ میں نزول فرمایا خواہ اب کس شہنشی کو سات ایک جامع  
بند ہاے کار گزار اور ملا حوان اور کشیوں کے آسے بھیجا تھا ناگہ دریا سے ٹہنی کا بل با ندرین اور انتظار پایاب ہونے کا کترین اور کٹر نظر فغان

بزرگ و کلدس

مقدار قدم

استقلال بادشاہوں کا اور حکومت ملک ناک

بسولت عبور کیا جسے کشیدہ فتن کو مقام ہوا اور یک شہر دسویں کو موضع ایندین نزول ملات اقبال کا ہوا استقامتیں سلسلہ نزلوں اپنے  
 سچے کامچرین و باکر اور بھانگانی تھا انہیں لباس بات کا ہوا تھا کہ سدا یہ بے مہر کی کا شہر ہوا اور سچے کو کھلے کرے اس واسطے اپنے حکم دیا  
 تھا کہ نوکدار کین باس چون کے آئے وہ دین اندون اپنے واسطے امتحان کے فرمایا کہ نوکروں کی چون کے پھر زمین تحقیقت بے مہر کی اور محبت  
 کی خاطر ہر جو بعد چھوڑنے کے نہایت رغبت اور محبت پائی گئی محبت اسکی مادہ کی محبت کچھ کم نہیں معلوم ہوتا ہو کہ وہ ادا بھی ازادہ پید کے  
 ہو ورنہ ہا کہ شہر گیارہویں کو مقام ہوا اور پچھلے دن پہنچنے کے شکار کو گئے تین کالے ہرن اور چارادہ اند پکاری پیٹے سے کمر لائے پھر  
 کیشہ بند دھوپ کو واسطے رکھ دیتے گئے پندرہ ہرن زودادہ کپڑے اور شیشے نزار تمام اور اسکے بیٹے سہراب خان کو حکم کیا کہ نیکل ہمارے لکھا  
 کو جان جس قدر ممکن ہو بندوق سے اربعین سات دس زودادہ دونوں نے شکار کے جو معلوم ہوا کہ اس نواح میں ایک شیر مردم آزاد رکھی کا  
 گوشت خواری فرزند شاہان کو حکم ہوا کہ شکار خلق خدا سے دور کرے وہ فرزند جب حکم بدوق سے مارک شب کو میرے سامنے لایا میں نے فرمایا  
 کہ حضور میں اسکا پوست اور برین اگرچہ ظاہر اہل معلوم ہوتا تھا لیکن جو کہ لاغر تھا میرے مارے ہوئے شیروں سے وہ دن میں کم نکلا پھر دو شہنہ  
 پندرہویں اور شیشہ سولویں کو میں واسطے شکار نیکل گاسے گیا ہر روز دو نیکل گاسے بندوق سے مارے کہ دربار کے شہنہ انھارویں کو  
 اور پندرہ سال کے کہ وہ ان شہنہ بارگاہ اقبال کا تھا مجلس پیالے کی آہستہ ہوئی کول کے پھول پائی پڑھو شگفتہ تھے نہ ہا سے حاصل کر  
 نشاط سے خوشوقت ہوئے جبکہ کولھن نے بیس باقی صوبہ ہمارے اور مروت خان نے آٹھ باقی شکار سے بھیجے تھے ملاحظہ فرمائیے  
 ایک باقی فیضان جہانگیر علی خان سے اور دو فیضان مروت خان سے داخل خامہ ہاتھیوں میں کے اور باقی باقی شاہزادوں کو تفصیل کر دیے  
 میر تقی میر بنامیرزا ابوالفتح مکیں کا کاخانہ زادوں دہکا سے ہر منصب آٹھ سو ذات اور چھ سو سوار سے مع اصل وادنا فکے سفر فرما ہوا  
 قیام خان خدمت تو دل گیا اور منصب چھ سو ذاتی اور دویڑہ سو سوار سے متاز ہوا عزت خان کا سادات بارہ سے ہوا اور ساتھ ہر بی شجاعت  
 اور کاظمی کے امتیاز گستاخ اور شہنشاہ صوبہ بنگش سے ہر حسب التماس مہات خان کے منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے  
 سر بلند ہو کائنات خان دیوان صدر گجرات کا عنایات فیض سے سفر فرما ہوا عرض ہوا تصفیٰ مکرر بخشی صوبہ مذکور کو شہر مہرت ہوئی تھیں کہ دینیوں  
 کو میں شکار کو گیا اور ایک نیلا دھڑا راہی تمام عزمین چھو یا دینین لگو لی بندوق کی نیکل کا وزرے پارنگی ہو کہ وہ مادہ سے پارنگل جاتی ہے  
 اس تاریخ کو باوجودیکہ متبایں قدم کا خلاصہ تھا دو وطنی پوست سے گولی صاف کل گئی اصطلاح اہل شکار میں قدم مادہ و قدم سے ہو کہ  
 آگے کیچھے رکھے جاویں کہ شہنہ کولھن کو میں خود واسطے شکار مازوجہ کے جا کہ خوشوقت ہوا پھر میر نزار تمام اور دارا پ خان اور میر میران  
 اور اور بندوق کو میں نے حکم دیا کہ نیکل گاسے کو ہا کہ بقدر مار لیکن مابین چنانچہ اونیل زودادہ مارے اور دس رکس ہرن پیٹے سے  
 پکڑ واسطے آجراجم خان بخشی صوبہ دکن حسب التماس سپہ سالار خان خانان کے منصب ہزاری ذات اور دو سو سوار سے سفر فرما ہوا دو شہنہ  
 بائیسویں کو وہ پہنچے ہوا شیشہ بیویں کو پھر چھ ہوا اور پچھلے دن کی کالھن میں ایک مادہ شہرت تین چون کے فطراتی ہر جو نیکل تھی میں نے خود جا کہ  
 بندوق سے جاویں کو مادہ اور بان سے چل کر پل کے اوپر سے جو بھی پرانہ گیا تھا عبور کیا باوجودیکہ اس دریا میں کشتی نہ تھی کابل بانہ کھنر  
 اور باقی بہت کہ تھا اور تیرہ تھا لیکن محسن اتہام خواہ ابو جہن میر بخشی کے دو تین دن سے پہلے ایک پل بہت چھوٹا ایک سو چالیس گز  
 کا لٹا چار گز کا چار مہر تھوڑا واسطے امتحان کے فرمایا کہ فیصل کن سندھ خاں کو کہ فیضان قوی پل سے ہر تین دن مار فیصل کے پل پر  
 سے گذرین پل اس قدر مضبوط تھا کہ یا یہ اس کے ہاتھیوں کو ہ پیکر کے بوجھ سے نہ پڑے اور نہ جیش کی سیٹھیں زبان معز میان حضرت  
 عرش آسمانی سے سنا ہو کہ فرما تے تھے کہ ایک اور غمخوار جوانی میں دو تین پیالے ہم نے پیے اور باقی مہر برادر ہے باوجودیکہ  
 میں ہنسا تھا اور باقی سات نہایت خوش حالی کے میرے ارادہ اور اختیار سے پھر تھا لیکن میں نے اپنے آپ کو یہی خوش اور



ہاتھی کو کمر کش اور دست ظاہر کر کے لوگوں کی طرف دھڑا بھاڑا دوسرے ہاتھی دوسرا سنگار دو دونوں کو لڑایا وہ ٹپٹے لڑتے بل تک چوڑا ہوا ہمارا باندھا  
 تھا کئے انتہا فائدہ ہاتھی بھاگ گیا اور چوراہے کے گنے کی پانی پانچا پرل کی طرف روانہ ہوا اور میں جس ہاتھی پر سوار تھا وہ اس کے پیچھے دوڑا ہر چند  
 باگ اوسکی سر سے اختیار میں تھی اور اشارہ سے وہ کھڑا ہو سکتا تھا لیکن میں اب اگر ہاتھی کو بل پر جانے سے روک لوں گا تو لوگ اس اوس  
 ستانہ کو جانشین پر بل کر سینگ اور خطا ہو جاوے گا کہ نہیں بہت ہو جو وہ تھا نہ ہاتھی اور طمواریسی ادا کا بادشاہ ہونے سے پسند نہ کریں ساتھ ساتھ  
 اندہ سجانہ کی ہمتانے طلب کر کے اپنے ہاتھی کو اس کے مقابلے سے نزو کا دونوں ہاتھی بل پر روانہ ہوئے کہ بل پر تین کا تھا صاحب ہاتھی اگلا ہوا  
 اپنا کشتی کے کنارے پر کھڑا وہی کشتی ایک کنارے سے ڈوب جاتی تھی اور دوسری طرف سے کھڑی ہو جاتی تھی ہر ایک قدم میں گمان  
 ہوتا تھا کہ جو نہ کشتی کے الگ ہو جائے گا اسی حال کے دیکھنے سے غرق دریا سے بھاری ہوئے اور شور کرنے لگے جو حمایت اور نگہبانی  
 خدای تھا نے کی ہر وقت شامل حال میں یا زور زدگانہ الہی کی خبر دونوں ہاتھی سلامت اوس بل سے عبور کر گئے دن مبارک شہ پہنچے  
 اور کنارے دوسرے مہی کے نرم پیالہ کھستہ ہوئی اور چند بندہ اسے خاص لئے لاس قسم کی مجلس اور محفل میں شریک ہوتے تھے ساعر نیر غنائ  
 سے کام دل حاصل کیا مگر نہایت سہولت و دشواری ہر دو دہ سے وہاں چار مقام ہوئے ایک خوبی جا دوسرے یہ کہ لوگ عبور میں اضطراب  
 نہ کریں کہ تین اصحاب بیٹوں کو وہاں سے کوچ کیا اور دوسرے دن دوشنبہ کو بھی کوچ ہوا اس روز نہایت نادر تماشا دیکھا کہ چارہ سارس نے کچھ  
 نکالے تھے نہ مار کر شنبہ کے اوسکو اٹھا دے لائے وہ مع چون کے صحن دولت خانہ میں کنا سے تال چرب ہوا تھا پھرتے تھے  
 اتفاقاً زو ماہ سے آواز کی ایک مچھائی چوڑہ سے نال کے دوسرے کنارے پر آواز کی نکر واد کی اور انکی آواز کی سیدہ پراوڑ کر آئے اور نہ  
 ساتھ زکے اور ماہ ساتھ مادہ کے لڑائی شروع کی اور لوگوں سے جو وہاں موجود تھے کچھ خوف کیا خواہ برادر کی حفاظت پر تھیں تھے اوس  
 پڑے کو دھڑے ایک سے نہ کو پکڑ لیا اور دوسرے نے ماہ کو بست کہ نہ کو پکڑ کر تریب سے اوسکو مقام لیا اور بستے کہ ماہ کو پکڑا تھا ماہ اب کے  
 ہاتھ سے کل گئی تھی اپنے ہاتھ سے نہ کی ناک اور بائوں میں جلتہ ڈال کر تھیر دیا زو ماہ دونوں نے مقام پر جا کر تھیرے پھر جبکہ سارس شکی  
 آواز کرتے تھے وہ بھی بل پر آواز کرتے تھے اور تھیں ہما شاخ کی ہن کا دھماکا لگنے لگا لیں ہن کا کو گیا تھا قرب تیس آدمیوں کے ہل شکار اور چند شکار  
 ملازمت میں حاضر تھے ایک کا لہرن ح چند ہرن کے نظر آیا ایک مرتبہ بیٹے ہرن آہو گھر کو لڑنے کے دے کچھ ہڑا دین مگر بیٹوں  
 کی مار کر پیچھے لڑا دوسری مرتبہ جا کہ ہرن کے سینک میں آہو گھر باندہ کچھ زین تا گرفتار ہو جاوے اس مرتبہ آہو سے مچھائی شدت غلب  
 اور غیرت سے جھوم آدمیوں کا خیال میں نہ لا کر دوڑ کر آیا اور تین سینک آہو سے غامی کے مار کر بھاگ گیا آہو کو جرفوت ہونے غایت خا  
 کی پونچھی وہ خدمت گزاروں حضرت سے تھا باجوہ دیکھنا تھا اور وقت فرصت مرکب پیالہ کا بھی ہوتا تھا رفتہ رفتہ شہ شرباب کا  
 ہو گیا تھا جو کہ وہ جنیت اکھم تھا اور زیادہ حوصلہ پہنے سے ارتحاب پیالہ کا کرنا تھا مرض اسہال میں مبتلا ہوا اور اس صنعت میں دوشنبہ  
 شل رنگی کے غشی اوسکو ہو گئی حسب حکم حکمران اوس کے معالجہ میں مصروف ہوئے ہر چند یہ کہ زمین فائدہ مند نہ تھیں باوجود اسکے کہ  
 بھوک اوسکو پیدا ہونی چاہیے حکم سالنہ آواز کیا کرتا تھا کہ دن رات میں زیادہ ایک دفعہ کھانا کھاوے لیکن وہ نہ کھا دیوانہ کی طرح  
 آگ پانی پڑتا تھا یہاں تک کہ مرض سور القندیہ اوسے ہتھکا پید ہوا اور بہت ضعیف و خیف ہو گیا چند روز تھیرے مجھے عرض کی کہ اگر گھر میں  
 جاوے بیٹے حکم دیا کہ حوض میں اگر حضرت جووے بالکی میں ڈال کر لائے نہایت ضعیف و لاغ ہو گیا تھا کہ وجہ حیرت کا ہوتا تھا عصر  
 کشیدہ ہوئے تھیں ہاتھی + بلکہ پڑیاں بھی تحلیل ہو گئیں یقین یہاں تک کہ معصوم لاغر تصویر کے گھینٹے میں بہت خلقت کرتے ہیں گراس  
 متم کی دلی قرب اس کے بھی دیکھنے میں نہ آئی سمان اللہ آدم زادہ اس مہنت کے ساتھ بھی ہوتا چرہ دہیت اوسکا دلی مہنت  
 اس مقام کے ہیں سے سایہ من گرم گھر دپاسے + تا قیامت نزار دم بر جاے + نالازمیں کہ ضعف علی بنید + تا بلب چند ہفتہ

بہت

بہت

نیے نہایت نواور سے سبک فرمایا کہ صواب کی صورت کھینچیں اللہ کا حال میں نہایت تغیر پایا کہ ایسے وقت میں خدا کی یاد سے لایم  
 غافل مت رہ احوال کے کرم سے نا امید چاہیے ہونا اگرچہ جاوے تو سمجھنا چاہیے کہ کچھ فصاحت و سلاطین نصیر اور تدارک و نجات کے کئی  
 اور اگر تمام ہو چکی ہو تو جو دم کہ او کی یاد میں گذرے بہتر ہو اپنے جس ماندون میں دلوں نشوونما کر کہ غصہ واقع خدمت بھی ہمارے نزدیک است  
 ہوا اور جو او کی پریشانی کا حال سنا دو ہزار روپیہ راہ خرچ او کو دے دیے اور نصرت کیا وہ دوسرے دن مسافر اہل عہد کا ہوا سہ شنبہ  
 تھیں کوئین کو کئی سے کسب نامت پر منزل ہوئی تھیں روز دربار کہ شنبہ کا دوسری تاریخ ماہ آبان کو اوس منزل میں رہتے تھے اہل انصاف و انصاف  
 اہل مہاراجان کے منصب فرائض اوقاف میں ہوسو کار ممتاز ہوا عبداللہ پیرخان اعظم بھی ہزاری ات دین ہوسو کار سفر گزار ہوا دلیر خان جو صوبہ گجرات کا جلالپور  
 بحر علی خیل و اس سے سرحد ہوا ارباب زلفان میاں شہباز خان کنبو کا ادا فنی حکم کے صوبہ بکن سے آکر خدمت بخشی گری اور وقائع نویسی سے  
 سفر گزار ہوا اور منصب و سکا آٹھ سو ذات اور چار سو مارکار سفر ہوا اور جمعہ تیسری کو کچن کیا اس منزل میں شانہ شاہ شجاع بیٹے فرزند تاجا  
 کو کو نور جان مایک کے نزدیک پرورش پایا ہوا اور چھوٹا اوس سے اس قدر محبت ہو کر اپنی جان سے زیادہ اوس کو عزیز رکھتا ہوں جو بیاری کو لڑکوں  
 کو ہوئی ہو اور اوس کو اہل عصیان کہتے ہیں وہ اوس کو لاحق ہوئی اور بہت دیر تک بیوش رہا خبر پائل تجربہ نے تفسیر میں اور صاحب کے کچھ  
 فائدہ ہوا اور اوس کی بیوی نے تیسرے ہوش اوڑھے جبکہ معالج طاعون سے ناامیدی ہوئی از روئے عجز و نارس کے سرور گاہ کہ کمر کار ساز میں گزار کر  
 اوس کی صحت چاہی اوس وقت میں دل میں آیا کہ جو اپنے خدا سے شے افرار کیا تھا کہ بعد عرجاس برس کے تیر و بندوق کا شکار کر دے گا اور کسی جاندار  
 کو اپنے ہاتھ سے آزار نہ دے گا اور اوس کی سلامتی کی نیت کر کے اسی تاریخ سے ترک شکار کروں لیکن اور امید ہو کر حیات اوس کی و وسیلہ نجات بہت  
 جانداروں کا ہو اللہ اوس وقت ساتھ اعتقاد درست اور قصہ صادق کے شے خدا سے افرار کیا کہ اس سے بعد کسی جاندار کو آزار نہ دوں گا  
 کرم الہی سے اوس کی بیماری کو تخفیف تمام ہو گئی اور اوس زمانے میں کہ میں شکم مادر میں تھا اکثر اطفال کہ شکم میں حرکت کرتے ہیں مجھے اکثر  
 اندر حرکت کا ظاہر نہیں ہوا پرستاروں نے مضطرب ہو کر صورت حال حضرت عرش شہبانی سے عرض کی اوس زمانے میں والد میرزا شکار  
 چیتے کا لیا کرتے تھے جو وہ دن مجھ کا تھا واسطے سلامتی میری کے نذر مانی کہ تمام عمر دل میں مجھ کو چیتے کا شکار کر دے گا اور عرجاس ایک اسی نیت ثابت  
 رہے اور میں بھی متابعت حضرت کی کر کے ایک دن مجھ کو شکار چیتے کا مین کیا حاصل کلام محبت نصحت و خوشیہ شاہ شجاع کے تین روزوں  
 منزل میں مقام ہوا امید کہ حق قلعے اوس کو طبعی عطا فرماوے سر شہنشاہ تاجون کو وہاں کو چھ ہوا ایک روز حکم کا بیٹا اونٹ کے دودھ کی  
 تعریف بہت کرنا تھا دل میں آیا کہ چند روز اونٹ کا دودھ پیوں کہ فائدہ مند ہوا اور مزاج کو گوارا ہوا نصف خان ولایتی اوٹھی شیردار کرتا تھا  
 تھوڑا سا اوس کے دودھ میں سے پائے مختلف دودھ اور اونٹوں کے کہ کسا ما ہوتا ہو تاکہ لڑیا اور شیریں معلوم ہوا اور اب ایک مینے کے کچھ  
 سے ہر روز موافق آدھے آہنجر کے دودھ اوس کا پیتا ہوں فقہ اوس کا ظاہر ہوا کہ کھانسی کو گھوٹا ہو اور غراب ہو کہ دوسال مقیم رہے نصف خان  
 نے فریدی مٹی اور اوس وقت اسکے چچے تھا اور اصلاً از دودھ کا ظاہر تھا اندرون اتفاقاً دودھ اوس کے تھوڑے کھلا اور ہر روز چار سپر  
 دودھ گاسے کا اور پانچ سپر گوبن اور ایک سپر گز اور ایک سپر سو فٹ اوس کے کھانسی دیا جاتا ہو کہ دودھ اوس کا شیریں اور لڑیا اور سفید ہو  
 بے تکلف ہو کہ پسند آیا اور واسطے امتحان کے دودھ گاسے اور بھینس کا منگو کر کھیا اسکے دودھ کی شیرینی کو نہیں پہونچا حکم دیا کہ اوچند  
 اونٹوں کو اسی قسم کی خوراک دین تاکہ معلوم ہو کہ شیرینی خدا کی سبب سے یا خود ہی ہو کہ شہنشاہ اوس میں کو کچھ ہوا اور ہمارا کھانسی پانچ  
 نوین کوڑے تال پر رہے ہوا تھا فرزند شاہجہان سے لکشتی کشمیری طرز کی لکشتیں گاہ اوس کی فقرہ کی بھی زندگی میں اوٹھی ناو کس شہی پر شہید رہے  
 تالاب کی کی عابد جان بخشی بخش جو صاحب الطبع حاضر درگاہ ہوا تھا اسی روز آبا خدمت دولتی میوات سے سفر گزار ہوا سفر گزار خان  
 کہ کابل اردن صوبہ گجرات سے ہر جگہ سے علم اور گھوڑے و چاق و خاصہ اور با حق کے عزت پاکر رخصت ہوا عزت خان کہ تینت شکار

شکار کو  
 شکار کو

سے بچ بخت ملے سر فرزا ہوا اور راجہ دوسون کو کچھ ہوا میرا ن نصیب دونوں ہی ذات خیر سو سوار سے سر فرزا ہوا ہفتہ گیارہ جون کو برگشتہ  
دو صد مین منزل کی شب یکشنبہ ماہ جون ۱۸۰۱ء کو تیرہ جون سال جلوس سے مطابق نذر جون ذیقعدہ ۱۲۰۰ھ شنبہ چہرے وقت طلوع آؤں بیرون  
درج میزان کی خلون کر کے شاہجہان کو نصف خان کی بیٹی سے فرزند اقبال مبارک راہ فرمایا اسید کہ قدم او سکا اس وقت او بچہ مین کو  
سباک اور فرخندہ ہوتیں دن ایک منزل فکرمین مقام ہا یکشنبہ نذر جون کو موضع خرمین منزل کی حویہ بات مقرر کر کہ شین مبارک شنبہ کا  
تا بقدر کرنا رہ آب جا خوب و صاف مین ہوا اور اس زمین مین ایسی جا تھی اسلئے مینے قریب نصف شب مبارک شنبہ تاریخ سو جون کو وہاں  
سوار ہو کر وقت طلوع آفتاب کے کنارہ تالاب بانکوں کے نزول فرمایا آخون سے نذر ماہ مرتب ہوئی چند ملازمان خاص کو مایلے چھانیت  
کیے مجموعہ کے دن ستر جون کو کچھ کر کے کیشودکس مارو جا کر داراوس فواری کا بچہ موافق حکم کے دکن سے آکر خدمت مین حاضر ہوا شنبہ اٹھارہ جون  
کو حوالی رام گڑھ مین مقام ہوا چند روز پہلے مین گھڑی رات باقی سی تھی کر کہ ماہ جون ناوہ بخارا اور دغان کا مائندرتون کے نمودار ہوا اور  
پہلے رات سے گھڑی بھر پیر ظاہر ہوتا تھا اور پڑھتا جا تھا جب تمام موصوت لگتی کی میدا کی دو دنوں سربراہیک ردہاں گندہ خواہ  
ماخذ دہر کے پشت طرف خوب اور دروخت شمال کے اب پیرات پچھلے سے ظاہر ہوتا ہی تخمون اور تارہ دانوں نے قدم و قیامت او سکا  
اصطراب سے معلوم کیا کہ چوتیس درجن فلک کو ساتھ انتقام منظر کے برابر ہوا ہی اور ساتھ جرات فلک اعظم کے تحویر اور حرکت خاص مین  
بحبت حرکت فلک اعظم کے اوس مین معلوم ہوتی ہی چنانچہ پہلے برج عقرب مین تھا او سکے چکر میزان مین پونچا اور حرکت عرض زما وہ خوب  
کی طرف کرتا ہی تخمون کے اترنیم کا چراہ نام رکھا ہی اور لکھا ہی کہ اسکا ظہور دلائل کرتا ہی اور صنعت ملک عرب اور غالب ہو دشمنوں کے ادر  
اور حقیقت خدا جسے تاریخ مذکور ایک بعد سو جون شب کے کہ وہ علامت ظاہر ہوتی تھی اب قریب آٹھ رات سے اوس طوں ایک شاہ ظہور  
ہوا کہ سوار سکا روشن اور دو تین رنگی دم کرم مین اصلا روشنی اور یک رنگی حس و قوت کرم ہوا جانکا اور اسکے آثار سے جو کچھ ظہور مین  
لکھا جا سکا یکشنبہ او بیرون کو مقام کرم کے دو شنبہ بیرون کو موضع سیل کھیر و مین منزل کی اور شنبہ اکیسویں کو بھر مقام مہا شہید خان افغان کو  
خلعت فیض رنبا زخان کے ہاتھ بھجا ک شنبہ بیسویں کو برگندہ مین نورین زول اقبال فرمایا اور مبارک شنبہ تاریخ جون مین کو مقام کر کے برگندہ  
کی آہستہ کی داراب خان غلٹ نادری سے سر فرزا ہوا جو مقام کر کے شنبہ چھبیسویں کو برگندہ نوڑی مین منزل کی یکشنبہ چھبیسویں کو کنارہ  
آب جنیل پر نزول فرمایا و شنبہ ستائیسویں کو کنارہ آب کتر پر ڈرہ کیا شنبہ اٹھارہ بیسویں کو سواد ملکہ او مین مین تمام ہوا احمد آباد سے آؤں  
انتقام سے کوس مسافت کو اٹھا مین کوچ اور اکیسویں تمام مین کر دے مینے اور نو دن ہوتے ہن آئے کہ شنبہ او بیسویں کو ساتھ صدر و پ کے  
کو بندیدگان مذہب ہنوسے ہی اور تفصیل حال او سکی سابق مین لکھی ہی واسطے سیر اور تماشے کا یادہ کے کو حوض فرمائی ہے کھان او کی بحبت  
معتقدات سے ہی اسی تاریخ مین عرضی مہارخان حاکم قندھار سے معلوم ہوا کہ بار سال قندھار اور فوجی قندھار مین کثرت جو ہوئی اسقدر تھی کہ  
تمام غلون اور رعیتوں اور درختوں کو نکلنے کی تھی جب ایک جگہ پہنچتی تھی نہ کتنی تھی خوشون کو کاٹ کر کھاتے تھے جب تک رعایا اپنی مزدومات کو  
خرین مین کو نہ اور صاف کرے آدھا اور کھانے چنانچہ جو قصاص حاصل شاید کہ ملا ہو اور کھٹے خالیزون اور باغات کا تہر با با بعد رخ کے نقصان  
ہو گئے جو فرزند شاہجہان نے جشن ولادت فرزند اپنے کا نکلیا او مین مین کر برگندہ جا کر او سکے کا عرض کی کہ محفل مبارک شنبہ کی تاریخ تیسویں  
اوسنے آہستہ کی ناچار او سکے کتنے کو مار کر مینے او سکی محفل مین عیش و طرب سے آرام فرمایا بندہ ہاے خاص ساغر کھڑے سے کامیاب ہوئے  
اص فرزند شاہجہان اپنے فرزند کو در دلایا اور خوان جواہرات و اکلات مرصع اور پیاس با تھی شین تیرا و بیس ماہہ نذر گذران کے التماس نام  
ہکتنے کا کیا اختتام رائد تھا سے ساعت تک مین نام رکھا جا سکا اون ہاتھوں مین سات ہاتھی داخل فیضان خاص ہوئے باقی فوج و ملا  
کو تسمیر کر دیے اور نذرانہ او سکا کو قبول ہوا اولاد کھڑے کا ہو گا اسی دن عضالہ دولہ نے اپنی جاگیر سے اگر سعادت بستان بوسی مائل کی

میں کچھ نہیں

اکامی ہر مذکر کے ایک ہاتھی پیش کیا تا سمرخان نے کہا اسکو حکومت ملگا رہے میںے مغرول کر کے دگاہ میں لایا تھا دولت زمین بوس کی باکر  
ہزار ہر مذکر کین جمید غزوہ آذرماہی کو طوت شکار بازو درہ کے میری غربت ہوئی آثار سواری میں ہوا کے گھیت میں گذرا باوجودیکہ ہر دشت ایک  
خوشہ بلاتا ہر کین ہفت مذکر سے گذر کر بارہ خوشے لگتا تھا موجب چرت کا ہوا اس وقت چکات بادشاہ و باغبان کی دل میں گذری حکایت  
**بادشاہ و باغبان** ایک بادشاہ ہوسم گر میں ایک باغ کے دہوانے پر چوچا ایک پوچھا باغبان دیکھا دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا کہ اس  
باغ میں انار میں کیا ہن بادشاہ نے کہا کہ ایک پیالہ انار کے پانی کا لاؤ باغبان نے اپنی لڑکی کو کہ نہایت خوب صورت اور نیک سیرت لکھی اشارہ  
تا آب انار حاضر کرے لڑکی گئی اور اوسی وقت ایک پیالہ انار کے پانی کا بھرا لائی اور چند بیتان اوسکے منہ پر کھین بادشاہ نے اوسکے ہاتھ  
سے پیالہ لیریا اور لڑکی سے پوچھا کہ قصود ان بیتوں کے رکھنے سے اس پیالے کے منہ پر کیا تھا لڑکی نے زبان فصیح اور ادب سے عرض کیا  
کہ ایسی گرم ہوا اور عرق آنے اور سواری سے یکبارگی بیوچنے میں پانی کو ایک دم میں اپنا منائی حکمت کے ہر سیلے سے تپتی بانی کے منہ پر کھی  
تا بانی نامل سے چو بادشاہ کو یہ بات نہایت پسند آئی اور دین خیال کیا کہ اس لڑکی کو داخل حرم کرے اوسکے بعد باغبان سے پوچھا کہ ہر سال  
مچھو اس بنائے کیا حاصل ہوتا ہر کما میں سودنا کر کہا پھر میں کیا دیتا ہر کما سلطان سر پر دشت سے کچھ نہیں لیتا کچھ زراعت سے دسواں حصہ  
لیتا ہر بادشاہ کے دل میں انار میری سلطنت میں باغ بہت ہیں درخت بیشمار اگر حاصل باغ سے بھی دسواں حصہ دین تو دروپہ بہت ہوتے ہیں  
اور عیت کو اس میں چند ان نقصان نہیں اب حکم دوں گا کہ محصول باغات کا بھی لیا جاوے پھر کہا کھڑا انار کا پانی اور بھی لاؤ لڑکی گئی اور  
بہت دیر کے بعد آئی اور پیالہ انار کے پانی کا لائی بادشاہ نے کہا اوس مرتبہ کہ تو کبھی جلد آئی تھی اور بہت لاتی تھی اب کی بار دیر کیوں لگائی  
اور پوچھا لڑکی نے کہا کہ اوس مرتبہ پیالہ ایک انار کے پانی سے بھر گیا تھا اور اب پیچھا انار پڑے اور اس قدر پانی نہ نکلا بادشاہ کو حیرت  
ہوئی باغبان نے عرض کی کہ برکت پرید میں میں بادشاہ کی نیت سے ہوتی ہر کچھ معلوم ہوتا ہر کچھ بادشاہ موجب تم نے حاصل باغ کچھ  
پوچھا نیت تمہاری بدل گئی ہوگی تو البتہ برکت میوون کی کم ہو گئی بادشاہ کو اوسکے کہنے کا شرم ہوا اور وہ خیال دے نکلا پھر کو اکیلا  
اور ایک پیالہ پانی انار کا لاؤ لڑکی اور جلدی فصیح بھرا لائی اور حوض و حرم بادشاہ کے ہاتھ میں دیا بادشاہ نے اور پادشائی باغبان کے  
آفرین کی اور حقیقت بیان کی اور وہ لڑکی اوس سے چاہی اور خود سنگاری کی اور بہت بات اوس بادشاہ حقیقت آگاہ سے منور اور گار پر بانی  
رسی القصد مظهر الہی برکت کا اثر نیک نیت اور غرہ عدالت کا ہر جگہ تمام محبت اور نیت بادشاہوں کی مصروف اور اسوگی خلق اور رعایت  
رعایا کی ہوتی ہر مظهر خیرات اور کثرت محصول زراعت اور باغات کا مستند نہیں احمد افسدہ کاس دولت ابد قرین میں ہرگز رسم محصول سر دشت  
نہیں ہر اور تمام ممالک محروسہ سے ایک حصہ اس تمام کا داخل خزانہ نہیں ہوتا ہر ملک حکم ہر کوئی زمین فروغ میں باغ لگائے حاصل اوس کا  
ساعت مچھا امید کہ حق قائل اس نیا زندہ کو ہمیشہ اس نیت خیر برقام رکھے ع چونیت بخت خیرم دی ہو رزق شبہ کو دوسری مرتبہ شوق  
ملاقات جلد روپ کا دل میں زیادہ ہوا بعد فراغ عبادت دوسرے میں کشتی بسوا ہر اوسکی ملاقات کو گنا پھیلے دن سے اوسکے گوشہ نشین  
جا کر ملاقات کی بہت لذت میں حقائق اور معارف کی سین مقدامات لقصوف کے خوب صاف بیان کرنا ہر میں ملاقات اوسکی سے خوش ہوا لڑکی  
ساتھ برس کی عمر بامیں برس کا تھا کہ قطع تعلقات غامری کا کیا اور بخت اختیار کیا اڑتیں برس سے بے لباسی میں بسر کرتا ہر نصرت کے  
کہا کہ شکار پیشش الہی کا کس زبان سے ادا کروں کہ اسے بادشاہ عادل عہد میں جمعیت و آرام سے اپنے موجود کی عبادت میں مشغول ہو  
اور کسی راہ سے غیر تفرقہ برے دامن بغیرت برہنیں ٹہننا ہر کتبہ تیسری کو کا لیا وہ سے کوچ کیا اور قائم کھرہ میں مقام ہوا در بیان  
راہ کے شکار بازو درہ کا کیا اتفاقا ایک کرانک اور بازو بھون کو کہ نہایت توجہ اس کو لکھتا ہوا اوسکے پیچھے چھوڑا کرانک اوسکے چکل سے  
کل گیا بازو پنا چڑھ گیا کہ نظر نہیں آتا تھا اور غائب ہو گیا ہر چند قراون اور میر شکاروں کے جس کی کچھ تپا نہ لگا اور شکل ہوئی کہ ایسے مشکل میں

نہی ملک اور کثرت  
زراعت اہم کی  
نیک نیتی سے ہوتی

بنا ہوا آسے اور لشکر میر کشمیری کو سردار میر شکار دکن کشمیر کا بچہ اور باز مذکور حوالہ اسکے تھا پریشان اطراف سواہین پھرتا تھا ناگاہ کہ دو سے ایک درخت دیکھا جو زرد لکے گیا باز کو ایک ٹہنی پر بیٹھ گئے پیا مرغ خانگی دکھلا کر فٹے بلالیا تین گھڑی سے زیادہ مین گذری تھی کہ پہلے باز کو بیکر حضور مین لایا اور کیشیش غلبی کہ گمان و خیال میں کس شخص کے نہ تھی سرت افزای خاطر ہوئی با تمام اس خدمت کے منصب اسکا بڑا پایا اور پاپ و غفلت مرحمت ہوا دو شنبہ چوتھی و سہ شنبہ پانچویں و ششم شنبہ چھٹی کو برابر کوچ ہوا و سہارنوبار ک شنبہ ساتویں کو مقام کے کہ نہ تال پر حبش مرتب کیا نور جہان بیگم مدت سے ایک بیماری رکھتی تھی اور کل اسلمان باور بندہ جو ملازمت میں تھے علاج کرتے تھے سو منداہر موثر نہیں ہوتا تھا اور دو اکرنے سے عاجز ہونے کا اقرار کرتے تھے اندون کو حکیم روح اللہ خدمت میں آیا اور اسکا علاج کیا تھوڑی مدت میں فامو کل ہو گیا صلہ میں اس خدمت شایر کے حکیم کو منصب لائق سے سرفراز کر کے تین گاؤں دسکے وطن مین لکھ لکھتے عنایت کیے اور حکم ہوا کہ شہزادہ کے برابر چاندی تول کو دجہ انعام مین بچا جو بعد آٹھویں سے کہ شنبہ تیرہویں تک برابر کوچ ہوا اور سہ روز آخر منزل تک شکار باز جہا کا کیا اور تیرہ بہت بکڑے کے اسی تیرہویں تاریخ کو کنور کران فرزند ناامر سنگ نے در دولت پر حاضر ہو کر شکایات مبارک با دفعہ و کن کی ادا کو سر اور چہار روز سپیند رانہ اور موادی اکیل لیل ہزار در پیہ کے قسم مصع آلات سے چھینڈ گھڑوں اور ہاتھی کے پیش کش کیا گا جو کہ قسم ہاتھی گھوڑے سے تھا اور سکو بخشا اور باقی قبول کیا دوسرے دن اسکو خلعت عطا ہوا اور میر شریف وکیل قطب الملک کو ایک ہاتھی اور ارادت خان سرکلا کو بھی ایک ہاتھی عنایت ہوا سپیند رانہ و جوبلدی سرکا دیو ات پر سرفراز ہوا منصب اسکا اصل و اضافہ سے نہاری ذات اور پالو سو کا مقرر ہوا سپید بارک کو وسطہ مرت قلمہ رہتا جس کے متناکر کے منصب پالو ذات اور دو سو سوار کا محنت فرمایا اور مبارک شنبہ چودھویں تاریخ کو کنارے تالاب موضع سند بار کے مقام کے کہ نیم پیا لارہ تہہ ہوئی اور بندہ ہای خاص ساغر نشا طے سے خوش وقت ہوے جانو شکاری کی کارہ مین واسطہ کر کے باڈھے تھے خواجہ بطیف خوش بگی نے اندون لاکر فطر سے گذرے کہ لائق سرکا خاص کے تھے انتخاب کر کے باقی امیرون کو تقسیم کیے اسی تاریخ کو خضر فادات اور کفران فست راہہ سوچ مل ولدر اجدہ با سو کی سنی راہہ با سوچد پیر رکھتا تھا سوچ مل اگرچہ سب بڑا تھا لیکن باپ اسکو بسبب بداندیشی اور فتنہ جوئی کے ہمیشہ قید رکھتا تھا اور اسی طرح اس سے ناراض ملر بعد ملنے اس کے کہ جو بے سعادت سب سے بڑا تھا اور او فرزند قابل و رشید راہہ با سو مین رکھتا تھا اس لیے حقوق خدمت راہہ با سو کو ملنے و نافر کا واسطے ہتھام سلسلہ زندگاری اور محنت اس کے وطن کے اس بے دولت کو خطاب راہی اڈر منصب دونہاری سے سرفراز کیا اور کل اور جاگیر اس کے باپ کی کہ خدمت اور دولت خواہی سے حاصل کی تھی اور تمام نقد و جنس کہ بہت سالہ سالی سے جمع کیا تھا اسکو مرحمت ہوئی اور جس وقت کہ مرتضیٰ خان مرحوم نے اور خدمت فتح کانگڑہ کے دستور بانی جو بے بدولت زیندار احمدہ اس کو بہتان کا تھا اور ظاہر مین عمد خدمت اور دولت خواہی کا کیا واسطے کہ کشا رتہ کے مقرر ہوا اور پیچھے اسکے کہ مطلب اسکا حاصل ہوا اور مرتضیٰ خان نے محاورہ اہل فلو کہ بہت سخت کیا آس برسگال نے صورت حال سے معلوم کیا کہ عنقریب فتح جوگات مقام ناسانی اور فتنہ انگیزی مین اگر درہ اتفاق کا منسے اوٹھایا اور شہزادہ کے لوگوں سے صحبت کرنے لگا مرتضیٰ خان نے نقش بید و لدی اور ادا بار کا اسکی پریشانی سے دریافت کر کے شکایت اسکی درگاہ مین لکھ بھیجی بلکہ بالقریب لکھا کہ انتہا نبادت کے اس کے حالات سے ظاہر مین مرتضیٰ خان جیسا سردار احمدہ ساتھ لشکر بہت کے اس کو بہتان مین تھا اس بے سعادت نے وقت کو مناسب ہما ب شورش ادا شوب کا بنا کہ خدمت فرزند شاہجہان مین عرض کی کہ مرتضیٰ خان تجو یک ارباب غرض کے میرے ساتھ عدوت رکھتا ہے اور ساتھ عصیان اور بی وفائی کے تمت کرتا ہے اسید کا آب باعث نجات اور بسبب میری حیات کے ہو کر جو کہ درگاہ مین طلب فرما دیں چہند مین مرتضیٰ خان راعما د رکھتا تھا جب نے بہت التماس واسطے طلب اپنے کے درگاہ مین کیا شہ بدل مین آیا کہ مبارک مرتضیٰ خان نے تجو یک ارباب مناد کے رنج لکھا کہ او غور کر کے اسکو توہم کیا ہو حاصل کلام بسبب التماس فرزند شاہجہان کے تقصیرات اسکی معاف مین اور درگاہ

بلایا اور میان اس حال کے مرتضیٰ خان مرگیا اور فتح ہوا قلعہ کا گڑھ کا دوسرے سردار کے بیٹے پر موقوف رہا جو یہ فتنہ سرشت درگاہ والا میں پونچھا  
 او کے ظہری احوال پر نظر کر کے اوس جلدی میں مشمول عواطف کا کر کے پاس شاہجان کے اوپر خدمت فتح کرنے کے دکن کے رحمت کیا گیا جس کے  
 کہ ملک کن فتح ہو گیا اوس فزنی خدمت میں وسیلہ اٹھا کر طلبہ خدمت فتح کا گڑھ کا ہمارا خداسا بیعتیت اور فتح نائش کو پھر اسی میں  
 میں راہ دنیا آئیں عرف و اعتبار سے بیعتیت لیکن جو وہ خدمت اوس فزنی اپنے ذمے لی تھی ناچار اویس کی مرضی پر اس کو بھیجا اور فزنی کا قید  
 نے اوس کے ساتھ قلعہ نامی کے گنہ گاروں درگاہ اوس کے ساتھ اور ساتھ فوج شائستہ شہب دارون اور صدیوں اور برق اندازوں بادشاہی کے  
 نعتیں فرمایا چنانچہ یہ احوال بظہر احوال اوراق گذشتہ میں لکھا گیا جو اپنے مقصد کو پونچھا ساتھ قلعہ کے بھی ضرورت اور مہاد جونی شروع کر کے  
 جو ہر ذی پناہ دکھلایا اور دو تین مرتبہ شکایت اوس کی معروض کی میان تک کہ میری لکھا میری اوس کی صحبت براری غیر ممکن اور یہ خدمت  
 اوس سے ہوئی نظریں آئی اگر سردار دوسرا مقرر فرماوین تو فتح اس قلعہ کی جلدی ممکن ہو تا کر قلعہ کو حضور میں طلب کیا راجہ کو باجیت کو کہ  
 ملازموں عمرہ اوس کے سے جو ساتھ فوج تازہ کے جلدی خدمت کیا جو اس بے سادہ نے خانہ کا زیادہ اس سے حیلہ اور کہ نہیں حیلہ کو باجیت  
 کے ہو چکے تک ملازمان درگاہ کو اس بہانے سے خدمت دی کہ بہت مدت سے بے سامان ہوئے ہوئے گھروں اور جاگیروں کو جا کر آئے  
 راجہ کو باجیت کے درستی سامان کی کر کے آجائیں جو ظاہر اسلئے جمعیت دولتی ہوں میں تفرقہ ہوا اکثر اپنے محال جاگیروں پر گئے اور چند  
 آدمی روکشائیں وہاں رہتے آوے قالیو بارقاوت اور دنا دھام کرکے سیٹھی بارہ والے نے کہ نہایت شجاعت اور دلیری میں  
 تھا جس چند بار اور دواخیون اپنے کے پاؤں بہت کا جا کر شربت شہادت کا پیا اور بعض شہیدان کا زار کو جی کر کے وہ ناچار کو کریدان جنگ  
 سے نکتہ ہوا جی کو لیکھا اور مصروف نے بھاگ کر اپنی جان بچائی اوس بخت نے پرگنات داس کو کہ پر کہ اکثر اوس میں سے جاگیر اٹھا والدہ  
 میں مقررین باقتہ حق و تصرف کا دریا کیا اور لوٹے اور غارت کرنے میں سر موقوف کیا اسید جی جلدی سترے اعمال اپنے کو پیسے اور  
 تک اس دولت کا اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالیٰ یکے شبہ بالراج کو گھنٹی چاٹا سے عبور ہوا دوشنبہ اٹھا ہوں کو االیق جان سیاحان خانان  
 سپہ سالار سادہ آستان ہوسی سے منظر مواجہ دونوں سے حضور تھا اور لشکر مضبوط فوجی خائیں اور بہانہ پورے عبور کرتا تھا اس ملازمت  
 میں حاضر ہو گیا حکم ہوا کہ اگر دل اس کا سب طسرف سے جمع ہو جیدہ اگر جلدی سادہ کرے اس واسطے موافق حکم کے جلدی آجی لایا  
 اگر سادہ قدیموں کی حاصل کی اور طرح کی نوادش سے سرفراز ہوا ہزار ہا پریدہ گذرانے جو لشکر نے گذرانے لکھا ہوں سے  
 نئی بہت کچھ تھی واسطے غایت احوال اوس کو جس کے شہنشاہ اونیون کو مقام فرمایا کہ شہنشاہیوں کو کوچ کے مبارک شہنشاہیوں کو کوچ  
 ہوا کہ اسے دربار کہ سند نام جو نیم مال مرت ہوئی گویا اس سند خاص میں نام کہ پہلے گویا ہوں میں سے تھا خان خانان کو عنایت کیا کہ اس طرح  
 اہل ہند میں کہ وہ ملا کو کہتے ہیں بسبب مناسب رنگ اور کلائی جین کے اس نام سے مشہور ہوا جو تہہ ہند میں شہنشاہیوں کو کوچ ہوا اس  
 عجیب نرمی دیکھی جانی نہایت عاف پر جوش و خروش لند جیسے گناہ گرانوں پر چالشت قدرتی ہی ہوئی تھیں ایسا شہنشاہ اس خوبی  
 کے ساتھ نہیں نظر آیا ابھی میری جگہ پر میں تھوری دریا کی سرے مخطوطہ ہوا ایک شہنشاہیوں کو کوچ ہوا اوس تالاب میں کہ سانس  
 دولت خانہ کے واقع تھا کشتی پر بیٹھ کر مرغابی کا کیا دوشنبہ پیسوں دوشنبہ پیسوں و کم شہنشاہیوں کو کوچ ہوا کوچ ہوا کوچ ہوا  
 کو کوچین خاص اپنے پنہنے کا محنت کیا اور سات برس گویا طویل خاص سے کہ ہر ایک پر سوار کی تھی یہ بھی محنت کے کردار شہنشاہ  
 دوسری دی ماہ الہی کو قلعہ درن تنور میں نرولی احوال فرمایا یہ طرقات ہوں ہندوؤں کے جو سلطان علاء الدین خلجی کے وقت میں کا پڑ  
 متصرف تھا سلطان نے دونوں محاصرہ کیا بہت محنت سے فتح ہوا اور آغا غور حضرت عرش آیشی میں رہے سرچ باؤ انصرف  
 میں رکھتا تھا اور ہمیشہ چھ سات لاکھ روکڑا روکڑا کے جہت تھے اور حضرت حالانے بعد خدا سے پاک ملک سینے بارہ دن میں فتح کیا

نور الدین

اوسکی سرحین برہنہ بنی تھی ملازمت میں حاضر ہو کر ملک و قوتوں میں تسلیم کیا اور امیران تبرہ بن گان متعدد سے ہو گیا تھا اسکے اوسکا  
 بیٹا ہی بیچ بھی نہوا اسی علم میں نہا اب چنا اوسکا سر بلند سے لڑا علی شہ کا و محمد میں بخار و دوشنبہ تیسری تاریخ کو سینے واسطے دیکھنے  
 قلعہ کے توجہ کی دیکھا برابر میں ایک کورن اور دوسرے کو قلعہ کے تین اور قلعہ اوپر قلعہ کے بنا پر ان دونوں ناموں کو ملا کر تین  
 نام رکھا نہایت مضبوط اور پانی بہت رکھا ہے کہ وہ دن ایک حصہ قوی ہو کر اوج اس قلعہ کی مضبوطی اوسکی طرف سے چاہے مالہ زبردستی حکم  
 فرمایا تھا کہ تین اور کہ وہ دن کے چڑھو قلعہ کے اندر کی عمارتوں کو توڑو اول توپ کو گاگ دی جو کھنڈی محل سے سرحین میں گود لگا  
 اوس عمارت کے گرنے سے زلزلہ اوسکی بنیاد میں پڑا اور گہرا ہٹ اوسکے دیوار غائب ہوئی اور بجات اپنی قلعہ کے سوہنے میں جان کے سرخورد  
 کا درگاہ بادشاہ جو عرض غریب میں رکھا اقلہ ادا میرا اسیا تھا کرات اور قلعہ کے گڑا دن اور دوسرے دن لشکر میں آؤں لیکن جو  
 مثل عمارت ہندوں کے ہے ہوا اور کھنڈا تھا اسلئے دل نے چاہا کہ توجہ کروں ایک حکام دیکھا کہ ایک نے رستم خان کے نوکر دن میں  
 متصل حصار کے بنایا تھا اچھا اور شہنشاہ صحر کا خالی تھا اور وہ ہے نہیں جو تمام قلعہ میں اس سے بہتر حکم دہی رستم خان ایک مراہن  
 حضرت عرض آسانی سے کہتے تھے چاہیں سے خدمت حضرت والدین تربیت پاکر نسبت محرمیت اور قرب خدمت لگے رکھا تھا نہایت اعتماد  
 اس قلعہ کو حوالہ اسکے فرمایا تھا بعد فراغت سیر قلعہ کے سینے حکم دیا کہ جو ہوں کو جو اس قلعہ میں قید ہیں حاضر کرنا تا حقیقت حال ہر ایک کی  
 کے حکم فرمایا جاوے تھے سوا محرم غوثی اور اوس شخص کے کہ خلاصی اوسکی سے فتنہ اور فساد حکومت میں واقع ہوتا تھا باقیوں کو رہا کر دیا اور  
 ہر ایک کو لائق اور اسکے حال کے نیچ اور خلعت عنایت ہوا تین تین ہو گئی کو بعد گزرنے پھر رات اور تین گھنٹہ کے میں دولخت میں آیا بہت  
 پانچویں کو قریب پنج کوس کے کوچ کر کے روز سبک رہنے چھٹی تاریخ کو مقام ہوا اسی دن خانخانان نے پیشکش گذرانی شہنشاہ اور مرتع  
 آلات و فرائض اور باقی پیشکش تھے جو کچھ پسند آیا قبول کیا اور باقی اوسکو دیا تمام نذرانہ اوسکا جو کہ قبول ہوا قیمتی ڈیڑھ لاکھ تھا جمعہ  
 ساتویں کو راج کوس کوچ کیا پہلے اس سے سارس کو شاہین سے پکڑ دیا تھا لیکن شکار روز کا ایک تک تماشا نہیں دیکھا تھا فرزند شاہین  
 کو ذوق شکار شاہین کا بہت تھی اور شاہین اوسکو خوب ملے موافق تھا اس اوس فرزند کے علی بصلاح میں سوار ہوا سینے ایک دن  
 اپنے ہاتھ سے پکڑ دیا دوسرے دن کو شاہین نے کہا اوس فرزند کے ہاتھ میں تھا پکڑا بے تحلف اچھے شکاروں سے بھی اچھا تھی نہایت  
 خوش ہوا اگر سارس جانور کلاں ہو لیکن مسست پرواز کا داک ہو گونا گے شکار کو کچھ نسبت اوس سے نہیں ہو تا کرنا ہوں میں شاہین کی  
 دلیری اور جگر پر اس قسم کے جافر قوی جبہ کو پکڑتا ہو اور زبردست شہ بہت کے زبون کرنا تھی حسن خان تو شہی اوس فرزند کے نے بعد میں اس شکار  
 کے عنایت باقی اور گھوڑے اور خلعت سے سرفرازی پائی اور بیٹا اوسکا بھی عطا ہی آپ و خلعت سے ممتاز ہوا شہنشاہ تین کو سوا چار کوس کا  
 کوس کے یکشنبہ نوین کو کچھ مقام کیا ان دونوں میں خان خانان سپہ سالار کو سینے خلعت خاص اور شہر مع کرادر باقی خاص سے ساز و سامان  
 کے عزت بخشی ادا زمرہ مجدد صاحب ہو گیا خاندیس اور دکن کے سر بلندی پائی اور منصب اوس رکن السلطنت کو مع محل و اضافہ  
 و تہائی ذات و سوار کا مرتب ہوا جو صحبت اسکی ساتھ لشکر خان کے رہت بڑائی موافق تھا اس اوسکے کے سینے عابد خان دیوان ہوتا  
 کو اوپر دیوانی ہوتا کے مقرر فرمایا اور منصب تہائی ذات اور چار سو سوار کا عنایت کیا اور اسب و فیل و خلعت و مرتبہ کے اوس  
 راجہ فرمایا اسی روز خان و دکان صوبہ کا مل سے آیا ہزار ہزار ہزار و پچھتر کے اندر ایک شیخ مراد بدی کی سپاس اس گھوڑوں اور  
 دس دلائی اوسٹ فرما دہ اور ہزار ہزار شکاری چھٹی اور تھائی وغیرہ پیشکش کیے دوشنبہ و تین کو موہا تین کوس اور کھنڈ بن گیا رہن کو  
 قریب چھ کوس کے کوچ ہوا آج کے دن خان و دکان اپنے آدمیوں کو گاہرستہ کر کے سامنے لایا اور ہزار سوار مسلح کر کے گھر گئے ترکی اور  
 عراقی اور دولخت شہر میں آئے باجوہ دیکھ جمیعت اوسکی اکثر متفرق ہو گئی بعض ملازم نہایت خان کے ہوئے اور اوس صوبہ میں رہے



اور بعضے لادہو سے جہاں ہوا اور طرف چلے گئے لیکن اس قدر سوار خوش کسپ غنیمت دکھائی دے لے تھکے خان دوران شجاعی نے کہا  
 اور جیت داری میں کیا سے روز کا سے ہر گرا انوس کہ ضعیف ہو گیا اور لیب کبر سن کے بنائی کہ ہوئی دور اسکے خواب در شید کہ  
 خالی اسقویت سے نہیں ہیں لیکن خاندوران کو نہیں ہوئے اندون خاندوران اور اسکے فرزندوں کو خلعت و شمشیر عرت ہوئے کہ  
 باریوں کو ساٹھے عین کوس کی مسافت طرکی اور اوپر کرنا سے نالی ماندو کے نزول ہوا در میان مال کے نشست گاہ پھر دیکھی بنی بڑا گیا تنو  
 پر باجی کسی شخص کی لکھی ہوئی نظر آئی اور کھڑے ہو کر دیکھ کر دیا فی الواقع خوب اور نہ در بزر باجی یاران موافق ہوا از دست شد نہ  
 در دست اجل بجان بجان پست شد نہ بود نہ تنگ شراب در مجلس عمر و یک کھڑا پیشتر کہ دست شد نہ اوس وقت ایک باجی دوسری  
 بھی اسی قبیل سے تھی گئی جو کہبت ابھی تھی وہ بھی بیٹے لکھی رہا جی انوس کمال غرور ہوش شد نہ از غلط طرہ مان فراموش شد نہ  
 آہنا کہ بعد زبان سخن می گفتند آیا چند زندہ خاموش شد نہ روز بابرک شہنہ خبر ہوین تا بج کو مقام ہوا عبد الغفران صوبہ بکس سے  
 آیا اور وہ بکس کی اکرام خان کہ اوپر فدا ری فتح پور اور اس اطراف کے متین تھا دولت ملازمت سے سر بڑھ ہوا خواجہ برہم خان بخشی متو  
 دن خطاب عقیدت خانی سے سر فرزا ہوا تیرہ سال کے لک لک الوں صوبہ مذکور میں سے جوان مردانہ جہ خطاب شرہ خانی اور علم سے سر بلندی  
 پائی تھوچو ہو گیا کو سوا پانچ کوس اور شہنہ پھر ہوین کہ تین کوس راہ طے کر کے قریب بیانہ کے نزول ہوا میں خود اہل حرم تماشے کو قطع  
 کے ہو گیا کھڑا خان بخشی حضرت عرش استیانی نے کہ جہت قلعہ کی دے اور سبھی ایک مکان جات بھر کے منابت بلدا اور خوش ہوا بنایا  
 اور در شہنہ بھول کا بھی اوسکے قریب واقع ہوا در خانی فیض سے نہیں رہے شہنہ بجا بی شہنہ عورت کے ہن اور علم دعوت اسما الہی من  
 بکمال رکھتا تھا اور حضرت جنت استانی کو شہنہ مذکور سے کمال محبت اور حسن عقیدت تھی اور رہا میں کہ اور حضرت نے لکھنؤ ولایت بنگالہ وغیرہ  
 اور چند روز وہیں مقام کیا تھا اور مرزا منداں موافق حکم کے اگر وہ میں رہا تھا تو اکثر اہل ملکہ طبیعت اور فنی فتنہ و فساد سے مجبور ہوا جہ راہ خانی  
 کی امتیاز کر کے بنگالہ سے پاس میرزا کے آئے اور سلسلہ مذاہن جنت باطنی میرزا کے ہو کر اوسکو منادات و کفران نعمت کی طرف مائل کیا میرزا  
 تا وقت اندیش نے خطبہ اپنے نام کا پڑھ کر نشان منادات کا بلند کیا جو حقیقت حال اور حضرت جنت استانی سے عرض ہوئی آپ نے شیخ بھول  
 کو اور اسے نصیحت کے بھی کہ مرزا کو ارادہ باطل سے پھیر کر راہ بہت پر لاوے جو اون سید و متون نے چاشنی سلطنت کی مرزا کو بکھا تھی  
 میرزا می خام اندیش موافقت اور متابعت پر راضی نہوا اور جو یک ارباب فساد شیخ بھول کو چار باغ میں کہ حضرت فردوس مکان بار بار شاہ  
 نے اوپر کرنا رہ آب جون کے بنایا تھا لکھنؤ میرزا کی سے شہد کیا جو محمد بخشی کو شہنہ مذکور سے نسبت اراحت حاصل تھی اور انون شیخ بھول  
 کو قطع میں لجا کر دفن کیا ایک شہنہ سو لوین کوساٹھے چار کوس چکر نزل رہ میں پونچھے جو باغ اور باولی کہ موافق حکم میرزا کی کے کر گنہ  
 جوست کی راہ میں بنی جو میں اوسکے دیکھنے کو بھی گیا بے تکلف باولی ایک عمارت پر بلندا و بہت اچھی کار ندھن سے معلوم ہوا کہ مبلغ بیک  
 روپیہ اوپر عرت ہوئے اور جو بہانہ شکار بہت تھا دو شہنہ ستر ہوین کو مقام کیا اور شہنہ اٹھارہ ہوین تا بج کو سوا تین کوس علیحدہ  
 سو قنہ دار متون پونچھ کم شہنہ اندون کو کوئی کوس چکر نزلہ کوئی فتح پور پر مقام ہوا اور جو وقت ارادہ فتح دکن کے کہ تینوں سے ہو گیا  
 بنکام نہنوں اور بعد مسافت اوسکے لکھے گئے دوبارہ لکھنا اور کا مناسب بنایا اور ان تینوں سے فتح پور تک جس رستے سے کہ آئے دوسو  
 چوبیس کوس کو تر تھو کوج اور بھین مقام میں کہ کل ایک سوا وین ہن جو سے کی حساب شہنہ سے لک دن کہ چار مینے اور قری سے  
 پورے چار مینے گذرے اور جس تاریخ سے کہ لشکر نصرت نے واسطہ فتح مانا اور تھو لک دکن کے دلا خلافت سے کہ کوئی کیا آج تک کہ رات  
 حلال جہان نصرت و اقبال ہو کر پھر کہ سلطنت کو پھر سے پانچ برس اور جاری مینے ہوئے مجبور ہوئے کہ وہ مبارک شہنہ تاریخ تھا مینے  
 دیکھا الہی ملکہ طاب سابع محمد ملکہ جہری کو ساعت نیک واسطے داخل ہو دار خلافت اگر کے مقرر کی فی ما بعد ملکہ طاب سابع محمد ملکہ جہری

معلوم ہوا کہ اگر مین بیاری خان کی جاری ہو چنانچہ ہر روز قریب سوا بیسویں کے بغل کے بیچے یاران مین بیانیچے گلے کے واسطے نکل کر سفر کیا اور تیسرا سال بزرگ باجرے کے موسم میں زور ہوتا جو اور شرح گرمی میں جانا چاہتا ہوا اور غائب سے یہ بزرگ اس تین سال میں تمام حصوں اور گاؤں میں قریب دو جاگہ کے انگریز اور فوجیہ میں اصلہ اور سکھانہ پر نہیں ہمایا ان تک کہ ان کا ہاتھ اور فوجیہ میں کدو ڈالائی کو کھانہ کا نام نہ آجی اوس جگہ کے خوف واسطے وطن چھوڑ کر کھانہ لے گئے مہاراجہ ریت خرم صاحب کا کدو فروخت سے جا کر زیارت و بربانی کی اس ساعت سید حسین مبارک کی اور نہایت فوجیہ میں مقام ہوا اور بعد کہ پہلے بیاری کے ساعت دوسری اختیار کر کے سادہ دولت و وساحت کے دروہ ملازمت جوں لٹا کا مستقر کھلافت اگر مین ارزاں دہائی اٹھارہ سالہ تھا اب تین مبارک شہید کا گھر سے ہال کھلی چھوڑ پر پرت ہوا جو ساعت داخل ہونے لگا اور کی انھیں یوں پر قدر ہونے لگی اٹھارہ دن اسی حکم لکھتے ہوا اور میرے حکم سے نال کے دھوکے چائیش کی ٹوساٹ کوں نکلا اس منزل میں صاحب حضرت مرزا زانی کے گھر سے بکسر کھتی تھیں تمام ملکات اور غلوٹ شہیدان سراق عفت اور تمام مذہبے درگاہ استقبال کو آئے اٹھارے آفت خان مرحوم کے گھر میں عبداللہ خان سپر غلخان کے بزرگ ایک فضل عجیب غریب بیان کی اور نہایت تاکید اور کئی تفسیر میں کی کہ خواہدات سے بزرگ لکھتے ہوں اور سکھ بیان بزرگ ایک دن گھر کے صحن میں ایک چوہا نظر پڑا پریشان کرتا وہاں سے دھڑ دھڑ کر کھانا کھاتا اور نہیں جانتا تھا کہ گلاب جاتا ہوں ایک خاص نے جیسے کہنے سے دم اور کئی بزرگ کیلے کے آگے ڈال دیا مین نے شوق سے کدو کرچے کو سنہین پکڑا اور اسی وقت چھوڑ کر نفرت کی اور رفتہ رفتہ آٹا ملاں کے اوپر سے پہرے سے ظاہر ہوئے دوسرے دن قریب مرگ کے پوچی پلٹیں انیکا کہ تھوڑا تریاق فاروق دیا جائے جو نہ اور سکھ کھانا اور زبان سیاہ نظر آئی تین دن حال تباہ سے گزرا مین نے چوتھے دن ہوش میں آئی بعد اوس کے ایک باندی کے دانہ طاقوں کا کھانا اور نہایت دوسرے بیکار ہو گئی اور رنگ بدل گیا نہ وہی مائل بیانیچہ اور تیرے عرق ہو گئی دوسرے دن مرگئی اور یہ طبع سات اٹھارہ آبی اوس جگہ میں خالص ہوئے اور چند بار ہو گئے تھے کہ اوس جگہ سے نکلی کر باغ میں آئے جو ہمارے بیٹے مین فوت ہوئے اور اوس جگہ پھر دھار مین نکلا جو عرصہ اٹھارہ دنوں میں سترہ آدمی مرے اور یہ بھی بیان کیا کہ جبکہ وہ اٹھارہ تھا کہ زانی بیٹے یا نہاٹے کو دوسرے سے ملو گئے اور کوکھی فی النور یہ حاضر ہو جاتا تھا اور آیا ہوا کہ نہایت تو قسم سے کوئی آدمی اور کس پاس اس کا شبہہ بائیسویں کو خواہ جہان کہ حالت اگر پر تیرہ تھا حضور میں آیا یا انھوں نے تیرہ اور چار سو ویرم فصد گزرتے تو شبہہ چوبیسویں کو مشا را لہ کو خلعت خادمہ رحمت ہوا اور ہر ماہ کہ شبہہ تیسویں تاریخ کو وہ گزرتے جا کر گھڑی کے در پر دو ساعت بھری کے چوٹی مین ع لیا ہوئی کہ کوٹا کدو بدلتھو کہ جب مبارک و فری زاریات منصور کا فوجیہ میں نزول ہوا اسی ساعت میں جن جن فرزند اقبال مشا را جہاں کا مرتب ہوا اوسکو سونے اندر دوسرے اناس سے بیٹھ کر اور اٹھارہ سالوں برس میں دنوں کی حساب سے شروع ہوا اور میر بزرگ کو بھی کہ پوچھے اور اسی تاریخ حضرت عظم الزانی اگر کھاتے تشریف فرما ہوئے بیٹے دولت ملازمت اور کئی سے سعادت دونوں جہاں کی محبت کے امید کہ سبب نہایت اور شفقت اولی کا اوپر کسراں بنا زمرہ کے کہتے رہے جو اگر خان غیاث اسلام خان کا خدمت فوجدار جی اس حدو کی جیسی کہ چاہتے ویسی ہی اللہ منصب اور کا اصل و اصناف و ذیہ ہزار ہی ذات اور ہزاروں کا جو اس بات خان میاں ہزار ستم معنی کا منصب ہزار ہی ذات اور تین سو سوا سے مشا را ہوا اس دن عہدت دولت خادمہ حضرت عرش شہیدانی کی تفصیل کے ساتھ میر کے فرزند شا جہاں کو کدو کی کٹی اندر اوس کے ایک حوض پھر سے ترشا ہوا نہایت صاف کچور لافام میں جیتیس در عرض اور چھتیس گز طول تھا اور سکھانہ جا کر گز کا در موافق حضرت والد کے منصب بیان خاندان عامر نے بیسویں اور دیوبند سے اوسے کھانا چھتیس گز در و آٹھ پائیس لکھ چھ پائیس ہزار اور کم چھ لکھ اور آٹھ پائیس ہزار چھ پائیس گز کل ایک گز و تین لکھ حساب ہندوستان سے اور تین سو تھانہ لکھ پائیس ہزار پائیس حساب ایران سے ہوا کہ مرقن کے شہد زبان باد یہ طلب کو اس شہر سے سیراب آئندہ کہ قصبی دن بیکشتہ شہر میں ماہ آتی کو کاخ و دہائی گویندہ کو نہاد برب

سید محمد رضا خان

فصل دوم

انعام جو صاحب علی بیابلی خان چکنی کا اور ابو القاسم گیلانی کو بادشاہ ایران نے اون دونوں کی اکٹھین سلاطین بھر کا صحرائی آغا کی مین  
 چھوڑ دیا تھا ایک مدت کے بعد وہ در دولت میں آئے اور کچھ طرح برادفات کرتے ہیں اور ہر ایک کو لائق حال اوکے کے وجہ نیست مقرر  
 ہو گئی ہے ان میں سے ایک سے اگر سادت آستان ہوس کی حاصل کی ہر ایک کو ہزار روپیہ انعام موابشن مبارک شنبہ پانچویں ایچ کا دینا  
 پرانہ سرچہ و ابتداء ہی خاص مسافر شتا سے خوش وقت ہوئے لہذا کہ کو کہ فرزند سلطان پرور نے مع لیل کوہ مان کے اوکے ساتھ درگاہ  
 میں بھی لکھا نصحت کیا ایک جلد جاگیر نادر مع گھوڑے پنجابی خاصہ کے عنایت ہوا کہ وہ اسے اس فرزند کے لیا ہوئے کیشند آٹھون کو کوکڑ  
 سے لانا اور سنگ کو ایک گھوڑا اور ایک ماتی اور خلعت اور کھنڈہ مع منع بھول لگا رہ کے حرمت ہوا اور اسے جاگیر پر رخصت کیا اور ساتھ  
 اوکے ایک گھوڑا لانا کو بھی اور اسی دن میں نے واسطے شکار کے مانا آبا کو توجہ کی جو حکم تھا کہ ہن اوکے سند میں کا کوئی شکار نہ کرے  
 اس چھ برس کے درمیان ہن بہت جمع ہو گئے اور نہایت ہن گئے ہیں اور مبارک شنبہ بارہویں تا پانچ کو دولت مانے کو مسادت کی  
 اور سوانی قاعدہ کے محل پر اس کے آگاہت ہوئی شنب جمعہ تیرہویں کو روضہ خزان پناہ حضرت شیخ سیلچینی مین کہ قہر بڑی سی تقریبین  
 ذات اور محاسن صفات اوکے دیباچہ کتاب میں گذر چکے ہیں جا کر فاقہ پڑھا ہر چند لکھار کلمات اور خوارق کلمات کا نزدیک مقبولان کا  
 حذر کے پسندیدہ نہیں ہو بلکہ کہنے مرتبے سے جا کر ایسے اظہار سے پرہیز کرتے ہیں لیکن بعض اوقات حالت جذبہ بستی میں ہونے لگتا ہے اور اختیار  
 رہنمائی اوکے ملنے ملنے ہو جاتی ہے چنانچہ قبل پیدا ہونے میرے کے حضرت عرش تشیانی کو ساتھ خوشخبری قدوم اس نیاز مند کے اور دو  
 مہاسیوں کے امیدوار کیا تھا اور ایک دن حضرت عرش تشیانی نے کسی تقریب سے پوچھا کہ تم متاخر کی گئی ہو اور نیاز مدت کا دار ملک لقا میں  
 کب ہو گا جواب دیا کہ جن محل و علی عالم پوشیدہ اور مخفیات کا ہر اور بعد سالانہ کے اشارہ اس نیاز مند کی طرف فرمایا کہ جس وقت شانزادہ  
 تہا معلوم سے یا در شخص سے کچھ یاد کرے اور ساتھ اوکے حکم ہووے آنا وصال کا ہو یعنی انتقال کا آجیا آنحضرت نے جن آدمیوں کو کہ میرے  
 خدمت میں رہتے تھے تاکید فرمائی کہ کوئی آدمی شانزادہ کو فطر و شجر سے کچھ قیام کرے بیان تک کہ وہ برس اور چھ برس گزرے ایک دن ایک عورت  
 خادمہ کاوس ملحدین رہتی تھی اور سیدہ پندہ واسطے چہرے کے جلایا کرتی اور اس سبب سے میری خدمت میں رہا کرتی تھی اور جزات اور تقدفات  
 سے بہرہ مند ہوتی تھی مجھ کو تنہا بلکہ بے خبری میں اس مقدار سے یہ بیت تلمیح کی ہے الہی غنی اسید کا شاہ نگار و وقفہ جاوید ناہ مین نے حضرت  
 مین شیخ کے جا کر بیت پڑھی شیخ نے اختیار اپنی جگہ سے کو کہ ملازمت میں حضرت عرش تشیانی کے دورے اور ظاہر ہونے اس واقعہ سے  
 آگاہی بخشی تھا راہی سے اسی رات آنا رخا نمودار ہوئے اور ایک آدمی کو خدمت میں حضرت والدہ کے بھیجا اور تان سین کلاوت کو کو قوالان  
 بے نظیر سے تھا بلایا تا نینج نے خدمت میں جا کر قوالی شروع کی عبداس کے ایک آدمی واسطے بلانے حضرت عرش تشیانی کے بھیجا جب حضرت والدہ  
 تشریف لائے تو فرمایا کہ وعدہ وصال کا آج پوچھا اور تم سے وداع ہوتا ہوں اور گرامی آپ سے سر پرستے اوتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا کہ ہم نے  
 سلطان سلیم کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور اسکو خدا کو سونا اور مہم صفت اور کھانا دیا وہ ہوتا تھا اور آخر نے کا بشیر غلام ہوتا تھا پھر وصال  
 محبوب میں داخل ہوئے ایک بڑی نشانیوں میں سے کہ عہد میں حضرت عرش تشیانی کے علمورین آئی ہے سید اور روضہ بے مبالغہ  
 بگوئیات عالی کہ مانتاس سید کے کسی شہر میں بنین ہر عمارت اوکی تعمیر سے کمال معافی لیا رہوئے مین پانچ لاکھ روپیہ خریدا علمور سے  
 صرف ہوا اور وہ کو طلب الدیخان کو کل شے لے گئے اور در در و روضہ کا اور فرش گنبد اور پیش طاقت مسجد کا سنگ مرمر سے بنوایا اوکی گت  
 اور بے سبب شال ہر اور دروازوں جس کے جو کہ حزب کی طرف واقع ہے عنایت بلند اور با تحلف جیش طاق بارہ گز عرض اور سوز  
 طبل آہ بادل گولندی پر لکھا ہو تیس بیڑ حیان اور چھ مین جب وہاں پونچھیں ناہ مدعاہ دوسرے چھوٹا اس سے مشرق کی طرف چلی  
 مسجد کا مشرق سے مغرب تک مع عرض دیواروں کے دوسو بارہ گز اور انچا چھوٹا چھوٹے چھس گز کا چادر گز عرض پندرہ گز طویل مین گنبد

کرات شاہ و پوچھی  
 کے بیان فوٹو

بیان احوال حضرت  
 ۱۶۹



اور ملک مانا راجا اور سامان اور چشم اور قدم بے شریک و سیم نامیدہ کو دیا واسطے رعایت خاطر او سکی کے جلک سنگ کو کہ اس کے ساتھ  
مواقت نہ کرتا تھا سنی منصب کم تجویز فرما کر صوبہ بنگالہ کو بھیجا تھا وہ پچارہ وطن سے دور غربت اور خواری میں گذر کر کے انتظام لطیفی  
کا تقاضا بیان تک کر اس کے لقیب میں ایسا ہی منصوبہ جما اور اس نے سعادت لہو لاپنے پاؤں پر با ملک سنگ کو جلدی سے درگاہ میں بل کر  
خطاب راجگی اور منصب ایک تہذیبی ذات اور پالسنو سوار سے سرفراز کر کے میں ہزار درجہ مدنیچ خانہ عامرہ سے عنایت ہوا اور کچھو  
مصنع اور خلعت اور گھوڑا اور ایک ہاتھی مرحمت فرما کر اس راجہ کو راجیت کے بھیجا اور فرزانہ کیتی سلطان نے شرف صدر دیا کہ اگر مشائخ  
برہمنوں میں خلل مصدر خدات شایستہ کا ہو اور دولت خواہی اوس سے منور میں آئے تو دخل و تصرف اس کا اوس ملک میں کرادے  
جو تفریق باغ نور منزل اور اون عمارت کی کہ بہت نامک جی جین دوم سے مرتبہ میں سنی دوشنبہ کو باغ جستان سرای میں جا کر منزل  
کی اور سہ شنبہ کو اوس باغ میں ہمیشہ و فرغت گذار کر شب کم شنبہ کو باغ نور منزل میں آیا اور یہ باغ تین سو ادریس جریب کا گڑھی  
سے بچا اور چوگرد اس کے ایک دیوار چوڑائی اینٹوں اور چوڑائی کی نہایت مضبوط اور باغ میں عمارت عالی اور تین گاہ مکلف اور حوض  
پاکیزہ اور باہر دروازہ کے ایک بڑا گوانا ہوا جو کتبیں چڑی بل برابر پانی کی کھینچتے ہیں اور ایک شاہ نر در میان باغ کے جاری ہو کر  
حوضوں میں لگتی ہے اور سو اس کے او بھی کنوے میں کہ پانی اونکا حوضوں اور باغوں میں تقسیم ہوتا ہے اور متم قسم کے فوارے اور آبیہ  
نبٹاے اور ملک تالاب در میان باغ کے واقع ہے کہ آب باران سے پر ہو جاتا ہے اور کچھ سست گرمی میں پانی اس کا کم ہو کر اون کے پانی  
سے مدد کو پہنچاتے ہیں کہ ہمیشہ لبریز ہے قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اب تک صرف میں آئے اور اب تک ناتمام ہیں اور روپیہ واسطے  
بتائے کیا دیوں اور لکھائے درختوں کے صرف ہو گا اور یہ بات ٹھہری ہے کہ باغ کو در میان کھوکھراہہ اور نور پانی کی اس طرح مضبوط کریں کہ ہمیشہ پانی  
بھرا رہے اور کہیں سے نہ نکلے لقیں ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ کے صرف میں مرتب دار استہ ہو گا اور در میان ک شنبہ جو بیون کو خواہ جہان  
نقدانہ لایا ہو اور مرغ آلات و نقشہ اور ہاتھی اور گھوڑا اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ انتخاب کیا اور باقی تمام شمار لایا کو دروازہ شنبہ تک اوسی باغ  
میں خوشی سے آرام کر کے شنبہ تاریخ شایسون کو فتح پور میں آیا اور حکم دیا کہ امر موافق قانون ہر سال کے دولت خانے کی ایک کھانا  
کریں دوشنبہ کو کھانا آشوبہ انبی اکھ میں پایا جو کہ غلبہ خون سے تھا سینے فی الغور علی اکبر جراح کو حکم دیا کہ فصد کھولے دوسرے دن نفع اس کا ظاہر  
ہوا ہزار روپیہ اس کو دیا شنبہ کو مرتب خان وطن سے آیا اور دولت ملازمت حاصل کی اور مرآسم حنر واد سے سہ ہزار روپیہ

### چودھواں جشن نوروز مبارک کا

صبح مبارک شنبہ چوتھی بیج الاول شنبہ چری کو تیر اعظم برج حمل میں آیا اور چودھواں سال جلوس اس نیا زندہ کا مبارکی اور فرنی سے شروع  
ہوا اور مبارک شنبہ غزہ نوروز کو فرزند اقبال منشا جہان نے جشن عالی ترتیب کر کے منتخب تھے زمانے کے اور نقاس اور فوارہ در ہر ولایت  
برسم نذرانہ گزارنے اور سب میں سے ایک یا توت وزنی بایش رتی کا خوش رنگ اور بار تھا کہ موافق تینیس جو ہر لون کے چالیس ہزار روپیہ  
قیمت کا ہوا اور ایک لعل قطبی وزنی چھ نامک نہایت نفیس یہ بھی چالیس ہزار روپیہ کا ہوا اور چھ دانے موتیوں کے سکہ کہ ایک اون میں  
سے وزنی ایک نامک اور آٹھ رتی کا ہوا اور فرزند کے وکیلون نے کھوت میں یکس ہزار روپیہ کو فرمایا تھا اور باغ دانے صوا اس کے قیمتی  
تیس ہزار روپیہ کے اور ایک قلعہ یہ اگر اظہار ہزار روپیہ قیمت اس کی ہوے اور ایسے ہی پچھلے مرغ قبضہ شمشیر کہ نہر خانہ فرزند میں  
لیا جو اچھ اور کچھ اور اس میں جھیل کر بٹھاے میں اور اوس فرزند نے تصرف طبی سے اوس کی طیار میں نہایت وقت کی تھی چاس ہزار  
روپیہ قیمت اس کی ٹھہری اور اس قسم کے تصرفات طبی کی خاصیت اور فرزند کی بھر کہ اب تک یہ طرز کسی کے ذہن میں نہ آئی تھی اور

بے تحلف خوب بنا جو ایک بھڑی غار میں داخل ہوا اور اس سے بنو کر باقی تمام گورکھ اور نقار سے اندر گنا اور شنائی وغیرہ جو کچھ لازمہ نقار خانہ  
 شاہان دی شکرت کا ہوا ہر سکو چاندی سے طیار کر کے بساعت مبارک تخت مراد پر جلوس کیا نقار سے بجائے گئے ایک سالانہ پینشہ ہزار  
 روپیہ میں طیار ہوا اور دوسرے تخت طلائی سواری باقی کا کامل زمانہ اوسکو موجودہ کتے ہیں تیس ہزار روپیہ میں طیار ہوا اور دو باقی کلان سح  
 پانچ ہزار روپیہ کے بابت پیشکش قلب الملک کا کم گوگنڈہ کے آئے اول باقی عادی نام رکھتا تھا کہ نور دے کے دن داخل طمانہ خاصہ کا ہوا  
 اور دینے اوسکا نور نور نام رکھا حقیقت میں یہ باقی نہایت بلند باشکوہ کچر کشل بنین رکھتا جو نظر میں اچھا معلوم ہوا میں نے خود سوار ہو کر  
 صحن دولت خانہ میں پھرا تا بہت اس باقی کی اسی ہزار روپیہ پر مقرر ہوئی اور قیمت اور باقیوں کی بیس ہزار روپیہ بھی اور سامان طلائی سح  
 زنجیر وغیرہ کے واسطے نور نور کے اس فرزند نے ہوا ایتھائیں ہزار روپیہ کا تھا اور باقی دوسرے سامان چاندی کے گدڑا اور دوس ہزار  
 روپیہ سوا کے جو اس پر تفرقہ سے انتخاب کیے گئے اور پوشاک نفیس نور نور گجراتی سے کہ اس فرزند نے بنو کر بیس تھے اگر تفصیل حال دیکھا  
 لکھا جاوے طول ہوتا ہر القصد تمام نذرانہ اوسکا ساڑھے چار لاکھ روپیہ کا ہوا امید کہ وہ عمر دولت سے برخوردار ہو دوسرے دن  
 شجاعت خان عرب اور نور الدین علی کو تو الے نذرانہ گذرانا تیسری کو داراب خان پسر خانہ انانے اور چوتھی کو خان جہان نے اکتیس  
 ضیافت لکھا اور اسکے نذرانے میں سے ایک سو تری خریا میں ہزار روپیہ کا سح اور نقایس کے کھل قیدی ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا ہوا  
 قبول کیا اور باقی اوسیکو بخشد یا آج پور کو رکھتا شنداس اور حاکم خان نے چوتھی کو سرور خان نے ساتویں کو مصطفیٰ اور امات خان نے  
 نذرانہ گذرانا ہر ایک میں مقبوضا سا واسطے سرفرازی اونکی کے قبول کیا گیا آفتون کو مدارا الملک اعتماد والد نے اپنی منزل میں شین لکھا  
 آہستہ کر کے التماس ضیافت کا کیا قبول التماس اوسکے کے مرتبہ اوسکا زیادہ کیا ہر آہستہ کر کے شین محل اور افزائش پیشکش میں نہایت  
 مبالغہ اور تحلف کیا تھا کو چاہی پیش نظر اور چوکر دال کے جہان تک کہ نظر کام کرتی تھی ساتھ ساتھ چار غون اور فانونوں قسم قسم کے  
 سجے تھے اور اس سلطنت کے نذرانے میں سے ایک تخت ہر چاندی اور سونے کا نہایت مکلف پایہ اوسکے مانند شکل شیر کے گویا  
 کر شیر دن نے تخت کو اوشا رکھا ہے تین برس میں طیار کر دیا تھا اور ساڑھے چار لاکھ روپیہ میں طیار ہوا اور اس تخت کو ایک چہرند  
 فرنگی نے بنایا تھا کہ فن زندگی اور حکاکی اور فرعون میں ثانی بنین رکھتا ہر نہایت اچھا بنایا جیسے اوسکو ہر نہایت خطاب دیا اور سوا اس نذرانے  
 کے کہ میرے واسطے لایا سوازی لکھ لاکھ روپیہ کے مع آلات و نقشہ بیگون اور ہل محل کو نذر کیے بلا مبالغہ ابتدا دولت حضرت عرش ہشتیاپی  
 ایک کچھ دوکان سال عبد سلطنت اس نیا نذر کا ہر کس امی علام نے ایسا نذرانہ نہیں گذرانا چہ اوسکو دوسروں سے کیا نسبت آسن  
 کو ام خان پسر اسلام خان منصب دو ہزاری ذات اور خور سوار سح اصل داضافہ کے سر بلند ہوا اور انی کے سنگدل منصب دو ہزاری ذات اور  
 ایک ہزار چھ سو سوار سح اصل داضافہ کے ممتاز ہوا آفتون کو اعتبار خان نے تمنا گذرانا اور کسی روز خان دوران نہایت گھڑے اور باقی سے  
 سرفرازی بابر سواری ولایت پٹنہ کو خدمت ہوا منصب اوسکا بہ طور سابق چھ ہزاری ذات اور پانچ ہزار سوار کا مقرر ہوا آفتون کو فاضل خان  
 گیا آہوین کو میرنہ ان بارہوین کو اعتبار خان تیرہوین کو تانا رخاں اور انی کے سنگدل چوہوین کو میرنہ زاراجہ بجواسنگے پشینین گشت  
 ادن میں سے جو کچھ کہ نقیس تھا قبول کیا باقی آفتون کو مرحمت فرمایا روز مبارک شنبہ پندرہوین کو آفت خان نے اپنے دیسے میں کہ نہایت  
 جاوہر اور لشین خاصہ شہانہ آہستہ کر کے التماس ضیافت کیا التماس اوسکا قبول فرما کر اہل محل کے گیا اور اس سلطنت نے  
 اس عطیہ کو موہب بی بی سے تصور کر کے سچ زیادہ کرنے فناء اور افزائش محفل کے بہت وقت کی جو ہر شین قیمت اور زینت نقیس اور احسام  
 سخاف سے جو کچھ چند آیا قبول کیا باقی اوسکو مرحمت ہوا اوسکے نذرانے میں سے ایک اہل محل جو ذی ساڑھے بارہ ہانک کا لکھ لاکھ روپیہ  
 روپیہ کو خریدا گیا تھا قیمت اوسکی پیشکش منظور شدہ کی ایک لاکھ روپیہ ہزار روپیہ ہوا اس دن خوب جہان منصب پنج ہزاری ذاتی جھانٹی نظر

سارے سرسبز ہوا افکار میں نے حسبِ امکان کچھ سے اگر دولت سے سرسندی چلی جو دل میں شاہ جہان کے لئے برسات کے وقت سے  
 خواہاں ہو گئے فضل از دل سے موکب اقبال و اس کے ہر گھر پر ہمیشہ بارگاہِ شہر کے روائے ہوتا چلا چلا فطرت اور نگہبانی نگہ اور شہر گھر اور غرض ہر گھر میں  
 کے واسطے جس طرح کے کوئی جہان رکھا تھا لشکر خان کو مناسب جاکر مقرر کیا امانت خان خدمت میں کر کے اپنے محلے کے سواروں پر مقرر ہوا تو  
 کو خواہہ اگر اس میں کچھ بھی اور سرسبز ہوا کو صادق خان بخشی اور اس کے سواروں کو اور اوت خان میر سلمان اور اویس پور میں پنج روزہ شہر شہر  
 کو عند اللہ و لے لے گا نہ سب میں سے جو کچھ چاہا کیا اس کے سواروں کی اور ان کے قبول کیا اس نو روئے کے خزانوں کی قیمت کہ ہر ایک  
 دیکھا کہ لے گا نہ لے اور قبول ہے جس کا کھروچے ہے قوروز کے در فرزند سعادتمند شہزادہ پرور کو کو منصب بیک شہری ذات اور شہر  
 سوار کا مع اصل و اضافہ دہکومت فرمایا اتحاد والدہ لے منصب سات ہزار سی ذات دوسرے نے ہر ایک کو اختصاص کی پالی اتحاد والدہ کو دہکومت  
 اتالیقی قرہ العین شاد شجاع علیار بنفٹا امید کہ یہ فرزند علی کی کو ہنچے اور ان کی سعادتی و اقبال سے ہو قاسم خان نے منصب بیڑہ ہزار ذاتی  
 اور پانسو سوار سے اور باقی خان نے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار سے سر فرزند پالی جو نہایت خان نے کو اناس ملک کا کیا تھا  
 پانسو سوار احمدی بیٹے صوبہ بنگلہ پشچین فرسٹے اور عزت خان کو کہ اوکھ صوبہ میں صدر خدمات شالہ تہ کا ہوا تھا ایک باجمی اور ایک  
 گھوڑا اندکھوہ مع سرعت کیا ان دونوں عبداللہ کے ایک مجبور علی خط خاص حضرت جنت ششانی کا جس میں مقدمہ علم نجوم اور اور انور  
 کے کہ اور اگر دلا میں از مودہ مقرر علی بن بطور پیشکش کے گذرانا بعد زیارت کر کے خط مبارک کے ایسا خوش ہو کہ کبھی نہ ہوا تھا بخدا کو کوئی تھنہ  
 نزدیک میرے برابر ہوا کے نہیں ہو سکتا عوض میں اس خدمت کے منصب اس کا جو اس کے قیاس سے بھی باہر تھا زیادہ کر کے ہزار پودہ  
 انعام میں دیے ہر چند فرنگی کو جسے تخت مرصع بنایا تھا انعام میں تین ہزار رب اور گھوڑا اور باقی عنایت ہو اور خواہہ جادو محمود کو کہ اس کا  
 طریق بدگون کا بچہ اور خالی درویشی اور کھڑے نہیں ہزار و پیر لطف فرمایا لشکر خان کو منصب تین ہزاری ذات اور دہکومت ہزار سے اور دہکومت خان  
 کو منصب نو صدی ذات اور اس سے چار سو سوار اور جو اگلے طائر کو آٹھ صدی ذات و تین سو سوار اور سید احمد قادی کو آٹھ صدی ذات  
 اور ساٹھ سوار سے عزت بخشی راجہ سارنگ دیکھو خوب سات صدی ذات اور تیس سوار کا بنشہر تھیل اللہ پیر عند اللہ و لے کو منصب چھ صدی  
 ذات اور دھانی سوار کا بنشہر اور دروز خان خواہہ سر کو منصب سو ذاتی اور دہکومت خان کو منصب پانسو چار ذاتی اور ایک سو تیس سوار  
 محمود خان کو پانسو ذات اور ایک سو تین سوار اور عزت خان کو چھ سو ذات اور ایک سو سوار اور اس کے تالی و اس شرف غلامی کو چھ صدی ذات  
 اور ایک سو تین سوار اور اس کے مائیدس دار و دھمیل کو سو ذاتی اور ایک سو سوار سے سرسندی بخشی تھیل و اس کا بل پسران شش سنگہ  
 بمنصب پانچ سو ذات اور دو سو چیس سوار کے امتیاز پایا اگر اضافہ منصب داری اون کو گون کا کہ پانسو کے کہ کچھ گھایا وے کو طول کلام  
 ہوتا ہے ہر خان تھیلہ خاندیس کو دوسرے و پیر انعام دیا کہ شہر کیسوں کو میں تعبد شکار ستوجہ امان آباد کا ہوا چند دفعہ چلے حکم خود کیا  
 اور قیام خان قبول باشی نے واسطے شکار فرغ کے ایک وسیع میدان دیکھ کر جو گراو کے قناتین کھڑی کر دیں کہ بہت سے ہرن بگلی سے  
 اندر قون کے لے تھے جو میںے عود کر لیا ہر گاہ کسی جانور کو اپنے ہاتھ سے آزاد نہ دھکا دل میں آیا کہ بھون کو زندہ پڑا کہ درمیان چوگان  
 فچور کے چوڑا و دون کے ذوق شکار کا بھی پائار ہوں اور ان کو بھی کچھ صدمہ و آزار نہ پوچھے اس واسطے سات سو ہرن صومیں پڑا واکر فچور  
 کو بھیجے گئے جو سماعت آئے دار خلافت کی ہر دیکھتی رہے ان خدمتی کو حکم دیا کہ شکار گاہ سے تائید ان فچور و دھو فرمائے نہ کہ بچے کے  
 قناتین کھڑی کر دیں اور ہرن کو دھان سے ہانک کر اس میدان میں لاویں فرمایا آٹھ سو ہرن کے اسی طرح سے بھیجے گئے کہ ان کے  
 ہر ایک شکار گاہ میں تاریخ امان آباد کے کوچ کر کے جوستان سرسبز میں منزل کی اور وہاں سے شہر مبارک شہر شہر تیسویں کو لکھا  
 نور منزل میں منزل اقبال کا اتفاق ہوا اور چھ تیسویں کو والدہ شاہ جہان نے دنیا سے رحلت کی دوسرے دن خود اس فرزند کے مکان پر



جا کر با نواع دلتوازی اور دجی کی کے اوسکو پہنچے ہمراہ دولت خانہ میں لایا تو فرزند بخت بدغز ادری بہشت ماہ الہی کو بیجا سماعت سادوت قریں کے کہنجیوں اور آخر شناسون نے بہتر تائے تھے باقی خاص دلیر نام پر سوار ہر کہ بیکار کی و فرخی شہر میں آبا خلق کثیر مردوزن سے کو بیجا درویدوار پر جمع ہو کر تھکڑے تھے میں اپنے مہول سے اندر دولت خانہ تک رو بیجا تار کرنا ہو گیا اس تاریخ سے کہ موکال قبائل نے غزم سفر کیا آج تک کہ سعادت و اقبال مزبخت کی پانچ برس سات سیٹھے نودون ہوئے ان دنوں میں فرزند سلطان پروردگار فرمان ہوا کہ اتنی مدتوں کو بخت بد خدمت حضور سے محروم رہا دولت زمین ہوئی کی سعادت حاصل کی اب اگر ازروند ملازمت کا بیجا ہو جسکے متوجہ دیکھا کہ ہو بعد و درویدوار کے وہ فرزند ظہور اس امر کو موہب بینی سے سمجھ کر حاضر درگاہ والا کا ہوا اسی فرمان میں فقیر دن اور ارباب استحقاق کو جو کہیں ہزار اور سات سو بیجا بیگہ اور دو گاہ و ادرتین سو میں گوین غلگی کشمیر سے اولیات ہل زمین کا بل سے مدد معاش مرحمت کی امید کہ ہیشہ توفیق کام شہی اور خبر بیکار کی روزی اور نصیب ہوا کہ نودون ادر سے اخبار حال غارت ادر و سپر طلال افغان کا اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ جب مہابت خان نے واسطے ضبط نگارش اور ہتھیار سال افغانوں کے حکم پایا تو اس گمان سے کہ شاید اوس بے سعادت برابر ہر احم اور نواز شہاری کے کچھ خدمت نمود میں اور اتھاس کر کے اوسکو اپنے ہمراہ لیکھا تھا کہ سرشت ان حکمرانوں ناقہ شناس کی نفاق اور بد اندیشی جو اسلئے واسطے اختیار ہوئے کہ یہ بات شہری کہ وہ اپنے بیٹے اور بھائی کو درگاہ میں بھیجے تا بطریق اول کے خدمت حضور میں رہے جو اس کے کفر زور و ادر و اسکا حاضر درگاہ ہو جائے واسطے اوسکی تسلی اور دلاسا کے ہر قسم کی نوازش اور مدد با نواع سے سفر از کرنا لیکن جو کہتے ہیں کہ کلیم بخت کسی رک فرزند سیاہ و باب زہرہ کو کفر سفید نوان کر دیا جس تاریخ سے کہ وہ اپنی زمین میں پونجا آنا رہے دولتی اور حکمرانی کے اوس سے ظہور میں پہنے لگے تعابت خان واسطے انتظام کار کے سرشت ملازمت کو بنین چھوڑنا تھا ان دنوں میں کہ ایک فوج ساتہ سرداری اپنے بیٹے کے سح اوس میں بدولت کے افغانوں پر پونجی بھی سبب اوسکے نفاق سے کہ وہ ہم خاطر خواہ انجام کو نہ پونجی اوس بے حصول مقصود کے لوٹ آئے ادر دبا دہنا و اس و ہم سے کہ مبادا اب کی بار مہابت خان ترک ملازمت کر کے تمام تحقیق اور باز پرس میں اگر محکوموں کو ادر اسناد اور میرے کے گرفتار کرے پر بدشاہی در میان سے اوسکا کرکے اور کراچی اور کراچی کو کراچی اس رت سے پوشیدہ رکھنا تھا بے اختیار کیا جب مجھے حقیقت حال مہابت خان کی عرضی سے معلوم ہوا حکم دیا کہ اوسکے بیٹے اور بھائی کو تھکڑے گوالیار میں محبس رکھیں اتفاق سے اب اس میں بدولت کا بھی خدمت حضرت عرش شہیانی سے بھاگا تھا اور سالہا سال بہرہی اور سرقرین اوقات بسر کرتا تھا یہاں تک کہ اپنی سترے کو دار بدین گرفتار ہوا امید ہے کہ یہ بے بدولت بھی اپنے اعمال کی نثر میں جلد ہی گرفتار ہو دین مبارک شہنشاہ پانچوین کو مان سنگھ بہر رات شہنشاہ کے متعینوں لگک صوبہ بہار سے جو منصب ہزار می ذات اور عہدہ دار کے سرفراز ہوا عاقل خان کو واسطے دیکھنے محلا و تحقیق جمعیت منصبے ارون بیکش کے بیٹے ایک باقی بیکر حضرت کیا اور صاحبان جو خاص ماہذراتی دوست بیگ کے ہاتھ بھیجا ادر فرزند روز و شہنشاہ کا واسطے محمود اب دار کے کہ نان شاہزادگی اور امام طوالت سے میرا ہٹکارا و عظام مقرر ہوا نیزن خویش پانہ و خان غل کو منصب سات سو ذات اور ساتہ چار سو سوار سے سر ملندی بختی محمد سین برادر خواجہ جان کو کہ خدمت شہنشاہ کی کا گروہ مقرر ہو منصب چھ سو ذات اور ساتہ چار سو سوار کا مرحمت کیا اس تاریخ میں تربیت خان خانہ نومو کو برکت نیت درست کے سلک امر اسے عظام میں انتظام رکھا تھا اچھی عالم لقا ہوا یہ سلامت رو جو ادر عیش دوست تھا چاہتا تھا کہ تمام عمر فراغت سے بسر ہو تو ہندوستانی سے نہایت رغبت تھی اور بدینہاں سمجھتا اور خود بخود تھاراجہ سوچ سنگھ منصب مہتری ذات و سوار سے سرفراز ہوا کہ اتم و لد علی مردان خان بہادر اور باقر خان فوہداریتان اور ملک محب افغان اور ملک خان کو باقی مرحمت ہوا سیدنا بید بخاری کو بھی کہ حراست قلعہ بیکرہ اور فوج داری اوس حدود کی اوسکے دے جو عنایت فعل سے سرفراز کیا اکان ادر بہر مہابت خان انعام خجہر صاع سے ممتاز ہوا شیخ احمد ہنسوی اور شیخ عبداللہ علیہ سنبلی اور فرست خان خواجہ سرا اور بے کونہ چہ سنوئی کو





اور اس جگہ سے مقام محبوبیت میں پہنچا ایسا مقام دیکھا نہایت نورانی اور رنگین ہے آپ کو انواع نوران اور رنگوں سے منکس پایا یعنی  
استغفر اللہ میں مقام خلفائے گذر کا عالم قریب کو آیا اور اور گستاخان کین کہ کھنا اور کھا طولی اور ادب سے دوری اس واسطے سے حکم کیا  
کہ درگاہ عالی میں حاضر کین موافق حکم کے ملازمت میں حاضر کیا اور جس بات کو کہ سینے دریافت کیا جواب موقوف دیا نہ آیا اور باصعنی کسی  
عقل و دہش کے پیغمبر و راوی ہو ورنہ معلوم ہوا اصلاح اور سکے سینے اس میں دیکھی کہ چند روز قید خانہ ادب میں مقید رہے و توشو علی  
مہلج اور تشنگی دماغ اور سکے کی اصلاح ہو جاوے اور گراہ ہونا عوام کا بھی کہ سو ہے یا چارانی رہے سنگدن کے حوالے کیا کہ قید کو الیا  
میں حمید کے تجویز میں کو فرزند ارجمند شاہزادہ سلطان پر دہا الیابا دے آیا اور کوشش آستان خدمت سے جہن اخلاص کو نورانی کیا احمد  
اور اسے مراد میں ہوس کے فوازش بیکران سے مخصوص ہو کر حکم سینے بیٹھے کا فرمایا دوسرا شریفی اور دوسرا وزیر و بیرون قیاد اور ایک سیرا  
برسم پیشکش وقت ملازمت کے گذرا جو باقی اس کے اوس وقت تک نہیں پونچے تھے دوسرے وقت نظر سے گذر گئے کہ جو بکلیان نیا  
رہنمائی کو کہ اس فرزند نے موافق حکم کے ایک فوج اور سپہ بھیجتی تھی باقی اور ایک لاکھ روپیہ پیشکش کیا اپنے ہمراہ درگاہ یعنی پناہ میں لایا  
دولت پستان ہوس سے مشرف کیا وزیر خان دیوان فرزند کو کہ کہ قدم زندگان درگاہ سے ہر سعادت کو کوشش سے سرفراز ہوا اور کھار  
باقی فرمودہ مذکور گزارنے کو باقی مقبول ہے اور باقی او سکودے جب مرمت خان بقی خان خانہ زاد اور تربیت یافتہ درگاہ فوج  
بھگد میں ملازمہ نگہ سے لاکر جان نشا کھاتہ الیابا دے اس کا منصب ہزاری ذات اور پانسو سو سے سرفراز ہوا اور دوسرا بھائی اس کا منصب  
چار سو ذات اور سوار سے متاثر ہوا کہ تعلق اس کے پریشان نمون روزہ و شنبہ سیر تاریخ تیرہ الی کو گر د فوج شہر میں چار کالے ہیں  
اور ایک دو اور ایک غزالہ شکار ہوا آج کے منزل فرزند سعادت مندر سلطان پر وزیر کے سے اتفاق ہو کر ہوا دو باقی ہرے ذات دہلے  
مع تاریخ برسم پیشکش اسے گذرانے دونوں باقی میدان خاصہ میں داخل ہوسے موزن بارک شنبہ تاریخ تیرہ ہون کو سید حسن علی برادر  
شاہ عباس فرزند شاہ ایران کا آستان ہوس سعادت ہوا اور خطا برادر موصوف کا مع پیا لون ملہر کے کہ لعل اس کے سرفروشن پر  
ہوسے تھے گذرا جو نہایت محبت و خلوص تھا طبیعتی محبت کا موافق دونوں مذہبی ذات اور پانسو سو سے  
سرفراز ہوا اور تندریش فوج اندر کا کہ حر است قلعہ تیر کی اس کے ذمے ہر منصب اس کا ڈیڑھ ہزاری ذات اور چار سو سوار تیر ہوا اور سوار شنبہ  
تاریخ بیسویں کو مان اندر نہایت محبت خان کا منصب ڈیڑھ ہزار ذات اور آٹھ سو سوار کا مقر ہوا وزیر خان کو خدمت دیوانی صورت بھنگا کی کر  
گھوڑا اور خلعت اور کوارضی مرحمت کی میر تمام الدین اور زبردست خان کو باقی مرحمت ہوا اسی تاریخ حافظ حسن کو رخان عالم مع مکتوب  
مرغوب برادر شاہ عباس اور غرضی اوس کنر اسطنت کے درگاہ میں آیا اور خیر قبضہ دلال ماہی کا جوہر دیا یہاں الی کو برادر موصوف نے  
خان عالم کو دیا بقا اور وہ نہایت ناگوار دے درگاہ میں بھیجا بہت پسند آیا حقیقت میں تھے کہ نادر اب تک ایسا دستہ بلی دیکھا نہیں ہو  
بہت اچھا معلوم ہوا اور دربارک شنبہ تاریخ سائیسویں کو میرزا والی کا منصب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا مقر کیا جو بیسویں کو ہزار دروب  
وجود انعام بیسویں کی کو عنایت ہوسے عبداللہ خان بادر فیروز جنگ کو باقی مرحمت کیا رفتہ بارک شنبہ دوسری مراد کو اعتباراں کو  
گھوڑا عنایت ہوا عامل خان منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار سے سرفراز ہوا شنبہ جو باقی مطابق پندرہویں شب شہان خوشن  
شب بات کا موافق حکم کے کب دریا کشیوں کو قہقہے و غوغاں اور آتش بازی سے بھر کر اس کے لانے ابدیت ایسے چراغ مرتب تھے کہ نہایت  
اچھے معلوم دیے بہت دیکھ میں اس کی سیر میں مخلص ظہر ہا کہ فرزند شنبہ کو میر بن نادر علی میدانی کہ غاڈ زار خان قالی تربیت سے ہر منصب  
سات سو ذات اور پانسو سوار کا کیا خواجہ تیر الدین کو منصب ساچہ سو ذات اور تین سو سوار کا مرحمت کیا خواجہ حسن کا منصب سات سو ذات اور  
ایک سو کا ہزار و یک نوین کو قبضہ شکار سو نو نگین جاکر اوس محروسے دلکش میں سیر و شکار کر کے تیر توین کو دولت خانے میں منتشر دین لائے

نورانی  
بھائی  
کا

رہز مبارک شنبہ سوہون کو پونا شیخ ابو الفضل کا منصب سوزات اور ساٹھ تین سو سوار سے سرفراز ہوا اوس روز سیرا گل خان  
کی کہ لب آب جہاں واقع ہر درمیان رہتہ کے خوب بینہ برسا اور جن کو از سر نو طراوت اور لغزات بخشی اناس کپ سے تھے سیر کا کل کی  
عمارتوں سے کہ اوپر کمرے دیکھے بنی ہوئی تھیں جس قدر کہ نظر کام کرتی تھی سوائے اور پانی رحمان کے کچھ فطرت میں معلوم نہیں ہو چکا  
یہ ابیات انوزی کی مناسب مقام ہیں سے روز عیش و طرب بستان ست + روز بازاگر و بچان ست + تو وہ خاک خبر کو برست +  
دامن باد گللاب افشان است + از ملاقات مبار سے غدیر + رہت چون آزدہ سوہان ست + جو بلوغ مذکور پنج ذر تربت خواجہ چان  
کے ہر پاچہ زہنت نئے طرح کے کان دونوں میں اوس کے واسطے عراق سے لائے تھے برہم شگیش گذرے جو کچھ پسند آیا لیکر باقی  
اوس کیو محنت ہوا یاغ خوب آرہستہ کیا تھا منصب اوس کا اصل مواضع پنجابی ذات اور تین ہزار سوار کا کیا گیا افغانا تھ مجیب سے  
یہ ہر کہ خان عالم کے ساتھ خیر غنہ دندان ابن جوہر دیا پولیسرے باور کا بگارا عالی مقدار شاہ عباس کا کہ ٹھکانا بھیجا تھا میرادل اس قدر  
مال دندان اہلق کا ہوا کہ چند آدمی ہوشیار کو تلاش کر نیکی واسطے طرف ایران اور توران کے بھیجا اور کہد یا کہ خوب تلاش کر کے جس جگہ  
جھکے پاس جس طرح جس قیمت کو ملے حاصل کرنے میں نقصہ نرین اور بہت سے بندہ ہا سے طرہ جردان اور امر سے ذیشان ہمیشہ اوسکی  
تلاش میں تھے لگے افغانا سے اسی شہر میں ایک مردم اجنبی بے وقوف نے دندان اہلق نہایت لطیف و نفیس تھوڑی سی قیمت کو بکلا کر  
مزید کیا تھا اور یہ جانتا تھا کہ شاید گن مین گرگ سیاہ ہو گیا ہر بعد لکیت کے ایک تاجار کو کئی دن فرزند راجند شاہ جہان سے دیا اور کہ کہ اس  
دنوں کو اوپر سے ریت کر دیا اور دے کہ دینے سیاہی اور اثر شوخی کا نہ ہے اور یہ نہیں جانتا تھا کہ سیاہی نے قدر و قیمت سفیدی کی بڑبائی  
ہو اور اس خال و خط سے مشا طہ قدر نے پیار یہ جمال اوس کے کا بنایا ہر اوس بجا نے فی الفور داروغہ کا رخا نہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ  
آئیسی جس کیاب دناور کہ ایک خلق اوسکی تلاش میں سرگردان ہر اور دور دور لوگ گئے ہیں یہاں مفت ایک مرد بے وقوف کے  
ہاتھ لگی کہ وہ قیمت و قدر اوس کو ہر نایاب کی کچھ نہیں جانتا ہر سہل اور آسانی سے آسکے ہر مشا را لیتے اوس کے ساتھ جاکر اوسکیو  
دوسرے دن اوس فرزند کی خدمت میں لایا جو فرزند شاہ جہان ملازمت میں آیا اول انکار نہایت شکستگی کا کیا جب دماغ نشہ بادہ سے  
آرہستہ ہوا اظہار میں گذر کر کچھ نہایت خوش وقت کیا **ص** ہر ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کر دی بد اتنی دعائیں خیر نے  
ماور کے حق میں کین کہ اگر سوہون سے ایک تبدیل ہو واسطے بر خور داری دین دونائے اوسکو کافی ہر اسی پانچ ہلیم خان نے کہ لب  
نو کروں عمدہ عادل خان سے ہر اگر ملازمت حاصل کی جواز دے اخلاص کے بندگی اختیار کی تھی ساتھ راحم سید بچے کے اخصاص  
بچہ خلعت اداسب اور شیشا ہر دوس ہزار درب اضافہ ہوا اور بچہ رخی ات اور پانسو سوار کا مرحت کیا ان دونوں میں عرضی خان دولان  
پونجی لکھا تھا کہ کپ نے کمال مرحت اور قدر دانی سے پورے غلام اپنے کو باوجود دکن سالی اور منعت مینائی کے حکومت ملک ٹھہرے  
سرفراز کیا تھا اب جو یہ ضعیف نہایت خفیت اور ایدیا پتر بھی ہو گیا ہر کہ قوت تردد اور سوار کی کی نہیں پاتا ہر لندا اسید وارہون کہ سیر کر  
سے صاف کر کے سلک لشکر دعائیں انتظام نہیں حسب التماس اوس کے حکم ہوا کہ دیوانیان عظام پر گنہ خوشاب کو کہ تمیس لاکھ دام جمع کیا  
اوسکی ہر اور دونوں سے جاگیر تخرہ و مشا مالیک کی ہر اور نہایت آباد اور مزروع ہر واسطے مدخرج مشا را یہ کہ قدر جو لاکھ و در نظامی احوال ہر  
کہے اوسکو پڑے بیٹے محمد کا منصب ہر اسی ذات اور بچہ سوار کا کیا اور دوسرے لڑکے یعقوب بیگ کا منصب سوزات اور  
ساٹھ تین سو سوار کا مقرر کیا تیسرا سید بیگ کا منصب تین سوزات اور پچاس سوار کا کیا ر روز شنبہ غرہ شہر لوہو کو واسطے ناہتر  
جان سپار خان خانان سپہ سالار اور اور امرائے عظام کے کہ خدمت صوبہ دکن پر مقرر ہیں بیٹے خلعت بارانی ہوا ہر زودانی کے بھیجا  
جو قصد یہ گلاز ہمیشہ ہا کر شیر کا دل میں ہر نور الدین علی رخصت کرے کہ نشیب و فراز بہتہ کو جسے الامکان صاف کرے اس طرح سے کہ

عبور چار یا ہون بار بردار گھاٹیوں دشوار گذار سے پاسانی چو جا کے اور آدمی محنت اور سختی نہ دھڑا دین اور بہت آدمی سنگ تراشوں وغیرہ  
 ہمراہ او سکے گئے اور ایک باقی شالہ کو عنایت ہوا شب مبارک شنبہ تاریخ تیرہ مہین کو یلغ نور منزل میں جا کر سو لوہن تک اوس گشت میں  
 قیام کیا آجہ کو بجا بیت بگلیا قلعہ ماہر سے کہ وطن اوسکا بچر آیا اور سادات آستان ہوسی کی پائی ایک باقی اور ایک کلنی مصبح برہمیش گزرنے  
 مقصود مکان منصب ہزاری خات اوس ایک سو تیس سو سے سرفراز ہوا روضہ مبارک شنبہ میون کو فرزند پرور سے دو باقی تندرگ رانے اور چوٹے  
 داخل ہوئے حلقہ خاصہ کے حکم ہوا چو میون کو دولت خانہ حضرت مریم الزانی میں حشبن وزن ششی کارہستہ چو سال اکا دن بجا مہینوں  
 کے بتر قریح ہوا امید کہ مدت حیات مرضیات از دی میں مصروف ہو سکے جلال بن سید محمد اور پوتے شاہ عالم بخاری کو کہ محل احوال اوسکے  
 درمیان و قتل سفر گزرت کے گھسے گئے رخصت جابجی کو کہ مادہ فیل و سطرے سواری کے سچ خرچ راہ عنایت کی غلبہ کیشہ میون مطابق  
 چو ہون ماہ شوال کی کہ میر کا مل تھا درمیان عمارت باغ واقع کہ رہ یلغ جننا چرشن باجانی مرث کیا اور محفل پسندیدہ ہوئی پہلے تاریخ ماہی  
 دغان المین چو ہوا دسے کو فرزند شاد جہان سے نند کیا تھا سینے حکم دیا کہ با غارہ و قرضون خفا اور ایک شخصت کے اوس میں سے کا مین  
 نہایت غرض نگ اور نا در چوے اور استا دپہر اور کلہیان کو کہ فرزند خاتم ہندی میں نظیر اپنا ننین رکھنے میں حکم دیا کہ قندہ نخر کا عیاد کہ پسندیدہ  
 طرح جاگیر گیری اوسکو کہتے ہیں باوین ادا لیے ہی تہذ اور غلات گیری اور بند وہاں کو بھی ایسے ہی اوستا دون کو کہ اپنے فن میں فطرت نہیں کشت  
 ہین و نایا و باقی عیاد کہ دل جا تھا نا ایک قبضہ اس طرح کا المین بچر کہ اوسکے دیکھنے سے حیرت ہوتی بچر سب سے سات رنگ معلوم چو ہون  
 اور مہینے پھول ایسے دکھائی دیتے ہیں کہ گویا نقاشی منے نے قلم بیان بکار سے خط سیاہ گرد اوسکے تحریر کیا فی حقیقت ایسے نفیس فراوان  
 کہ ایک دم او کی حمدائی گویا ننین اور تمام جو اہر گران ہواسے کہ خراسان میں بچر عزیز رکھتا ہون و در مبارک شنبہ کو مبارک اور فرجی کر  
 ساتھ سینے اور خنیز نیپ کر کیا اور اوستا دون داد کر کر کر اوسکے بنانے میں نہایت صنعت کی تھی بہت انعام دیا اوستا دپہر کو  
 باقی اور خلعت اور کمرے سونے کے اور کلہیان کو ساتھ خطاب عجائب دست اور اضافہ و خلعت اور پونجی جمع کے اور ایسی ہی ایک  
 کو لائق نہرندی اوسکی کے سرفراز کیا جب معلوم ہوا کہ ان اللہ پر مہابت خان نے ادا دہنا دے لایا کر کے فوج اوسکی کو شکست کر  
 بہت سے افغانوں سیدہ و سب باطن کو غفلت تیغ خون آشام کا کیا ایک تلوار خاص واسطے سرفرازی اوسکی کے بھیجی گئی یا چوین کو خبر آئی  
 کہ راجہ سوچ سنگہ ساتھ مرگ ملیعی کے دکن میں مر گیا وہ پوتا مال دیو کا بچر کہ زمینداروں عمدہ ہندوستان سے تھا ساتھ رانا کے دم برابری کا ماتا  
 تھا ہی بچر بلکہ ایک لڑائی میں رانا پر غالب ہوا تھا حال اوسکا کہ نہ مین ساتھ شرج و سبط کے نہ کو بچر راجہ سوچ سنگہ ساتھ رکت شنبہ  
 عرش آشیانی اور اس نیاز مند درگاہ جانی کے مراتب بلند کو پونجا ملک اوسکا باپ اور واداسے بھی دیا وہ ہو گیا اڑکا اوسکا کچ سنگہ نام  
 رکھتا بچر اور اوسکے باپ نے اپنی زندگی میں مہات ملکی اور مالی اوسکو سو پ دیے تھے جو سینے اوسے لائق پرورش کے جانا منصب کا  
 تین ہزاری ذات اور دہنزار سوار اور علم اور خطاب دیا اور منصب اوسکے چھوٹے جانی کا پانوزات اور ڈھائی سو سوار مقرر کر کے جاگیر  
 وطن میں مرحمت کی و در مبارک شنبہ و سوین ماہ مہر کو وافق التماس آصف خان کے اوسکی منزل میں کہ اور پکانا رے جانا کے واقع ہون  
 گیا ایک حمام بنایا تھا نہایت عمدہ صاف اور نفیس مین بہت خوش ہوا بعد فراغت ہونے غسل کے نہم پیالہ کی آہستہ ہوئی اور بندہ حاضر  
 ساغر شطاسے خوش وقت ہوئے اوسکے نذرانے سے چو پنے آیا لے لیا ادا باقی اوسکو بختیارا قیمت تمام خزانہ پسند شدہ کی تمیز  
 روپیہ ہوا باقر خان فوجدار تان بنایت علم بلند ہوا پہلے و افق حکم کے دلا خلافت اگر سے دریاے ایک تک دور وہ دخت لکھا  
 تھے اور کہ ایران بوا مین ایسے ہی اگر ہر بنگالہ تک نبی بچر اور اب حکم دیا سینے کہ اگر سے لاہور تک ہر کوس پلک سیل قائم کرین کہ کلاہت  
 کوس معلوم ہوا اور فاصلہ تین کوس پر لک کہ کونا کھد و امین تا مسافر آرام پامین روضہ مبارک شنبہ چو میون ماہ مہر کو حشبن دسہر کا ہوا

باہن ہندو کو سوار کر سنے لے بعد اسکے ہاتھی نظر سے گزرتے ہوئے مستغان نے فرود گزشتہ میں نرانا نہیں گذرنا تھا اندر  
 میں بخت سو نہ کا اور لگنے تیری یا قوت کی اور ایک مرجان کی اور فریاد نذر کیا تخت بہت نامور بنا تھا قیامت سبکی سولہ ہزار دوسو  
 جو صدق اعتقاد سے لایا تھا قرن قبول ہوا اتن دون زبردست خان کا منصب ہزاری ذات اور چار سو وار کا ہوا جو وقت کوچ ہر روز  
 سفر ہوا تھا شام کے وقت بسا کی گشتی پر سوار ہو کر میں متوجہ مقصد کا ہوا آٹھ دن اول منزل میں توقف ہوا تاکہ آدمی فراسخ نامے  
 سامان درست کر کے ہمراہ ہو جاوےں مہابت خان بگلش میں کہ ڈاک جو کی میں سیب بھیجے تھے بہت تر قارہ آئے نہایت لطیف تھے  
 میں کھا کر خوش ہوا سیب کا بل کہہ نہیں کھائے تھے اور سمر قند کے کہ ہر سال آئے ہیں کچھ حقیقت نہیں کہتے اور شری افروز  
 اور خوش فرنگی ان کے ساتھ کچھ نسبت نہیں رکھتے ایک ایسا نفیس و لطیف سیب مذکبھا تھا کہ میں کہ بگلش بالا میں مقبل لشکر کے  
 ایک گاؤں پر سوران نام اس میں تین درخت اس کے بہت کوشش کی لیکن اور کجا کیسے بدین چوہہ ستیہ سن الہی اپنے برادر شاہ مبارک  
 کو ان بیویوں سے الوش عنایت کیا تا معلوم کرے کہ عراق میں اس سے بہتر ہوتا یا نہیں عرض کی کہ تمام ایران میں سیب اصفہان کا  
 ممتاز ہے اگر نہایت درجہ خوب ہو تو ایسا ہی ہوگا کہ دربار مبارک شنبہ غزہ آبادان آئی کو واسطے زیارت روزہ حضرت عرش آشیانی کے  
 حاکم سر مبارک کا اور پرستان ملک آشیان کے گھسکر سوہنہ نڈچھا میں اور تمام بگیوں اور اہل محل نے طواف اس پرستان ملائکہ مظاہر  
 کا کر کے مذہب گذر میں شب جمعد کو بگلش گھر پہنچے ہوئی شام اور صاف اور اہل فتنہ جمع ہوئے ہر ایک کو حسب لیاقت اور اسکے مال  
 اور دولت اور خلعت عنایت ہوا آخر تین دنوں میں نہایت عالی جناب کے اہل بچہ دل میں آیا تو روزیادہ گین تیری شب  
 چار گھنٹی رات گزرنے کے بعد منزل نذر کو سے کوچ ہوا اور شاہے پایم کو س راہ در بیٹے کر کے چار گھنٹی دن چڑھے منزل میں پہنچے  
 بعد دو ہر کے دیاسے اور کرسات تیر شکار کیے اور ستر سن الہی کو میں ہزار روپیہ رحمت ہوا اور خلعت زرین مع جیدہ صبیح اوفیل کے  
 عطا کر کے رخصت کیا اور واسطے برادر شاہ عباس کے ہر اچھی مسیح کہ مزج کی شکل بنائی تھی موافق و موافق کے اوسین شراب اتنی ہی بطور  
 پرہیز گنجی امید کہ سلامت منزل مراد پر پہنچے لشکار خان کو کہ اور حکومت اور حراست دارا خلف اگر کے حکم کو مضافت اور گولڑا اور  
 ہاتھی اور نقدہ اور تلوار مع دیگر رخصت کیا اگر کہم خان منصب دوزاری ذات اور دینے ہر سوار اور خدمت فوج داری سرکاریات سے ہر روز  
 ہوا یہ بیابا مستغان کا ہر اور وہ پورا صاحب سیاہ غفران پناہ شیخ سلیم کا ہر کہماد ذات اور محاسن صفات اور نسبت دعا گوئی کے آگے  
 اس دو دانہ والا میں اور اوراق گذشتہ میں گھسے گئے اندرون ایک شخص کی زبان معلوم ہوا کہ جس زمانے میں مجھو امیر میں ضعف بہت  
 ہو گیا تھا پہلے اوس سے کہ یہ خبر خوش بنگا کو پہنچی ایک دن اسلام خان خلعت میں بیٹھا تھا ناگاہ بخود گیا جو خوش میں آیا تو ایک معتد  
 بیگن نامی اپنے عزم از سے کہہ کہ عالم غیب مجھ کو معلوم کہ طبیعت مقدس حضرت شاہنشاہی کی کی ناساز و علیٰ ہر علاج اوسکا منظر اور پند  
 کرنے ایک چیز نہایت غریب اور گرامی کے کی اول دل میں آیا فرزند خوش شک کو فدای فرقی مبارک حضرت کا کون لیکن جو کہ زوال تھا اور  
 اب بیک بیل زندگانی سے نکھایا تھا مجھ کو اسکے حال پر رحم آیا اوس کا کوئی مرنے اپنے پرند کیا امید کہ جو صدق باطن سے روزگار آہستہ  
 قبل ہوئی الغرض دعا کا بہت اہمیت کو پہنچی اور اسی وقت اثر جاری اور ضعف کا اوسے عا ہوا اور واسطے بظہاری طرحی گئی تھی  
 کہ ہوا رحمت آئی میں پہنچی اوس حکم علی الاطلاق سے نعمت کامل شفا خانہ غیب سے اس نیاز زند کو کرامت فرمائی اگر حضرت غرض گھسٹا  
 واسطے تربیت اور رعایت اولاد شیخ الاسلام کے نہایت خیال رکھتے تھے لیکن جب سے کہ اس نیاز زند درگاہ آئی کو فوت سلطنت کی  
 پہنچی واسطے اوسے حقوق اس نہر کے کہ نبی شری رعایت میں کی گئیں اکثر ان میں عالی مرتب المارت کو چھینچے اور صاحب موت  
 ہوئے حبیب کا احوال ہر ایک کا اپنے مقام پر گذر اوس کا فون میں ہلال خان خواجہ سمر نے کہ خدمت کاروں زمانہ شاہزاد کے سے

قد رفت  
 اسلام خان



ساری اور باغ بنوایا تھا نذرانہ گزرا نا اوسکی سرفروزی کے واسطے تھوڑا سا لیا گیا اس منزل سے چار کچھ مین تھوڑے مینچے روز تباک شنبہ  
 تاریخ آٹھویں کو مین واسطے تھامے بند رابن اور بخانوں کے گیا اگرچہ زمان سلطنت حضرت عرش شہنشاہی مین امیر دن راجپوت نے حاجت  
 اپنے طرز پر بنوائی امد باہر سے بہت خلعتاں کیے لیکن اندر چکا در اور بابیلون نے گھر بنائے تھیں کہ انکی دہو سے ایک دم لیا نہیں جاتا  
 ۵ از بد دن چون گور کا فر مصل + وز در دن قہر دم ہے غر و جل اس دن مخلصان نے سوائی حکم کے بجائے اگر ملازمت حاصل کی سو  
 با شرفی اور سو روپے نذر گزارے اور ایک مصل اور ایک طرہ و طراد کا چٹیکش کیا جمعہ نوین کو چھ لاکھ روپیہ خزانے سے واسطے ذخیرہ قلعہ پر  
 کے خان خانان سپہ سالار کو بھیجا گیا امد اق گذشتہ مین احوال گسائیں حیدر روپ کر اوجین مین گوشہ نشین تھا لگیا کہ ان دنوں اوچکن  
 مستحکم مین کفری عبادت گاہ منہ و دن کی تیار کیا اور اب دیر سے جناب عبادت مین جو مصلحتی مین مشغول تھیں جو اس سے ملنے کو بھی میرا چاہین  
 اوسکی ملاقات کو گیا اور دیر سے ایک خلوت مین صحبت رکھی ہونا اوسکا خلعت تھیں مین اوسکی صحبت سے خوش ہوا شنبہ دسویں کو قراول نے  
 عرش کی کہ یہاں ایک شیر عالم اور سرفروں کو ستا تھیں اوسی وقت مینے حکم دیا کہ بہت باقی لچاکر جھلائی کو خوب گھیر لیں پھر مین خود  
 مع اہل محل کے سوار ہو اوجینے عہد کیا تھیں کسی جاندار کو اپنے ہاتھ سے نہ تاروں کا نو جہان یکم کو حکم دیا کہ بندوق مارے باوصت اسکی  
 کے کہ باقی ہوسے شیر سے ٹھہرنا مین تھیں اور حرکت کرتا رہتا تھیں اور بلا سے عمارت سے ٹکنا بلے خطا مارا بہت مشکل تھیں چنانچہ میرا رستم  
 کہ فرخ ہندوق انداز مین مین بند میرے مصل اوسکے دوسرا مین تھیں کی بار لیا ہوا کہ اوسکے تین چار فزون لے بسبب ساری نیل کے ٹھکانا  
 اور فرجان یکم نے پہلا ہی فرایا مارا کہ اوسی فرین شیر تمام ہو گیا دوشنبہ بارہویں کو پیر گسائیں کی ملاقات کو مین گیا اور صحبت اوسکی  
 حاصل کی اور دیر بایت مین الترقی نے خوب توفیق عنایت کی تھیں فرم عالی ساتھ دوشنبہ خداد کے جمع تھیں دل تعلقات دنیا سے  
 اور ٹھکانا کردہ کرناٹ چرانا واسطے سرعت کے اسی ایک ٹھیکر القدر بانی پینے کے اختیار کیا تھیں اور جاتے گری بہجات مین بہرہ تن اور  
 سرائیکا رکھتا تھیں اور ایک سوراخ تھیں کہ جسے کہتے مین لعل شیر غورہ بھی تھیں اسے کس کے رہنا اختیار کیا تھیں تین شعر  
 حکیم شہنشاہی کے اوسکے مناسب حال ہیں ۵ دشت لقمان کیے کہ پتے تنگ + چون گلہ گلہ غامی وسینہ چکاٹو الفصد کے مصل کرد  
 ازو کے + حیثیت اینجا دشتش بہت دود پے + با ہم گرم چشم کران پیر + گفت فدا لیں موت کثیر + جو دہویں کو پھر ملاقات تھیں  
 کو گیا اور اوس سے رخصت ہوا تھیں اوس کے بعد پھر یکو طبیعت تھیں تھی دن مبارک شنبہ تاریخ پندرہویں کو کوچ کر کے بارہنہ بڑا منزل کی خبر تھیں  
 فرطحان پر دیر رخصت ہو کر اکرا باد اور طرف پگمانا جاگیر اپنے کے کیا دل مین ارادہ ایسا تھا کہ کس مین چھوڑ رہے جو پہلے اس سے  
 اوسے اظہار پریشانی کی کیا چار جدائی اوسکی قبولی اور رخصت کیا اور گھوڑا پناچ اور بچہ کر اور تلوار ابلق قبضہ جو ہر دار و دستہ خواہندہ  
 ڈو حال خاصہ رحمت ہوئی امید کہ پھر ساتھ جلدی اور خوبی کے اوسے جو میا و قید خسرو کے بہت ہو گئی تھی دل مین آیا کہ زیادہ اس سے اوسکو  
 قید رکھنا اور خدمت سے محروم رکھنا آئین رحمت سے دور ناچا حضرت مین ملاکر مین نے کو واسطے کو فرش کے دایا اور سوز گاہ آگ  
 بخش امید کہ توفیق رہنا جوئی اور سعادت بندگی کی نصیب اوسکے ہو جو جس کے دن سولہ مین تاریخ مخلصان کو کر دے واسطے خدمت دیوانی مگر  
 فرزند ہونیکے بلایا تھا خدمت مین اوس فرزند کے بھیجا یا اور غضب اوسکا موافق ہمیشہ کے کہنگار مین کتا تھا دہری ذات اور سات  
 سوار مقرر کیا تھیں جو مین کو مقام مہا اس منزل مین سپہ نظام سپہ میران صدر جان کا کر اور جوہاری سپہ کار فرج کے انھما مصل  
 آیا دوا تھی اور حیدر جاؤر شکاری نذر کے ایک با تھی اور دوا زنبول کو کے باقی اوسکو مرحمت کیا اٹھارہویں کو کوچ ہوا ان دنوں مین  
 داراے ایران کے ہاتھ پہنچ کر شکار کے ایک دست شکار خوش رنگ بھیجا تھا اور ایک شکار دوسرا جان مال نے بھی اسی کے  
 ہاتھ دیکر دہ گاہ مین جاتا لیکن یہ راہ مین صانع ہو گیا اور شکار شای بھی میر شکار کی غفلت سے چچر گر مین ہو گیا تھا اگرچہ زندہ دنگا تھ

پونجا یا لیکن ایک ہفتے سے زیادہ نہ ملا اور تلغ ہو گیا لکھنؤ حسن اور رنگ اس جافور کا خال سیاہ بازو اور پشت اور ہلہ پر بہت خوشنما تھے اور جو کھڑا تھا اسے تھا ایسے اوستا و منصور نقاش کو کہ ساتھ خطاب نہ اور العصر کے سرفراز پر فرمایا میں کہ شبیہ اس کی کھینچی نگاہ رکھنے و نہر اور وہ میرٹھا کو کو کھینچتے کیا حد میں حضرت عرش شہبانی کے دن یہ کہ تین ام کا تھا مقارن اس حال کے دل میں آیا کہ خلاف ضابطہ اور کچھ کیوں کریں بہتر وہ ہر کس دام کا سر ہے ایک دن گسائیں جب روپ لے لیا کہ کتاب بیدین کہ احکام دین ہمارے کی جو دن سیر کا جتیسں ام کا لکھا ہوا جو واقعات غیبی سے حکم تھا را موافق کتاب ہمارے کے پڑا کر وہی سیر جتیسں ام کا مستحسن رکھا جاوے بہتر ہر حکم ہوا کہ اب سے تمام ملکوں میں جتیسں ام کا سر معمول ہووے اور یوں کہ کوچ ہوا راجہ بھاد سنگھ واسطے لک لک کر دکن کے مقرر فرمایا گیا سینے ایک گھڑا اور خلعت اور کمر حمت کی لکھی تلخی سے اٹھا دیوں تک پہلے دسپے اتفاق کوچ کا ہوا دن مبارک شنبہ اونیسویں کو دارالبرکت دہلی میں درویش کا اقبال کا ہوا پہلے پنج روزہ دن اور اہل محل کے واسطے زیارت و روضہ منورہ حضرت جنت انبیا کی گیا اور نذرین گذارنیں اور اوس بچے سے پہلے طواف روزہ تبرک بخشش کی شایع شد نظام الدین چشتی کے گیا اور ہمداد بہت کی آخوند سے دولتیا لے کو آیا کہ سلیم گڑھ میں مرت ہوا تھا تیسویں جمعہ کو تمام ہوا جو اس مدت تھا کہ پرنسپال کو موافق حکم کے خلعت کی بھی عرض ہوئی کہ بہن بہت جمع ہو گئے ہیں روز شنبہ غرہ آذر ماہ الہی کو چیتے کے حکم کے واسطے سوار ہوئے پھر وہیں درمیان ماہ کے اوٹے بہت بڑے سربے میں مانند نیلے تھے ہوا کو نہایت سرگرداں اس دن تین ہرن پکڑا گئے اور پھر چھیلے ہرن شکا کے پسرے کو چوبیس چیتے پکڑا گئے اور وہ فرزند شاہجہان نے ہندو سے مارے جو چھیلے ہرن پکڑا گئے پانچویں کو شاکس شکا رہے روز مبارک شنبہ چھیلے کو سید بہوہ بخاری نے کہ ساتھ حکومت دار ملک دہلی کے شخص تھاتین باغی اور اٹھارہ گھڑا لے گئے اور اور اجناس نذرین ایک باغی اور دوسرے اجناس قبول کیے اور باقی اوس کو بچھا ہا شمع خوشی فضا رہنے پر گناہت میوہ کا رات طے سعادت استعلا جوسی کے آیا روضہ مبارک شنبہ تیرہویں تاریخ تک گرد فواج پالم کے چیتے کے شکا میں شمول رہا تین بج عرصے بارہ روز کے پھر سوچا جس پکڑا گئے اور دہلی کو مراجعت کی حضرت نے عرش شہبانی کی خدمت میں سنا تھا کہ جس ہرن کو کھیتے کے بچے سے حسن حاصل زمین باوجود کچھ صدرہ اوس کے ناخون اور داتوں کا ہرن کو نہ پونجا ہو تب بھی زندہ رہتا اور کاکالات سے ہوا سینے اس شکا میں واسطے دسپے کے چند ہرن خوب صورت قوی ہیشہ کو پہلے بچے صدرہ ناخون و دندان کے چیتے کے بچے سے چھڑا کر فرمایا کہ حضور میں تمام اظہار عجز و ارادت سے انکو گناہ دیکھیں ایک رات دن آرام و قزوس اپنے حال میں رہے دوسرے دن تغیر فاض اوس کے حالات میں مظاہر ہو گیا مستویں کے مانند دست و پلہ بجا مارا گرنے اور ٹھٹھنے کے بہت کچھ تراق فاروقی اور اور مناسب دوا میں دین کسی نے اثر کیا اور پھر اس کیفیت کے ساتھ رہ کر جان دی اسی تاریخ میں خبر ناخوش ہوئی کہ فرزند کلان شاہ روزیہ کے نے اگرہ میں ودیعت حیات کی سوئی پھول کے مانند ہوا تھا اور وہ فرزند اس سے نہایت محبت رکھتا تھا اس خبر دلخراش کے سننے سے معلوم کیا کہ وہ بہت اندہ ہنا کہ ہو کر سہ طاقت ہو گیا اور سینے ایک غایت نامہ واسطے تسلی اور دلجوئی اوس کی کے بھیجا اور ناسور دل اوس کے ساتھ رحم لطافت اور عنایت کے دوا کی اسید کہ خدا تعالیٰ صبر فرماتے کہ اس قسم کے ماجوں میں سوا صبر اور شکیبائی کے اور بغیر بہتر نہیں ہوتی روز جمعہ چودھویں کو موافق التماس آغا خان کے اوس کے مکان گیا میں اوس کو نسبت سبقت خدمت سورتی کے ساتھ اس دودان کے متحقق ہوا کہ حضرت عرش شہبانی انارند رہا نہانے جب وقت کہ میری شادی کی آغا خان کے ہمیشہ میری شاہزادہ خانم سے لیکر بیچ خدمت محل میرے کے میں فرمایا اوس روز سے تین تیس برس بچہ کہ میری خدمت میں ہر مین اوکی خاطر بہت کرا ہوا اور انصوفی اخلاص سے خدمت سلسلہ جاری کی کی جو کسی سفر میں ملازمت میری سے وہ آپ سے محروم نہ رہے جو عمر رسیدہ ہو گیا التماس کیا کہ اگر کم ہووے دہلی میں رہ کر جو کچھ عمری ہر دو کا گوئی میں صرف کروں کہ اب محکمہ طاقت چلے پھر کی نہی اور آمد رفت سے تکلیف ہوتی ہر اور سعادتمند کی سب سے یہ جو کہ حضرت عرش شہبانی کے ہم عمر میں غرض اسودگی انکی منظور فرما کر دیا

کہ دلی میں رہیں اور وہاں اپنے واسطے ایک باغ اور تہہ اور تہہ بنوایا ہر مدت سے اوسکو ہوائی بہن القیہ رعایت خاطر اوس قدیم اہل خدمت کی منظور کھراڑے کے مکان پر گیا اور سید بہوہ حکم شہر کو تاکید کر دی کہ سچ کو لازم خدمت گذاری اور خاطر داری انکی کے اس قدر تاکید کرنا کہ کوئی قسم کا غبار گشت اس کے دل پر بیٹھے اسی تاریخ میں راجپوت داس کا منصب دودھاری ذات اوتین سو سوار مع اصل و اضافہ مقرر کیا جو سید بہوہ نے خدمت فوج داری دلی کی جیسا کہ چاہیہ انجام دی اور سب آدمی وہاں کے اوسے خوش بہن موافق قرینہ سابق کے محافظت اور حسرت ملی کی اور فوج داری اطراف کی تمام شاہراہ کے مقرر فرمائی اور منصب نہاری ذات اور چھ سو سوار مع اصل و اضافہ سرفراز کیا اور ایک ہاتھی مرحمت کر کے رخصت کیا چند جوین کو میرزا دالی کو منصب دودھاری ذات دودھار سوار اور علی اور باقی دیکر صوبہ دکن پر تعین فرمایا شیخ عبدالحی محمد دہلوی کے کمال فنی اور ادب بات حادت سے ہر اس نے مین دولت مازست کی حاصل کی ایک کتاب تصنیف کی تھی شامل اور احوال شائع ہند کے نظریے گذری طوطی رحمت کچھنی ہر مدتوں سے سچ گوشہ دلی کے بطریق توکل اور تجربہ کے لبر وفات کا نثری موزن بزرگ کی صحبت اوسکی خلی ذوق سے نہیں قطع قسم کی محبت کی ساتھ دلتوازی کر کے رخصت فرمایا سولہ سو لوہن کو دلی سے کوچ کیا ایک سو کن کو رگڑ کرانہ مین نزدلی ہوا یہ وطن مغرب خان کا ہجر آب و ہوا اسکی مستدل اور زمین قابل ہر خان مانگہ نے اور جنگ باغات اور عمارت بنائے تھے جو کہ ترقی یافتہ باغات کی سنی دیکو اوسکی سیر کی رغبت نہونی بامیوں کو کس اہل محل اوس باغ کی سیر سے محفوظ ہوا مین بے تحلف ایک باغ ہجر ٹرا اور دشین گردا اوس کے دیوار پختہ اور کیا ریون اور جھوتوں کا فرش بنایا ہوا یہ باغ ایک سو چالیس ہیکہ کا ہجر اور درمیان مین اس کے حوض بنائے حوض دو سو چوبیس گز اور ستر دو سو گز کا درمیان حوض کے چوہرہ ہاتھی پائیں گز کا مربع اور کوئی درخت گرم سرد مین کہ اوس باغ مین نہو درخت میووں کے جو ولایت مین ہوتے بہن یہاں تک کہ مثال لبت کا سیر و شاہاب اور سرد خوش اندام اوس باغ مین دیکھے اور اب تک اس خوبی و لطافت کا سرور نہیں دیکھا حکم دیا کہ کل درخان سرد کو گین مین سو درخت ہوئے اور جو کہ حوض کے عمارتیں اسی دل پسند اور مناسب بنی کہ گویا ابھی میار سوئی بہن خیر خان کہ خلع احمد گین واسطے حراست کے تھا ساتھ منصب ڈہلی نہاری ذات اور چھ سو سوار کے ممتاز ہوا اللہ تعالیٰ نے فرزند شاہجہان کو ایک لگا صیدہ آصف خان سے کرامت فرمایا ہر مہر نذر کر کے التماس نام کا کیا انکیش نام رکھا امید کہ قدم اور کا اس دولت پر مبارک ہو اور مبارک شنبہ تالیس مین کو مقام ہوا چند روز شکا ر جزا در توغدری سے محفوظ ہوا ہر زہر کو تلو یا ہوا اور سیر جاگہ گری ہوا اور خیر املق آدہ ہوا دوسرے ہوا توغدری کلان ایک باچہ جو بڑے زیادہ نکلا باچہ مین دی ماہ آئی کو مقام اکبر پور مین کشتی سے اور کر راہ خشکی سے پہلے اور گارہ سے منزل نہ کو تک کہ درمیان دو کوس پر گنہ بڑے کے واقع ہوا ایک سو تیس کوس براہ دیکر کا کوٹوالے کو س راہ خشکی کے ہوئے چوتیس کوح اور سترہ مقام مین یہ مسافت طعی کی سوا اس کے ایک مہنت شہر کے نکلتے مین اور بارہ روز باہل مین واسطے شکا ر کے توقف کیا تھا اسی تاریخ مبارک طاعت کے پر گنہ ہوا سے اگر دولت زمین بوسی کی پائی اور سو مہر اور سو روپہ نذر کیے پھر اوس دن سے گیا رہو مین تک بار کوح ہوا اور مبارک شنبہ تالیس کو میر باغ صہر سے خوش وقت ہوا وہ بھی ایک باغ قدیمی ہوا اور درخت پرلے بہن تازگی پہلی سے نہیں رہی تھی لیکن غنیت سے خواجہ بیکہ کہ نہ رخصت و عمارت مین ہما ہر کھن واسطے اس باغ کے پہلے کوح اگر بے کر وری سہنہ کار کے بھیجا تھا اور انظر تاکید کی کہ درختوں کس کو دور کر کے نئے پودے اڈی تیکہ لگا دے اور عمارتوں اور حمام وغیرہ کو درست کر دے اسی تاریخ دوست بیک کہ لکھنویں عبد اللہ خان کے سے ہر ساتھ ہفتہ صدی ذات اور پچاس سوار کے سرفراز ہوا اسطرح حسین ولد وزیر خان شہرہ صدی ذات اوتین سو سوار کے ممتاز ہوا شیخ قاسم ساتھ خدمت صوبہ دکن کے رخصت ہوا اور بیسویں مبارک شنبہ کو حسب التماس فرزند سادہ و متند شاہجہان کے مین اور کے مکان مین تشریف لے گیا جشن ولادت فرزند کا آہستہ کیا تھا پیشکش لایا اوس مین سے ایک شمشیر نیم ہر کہ قبضہ اور شہزادہ سلطان اوس کا نیم فرنگ سے بنا تھا انبنتہ بہت پاکیزہ اور دل پسند تھی دوسرے ہاتھی ہر کہ راہہ بکلا دہر برہان پور کے نے اوسکو نذر کیا تھا

جو وہ باقی خوب صورت اور خوش ہوا ہی داخل فیضِ خاص ہوا کل قیمت پیشکش مقبول شدہ کی ایک لاکھ اور تیس ہزار روپیہ دی اور قریب چالیس ہزار روپیہ کے اپنی والدات کو غنہ دیا وہ دن دھون سیدیا زید بناری فوجدار و سوبہ بکر تھے ایک کس رنگ کے بچہ سہارے بکر لگا ہوا تھا پیشکش بھیجنا کھانا نہایت پسند آیا بکر سے مار غریبازی بہت دیکھے تھے لیکن رنگ اس بنگ نہیں دیکھا تھا فرمایا بیٹے کے بری بکری سے لگا کر کیا کہیں نہایت ہو جاوین اور بچے پر اس ہون سید بایزید کو منصب ہزاری ذات اور سات سو سوار کا مرتب کیا تیسویں کو مقیم خان کو ساتھ خلعت اور سپ و فیل اور کپڑہ مصر کے سرفراز کے واسطے صوبہ مبارک کے مقرر فرمایا اونیویں کو لہ آب میاہ چرشین فرزند شاہجہان کا آگستہ ہوا اسی روز راجہ بکریات کے ساتھ محاصرہ قلعہ کا لگو کر کے مشغول تھا واسطے عرض بیٹھے مقدرات کے موافق حکم کے دگاہ میں آیا اور سعادت آستان بوسی کی پائی تھیں کو فرزند شاہجہان واسطے دیکھنے عمارت دولت خانہ کے کہ نئی بنی تھیں دس دن کی خدمت لیکر لاہور کو گیا تھا راجہ بکریات ساتھ عنایت خوجا خاصہ اور خلعت اور گھوڑے کے سرفراز ہو کر واسطے خدمت محاصرہ قلعہ کا لگو کر کے پھر گیا روز کہ شنبہ دوسری تاریخ ماہین کو باغ کا نو سواتہ دودھ موکب مسود کے آگے سکی پنا ہوا اسی زمین پر حضرت عرشِ ایشیانی نے اور تختِ خلافت کے جلوے فرمایا ہر جو خبر نزدیک پہونچے خان عالم کی بیچ درگاہ کے پونچے ہر روز ایک آدمی کو واسطے سرفرازی اوسکی کے برسم استقبال بھیجے طرح طرح کے مراسم اور نوازشوں سے پائے عزت اور منزلت اوسکے کا بلند کیا اور عنوان فرافون کو ساتھ صریح بابت بدیدہ مناسب مقام کے نسبت پیش کر ساتھ عنایات پیشمار کے مخصوص کیا اور نصین میں عطر ہر گاہ گری بھیجا اور مطلق زبان قلم پر آیا اسے بسویت فرستادہ ام بوسی خوش ملکہ آرم تراز و ترسوی خوش بہ روزگار شنبہ تیسری کو خان عالم نے باغ کا نورین ساتھ سعادت آستان بوسی کے سرفرازی پائی سواشرنی اور ہزار روپیہ بطور نذر کے لایا اور پیشکش اپنی پھر گندہ نیکا نیل ایک ایلی شاہ عباس بھائی میرے کا ساتھ اسلئے شاہی اور نفائس اوس پر یا سکے کہ برسم سوغات کے بھیجے تھیں پونچا اور جو عنایتیں کہ باہر نذر کو رسلے ساتھ خان عالم کے فرامین اگر تفصیل اوسکی مرقوم ہو تو عمل اور پر سائنے کے ہو گا ہمیشہ بیج محاورات کے خطاب کرنے اور خطہ ہر خدمت سے جدا نہ کئے اور حسب اتفاق اگر اجاں تارک دن بارات کو اپنے مکان میں بسر کرے تو بے تحفظانہ اس کے مکان پر تشریف لے جاتے اور وہ وہ حد سے اظہار محبت کا کرتے ایک دن فرخ آباد میں شکار فرم کر طرح بڑی خان عالم کو حکم تیر اندازی کا دیا مٹا راہیہ ازراہ ادب کے کمان ساتھ دوتیر کے آگے لایا بادشاہ نے پیاس تیر اور ترکش خاں سے عنایت کیے حکم آتھے ان تیروں میں پیاس تیر شکار پر پونچھے اور دودھ کی گے بھڑاتی خاص ملازموں کو حکم تیر اندازی کا فرمایا اکثر خوب ماہر تھے ان میں سے ایک محمد یوسف قراول نے ایسا تیرا مارا کہ دھوکے سے پار نکلا حاضران محل نے بے اختیار آفرین کہی اور وقت رخصت کے خان عالم سے ہنگام ہو کر بہت مہربانی کی اور بعد اس کے کہ شہر سے باہر آئے پھر اوس کے حیرے میں تشریف لاکر غدر کیے اور دواغ کیا نفائس اور نوادر روزگار سے جو کہ خان عالم لایا تا بذاتِ طالع اوسکے سے تھا کہ ایسا سخت ہاتھ آیا مجلس جنگ صاحبقران کے ساتھ تیش خان کی اور شبستان حضرت اور اولاد ہجا و اور امر اور عظام کی جو اس جنگ میں ہمارا رکاب تھے کھینچی ہو اور ہر صورت میں لکھا تھا کہ یہ تصویر فلانے کی ہر اور یہ مجلس دوسو چالیس تصویر دن کی تھی اور مصور نے نام اپنا خلیل میرزا شاہ سخی لکھا تھا کام اوس کا نہایت بخیرے اور عالی تھا اور ساتھ قلم و شاد ہزار کے مناسبت اور شایست پوری لکھا ہر گز ان کا نام مصور کا لکھا نہ تھا تو کمان ہوتا کہ لکھا ہزار کا ہر اور جو حساب تاریخ کے وہ پیشتر ہر اور غالب ہر کہ ہزار اور اسکے شاگردوں سے ہو یہ عمدہ تھا کہ کتاب شاہزادہ اسماعیل باضی بادشاہ شہت کے سے میرے بھائی شاہ عباس کی سرکار میں آیا تھا اور صادق نام کتاب برادر نے چوڑا کر ایک شخص کے ہاتھ بھیجا حکم الہی سے اصغنان میں یہ مجلس خان عالم کے ہاتھ آئی اور بادشاہ کو بھی خبر پونچی کہ اوس کو ایسا عمدہ ہاتھ لگا شامے واسطے ملا خطے کے خان عالم سے طلب کیا خان عالم نے بہت چاہا کہ لطافت بیکل کے ساتھ ملا دیوے لیکن جو بہت مبالغہ فرمایا چاہا بادشاہ کی خدمت میں بھیجا وہ بادشاہ نے دیکھتے ہی چپکے اور دن بھر ایک اپنے رکھی پھر حقیقت حال اوسکی خان عالم سے ظاہر کر کے اشارہ کیا کہ واپس کر دی اور جس وقت کہ کہنے خان عالم کو طوط

عراق کے بھیجا بشن کوس نام مصور کو کہ پنج شہر کی کیتی روزگار سے عجماء خان نمکر کے کہا شہید بادشاہ اور عمدہ ہرے دولت کو  
کی کھچو لاوے اکثر شہید کیجی لائے جو بنی ادکی نگر سے گذرین خصوصاً شہید بادشاہ میرے برادر کی خوب چینی تھی چنانچہ ہر ایک کو بندوں باگا  
ادکی سے دکھائی گئی عرض کی کہ خوب چینی گئی ہر اسی دن قاسم خان نے مع دیوان اور بخشی لاہور کے دولت زمین دوسری کی بائی بشن داس  
ساتھ عنایت نیکل کے سفر فراہم بابا خاجہ جو ملکین صوبہ تہہ ہارے ہر ساتھ منصب ہاری ذات اور سارے پانچو سوار کے سر بند ہوا۔  
چیمو کو ملا المہای اعتماد والدہ نے اپنے لشکر کو سامان دیا اور جو یک ضبط صوبہ پنجاب کا چ عہدہ دلاوے اوکے کے مقرر اور سرحد کوستان  
مین جاگزین مقرر رکھتے ہیں پانچہ راہو راسنے لائے اور جو وسعت کشمیر کی اوس قدر زمین کو محصول اور کاسا کو جماعت کے کہ ہمیشہ  
ملازم ہو سکتا ہل رہین وفا کرے اور نہ خیر قصد ریاات جلال کے سے نفع غلات وجوبات کا بد بڑا ملے گھٹ جانا ہر اس کو سطر نظر  
خلائق کے حکم ہوا کہ جو لوگ کہ ہزارہ رکاب ہیں سامان آدمیوں اپنے کا درست کر کے ہوا فوج ضرورت کے خھوٹے سے آدمی چھڑا رکھیں اور  
باقیوں کو طرف محال اور جاگیر وں اپنے کے رخصت کرین اور اسی طرح چچ خٹخت چاچا یون اور شاگردیشیوں کے نہایت تاکید اور چٹا  
مرعی رکھیں روز مبارک شہنہ دسویں کو فرزند اقبال مسند شاہجہان نے لاہور سے اگر حالات قدیموئی کی حاصل کی جاگیر قلعان کو ساتھ خلعت  
اور سپ اور فیصل کے سفر فرار کے مع برادر وں اور فرزندوں کے طرف صوبہ دکن کے رخصت فرمایا اسی تاریخ طالب آئی نے ساتھ خطاب  
ملک اشرف کے خلعت امتیاز کا پناہ اصل اوکی عامل سے ہر کچھ مدت نزدیک اعتماد والدہ کے رہا جب ترتب جن اوکے کا ہم عصر وں بزرگ پانچ  
سلک شعراے باہی تخت کے مشک ہوا یہ جدیدیت اوکی مین سے زغار بہت جنت برہانت ہوا کہ گل بہت توازش شاخ تازہ توانہ دلب  
از گلشن چنان سیم کہ گونی دے دمان ہرچہ روزے ہو پوچھ دے عشق دراول و آخر بہ ذوق بہت و سلام دین شہر امیت کہ ہم پوچھ و ہم  
خوش است کہ گرسن بجای جو ہر آئندہ بودے دبی روزگار توبہ کی نوہے دے دلہ ام کے دے پرستی دے کی روزگار توبہ  
مستی و چودہویں کو یسین پسر سلطان توام نے باج کی پیش کی رہا مکی گردیکہ ترانظر دمان ہرچہ آب ازین سرحد سلیمان ہرچہ  
گر خاک درت باستان بشارتہ از دی عرق جبین شاہان ہرچہ دے اس وقت رباعی چڑھی چکو نہایت پسند آئی اپنی بیاض مین گئی  
سے نہرم ہرق خوچشانی کہ چہ شد و خوزری کہستین فغانی کہ چہ شد و ای محافل انانکہ تیخ ہرچہ توبہ کہ وہ حکم بشارتہ تابا نے کہ چہ شد  
طالب اصل مین مہمان کاہی آقا زحمانی مین لباس تجرید و قلندی کشمیر مین گیا اور خوبی جا اور لطافت آب و ہوا سے شیفہ اوس ملک کا ہو  
توطن اور تامل اختیار کیا بعد فتح کشمیر کے کچھ خدمت حضرت عرس شہبانی کے سپہکندہ ہارے دھاک مین مہملک ہوا آب عمارد کی توب سربا  
کے ہوئی اکثر مین بازاغ خاطر ہو کہ عہدہ فرزندوں اور متعلقون اپنے کے ساتھ دعای دولت ابقون کے مشغول ہرچہ عرض ہوئی لاہور  
مین شیخ محمد میر نام ایک درویش ہرچہ اصل اوکی ہندی نہایت فاضل و متواضع و مبارک نفس و صاحب حال ہرچہ گوشہ نشین و درخت مین بیٹھا ہرچہ  
سے غنی اور دنیا سے شستی ہرچہ اسلے خاطر حق طلب ہے ملاقات اوکی کے آرام پایا اور سطرے دیکھے اوکے کے عجب ہوا ولیکن لاہور  
جانے سے معدد تھا ایک رتھہ چچ خدمت اوکے کے لکھن شوق باطن ظاہر کیا وہ غریبا و جو دگر مین اور ضعیفی کے صدر راہ کیجی کہ شریف  
لئے اور بہت دیر تنہا اوکے ساتھ بیٹھ کر صحبت کامل رکھی اچھی ذات شریف اوکی اس زمانے مین نہایت قیمت اور عزت ہو جو دگر اس  
نیاز مند نے خودی سے باہر اگر ساتہ اوکے صحبت رکھی اور بہت سخن عالی حقیقت اور معرفت کے سے بہت چاہا مینے کہ کچھ بطور  
نیاز گذارون لیکن چو پایہ ہمت اوکی کو اس سے بلند نہ پایا دل نے واسطے انہار اس مطلب کے رخصت دی پوست آہو سفید دے سطرے حاکم  
کے دیکو دیا فی الغر و دواع ہو کر طرف لاہور کے شریف لے گئے تیسویں کو چچ حوالی دولت آباد کے نزول ہو کہ اقبال کا ہوا ایک رشک  
کی باغبان کی نظر آئی ساتھ ہو چوچون اور پیش انہو سیاہ مقدہ راکی تبھے کے اور درمیان سینے کے بھی بال اوکے ہوئے لیکن

پستان بقی خیال کیا ہے کہ یہ لوگ کھنڈر کے کھنڈر میں ہو کر رہیں اور یہ دلیل ہے کہ کسی چندھو تون کو ہمارے حکم دیا کہ لوگوں کو  
 لیجاوین اور حقیقت حال اسکی دریافت کرنیاملا کہ دفعی ہوا اور معلوم ہوا کہ اسیدین اور دوسری عورتوں میں سرسوقاوت نہیں باعث عجبیات  
 کے اس نامہ اقبال میں لکھا گیا بعد مبارک شنبہ چوبیسویں کو باقرخان نے پٹان سے آکر قدوسی کی اور اوراق گذشتہ میں لکھا گیا  
 کہ الہ داد ولد جلال باریکی نے لشکر کھڑا کر کے فرہار کو راہ اور بارکی اختیار کی اس اثنا میں نادم ہو کر معرفت باقر کے اعتماد والدہ سے التجا  
 کہ سفارش میرے گناہوں کی کرن موافق اوکے التماس کے حکم ہوا کہ اگر فضل اپنے سپینان بچہ اور سونہ اسید کا جج درگاہ ہمارے کے لایا  
 خطا اوکسی مسات کی گئی اسی تاریخ باقرخان اوکو درگاہ میں لایا از سر نو بواسطہ سفارش اعتماد والدہ کے انما تجاوت اور غمازہ خط کا  
 ناصیہ حال اوکے سے ساتھ پانی عفو کے دھویا سنگرام زمیندار جو ساتھ خطاب باجلی اور منصب ہزاری ذات اور پانسو سوار اور عنایت  
 ہاتھی اور خلعت کے سرفراز ہوا عنایت خان فوجدار کیا نہ دو آب ساتھ منصب آٹھ صدی ذات اور پانسو سوار کے ممتاز ہوا جو حکام  
 ساتھ منصب ہفتہ صدی ذات اور ڈو بالی سوار کے سر بلند ہوا اتقن بیگ ولد قاسم کو منصب پانچ صدی ذات اور تین سو سوار محرم ہوا  
 خان عالم کو قبل فاضل تلامذہ عنایت کیا اسی منزل سے باقرخان کو ساتھ منصب ڈوہ ہزاری ذات اور پانسو سوار کے متفرق کے پہرہ پوری  
 کو رخصت فرمایا اٹھایسویں کو برگزیدہ کی روپر کن نہ بھٹ کے واقع بچہ محل نزول کو یک اقبال کا ہوا جو کوہستان شکا گاہوں مقررہ  
 بچہ موافق حکم کے قراولوں نے پہلے آکر گھیر لیا اور کھڑا روزم شنبہ فرہار ہندو بڑا الہی کو جو کوس کی مسافت سے لشکر کو ہما کھانے  
 اور روز مبارک شنبہ دوسری تاریخ کو اندر گھیرے کے لایا کہ سواک ہماڑی بکسے اور چکارے لشکر ہوئے سعادت خان جو ایک رت دراز  
 سعادت قدوسیوں سے محرم تھا بموجب التماس اوکے کے حکم دیا کہ اگر درستی اوس مہم کے سے اطمینان حاصل کیا ہوا کسی اور کھانڈ  
 اور سفارش نہ تو فوج کو بچہ تھانہ عبات کے چھوڑ کر جدیدہ متوجہ درگاہ ہووے اسی روز سعادت استان بوسی سے شرف ہوا اور سو مہر گذشتہ  
 خان عالم ساتھ منصب ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کے سرفراز ہوا حقان اس حال کی عرضی نور الدین قلی کی راہ پنج سے چوبھی لکھا تھا  
 کہ لکھا یوں کو حتی الامکان ہوا ہوا یوا اتفاقاً چند رات دن بارش ہوئی اوکو قتل پر ساتھ بلندی تین کر کے برت پڑی اور اجمعی رہی بچہ اگر باہر  
 پہاڑ کے ایک ماہک توقف کرن تو عجب ہر راسے سیرے والا دشوار نظر آتا ہے جو غرض اس قصد سے دیکھنا سو مہر ہزار اور شکوہ زار کا  
 توقف کیا اور راہ بجلی اور دستور کے کج ریاات اقبال کا اتفاق بکرا میری کو درباری بھٹ سے عبور ہوا باجو دیکر بائی کرنگ تھا لیکن جو نہایت  
 تندہا تھا اور لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی حکم فرمایا کہ بائیس زخمیر شیل لیا کر کساب لوگوں کا اقرارین اور جو آدمی ضعیف فاقواں ہوں وہ بھی  
 عبور الفین کرین تا آسیت دن وال سے محفوظ رہیں اسی تاریخ نہ فوت ہوئے فاجہ جہان کی پونجی وہ بندہ ہی قدیم اور مذکورہ اردن راز شاہ  
 سے تھا اگرچہ آفرین ملازمت میری سے جدا ہو کر گئے دن بیچ خدمت حضرت عیش آشیانی کے رہا جو اوس سے کچھ خطا نوبی تھی دیگر اوقات گدا  
 چنانچہ بعد جلوس کے وہ رعایت کماؤ کے خیال میں بھی تھی اوسکے ساتھ فرانی گئی تھی یہاں تک کہ ساتھ منصب ہزاری ذات اور تین ہزار  
 سوار کے سرفرازی بخشی اور شیع احوال اوکسی چند قریبات سے اسنے اقبال میں لکھی گئی عمدہ عمدہ حدیثین کین کام میں بہت کہہ کھتا تھا کب  
 قابلیت اوکے تھا اور ذاتی اور دوسرے فریبات سے کہ میرا یہ جو ہر انسانی کا ہوتا ہے نصیب تھا اسی راہ میں ضعف دل بہم پہنچا چند روز  
 باوجود ضعف اور بیماری بدن کے بچہ پر کاب سعادت ماب کے راجب ضعف زیادہ ہوا کلا فور سے رخصت لیکر لاہور گیا اور وہاں ساتھ  
 اصل طبع کے فوت ہوا چوتھی تاریخ قلعہ رتھاس میں نیمہ ہوا قاسم خان کو ساتھ عنایت اسپ خوش شہر و پریم نرم فاضل کے سرفراز کے طرف  
 لاہور کے رخصت کیا باجمہ سرہاء واقع قاسم شہر شگوفوں کی گئی اسی منزل میں تہو بہم پونجی گوشت اسکا کبکسے لہذا فریاد پانچون کو میرزا  
 ولد میرزا رحم ساتھ منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے ممتاز ہو کر رتھ مہر دکن کے مقبرہ ہوا خواجہ عبداللطیف قوش بک بھی ساتھ منصب

ہزاری ذات اور چار سو سوار کے سر فراز ہوا اس زمین میں ایک پھول مانند سفید اور باہر سرخ اور بیضے اندر سرخ اور باہر زرد نظر آیا فارسی میں ناکہ کہتے ہیں جیسے کنول مخصوص آب چرای طرح پھل کنو مشورہ پھل پھل ہندی میں زمین کو کہتے ہیں روز مبارک شنبہ ذوق معنی ملاوضان حاکم کشمیر کی خبر سلطان فتح شستواری کی ہوئی تفصیل اس اہمال کی بعد اسکے لکھی جا چکی زبان حرمت عنوان ساتھ خلعت خاصہ اور خرم صانع کے جھکے معمول ایک سالہ ولایت مفتوحہ کا برے اس پندیرہ خدمت کے عنایت ہوا جو دو مہینہ کو مقام حسن ابدال میں منزل کی جو کیفیت راہ اور منزلوں کی سفر کامل کے ضمن میں لکھی گئیں اب دوبارہ لکھی جا چکی اور اس جاسے کشمیر تک منزل منزل لکھا جا چکا الٹا راہمہ تعالیٰ اوس تاج سے کہ پیچ چھوڑ کر پورے ساتھ مہاراجہ کی اور غیرت کے کشتی سے باہر آئے حسن ابدال تک ایک سو اچھتر کروہ مسافت پیچ عہدہ اور خرم صانع کے اوتار کو جو اور ایک مقام میں ملے جو اس منزل میں چھپنے پر آب اور حوض نہایت لطافت میں واقع تھا دو روز مقام فرنگر روز مبارک شنبہ بدوین تابع کو جشن وزن قمری نے ترتیب پائی سال بچاؤ و سوم قمری حساب سے عراس نیا گزند دگاہ آگئی کا شروع ہوا جو اس منزل میں کوہ اور تل اور شیبہ و فراز بہت دیدار تھا اور دفعہ بدوین شکر نظر کیا کا دشوار تھا تو قمری کا کہ حضرت مریم الزمانی ساتھ دوسری بیگم کے کہنے دن توقف فرما کے ساتھ آسودگی کے تشریف لادیں دارالہمام اعتماد الدولہ و صادق خان بخشی و امارت خان میر سلمان ساتھ ملا بیویات اور کارخانہ کے عبور کرین اور اسی طرح رستم مزای صفوی اور خان اعظم اور ایک جماعت نے ساتھ ہندوں کے راہ پنج سے رخصت پائی اور موکل اقبال جریدہ ساتھ چند لوگوں منظور با قریب اور حیدرنگاروں ضروری کے روز جمعہ تیرہ کو ساٹھ تین کوں کوچ کر کے سلطان پور میں منزل کی اسی تابع خیر فوٹ رانا ام سنگہ کی پونچھ کہ اوپر میں ساتھ اجل طبع کے مسافر راہ عدم ہوا جگت سنگہ پوتا اوپر ہم سنگہ گیا اسکا ملازمت میں رہتے تھے ساتھ خلعت کے سر فراز ہوئے اور حکم ہوا کہ راجہ کشن داس زبان حرمت آمیز ساتھ خطاب رانا اور خلعت اور پہ پہ دیل خاصہ کے واسطے کنو کر کے لیجا کر ہم قمریت اور نہایت کی پیش پونچا دے یہاں کے لوگوں سے معلوم ہوا کہ بغیر برسات کے کہ ہرگز انرا بریج کی کانین ہوتا ایک آواز مانند کہ جسے اس پہاڑ سے آتی تھی اور اس پہاڑ کو گرج کہتے ہیں ہدایک دوسال کے البتہ ایسی صدا ظاہر ہوتی تھی اور اس بات کو مکرر خدمت عرش آشیانی کے بھی ساتھ تھا اور خالی عجائب سے یقین تھا اس لیے لکھا گیا واللہ اعلم بالصواب اٹھارہ دن کو ساٹھ چار کوس چکر موضع سبج میں منزل کی اونیسویں کو پورے چار کوس چکر نوشہرہ میں پونچے کہ داخل و مخدوم رجب زمین سر نہ کہ جہان تک نظر پہنچتی تھی گل محل کنول نگفتہ تھے نہایت پسند آئے بیویں کو کوچ کر کے موضع سہل میں بٹھارے اور مہات خان نے موضع آلات و اقامت جاہر برابر ساتھ ہزار روپیہ کے پیشکش کیے اس زمین میں ایک پھول مانند پھول تھی کے جو لیکن اوس سے چھوٹا اور دھشت اور کاشل دھشت در دالو کے نظر آتا جو پھولوں اور سکے کا ایک پھول معلوم ہوتا تھا اور نہایت خوشبودار تھا اکیسویں کو تین کوس مل کر کے موضع ہالکی میں اوترے اوسی روز مہات خان کو داسل خدمت نگاہ کے رخصت فرما کے اسب دیل خاصہ اور خلعت مع پوتین مرحمت کیا بائیسویں کو مینہ برسا وقت سحر کے برف پڑی جو اکثر راہ بند تھی پانی سے لغزیر کی ہم پونچھ جافورا عجم جگہ گرسے چھڑا دے چھپیں زخمی فیل سرکار خاصہ کے لقمہ ہوئے اور بخت بارش کے دو روز مقام کیا روز مبارک شنبہ تیسویں کو سلطان حسین زیندار پکلی نے دولت زمین بوسی کی حاصل کی یہ زمین داخل پکلی جو رعایات سے یہ پونچھ اوس وقت کے کہ حضرت عرش آشیانی جاتے تھے اسی منزل میں برف برسی تھی اور اب بھی برسی اور درمیان ان چند سال کے اصلا نہ برسی بلکہ ابھی بھی کم ہوا تھا چوبیسویں کو چار کوس ملے کہ موضع سواد گرنی اوترے اس راہ میں ایک بہت تھا دھشت در دالو اور دھشت لو ماہا جگہ گتے تھے اور دھشت منور کے مانند سرو کے آنکھوں کو فوب دیتے تھے پچیسویں کو باہر پکلی کے مدنی افروز ہوا تیسویں کو خنکار کبک کر کے حسب التماس سلطان حسین کے اوسکے مکان میں تشریف لیا کہ پایہ عزت اوسکے کا جمعہ صون سے زیادہ کیا اور حضرت عرش آشیانی بھی پہلے اوسکے مکان میں تشریف لے گئے تھے قسم اپ و خنجر و بازوہ پیشکش کیا اسب و خنجر اوسکا دھشت کرینے فرمایا کہ بازوہ کو ستر ہوا



جس قدر دین میں ملاحظہ میں لگنا اور کسے سرکار پہلی پیش کس بیچ طول کے اور پچھل بیچ عرض کے پُر مشرق رکھو ہستان کشمیر مغرب رو ایک  
 بیارس جانب شمال گنوارو جانب جنوب گنگہ واقع ہے اس زمانے میں کہ صاحبقران گجیستان سے نفع ہندوستان کر کے طعن دالام لکھنؤ  
 کے عین اقبال پھیری کہتے ہیں ان لوگوں کو کہ ملازم رکاب تھے اس حدود میں مقام رحمت کر کے چھوڑ گئے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ ذات  
 ہماری خانہ کی نہیں جانتے کہ اس وقت میں سردار کا کون تھا اور کیا نام لکھا تھا اب لاہوری محض ہیں اور بولی لہجی ہی ہے اور وہیں  
 دھنڈو کی بھی ہے پھر ان کے شیشیا میں شہنشاہی زمیندار دھنڈو کا تھا اب وہ لاہور کا گاہم نسبت خوشی و قناری رکھتے ہیں لیکن جھگڑا اور دنیا دکلاہ  
 زمینداروں کا بھی ہمیشہ برسر حدود رہتا ہے اور وہ ہمیشہ دولت خواہ رہے ہیں سلطان محمود سپہ سلطان حسین اور شاہجہاں ہر دو بیچ ملازمت  
 میری کے پونچے باوجود اسکے کہ سلطان حسین ہفتا سالہ قومی طاہری میں اصلاً کچھ فرق نہ ہوا اور تاب و طاقت سوار فی اور تردد  
 کی جیسی کچا ہے ویسی ہی ہے اس جگہ خوراک لوگوں کی ہونہ ہے بہت مندتر اور سکونان اور بیچ سے بناتے ہیں اور سکو سکتے ہیں اور  
 جقدر پانی ہوا بھی ہوتی ہے اور اس سرگرداں ملک کے مونہ باندہ دو سال یا تین سال گھیرین رکھتے ہیں بعد از ان نلال اور سکا لیکو  
 آج بھی کہتے ہیں اور ابھی دس سال بھی ہوتی ہے اور اقل مدت اس کی ایک سال ہے سلطان محمود اس سرے کا سکا نہ تپتا تھا اور جہ جہ تپتا تھا  
 سلطان حسین بھی تپتا ہے اور واسطے میرے ختم اسے لایا ایک واسطے امتحان کے مینے بھی میں معلوم ہوا کہ کچھ جنگ بھی ملاتے ہیں خار  
 زبادی کے پھر اگر شراب نوشی کے بدل شراب کا ہو سکتی ہے نزد اور شفا لو اور امر و دہشت میں لیکن جو تربیت نہیں کرتے ہیں چھوٹے اور  
 ترش ہوتے ہیں گھر اور مکان دونوں کے لکڑیوں کے ہیں بطور اہل کشمیر کے جافور شکاری اور پے اور شہر اور گاؤں اور گاؤں ویش اور زرا و مرغ  
 پالتے ہیں اور لوگوں نے عرض کی کہ چند منزل اس محل آبادی کے غلہ وغیرہ لشکر کو کفایت کرے نہیں ہے حکم ہوا کہ پیش خانہ مختصر بقدر رحمت  
 اور کارخانہ ضروری ہمارے ایک فیوں کو تنصیف دین اور تین چار روز کے وقفے سے آوین اور توشہ راہ یوں اور ملازمان رکاب سے  
 چند آدمی چھانٹ کر باقیوں کو چھوڑا کہ سات سرکردگی خواہ ابو الحسن بخشی کے چند منزل تھیمے آتے رہن سات سو زنجیر فیل واسطے  
 پیش خانہ اور کارخانہ ضروری کے کی گئیں منصب سلطان حسین چار صدی ذات اور تین سو سوار کا تھا اب منصب اوکا چھ صدی ذات اور  
 ساترے تین سو سوار کا مقرر ہوا اور پھر موضع اور خلعت غلہ رحمت فرمایا ہمارے ضروری جو واسطے لگ لشکر بنگش کے مقرر تھا منصب اوکا اصل ذات  
 سے دوسری ذات اور ایک سو سوار کا حکم ہوا اور تیسویں کو سو ایا پج کو س جیکر بل ندی میں سکھ سے گذر منزل کی اب ندی مذکور کا شمال  
 جانب جنوب ہوتا ہے اور ندی دریاں کوہ دارو سے کہ ماہن ولایت بختان اور تبت کے واقع ہے کچلی ہے جو اس جگہ پانی اوکا دو شاخ ہے  
 واسطے عبور لشکر منصوب کے دو بل لکوی کے بنائے طول ایک کا اٹھارہ گز اور دوسرا چودہ گز اور عرض ہر ایک کل پانچ گز اور اس ملک میں  
 طریق جانے بل کا یہ ہے کہ درخت شاخدار اور پند پانی کے واسطے ہیں اور دونوں سرے اوکے ساتھ تھیمے کے باندہ ہر حکام و تہہ ہیں  
 اور چھتے چوب کے طے اور اوکے والے ساتھ بیچوں اور بیچوں کے مضبوط کرتے ہیں اور ساتھ تھوڑی مرمت کے سالہا سال رہتا ہے بقصد  
 باقیوں کو پیاب گذار سوار دیا وہ بل سے گنبد سلطان محمود نے نام اس ندی کا بن سکھ رکھا یعنی رحمت چشم تیسویں مبارک شہید کو سوار  
 تین کو سوار چکارا پر ندی کشنگا کے منزل ہوئی اس ماہ میں کوئل واقع ہے بنایت بلند ارتفاع اوکا ڈیڑھ کوں کا اور تبت بھی اوتا ہے اور  
 یہ ساتھ نام چھ رنگ کے مشہور ہے اور بل سے گذر ایک چشمدی نہایت لطیف اور پاکیزہ لب آب پر چند پیالے پیکر وقت شام کے منزل پر  
 پونچے ایک پل تھا قدیم ہے چون کہ طول اوکا ڈیڑھ گز عرض گز پانچ گز کے تھے حسب احتیاج دو سوار بار بار اوکے طیار ہوا اٹھلی  
 ترین گز اور عرض تین گز کو آب عمیق اور تند تھا باقیوں کو برہنہ چھوڑ کر سوار دیا وہ اور گھوڑے پل کے گز سے موافق حکم شہنشاہی  
 کے ایک سرے سے تھیمے جو پل سے نہایت مضبوط اور پتیلے کے لب آب طیار ہوئی تھی ایک دن تو بل آفتاب میں رہا تھا سمت خان کو

آگے روانہ کیا کہ واسطے تخت پر بیٹھنے اور بیماری ختم فرود کے زمین بلند عمدہ تلاش کو سے اتفاقاً بعد گذرنے کے پہلے سے ایک ٹیلا صاف لب آب پر تھا سنہرا درخت اور پائو کے ایک سطح پر گز کا گوہر کا کارفرمایان اتفاقاً قدر نے واسطے ایسے ہی دن کے طیار کیا تھا شام رات پہنچے فرود گز کے اور اپنے پتہ پر آگے تھے نہایت تسکین پر آمدن مکان مور تسمین و آفرین کا ہوا کہ شہنشاہ کی طرف جنوب سے آئی ہر بعد شمال کو جاتی ہر اور ندی بہت اور شرق سے اگر شہنشاہین ملک طرف شمال کے بہتی ہے +

## پندرہواں شہن نوروز کا جلوس مبارک سے

تحویل آفتاب کی بیچ کل دن جمیع کے پندرہویں تاریخ بیچ الاول و ثانیہ پوری ہو گیا گذرے سائے بارہ گھری دن کے کہ باغ ساعت نیم کی ہوئی میں واقع ہوئی اور پندرہواں سال جلوس اس پانزدہ سے ساتھ مبارک کے شروع ہوا دوسری کو چار کوس و نیم ہوا و چکر موضع کہین منزل ہوئی اس راہ میں فرزند شہنشاہ تھا لیکن کچھ تھکے طاوس اور تیر سیاہ اور لنگو کرج و لایت گرم کے ہوتے ہیں دیکھنے کے طاہر اسٹون بھی ہوتے ہوں گے میان سے کشیدہ ہر گاہ کہ تہہ اور کنارے دریا سے بھٹ کے ہر اور دونوں طرف کوہ واقع ہر اور تہہ سے پانی نہایت تیز و پر جوش و غروش گذر تا کہ کھسیا ہر جاتی ہوئی اور غور پھیل کر گریے اور سنگ آبی میں حرکت ہر تہہ کی کو سائے چار کوس چکر موضع میں پونچے رات کو جو سو راگہ کر گزتا ہر مولہ میں رہتے تھے ملازمت میں آئے وہ تہہ بارہ مولہ کی پوچھی عرض کیے کہ بارہواں زمین ہندی زرا خول کو کہتے ہیں اور مولہ جو گاہ اور جیلہ اوتا ہرند سے ایک اوتا بارہ ہر اور بارہ مولہ کہ کثرت استقبال سے بارہ مولہ ہو گیا جو چھ کو گھائی کوس چکر ہوا لباس میں اور تہہ سے جو پہاڑ نہایت تنگ اور دشوار گزار معلوم ہوتے تھے اور سبب هجوم کے عبور تکلیف سے ہوتا اس لیے معتقد ہو کر گزتا کہ سوا آصف خان اور چند شکار و نرندری کے کوئی سراہ رکاب ہمارے نہ بیٹے اور لشکر کو جسے ایک منزل پیچھے لا دین اتفاقاً شام سے ڈیرہ اپنا بیٹے اس حکم کے روانہ کر چکا تھا اپنے آدمیوں کو لکھا کہ میرے باب میں ادب احکم جو اتر جس جگہ تک کہ پونچے ہو وہیں ہر توقف کرو اور اسے ہر دون نے پیچھے کوئل ہوا لباس کے یہ خبر سن کر اسی جا ڈیرہ کیا جبکہ لشکر پیکر قریب ڈیرے کے اس کے پونچا ہر و باران بہت شروع ہوا ہر ایک میدان راہ ملی ہوا تھا کہ ڈیرہ اور اسکا نمایان ہوا طہور اس موہبت غلی کا اتفاقاً نیبی سے جان کر ہر اہل محل کیچہ منزل شام کے اور کر آسب سراہ ورف سے محفوظ رہے بھائیوں اور اس کے نے حسب حکم واسطے طلب اس کے کے آدمی دھڑائے جبکہ یہ غرہ اور کوٹھ اور ہاتھ یوں نے اور دیش خانے کوئل پر کار کہ تہہ تنگ کر دیا تھا جو سوار گذرنا دشوار تھا اس لیے نہایت شوق و ذوق سے پیادہ پاس رہا میں تیز لنگر کے دو گھڑی میں گھائی کوس سافت طے کر کے اپنے کو ملازمت میں پونچا یا اور زبان حال سے یہ بیت پڑھتا تھا آہ خیالات نہایت غم انگیز گشتم فہم + تجلعت بود در ویش رانگا جو چہاں درسد + جو کچھ اوسکی لبا طین موجود تھا نقد جس وصامت و دماغ سے تفصیل کہنے کے رسم پانڈا پیش کیا سب اوسکو جو کچھ فرمایا کہ متاع دنیا ہر چشم بہت میں صبح ہر جو ہر اخلاص کو ساتھ ہر ہاں گراں کے خیر ہر دن اس اتفاقاً کوئل اخلاص اوتا یہ بہت اوس کے جاننا چاہیے کہ مجھے بادشاہ نے ساتھ اہل حرم کے بچے اس کے گھر کے ایک رات دن آرام پایا پونچھن موضع گھائی میں منزل کی جو سر پر کہے تھا مستمندان کو حرکت کیا اور نصب دستار اصل و اضافہ ڈیرہ ہزاری ذات اور ڈیرہ ہزار سو راگہ اور کیا میان سے سرحد کشمیر کی ہر اوسا کوئل ہوا لباس پتھویر سپر بہت خان نے ساتھ افواج منصورہ حضرت عرش نشانی کے کہ راجہ جگن کو اس باب راجہ ان سکہ کا سرور تھا اورانی کی محی اسی روز ہر راجہ خان سپر ہر زرا تسم کی پونچہ کہ سب بہت میں غریب و فاقہ کا موہبت اوسکی ہر کہ حسب انکھ ایک منزل پیچھے اوتا تھا واسطے غسل کے دریا سے ڈکور بن گیا ہر او دیکر گرم میسر تھا اور لوگوں نے بہت سمجھا کہ ہر راجہ ایسے دیکھا محقق ہیں کہ ہر زمینیں ہر جا دین ملنا آپ کو چاہیے تھا ہر اپنے پیڑے پر غور کر کے ایک آدمی دوسرے وہ بھی پیرے میں نہایت جالا

بہت تیز بارہ

میرا ہیکر آپ کو دیکھیں لکھا اور پھر شروع کیا جو ساغر جہات اور سکے کا بادہ موت سے تھا اور دھڑلے لگایا تھامی سمجھنے لگا میرا خد ہاتھ پر  
 ناوے بیکار ہے اور غرق بحر فنا ہوا میرا رستم سننے اس خبر وحشت اثر سے جو کائنات اور تعلق اور محبت اور اس فرزند سے رکھتا تھا جانہ شکیبائی  
 چلک کر کے قیام ہوا اور میرا جیسے متعلقوں کے لباس ماتی پھرنا سرور پرچہ متوجہ ملازمت کا ہوا اور عروا کی جھپٹیں سالیقی فن بندوق میں گزار  
 رشید باپ اپنے کاٹھا سواری فیل وارا بہ خوب جانتا تھا منزل کو اکتراوات حکم ہوا کہ گائے فیل خاصہ کے سوار ہووے اور سپر چر  
 بہت چلاک تھا چوٹی کو تین کوس چلا کر موضع ریو زمین منزل ہوئی روز مبارک شنبہ سالوین کو کوئل کو اوارت سے عبور فرما کر موضع وجھ میں منزل  
 اقبال ہوا اور کوئل کو اوارت اور کوئلوں سے سخت تر ہوا کھون کو چار کوس ملے کے موضع بلن زمین ڈیرہ ہوا اس راہ میں کوئل کوئی تھا کچھ موت  
 رکھتا تھا کہ صحرانوشکوہ اور قسم قسم کے پھول اور رنگین اور بخت اور عجیب عجیب پھول کہ مخصوص اس ملک کے ہیں نظر آئے اور میں سے  
 ایک پھول بہت عجیب تاریخی رنگ کے پانچ چھ پھول اگلے سرگون کھلے موبے اور میں چند سبز پتے تھے جو سے بطور گل اناس کے تالمن  
 پھول کا پولا نیک ہوا اور پھول دوسرا شل پوئی کے گڑھ اور مکے باریک باریک پھول یا سہین رنگ اور بھنے نیلے اور بھنے سرخ اور اندر زرد و  
 نہایت خوشنما اور موزون نام اور سکا لد پوش تھا اور غولین زرد و سبز اس راہ میں بہت میں اور گل کشیر حد صاحب سے زیادہ میں کس کسکو بیان کر دین  
 جو امتیاز رکھتے تھے گئے گئے اور اسی راہ میں ایک شہر واقع ہوا جو جامی بلند سے گزرا ہوا اور نہ دیکھا گیا خطبہ توفیق کے دل کو ساتھ دستانے  
 اور سکے کے خوش و خرم کیا فونین رزدار کو سٹے کر کے بارہ مولہ میں چو پنچہ پتھروں کی شیر سے ہوا اور میان سے کشیر تک چورہ کوس زمین ہر  
 اور آب جھٹ کی لب پر واقع ہوا اور کشیر سوڈا گر کشیر کے زمین رہتے ہیں اور لب آب مذکور اور غولین کے منازل اور سا جہا نالی ہیں اسودگی اور  
 مرفہ احمالی میں لبر کرے ہیں حسب احکم پہلے سے واسطے عبور لشکر کے کشتیاں طیارہ کے کرکے لب آب رگلی یقین جو ساعت روز و شبہ واسطے  
 آنے کے مقرر ہوئی دوم چوچ غصاب الدین پور کے آیا اور اسی روز مظہر دھان کا کار کام کشیر نے غصوا سے پوچھ کر دولت استہان ہوس کی یائی  
 ساتھ عراصلت روز افزون شام نہ اور گونا گوں نواز شہر و حد کے سر ملند ہوا اسی ہی خدمت کو اسی طرح چاہیے پیش لپونجا امید کہ حضرت علیہ السلام  
 جمع بند ہائے باخلاص کو زمین افزہ عزت کا کر کے کشتور کشیر سے طرف حبوب کے واقع ہوا تا بیخ دسویں شہر و جس چودہویں کو دلا دھان  
 ساتھ دس خزاں اور پیاہ بگی کے غولیت فتح کشتور کی پیش نہاد ہمت کے حسن نام کے اپنے کو ساتھ گرد علی میر جہر کے واسطے ہی فلت شہر  
 اور حراست سرحدوں کے مقرر کیا اور جو گہر چک اور ایہ چک مدعی وراثت کشیر کے ہوا کہ شہر وادی ادنا کے تھے ایسے اسنے ایک شخص کو  
 برادر و ن اپنے سے ساتھ ایک جماعت کے مقام دیو میں کہ متصل کوئل میر خجال کے ہوا واسطے احتیاط کے چھوڑا اور منزل مذکور سے سیم  
 افواج کو کے آپ ساتھ ایک جماعت کے میراہ کلین پور کے دھلا اور جلال نام فرزند شیدا پنے کو ساتھ لھڑا تہ عرب اور علی ملک شیری  
 اور ایک جماعت بندائے جاگنری کی بیچ رستہ دوسرے کے مقرر فرمایا اور جمال نام پسران لکھنؤ کو ساتھ ایک گروہ جو انون کا مطلب ہے ہر اول  
 قطع اپنے کا مقرر کیا اسی طرح دو قوچین دوسری داہنی بائیں اپنے مقرر کیں اور مکہ یا کلین جو رہا بآ و سواروں کی تھی چند سب واسطے  
 اس کے میراہ ملک سہبان سہا کو بیچ کل باز تمام کے چھوڑ کر کشیر کو پونجا اور جہان کا مطلب کر لبتہ اور پلندی کھ کے آئے اور غازیان  
 لشکر اسلام ساتھ کافزون ہر راجہ کے منزل بنیل واسطے ہوئے مذکورے ملک کو ایک مقام محکم غم سے تھا دھڑے اس جانب جلال محل  
 کہ راہلن ملک سے مقرر ہوئی تھی لی اور غازیان بر شہر روزگار تاب مقاومت کی نلئے کھائی تھوڑی اور باندہان جان شہر نصیب و فراز  
 بہت ملے کر کے ناوے ہوئے دیارے مرنک دھڑے اور بوب آب مذکور بہت شہر و حق ہوا اور لشکر اسلام نے خدوات پسند رہ  
 کر کے ایہ چک اور بہت سے اہل ادبار کو قتل کیا اور کشتہ ہونے یا جا رہے کے سے وہ بھاگ نکلے اور بل سے لگنکر بیچ جہر کوٹ کے شہر  
 چکر ایک جماعت جہاد میں تھوڑے نل سے گزرا جا ہا سر بل چکر غم واقع ہوئی اور چند لوگ شہید ہوئے اسی طرح بیس و نیک بندہ

سسی کو شش ریح عبور پانی نہ کے کرتے تھے اور کافیرہ بہت ہجوم لاکر واسطے دفع کرنے اور مکے کے مقدس نہ کرتے یہاں تک کہ دلاور خان  
 استیجی تم تھانہ جات اور سر انجام زاد راہ سے خاطر جمع کر کے ساتھ لشکر فریدی انٹرکھ ملا اور راجہ نے جیل سازی اور روہاہ بازی سے وکلا  
 کو نزدیک دلاور خان کے پیچھے اٹاس کی کہ بجائی اپنے کو ساتھ پیش کش کے لیے درگاہ کے یسین ہون جگہاں میرے معاف ہون اور خوف  
 ہراس دل میرے سے دور ہو تو میں خود بھی درگاہ گیتی پناہ میں جا کر سعادت آستان موسیٰ کی حاصل کروں دلاور خان نے محل فریب آئیں  
 اور کلازینک نقد فرصت کو ہاتھ سے نہ دیکر فرستاد ہی راجہ کو بے حصول مقصود رخصت فرما کے واسطے عبور آ کے اتہام شایہ کیا۔  
 جمال خان سپہ سالار اور سکے نے ساتھ ایک جماعت شجاع و بہادر کے اور پانی کے جاکر ساتھ شادوری اور دلاوری کے اوس درپے فزار  
 خوشخوار سے عبور کیا اور ساتھ مخافون کے جنگ سخت سے مقابل ہوا اور ہندو ہاے چا بنار نے اسی طرف سے ہجوم لاکر اور پانی اور بار  
 تنگ کیا اور خون نے جب طاقت مقاومت کی نہ کی تھی تختہ دل کو تو گراہ گزرا کے کڑی اور ہندو ہاے نصرت قرین نے پھر لپ کو مضبوط کر کے  
 بقیہ لشکر کو عبور کرایا دلاور خان نے ہندو کوٹ میں لشکر اقبال کو اس ہنگامی دی اور آب مذکور سے دیہے چاہ تک کہ باز تو ہی اگلے پہنچے  
 کا پیر مسافت بقدر دوتیر کے ہوگی اور اور کارہ آب چاہ کے ایک پہاڑ پر بلند اور عبور آں آب سے نہایت دشوار لوند واسطے آمد  
 پیادوں کے طمانین بری تعبیر کر کے کھوایاں مقدار ایک ہاتھ کے اور دونوں مناہوں کے رکھیں اور پہلو ایک دوسرے کا حکم بانڈ کر ایک  
 طناب کو اوپر چوٹی پہاڑ کے اور دوسرے کو اوس طرف پانی کے مضبوط کیا اور طمانین دوسری ایک گز اوس سے بلند تر گھڑی لیکن کر پناہ  
 پاؤں اپنا اور پوس چوب کے رکھ کر دونوں ہاتھوں سے طناب بالاکو کر کر بلند کی کوہ سے نیچے کو آؤں تاپانی سے گذرین اور اسکو لوگ  
 کو ہستانی انہی اصطلاح میں نرم پستہ میں جس جاگمان نرم پر بانہہ شے کا تھا اوس جگہ کو ساتھ ہندو چوٹ اور تیر اندازوں اور دم کار گزرا کی  
 مضبوط کر کے بے فکر ہو گئے تھے دلاور خان نے جلالا ناکر ایک رات اپنے جوانوں و لہر کا طلب کو اور چاہے کے تھاکر چاہا کہ پانی سے گذرنا  
 جو پانی نہایت تند اور تیز تھا جلیں فانیں گیا اور اس طرح فزون جوانوں سے غرق دیہے فنا ہوئے اور درجہ شہادت کو پونچھے اور  
 دس آدمی ساتھ بازو سے شادوری کے سلامت اور پناہ سے گئے آئے اور دو آدمی بیچ پھل ارباب جلالیت کے گرفتار ہوئے انھیں  
 دلاور خان چار سینے اور دین کی بجائے کوٹ کے پامردی سے سچی گزرنے کے کرتا تھا کوئی تیر تیر اور پرفتن مقصود کے نہ پہنچا  
 ایک زمیندار نے رہبری کی اور جس جاکہ مخافون کو گمان عبور کا نہ تھا نرم پر بانہہ حلا آدمی رات کو جمال سپہ دلاور خان ساتھ ہندو لوگوں  
 درگاہ اور ایک جماعت افغانوں کے قریب دوسو نفر چہرہ لیکر ساتھ سلامتی کے گذرے وقت صبح کے پیر اور پسر راجہ کے پہونچ کر انے  
 کا بلند آوازہ کیا جو لوگ گرویش راجہ کے تھے دسپان خواب اور بیداری کے پریشان باہر آئے اکثر قتل ہوئے اور بقیہ اسیمت جان  
 اچی اوس درطہا سے باہر لائے اور کشت و خون میں ایک نے سپاہیوں میں سے پاس راجہ کے پہونچا جا بانڈہ شمشیر سے کام اور سکھ  
 کسے راجہ نے فریاد کی کہ میں راجہ ہون چکے زندہ نزدیک دلاور خان کے پہونچ لوگوں نے ہجوم کو کے دیکھ کر کی جگر خوار ہوئے راجہ کے  
 قریبوں اور متنبوں سے جو شخص کہ تھا آپ کو گوشہ غایت میں چھپا دلاور خان نے سننے خوشخبری اس فتح و فیروزی سے سعادت شکر  
 اور کو کے ہمراہ لشکر ظفر پیر کے عبور کر کے پچ مندل مہلک کے کہ مقام صیداوس ملک کا پیر ایکان رے پانی سے اس جاکہ مسافت میں  
 واقع ہر شکر نام راجہ جو ہر دفتر سوج محل در دو پیر راجہ باسوا کے گھڑن قحی اور دفتر شکر نام سے فرزند رکھتا تھا پہنچے ہونے کے  
 عیال ہائے کو از رے احتیاطیچ پناہ راجہ عجیل اور دوسرے زمینداروں کے بھیجا تھا جب لشکر منصور نزدیک پہونچا دلاور خان جب حکم  
 راجہ کو چہرہ لیکر متوجہ ہتھان موسیٰ کا ہوا انفر اندر عرب کو ساتھ ایک جماعت کے سوار و پیادے سے واسطے حمایت اس ملک کے چھوڑا  
 انفر کچشتو اس کے گھروں اور حوا اور عکس اور ایش اور انرن بہت ہوتا ہی جگہاں کشمیر کے اور جلال کم ہونے میں دھنران بیان کا کشمیر





بیچ باغ و خانہ و تختہ اور جامع مسجد کے چوت پر لالہ نہایت عمدہ کھلا یا سن کو دباغات میں بکثرت ہوا اور یا سن سفید جسکو اہل ہندو جلی کہتے ہیں بت خوشبودار اور دوسری قسم صندلی رنگ بھی نہایت خوشبودار ہوا اور یہ خاک کثیر میں ہوتی ہے اور گل سنخ کی قسم کے نظر آئے ایک قسم نہایت خوشبو اور دوسرا صندلی رنگ ہوا و سکی نہایت لطافت و نازک میں درخت اور اسکا بھی مشابہ گل سنخ کے اور گل سوسن درخت کا ہوتا ہے جو باغوں میں ہر وہ کثرت سے ہر تھا اور ہر رنگ اور دوسرا قسم چمکی اگرچہ وہ کم رنگ ہے مگر نہایت خوشبودار ہے اور گل جھری تھا اور خوشبودار ہے اور اسکا قد آدم سے بڑھ جاتا ہے مگر سنبھ سا لون میں جب بڑا ہو کر پھول لانا ہر قواس میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور پھول چاوس کی گرمی جالان کر دیا کو خشک کر دیتی ہے چنانچہ ایک سال ایسا بھی ہوا اور جڑیں سدر گل کے نواح کثیر میں نظر سے گذرے حساب و شمار سے باہر ہیں جو کہ درالوصار و ستا و مسعود نقاش نے شبہ بھی ہے کہ وہ ایک سو گل سے زیادہ ہیں اور پہلے عدد دولت حضرت عرش آسانی سے شاہ آلو باکل نختے محمد علی افشار نے کابل سے لاکر پوزد کیا چنانچہ اب دس پندرہ درخت بار بار ہوئے زرد آلو پیوندی کے بھی چند درخت تھے مشا راہ سے اس ملک میں پیوندی شل کر دیا کہ اب بکثرت ہو گئی ہے زرد آلو کثیر کا عمدہ ہوتا ہے باغ شہر آری کابل میں ایک درخت تھا میرزا نے نام کہ بہتر دوس سے کھانے میں نہیں آیا اور کثیر میں چند درخت شل اور سکے باغوں میں ہیں اور ناشپاتی عمدہ ہوتی ہے کابل اور بدشان سے بہتر قریب ناشپاتی سرتقد کے اور سیب کثیر کا خوبی میں خوشبو ہے اور زرد دریا نہ اور انگو کثرت اکثر ترش اور بفرہ اندر وہاں پر چند انہیں تھوڑے عمدہ و خوبزہ نہایت شیریں اور پھول پڑتا ہے مگر کثیر میں ہر کوئی یا مہنگی میں اور سین ایک سلج کی گرمی ایسی بہم پہنچی ہے کہ وہ خواب ہو جاتا ہے اور اگر اس آسب سے چکیا تو بہت لطیف ہوتا ہے ہر قوت کی طرح میں سے انگو کی شل محل کر اور کئی ہر قوت اور اسکا اگرچہ کابل کھانے کے نہیں مگر چند درخت جو باغات میں پیوند کر دیے گئے ہیں چہ قوت کے واسطے گرم پیالے کا کام آتے ہیں اور قندیل کا گل کت و دیت سے لاتے ہیں سرکہ بکثرت ہے مگر شراب و باکی ترش اور بفرہ و شیریں زبان میں اور اسکو سکتے ہیں اور اس سے پیسے صرمین ایک طرح کی حرارت معلوم ہوتی ہے اور سرگسے قسم قسم کے بچا رہتے ہیں مگر جو کہ سن کثیر کا عمدہ ہوتا ہے اجارا اسکا بہت ہی خوب ہے اور اقسام فیکچر کے اکثر بہتے ہیں اور خوشبودار ہے کاشت کرنے میں مگر اہل سال کچھ ہو جاتے ہیں اور دوسرے سال زمین اور تیرے سال بالکل خشک بن جاتے ہیں اور چا دل سب سے زیادہ شاید تین صد چا دل اور ایک صد باقی غلہ ہوتا ہے ملا خورش اہل کثیر کا چا دلون پر ہر مگر بفرہ اور خشک کو پتلا بکا رکھ دیتے ہیں جب سرد ہو جاتا ہے چہ کھاتے ہیں اور نام اور اسکا بھتہ رکھا ہے اور گرم طعام کھانے کی رسم ہے مگر اکثر لوگ کم یا کہ اس کو بہت دین سے بات کو رکھ بیٹھتے ہیں اور صبح کو کھاتے ہیں نمک ہاں پر ہندوستان سے جاتا ہے اور کچھ دین نمک کو اسنے کی رسم نہیں اور ساگ کو پانی میں جوش دیکر تھوڑا نمک ملا کر بہتہ کے ساتھ کھاتے ہیں اور روغن چارمنز وہاں پر جلیقہ اور پیڑ ہو جاتا ہے اور یہ صلیب صی گاسے کا مگر چونکہ تادہ نکالا کھانے میں ذال کر کھالین اور زبان کثیری میں اور اسکو سدا پاک کہتے ہیں اور جو کہ ہوا پانی سرد اور نمکناک ہے وہ میں ہونے میں تغیر ہو جاتا ہے پھینس وہاں پر نہیں اور گاسے پست قد حقیر اور گیون چھٹے کم مقرر دی گھائی کی وہاں پر سر نہیں اور مرغ و قاز و مرغابی وغیرہ بکثرت اور چھوٹی صلیب قسم کی مگر عمدہ نہیں اور پیندہ وہاں کا مشہور ہے عورت و مرد کرتے پہنتے ہیں اور اپنی زبان میں اور اسکو ٹیو کہتے ہیں اور اگر باغرض پتھر پتھین واقف داور کے میں ہوں ہے کہ ہوا ملک سے اور کھانا ہے اس کے ہضم خوشال کثیری کی حکما نام حضرت عرش شہبانی نے پر مزم کہہ کثرت شہرت سے حاجت توصیف کی نہیں اور دوسری قسم نہرہ شال سے جسم و طام اور ایک قسم اور دوسرا نام اور اس سے کہہ ہے اور سنے کی جھول اور پالماز بناتے ہیں سنا سے شال اور اقسام شہین کے جنت میں عمدہ ہوتی ہیں باوجودیکہ شال کی شہر بہت ہی سے آتی ہے مگر وہاں ایسا کام نہیں ہے اور قسم کو مکی کی قسم سے شل ہوتی ہے وہ خاک بہت ہی میں ہوتی ہے اور کثیر میں شال کی قسم سے چو بھی بہتے ہیں کثیر کے لوگ اکثر سر منڈا لے ہیں پگڑی گولی باندھتے ہیں عوام اس کی سورتوں میں پاکیزہ لباس پہنتے کی رسم نہیں ایک پتھر میں چار برس تک تباہ نہیں ہوتا کے گھر سے بن دیا لاکر تاسیک پہنتے ہیں پھر پانا ہو کر کڑے کڑے ہو جاتا ہے مگر پانی اور سکونین پہنچتا ہے چار ہفتاد ہاں صیب ہے ایک کرتہ دراز قسم



جانوں تک پہنچ کر باندھ لیتے ہیں اور باوجودیکہ اکثر لوگوں کے گھر میں آب پر مبنی گردن کو اونکے ایک قطرہ پانی کا نہیں پہنچتا خلاصہ کلام کا یہ کہ  
 ظاہر اور کھلا یہاں اوسکے عظیم ولی صفا کی جیشہ در لوگ زمانہ عزت و حیدر میں بکثرت آئے وسیع کی رونق بڑھ گئی کیا تجھ اور ہستیا اور قانون و دفع چیک  
 و کٹے شائع ہیں سابق میں شتم کی پختہ اور زبان کشمیر میں معانوں ہندی کو لگاتے ہیں امداد بھی قطعہ دو تین مقام بلکہ اکثر ایک ہی انگ میں گاتی تیز  
 واقعہ مزاحید کی رونق افروزی کے کشمیر میں طرح طرح کے حقوق میں قبل دولت حضرت عرش ہشتیا کی کے مار سوار سی بیان کے کوگوں کی  
 گوشت پر بھی بڑا گھبراہٹا مگر باہر سے بطور تحفہ آپ ترکی دعویٰ حکاموں کے لیے لائے تھے اور گوشت مراد کی یا بخور دے چار شانہ قریب زمین سے  
 کوہستان ہند میں بکثرت ہوتا ہے مگر جب سے کہ اس گلشن خدا آفرین نے نائید دولت اور میں قربت خاقان سکندر رائیں سے رونق جاوید پانی  
 اکثر اہل غرت کو اس صوبہ میں جاگیر کی گئے گھوڑوں عراقی اور ترکی کے حوالہ کو لگنے کی پچھڑے لیے جاوین اور چھوڑی سی مدت میں گھوڑے  
 ہم ہو چکے لگے چنانچہ کشمیری گھوڑا دو تین سو روپے میں خرید و فروخت ہوا در کبھی نزار و دیو کبھی پونچا اور لوگ بیان کے اہل پیشہ اور سوداگر  
 اکثر سے ہوا اور سپاہی شیعہ امامیہ اور ایک گروہ لڑائی اور ایک فرقہ فقرا ربی اگرچہ وہ علم و معرفت نہیں رکھتے مگر آزادانہ واقعات لبر کرتے ہیں  
 اور سکندر بڑا نہیں کہتے زبان سوال کی بند اور پانوں طلب کا کوتاہ ہے گوشت نہیں کھاتے عورت نہیں کرتے ہمیشہ دشت و بیابان میں دفعت  
 سیوہ دار بوتے رہتے ہیں تاکہ مخلوق ان سے بہرہ ور ہو اور خود غافلہ نہیں اٹھاتے اس فرستے کے لوگ قریب دو ہزار کے ہوں گے اور  
 ایک شتم پر مبنی کہ وہ بیان کے باشندے قدیم ہیں سب کشمیریوں کے زبان دان ظاہری وضع اونکی مسلمانوں سے ممتاز نہیں مگر کتا میں زبان  
 شکر ت کی طرح تھے ہیں اور شرط بت پرستی کی سب ادا کرتے ہیں اور شکر ت لکیز زبان ہے کہ عقائد ہندوئے اوس میں کتا میں شکر ت  
 کی ہیں اور اوکو نہایت محترم سمجھتے ہیں اور بت خانے بقدر قبل غلو اسلام سے تھے وہ بجا و درستہ ہیں عمارات اونکی چھکی چڑھے سے بچت تک  
 بڑے بڑے تھموتیں چالیس میں کے تاشک ایک دوسرے پر رکھے گئے ہیں تحصیل شہر کے ایک پہاڑی ہے کہ اوکو کوہ ماران اور سری پت  
 بھی کہتے ہیں اور شرقی جانب اوسکو کوہ ڈل واقع ہے گرد آد اوکا کچھ اوپر ساڑھے چھ کوں بیدیش میں اباحضرت عرش ہشتیا کی فحکم  
 دیا تھا کہ اس مقام پر ایک قادیانہ اور پھر سہارو ہو بعد دولت اس نیاز زمین قریب الاقترام چھوٹا کچھ پہاڑیہ مگر قلعے کے اندر لگی  
 اور دیوار قلعے کی اوسکے گرد بھگئی اور کوئل مذکور قلعے سے مل گیا اور عمارات دولت خانہ کے اوسی پانی پر واقع ہیں دولت خانہ میں ایک باغیچہ  
 ہے در میان اوسکے عمارات فخمہ کہ والد بزرگوار اس میں بیٹھا کرتے تھے اب کے مرتبہ وہ باغیچہ نہایت بظاہر نظر آیا جو کہ وہ شست گاہ  
 قریب حقیقی کی اور سجدہ گاہ اس نیاز زمین کی عزت و امراض طرحی شناس کو نہایت ناگوار گذر اسحق خان کو کہ جندگان خرمابان سے جو حکم دیا گیا کہ  
 اوسکی تعمیر میں کمال مراتب سیجا لادے تھوڑے عرصے میں حسن اہتمام سے رونق پڑی ہوا باغیچہ میں ایک الدان ہے بلند تر میں گڑا کہ مرتب  
 مشتمل اپنے زمین قلعے کے عمارات نے از سر نو تعمیر پائی اوستا دان نادہ کار کی تصویروں سے رنگ نگار خانہ زمین بنایا اور نام اوسکا شہ  
 نورافرا کا جہمہ کے روز پندرہویں فروری ماہ آگئی گو دلیل قحطاس شیکش یکے ہوئے زمینداران ثبت کے ملا علی بن گنڈے صورت کوڑا  
 میں اکثر جینس سے مشابہ جملہ اعضا پراون کے شتم اور میلازمہ جی جافروں ملک سر کا چنانچہ بزرگ کو ملا یہ بکرا اوسکو ہستان گرم سے لائے  
 تھے نہایت خوب صورت اور کم شتم بھی اور جو کس کو ہستان میں باقی ہے وہ عجیب ہے سردی اور ہون کے سوا ہر دم بہت ہوتی ہے اور  
 کشمیری لوگ رنگ کو کپل کہتے ہیں اور اسی وقت میں ایک سرنگ شکرین شکرین لائے جو گوشت اوسکا ہٹے پہلے نہیں کھایا تھا حکم دیا کہ  
 اسکا کھانا طیار ہو نہایت بجزہ معلوم ہو کسی چنگی چارپائے کا گوشت اسکی بڑھ گئی کو نہیں ہو چکا، آفتاب زہ میں خوشبو نہیں ہوتی مگر چند روز میں  
 بعد خشک ہونے کے خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اور مادہ کے نافہن میں ہوتا آن دو تین روز میں اکثر اوقات کشی پر سوار ہو کر سر و قاشا شکوہ بہا کہ ہر  
 شام مار سے مخطوط ہوا میں بیک نام ہے ایک پرگنہ کا کہ اوپر اطراف کوہ ڈل کے قلعے پر اور یہی طرح شام لہر بھی متصل اسکے ہے احمد خان بہ

ایک ندی پر خوش آب کہ باڑے اگر گول ڈال پر گرتی ہے فرزند دلدنہ خرم کو سیت حکم داکہ آگے سے اوسکو بازہ دیا ایک تپہ سار پیدا ہوا کہ  
سیر اوسکی سے نہایت سرور حاصل ہوتا ہے اور یہ مقام سیر گاہوں پر غرقہ کشمیر سے ہے سر پڑاؤ کو واقعہ عجیب و غریب ہوا کہ شاہزادہ شاہ شجاع  
عمارات دولتی نہین کھیل تھا اتفاقاً جانب دریا ایک کھڑکی پر پردہ اوپر پڑا تھا اور دروازہ بند نہ تھا شاہزادہ کھیلتا ہوا اوس کھڑکی پر گیا  
اور اوہیں جھانکتے ہی سرنگوں نیچے لگا اتفاقاً ایک ماٹ پڑ گیا ہوا دبا پیر پہنچے دیوار کے کھٹا اور فرش پاس اوسکے بیٹھا تھا سر شاہزادہ  
اوس ماٹ پر چڑھا اور پڑنوں اوسکے فرش کے کندھے اور پشت پر چڑھے زمین پر گر گیا وجود یکہ بندی اوسکی سات گر گئی یعنی گر جو کہ عنایت انہی  
شامل حال بھی وجود فرش اور ماٹ کا اوسکی زندگی کا سبب ہو گیا سادہ اندر گرایا ہوتا تو بڑی دشواری ہوتی اور اوس وقت رانی ماٹ سہوا  
اردیوں کا جھڑکے کے نیچے کھڑا تھا فوراً دوڑا اوسکو اور کھٹا گر گود میں لیا اور اوپر لانے لگا اوس وقت شاہزادے نے غصہ اٹھایا پوچھا کہ مجھے  
کمان بیٹھے جاتا ہے اوستے کی حضوری خدمت میں نہ ہوا کو ضعف آگیا اور کچھ نہ بولا میں اوس وقت استرحت میں تھا کہ خبر و دست اثر سے  
کان میں پونجی گھبرا کر باہر کو دوڑا بیٹھ جب اوسکو اپنے ایل میں دیکھا میرے ہوش اڑ گئے اور بہت دیر تک اوسکو گود میں لیکر محاسن بہت  
الٹی کا ہوا مہربانی الواقعہ لڑکا چار برس کا دس گز شرمعی کی بلندی سے گرے اور اوسکو کچھ ضرر نہ پہنچے جامی حیرت کے یہ خبرات شکرانہ ست  
الٹی کا تازہ بیا لایا اور صفحہ دیے گئے اور یہ حکم دیا کہ جس قدر فقرا اور اہل استحقاق متوطن اس شہر کے ہیں سب حاضر ہوں کہ موافق جمیعت  
ہر ایک کے معیشت اوسکی مقرر ہوا درجائیات سے یہ بھی کہ زمین چار بیسینہ پیش اس واقعہ کہ جنک سبے منجم کہ فن نجوم میں کمال مہارت رکھتا ہے  
بلواسطہ اوسنے مجھے عرض کی تھی کہ شاہزادے کے نالچہ کھالے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تین مہینے اوپر گران میں شاید کہ اوچی بگ سے  
گران اور گرد و غبار رز کا دامن حیات پہاڑ کے نیچے لگا جو کہ رکرا حکام اوسکے صحت کو پونچھے تھے اکثر یہی دہم گرد خا طو ہر تھا ان رتوں  
خطرناک اور بیگون دشوار گران میں ایک لمحہ اوس نہال جنم اقبال سے بین غافل نہ تھا ہمیشہ اوسکو کچھ مہینہ کھٹا تھا اور کمال محافلت اور  
اعتیاد ہم پونچھا جب کشمیر میں پونچے تو یہ واقعہ ناگزیر وقوع میں آیا اور سب دایان اور کھلائان اوسکی غافل ہو گئیں شکر اور احسان پر اندک  
کہ کچھ گدرا ناغہ پیش آدین آگئے رفت غفر آگاہ کو فدا اوسکو سہرگ کا چرخ نہایت برا خوشنما سبب اوسکا ترش معلوم ہوتا ہے جو کہ دلا در خانگی کر  
سے خدمت شایعہ نمود میں آئی منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوا سے شہرت کیا گیا اور اوسکے فرزند کو کھلی ساتھ نہا منصب سنا  
کے اعتبار دیا پنج فرمود قطب الدین خان کے منصب ہزاری ذات اور چار سو سوار کے اعتبار پارسیراہ خان کو ہشتندی ذات اور ڈھائی  
سوار کا منصب دیا اور فرمودہ گراؤ کو سہا منصب چھ ہشتندی اور سوار کے سرفراز کر کے خطابت بیت خانی کا دیا اور پیشکش روز  
سبا کہ شنبہ اکیسویں کا بطور انعام قیام خان قراول ہاشمی کو مرحمت ہوا اور جو کہ الہ داد خان افغان بیٹا باری کا گروا زشت اپنے سے دگاہین  
اگر تھام ہوا حسب التماس اعتماد الدولہ کے جوامع اوسکے شاق کیے جو ان رجالت و نہایت کے پیشانی اوسکی سے ظاہر تھے سابق دستور منصب  
ڈھائی ہزاری ذات اور ایک ہزار دو سو سوار کا عنایت کیا تاکہ جلاز جو گلیان صوبہ بنگالہ سے جو منصب ہزاری ذات و چار سو سوار کے سرفراز ہوا  
جو کہ عرض کی تھی کہ جو غنائی لالہ جامع سجد کی چھت کی پشت پر جو کہ کھلائے میسویں کو سیر و غنائی اوسکا عمل میں آیا الہیہ کا طائف اوسکی خوب حالی  
تھی برگہ نمود ہر کار کہ پیش اس سے راجہ باسو کو عنایت مقابدا اوسکے پاس سو بیج بل مقہور بیٹے اوسکے لکھے باب جلالت مسند برادر اوسکے کو مرحمت  
ہوا اور برگہ جو کہ راجہ سنگرام سنگ کو عنایت کیا گیا اور دشت کے روز غروا دی بہشت کو خرم کے مکان میں جا کر اوسکے تمام میں گنا بعد باہر  
آنے کے پیشکش لایا اوسکی خاطر سے قدر سے قلیل پہنچے لے لیا روز سبار کہ شنبہ چوتھی کو میر جلا منصب و ہزاری ذات اور تین سو سوار  
کے سرفراز ہوا ساتون کو بقصد شکار کبک موضع چارہ کو کہ وطن اصلی ملک حیدر کا ہے سواری ہوئی اور دندوہہ زمین خوش اور سیر گاہ ونگش غر  
خشمہ جاری اور چنار کے درخت جیسے بڑے بہن حسب التماس اوسکے نام اوسکا نو چور کھایا سرراہ پر ایک درخت پر چل چل نام کہ جو کہ

شاخ اوسکی کو پکڑ کر لہاتے ہیں تو سوار درخت لہایں عوام کو یہ اعتقاد پڑ کہ یہ حرکت خاصہ اسی درخت کا ہے اتفاقاً اسی کا ٹون میں اوسی قسم کا ایک اور درخت نظر آیا معلوم ہوا کہ یہ حرکت خاصہ اسی نوع کا ہے نہ خاصہ اسی ایک درخت کا موضع راول پور میں شہر سے ڈھائی گوس پر جانب ہندوستان ایک محض ہے چار کا اندر سے چلا ہوا قبل اس سے عرصہ میں سال کا ہوا کہ میں گھوڑے پر سوار تھا پنجوار میں راہ دار دو خواجہ کے کے اندر گیا تھا جب کبھی کسی تقریب سے ڈرنا تو لوگ بہت متعجب سمجھتے اور متعجب ہوتے ایک مرتبہ میرے حکم دیا کہ خیر آدمی اہل کے اندر گھسین ویسے ہی ظاہر ہوا جیسے میرے دل میں تھا اگر تاہم میں مذکور ہے کہ حضرت عرش ہشتابی نے چوتیس آدمی کو اوس کے اندر متصل ایک دوسرے کے بٹھایا تھا اوسی تاریخ کو عرض ہوئی کہ پر بھی چند بیٹا مارے منوہر کا کہ لکھن ان لشکر کا گناہ سے تھا مخالفوں سے لڑ کر جان شہر اور متباہک کشتہ گیا رہوین کو اہرامی مفصل ذیل اضافہ سے سر فراز ہوئے تانا خان دو ہزاری ذات اور پانسو سوار عبدالغفر خان دو ہزاری ذات اور ہزار سوار دی جند گوالیاری دیرہ ہزاری ذات اور پانسو سوار میر خان سپہ سالار تانہ خان کی ہزاری ذات اور چھ سو سوار محمد خان ہفتصدی ذات اور تین سو سوار لطیف التمرہ صدی ذات اور پانسو سوار لغاتہ عرب الفصدی ذات اور گرجانی سو سوار متوہ خان فوجدار سرکار سوات پرمختہ ہوا دربار مبارک شہنشاہیوں کو سید بایزید بخاری فوجدار سرکار بکرا کا صاحب صوبہ دلائی بٹھکے کیل گیا اور منصب اوس کا معمل واضافہ دو ہزاری ذات اور دیرہ ہزار سوار کا فرما گیا اور علم بھی اوس کو مرحمت ہوا شہنشاہت خان عرب نے ساتھ منصب عالی ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے انتہا پایا اور رائی دہائی سنگدل نے حسب التماس مہات خان کے صوبہ بنگش پر تقرر پایا جان سپہ سالار خان منصب ہزاری ذات احمد دیرہ ہزار سوار برسر ہوا اوسی وقت عارضہ سپہ سالار خان خانان اور سپہ سالار تانہ خان سے ظاہر ہوا کہ غریبہ سیاحت نے پھر قدم جدا دے باہر کھڑے فتنہ دہن کو لازمہ طبیعت اوس جلیت کا ہے برپا کیا اور سبب تہذیب کے لیے کہ مہمت عینت جاکر عہد و جان جو بندگان دہکا سے باز رہا تھا تو بکر دست تھن ملک بادشاہی پر داریا اسیر کہ غریب ثابت عمل سے گرفتار ہوگا جو خان خانان سپہ سالار نے التماس فرمایا کہ حکم ہوا کہ بہت لاکھ روپیہ نقدی دارالخلافہ آگرہ کی پاس اوس کے بھیجن اور اسی عرصہ میں خبر ہوئی کہ امر علیا جیوگر باس داراب خان کے چمے ہو گئے اور تکی گردن کے صف باز کھڑے ہیں اور خواجہ خان احمد نگر میں تھیں ہو گیا اب تک دین تہہ بندگان دہکا کو مقصور دن سے اتفاق جنگ چلا ہر مرتبہ مخالفوں نے شکست کھائی ایک گروہ کو قتل کیا تھیر مرتبہ داراب خان نے جو بانون خوش اسپہ کو لیکر بنگاہ مقصور دن پر تاخت کر کے سخت جنگ کی مخالفوں نے شکست کھائی سنا دار کا وادی فرامین رکھا بنگاہ اوسکی تاج ہوئی اور لشکر ظفر پیکر نے صحیح وسلاست مراجعت کی جو کہ عسرت و گرفتاری لشکر مقصور میں بدرجہ کمال ہم پونجی تھی دولت خا ہوں نے مصلحت اسین تصور کی کہ طیل روہ کو رستہ نیچے اتر کر بائی طرف کھائے کہ توقف کرنا چاہیے تاکہ رعد غلاہجوت ہو پونجی رہے اور لوگ خلیف شاوٹھادین ناچار بالا ہوں عسکر اقبال آ رہتے ہوا اور مقصور دن سے سخت لے شونی کر کے بالا پور کی طرف بہت دیا راہ زرنگہ دیو نے ساتھ چند کسان بندگان جان شاکر کے مقابلہ کر کے بہت کو قتل کیا مقصور نامی جیشیہ سپاہ مقور سے زندہ گرفتار ہوا ہر چند لوگوں نے چاہا کہ باقی کے بانون کے نیچے ٹالین مگر راضی نہ ہوا اور بانون جہالت کا پھیلایا تب راہ زرنگہ دیو نے حکم دیا کہ سرا و سکاٹ سے جہلاکر لین اسیر کہ ملک ۱۲ ہزاری کردار ناہنجاریج دامن روزگار رہنا بجا کر کے ڈالے تیسری آردی بہت کو سیر وقاشا مقام سکناک کو سوار ہوئی نہایت مقام خوشنماوری آتش روہ کے دریاں میں واقع ہے اور پونجی جگہ سے گرنای اطراف میں اوس کے ہونہر تھاکہ جشن مبارک شہنشاہ کا اوس کو تین آ رہتے کر کے ہائے متعادل اب پر فوش کیے گئے تین اس ناد بانی کے ایک جانور نظر آیا قسم سلج کی سے سیاہ رنگ مع خال سفید اور یہ رنگ بلیں ہے ساتھ خال سفید کے بانی میں غوطہ لگاتا ہے اور بہت درنگ بانی کے نیچے رہتا ہے اور دو جاکر نکلتا ہے نیچے حکم دیا کہ دو تین چا بکرا دین تاکہ معلوم ہو کہ قسم مرغابی سے ہے اوس کے بانون میں چڑھا ہوا ہے چش جانور دن صحرائی کے کھلا ہوا دوجا پور ڈالائے ایک فی الفور گیا

دوسرا ایک دن زندہ راجہ اسکاٹل مرغابی کے پیوستہ تھا نادرا لعلصر اور ستلو منصور نقاش کو حکم ہوا کہ شہید اسکی کھینچ کر شیر کی لوگ اور کلاکری کتے جن یعنی ساج آبی اسوقت قاضی اور میر عدل نے عرض کی عبدالوہاب بیٹے حکیم علی نے اور ایک جماعت سادات منظرین لاہور کے اسی ہزار روپیہ کا دعویٰ پیش کیا اور خطا میری قاضی نور الدین کا غائب کیا کہ میرے باپ نے نزدیک کو بطور امانت پاس سید ولی پدرانے کے گھر تھا اور سادات شکر میں اگر حکم ہو حکیم نادر سے کہجیت احتیاط کا سونگہ مصحف دیکھا وہ کہ حق اپنا اون سے لے لے بیٹے حکم دیا کہ جو حکم شریعت میں عمل میں لاوین دوسرے روز معتبر خان نے عرض کی کہ سادات عجز و انکار بہت کرتے ہیں ہر چند کہ تحقیقات اس مقدمہ میں زیادہ دیکھا دے بہتر جواب دینے حکم دیا کہ آصف خان تحقیقات اس مقدمہ کی کمال دور اندیشی سے کرے کہ کچھ شک و شبہ باقی نہ رہے اور اگر اسکی خوب تحقیق منوبی ہو حضور میں اسکی باز پرس ہوگی پھر دشمنی اس حکم کے حکیم زادہ گھبراہ اور اپنے چند دوستوں کو سفارش کر کے صلح کا پیغام دربار میں ڈالا غرض کہ اگر سادات باز پرس اس مقدمہ کی آصف خان پر ڈالیں گے تو میں فارغ علی لکھتا ہوں کہ میرا قبضہ پر کچھ حق اور دعویٰ نہیں جب آصف خان اس کے طلب میں آدی یہی چونکہ وہ جان تھا یہاں ذکر کے وقت پرانا اور حاضر ہونا آخر کو معرفت کسی اپنے دوست کے فارغ علی لکھتا کہ سادات کے حوالے کی آصف خان کو جب حقیقت معلوم ہوئی اسکو جو ہر لوگ باز پرس کی لاچار اور اسے اقرار کیا کہ یہ خطا میرے ایک نوکر کا بتایا ہوا ہے اور خود گواہ ہو کر منکوب فریب دیکر یہ مضمون لکھ دیا آصف خان نے حقیقت حال عرض کی جسے منصب جاگیر اور سکی چھین کر اسکو قتل اوتار دیا اور سادات کو بغیرت و آبرو لاہور کو رخصت کیا روز تیار کہ شہنشاہ آٹھویں ماہ خرداد کو اعتقاد خان نے منصب چار ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سیر سفر بازی پائی اور مذاق خان بہمنب ڈھائی ہزاری ذات اور ایک ہزار چار سو سوار سے سر فراز ہوا اور تین العابدین میا آصف خان مرحوم کا بھرت جتنگی پیدا دیوں کے سر فراز ہوا راجہ نرسنگ دیو نے برتہ والا پنجہ زاری ذات دوسرا کے فرق عزت کا بلند کیا کٹر میں شہر میں سیووں سے انکمن ہے کہ خوش فائز ہے آلو کو کچھ پانچا شہی اور تارک میں بہر کیفیت شہر تین چار کو باکو زیادہ نہیں گئے اور شکر کی ہر چہ میں کمال کی ہوئی ہوئی اور شاہ خاں کو پیندی کو کہتے حکم دیا کہ انکمن کو خوش کن کیا کرین ظاہر اکو بہتان بدیشان و خراسان میں ہوتا ہے وہاں کے لوگ اسکو حمد کہتے ہیں جو سب سے بڑا نام وزن اسکا نیم شقال کا ہوا شاہ آلو چوتھی اردی بہشت کو بقدر خود نمایاں ہوا ستائیسویں کو رنگ پھر اندر ہون خود کو کا ل ہوا شاہ آلو اکثر سیووں سے مجھے خوش معلوم ہوا چار دین باغ نور افزین بار دروہے ایک کا سب سے شیرین بار دروہے کا خوشگوار تیسرے کا کہ سب زیادہ بار دروہے چار چوتھی کا جو سب سے کم بار دروہے کا نام رکھا اور ایک درخت باغیچہ زم میں بار دروہے نام اسکا تھا رکھا گیا اور ایک نیا ہوا باغیچہ عشرت افزین تمام اسکا نوا بار رکھا ہر روز جس قدر کہ واسطے مزہ چار کے کفایت کرے اپنے ہاتھ سے چنتا تھا اگر چہ کابل سے ڈاک چکی میں بھی آتے تھے لیکن اپنے باغیچہ خانگی سے تازہ تازہ اپنے ہاتھ سے چنتا اسمن اور ہی لطف ہے کہ شاہ آلو کابل سے کم نہیں ہوتا بلکہ اس سے بڑا ہے جب سب سے بڑے کو اسمن سے وزن کیا تو ایک ٹماک اور پانچ رتی کا ہوا سنگل گے روز اکیسویں کو بادشاہ ہانویکم روانہ دارالباغ ہوئی اور تھوٹے واسے اسکو اپنے جوار میں مغرت عنایت کرے اور عمارتات یہ ہے ہر کو چاکر سے بخوبی دوسرے اس سے پیشتر تھوٹے بندگان مقرب سے کہ دیا تھا کہ ایک صد رشیدان حرم سے عفت سے نہان خانہ عدم میں جا دیگی اور یہ حال درالچہ طالع میرے سے دریافت کیا تھا مطابق ہوا اور قصہ شہادت پانے سید عزت خان اور جلال خان گھلکا لکھنؤ گیش سے ہے ہر کہ وقت اونچے معمول کے مسامت خان نے لشکر معین کیا کہ کوہستان میں حاکم زراعت پٹھانوں کی کھلا دیں اور تاخت و تاراج اور قتل و قید اور گرفتاری اٹکی ہیں کسی طرح کو تباہی کرین اتفاقاً جب ہندگان درگاہ دامن کوہ کو تل میں پونچے تو سب اتھانوں نے اطراف و جانب سے ہجوم کر کے درگوں کابل بند و بست کر لیا جلال خان کہ مرد جہان دیدہ اور بہر محنت کشیدہ تھا اسے صلح وقت اسمن بقصور کی کہ دونین دن ساقی توقف کرنا چاہیے کہ خوشہ چند روزہ جو یہ لوگ اپنے ساتھ لائے ہیں جب وہ ہو چکے کہ تو خود بخود دوران و متفرق ہو جاویں گے اور تو سچا کو

بسویت اس گھائی دشمن گراسے اور جاوینگے جب ہم یہ گھائی اور جہادین کے پھران سے کچھ نہیں ہو سکے گا اور وہ  
 خوب سزا دینگے عزت خان کہ آگ بولا زرم اور دشمن سوز تھا صواب دید جمال خان کے نہ چلا اور سچ چند آدمیوں سادات ہارمہ کے  
 پہنچت آٹھا کر بڑھایا افغانوں نے مثل موردخ کے اطراف و جواب سے ہجوم کر کے اسکو درمیان میں لے لیا باوجودیکہ وہ زمین  
 کھوڑے دورانی تھی جس طرف آتش غضب روشن کرنا اکثر کی ہستی کو شعلہ تنی سے جلاتا اقصیٰ شامے زد و خورد میں گھوڑا اور اسکا لنگر ہار گیا  
 پیدل ہو کر جب تک اس میں رتی رہی اسنے کوتاہی کی آخر الامر سرفیقوں نے کے مقتول ہوا اور جو بقوت عزت خان لڑ رہا تھا جمال خان  
 گھمرا اور سو دینا احمد بیک خان کا وزیر پسر نادعلی میرانی کا وغیرہ بندگان دگاہ کمال اشتباہ سے بے اختیار ہر طرف کوہ کوئل سے  
 دور گئے تھے بدعا شوں نے بہاؤ کا سر کھولیا اور تھوڑا تیر مارا شروع کیا جو انان جان ناکر کیا بندگان دگاہ اور کیا متعلقان مہاجران  
 وادرات و شجاعت کی دیکر افغانوں کو قتل کرنے لگے اس عرصے میں جمال خان لڑا ورمووع بہت آدمیوں ہزاری کے کشتہ ہوئے  
 ایک تندغوی اور تیر جلوی عزت خان سے ایسی چشم زخم نشکر منصور کو پونہی مہابت خان بلے جب بغیر دشت اثر سے فوراً ایک فوج  
 شالیتہ ادبکی ملک پر روانہ کی اور انسر نو بندوبست تھا غنات کا کیا اور ہر جا کہ تیرہ اون سیاہ بختون کا پایا اور کئے قتل اداسی میں کچھ کوتاہی  
 کی جب اس واقعہ کی عرض ہوئی تو اکبر علی فرزند جمال خان کو کہ فتح طلوع کا نگاہ پر مامور تھا منصور میں طلب کر کے منصب ہزاری ذات اور  
 ہزار سوار کا مرحمت کیا اور ملک مہر کوئی بدستور قدیم وجہ جاگیر اسکا ستر کنگ گھوڑا اور خلعت دیکر لشکر نکلیں کی ملک پرا و سکور واد کیا اور  
 عزت خان کا ایک اور کا تھا بنایت خردسال جان فشانی کو اسکی پیش نظر لکھ کر منصب دیا گیا اور اسکی بھال کھی گئی تاکہ اسکے یازماندن کی  
 تسلی ہو اور دوسروں کو امید ترقی کی جیسے اسی تاریخ میں شیخ احمد سہرزی کہ سبب خود آرائی اور بیہودگی نے کچھ دفر قید خانہ اور  
 میں مقید تھا اور بطلب کر کے چھوڑ دیا گیا اور خلعت اور ہزار روپیہ بیخ عنایت کر کے جانے لگا اور رہتے میں اسکو اختیار دیا اور زی انصاف اور  
 عرض کی کہ تینہ اور تادیب فی الواقع ایک طرح کی ہدایت تھی کہ نقش مراد ملازمت کا ہو گا ستائش میں خداداد ایک زور واپو نچا قصوری جو بنگلہ  
 ہزار اور اسکی تویر اور درستی کا حکم ہوا تھا اسوقت مقوریون اور استادان نادرہ کاوے آہستہ ہوا اہل مرتبہ میں تصویر جنت استیانی اور عرش استیانی  
 کی اور مقابل میں اسنے میر علی شہید اور بیانی شاہ عباس کی کھینچی بعد از ان شہید میرزا کامران اور میرزا محمد علیکم اور شاہ مراد سلطان اقبال  
 کی اور دوسرے مرتبے میں شہید ادرا میران کی اور بندگان خاص کی اور دیوار دن پر بار کچا جب اس گھمے کے حال فوج اور مذازل راہ شہید کی  
 ترتیب سے کہ در رفت ہوئی لکھی گئی ہیں ایک نے شروع اس مصرع میں اسکی تاریخ پائی سے مجلس بشا ان سلطان شرم و روز مبارک شہید جو پنج تیر  
 ماہ الکی کو شین بوریا کوئی کا ہوا اس روز شاہ آو کثیر کا آکر کو پونچا چار درختوں باچھ نور افر سے ڈیڑھ ہزار عدد اور باقی درختوں سے پانچ عدد اور  
 چنے کے کثیر کے مقصد یوں کو پینے بیکد کی کہ درخت شاد آو کا اکثر باغات میں پونہ کرین اور اسکی کثرت عمل لین میں ان فوفن مجیم ہزار شاہ اسر سنگ  
 نے بختاب راجکی سرفرازی پائی اور دیکر خان راہر شید عزت خان منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کے ممتاز ہوا اور محمد سید سرفراز  
 احمد بیک خان کا منصب چھ صدی ذات اور چار سو سوار کے اور خلعت اللہ بھائی اسکا ساتھ پانصدی ذات اور ڈوہائی سو سوار کے سر بلند ہوا اور  
 سید احمد صدر کو منصب ہزاری عنایت ہوا اور میرزا حسین بیٹے میرزا ستم صفوی کو منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سوار محنت فوٹا اور عدت  
 دکن پر رخصت کیا چودھویں کو سن علی خان ترکمان نے بھابھ صوبگی اور سید کے فرق عزت پند کیا اور منصب ذات و سوار تین ہزاری کا  
 اسکو دیا اسی تاریخ بہادر خان حاکم قندھار نے کوٹھڑے عراقی اور چند غور ائمہ زلفیت اور معنی زلفیت کے اور دکانیش وغیرہ کے برم  
 پنکیش بھیجے تھے غفر سے گدوے پندرہویں کو واسطے سیر ملائی تو ہی مرک کے سواری ہوئی ساتھ دو کچ کے بچے کوہ کوئل کے  
 چوتھے سترہویں کو ٹیلے پر چڑھ کر دوکوس زمین نہایت لمبندی میں شدت تاظم ہوئی کوئل کی چوٹی سے اطلاق تک کوئی ہزار تین چوٹی

اگرچہ نقطہ قطعہ ستم قسم کے پھول کھلتے مگر جبکہ کہ تعریف بیان کرتے تھے اور حاسے دل پر نقس تھی اور مقدر نظر نہ آئی سستہ میں آیا کہ بیان سے قریب ایک درہ ہر نہایت شکستہ روز مبارک شہنشاہ محارمین کو ہم دوسکی سیر کو گنگے بلے کھٹے بقدر مبالغہ تعریف میں اور گلین کے کیا جاوے گنجائش رکھتا ہے جان تک نظر پونچھے اقامت اقسام کے گل کھلتے تھے پچاس قسم کے پھول حضور میں جنے کے شاید انکو بھی ہوں کہ ہماری نظریں نہ آتے ہوں آخروں کو پہنچے وہاں سے عثمان مرحمت منعطف کی آج رات کسی قریب سے حضور میں ذکر محامدہ احمد گزرا چلا خان جہان نے ایک نقل عجیب بیان کی کہ اول بھی کر گوش گذار ہوئی تھی جو کہ وہ عجیب تھی مرقوم ہوتی تھی کہ جس ایام میں سیر سے بھائی دانیال نے قلعہ احمد نگر کو محامدہ کیا تھا ایک روز قلعہ والوں نے ملک میدان قریب کو شاہزادے کے لشکر پر سیدی کر کے آگ دی گولہ اور دسکا توپ خیمہ شاہزادہ کے پہونچ کر وہاں ٹپہ کہا کر دیوے پر قاضی بازیر کے کہ شاہزادے کے مصاحبوں سے تھا جاڑا قاضی کلکوٹرا تین چار گز کے فاصلے پر بندھا تھا بوجہ پہونچنے گولے کے زمین پر ان گھوڑے کی پٹے سے اوکڑ کر زمین پر چاڑی اور گولہ اور دسکا پتھر کا تھا دوزی دس سترہ تانی خراسانی اتنی سیر ہوئے تین اور قریب نگر اتنی چڑی پڑ کر آدمی اوکے اندر کچھ بی بی بیٹھ کے اسی تابخ خواجہ ابوالحسن میرٹھی کو منصب بخاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز کیا اور یہاں بھنگاں منصب دوزاری ذات اور ایک ہزار سات سو سوار کے متاثر ہوا تین بیٹا داغی کا منصب ہزاری ذات اور پانچ سو سوار کے مقرر ہوا امانت خان منصب دوزاری ذات اور چار سو سوار کے مقرر ہوا اور مبارک ہشت چھپوین کو نوازش خان شیا سید خان کا منصب تین ہزاری ذات اور دو ہزار سوار کے اور رحمت خان منصب دوزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کے اور سید یعقوب خان شیا سید کمال بخاری کا منصب آٹھ سو ذات اور پانچ سو سوار کے سربلند ہوا اور چہرلی عسکر بیٹا علی اکبر موسوی کا ساتھ خطاب موسوی خانی کے ممتاز ہوا جو تعریف ایلاق کو بری مرک کی مکرر تھی اسی وقت سیر اور تماشے اوکے کو خاطر نہایت مشتاق ہوئی آٹھویں مراد کو اوس طرف سواری ہوئی تعریف اوکے کیا لکھوں جان تک نظر کام کرتی قسم قسم کے پھول شکستہ تھے اور در میان سبزہ اور گل کے آت دن نہایت لطافت اور صفائی سے گویا کہ ایک صفحہ تصویر پر کہ نقاش قضا نے بقول قدرت اوکے کھانچا غنچہ دلوں کے اوکے سیر سے کھلتے تھے بلکھٹے اوکے ایلاق کو اور ایلاقوں سے نسبت نہیں اور بلا شک وہ بہترین سیر کا کشتہ پڑ بندہ رستان میں میسا نام ایک جانور عجیب خوش آواز کہ موسم برسات میں تالا جانور تھا پھر جسے کوئل اڑے اپنے ہشتیانہ کو سے مین دیتی تھی اور کوکچو کو کھانچا کر درش کرتا پھر کشمیر میں دیکھا گیا کہ اپنے بیٹھے اپنے آشیانہ غائی میں رہے اور غوغائی نے اوکے بچے نکال کر پر درش کیے روز مبارک شہنشاہ محارمین کو فدائی کا منصب و نیزہ ہزاری ذات اور سات سو سوار کے سرفراز ہوا اسی تابخ کو محمد زاید الملی عزت خان حاکم اور گنج کا درگاہ میں پونچھا ایک عرضی مع محمد مختصر پیش کر کے سلسلہ جنان نسبت موروثی کا ہوا بظرافت اوکے کو اختصاص دیکر بالفعل دس ہزار در ب باغام ایچی مقرر کیے گئے اور تعداد یون سو پت کو حکم دیا گیا کہ تمام باغاس سے جو کچھ وہ طلب کرے بیچنے کے واسطے لکھن اندون خان جان کے بیٹے کو عجیب توفیق نصیب ہوئی کہ پریشانی شرب سے لاغرا کر نہ ہو گیا تھا اور غلبہ اس نشہ سے اوس مرتبہ کو پونچھا تھا کسی کام میں جان دے دیوے کے ناکاہ وہ ہوش میں آیا حق سجادہ عالی نے اوکے توفیق عنایت کی اور عہد کیا کہ عہد اسکے لب اپنا پلہ شرب سے اوکود کرے گا بچہ بیٹے اور شہیت کی کہ کیا کر گی ترک کرنا اچھا نہیں حکمت اور تدبیر سے چھوڑنا چاہیے مگر ہرگز راضی نہوا اور کیا کی چھوڑ دی پچیسویں امراد کو بار در خان نامی چھوڑ دیا قند باغ منصب ہزاری ذات اور چار ہزار سوار کے سرفراز ہوا اور دوسری شہر پورہ الہی کو اننگ میا رات شنکر کا منصب دہ ہزار ذات اور دھو سو سوار کے اور نیزہ جام الدین پڑہ ہزاری ذات پانچ سو سوار اور کریم اللہ علی رافق و ساتھ چھ سو ذات اور تین سو سوار کے ممتاز چھ اندون میں قریب خاطر کی ساتھ وہاں البق جوہر دار کے بہت بڑا مرے صفحہ نے بہتجو مین دوسکی نہایت اہتمام ہم پونچھا اور ان میں سے عجب مانتھو نقشبندی نے عبد اللہ تھم اپنے ملازم کو پاس خواجہ حسن اور خواجہ عبدالرحیم میران خواجہ کلان جو بخاری کے کہ آج کے دن مقتدا ولایت

ماوراء النہر کے ہین مع مکتوب تبغمن ہنس خواہش کے روانہ کیا اتفاقاً خواجہ حسن ایک دھنم دست کہ کمال لطافت رکھتا تھا فوراً معجوب  
 موی ایسے کے رجانہ دگاہ کیا اور اسی تاریخ کو صغیر مین پونچھکر موجب انبساط خاطر ہوئے تھے ایک دن وہ اجاس اور متنبہ تیس ہزار روپے کی واسطے  
 خلیفہ مذکور کے روانہ کرین اور میر ترکہ بخاری اس خدمت پر مقرر ہوا روز سبک مشتبہ بارہویں کو میر میران نے ساتھ فوجداری سرکار میونس کے  
 دستور پائی اور منصب او سکا اصل و اضافہ سے دو ہزاری ذات اور ایک ہزار پانچ سو اراک حکم ہوا اسپ خاصہ ساتھ خلعت اور شیشیہ کے اوکو  
 عنایت کیا ان دنوں عرصی سندرسے واضح ہوا کہ جوہر مل مقبور نے جان اپنی ماکان جنم کو سپرد کی اور بھی عرض ہوئی کہ ایک فوج اور پسر  
 ایک کے زمینداروں سے بھیجی اور قیہ احتیاط کا ہاتھ سے دیکر بے اسکے کہ بہتہ آہیکا مضبوطی کن تنگ کلی پہاڑ مین اگر بے تحلف جنگ کی  
 افواخرون کو کاغذ تمام چھوڑ کر بائین موثرین اور لوٹے وقت بہت آدمیوں کو قتل کیا خاصہ اوکو کہ حرف عارف کا انھوں نے اپنے اوپر  
 گوارا کر کے شہادت کو کیا ان دول خیز اوں مین شباز خان دیوانی کہ وہ ایک گروہ ہر چٹھا نون لودی سے مع ایک جماعت کے کوکرون  
 اور ہم قوم سے جان شاموا والندہ جو انر دیوار رہتا عقل دہوش اور دوسرا جمال خان افغان اور بھائی او سکا رستم اور سید نصیب ہار  
 اور چند آدمی اور زخمی ہسکے اور یہ بھی لکھکر پونچھا کہ محاصرہ اوپر تنگ ہوا اور اہل قلعہ نے عاجز ہو کر پیغام امان جان در بیان مین کمالاخر امید کہ  
 عنقریب بزور اقبال روز افزون قلعہ فتح ہو جائیگا انکار ہون کو دلاور خان کا کابل طبعی سے فوت ہوا امر سے صاحب الوش سے وہ صاحب اختیار  
 اور کار دانی کا اتمام شاہزادگی سے ہمیشہ خدمت مین رہا اور اپنے حسن اخلاص اور جوہر ذاتی سے گوی سبقت سب سے لیکھا اور تہہ و بالا  
 امارت کو پونچھا آخر مین او کو حق قتال سے توفیق جن گذاری کی عنایت کی اور فتح مقام شہور کی کہ وہ خدمت علی بیل القداوس کی کر سکتے  
 میسر ہوئی اسید کابل آفریں سے ہو فرزندوں اور بازندوں او سکے نے طبع طرح کے موم سے نوازش پائی اور چند لوگ کہ اوں مین سے کمال  
 منصب تھے انھوں نے مسلک بندگان خاص مین استقام پایا اور باقیوں کو سینے حکم دیا کہ بہتور سابق او سکے فرزندوں کے پاس رہن تا  
 جمعیت او کی پریشان نہ ہو اسی تاریخ قریب اول مع قطعہ الماس کہ اسیم خان فتح تنگ نے حاصل کان بنگار سے بھیجا تھا حاضر ہوا اور  
 وزیر خان دیوان بنگار اپنی اہل طبی سے فوت ہوا شب مبارک شہزادہ نیون کو کشمیر یون نے دور دور کیا نہ دریا چراغ روشن کیے  
 اور یہ رسم قدیم کی کہ کابل مین تاریک کوئی اور فوج جس شخص کا کنارہ دریا پر گھیر کر یہ مینوں سے شل شب بات چراغ روشن کرتے ہر سب اسکا  
 پوچھا گیا بیان کیا کہ اسی تاریک کو چشمہ دریا ہی بخت کا ظہر ہوا قدیم لایام سے رسم کہ کہ حین دہترہ تراوہ کا اسی تاریخ کو ہوتا ہر دہترہ یعنی بہت  
 کے ہر اور تراوہ یعنی تیرہ جو کہ تیرہویں تاریخ شوال کو یہ چراغ روشن کرتے ہین اس اعتبار سے او کو دہترہ تراوہ کہتے ہین چراغ کثرت سے  
 روشن تھے کہ شتی پڑھیکر سیر و تماشا او کا عمل مین آیا اسی تاریخ کو حین وزن ششی نے آرائش پائی اور ضابطہ مقررہ اپنے کو علاوہ فقرہ وغیرہ  
 سے وزن کر کے دہ معاش را بابہ اتفاق مین مقرر کیا گیا سال اکاؤن عمر اس نیازمند دگاہ الہی کا اتمام کو پونچھا اور آغا خاندان باوٹ نے  
 چہرہ مراد روشن کیا امید کہ مدت حیات رضیات حق مین ضرورت ہو جن روز مبارک شہزادہ نیون کو کمان آصف خان مین مرتب ہوا  
 اوس عہدۃ السلطنت نے ساتھ لوازم نیاز اور پیشکش کے شامل ہو کر سعادت ہمیشہ کی جمع کی غرہ شہرہ کو مرغابی تال الوہ مین نمودار ہوئی اور  
 جو بیٹوین ماہ مذکور کہ کوکول دل مین کلی جو باور پذیرندہ کشمیر مین ہین تفصیل او کی یہ ہے۔ کلنگ سارس طاؤس چرہ کلنگ  
 تقدیری تعلق کروانک زرڈنگ فقرہ باجم بلورہ حواصل مکشہ نقد فار کو بیکہ دراج شارک نوسج مکیچہ ہرل دیک  
 کو بل شکر خواہ مومکہ مہرات ہنس کلچری تیزی کہ سینے نام او سکا دآواز کما ہر جو کہ نام بعضوں کے ان مین فارسی مین معلوم نہ تھے  
 بلکہ ولایت مین ہوتے ہی مین اسی لیے ہندی مین لکھے گئے اور جو بالو کہ کشمیر مین مین ہوتے نام او سکے اس تفصیل سے مین مشیر زور  
 یوزر گن کا ویش معرانی آہو سپاہ چکارہ کوتہ پا چہ نیل کا و گورخر کو گوش سیاہ گوش کریم معرانی موتک کر بلائی سو سمار



خارشت اسی تاریخ کو شہنا لو کا بل کے ٹھاک چوکی میں پونچے جو سب سے بڑا تھا چھبیس تلو وزن میں آیا کہ حساب متقال بیٹھنے متقال شہنا لو کا  
جب تک فصل قفقاس کو کی رہی اس قدر آئے تھے کہ لاوش اکثر اربابان و بندگان خاص کو مرحمت ہوتا تھا بیسویں کو بقصد تعلقہ شہر  
دربارنگ کے کہ شہر بہرے بہت کا ہر سواری ہوئی پانچ کو سب تک اور پانی کے کشتی گئی موضع پانچ پور پر چار دن سے اسی روز کشتیوار  
خبر خوش پونچھی تفصیل اس اجمال کی یہ کہ جب دلاور خان اوسکو فتح کر کے روانہ دہ گاہ ہوا تو نصر اللہ عرب کو باخند نصب داران  
واسطے محافظت کے وہاں ہر چھوڑا عرب نہر کی رہے میں دو خطا واقع ہوئیں ایک یہ کہ وہاں کے زمینداروں وغیرہ کو تنگ کر پڑا اور  
اون سے بدمعاشی کی دوسرے یہ کہ جو لوگ بطور ملک اوسکے پاس مقرر تھے بطع نصب اور اضافہ اونھوں نے حضور میں آنا چاہا کہ ہم  
حضور میں اپنی درستی کریں اوسنے اونکی وضعت قبول کی جب جمعیت پاس اوسکے کہہ گئی تب وہاں کے زمیندار وغیرہ نے جو اوس سے  
شک نہ دل تھے اونھوں نے فرصت پا کر ہر طرف سے هجوم کیا پل کو جو کہ عبور شدہ ملک کا اوس پر موقوف تھا جلا دیا اور طرح طرح کے  
لٹا دو قتبے پر ایک نصر اللہ نہر قطعہ میں گھس کر دو تین روز تک اپنے تئیں ہزار جان فشانی بچاتا رہا کہ جب پاس اوسکے کچھ فوج نہ رہا اوس نے  
رہسداک اونھوں نے بند کر دیا لاچار شہادت پر آمادہ ہو کر کمال جوانمردی سے اپنے ہمراہیوں کے داد و شجاعت و بہادری کی دی بیان تک کہ اکثر  
شہید ہوئے اور بھڑوں نے اپنے تئیں اسیر بنے تقدیر کیا جب یہ خبر سماع عالی میں پہنچی جلال بیٹہ دلاور خان کو کہ نارشد اور کارگر اس کی  
پیشانی احوال اوسکے سے ظاہر تھے اور فتح گفتار میں اوس سے اچھے اچھے کام میں پڑے تھے منصب ہزاری ذات اور چھ سو سو  
سرفراز کر کے اوسکے والد کے نوکران کو جنھوں نے کہ ملک بندگان دہ گاہ میں انتظام پایا تھا سب ایک فوج کے سپہ کشی سے وغیرہ بیکار  
زمیندار و برحق انداز ہر ایک اوسکے واسطے اوس گردہ عاقبت محذول کے کہنے روانہ کیا اور حکم ہوا کہ راہ زمیندار مجبور اپنے  
آدمی ہر ایک جو کہ پہاڑ سے اوسے امید ہو کہ وہ لوگ اپنی سند ہی اعمال میں گرفتار رہوں انھیں بیسویں کو ساڑھے چار کوں کچ ہوا غرض  
کا کا پورے کوں بھڑا گئے بڑے کے اوسے کا کا پور کی بنگ نشور پر چنگل درجنگل ایک دوسرے پر تیری جڑاوت بیسویں کو موضع پنجہرہ پر نرسن  
یہ موضع فرزند اقبال شہزادہ پر دیز کو مرحمت ہوا ۴۰ کلہا اوسکے لئے کنارہ آب پر ایک باغیچہ اور مختصر عمارت طیار کی ہر نوع پنجہرہ میں جگہ آخر  
بیچ نہایت صفایا پوری اور نہر تہ افزائی کے اور بڑے شے سات درخت چنار کے درمیان جگہ اور گردا دوسکے ہر کثیر سری لوگ اوسکو  
سنا ہوا ہوں کہتے ہیں یہ بھی ایک سیر گاہ کشمیر سے ہر اس تاریخ کو نہر فوت خان دوران کی پونچھی کہ لاہور میں اپنی اجل لمبی سے فوت ہوا عمر  
اوسکی قریب نوے برس کے تھی بہادران روزگار اور دلیران عرصہ کارزار سے تناسل داری کو ساتھ شجاعت کے جمع کیا اس دولت میں حقوق  
اوسکے بہت ہیں اللہ اوسکو بخشے جا رہے رہے لوگوں کی اون میں سے لیاقت اور کی فرزند کی نہیں کہتا قریب چار لاکھ روپے کے ترکہ اوسکا  
نقد و جنس نکلا سب اوسکی اولاد کو عنایت ہوا اوس بیسویں کو اول حیرت پانچ کی کی یہ جگہ حضرت عرش ثانی نے لایا جس کو ہمہ کو عنایت کی تھی اوسنے  
داسن کوہ اور کنارہ چشمہ طرح طرح کی عمارتیں اور حوض کئی بنائے تھے بلانگ وہ ایک مقام پر نہایت لطیف و عمدہ پانی اوسکا شیرینی و  
صفائی میں رنگ چشمہ آب حیات پر بھلیاں اوس میں بہت ہیں ۵ درخت آتش ز صفا رنگ خردہ کو روانہ مل شے شہر دہ جو کہ جگہ  
فرزند خان جہان کو کہنے عنایت کی شہزادہ نے عمدہ میناقت کی اور شیکش لایا اوس میں سے تھوڑا سا پیاس خاطر اوسکے قبول کر لیا اس چشمہ  
آدہ کوں پر سمجھے ہوں نام ایک چشمہ ہو کہ اسے بہاری چنڈے جو کہ بندگان عرش ثانی سے تھا ایک ت خانہ کنارے پر اوسکے بنایا  
پانی اوسکا اوس سے بڑے کہ ہر یکا عورت اوسکی ہو سکے وہاں پر درخت ہیں بڑے پڑے چنار اور سفیدار کے گرد اوسکے سیما پیدرات  
وہاں پر لگا کر کثیر لکھن کو چشمہ جھول پر نسرل ہوئی اس چشمہ کا پانی اوس چشمہ سے بہت ہو کہ کنارے پر اوسکے درخت سفیدار اور چنار  
سکے شے شے بہت عمدہ آہس میں ملے ہوئے ہیں مکانات عمدہ بنے ہوئے باغیچے باغیچے جہزی کھلے ہوئے گویا کہ یہ قطعہ ہر

بہشت برین کا عزا مہر کو گھنڈے کے روزا چول سے کو بچ کر منکے قریب پہنچا۔ دیر نہ لگا کہ منزل ہوئی تو دربار کے شہنشاہ کو دوسرے روز صبح کو  
 پہنچ کر پہنچا۔ پہلے پہلے اس کے ہاتھوں سے ہونے لگا۔ گانہ گانہ کا ہونا پیا۔ روش کے گھنٹے کو کابل کے سینے اور کو ان کے حیات کیا حکم  
 رفت سب بادہ خوار است ہو کر اپنے گھر کو گئے چھپے سب سے روئے بہت دامن کوہ میں واقع ہو کر کثرت اشجار اور بہرہ سبز و گیسو  
 سے زمین اور کسی نظر نہیں آتی ایام شاد ہوئی میں سینے حکم دیا تھا کہ کن سے پہلے شہر کے ایک عمارت کے کھانے کی شان اس مقام کے ہو گیا کہ  
 اس وقت وہ عمارت انجام کو پہنچی عرض بہت پہلو بیا لیں گزرا کا اور چوہہ کر گیا۔ پانی اور کا عکس سبزہ اور پھولوں سے جو کہ پہاڑ پر ہیں رنگاری  
 رنگ ہر چھلکائی کہ بہت سے شاد و بہرہ گزرا و جمع عرض کے محل جن میں دیکھ سگے جو سے اور آگے کو اس عمارت کے ایک باغ اور لب خوش  
 باغ کے دروازے تک ایک نہر چار گز چوڑی ایک سواستی گز لمبی دو گز گہری اور چائون پر نہر کے خیابان پختہ چوہہ و پتھر ہیں اور پانی اور کا اس قدر  
 صاف لطیف ہر گز و دو گز عکس کے اگر گنا اور کسی تہن پر ہو تو نظر آجائے اور حال عالم جانی نہر اور سبزہ کا جو گز چھپے کے آگے ہر گز کو  
 قسم قسم کے سبزہ اور پھول باہم گتے ہوئے بہت سے نظر آتے ہیں مثل دم طاووس منقوش آب سے ہٹے دلت ہزاران ہزار گل ساری جگہ کھلے  
 ہوئے فی الواقع تمام شمع میں ساتھ اس خوبی و دلیری کے کوئی سیر کا معلوم نہ ہوئی چند روز بیان پر خوب سیر کی کہ داریش و کامرانی دی  
 مگر جو ساعت کو بچ کر قریب پہنچی تھی اور چلوں کے اوپر رت کا برستا شروع ہو گیا تو وقت مناسب بنانے کا اہیار باگ مراجعت کی جانب شہر موڑی  
 اور حکم دیا کہ اوپر سے نہر کے دو طرف درخت لگا دیں چوتھی کو چھپے کو کا ہونہ منزل ہوئی یہی مقام عمدہ ہو گا کہ باغیچہ باغیچہ  
 مرتب خوب جگہ ہو سکتی ہو حکم دیا کہ مینا سب اس مقام کے عمارت ملایا کریں اور جو عرض کہ چھپے کے در پر ہو کسی مرت کریں انہا سے راہ میں  
 ایک چھپے پر در ہو گا کو لوں اور کو اندر نہ لگے تھے مشہور ہو کر اس چشمہ کی کھلی بنایا ہوئی ہو ایک خطہ دان پر وقت کر کے سمئے اور میں  
 حال ڈال تو ادر میں بارہ چھلکائی آئین تین بنایا تھیں اور بنایا ظاہر معلوم ہوتا ہو کر تاثیرات اس چشمہ سے ہر گز چھلکائی کو اندھا کر دیتا ہو  
 بر حال خالی ہر ایک بنین آٹھون کو جو فروغ تھا شہر زندہ قاسم خان کی پونجی روڑا بنا کہ شہر فزین کو اراوات خان بعدہ صاحب صدو کی تعمیر  
 سرخز ہوا اور میر جلال نے تبدیلی کا دوس سے پا کر ساتھ خدمت خانانی کے امتیاز پایا اور مستند خان خدمت عرض کر پر مقرر ہوا اس کو کام سنگر راجہ  
 منصب وزیر ہزاری ذات اور ہزار سوار کے ممتاز ہوا اسی تاریخ ایک عجب طرح کا شکار مہی گزرا کہ کشمیر کا دیکھا گیا کہ جن پر پانی برابر سینہ کے  
 جو وہاں دو کشتیاں پہلو پر ایک دوسرے کے لہجائے ہیں چنانچہ ایک طرف سے سرو کا ملا ہوا ہو اور دوسری طرف سے جدا جدا صلہ چوہہ  
 چندہ لگوں کے اور دو طرح باہر کی طرف کنارے پر کشتی کی ایک بڑی لمبی کڑی ہاتھ میں لیکر بیٹھ جاتے ہیں تاکہ حاصل و شکار کرنا وہ نو اور دونوں  
 کشتیاں برابر چلی جائیں اور اس بارہ طالع پانی میں اور کر سر اور کشتیوں کے کھوکھلائے رہتے ہیں اور پانوں کو زمین پر مار کے جاتے ہیں جو  
 پھیل کر دریا میں اوت دھرتیوں کے آجائی ہو اور جاہتی ہو کر اس تلگی سے کھل جائے تو طالع فرما غوطہ لاکر پانی کی تہ میں جا بیٹھا ہو اور  
 دوسرے طالع اور کسی ٹیچہ پر چڑھ کر او سکونچے دیا ہو کر پانی اور کو اوپر ڈال دے اور نیچے اچھل جائے گا کو لوں کے باہر آتا ہو اور جو طالع اس فن میں  
 بہت داخل رکھتے ہیں وہ دونوں ہاتھوں سے دو چھلکائی پکڑ کر لاتے ہیں اور میں سے ایک دو چھلکائی تھا کہ ہر غوطہ میں اکثر دو چھلکائی لاتا تھا  
 چھڑا دین ہوتا تھا کہ مختص ہو ساتھ دیا سے بہت سے اور دیگر بنین ہوتا اور ضرر ہو ساتھ موسم بہار کے جن دنوں میں کہ پانی بہت کا سرخو  
 سیر ہو کر کوش و سرور ہو موافق دستور ہر سال کے اسپان طویل و خاصہ اور جو کہ حوالی امر کے تھے آریہ تکر کے در در لائے اور وقت  
 میں اکثر کو باہی سانس کی اور تلگی دھڑا پنے کی محسوس کی مایسہ کیا ختام اسکا بنی ہو گا انشا اللہ تعالیٰ پندرہ جون کو بعد سیر خان بنانے  
 صفا پور اور درہ لاکر کے جو کہ نیچے کی جانب کو در اکثر کے گئے صفا پور ایک تالاب پر نہیں شمالی جانب کو اور کھلے سا بھرا ہوا اور قن  
 میوہ حلو سے باوجود یہ جو موسم آریہ خان مٹی مگر کو اور اس کی عجب انداز کی دیکھی عکس انواع و اقسام درختان مثل چنار لکڑی اور کے لکڑی تالاب کے

بہت خوش اور پندیرہ نظر آتے تھے بے تحلف یہ مقام خوبان خزان کی بار سے کم نہیں لگتا ۵ دوق قنا تارندہ نہ دلفیہ لیکن تازہ بہا  
 بود جلدہ عرقن + مگر جو کہ وقت جنگ تھا اور ساعت کوچ قریب سیر اجمالی کے کے ملاجبت فرائی ان چند وزین ساتھ شکار مرغابی کے ہتھ کھل جا  
 ایک روز فاشی شکار میں ایک بلبل کے لڑکے نے فوہ مار کر حاضر کیا منایت دہلا اور دیکھ ایک رات سے زیادہ زندہ نہ تھا قرقہ کشیر میں نہیں ہوتا  
 کہ ایسا معلوم ہوتا کہ وقت آمد و رفت ہندوستان کے لاغری اور بیماری سے چار لگا ہوا سوکت جمیع کے دغیر فزوت میں ناظرین داد بیٹے  
 خان خانان کی کوچی کہ بالا پور میں اہل طبعی سے فوت ہوا ناظرین چند وزاد کو کہتے تھے ایام قہار تہ میں دکنی لوگے فوج تیار کر کے بنو دار  
 ہوئے ٹپا بھائی کو کا داراب خان بقصد جنگ سوار ہوا جب رحمن دلو کو خبر ہوئی تو قریب کمال حرارت دلاوری کے باوجود ضعف و ناتوانی ہو  
 ہو کر بھائی کے پاس پہنچا غیم کو شکست دیکر لوٹ کر آتا تھا جو کہ حفاظت بدن میں احتیاط شرط پہنچا نہ لایا فوہا نے اوسین تصرف کیا نتیجہ ہو کر  
 زبان بند ہو گئی بعد دو تین روز کے فوت ہو گیا بعد تہا اچھا جوان تھا شمشیر زنی اور جنگ آزمائی میں اوسکو ٹپا مذاق آدوسب جا بقصد اوسکا  
 یہی رہا کہ جو ہر اپنا تلوار میں ظاہر کرے لگ کر آگ تر و خشک کو برابر چلائی ہو کر مجھ پنا گران دست گذر فوہا اسکے بڑھے اب کے دل شکستہ  
 پر کیا گذر اچھا شاہ فوہا کا نفع مصیبت بہت نہیں بھرا تھا کہ یہ زخم تازہ نصیب اوسکے ہوا امید کہ اللہ کو ممبر اور حوصلہ نصیب کرے  
 روز سبارک شنبہ سولون کو خوش خالی بھنصب تین ہزاری ذات دسوار کے سرفراز ہوا آقا سم خان بھنصب و نزاری ذات اور ہزار سوار کے  
 ممتاز ہوا جو تین ہزار خود ہوا جان کو کہ جو تیشگری لشکر کا کاٹھ کے مقرر تھے شنبہ ہفت ہفت ہفتی ذات اور سوار کو بھنصب عنایت کیا ستا بیون  
 کو بعد گذرے ایک ہزار سات گھڑی کے مایات اقبال نے جانب ہندوستان ارتقاء پایا جو کہ بھنصب نے بھول بھٹا لے گئے تھے نواح شہر سے  
 کوچ کر کے موضع پیر کو آئے تمام ملک کشیر میں بغیر اس جگہ کے اور کسی کا ٹون میں بھنصب تین ہزار سوار کا شنبہ تین ہزار سوار کے  
 کھیت میں نیم پیلوہت ہوئی عجیب طعن و کثرت سے بھنصب ان شکستہ تھا دہان پر نسیم اوسکی دماغ کو معطر کرتی تھی اوسکے بھون کی چار پتی  
 ہوئی تین ہفتہ تک کھلائی میں مثل گل چنبہ کے الملو تین شافین بھنصب کی ہتھی میں جس سال خوب ہوتا ہی چاروسن بوزن حال ہوا ناچو کہ  
 تین ہزار اور دوسن بوزن خراسان میں آوہا خالصہ اور آد بار علیا کا معمول ہو دس روپیہ سرخ پیر و فروخت ہوتا ہی کبھی خرچ اوسکا پیش اور کر بھی ہوتا  
 ہو اور یہ رسم مقرر ہو کہ بھنصب کے بھول بھٹا لے میں اور موافق قاعدے کے جو قدیم سے مقرر ہو مزدوری میں اوسکے لطف و زین نام کو  
 ہیں اور ملک دہان بھنصب تین ہزار سے جاتا ہو دوسرے ہفتوں کشیر سے چلائی ہو اور جانور شکاری سال بہر میں کس ہزار سات سو تک ہم  
 پونچے ہیں اور باز دوجہ دوسو حال میں آئے ہیں جس کے روز غوہ آبان ماہ اگسی کو پیر سے کوچ کر کے مقام خان پور میں منزل ہوئی جو کہ مجھے  
 خبر ہوئی کہ منزل ایک اچھی میسرے بھائی شاہ عباس کا حوالی لاہور میں پونچا ہوا ہر حرام الدین پیر محمد الدودا انجھ کے خلعت اوس ہزار  
 روپیہ خرچ عنایت ہوا اور سینے حکم دیا جو کہ وہ سات شاد راہ کے خلعت کرن ساقیت اوسکی کے پانچ ہزار روپیہ تک اور انی طرف سے بلالین قبا  
 ایسے جاوین قبل اس سے سینے حکم دیا تھا کہ انتہائے کو ہستان تک ہر منزل میں عمارت دہلے فروگاہ خاص او دہل محل کے ملار ہو کہ موہرن  
 دوسری میں اندر خیمہ کے کبر کشین کے عمارت اس منزل کی اگر یہ انجام کو پہنچ گئی تھی گر ہندو اس میں بھی اور ہو جانے کی باقی تھی ایسے  
 خیمے میں آرام کیا گیا دوسری کو کچھ دور میں منزل ہوئی دہان پر عرض ہوئی کہ نواح سیر اور میں ایک آبشار بہر منابت عالی اور ناچار چرچ میں چا  
 کوں رہستہ سے بائیں طرف تھکا تھا باز دہ سوار کے کے کیا تعریف اور توصیف اوسکی کیا لکھو تین چار مرتبہ پانی اور ایک دوسرے کے  
 چرنا ہی ملک بائیں خونی و لطافت آبشار نظر نہ آیا تین ہر یک عیش کا مانی زین دہان پر پہنچے لیکن ایر دہانی میں وہ جگہ خالی و حشج سے  
 نہیں معدن میں ہر دہان کو شام کے وقت سیر اور میں پہنچ کر منزل مقرر میں شب گذری کی کو چھٹی کو کوئل بھڑی بارے سے عبور  
 اوسکے اور ہر کوئل پیر پانی کے منزل کی صحبت اور دوشواری اس رہستہ کی کیا بیان کروں کہ پیک اندیشہ کو بھی دہان سے طاعت

گذر کی نہیں اس عرصے میں چند روز کر برف برسا ہوا سفید ہو گئے آٹھ ماہ میں بھی بعض مقام پر اس برف کا بندھا تھا کہ گھوڑے کی پاؤں چلنے اور سگوارت نہ کر سکتے تھے اور جو باقی بچھے آئے ان پر برسا ہوا چوہن کو بیہ پخال کے ٹیلے سے اوتار کر پٹائی پر منزل ہوئی اگر کسی صاحب کو بھی تشیب ہو کہ جو کہ اس بلند و اکثر آدمی پیدا ہو کر اتر سے چھٹی کو سیرم کلمہ میں دیر ہو کر قریب موضع مذکور کے ایک بازار واقع ہو اور چشمہ نہایت نفیس حسب احکم و ماہر دالان ملار کر رکھا تھا و انتہ ایک نظر کا عمدہ ہر شے حکم دیا کہ میری تاریخ عجیب کے تہر پر کھو کر اس دالان پر جہاں اور بیدل خان نے چند شعر بھی کہے ہیں بریل نظم پر نقش و لوح روزگار پر یادگار ہے اس رہنہ پر دوز میندار ہے ہن کہ آمد و رفت اور بند و بست اس سرور کا قبضہ اختیار میں آوے حقیقت میں وہ دونوں کبھی میں ملک کشمیر کی ایک کا نام ہندی ناکب اور دوسرے حسین ناکب سیرم سے سیرم گنگا بند و بست رہتا کہ اوصاف کے ذمہ بپ ہندی ناکب کا ہرام ملک ایام دولت کشمیر یون میں مبتلا آدمی تھا جب نوبت حکومت بنڈگان درگاہ کی پہنچی سیرم یوسف خان نے اپنے ایام حکومت میں ہرام ناکب کو ساؤ ملک عدم کیا اب صرف و دخل میں دونوں بھائی آپس میں شریک ہیں اگرچہ ظاہر میں باہم صلہ رکھتے ہیں مگر باطن میں نہایت عداوت آج کے روز شیخ ابن یمن کہ خود سنگار ان خاص قدیمی عہد سے متفاوت ہوا بسبب بیکدانی اور کمال اعتماد کے افیون خاصہ اور آب حیات حوالے اس کے تھا جس رات کہ بلندی کو کل پرینچا پر منزل تھی خیمہ و سہا بن پونچا اور مزاج میں اس کے ضعف اور ناخاقتی تھی اسکو تشویش ہو کر زبان بند ہو گئی دور درازہ رہ کر ملک افیون خاصہ خاصوں کو سیرم کی گئی اور خدمت ابراہان خان کی حوالہ سے اس خان کے ہوئی اور مہارک شنبہ ساتویں کو موضع شنبہ ذودگاہ شکر اقبال ہوا اور سیرم کلمہ میں بند بہت نظر آئے مگر اس منزل سے ہوا اور زبان اور لباس اور جالوزوں میں جو کہ مخصوص ولایت گرم ہر بڑا طاقت نظر آیا یہاں کے لوگ زبان ہندی و فارسی دونوں میں کلام کرتے ہیں ظاہر اصل زبان انکی ہندی ہے زبان کشمیری بسبب قریب دوار کے اور ٹھکانے یا در کی ملکایاں سے داخل ہندو عورتیں یہاں کی شہینہ نہیں پہنتی ہیں اور مثل عورتوں ہند کے حلقہ ناک میں پہنتی ہیں انکو یہ درجہ میں منزل ہوئی وہاں کے لوگ زمان قدیم میں ہندو تھے اور زمیندار یہاں کے راجہ کنگا ہیں سلطان فیروز نے انکو مسلمان کیا اور صوبہ اسلام آباد تک بدستیں ایام جہالت کی اون میں ہیں جیسے کہ ہندو عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ تلجانی ہیں یہاں کی عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ زندہ قبر میں مدفون ہوتی ہیں چنانچہ ان روزوں میں دس بارہ برس کی لڑکی اپنی ہم عمر شوہر کے ساتھ زندہ قبر میں دفن ہوئی تھی اور دوسرے یہ کہ بعض لوگ کم عاشر اگر اون کے بچے پیدا ہوتی ہے تو اسکو بچا لیتی ہے دیتے ہیں اور نہ دونوں سے رشتہ داری کرتے ہیں اپنی لڑکی اوکو دیتے ہیں اور اوکی آپ لیتے ہیں اوکی لڑکی لے لینا خوب مگر دنیا خود بامقدن ذلک حکم ہوا کہ آئندہ یہ رسوم نہ ہونے پائیں اور جو کوئی شریک ان بدعات کا ہوا اسکو سخت سزا دی راجہ میں رود خانہ ہے پانی اسکا برسات میں نہایت زہر دار ہوتا ہے اکثر وہاں کے لوگوں کو شیشے گالے کے بوجھ بکھتا ہے اور زرد رنگ و ضعیف ہوتے ہیں چاول راجہ کے بہتر ہیں چاولوں کشمیر سے اور مذکورہ عمدہ خوشبو اس دامن کو وہ میں پیدا ہوتا ہے دشوین کو فوٹہ دین منزل ہوئی یہاں پر بوجھ حکم عرش کشانی ایک قلعہ تھوڑا سا ہے ہمیشہ ایک جماعت حاکم کشمیر کی اوس میں طریق تھا کہ رے راکرتی تھی کیا رہوین کو چوکی تھی محل ترول شکر اقبال کی ہوئی عمارات اس جگہ کی بہ تمام مروجہ چیلہ کے حسن انجام کو پہنچی یہاں پر دولت خانہ میں دالان در دالان آہستہ منتبت اور منزلوں کے یہ منزل اختیار کرتے تھے منصب اسکا ہستے بڑا یا با رہوین کو مقام تھوین نزل ہوئی آئے دن کو قتل اور ہمارے گذر کر رحمت آباد ہندوستان میں آئے اہل قراولوں نے اہل پالی بھی کہ تہتر اور کچھاک اور کتاہالہ میں حاکم کا گھیر ڈالیں یہ رہوین چوہوین کو شکار زندہ رہوین دلائے پندرہ رہوین جبکہ میں ٹھکر کو چنانچہ رہوین کو وغیرہ قریب چھین کے ہاتھ لگا اس تاریخ بھوسا رنگ دی کہ خود دیکھا معن قریب سے یہ منصب چھپا رہی ذات اور چارو سوار سے سرفراز ہوا سو کوین کو بھان کر چھپک گئے پانچ کوچ میں دیا سے بہت پر پونچے در دہارک شنبہ ساتویں کو رہوین کو چھپک میں

تھے شکار کیا بہ نسبت اور مرتبہ کے اب کی مرتبہ شکار کم لاکھ لگا خاطر خواہ دل خوش نہوا پچیسویں کو کھڑکھٹا لہ میں بہ تمام خوشی تھے  
 شکار کیا وہاں سے دس منزل کر کے شکار گاہ جاگیر آباد میں پونہچے یا تم شہزادی میں یہ سر منزل میری شکار گاہ تھی اور پچیسویں کو  
 یہ گائون آباد کیا تھا اور ایک عمارت مختصر طیار کر کے حوالہ کندر میں کے کہ قردلان قریب سے جڑی گئی پھر بعد جلوس کے اسکو گزرتے  
 مقرر کر کے مشارالہ کو جاگیر میں دیا اور حکم ہوا کہ واسطے دولت خانہ کے ایک تالاب اور منارہ طیار کرین اور بعد فوت اوسکے یہ گزرتے  
 جاگیر اراوت خان میں مقرر ہو کر انتہام عمارات کا حوالہ مشارالہ کے ہو کر اس وقت حسن انجام پایا بلکہ تالاب وہ ایک تالاب ہی نہایت  
 وسیع اور بادشاہانہ شکار گاہ ہی عمدہ درمیان اوسکے عمارات دل پسند القصد قریب ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے اوس میں صرف ہوا روزگار  
 اور جمعہ کو مقام کے قسم قسم کے شکار سے محفوظ ہوئے قاسم خان تعین حرسٹ لاہور نے عادت زمین بوسی حاصل کر کے پچاس ہر  
 نذر کی اور یہاں سے ایک منزل درمیان اوپر بلخ بوسن عشتیانہ کے کہ کنارے دیسے لاہور پر واقع ہے نزول اقبال کا ہوا جسے بڑے جت  
 عمدہ چٹار اور سرور کے اوس میں ہین وہ ایک باغ عجیب ہی خوشنویس کے درون میں ماہ آور مطابق پانچویں محرم سنہ ہجری کو باغ بوسن  
 اندر نام باقی پر سوار ہو کر شہر آکر ہوا شہر کو آیا بعد گزرتے دو گھڑی اور تین بہرہوں کے ساعت مسجد و مینار میں دولت خانہ میں آکر  
 جو عمارتیں کہ تھے سر سے انتہام سمور خان سے حسن انجام کو پونہچے یقین اون میں نزول مبارکی اور فرجی کا گیا بلکہ تالاب سکات ہین  
 دلکش اور دلنشین کمال نزاکت و لطافت سارے نقش اور صورت بہت کاری و سادان نادورہ کا سے باغ ہین نہر خوش قسم قسم کے  
 بھولوں سے دل فریب زعفران تا بقدم ہر کجا کہے نگرہ کرشمہ دین دل سیکند کہ جائیجاست و خلاصہ کلام کا یہ کہ سات  
 لاکھ روپیہ کہ تیس ہزار تومان رائج ایران ہوتے ہین صرف ان عمارات کا ہوا اور اسی روز بوقت افروز ہین خوشخبری فتح قلعہ کا گلوہ کی گشت  
 مندرسیا سے دولت کے چوسی اور شکار اس نعمت عظمیٰ اور فتح بزرگ میں کہ عطیات مجبودہ دہب العطایا سے ہر سرنیزا کا درگاہ و کچھ کا  
 میں شیخ لاکر لغارہ نشاط و شادمانی کا بلند آوازہ ہوا کا گلوہ ایک قلعہ ہی قدیم شمال رویہ لاہور سے کوہستان میں استحکام اور دستور گشت  
 میں مشہور معروف اعتقاد دیندارون پنجاب کا یہ ہی کہ جب سے یہ قلعہ بناسا عرصہ دراز میں قلعہ مذکور نے کسی اور قوم کے پاس انتقال  
 نہیں کیا اور کسی بیگانہ نے اس پر تسلط نہ پایا و العلم عند اللہ خلاصہ یہ کہ جب سے کہ صیت اسلام اور آوازہ دین محمدی کا ملک ہندوستان میں  
 پونہچا کہ یکسلطین والاشکوہ سے فتح اس قلعہ کی میرمنوئی سلطان فیروز شاہ بادجو داس شوکت اور دہرہ کے خود ذاتہ بارادہ متوجہ اس  
 قلعہ کے گیا اور مدقون محاصرہ رکھا جب دیکھا کہ جب تک سامان قلعہ داری اور کچھ کھانا نہ پینا ان قلعہ والوں کے پاس رہیگا فتحیالی اس  
 قلعہ پر ممکن نہیں لاجہر ہو کر آنا راجہ کا اور ملاقات اوسکی کو غنیمت سمجھ کر جنگ سے باز رہتے ہین کہ راجہ ضیافت اور پیشکش آہستہ کے  
 بادشاہ کو بالاس اندر قلعہ کے لیکھا بادشاہ نے بعد سرور و نشاط قلعہ کے راجہ سے کہا کہ مجھے بادشاہ کو اندر قلعہ کے لاشار اٹھام اور  
 احتیاط سے دور تھا اور جو جماعت کہ ملازمت ہین میں اگر کچھ مارین اور قلعہ لے لین تو کیا کر سکتا ہی راجہ نے اپنے آدمیوں کی طرف  
 اشارہ کیا اوسی دم ایک فوج دلاوران مسلح و مکمل کی باہر آئی اور بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ دیکھنے ہجوم اون لوگوں کے سے متوجہ  
 اور متحک ہو کر غدر سے اندیشہ کیا راجہ نے آگے آکر زمین خدمت کو بوسہ دیا اور کہا حکو سلطانا عت اور فرمان برداری آپ کے خیال دوسرا  
 نہیں لیکن جیسے اوپر زبان مبارک کے گذرا احتیاط دور میں کو نگاہ رکھتا تھا کہ تمام وقت کیسا انہیں ہوتا بادشاہ نے افروہ کی اور چڑھا  
 نے چند منزل ہر کاب سعادت کاب چکر رخصت لوٹنے کی پائی بعد اوسکے جو کوئی اور پختہ دلی کے میٹھا ایک لشکر واسطے تیار کا گزرتے  
 کے میٹھا مگر تھیں نہ ہوا پھر بزرگوار میر نے بھی ایک مرتبہ لشکر عظیم ساتھ سردار حسین قلی خان کے کہ دھم سے بعد خدمت  
 پسندیدہ کے ساتھ خلاصہ خان جانی کے شرف اختصاص پایا متاعین فرمایا اور درمیان محاصرہ کے سورش ابراہیم حسین ہرزگی

ہوئی کہ اوس نیا حق شناس نے گجرات سے بھاگ کر وطن پنجاب کے علم فتنہ کا بلند کیا خان جہاں ناکر قلعہ سے اودھکر متوجہ بھجوانے آئش  
 فتنہ دندا دوسکے کا ہوا اور تیر قلعہ لیت و لعل میں رہا اور ہمیشہ یہ اندیشہ ملازم خاطر کثرت کا تھا لیکن شاہر مقصود دہنا منانہ تقدیر سے  
 چہرہ کشای مدعا نہیں ہوتا تھا جو اندھے قلعے کے کرم سے تخت دولت نے ساتھ وجود بنا دوسا نیا زند کے آہستگی پائی بھجوانے  
 سے کہینے اپنے ذمہ بہت پر لازم کی یقین ایک یہ بھی تھی پہلے قلعہ خان کو کہ ایالت صوبہ پنجاب کی رکھتا تھا ساتھ ایک فوج کے  
 بہادر و ننگ آڑا سے واسطے تیر قلعہ مذکور کے رخصت فرمایا اور پہلے تمام ہونے مہم کے مرتضیٰ خان فوت ہو گئے پھر جو بہل پسر  
 راجہ باسو مقرر اس خدمت پر ہوا اوس بد برشت نے بعد اوت کر کے قلعہ قلعہ شکر شاہی میں ڈالا اور تیر قلعہ مذکور میں توقف  
 ہوا چند مدت نگہری کہ وہ بیکردار گرفتار ہو کر جنم رسید ہوا اپنے تفصیل اسکی گذر چکی حاکم یہ چکر ان دفن تقد خدمت مذکور کا  
 کو کے سدر ملازم اپنے کو ساتھ مستند اقام کے ایجا اور بہت اسراے بادشاہی اوسکی ملک کو بھیجے گئے تاج سولین شہر شوال  
 ۳۹۰ھ ہجری میں لشکر ان کے مگر اگر قلعہ کے مورچے تعمیر کر لیے اور مدخل و محتاج قلعہ کو نظر احتیاط سے ملاحظہ کر کے راہ آمد شد  
 رسد کو مسدود کیا اور رفتہ رفتہ کام اور قلعہ والوں کے ایسا تک کیا کہ قسم غلہ جو کچھ تھا قلعے میں باقی نہ رہا چار مہینے اور غلہ شک  
 کو ساتھ نمک کے جوش دیکر کھایا بیکام قریب ہلاکت کے پونجا اور بند ہونے راہ سے امید بجات کی نہ رہی لاچار ہو کر قلعے کو سو پٹا  
 روز مبارک شنبہ غرہ محرم سنہ ہجری میں یہ فتح کر کسی سلطانین والا شکوہ کو میر نہوئی تھی اور یہ نظر کو ناہن بین ظاہر اندیش کے بعد معلوم  
 ہوتی تھی اندھ قلعے نے محض لطف و کرم سے اس نیا زند کو کرامت فرمائی جس جماعت نے کہ یہ خدمت پسندیدہ کی بھی لائق  
 حیثیت اپنی کے ساتھ اضافہ منصب و مراتب کے سرفرازی پائی رخصت مبارک شنبہ گیا رہیں کو خرم کے مکان میں جو نیا تھا کسب  
 التماس اوسکے جانا ہوا اور پٹیکشون سے جو پسند آیا سہنے لیا اور تین زنجیر فضل داخل حلقہ خاصہ ہوئے اور اسی روز عبدالغفر تاج شہنشاہ  
 کو ساتھ فوجداری فوج قلعہ کا نگہ کے مقرر فرمایا اور منصب اوسکا دو ہزاری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوار کا کیا اور فیصل خاصہ اعتقاد خان کو  
 عنایت کیا القف خان قیام خانی نے واسطے حراست قلعہ کا نگہ کے دستوری پائی منصب اوسکا مع اصل و اضافہ ڈیڑھ ہزاری ذات  
 اور ہزار سوار کا کیا گیا شیخ فیض اللہ فوٹیش مرتضیٰ خان بھی ساتھ موافقت اوسکی کے مقرر ہوا کہ بالاسے قلعہ میں رہے شب تہنہ تیر  
 کو خوف ہوا شرط نیا سندی بج درگاہ ایزد متعال قادر ذوالجلال کے ظاہر کر کے مناسب وقت کے نقد و جس سے ساتھ رسم و  
 خیرات و صدقات کے فقر اور ستائین اور ارباب استحقاق کو تقسیم ہوا اندھون رنل بیگ ایچی داراے ایران نے سعادت نشان بوسی  
 پائی اور رقیہ کریمہ اوس مراد والا قلعہ کا کشتہ کمال محبت کے تھا گذرانا اور بارہ عباسی تزار اور چارہ پ باریق اور تین باز تو نمون اور  
 پانچ خچر اور پانچ اونٹ اور دو گمان اور نو تلوار بن پیش کین اور اوسکو ساتھ رفاقت خان عالم کے رخصت فرمایا تھا لیکن بسبب بعضے  
 ضروریات کے تہاڑی کر اسکی تاریخ کو درگاہ میں پونجا اور خلوت خانہ ساتی جینہ و اطرو مع اور خچر کے مرحمت ہوا ہوتا بل بیگ و  
 حاجی نعمت نے کہ عہدہ اوسکے آئے تھے ملازمت حاصل کر کے سرفرازی پائی اماں اللہ سپر مہابت خان ساتھ منصب دو ہزاری ذات  
 اور ہزار و تین سو سوار کے مع اصل و اضافہ سرفرازی چارہ پاسبان التماس مہابت خان تین سو سوار اور پٹنص مبارک خان کے زیادہ کر کے  
 اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور ایک ہزار و سات سو سوار مقرر ہوا تو سوار دوسرے اور پٹنص بکب کے بھی اضافہ فرمائے گئے۔  
 غلط مرستی عبداللہ خان اور لشکر خان کو مرحمت ہوا حسب التماس قاسم کے اوسکے باغ میں گئے جو بیج سواد شہر کے واقع ہے  
 اور پٹیکشون اوسکی سے ایک قطعہ محل اور ایک قطعہ الماس اور تھوڑا قلعہ سے جو کچھ پسند آیا لیا اکیسویں سنہ مبارکی اور فیر فری  
 کے پیش خانہ طرف دار اختلاف اگرہ کے آیا اور بقید زمانہ خان واسطے داروغگی پونجا لشکر و کچ کے مقرر ہوا فتح اسکی ساتھ خدمت کا نگہ

کے مقرر ہوا اور ادا خان کو قید سے چھوڑ کر ہزار روپیہ انعام ہوسے اور ایک دست باز توغون خرم کو محنت ہوا اور مبارک شہنہ  
چھینوین کو حسب ضابطہ مقرر حشیں نے ترتیب پائی سو غامین دارا سے ایران کی کہ با تہر بل میگ کے ارسال کی تھیں انھیں نظر سے گذرین  
سلطان حسین کو قیل عنایت کیا واسطے لاکھ کشمیری ہزار روپیہ انعام دیے گئے منصب سردار خان افغان کا سب التماس صحت خان  
نزاری ذات اور چار سو سوار مقرر ہوئے۔ ہوا اور چار سو روپہ چنگو لیری نے بیچ خدمت کا گروہ کے ترددات پسندیدہ کیے تھے متصدیان پوری  
کو حکم ہوا کہ آہا دمن او سکنا پچ وجہ انعام کے مقرر کریں اور غنیمہ دوسرے ساتھ جاگیر او سکی کے تخواہ میں دین تاریخ تیسری کو ہوا سہی  
دار الملک اعتماد الدولہ کی واسطے فرزند شہر بار کے خواستگاری کی ایک لاکھ روپیہ نقد جنس سے لکھو رسم سابقہ بھیجا گیا اسرا سے  
غلام دہن با سے عمدہ اکثر عمرہ حاجی منزل مشا را لیکہ گئے اور تھوٹنے مجلس عالی آرستہ کر کے اس حشیں میں کلمات خداوندی ظاہر  
کیے اسید کہ مبارک ہوا اور جوہ عمدہ الملک عمارت عالی اور شہین بہت تحلف کے اپنے مکان میں لکھا تھا التماس ضیافت کباب اہل محل  
اور سکے مکان میں جانا ہوا نہایت حشیں عالی ترتیب دیا تھا اور شیکشون شایستہ سے بیچ نذر کے لائے رعایت خاطر او سکی کی کر کے  
جو کچھ پختہ پڑا لیلیا اور اوس دن پچاس ہزار روپیہ رنبل میگ لکھی کو محنت ہوا منصب زبردست خان کا اصل واضافہ سے ہزاری ذات  
اور پانچ سو سوار مقرر ہوئے۔ مقصود اور قاسم خان ساتھ منصب پانصدی ذات اور شہین سو سوار کے اور مرزا کنی نیز مرزا رستم ساتھ پانچ سو ذات اور  
دوسو سوار کے سر فراز ہوئے ان ایام سعادت فرجام میں کہ ریاات فتح و فیروز ولایت ہمیشہ مبارک کشمیر میں ساتھ سیر شکار کے خوشوقت تھے  
عرض متصدیان ممالک جنوبی کی پہلے پہلے پونچھین اس معنوں کی کہ جب سے ریاات نظر آیات مرکز خلافت سے دور گئے دینا داروں کن سے  
بیدلوتی سے نفض عہد کا کر کے سرانقہ نقد و فساد کے اٹھایا اور پانون اپنی حد سے باہر رکھا بہت سے مضامعات احمد نگر اور بار پرتھ  
ہوئے چنانچہ کمر اعراض پونچھین کہ مارکارا دن شہر بخون کا اور پلوت اور تاج اور آتش زنی اور تلاف کرنے زراعتوں کے ہر جب اول  
مرتبہ ریاات جہاں کشا نے واسطے تھے ممالک جنوبی اور اٹھائے پڑا اوس گروہ مخدول العاقبت کے منصف ذرا بی اور خرم ساتھ ہوا دی  
لکھنؤ کے سر فراز کو طرف برہانپور کے پونچھین اور حید ساری سے کہ لازہ ذات نقد سرشت اٹھانچہ او سکیو شیکشون کے ولایت باؤنی  
کو چھوڑا اور مبلغ برسم پیشکش نقد جنس سے بیچ دہکا کے ارسال کر کے متہد کیا کہ بعد اس کے سرشتہ بندگی کا کچھ نہ دیونگے اور پانون  
حداد ب سے باہر نہ رکھیں گے چنانچہ بیچ اوراق گذشتہ کے لکھا گیا ساتھ التماس خرم کے بیچ قلعہ شادی آباد کے چند روز توقف کیا  
پھر کسب چاہئے شفاعت او سکی کے اور تضرع اور زاری اوس کے کے رحم کیا اب بدواتی اور شورہ دشتی سے نفض عہد کا کر کے  
اور طبقہ اطاعت اور بندگی سے روگردانی کی ہے پھر عساکر اقبال کو ساتھ سرگردی او سکی کے مقرر کیا کہ سانسزے ناسپاسی اور  
بیکرداری اپنی کی پاکر موجب عبرت تمام تیرہ بخون کا ہووے لیکن مہم کا گروہ او سکی کے دے تھی اور اکثر آدمی کارآمد کو واسطے  
اوس خدمت کے بھیجا تھا چند وزیر انعام اس اندیشہ کے کوشش کی میان ملک کہ ان دلفن عرضیاں بے دہلے آئین کہ غنیم  
قدت پاکر ساتھ ہزار سوارا و باش جمعی کے اور اکثر ملک بادشاہی پر قابض ہوا اور ہر جا سے تھانوں کو اٹھایا تین مینے بیچ اوس جگہ  
کے ساتھ محافلون سیر روزگار کے پیکار رہی اس مدت میں تین لڑائیوں حالی ہوئیں اور ہر بار نند با سے جان ناسر نے  
اور پرمقہودون تیرہ روزگار کے آثار غلبہ اور تسلط کے ظاہر کیے جو کسی لاد سے رسد لشکر گاہ میں نہ پونچھا اور وہ اور اطراف مسکر اقبال  
کے بیچ و دربار لوٹ مار کے مشغول تھے عسرت غلے کی نہایت ہوئی ناچار بالاکھاٹ سے نیچے اگر بالاہو میں توقف کیا اور دہشتور  
ساتھ تاقب کے واسطے کرج حوالی بالاہو کے اگر ساتھ ترقائی اور زہری کے مشغول ہوئے نند با سے دہکا چھ پست ہزار سوار مقرر ہوئے  
بہادر چکر اور پنگاہ مخالف تھے ناخست کی وہ بھی قریب ساٹھ ہزار سوار کے تھے مجھنا جنگ سخت ہوئی اور ہنگامہ او سکا تاج ہوا



اصحیون کو مارا اور باندھا اور سالما غاٹا مراجعت کی پھر اون بے دولتوں نے اطراف سے ہجوم لاکر جنگ کرتے ہوئے لشکر ملک کن اور جلجلیج سے قریب ہزار آدمیوں کے کشتہ ہوئے اولاد پر اس حملہ کے چار مہینے بالا پر زمین قوت کی عاجز گشت کی حمایت کو پوری بہت سے آدمی قلعیوں سے بھاگ کر ساتھ مخالفوں کے ملے اور پوسٹ ایک ہاٹ ماہ بے حقیقی کی سوچ کر بیچ زمرہ مقبوضہ کے منتظم ہوئے تھے۔ اسلئے صلاح بیچ قوت کے مذکور بہانہ پورین آئے پھر افسر سید بخت تیرہ دنوں نے پیچھے سے اگر بہانہ پور کو گھیرا اور چھ مہینے تک بیچ گرد بہانہ پور کے ہر اکثر پر گت ولایت برار اور خاندیس پر متصرف ہوئے اور ہاتھ ظلم و تعدی کا اور پر عایا اور نئی دستوں کے دھوکہ کر کے بیچ قوت کے مشغول ہوئے جو لشکر نے محنت و شقت بہت کھینچی تھی اور چار پائے زبوں ہوئے شہر سے باہر نکل سکتے تھے اور سبب افزائی شریعت اور زیادتی دیندار و جرات کو تہ اندیشیوں کو فرصت کا ہوا اور دقتان اس حال کے نہضت رایت اقبال کا بجائے تخت خلافت کے اتفاق بنا اور حدیث ایزد سبحانہ سے گالگو بھی نہ ہو اسلئے راجہ جہا چرم دے ماہ کو مذکور خدمت لشکر کیا اور خلعت شیر مرغہ اور نعل حرمت ہوا اور جہان بیگ نے بھی ایک نعل عنایت کیا اور حکم فرمایا کہ ذکر در دام بعد منتہی کر کے ملک کن کے ولایت مفتوحہ سے بیچ وضا انعام اپنے کے متصرف ہو چھ سو پچاس منصب دار اور ایک ہزار اہادی اور ایک ہزار برہنہ انداز دی اور ایک ہزار پوچی پیادہ سوا اکتیس ہزار سوار کے جو اوضہ طرف کو مہینہ ساتھ توجہ غنیمت اور نعل بسیاہ کے واسطے ہمراہی اس کے کے مقرر ہوئے اور ایک کر دو روپیہ واسطے مدد و بیچ لشکر کے حرمت فرمایا جو لازم کہ خدمت مذکور پر مقرر ہوئے حسب لیاقت کے ہر ایک نے ساتھ خلعت کے سرفرازی پائی اور اسی سماعت سمعہ اور زمان محمودین رایت اقبال نے طرف دار انخلاف اگرہ کے انعطاف پایا اور شہر میں نزول اقبال کا اتفاق پڑا اور رضا جابر نے ساتھ دیوانی صوبہ بنگالہ کے اور خواجگی نے ساتھ بخشی گری صوبہ مذکور کے ممتاز ہو کر ساتھ اصناف منصب کے سرفرازی پائی جلگت سنگھ ولد رانا کن نے وطن سے اگر سعادت آستان بوسی پائی شش ماہ مذکور کو کن سے تال راجہ کوٹڑ مل کے محل نزول باگاہ دولت کا ہوا چار روز مقام کیا اس درمیان میں چند منصب داروں نے کہ واسطے خدمت فتح دکن کے دستوری پائی تھی ساتھ اصناف کے سرفرازی پائی منصب دار خان بھائی و چار سو سوار کا تھانہ نزاری و پاشو سوار کا ہوا ہر دسے نرانی ہاڈہ کو اصل و انصاف سے منصبی ذات اور چھ صدی سوار پر فرار کیا اور پاشو بھائی و بھائی و بھائی ہر شش صدی ذات و پاشو سوار سے ممتاز ہوا اور بیچ طرک ایک جماعت کثیر نے بند و سن لائق شاکستہ کی اپنی کے ساتھ اصناف اور منصب کے سرفرازی پائی مسمیہ خان ساتھ خدمت بخشی گری اور واقعہ نویسی لشکر فیروزی اثر کے مقرر ہوا اور ساتھ عنایت قوع کے مہینہ کیا گیا پیش کش بھی چند راجہ کا دن کا بازا و درجہ اور اور جاف و دن سے بیچ نظر کے گذر جلگت سنگھ و لد رانا کن نے واسطے ملک لشکر دکن کے خلعت پائی اس خاصہ مع نرین اور سکھو محنت ہوا اور روپ چند نے عنایت اسپ و نعل سے سرفرازی پا کر اور بجا گیا اپنی کے خلعت پائی باجوین پانچ و ذوق خان بھائی کو ساتھ صاحب صوبہ گلستان کے سرفراز کر کے خدمت فرمایا اور بیچ نادر دی اور پنجو صوبہ و نعل خاصہ مع سامان و یک مادہ نعل و سپ خاصہ خدگ نام اور دو با عنایت ہوئے سید شرفا خاں بھائی و بھائی و بھائی اور چار صدی سوار کا تھانہ بھائی و بھائی اور دو صدی سوار و ذوق خان بھائی کے خلعت اور شمشیر و بیچ خدمت بخشی گری اور واقعہ نویسی صوبہ گلستان کے سرفراز ہوا پورا کنہ بند و سن قوع کے ساتھ اصناف و اشرفان توجہ انداز و خطاب ہر کچھ ممتاز ہوا تیرہ جون کو کنہ سے دہ پائے کو نندال پکے نزول احوال ہوا چار روز اس منزل میں مقام ہوا نعل خاصہ صاحب گلستان مع مادہ صابت خان کو عنایت ہو کر ہر ادھیا لازم کے بھیجا گیا اور واسطے افسر صوبہ گلستان کے خلعت ہائے ترسیع ہاتھ علیے بیگ کے بیچ کے سرفراز کو جشن و دن قریب کے ترتیب پائی جو مسمیہ خان نے اور خدمت بخشی گری لشکر دکن کے دستوری پائی خدمت عرض کر پر خواہ فاسم کو مقرر کیا شرف و واسطے بخشی گری احادیوں کے اور فاضل بیگ واسطے بخشی گری صوبہ پنجاب کے سرفراز ہوئے جو تہا خان حاکم قندھار نے باری در چشم اپنی سے عمدہ ہشت کر کے التماس آستان بوسی کی کی تھی انھیں دنوں حکومت اور ہمت قندھار کی ساتھ علیہ العزیز

کے مقروض کر کے بہادر خان کو فرمان صادر ہوا کہ جب مشا راقد پور پہنچے حاکم کو حوالہ دے کر کے آپ روانہ ہو گا وہ دوسرے اکیس دن کو فوج پر  
عمل فرما دے گا اس سبب میں بن وکھارے فوجیان میں کچھ نے سراسرے عالی اور ایک باغ شامانہ کی بنیاد رکھی تھی ان دنوں میں تمام موکل بھی  
بگڑنے لگے انہیں منہ بول کر کے مجلس عالی آکر سجدہ کی اور افزونی تکلفات سے انہیں غلامیں و فواد و پیشکش گداہارے باعث دجوتی کی  
چکھ کر پسینہ پاقبول کر دیا دوسرا اس منزل میں مقام ہوا اور مقرر ہوا کہ متعدد دیوہیہ پنجاب کے دولہا کو روپیہ اور سواے ساتھ ہزار  
روپیہ کے کہ سابقین میں حکم ہوا تھا واسطے انوقتہ حاکم ہوا کہ روئے کرین میر قوام الدین دیوان صدر پنجاب رخصت لاہور کو ہوا اور  
خلعت پایا اور قاسم خان کو واسطے تہذیب و تادیب سرکشان حوالی کا کنگڑا اور ضبط اس حدود کے رخصت فرمایا نادری خاصہ اور گھوڑا  
اور خوجہ اور باغی مہرمت کیا نصب اسکا اصل و اضافہ سے دوسری ذات اور ڈیڑھ ہزار سوا کا مقرر ہوا کہ جس کا نام کو صاحب التماس  
رشار الیہ کے رخصت اس طرف کر کے سرواں سپ و فیل عنایت ہوا ان دنوں باقر خان نے ملتان سے آکر سعادت پستان دوسری  
کی حاصل کی غزہ بہمن ماہ الہی روز بابرک شنبہ کو لاہور پہنچے سب سے پہلے زلیا مات اقبال ہوا ایک دن مقام کر کے ساتھ سیر باغ کے  
دل اپنا خوش کیا چوتھی کو نوجواہ اکسن نے واسطے خدمت فتح کر کے رخصت پانی خلعت مع نادری و شال خاصہ اور محمد مہم  
باغی اور قورق قنارہ ایک مہرمت کر کے ساتھ محمد خان کے خلعت و سب خاصہ مسج صدائق نام مہرمت و فرار رخصت کیا سابقین  
ماہ مذکور کو روانہ آب سرستی فوج قندھار واسطے آیا دوسری منزل ہوئی دوسرے دن اکبر جو برین نزول فرمایا حوالان سے کشتی پر ہوا جو  
سوجہ مقصود کا ہوا اس رفعت خان چاچا نے ساتھ خود راوس حدود کے دولت آستانہ دوسری کی پانی سمیٹنے کو طوط قات کے  
رخصت فرما کر سب خلعت و مہر نر شاہی عنایت فرمایا اور چہرہ خاصہ اس کے ساتھ واسطے خان جہان کے بھیجا گیا یہاں سے  
چاچا کو س چکر رگنہ کو نہ کو دین مقرب خان کا چہرہ مل نزول یا نگاہ دولت کا ہوا وکھلا اور کے نزدیک قطع باقوت دچہار قطعہ الماس  
برسم پیشکش و نذرانہ عمل بعینہ بااندازی ساتھ مہر داشت اوسکی کے گذرانا اور صدر نقشر تبرسم شہد معروض رکھے سینے مک فرمایا  
کہ کشتیوں کو تقسیم کر دیا جائے اس چاچا کو س چکر دار الملک ولی میں پونچھ اعتماد ہے کو نزدیک فرزند اقبال شاہ پر ویز  
کے بھیجا فوج خاصہ واسطے اس فرزند اقبال کے ارسال رکھے اور مقرر ہوا کہ ایک ماہ میں پھر کو آپ کو بی ملازمت کے پونچھاوے دو  
روز سیکر گزہ میں مقام فرما کے روز بابرک شنبہ کو پونچھ ساتھ غم شکار رگنہ پالم کے میان مہورہ دہلی سے گذر کر ابرن فوجوں مسیحی کے  
عمل نزول دوت کا ہوا چہاں سے راہ کے پار ہزار چہاں ہاتھ اپنے سے شمار کے بائیں زنجیر فیل زرد ماہ کو پیشکش الدبار و لفظ خان  
کی ہنگام سے پونچھ تھی لشکر کے گذری ذوالقرنین نے ساتھ خود راوس سانچہ کے دستوری پالی اور وہ پسر کندر راہی کا بچہ باب  
اوس کا بیج خدمت عرش ایشیائی کے سعادت پذیر تھا اون حضرت نے نصیبہ عبدالحی راہی کو بیج شہستان اقبال کے خدمت کرنی تھی  
ساتھ اس کے نسبت فرمائی اور اوس سے دو پسر پیدا ہوئے ایک ذوالقرنین کہ باذر نشہ و گامی کے بہت خدمت طلبی کی رکھتا  
اور میرے محمد میں دیوا یون نے خدمت دار و ملک خاصہ ہنگار کے اوس کے تازو کی تھی اوس نے خدمت بخوبی انجام دی تھی ان دنوں  
میں ساتھ خود راوس حدود کے سر فرما ہوا اور ساتھ غم ہندی کے خیال رکھتا بچہ اس فن میں ہوشیاری اور تقصیلات  
اوسکی کمزور بیج عزم کے پونچھ پسند آتی لعل بیگ ساتھ خدمت دار و ملک دوسرے کے تفریبا نے نور الدین علی سے سر فرما ہوا چار  
روز بیج فوجی پالم کے ساتھ شکار وغیرہ کے خوشوقت ہو کر سلیم گزہ میں مراجعت فرمائی اختتام کو اٹھارہ میل اور دو نفر خود راوس  
اور ایک نفر غلام راوس و یک قطعہ خرد سبکی اور بارہ برس کا دار و حفت شاخ کا دیش ابراہیم خان فتح ملک کی نذر سے گذرین  
روز بابرک شنبہ کو پونچھ مطابق پچیسویں بیج اول کو مجلس وزن قمری مقصد ہوئی گو کہ خان کو نزدیک خان خانان کے بھیجا بعض

پیغام ساتھ تقریر اوسکی کے حوالہ فرمائے تھے اذنون میں عرضداشت اوسکی آئی پھر اوسے ملازمت کی میری زبان کو کہ ساتھ ہوا  
 صوبہ ہرات کے بھیجا تھا کی تاریخ اگر سعادت ملازمت کی پائی اور نفیر سید دیوہ سے بیچ حکومت دار الملک دہلی کے سر فرما ہوا  
 اسی تاریخ آقا بیگ اور حب علی فرستادے دار اسے ایران سے سعادت آستان دوسری کی پائی اور مکتوب محبت اسلیب اوس  
 برادر عالی مقدار کا گذرانا اور کافی المین بھیجی ہوئی نفیر میں آئی جو ہری پچاس ہزار روپہ قیمت لگاتے تھے اور ایک لعل زرینی بارہ لاکھ  
 کا ہوا ہر خانہ میرزا علی بیگ خلف میرزا شاہ رخ کے سے ساتھ گذرے اور گارا اور گردش ادبار کے بیچ سلسلہ صفویہ کے منتقل ہوا اور  
 وچ اوس لعل کے ساتھ خط تلخ کے لکھا تھا علی بیگ بن میرزا شاہ رخ بہادر بن عمیر کو کہ ان اور بھائی نمبر سے شاہ عباس نے فرمایا کہ بیچ  
 گوشت دوسرے نوکے ساتھ خط تعلیق کے بندہ شاہ ولایت عباس کھروین اور اس لعل کو اور چینی کے ٹھکانہ لڑی، یادگار کے ٹھکانہ بھیجی  
 تھا جو نام احمد میر سے کا بیچ اور اسکے لکھا تھا چنانہ اور پتہ مبارک خانہ کا ساتھ سعادت داروغہ زرگر خانہ کے فرمایا کہ کوچ گوشت  
 دی سے کہ جہاگیر شاہ بن اکبر شاہ اور تاریخ حال رقم ہووے بعد چند روز جبکہ خبر فرج دکن کی پونجی اوس لعل کو خرم کو خانہ کیا  
 اور بھیجا زرگر شمشیر غزہ اسفندار مذکور کولم گذرے کوچ ہوا پہلے اور پروضہ منورہ حضرت خت آستان کی کے پونجی آداب نیاز مذکور  
 کا پیش پونجی کرد و ہزار چن واسطے زاونیشی کنون اوس روضہ مقدمہ کے لطف فرمایا اور در منزل اور کیا رآب جو کہ بیچ سوا دھڑ  
 کے اتفاق پڑا سید ہر جان کہ واسطے ملک خان جہان کے مقرر ہوا تھا ساتھ غلٹ اور شمشیر اور سپہ خور و عنایت علم کے  
 سر فرما کر رخصت ہوا سید عالم و سید عبدالہادی بھی آئی اوسکے بھی ساتھ اسپ و غلٹ کے سر فرما چوے میر کہ بخاری کون  
 اور انہر کے رخصت ہوا دس ہزار روپے ساتھ اوسکے حوالہ فرمائے کہ بیچ ہزار روپہ ساتھ خواجہ صالح دہندی کہ باب داد و  
 دعا کو اس دولت کا پیر پونجی کر نیچہ ہزار روپہ ساتھ نسبون اور مجاورون روضہ مقدس حضرت صاحبقرانی کے تقسیم کرین پیرہ خانہ  
 اوسکے ساتھ مہابت خان کو بھیجا اور حکم دیا گیا کہ بیچ بہر پونجی نے دندان البق ماہی کے عنایت سعی و انجام مہین پونجی اوسے جس جا  
 اور جس قیمت سے میسر ہو تلاش کرے اور بیچ ہاتھ کے لاوے کنارہ شہر دہلی سے کشنی میں بیٹھکر چھ کوچ میں بندرا بن میں تمام  
 ہوا ساتھ میر کہ قبل مرحمت فرما کر رخصت دہلی کو کیا زبردست خان بیچ خدمت سر توکل کے تغیری فرمائے خان سے ممتاز ہوا  
 پیرہم خانہ ساتھ اوسکے لطف کیا دوسرے روز حوالی کو کل میں منزل ہوئی اس تاریخ میں لشکر خان حاکم دارا نکلا نہ آکرہ اور  
 میر عبدالوہاب دیوان اور راجہ محمد مل اور خضر خان فاروقی حاکم اسر و بہان پونجا محمد خان برادر اوسکا وقایعی و فتنی اور غران کے  
 اعیان شہر سے سعادت ملازمت کی پائی اور بیچ تاریخ گیا سوین ماہ مذکور کے باغ نور افشان میں اوس طرف آب جوا کے واقع ہوا ساتھ  
 سالیکی کے نزول فرمایا جو ساعت آئے شریکی جو دوہین ماہ مذکور کی ہوئی تھی تین روز اس منزل میں مقام کیا اور بیچ ساعت مسعود  
 مختار کے متوجہ قلعہ کے ہو کر ساتھ فرخی اور فیروز کی کے دولتا نے میں آیا یہ سفر مبارک اثر دہر اہلنت لاسیستہ طراختلاف اگر تہیک  
 بیچ مدت دو ماہ اور دور در کے اوساں کو جہ اور اکیس مقام میں اختتام کو پونجی کوئی روز کوچ اور مقام کا خوشی و تری میں بے شکا ر  
 کے گذر ایک سو چودہ اس آہو اکا دن مرغابی چار کار ونگ دس تیرہ دوسو چودہ اس راہ میں نکا کیے جو لشکر خان حسنے  
 خدمت اگر کہ کو سب رمینی سامان بہر پونجی یا ہزاری ذات اور یا بعد سوار اور پیر نصیب اور اسکے کے زیادہ کر کے اصل خطا بدینے سے چار  
 ہزار می ذلت اور ڈھائی ہزار سوار نصیب کا ساتھ کر خدمت لکے لشکر دکن پر مقرر فرمایا سعادت داروغہ زرگر خانہ ساتھ بیدل خانی کے  
 سر فرما ہوا چار لکھ اسپ احمد بارہ فقرہ آلات و قمش کہ دار اسے ایران سے ساتھ آقا بیگ اور محمد حب علی کے بھیجا تھا اذنون میں  
 مقررہ گدما حبشین روز مبارک شنبہ بیوین کو بیچ باغ فوس کے منزل منعقد ہوئی ایک لاکھ روپہ واسطے فرزند شہر بار کے تمام ہوا



شغل کرے موزن فروردی ماہ کو پیشکش اعتبار خان کی نظرمین آئی مگر جو اس پر اقمشہ وغیرہ سے موازی ہوتا ہزار روپیہ بیچ جا کر قبول  
کے بی بی جانی ساتھ اس کے بستے محب علی و آغا بیگ فرستادہ سے دارائے ایران تے چوبیس برس آپ اور دواستر اور سہ ہزار  
اور ہفت ہزار سہ لکھ تازی اور ستائیس ہزار زبفت اور ایک ہشتاد ہزار شنب اور دو سو بیس قالی اور دو سو تیر برس پیشکش گذارے اور  
دو برس بادبان سہ گروہ کے بجائی میرے بیچ ہاتھ اون کے کتے وہ بھی نظر سے گذرے روز مبارک شنب کو حسب التماس صفت خان  
ہزار اہل محل کے بیچ منزل اس کے جانا ہوا جشن عالی ترتیب دیکھتے نقائس جہاں روز اور اقمشہ وغیرہ غرائب عجائب سے بیچ نظر کے  
لایا اور تازی ایک لاکھ دسی ہزار روپیہ ہر قسم سے قبول کر کے تھہ کو ساتھ اس کے ہشتاد بتیں زنجیریں زرہا دے سے کرم خان مالک اولیٰ بی  
برس پیشکش پیشہ تھے قبول ہوئے اور انھیں دونوں میں ایک گیزر دیکھنے میں آیا عجیب و غریب مانند برساہ و زرد کے سرین سے تام  
اور نوک گوش سے تاسر خط سیاہ و مناسب جاو مقام کلان و خورد پڑے ہوئے اور گزہ چشم کے خط سیاہ نہایت لطافت سے کچھ ہو  
غرض نہایت عجیب و نادر تھا و اصل سوغات برادر شاہ عباس کے کیا گیا بہادر خان انور کب گھوڑوں و بچاق اور اقمشہ عراق کو برس  
پیشکش بھیجے تھے بیچ نظر کے گذرے خلعت زرباشی و اسطے ابراہیم خان فتح جنگ امداد سے بیکار کے ہاتھ مومن شیرازی کے بھیجا گیا  
اور پندرہ موزن کو پیشکش صادق خان کی گذری ہر قسم سے موازی پندرہ ہزار روپیہ ایک تھہ و اسطے اوس کے بخت فاضل خان لے چکی یہ  
لیاقت اپنے نذر گذرانی تحلیل کی گئی روز مبارک شنب کو کہ اس جشن نے شرف آرمشگی کا پایا دو ہر پر یک بجے تک اور بخت مراد کے  
جلوس فرمایا حسب التماس ملا مالکی اعظم الدولہ ایک جشن بیچ منزل اوسکی کے منعقد ہوا پیشکش نمایان فواد و نقائس ہر دہار سے  
ترتیب دیکھتے زیادہ کیا تھا جمہ بیت موازی یک لک و اڑتیس ہزار روپیہ لیے گئے اسی روز ایک عمدہ ہر وزن دولت قند کی  
سارنیل بیک اپنی کے عنایت کی اور انھیں دونوں میں ابراہیم خان نے خواجہ سراے چند بیکار سے برس پیشکش بھیجے تھے ایک دن میں  
نضی ظاہر ہوا کہ آلت مردوی اور محل مخصوص عورتوں کا رکھتا تھا لیکن نصیبے ظاہر تھے جہاں پیشکش شاد راہ سے دو منزل ایک کشتی ہی  
بنائی ہوئی بیکار کی نہایت لطیف اندام موازی وہ ہزار روپیہ صرف زینت اوسکی میں کیے تھے بے تحفہ شاد راہ کشتی پر بیچ قاسم کو صاحب  
صوبہ آبدار کا کر کے ساتھ خطاب مختتم خانی اور منصب پتھاری کے اتیا پختا اور حکم کیا کہ دیوانہاں جاگیر اضافہ اس کے کو محال غیر علی خواہ  
کرم صاحب شام سنگ زینداسری لگرنے ساتھ عنایت آپ اور فیصل کے سر فرازی پانی ان دونوں میں عرض ہوئی کہ یوسف خان و زین خان  
بیچ شکلفہ بیکار دکن کے ساتھ ہرک معاجات کے و دینت حیات سوینی اور ایساں گیا کہ اس مدت میں بیچ جا کر کے تھا اور ایساں فرہ ہوا تھا  
کہ ساتھ تھوڑے چلنے کے اپنا تھا جس روز کہ خرم سے ملاقات کی بیچ آمد و رفت کے نفس اسکا چلتا تھا اور جس وقت کہ سرور پا گیا  
بیچ پینے اور تسلیم کرنے کے عاجز ہوا اور تمام ہفتا میں روضہ چر گیا تھا جسے صدر سے تسلیم کر کے روانہ ہوا اور قریب بدہ پناہ سرور  
ہوش باخترہ و فواروں نے اوسکو بالکی میں دلا کر گھر بھیجا یا جاتے ہی مرگیا غرہ اردی ہشت ماہ ساتھ زہل بیک الہی کے عجیب خاصہ  
عنایت کیا اور تاریخ چوتھی ماہ دھوکو خوشن کار خیر زندہ شہر بارے روغن بالی مجلس خاندانی کی بیچ و تھانہ زیر الزانی کے آکرستہ ہوئی  
اور بیچ بیچ منزل اعظم الدولہ کے منعقد ہوا اور ہمارا ہر اہل محل کے بیچ منزل مذکور کے ہوا بعد گذرنے سات گھڑی رات کے  
شب جمعہ سے ساتھ مبارک کے نکلے ہوا امید کہ خدا مبارک کرے روز شنبہ اٹھارویں کو بیچ باغ نور افشان کے ساتھ فرزند شہزاد  
کے چار قبیلے مع دستار دیکر پیدا و دو سال آپ ایک عراقی بازرین طلالی اور دو سرترکی بازرین نقاشی عنایت ہوا اور اسی ایام میں  
شاہ شجاع آبدار لایا اور ساتھ اوس حدت کے شدت کی کہ آب گلاو اس کے سے بیچ نہیں جاتا تھا اور امید حیات سے منقطع تھی اور  
جو بیچ ناپید علاج پیرا اسکے لکھا تھا کہ اسی سال میں پسند اسکا فوت ہو اور سب بخوبی ہی کہتے تھے اور چونکہ ای غلظت اس کے

لیا تھا آخر کو لڑکا دوسرا اسکا ملا اور یہ بیچ و سالن پر رہا اور لڑکا کہ صدیقہ شہنشاہ خان سے رکھتا تھا بیچ بہا نہیں کے فوت ہوا سو اس کے بہت اہم  
 اس کے مطابق پڑے اور اس واقعات کو بیچے سات زر کے لکھا یا اور شش زہر ہا بعد وہ پیدائش نام کے مقرر ہوئے محمد حسین جباری نے پور  
 خدمت پیشگی اور واقعہ نویسی صورتہ اولیہ کے سر فرازی پائی منصب لایقین و عظیم شال کا التماس بہت خان سے اصل و اہلانیہ سے  
 نہاری ذات امین اللہ سوار مقر ہوا محمد حسین باور خود اپنے کا کٹڑہ سے اکثریت حاصل کی واسطے بہادر خان اور ملک کے فیصل عنایت  
 کیا ہوا مقدمہ وکیل اور اسکے کے بھیجا گیا ہر فرخ پوشتنگ پوتے غفران چاہہ مزاحم حکم کو جو بیچ قلعہ گو الیہ کے تجویس تھے بسبب حرم و  
 احتیاط کے لازماً نہ سلطنت اور جہانداری کا ہر اندون بیچ حضور کے طلب کو کے حکم فرمایا کہ دار اختلاف اگرہ میں رہا کرین اور جو روینہ  
 کہ ساتھ اخراجات حضوری کے فدا کرے مقرر ہوا اور اسی ایام میں رودر پست چاہن نام برہمن نے کہ دشوار اس کردہ سے ہر ناز  
 میں واسطے مستفادہ کے شغل رکھتا تھا دولت ملازمت کی پائی اہم مطالب عقلی و نقلی خوب تحصیل کر کے بیچ نہیں اپنے کے کامل ہوا  
 تیسویں فروری ماہ و مسند حال کو ایک موقع میں پرگنہ جالندہر سے وقت صبح کے جانب شرق سے ایک عمو غازی میت اور شہا جناحہ  
 نزدیک تھا کہ ساکنان موضع مذکور کے اوس خدے کے بھونک سے جان دیوین اسی آستانہ روشنی نمود ہوئی معلوم ہوا کہ آسمان سے  
 آگ پرستی ہر جب وہ شور و غوغا مچا اور دونوں پہنے سرکاری سے قرار پایا ایک خاصہ تیز روز دیک محمد سعید عادل پرگنہ مذکور کے بھیجا حقیقت  
 حالی دریافت کی اوسی وقت عامل مذکور نے اپنے کو اوپر زمین آتش زدہ کے پونہا اکر مال معلوم کیا کہ بقدر اس گیاہ کر زمین کے  
 علی و عرض میں ایسی جتنی کوئی اثر نہ ہوا و گہ سے مذکور تھوٹا تھا اور ویسے ہی گرم تھی فرمایا کہ زمین کو کھودیں ہر نہ کھودتے تھے  
 حرارت اور تپش زیادہ ظاہر ہوئی تھی بیان تک کہ پھر پھر آہن تفتہ نمودار ہوا اور اس مرتبہ گرم تھا کہ گویا کورہ آتش سے باہر لائے زمین ایک  
 گھڑی کے بعد سر ہوا اور اوکو گھر لاکر خلیہ میں منبر کے روانہ درگاہ کیا فرمایا سینے کے حضور میں وزن اسکا کرین یکصد و شصت تو درنگلا  
 اوستا دوا و کو کھلو کہ شش پر خنجر یا کار دھار کر کے لادے اور اسی لوہے سے بنا وے عرض کیا کہ بیٹی میں بین مھتر اور بین ہوا  
 کہ بیچ اس صورت کے ساتھ آہن دو برس کے کمزور کرین اور عمل میں لاوین چنانچہ حسب فرمان میرے کے سہ صد آہن برق اور ایک  
 حصہ آہن دوسرے لاکر دو قبضہ شعلہ اور ایک قبضہ کار اور ایک قبضہ خنجر بنا کر نظر میں لایا جب آزمایا تو اونکا جوہر دکلا جلا ہوا تھا نام ایک  
 کا قلع اور دوسرے کا برق سرشت لکھا مبدل خان نے ایک رباعی مطابق اس لفظوں کے لکھا کہ سانی رباعی ارستہ ہا نگہ جان  
 یافت فہم + افتادہ مہد و برق آہن خام + وزن آہن شدہ حکم عالمی شریک بخبر کار و باد و شمشیر تار + او شعلہ برق بادشاہی تابخ  
 پائی + در میولا راجہ سا رنگ دیوے کہ نزدیک وزیر قبالہ شاہ پر دہ کے کیا تھا اگر سعادت ملازمت حاصل کی ہر نہداشت کی تھی  
 کہ یہ مرید حسب احکام الہیاد سے متوجہ صوبہ بہار کا ہوا امید کر علم غرضی سے برخوردار ہوئے قاسم خان نے ساتھ عنایت نفاذ کے  
 سر ملندی پائی اسی تاریخ عظیم الدین نام ملازم فرم نے عرضداشت اور کئی شمل اور نوید فتح اور شست مرصع کے لکھنوی بھیجی تھی  
 لاکر فر کی خلعت واسطے اس کے بھیجا نصرت کیا امیر بیگ برادر فاضل بگایانان ساتھ دیوا لگی سرکار ہر نہ شہر بار اور محمد حسین  
 برادر خواجہ بہان اونچ شلگی کے اور معصوم اوپر خدمت یہ سامانی اوکی کے مقرر ہوئے سید حاجی نے واسطے ملک لکھنؤ اثر و  
 کے دستور پائی اور اسب ساتھ اس کے عنایت کیا اور مظفر خان نے اور چند مت پیشگی کے سر فرازی پائی جو درمیولا والدہ  
 امام علی خان والی قراں نے امانت بہ شمل اور بظاہر کرنے نسبت اخلاص اور مراحم کشانی کے ساتھ نور جان بیگ کے بھیجا تھا  
 اور تھہ جات اوس زید کے بہم سوغات ارسال کیے تھے ایسے خواجہ نصیر کہ ہندون لکھنؤ رنگارون زمان خانہ لکھنؤ کے  
 سے ہر نور جان کی طرح سے بہم رسالت تھہ کہ ایک مکتوب اور ساتھ فاضل اس ملک کے ہاتھ خواجہ مذکور کے بھیجی گئی اور ان دونوں

کہ مبلغ خور نشان محل نزوی بارگاہ اقبال کا تھا بچہ رنگ شہت روزہ بالا سے بام دو تھانہ سے کہ آٹھ گز ارتفاع رکھتے تھے زمین پر آیا اور کچھ سیب نہ پونہا چوتھی خرواد ماہ الہی کو افضل خان دیوان خرم نے عرضداشت اوسکی کہ شغل اور بیعت و نوبت کے لیا تھا سعادت آستانہ نبوی کی بانی اور تفصیل اوسکی کہ جو لشکر حضور خوالی اوجین کے پونہا ایک جماعت بندہ ہاسے درگاہ سے کہ قلعہ میں رہتی تھی نوشتہ بھیجا کہ ایک فوج نے مقہور دن سے قدامت اور میاں کا آگے رکھا آج ہرہ سے گذر گیا اور چند موضع کہ سب سے قلعہ کے واقع ہیں ہلا کر ساتھ دوڑا و رلوٹ مار کے شغول ہیں مدارالامام خواجہ ابوجسن ہاتھ پہنچا ہی سوا کے بہت تھلائی مقرر ہوا کہ جلد ویر کر کے سنا اوس گروہ ہاردار کو دلو سے خواجہ نے سچوں مار کر وقت طلوع صبح کے اوپر آب آبدارہ کے پونہا لے گئی اوس کے ہمارے دن تیر جلے ساتھ قلاب کے دوڑ کر بہت کو تہ شہر انتقام کے مسافر ہر عدم کیا اور نوشتہ خرم ساتھ خواجہ ابوجسن کے پہنچا کہ ہمارے آئے ہمک توقف کو مقدار ان اسکے اسکا اقبال ساتھ فوج تھلا کے ملا اور کوچ کوچ کوچ ایک دوڑا اور ابھی وہ خندہ دل بنے عاقبت پاسے اوبار کا اور ہزار کے رکھ کر بیٹھے تھے حرمیت در سال تک بندہ ہا درگاہ سے قلعہ اوسا مقہور دن کے بچے زود خود کے تھے اور طرح طرح کے سچ و کذب بھی گیری اور غم نہت غلے سے کھینچے تھے اور سواری دلی سے گھوڑے زبون ہوئی اسیلے زور و تکیج سر نظام لشکر کے توقف ہوا اور ان نودن میں میں لاکھ روپیہ و بہت بہت لشکر منصور کے تقسیم ہوا اور سزا دلان گشتہ مردم کو شہر سے باہر لا سنے میں ہنوز بہا درون رزم دوست سنے ہاتھ واسطے اڑائی کے اڑا دیا تھا کہ وہ سیاہ بخت تاب مقاومت کی لاکر ماند نبات انش کے درہم و بہم ہوے اور ہوا نون تیر جلے سے پیچھے سے آکر بہت کور تہ تیغ انتقام کے اوپر خاک ہلاکت کے ڈالا اور ساتھ اسی دستور کے ساتھ دھار سے فرحت مذکور کھڑکی تک کہ جاے آفاست نظام الملک وغیرہ مقہور دن کی تھی سسکے اور ایک روز پہلے مدافعت شورش بخت ہوئی سچے افواج قہر سے آگاہی پا کر نظام الملک کو ساتھ اہل و عیال اور اجمال و ائصال کے بچے قلعہ دولت آباد کے لے گئے تھے اور جس جاکر جماعت جہلہ اور پنجپہ کی تھی پشت ساتھ قلعہ کے دیکھ بیٹھے اور زیادہ لوگوں اور سسکے سے اوپر اطراف ملک کے پراگندہ ہوئے اور سران لشکر ظفر انزلے ساتھ سپاہ کین خواجہ تین رعایہ جہلہ کو کھڑکی کے توقف کر کے شہر کو کینچ دت بہت سال کے تعمیر پائی تھی ایسا غراب کی کہ بہت سال میں بھی رونق اصلی پر نہ آئے گا محلا اندام ادن مکانوں سے فکر نے اور اس کے فرار کیا کہ جو ہنوز فوج مقہور دن کی قلعہ احمد نگر کو گھیرے ہوئے ایک مرتبہ وہاں جا کر ارباب بقتہ کو تہنہ اور اصل کے کر کے اور سسے سر سے سامان از قہمیا رکھ کر ملک چھوڑ کر پھر پنجاب ساتھ اس غریب کے روانہ ہو کر قلعہ میں تک دوڑے اوصوں نے عاجز ہو کر دھار اور اسلحہ پیچھا کر دیناری شروع کی کہ کابند بھی سرشتہ بندگی اور دولت ناوی کو ہاتھ سے نہ دیوں اور حکم عالی سے قدم باہر نہیں ادا جو کچھ فرمایا جاوے میں کش و جبر سے منت رکھ کر سربوین میں امن اتفاقان چندہ و زمین عسرت تمام گرائی غلے سے بچ لشکر کے ظاہر تھی اور بھی تیر فوجی کہ ایک جماعت مقہور دن سے کہ قلعہ احمد نگر کو گھیرے تھی مظنہ نہت لشکر ظفر انزلے ترک نماہر و سر کے گرد قلعہ سے اڑھ لگی اسیلے ایک فوج واسطے ملک خیر خان کے بھیجا مبلغ بسم درخج ارسال کیے اور خاطر بہت سے مطمئن کر کے دو تھوڑا مظفر و مقہور دن آئے اور ہمدرد دیناری بسیار سے مقرر ہوا کہ دوا اوس ملک کے بقو قدیم سے بچ لشرف اولیاسے دولت کے تھا موازی چارہ کروہ دوسرے دوسرے محال کے کہ متصل سرحد بادشاہی پر چھوڑیں اور پنجاہ لک روپیہ برسم پیشکش بچ خزانہ علمہ کے پونہا دین افضل خان کو رخصت کر کے ایک اصل کھلی کر دار اسے ایران لے بھیجا تھا اور تیر لٹ اور سکی لگی لگی واسطے خرم کے عنایت کر کے بھیجا اور ساتھ مشاوری کے خلعت و قبل و دوامات و قلم صم صم رحمت ہوا خیر خان کہ بچ مہارت قلعہ احمد نگر کے مصدر رخصیات پہنچا اور احمد و دوا



شائیت کے ہاتھ اور چھب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار کے سرفراز ہوا کہ مہر خان نے جب انکم صوبہ اڈریسے اگر جس مہنے برادر وں کے سعادت ملازمت کی پائی اور ایک ہوی مروری کی قدر گزشتہانی مظفر الملک ولد بہادر الملک ساتھ خطاب نصرت ثانی کے سرفراز ہوا با دوی نام وکنی کو علم عنایت ہوا اور عزیز القند ولدیوست خان ساتھ منصب ہزاری ذات اور پانصد سوار کے سرفراز ہوا درجہ مبارک شہنشاہ العیون کو مقرب خان نے صوبہ بہار سے اگر سعادت آستانہ ہوی کی پائی درجنہ آقا علی وحب علی بیگ و حاجی بیگ وفاضل بیگ فرستادہ ہوی دارای ایران کو کہ ساتھ دھات کے آئے تھے رخصت فرمایا اور آقا بیگ کو سردار و پنجو اور جلیس ہزار و بیہ فقدا خاتم ہوئے اور محب علی بیگ ساتھ خلعت و تیس ہزار و بیہ کے سرفراز ہوا اور اولیٰ حسو کے دوسرے کو بھی حسب لیاقت شایان او کی کے انعام فرمایا اور ہر ایسی مناسب وقت کے واسطے برادر والا قدر کے ساتھ نامہ دکان کے بھیجا گیا اور ایسی تاریخ کر مخلص اور صاحب صوبگی اور اخلاقت دہلی اور خدمت فوجداری مہرات کے سرفراز ہوا شجاعت خان عرب نے ساتھ منصب سہ ہندی ذات اور دو ہزار و پانصد سوار کے اہل و اصناف سے عزت و افتخار حاصل کیا شہزادہ خان اور پر منصب ہزاری ذات اور ہزار سوار اور گروہ و دربار کے سال کیچو صوبہ ساتھ ہزار و دس ذات و دھند سوار کے ممتاز ہوئے اور اوتیوں کو قاسم بیگ نام فرستادہ دارای ایران نے اگر ملازمت جاسل کی او کو توب اس را درجہ کا کہ شمل اور ملت محبت و کجی کے تھا گزرا کہ جو کچھ بہر موعات کے بھیجے تھے بیچ نظر کے لایا اور غریبہ الہی کو فیل خاصہ گرج رتن نام واسطے فرزند خان جہان کے سہنے بھیجا نظر کی علامہ نوز مہر مند شہت او کی لایا اور نظر سے گزرا ثانی اور التماس و بیج بخشی کی کی بھی راجہ کشند اس کو حکم فرمایا کہ ہزار سہسپ طویل سر کا سے پندرہ روز زمین سامان کر کے ہزارہ رو اندا کرے اور سہ روپ معن نام کہ دارے ایران نے غنیمت فکر و دم سے ارسال رکھا تھا واسطے خورم کے عنایت کر کے بھیجا اور ایسی روز غیاث الدین نغم لازم ارادت شان سے نرسند شہت او کی کہ شمل اور پر قوم فتح کے بھیجے تھی گزرا ثانی بیچ اور اق گزشتہ کے شورش اور فتنہ عکبری زمینداروں کشوار کے اور بھیجا بلال پسر دلاو خان کا لکھا تھا جو اس سہم دس سر انجام نہ پایا تھا ساتھ دوات شان کے حکم ہوا تھا کہ آپ اوس خدمت شائیت پر دوڑ کہ مفسدون مہر نام کو متنبیہ و تادیب اور اصل کے دیوے اور ایسا ضبط اوس کو سہستان کا کر کے کہ عتبار تفرقا و عاشوب اور پوچھائی اوس ملک کے زمین سے موسمی الیہ سے حسب فرمان واجب الاذعان کے دوڑ کر کے خدمت شایبہ ظاہر کی اور اہل فتنہ و فساد سے متجمل بین پریشان سر رکھا اور اپنی جان کو عنایت جا کہ بھاگ گئے پچھرا سر فوجا شورش اور آغوب اس ملک سے اوکھٹا گیا اور ساتھ جو افرادوں کار ناز کے استحکام دیکھا و ضبط تھا شجاعت کر کے بیچ کثیر سے مراجعت کی بدلے اس خدمت کے پانسو سوار اور پر منصب ارادت خان کے نیا در کے گئے جو خواجہ ابوسر اور بہر وکن کے متعدد ترددات شائیتہ اور غزوات پسنیدہ کا ہوا تھا ہزار سوار اور پر منصب الیہ کے اصناف فرمائے احمد بیگ با دوزارہ اب بہر مہر خان فوج جنگ اور صاحب صوبگی اڈریسے کے سرفراز ہو کر ساتھ خطاب خانی و علم و تقار کے بلند مرتبہ ہوا اور منصب اسکا اصل فرمان سے دو ہر مہری اور پانصد سوار کے حکم فرمایا جو کر خضائل و کمالات فاضی لغیر بہ پانچوری کے سنے گئے خاطر حقیقت جوئی نے فخر و صحبت مشا الیہ کے رغبت زیادہ کی درینو حسب الطلب درگاہ میں آیا عزت و دانش او کی کا پاس کر کے میں ساتھ اکرام و احترام پیش آیا قاضی کو علم عقلی و عقلی میں ثنائی پایا الی کی کتاب صوبگی کا دے واسطے سے نگذری ہو لیکن ظاہر اسکا ساتھ باطن کے شفا نہیں جو ساتھ درویشی کے نہایت راعب اور مال پایا تکلیف ملاقات کی کی اور چہنزار و بیہ عنایت کر کے رخصت دی کرج وطن کے پوچھ کر آسودہ حال رہے اور عرہ امر داؤد الہی کو باقر خان اور پر منصب دو ہزار و بیہ ذات اور ہزار و بیہ ذات کے سرفراز ہوا اور اعلا و ہند گان بادشاہی سے کہ فخر و کنین ترددات شائیتہ پیش پوچھا تھا بتیس تقر ساتھ اضافوں لائق کے سرفراز ہوئے عبدالعزیز خان شہنڈی کے واسطے حکومت قندہار کے مقرر ہوا حسب التماس فرزند خان جہان کے اور پر منصب سہ ہزاری ذات اور

سوانکے سرخ زامہا اور غرہ شہر لور کو شمشیر من واسطے نزل بیگ اپنی کے عنایت کی اور ایک دیدار اعمال دار الخلافہ سے کہ پہلے غار  
 روپیہ کی جمع رکھتا تھا وہ بھی ساتھ اس کے مرحمت ہوا درینہا حکم کرنا کو واسطے شورش مزاج اور بدغوثی مقدم توفیق کے لائق خدمت کا  
 نیکار خدمت فرمایا کہ بس جا چاہے جادے جو عیض عرض کے پونہا کہ پونہا شک برادر زادہ خان عالم نے خون ناحق کیا اسے ہم حضور کے  
 طلب کے باپرس کی اور بدعات ہونے کے حکم واسطے قصاص اس کے کہ ہوا عاشاکہ اس امر میں رعایت خاطر شہزادہ کی کئی تا  
 ساتھ امر اور ساز بند گان کیا پونہا امید کہ توفیق رخصتی ہو جو غرہ شہر لور کہ حسب التماس آصف خان کے منزل اور سکی بن جا کر  
 بیچ ایک حمام کے کہ از سر نو طیار ہوا تھا غسل کیا بے تکلف بہت نفیس اور مصلحت ایک حمام پر چھپے خانہ ہونے غسل کے پیشکش  
 لائق نظر کے لایا اور جو کچھ پسند کیا قبول کیا اور باقی ساتھ اس کے بخشا وظیفہ خضر خان خانانہ لسی کہ اصل ہوا ضا سے ہزار روپیہ  
 مقرر ہوا اور انھیں ایام میں عرض ہوئی کہ کیا ان نام آنگہ اور عورت محترم اپنی کے عاشق زاریم اور اطہار عاشقی کا کرتا ہے اور وہ غریب  
 باوجود واسطے عاشق ہونے کے اصلاً ساتھ ششانی اس کے تن نہیں دیتی اور محبت اسکی اس کے دل میں تاثیر نہیں کرتی ہر دو طرفہ  
 کو حضور میں طلب کر کے باپرس کی گئی ہر چند عورت کو واسطے نکاح اوس دل دادہ کے محبت دلائی سو دمندانہ پڑی اوسوقت آنگہ  
 مذکور نے کہا کہ اگر نقیض جانوں میں کہ کو سکون چھپنے عنایت فرمائیے تو خود کو بالائے شاہ بیچ سے شیخہ باون میں سے زور سے مطالبہ کے کہا  
 کشادہ بیچ کر یا تو توفیق عوی تیری محبت کا صادق و درست ہر اسی کو کھٹے سے گود پر مین اور کو حکم ساتھ تیرے دتا ہوا  
 ہر دو طرفہ تمام ہوا تھا کہ برقی آساجدہ دوز کر نیچے کو دپڑا بمجور کرنے کے پیروہان اوس کے سے خون جاری ہوا اسے اوس نزل  
 اور مطالبہ سے خواست بہت کھینچی اور آئندہ خاطر ہوا اور ساتھ آصف خان کے فرمایا کہ اوسکو گھر میں لپی کر تیار داری کرے جو بیانا  
 حیات اوسکی کالہ برتھا ساتھ اوسی آسب کے درگندہ عاشق کہ جان شاربان آستانہ ساخت و از شوق جان سپرد اجل  
 بہانہ ناشتہ حسب التماس مہارت خانہ صاحبین قافشاں کا اصل واسطہ سے ہراری ذات اور باقاعدہ سوار کا مقرر ہوا بیچ ملو گوت  
 کے ایما دیا و اس کے کیا کہ روز حشیش دسہرہ کو کشمیر میں اگر گنگی نفس اور کوتاہی دم کا بیچ اپنے اصلاس کیا جھگڑت بارہ کی اور رطوبت  
 سے بیچ ہر دو طرفہ نفس جانب چپ میں بیچ دل کے گولی اور گنگی طبع ہر ہونے رفتہ رفتہ نوبت ساتھ سختی کے پونہا اطہار کے ملازمت میں  
 پہلے حکم بیچ اندر مستعدی علان ہوا اور چند خطہ ساتھ دافون گرم و ملائم کے تدبیرات بیچ کام کے لیکھا گیا کہ میں تھوڑی سی تکلف  
 معلوم ہونے ہوا اوس کر یہ سے اوپر آیا پھر وہی سختی نے مونہ دکھایا اس مرتبہ چند روز ساتھ شیر نر اور پھر ساتھ شیر شتر کے مشغول ہوا  
 کسی سے فائدہ نہ پایا مقارن اس حال کے حکیم کرنا کو کہ سفر کشمیر سے معاف رکھا تھا اور بیچ اگر کے چھوڑا تھا خدمت ملازمت میں  
 بلایا اور از روے دلیری اور ظاہر کرنے قدرت کے ترکیب معالجہ کا ہوا اور مدار اور ادویہ گرم و خشک کے رکھا تدبیرات اوسکی سے  
 بھی فائدہ ہوا ملک سبب از دوی حرارت و خشکی داغ و مزاج کا ہوا اور نہایت ضعیف ہوا اور مرض نے مونہ ساتھ زیادتی کے رکھا اور  
 سخت عنایت کو پونہا بیچ اس وقت اور اس حالت کے دل مسک فارا کا اوپر سے جلتا تھا صدر اہر حکم مزاج کو کہ اطہار عودہ  
 عوارق سے محتاج ہو دولت پدر بزرگوار میرے کے دلالت سے آکر بعد اس کے کہ تحت سلطنت کا ساتھ وجود دل نیا زندہ کے آتشگی  
 پادے جو ساتھ جو ہر استوار اور تھنر بیعت کے سبب امتیاز رکھتا تھا بیچ تمام تربیت اوس کے ساتھ خطاب سچ الہانی کے امتیاز  
 بخشا اور پایہ اعتبار کا دوسرے اطہار سے کہ ملازمت میں تھے زیادہ کیا کمال ان اوس بات کے کہ شاید کوئی وقت اوقات سے  
 مصدر خدمات کا جو سکے وہ حق تھا اس باوجود چندین حقوق و ملت رعایت کے مجبور بیچ اس روز صیبت اغرہ کے دکھانے  
 اویسی حالی پسند کر کے اصلاً ساتھ دوا و علاج کے متوجہ ہوا ہر چندین بنایت اور اتفاقات و مدارا و سواسا کے پیش نظر تھا

مگر وہ بھی کتنا تھا کہ مجھے اور دانش اور خداقت اپنی کے اس قدر اعتماد میں نہی جو متعدد علاج کا ہوسکون اور ایسے ہی حکیم ابو القاسم سلم بہر حکیم الملک باوجود نسبت خانہ لاوگی و حقوق تربیت کے آپ کو متوہم و شوش خاطر کرنا تھا بلکہ علاج سے دور رہتا تھا لاجواب تیرا ت غلامی سے دل اپنا اٹھوا کر کچھ علاج الاطباء کو سونپا اور جو فاشا رہینے سے تحفیت ہوتی تھی دن کو بھی بخلاف ضابطہ و مستاد کے استعمال کرتا تھا رفتہ رفتہ گرمی ہوا سے نقصان اوسکا محسوس ہوا اور ضعف زیادہ ہوا اور جہاں بیگم کے تدبیر و تجربہ اوسکا ان طبیبوں سے زیادہ نیر از روک مہربانی احمد لسنوی کے کم کرنے پیا لہ اور ان کے تدبیر و نیر میں کہ مناسب وقت میں مصروف ہوئی اگرچہ آگے اس سے بھی وہ علاج کہ اطباء کرتے تھے ساتھ صلاح اور صواب دید اوسکے کے تھا لیکن اس وقت مدار اور پر مہربانی اوسکے کے کچھ اور شرب کو بتدریج کم کیا اور چیزوں کا مناسب اور غذا نامہ اس وقت سے مخالفت کی اسید کہ حکیم حقیقی شفا خانہ نیرب سے صحت کا بل نصیب ہو کر روز و شب نہ باہر ہون ماہ نوکر مطابق پچیسویں شوال بسند الیہ نیرا تیں جبری کو جشن فزون شعی نے ساتھ مبارکی اور فرخی کے اثر بخشی پائی جو سالانہ میں بیاری صعب کھینچ کر پچیسویں محنت و کار کے گذر تھا شکر اوس بات کا بجا لایا کہ ایک سال ساتھ خیریت کے گذر اربع شروع سال حال انز صحت کا اور پھر ہر مراد کے ظاہر ہوا صاحب التماس نور جہاں بیگم کے اوسکے وکلاء نے ایسی نفیس محاسن تربیت کی کہ حیرت افزا سے نظر کیا ہوئی اور جس تاریخ سے کہ نور جہاں بیگم عقد ازدواج اس نیاز مند میں آئی اگرچہ سب جشنوں شعی اور قمری میں لوازمہ اوسکا جیسا کہ چاہیے لائق اس دولت کے ترتیب دیکر سرایہ اسباب سعادت اور نیک بختی کا جمع کیا لیکن اس جشن میں زیادہ تر تکلفات آرائش مجلس اور ترتیب بزم میں نہایت توجہ کی اور ایک جماعت بندگان پسندیدہ اور خواص نور جہاں بیگم میں پہل ضعف میں از رو سے اخلاص اور جانفشانی کے پوسٹہ حاضر ہو کر پرواز دار گرد سر ہرے کے پھر سہلے تھے نوازشات لائق خلعت و کمر بند شہر مرغ و خوش مرغ و درپ و فیل اور خواتین برادران کے ہر ایک کو لائق پایہ اوٹنے کے سر فراد کیا باوجودیکہ اطباء سے خدمت شایستہ ظہور میں نہ آئی تھی ساتھ تھوڑی خفت کے کہ دین دن میں اور عین ہوئی انواع و اقسام ارحم سے اس جہز ہا یون میں بھی باغلات لائق نقد و جن کے سر فراد ہوئے بعد فراغ جشن خوان خواہم و زر کے شمار ہو کر دامن اہل نشاط اور ارباب استحقاق کے بھرے اور جو کاسے بزم کو نوید بخش صحت و تندرستی سے تھا ساتھ مہر و روپیہ کے وزن کے مبلغ با نقد مراد سات ہزار روپیہ بیع و بیعہ انعام اوسکے کے مقرر ہوا آخر مجلس میں جو پیشکش کہ وہ سطر میرے ترتیب دی گئی تھی پیش ہوئی خواہم ہر صرع آلات اور اقمشہ اور اقسام لفافے سے جو کچھ مجھے پسند آیا قبول کیا حاصل کلام کا دو لاکھ روپیہ سوا سے اوسکے جو بزم پیشکش گذرانا اس جشن عالی میں بابت اون انعاموں کے کہ نور جہاں بیگم نے رقم کیا بیچ تحسیر کیے آیا اور سالانہ شریف میں وقت صحت کے تین دن اور تین سیر باکی وزن میں آتا تھا ارسال یا عث ضعف دلاغری کے دامن اور ستائیں سیر وزن ہوا روز مبارک شنبہ عرفہ ماہ الہی کو اعتقاد مخان حکام کثیر نے بے نصب چار ہزاری و دو ہزار روپیہ نقد و اس کے سر فرادی پائی اور مجتہد بک بے نصب چار ہزاری اور تین ہزار سوار کے ممتاز ہوا جو خبر بیماری میری کی فرزند شاہ پرویز کو پونچھی ساتھ فرمان طلب کے تقاضا کیلئے لے آیا متونہ بلا مرتب کا ہوا تاریخ جو دہرین ماہ مذکور میں ساعت مسود اور زان محمود اوس فرزند سعادت مند نے مشرف سعادت استہانہ نبوی حاصل کیا تین کر دقت کے پھر میں ہر چند سبالت کر کے سو گند دیتا تھا اور شمع فرما تھا وہ زاری اور نعرہ زیادہ کرتا تھا ہاتھ اوسکا کڑے اپنی طرف مٹھنی اور شفقت اور عافیت سے آغوش میں لیا اور التفات اور توجہ بہت ظاہر کی اسید کہ عمر و دولت سے برخوردار ہو اور ان دنوں میں لاکھ پانچ لاکھ امداد و خان کے وہ سطر صرف ضروریات لشکر و کن کے پاس خرم کے ارسال کیے اور شاہ راویہ نے ساتھ عنایت فیل و مہر کے سر فرادی پائی اٹھارہ بیون کو قیام خانہ قراول میں لے کر مرض طبعی میں حلت کی یہ چند و نگاروں نور جہاں سے تھا اور قطع نظر فنون شکار اور محاربت ہونے اس فن کے اکثر جزویات سے برخوردار تھا اور پروپی مزاج باری میری کی بہت کرتا تھا باجملا اس سانہ سے محبو

سخت صدر ہوا امید کرانہ و قلعے اوسکو بخشے اور تاریخ اوتیسویں کو والدہ نور جہاں ابیکہ کی غریبی رحمت حق ہوئی صفات حمیدہ اس  
 کدبانو کے کیا لکھوں پاک لطیفی اور انانی تمام خوبیوں سے کز نور عورت کا ہی مادر روزگار نے شکل اوسکے منکھ ہو گا من اپنی مان سے  
 اوسکو کترتین جہت تسانبت تعلق اور رابطہ محبت کہ اعتماد والدہ کو ساتھ اوسکے تعلقین کہ کسی خاوند کو ایسا نہو گا قیاس جا ہیے کرنا  
 کہ اوپر اوس غزوہ کے کیا حادثہ گذرا ہو گا اوسکی طرح نسبت تعلق نور جہاں بیگم کے ساتھ ایسی والدہ کے کیا لکھا جاوے کہ احاطہ  
 سخن سے باہر ہو آصف خان باوجود نہایت خردمندی اور انانی کے جائزہ تشکیبائی کو جا کہ کر کے لباس اہل تعلق سے باہر آیا پیر  
 مجروح خاں کو شاہ بدعتیال فرزند سے صدر غم زیادہ ہوا مہر خند نصیحت کی گئی سود مند خوبی ایک دن واسطے پرسش اوسکے کے گلے جو  
 ابتداء سے شورش مزاج اور بزرگی خاطر اوسکی کی تھی از روے شفقت اور رحمت حرف چند نصیحت آئینہ فرمائے کہ رفع پریشانی ہو  
 بعد چند روز کے جراحت درونی اوسکی کا مرہم انتفات سے علاج کر کے پھر لباس اہل تعلق میں لاؤں اگرچہ اعتماد والدہ واسطے رضا جوئی  
 میری کے خاطر آپ کو بہت ضبط کرنا تھا لیکن ضبط نہو سکتا تھا غرض آبان ماہ الہی کو سر بلند خان اور جان سپار خان اور باقی خان  
 نے عنایت نقاد سے سر بلند خان پانی عبادتہ خان سبے خضعت متوجہ دکن کے محال جاگیر اپنے میں آبا میں نے دیوانہ مہم سے  
 فرمایا کہ جاگیر اوسکی تفریح کرو اور امتداد سے کو حکم ہوا کہ سزا دی مقرر کر کے اوسکو سو نہ نوکر میں پونجاوے آگے اس سے مجملہ احوال  
 سبب الزام کا لکھا گیا کہ باوجود چندین حقوق و تہذیب کے اس قسم کی بیماری میں توفیق خدا کا رسی کی بنائی وقتہ اتماس سفر محار  
 کا کیا اوس سبب سے کہ وقت توکل اس نیاز مند دیگاہ الہی کا خدا پر ہجرت کشتہ پیشانی خضعت فرمایا باوجودیکہ سبب قسم کا سامان  
 رکھتا تھا مگر بہت ہزار روپیہ واسطے مدخرج کے الغام فرمایا امید کہ حکیم علی الاطلاق پیچیدہ ادب اور سبب دوا کے اس بیمار کو  
 شفا خانہ کرم اپنے سے صحت حاصل اور شفا سے کامل کرمت کرے اور جو ہوا سے آگرہ کی بسبب شدت حرارت اور فراطوگ سے  
 کے ناواقف تھی تیار ہون روز و شب آبان ماہ الہی سند سولہ میں ریات عکس آیات طرف کوستان شمالی کے بلند ہوئے  
 کہ اگر دیکھی ہوا ساتھ اعتدال کے قریب ہوئے اور کپنا سے آب گنگ کے کوئی سرزمین وسیع و بہتر پسند کر کے ایک شہر بنایا و کردن کہ  
 سوئم گرامین محل اقامت کا جو دے والا جانب کشمیر کے غنان غنیمت کی معلون کیجاوے اور مظهر خان کو واسطے حفظ و خواست آگرہ  
 کے تقرر و سپ ویل سے سرفراز فرمایا مزاج راہ را زلفہ اوسکے کو واسطے فوجاری نوای شہر کے مقرر کر کے خطاب اسد خانی اور ضابطہ  
 منصب سے ممتاز کیا اور باقر خان کو خدمت صوبہ داری صوبہ اودہ پر سر فر کر کے رخصت فرمایا چھیسویں ماہ مذکور کو نوای مسخر سے فرزند افتادہ  
 شاہ پرویز نے اور صوبہ بہار اور محال جاگیر کو سوری پانی سر دبا سے خاصہ بانہ و می جوی صوبہ و ہل و ہل لطف فزا کر رخصت کیا اس کے بعد سے  
 برخوردار و دوسرے کو مہم خان حاکم دہلی دولت زمین بوسی سے سرفراز ہوا چھٹے مہینے دہلی ملک دہلی اتفاق نزول کا ہوا اور دروز سلیم کو دہلی  
 مقام فرما کے شکار کھیلا درین لایع عرض کے پونہا کہ عادی و اسے کا نتیجہ کہ سردار وں عمدہ دکن سے ہجرت مسخر رجمنی سعادت اور بدعتہ  
 توفیق کے دلتو اہی اختیار کر کے سلک دلتو بائین منتظم ہوا فرزانہ رحمت عثمان خلعت و خیمہ صرغ مزین کوس رائٹھو کے ہاتھ اوسے  
 رحمت مہر غودی الہی مطابق ساقون شہر صفر سالہ ہجری میں مقصود راہ تاسم خان بختاب ہاشم خانی اور ہاشم بیگ خوشی ساتھ  
 خطاب جان شاد خانی کے سرفراز ہوا ساقون ماہ مذکور کو مقام ہر دو ارین کہ اوپر کپنا گنگ کے واقع ہجرت نزول سعادت کا اتفاق ہوا ہر دو ار  
 مسعود معابد مقرر ہونہ کا ہجرت اور بہت سے برہمنوں نے اس جاگوشہ اختیار کیا ہجرت آئین دین اپنے کے یزدان پرستی کرتے ہیں سینے  
 ہر کسی کو موافق حوصلے اوسکے کے بعد و جس لطف فرمایا جو آب و ہوا اس دامن کوہ کی پسندناظر نہ پڑی ہو کوئی سرزمین خوش آئی  
 طرف دامن کوہ مجبور کے قصد فرمایا درین لایع عرض کے پونہا کہ راجہ کجا و سنگہ بیچ صوبہ دکن کے افراتو شہر خوار سے نہایت

حقیقت و زبون ہو گیا تھا ناگہ غشی اور سب غالب ہوئی ہر چند اہل ہائے تدبیر کی سودمند آئی آفسا فلک عدم کا مہر دوسرے روز  
دو موہرتین احمد آٹھ لوہے یان بیچ آتش محبت اور سکے کے جلیں جگمگ برادر کلان او سکاک اور ماسنگہ برادر زادہ اسکے لئے نذرت  
شراب سے نقدہان کو سونا پٹھا ادھون سے عبرت نہ پکڑی نہایت اچھا آدمی تھا کہ انعام شہزادگی سے نزدیک بیسے ساتھ والا پایا یہ  
پنجزاری کے پونچھا تھا جو کوئی فرزند اسکا نہ تھا نسیم برادر کلان او سکے کو باوجود صنفین کے اور خطاب راجہ کے سر فراز کر کے منصب  
دو ہزاری ذات اور نہر سوار کا عنایت فرمایا پرگنہ انبرکہ او سککا وطن کی جستجو سابق جاگیر او کی میں رہا تا جمعیت او کی متفق ہوا تھا خان  
پسر خاں نے اور پرنسپ ہزاری ذات اور نقد سوار کے سر فرازی پائی آٹھویں ماہ مذکور کو چھ سر اٹھنے اکوڑ کے نہری ہوئی چوتھے وسط  
خوشی شکار کے مشغول ہون اور طبیعت وسط کھانے گوشت اون جانور دن کے کہ اپنے ہاتھ سے شکار کر دن زیادہ راغب کی اور پیشا  
وسوس اور احین ط کے اپنے سامنے او خیمین صاف کر کے دانہ او سککا بلا حظ کرتا ہوں کھینچا کھاتے ہیں لار کیا انکی خوراک کی جو پسند  
نہ تھا او سککو دیر کرتا ہوں اور اقامت مرغابی پر سوانے سوئے کے میل بنین فرماتا ہوں جس وقت کہ دارالکیت اجیر میں محل نزل ریاات  
اقبال کا ہو سونہ مرغابی خاگی کو دیکھا کہ کرم کدو کھاتی کی کھانے او سکے سے بھی بکراہ کیا محلا آج سے ساتھ اپنے قرار کیا کہ کل کے  
ترنگ مرغابی کا نہون گا خاں عالم نے عرض کیا کہ گوشت عقاب سفید کا نہایت لذیذ و نازک ہوتا ہے ایسے عقاب سفید طلب کر کے بیچ حضور  
کے پاک کرایا اتفاقاً چھینے دان او سکے سے دس بقرے کی طبیعت کو کراہیت معلوم ہوئی کیسویں کو مرغ سبز دست افزا نے حاضر  
ہوا احمد و روز مقام کر کے سیر و تماشاے او سکے سے دل خوش کیا ان دنوں خواجہ ابو الحسن صوبہ دکن سے آکر سعادت ملازمت  
کی باکر مور دعایت روز افزان کا ساغورہ بہن ماہ الہی کو بیچ نور سر اس کے اتفاق منزل کا ہوا منصب معتمدان کا اصل و احناف سے  
دو ہزاری ذات اور شہد سوار کے حکم ہوا خاں عالم نے ساتھ صاحب صوبگی آگیا اس کے سر فرازی پائی اسے سر و پائیشی مرصع عنایت  
کر کے رخصت فرمایا مقرب خان اور پرنسپ پنجزاری ذات و سوار کے ممتاز مور و مبارک شہنہ کہ نہرا بیاہ پر منزل ہوئی قاسم  
نے لاسو سے اگر سعادت آستانہ بوسی کی پائی باسوے زمیندار بلوہہ ایک جانور بیچ نظر کے لایا کہ لوگ کو ہستان کے او سککو  
جان بہن کہتے تھے مانند قراول یعنی تدر کے کی رنگ او سککا بعینہ مانند مادہ قراول کے لیکن جیشہ میں قراول برابر سفید کے  
باسکونہ کورنے عرض کی کہ یہ جانور او پر کوہ برف کے رہتا ہے اور خوراک او کی علف اور سبزہ ہی تدر و کو بیچ خانہ او سکے کے رکھکر  
نہ بجھیلے گیے اور گوشت انعام او سکے کو جوان اور کلان سے کر کھایا گیا مگر گوشت تدر و کو ساتھ گوشت جانور مذکور کے کچھ نسبت  
گوشت جانور مذکور کا نہایت لذیذ ہے اور جو جانور کہ اس کو ہستان میں بیچ نظر کے آئے ایک بھول پارسہ کہ کشمیری او سککو سوتلو  
کہتے ہیں مادہ ملاوس سے کچھ چھوٹا ہوتا ہے پشت و دم اور سر دو باز و او سکے ساتھ سیاہی کے مائل اور خال سفید رکھتا ہے اور دم  
آگے سینہ تک سیاہ ساتھ خالوں سفید کے اور بعض خال سرخ بھی رکھتا ہے اور بازو کے پیر سرخ آتشین رنگ اور سر سبز گردن تک  
سیاہ اور سر پر دو تلخ اور کان فیروزہ رنگ اور حلقہ چشم سے مونیک پوست سرخ اور نیچے گلے کے گرد ایک دست تھلڑو  
کھدکے کے اور درمیان اوس پوست کے برف رنگ پر فرورزی نقطے اور گرداؤں کے خطوط فرورزی کھینچتے ہر خطین آٹھ  
لنگوڑے اور چار دلفظ فرورزی خالوں کے دودھ لکھلکھ سنہ دائرہ تھا اور پاؤں بھی سرخ تھے زردہ او سکوزن کیا ایک سواون تو کہ  
ہوا اور بعد بیچ اور صاف کرنے کے ایک سواون تالیس تو کہ اور دوسرا مرغ زرین کہ جب کولاہور ملے شن اور کشمیری او سککو پوٹا کھینچا  
او سککا رنگ ملاوس کے سینے کی طرح کا ہے اور سر پر ایک کا کل ہوئی ہے اور دم بقدر چار یا بیچ او سکے کے زرد رنگ کی قدین قاز کے برابر  
مگر اسکی گردن دماغ و بیلے دل کی اور ہسکی کوتاہ اور خوش وضع چونکہ میرے بھائی شاہ عباس نے کئی مرغ زرین طلب کیے تھے

اسو سٹے سینے چند ہمراہ اس کے الحجب کے بھیجے دوشنبہ کو جشن وزن قمری کا آہستہ ہوا اور جہان بیگم نے فریبتا لیس آدمیوں کو امرا اور  
مصاحبوں میں سے خلعت دیا جو دہرین تاریخ موضع ہلدون تعلقات موضع سیتا میں خیاں گاہ ہوا چونکہ ہمیشہ سے سیر کا نگاہ اور اس  
ہمدون کی منظور تھی اسو سٹے بڑے لشکر کو دہرین چھوڑ کر میں ہمراہ مصاحبوں اور خدنگاروں کے سیر قلعہ کو متوجہ ہوا اور عہد  
کو مسبب بیماری کے لشکر میں چھوڑ گیا اور صادق خان میہ کشی کو اس کی ہمارا داری اور حفاظت لشکر پر مقرر کیا دوسرے دن باغی والد  
کا حال تنگ سنکر اور بسبب پریشانی نور جہان بیگم کے بے اختیار میں لشکر میں لوٹ آیا اور پچھلے دن اس کے دیکھنے کو گیا تو  
جان کنڈنی کا تھا کبھی پریشیا اور کبھی بے ہوش ہو جاتا تھا نور جہان بیگم نے سیری طرف اشارہ کر کے اس سے پوچھا کہ کبھی  
پہچانتے ہو اسے ایسے تنگ وقت میں اس کے جواب میں یہ شعر انور چکا تھا اے انگہ تا بنیای مادر زاد اگر حاضر شود وہ دہشت  
اکر ایش عالم بہ بند متری پاہ ذو گھڑی میں اس کے پاس رہا جب ہوش میں آتا تو عہدہ اور سمجھی باتیں کرتا غرض سترہویں رات  
اوس سینے کو انتقال کیا میں کیا کہوں کہ اس واقعہ سے مجھ پر کیا گذرا وزیر عاقل و کامل اور مصاحب دانائے مہربان تھا باوجود  
الہی بڑی خدمت سلطنت کے کہ آدمی سے ممکن نہیں جو کام وزارت میں سب کو راضی رکھے لیکن اس کے پاس کوئی غرض نہ تھی  
نہیں کیا کہ پھر نا راض پھر سے ہیرے خیر خواہ ہو کر خوشدل رکھتا تھا اور حاجت مندوں کو کامیاب بیشک یہ ادید کا کام تھا جب  
کہ اس کی زوجہ کا انتقال ہوا تھا پھر سمجھا ہر روز رگلتا جاتا تھا اگرچہ ظاہر میں درستی کا روبرو سلطنت کے لیے اور مقدمات کو اپنی کی  
اپنے اور بختیں اٹھائیں تھیں لیکن باطن میں اس کی جدائی سے جلتا تھا بیان تک کہ بعد تین سیمین میں دن کے رعلت کو گیا  
دوسرے دن میں اس کے عزیزوں اور فرزندوں کی پریشی کو گیا اور اکٹالیس آدمیوں کو اس کے عزیز فریون میں سے اور  
بارہ شخصوں کو اس کے فکروں سے سروا دیکر لباس ماتمی سے نکالا اور دوسرے روز کوچ کر کے قلعہ کا نگراہ کیلٹ گیا اور بعد  
چار ہنزل کے دریائے مان گنگا پر مقام لشکر کھڑے کیا ہوا الف خان شیخ فیض القدر قلعہ دار کا نگراہ کے گرد میں پاس شہر نایاب ہو  
اور دہرین پیشکش راہ چیتا کی ملاحظہ ہوئی ملک اسکا پچیس کوس پر کا نگراہ سے ہر لیکن اس کو ہرسان میں اوس سے بہتر کوئی رجبہ  
نہیں ہر کہیں کے راہ بھال کر اسی کے ملک میں امان پاتے ہیں بہت سخت راہیں اور گھٹاٹان اس کے ملک میں ہیں آج تک کسی باشا  
کا مسلط نہوا تھا اور کسی پیشکش نہیں بھیجی اسکا بھائی پہلے سے میری خدمت میں اگر سرافراز ہوا تھا اور راجہ کی طرف سے لوازم بندگی ظاہر  
کیے تھے میں اوس راجہ کی لیاقت سے خوش ہوا اور اسکو عنایات شاہی سے سرفراز کیا جو بیرون تاریخ میں قلعہ کی سیر کو گیا اور حکم  
کہ قاضی اور میر عدل اور سب علی سے دیدار ہر جگہ قلعہ میں جو طریقہ اسلام کا ہو جاری کریں اور دین محمدی کو رواج دین پھر ایک کوس  
راہ چکر قلعہ میں پونچا اور عنایت الہی سے وہاں اذان اور خطبہ اور گاؤنشی وغیرہ کا ابتداء بنائے اوس قلعہ سے آج تک وہاں  
نہوا تھا اپنے بعد وہ جاری کرایا اور میرے شکر میں اس نعمت کے کہ کسی بادشاہ کو اسکی توفیق نہوئی تھی ادا کر کے فرمایا کہ ایک بڑی مسجد  
اخر قلعہ کے بناوین یہ قلعہ کا نگراہ کا ایک اونچے پہاڑ پر اور اس قدر مضبوط کہ اگر سامان اور سرد جمع ہو تو پھر اسکو کوئی لے  
نہیں سکتا اگرچہ بعض جگہ جرب توپ اور تفنگ کی اوپر چڑھی ہے لیکن قلعہ والوں کو کچھ نقصان نہیں ہوس میں تیس گج اور سات  
دو درازے ہیں دورہ اس کے اندر کا ایک کوس پندرہ جرب کا ہر طول پاؤ کوس دو جرب کا اور عرض میں قریب بائیس جرب کے  
بلندی اسکی ایک سو دو گز کی ہے اور اس کے اندر دو عرض میں طول میں دو جرب اور عرض میں دو گزہ جرب کے بعد سیر قلعہ کے تہانہ  
درگاہ کے دیکھنے کو کہ ساتھ نام بھون کے شہر جو متوجہ ہوا ایک عالم کو وہاں نگراہ پایا کہ قطع نظر کا فردن سے گرد ہاگردہ سلمان  
دور دور سے اگر وہاں نذرین چڑھاتے ہیں اور اس کا لے پھر کو پوچھتے ہیں نزدیک اوس تہانہ کے دامن کوہ میں گندہک کی کان

دریشتہ تاثیر آتش سے وہاں شعلہ نکلتا ہی ہو اسکا کھانسنے جوالا کبھی نام نہ کھانسی اور اس بت کی کرامت اسکو قرار دیا ہی حقیقت میں  
 ہونے موافق عقیدہ اپنے کے عوام الناس کو فریاد کیا ہی منہ دے کہتے ہیں کہ جب سادہ لوگ عورت کی عمر تمام ہوئی اور مری تو ہمارا دیو  
 بسبب کمال اسکی محبت کے اسکو کاڑھے پرے پھر تار پھر بعد چند مدت کے وہ مری گئی اور اسکا ہر عضو ایک ایک جگہ پر لڑکھچھب کر لٹ  
 ہر عضو کے ہندوؤں نے اون مقاموں کی عزت کی چنانچہ سینہ کہ سب اعضا میں بہتر اس پر پاؤں پر لگا اسوہٹے اسکو سب یکے سے بزرگ نواز  
 جانتے ہیں اور جسٹھ کہتے ہیں کہ یہ تھر جگہ کو کنا روپے تھیں وہ تھر زمین جو کرا کے تھا ملک اس اگلے تھر کو ایک لشکر اسلام نے یہاں  
 اگر دھکا کے پانی میں ڈال دیا ہی اور اسکو کوئی نکال نہ سکا اور بہت دھون تک شکر و کفر تھیں ان سے سو قوت رہا تھا یہاں تک  
 کہ ایک منکار رہیں تھے پانی گرم ہاں مری کے واسطے ایک تھر کہیں جیسا آیا اور اس وقت کے راجہ کے پاس آکر کہا کہ میں نے درگا کو جو یہ  
 دیکھا ہے کہ جسے کہتے ہیں کہ کجا دھلائی جگہ ڈالا ہی جگہ کو لجا اس واسطے سے عقل اور ملے زور سے کہندوں میں حاصل ہوئی بہتر کے کہنے کو  
 میں جانکر لوگوں کو اس کے سحر اچھا اور وہ اس تھر کو لاکر میان عزت سے رکھ کر دینے لگے کہ اس نے سرب لگا ہی شہر مع ہوئی دین  
 کے امر پہنچنے سے یہ کو درہ کوہ مدار کی گئی میں نے ایک نفیس جگہ پر آب و ہوا اور سب و لطافت میں عمدہ مقام پر وہاں پانی بہا  
 سنے یہاں علم کیا کہ ایک مکان عمدہ اس جگہ کے لائق بناوین پھر پچیسویں تا پچھ کو درہاں سے لوٹ کر لشکر میں  
 اور اعلیٰ خان اور شیخ فیض اللہ  
 یہ دلیل سے سزا فرار کے قلعہ کی طرف رخصت فرمایا پھر وہاں سے کوچ کر کے دوسرے دن  
 قلعہ نو پور خیم کا گاہ شکر عزت قبول کا ہوا وہاں سے سو رستہ جن کی کہ اس جنگل میں مرغ جنگلی بہت ہیں چونکہ میں نے جب تک جنگلی مرغوں کا شکار  
 نہیں کھلا تھا اس واسطے دوسرے دن مقام کر کے سیر و تفریح لعلت اور محلہ اجا مرغ مارے وہ دیہان اور رنگ میں پالو مرغوں سے مشابہ تھے  
 لیکن اسکی یہ خاصیت تھی کہ اگر اسکو پالوں پر لگا کر اسکو تو جہاں تک یہ کہ از زمین کر کے اور پالو مرغ اس سطح بہت چلاتے ہیں اور  
 اس کے پر بے غوطہ دینے گرم پانی کے بخوبی دور ہو جاتے ہیں یہ بات بھی بر خلاف پالو مرغوں کے تھی میں نے کہا کہ اسکو کھانا اس کے گوشت کا  
 پکوا یا کچھ عمدہ جو قصہ میں بڑا تھا اسکو گوشت بی مزہ اور خشک زیادہ تھا جو ان کا گوشت کچھ تری کرانہ لیکن مزہ خوب نہیں یہ  
 مرغ ایک پر تباہ تر سے زیادہ نہیں اور تے چھوٹے ان میں کے سرب رنگ ہوتے ہیں اور سریشاں سیاہ اور زرد و گاہ قدیم نام  
 اس کو پور کا دھمی تھی جسے کہ راجہ باسو نے قلعہ پھر کا اور مکانات اور باغات عمدہ یہاں بنائے ہیں میرے نام کی مناسبت سے  
 اسکو نور پور کہتے ہیں چھٹا تیس ہزار روپیہ یہاں کی عمارتوں میں صرف ہوا ہی لیکن ہندو مکان کیسا ہی تکلف سے موافق اپنے سلیقے  
 کے بناوین و نشین اور خطاطی نہ نہیں ہوتا لیکن چونکہ مقام عمدہ اور زرخیز و دولت افزا تھی اس واسطے میں نے حکم کیا کہ لاکھ روپیہ خریدا جائے  
 لیکر ان میں موافق اس سر زمین کے عمدہ مکانات بنیں پھر مجھے لوگوں نے عرض کی کہ اس فلاح میں سنا سی توفی رہا ہی کہ تعلقات دنیا  
 سب ترک کیے ہیں میں نے کہا اسکو چند زمین لادین کہ اسکی حقیقت دریافت کیجا دے ہندوؤں کے عابد اور زادہوں کو سرب باجی تھیں  
 اس کے معنی ہیں کہ نادرک تمام چیزوں کا لوگوں نے سرب باجی کو کثرت استعمال سے سنا سی کر لیا ہے اور ان فقیروں کی بہت  
 جماعتیں ہیں اور سرب باجیوں میں بھی کئی گروہ ہیں اور ان میں سے ایک قسم پر جھکوتی کہتے ہیں یعنی بالکل مراد کہ مرہا میں اختیار  
 اپنا چھوڑ دیتے ہیں اور تھک کی طرح ہو جاتے ہیں زبان سے ہرگز نہیں بولتے اور اگر دس روز تک ایک جگہ کھڑے رہیں تو قدم آگے  
 یا پیچھے نہیں مٹاتے غرض کہ اپنے اختیار سے کچھ حرکت نہیں کرتے اور دل تھک کے ہو جاتے ہیں جب وہ میرے رو بہ آیا اور میں نے اسکا  
 حال پتھر کیا تو میں نے وہیں عجیب ایک ہتھکڑی پائی میں نے دل میں کہا کہ شاید یہی میں بولے کچھ حرکت کرے پھر چند جگہ  
 دو آتشہ شراب کے اسکو پوچھا کہ لیکن اس کے حال میں سر مورق نہوا اور ابھی طرح رہا یہاں تک کہ بیوش ہو گیا مثل مردے کے



لوگ اوسکو اوتھائے گئے لیکن خداوند کریم نے بڑا فضل کیا کہ اوسکی جان پر کچھ صدمہ نہ ہوا اور سید خان نے تاریخ فتح کا نگارے کی  
اوتاریج قیسر سجد کی قلعہ میں بنوائی تھی جسے عمر بنی کی چونکہ میرے پسند آئی تھی اس واسطے یہاں لکھی تھی **سہ ششماہ زمان شاہچہ**  
ابن شاہ اکبر کہ شہر بیعت کشر بادشاہ اعظم تقدیری و جاگیر و جہان بخش و جہان دار و جہان دارا کہ انبخت جوان و جہان ایش  
ازیری و بشمشیر غز این قلعہ پاکشود تا ریش و چونکشت کشود این قلعہ اقبال جاگیر کی و (اور قیسر سجد کی یہ تاریخ) نور دین شاہ جاگیر  
ابن شاہ اکبر و بادشاہیت کہ در دہر ز دانی و قلعہ کا نگارہ بگرفت تباہید اگر کہ آبر بخش کہ کند قلعہ و اوطوفانی و شد جوار حکومتی  
این مسجد پر بنوینا کہ منور شود و از مسجد و پیشانی و بافت از غیب بگفت از بی تاریخ بناش و مسجد شاہ جاگیر ہو و وزیرانی ملک  
پہرہ افشار از ہم انہی کو جاگیر اور سب سامان اور کسباب اعتماد والدہ کا نور جان بیک کو عینے عنایت کیا اور حکم کیا کہ انکی نوبت اور قلعہ  
کو بعد فوت بادشاہی کے بجا بیا کرین پھر جو تاریخ پر کہ کشتہ مقام لشکر نظر کر کا ہوا اس روز رواجہ انجمن منصب عالی دیوانی کل سے  
سرفراز ہوا و پیش اسراہ لیکن کو خلعت دیا اور اسعد داسہ اعتماد والدہ نے منصبہ سرزری ذات اور پانسو داسے سر فہدی پائی اور سی  
اشنانیم عرضداشت خودم کی آئی کہ خسرو نے اٹھویں تاریخ کو در قونج سے دخات کی اور مین کو کونرے دیا سے بیٹے کو - ۱۰  
دیوان قاسم خان منصب سر فہدی ذات اور دوسرے سوار سے سرفراز ہوا اور راجہ کشن داس کو نو ہزار دیوانی کا مقدر و سب و سکا  
اصل و اضافہ دو ہزاری ذات اور پانسو سوار اور اس سے پہلے بیٹے ذوالی اور اس کا حکم دیا تھا کہ تنکا گاہ کر چھاک  
میں تنکا روڑ لگو گھیرن جب بیٹے تنکا کہ دیوان شکار گھر سے مین آیا تو جو جو بیٹے کو روڑ چھاک میں تنکا دیا تھا کہ تنکا گاہ کر چھاک  
چوبیس جانور و بان شکار کیے اور وہیں سنا کہ نظر خان سپہ زمین خان سے کوچ کیا بیٹے اوسکے بیٹے کو منصب شتصدی  
ذات اور جوار دار کا عنایت کیا

## ستہ روزہ جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

شب دہشہ جمادی الاولیٰ سنہ ایکڑ اکتیس ہجری کو بعد گزرنے ایک پہر باچکھڑی کے آفتاب عالم افروز نے دولترے محل میں  
گزر کیا اور ستر ہواں سال جلوس اس نیاز مند کا ساتھ خوشی اور فیروزی کے شریع ہوا اس خوشی کے دن میں اکھنڈ خان منصب  
شہزادی ذات و سوار سے سرفرازی پائی اور قاسم خان کو حکومت صوبہ پنجاب پر کھڑا اور باغی اور خلعت دیکر رخصت فرمایا اور نئی ہزار  
درب رنیل بیک ایلچی شاہ ایران کو بطریق اعتماد کے وسیع اور چھٹی تاریخ کو مقام راولپنڈی میں لشکر ظفر بیک کا بڑا دھوا دھول فصل خان  
خدمت بشکری سے سرفراز ہوا اور نیل بیک کو حکم دیا کہ مابعد دولت جب تک شہر سے مراجعت فرماوین لاہور دین باہرام رہے اور اگلے دن  
لنگہ کو باغی عنایت ہوا اور چونکہ سنہ ان روز دین مکرر سنا تھا کہ ایران کا بادشاہ ازراہ خراسان واسطے تہہ دار کے آیا ہے اگر جیہ پتہ  
اوسکی اچھی دوستی سے بعید معلوم ہوتی ہے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ ایسا بڑا بادشاہ ایسی ہلکی بات کا خیال کرے اور اوپر میرے ایک  
ادنی نوکر کے کہ پہلہ مین جا رسوا دیہوں کے قہر مین رہتا ہے خود چڑھائی کرے لیکن جو اعتماد طرہ بادشاہی اور ازراہ سلطنت ہر  
اس واسطے بیٹے زمین العابدین بخشی احدیوں کو مع فرمان حرمت عنوان خرم کے پاس بھیجا کہ براہ تنکا کو فیروزی اثر اور فلان کو تنکا  
اور جیسے تو پہنزنے کے کہ اوس صوبہ مین اوسکی ملک کو مقرری بہت جلد میری ملازمت میں حاضر ہو کہ اگر یہ خبر جرح ہو تو اوسکو سات لشکر  
بجیاب کے خزانہ کثیر دیکر اوس طرف روانہ کروں تو عوض عہد شکنی کا اوسکو دیوے پھر اٹھویں تاریخ کو حسن ابدال مین منزل ہوئے جہاں  
خدا سے خان کو منصب دوسرے ذات اور سوار سے سرفراز کیا اور بیع ہرمان کو تخت گیری احدیوں پر مقرر فرمایا بارہویں تاریخ

روزی جمعہ کو مہات خان نے اگر حادث زمین پوسی کی حاصل کی اور مور و عنایت شامیہ کا ہوسو اشرفی بطور نذرانہ و دس ہزار روپیہ بطور نقد پیش کیا پھر خواجہ ابو الحسن نے اپنے سواروں کو کورہ کستہ کر کے ملاحظہ کیا۔ ہزار پچاس سوار خوش اسلوب فریدین لکھے گئے اور ان میں چار سو سوار برقی اٹارنے تھے پچاس منزل میں گھبراہٹ ڈال کر لشکر کے امتین جاغوری و بندوق سے ہارے اور وہاں حکیم مومن نے سرفراز خان کو اس وقت تک اس وقت تک کہ دولت ملازمت کی حاصل کی اور اپنے علم اور مہارت کے بیری علاج کرنے کو طیار ہوا امید ہو کر اللہ تعالیٰ اس کو مبارک کرے اور منصب بامان التذکرہ بستان کا دو ہزاری ذات اور اٹھارہ سو سواروں کا مقرب ہوا و بیسویں تاریخ غار بھلی کمی میں دروخیام قبل کا ہوا اور چار ہزار ذات اور چار ہزار سوار کا ہوا جو کہ نندہ قدیم انحضرت اور بہت پر وضعیت ہو گیا تھا سرداری صوبہ کی اگر ہر ہزار ہزار فرنگی کھانی قلعہ اور خزانہ پر مقرر کرکے اور عنایت نعل و سپ و غلٹ سے ممتاز کر کے رخصت کیا گیا اور بیسویں تاریخ کو پنج گھاٹی کو اس کے ارادت خان نے کشتی سے آکر سموات آستان بونہی حاصل کی دوسری تاریخ رومی بہشت ماہ الہی کی خطبہ دلگشاں فقیر میں دروخیام سردار مہتاب دو ہزار پانصدی ذات اور چھ سو سوار سے سرفراز ہوا انڈون بسبب آرام حوالہ رچایا اور سپاہیوں کو سو سو روپے کا کورہ برون کر کے حکم ہوا کہ تمام مالک محرم دین بجلت خود جاری کے فراموش کرین نزدیک خان میتونک منصب ہزاری ذات اور سوار سے ممتاز ہوا تیرہویں تاریخ کو بھوایدیاطا غاصکہ حکیم مومن کے میں پہنچے باندی چپ کی قصد لیکر سبک ہوا مقرب خان کو سر و پا حکیم مومن کو دس ہزار روپے انعام ہوئے بموجب التماس خرم کے منصب عبداللہ خان کا شہزادی مقرر ہوا سرفراز خان عنایت نقارہ سے سرفراز ہوا اور خان اوزبک نے قندہار سے آکر دولت زمین بوس کی پالی سوکشتی فی لینتہ نندہ اور چار ہزار روپیہ نقد کے طور پر پیش کیے جسے سلطان حکم ٹھہرے شاہ نامہ اور شمس شیع نظامی کا مصدوق مل اوستا دان مع اور تحفوں کے بھیجا تھا نظراقدس میں گذرا غر خور داد ماہ الہی کو لشکر خان نے منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کی پالی اور میر لکھ کو منصب دو ہزار پانصدی ذات اور تین ہزار سوار عنایت ہوا اور امر اویہ دکن کے ہیڈ قریح اضافون منصب سے سرفراز ہوئے سردار خان نے سہ ہزاری ذات اور دو ہزار پانصد سوار کے بلندی پالی سر بلند خان دو ہزار پانصدی ذات و تین ہزار دو سو سوار سے اور باقی خان دو ہزار اور پانصد سوار و دو ہزار سوار اور شہزاد خان دو ہزار اور پانصدی اور دو سو سوار سے اور جان سپار خان دو ہزاری ذات اور دو ہزار سوار سے و مرزا دالی دو ہزار اور پانصدی اور تین ہزار سوار و مرزا بدیع الزمان پسر مرزا شاہن ہزار اور پانصدی ذات اور سوار سے زاهد خان ہزار اور پانصدی اور تین ہزار سوار سے و عقیدت خان سات ہزار اور دو صدی اور سی صد سوار سے و ابراہیم حسین کا شہری ہزار اور دو صدی اور چھ سو سوار سے اور ذوالفقار خان ہزاری ذات اور پانصد سوار سے و راجہ گج سنگھ اور بہت خان عنایت نقارہ سے ممتاز ہوئے اور تاریخ دوسری ماہ الہی کو سید یارین خطاب مصطفیٰ خانی سے سرفراز ہوا اور نقارہ بھی مرحمت ہوا انھیں دنوں میں تہور خان کا خدمتگار دن نزدیک سے ہر ساتھ فرمان مرحمت عنوان کے بطلب فرزند قابا لندہ پوز کے رخصت ہوا چند روز قبل اس سے عرضیاں تصدیق صوبہ قندہار کی شش اور غیرت شاہ ایران کے واسطے تہذیب قندہار کے پونجی تعین اور دل صدق آئین نظر اور نسبتوں گذشتہ اور حال کے تصدیق اس معنی کی نہیں کرنا تھا یہاں تک کہ عمر صداقت فرزند خان بہان کی پونجی کہ شاہ عباس نے سات لشکر عراق اور فراسان کے اگر قلعہ قندہار کو گھیر لیا سب سے حکم فرمایا کہ ساعت واسطے باہر آنے کے کشتی سے مقرر کریں اور خواجہ ابو الحسن دیوان اور صادق خان بخشی پہلے سوکھ منصوبہ سے طرف لاہور لکھ جا کر پونجی خانہ اودون عالی مقدار تک سات لشکر دکن اور گجرات اور بنگالہ اور بہار کے اور مع ایک جماعت کے امیرون سے کہ رکاب نظر قرین میں حاضر ہیں اور اودون لوگوں کو کہہ دے کہ وہ پلے محال جاگیر دین اپنی سے پونجین نزدیک فرزند خان بہان

طرف ملتان کے روانہ کریں اور ایسے ہی توجہ نادر اور حلقہ مست ہاتھوں خراسانی کے اور سلاح خانہ کے سامان کر کے بھیجیں جو کہ درمیان ملتان اور قندھار کے آبادی کے کم ہی پورے جاری اذوقہ کو کھینچا لنگر پرے کا متعین نہیں ہے اس واسطے مقرر ہوا کہ غلہ فروختوں کو کہ جنکو اصطلاح ہندی میں بنجارہ کہتے ہیں ملاسا دیکر اور وپیہ دیکر ہر ماہ سترہ کزن کو اذوقہ کی تنگی کھینچیں یہاں بنجارہ ایک گردہ ہر مقرر بعضے ہزار بیل اور بعضے کم و بیش رکھتے ہیں اور غلہ دیہات سے لاکھ دویں میں سب سے زیادہ اور ہر لنگر دین کے رہنے میں ہر ماہ ایسے لشکر کے کتر ایک لاکھ ملکہ لاکھ بیل سے ہوگا امید کہ توفیق کرے کہ کارساز کے لنگر عدت وانا۔ اے کے اصفغان ملک کو ہی سخت اور کچھ کسی جا مل اور تو قندھار سے خانبایان کو حکم ہوا کہ ہرگز ہرگز پونچنے لشکر ملک ملتان سے قندھار اور قندھار کے گھبراوے اور خطر حکم کار ہے ہمارا خان اور ملک غنایت گھوڑے اور سارے سرفراز ہو کر واسطے ملک لشکر قندھار کے مقرر ہوا خاں صاحب دہلوی اور بانی بنجارہ سوار سے ممتاز ہوا جب معلوم ہوا کہ قندھار کے موسم زمستان میں شدت جاڑے سے سخت بیچھتے ہیں اور سختی اور دشواری سے بسر کرتے ہیں حکم ہوا کہ ایک ہفتہ حال کشمیر سے تین چار ہزار وپیہ حاصل اور کچھ حوالے ملا طالب اصفغانی لنگر کریں کہ ضرورت لباس فقر اور گرم کرنے پانی دھو کے مسجدوں میں صرف کرے اور جب معلوم ہوا کہ زمینداروں کی شتوار کے سپر خرافا لغت اور عصیان کا اوشکار نشتے اور شاہ پریشون ہیں ارادت خان کو حکم ہوا کہ بعد وہاں جا کر پہلے اوس سے کہ وہ آپ کو تمام کریں تنبیہ کر کے چڑھنا اور ان کی اوشکار سے اسی تاریخ میں زمین العابدین نے کہ واسطے ملتان خرم کے گیا تھا اگر ملازمت کی اور عرض کیا کہ قرار داد اسکا ہے کہ اگر ایام رسات غلہ ماند وین گذار کر متوجہ درگاہ کا ہووے عہدہ ت او سکی پڑھی گئی مضمون عبارت اور امتیاسات او سکے سے بہتری نہیں ظاہر ہوئی ہے بلکہ آثار بیدلی کے پائے جلتے تھے لاجرم حکم ہوا کہ جو وہ ارادہ درگاہ میں حاضر ہونے کا بعد گذرنے رسات کے رکھتا ہو نہ اس کے ہرے عظام اور نہ باسے درگاہ کو کہ واسطے ملک او سکی کے مقرر ہیں خاکسار دات بارہ اور بنجاری اور شیخزادوں اور افغانوں اور تمام راجپوتوں کو طرف درگاہ کے روانہ کرے میزرا یستم اور اعتقاد خان کو حکم ہوا کہ پہلے لاہور میں جا کر استعداد لشکر قندھار کی کریں ششالیہ کو ایک لاکھ وپیہ ہر م ساعدت غنایت اور غنایت خان اور اعتقاد خان کو فقارہ مرحمت ہوا ارادت خان کو واسطے تنبیہ اور تادیب مضمون کشتوار کے گیا تھا بہت مقبول ہو کر قتل کر کے اور ازراہ فرض ضبط کر کے اور سب طرح مضبوطی کر کے متوجہ خدمت کا ہوا معتقد خان کہ خدمت بخشگی لشکر دکن سے انتقام رکھتا تھا جو وہ ہم انجام کو پہنچی تھی حسب التماس ششالیہ کے طلب کیا گیا تھا اسی تاریخ ہو چکا آستان بوسی کی تجا لباس ہے ہر کہ جو بیج حرم سرے غفلت کے ایک دانہ موتی کا کہ چودہ بندہ ہزار وپیہ قیمت رکھتا تھا کہ ہو گیا تھا جو کچھ اسے نعمت عرض کیا کہ دوین روز میں ملجی لنگا اور صادق خان رمال نے عرض کیا کہ بیج انھیں دوین روز کے کسی جا۔ جو مصفا فی اور پاکیزگی میں متصف بہ عبادت خانہ مخصوص سات نماز اور تسبیح اور اشغال کے ہو ملجی لنگا ایک عورت رمال نے عرض کیا کہ انھیں دنوں میں دستا ب ہوگا اور عورت نصیب ازروے شگفتگی کے لاکھ حسرت کو دیوگی اتفاقاً سرے روز ایک کنیز اسے عبادت خانہ میں پا کر پنجو شمالی تمام مسکراتی ہوئی آئی اور سیر ہاتھ میں دیا جو مینوں کا کتنا موافق ہوا ہر ایک بانام خاطر خواہ سرفراز ہو کر کچھ غرائب سے تھا لنگا بیج ان دنوں کے کو اکب اور زندگ خان۔ بغیر بارہ آدمیوں کو کہ بندہ ہا سے نزدیک سے تھے مناولی امیرون صوبہ دکن پرشین دبا کہ ہتھام اچھا کر کے بہت جلد حاضر درگاہ کریں لنگرہا دین بھیجیں مینوں دنوں میں عت کر کے کہ جو نمے بعضے محال کی جاگیر جو جہان بیگم شہر بار کے بے اجازت دست نصرت دراز کیا ہے تمام پرگنہ وپیہ پورے سے کچھ جایزہ شہر بار کے دیوان اسے سے تنخواہ ہوتی تھی دریا نام افغان کو نوکر دن اپنے سے سات ایک جماعت کے بھیجا اور اوسے ساتھ شریف الملک ملازم شہر بار کے کہ بعدہ توجہ جاری اوس حدود کے مقرر تھا ادا کی

اور بہت آدمی طرفین سے قتل ہوئے اگرچہ توفیق اور سکے کے لئے جے ٹاٹہ نامہ کے اور سرحدات و مراعات حساب اور نامہ مستوفی سے کہ جے عربستان  
 اپنی کے ظاہر کرنے اور سکے میں جرات کی تھی ظاہر ہوتا تھا کہ قتل اور جی کی گشتہ ہر لیکن سننے اس اعتبار سے یقین ہو کہ جو پہلے اور سکے کو گننا پیش  
 ان تمام عنایتوں اور تربیت کی کہ بیچ حق اور سکے کے جوئی ہر زمین ہوا اور دماغ اور کا خلل پذیر ہو اس واسطے راجہ روتھ فرزان کو کہہ دیا گیا  
 قدیم سے ہونے اور سکے پاس ہجرا اس جرات اور بیباکی سے باز پرس فرمائی اور فرماں ہوا کہ بعد ازین ضبط احوال اپنے کا کر کے قدم ماہ رست  
 اور شاہراہ اوب سے باہر نکھین اور اوپر محال جا کر اپنے کے کہ دو ان مسئلے سے تنخواہ پائی تھی خوش رہیں اور سر گزارا دہ ملازمت میں آئیکا  
 بحریں اور ایک جماعت کہ بندوں سے واسطے حکومت ہمارے طلب ہوئی تھی جلد رگاہ والا میں روانہ کرے اگر خلاف حکم کے بطور میں آتا تو  
 نتیجہ اوب کا ماست ہوگی یہی ان دونوں کے برطیہ الدین پوتا میر میر ان پسر شاہ نعمت اللہ سندھو کے ایران سے آکر لکھنؤ کی خدمت اور شہر  
 دربار انعام مواجہہ دکنی نے سات فرمان عنایت عنوان کے نزدیک راجہ روتھ فرزان کو کہہ دیا کہ اس کے حاضر کرے پہلے  
 اس سے کہ مجھے رعایت اور محنت پیشا ساتھ خرم اور فرزندوں اور سکے کے تھی یہی واسطے کہ پسر اور سکے کو تجارتی سخت ہوئی تھی عہد  
 کیا تھا کہ اگر اسے قتلے اور سکے کو سخت سختے تو پھر کا رہنہ بوق کا کر دیا اور کسی جا نہ کر کہ اپنے ہاتھ سے آزاد نہ ہو گا باوجود اس شوق اور ذوق  
 سکے کہ مجھ کو ساتھ شکار کے ہوا خاص کر ساتھ بیکار بوق کے مدت پانچ برس سے گزرا اور سکے گیا تھا ان دنوں میں کہ کاموں نالافظ اور سکے  
 سے لال ہوا بھر طرف شکار بندوق کے قوجہ فرماں اور حکم کیا کہ کسی کو بے بند بوق کے دو خانے میں نہ رہے دین تھوڑی مدت میں ملازمتوں کو  
 ذوق بند بوق لگا دیا ہوا اور تڑکش بندوں نے بسبب مجھے اپنے کے اور پرٹ گھوڑے کے ورزش ہم پونچائی اور پچیسہ تین تارے ماہ نامہ کو  
 مطابق ساتویں شوال کہ میں ساعت تک اختیار کر کے کشمیر سے طرف لاہور کے روانہ ہوا بیماری داس رہیں کو ساتھ فرمان مروت عنوان  
 کے نزدیک رانا گن کے بھیجا کہ پسر اور سکے کو ساتھ جمعیت کے ملازمت میں لاوے میر ظہیر الدین منصب نہاری ذات اور چار سو سوار سے  
 سر فرما ہوا اور جب معلوم ہوا کہ قرضہ نہار دس ہزار روپیہ انعام فرمائے غزوہ شہر پور ماہ آئی کو تشریفہ اجول پر نزول ہوا روز مبارک شہر بیکوین  
 سرناک کے محفل پالائے ترتیب پائی اس روز مبارک میں فرزند سعادتمند شہر پور سے نمونہ اعلیٰ منت تندر اور لیتنے اور اس دیاری کر کے منصب  
 بارہ ہزاری اور آٹھ ہزار سوار سے سر فرما رہی پہلی خاصہ ساتھ ایک نادر نگہ کے عنایت ہوا ان دنوں میں ایک سو دوا گر دو ہزار پڑے  
 موتیوں کے درم سے لایا تھا ان میں سے ایک سو اشغال کا اور دوسرا ایک ٹی کم اور اس سے ہر دو دالے موتی کے نور جہاں بیگم نے  
 بقیمت ساتھ نہار روپیہ کے خرید کر کے اسے ہر روز پیشکش کیے روز جمعہ دسویں تاریخ تجویز حکم ہونا کے سیدھے ہاتھ کی خدمت کھلوائی تھوڑا  
 کہ اس فرنگی کمال رکھتا تھا ہمیشہ اور سننے خدمت میری کھولی اور کبھی خطا نہیں کی مگر اس وقت دومرتبہ خطا کی تھی قاسم برادر زادہ اور سکے  
 خدمت کھولی خلعت اور دو ہزار روپیہ اور سکے دیکر نہار دہ حکم ہونا کو انعام کو میر خان صاحب اتا شہنشاہ منسوب لڑا اور پانچ سو روپے سوار سر فرما ہوا  
 اکیسویں ماہ نو کو کو شہنشاہ و زن شہسئی نے آرایش پائی سال جوئے عمر اس نیازمند درگاہ آئی کا مبارک اور فرزند شرموع ہوا اسید کے مدت  
 عمر کی مریضات ان دنوں میں مصروف ہوئے اور اٹھالیسویں تاریخ کو واسطے سیر آبشار اور پھر گیا جو چشمہ نہار کو فرخوئی اور فراست میں نہ تھا  
 آب گنگ اور آب درہ لار سے روہر اپنے وزن کیا پانی اور ہر کا آب گنگ سے تین ماخہ بھاری ہوا اور پانی گنگ کا آب مارے آدھما  
 سبک ہوا قیسری تاریخ مقام ہر پور میں نزول کیا لگاہ اقبال کا ہوا باوجود اسکے کہ رادت خان نے خدمت کشدائی کی قرب کی جو کہ بھائی شاہ  
 کشمیری کی طریقہ سلوک اور سکے سے شکوہ کرتی تھی اعتقاد خان کو حکومت صوبہ کشمیر سے سر فرما کر کے گھوڑا اور خلعت اور شیر خاصہ شہنشاہ کش  
 اور سکے عنایت فرمائی اور رادت خان کو اور خدمت لشکر قندہار کے تعین کیا کہ کونہر سنگہ راجہ کشو کو کہ ٹاٹہ کو کہ الیہا رقیعہ تھار ہار کے کشیدہ  
 اور سکے عطا فرما کر گھوڑا اور خلعت اور خطاب راجہ کا عنایت ہوا اور حیدر ملک کو طرف کشمیر کے بھیجا کہ درہ لار سے نہاریانی کی باغ نور فرما

لاؤسے تیس ہزار روپیہ واسطے مصلح اور بدوری کے اوسکے حوالہ ہوئے۔ بارہویں ماہ مذکور کو میاؤن جنو سے باہر کر بہترین مقام گیا  
دوسرے روز شکار قرعہ لکھیا اور کچھ خسرو کے بیٹے کو منصب پٹھاری ذات اور دو ہزار سوار کا عنایت ہوا جو بیسویں کو آب چناب سے  
گنڈر فاما میز پر تھم لے لاہور سے آکر ملازمت کی اسی تاریخ خرم نے بفضل خان دیوان اپنے کو مع عر خداشت عذر داری بے اعتدالی اپنی  
کے بھیجا کہ شاید معنی آرائی اور پر زبانی اپنی سے کار برآی کرے اور اصلاح ناہمواری اوسکے کی کر سکے بیٹے اصلاً توجہ فرمائی اور خیال  
نکسا خواہ الہو حسن دیوان اور صادق خان بخشی نے کہ پہلے واسطے سامان لشکر قندہار کے طرف لاہور کے گئے تھے سعادت ہشتان ہو  
کی بانی عرہ تابان ماہ الہی کو امان اللہ سیر مہابت خان منصب سہ ہزاری ذات اور سترہ سو سوار سے سر فرزا ہوا فرمان مرحمت عنوان بلب  
مہابت خان کے بھیجا گیا ان دونوں میں عبداللہ خان کو کہ واسطے خدمت قندہار کے بلایا تھا اوسنے محال جاگیر اپنی سے سکا کر زمین سی  
کی چوتھی ماہ مذکور کو مین مبارکی اور فرخی داخل لاہور ہوا الف خان نے منصب دو ہزاری اور پندرہ سو سوار سے سر بندی پائی  
دیوانان عظام کو حکم فرمایا کہ اگر بزم خرم کی کار کا رخصت کر دیاں و آب اور اس حد و مین تنخواہ رکھتی ہیں اوس جماعت کے  
طلب مین کہ اوپر خدمت قندہار کے معزز ہوئی ہیں تنخواہ کر مین اور بعض اس محال کے صوبہ مالوہ اور دکن اور گجرات سے جس جگہ جا  
تصرف ہو جاوے اور انھیں نفعان کو نفع و دیگر خدمت کیا اور حکم ہوا کہ صوبہ گجرات اور مالوہ اور دکن اور خاندیس اوسکو عنایت ہو  
جہاں چاہے محل اقامت کا قرار دیا جائے بیضا اوس حد و کے مشغول رہے ایک جماعت مندرجہ سے کہ حضور مین واسطے پورش قندہار  
کے طلب بدینی پڑ اور سزا دل واسطے لائے اوسکے کے تعین ہو گئے ہیں علیہذا درگاہ کے بھیجے اور یہ بھیجا بیانی احوال اپنے کی کر کے  
حکم فرمایا جاوے ورنہ ملاست اور محتاجی کے اسی روز کو ملا پتاق اول کو طویلیوں خاص مین امتیاز رکھتا تھا عبداللہ خان کو عنایت ہوا چھ ہجرت  
ماہ مذکور کو حیدر بیگ اور ولی بیگ ایلیون شاہ ایران کے نے دولت باری کی بانی بعد ادا کرنے مراسم کوشش اور تسلیمات کے نوشتہ  
شاہ ایران کا پیش کیا فرزند خانبھان نے حسب حکم جریہ ملتان سے پوچھا ملازمت کی ہزار اشرفی اور ہزار روپیہ اور اٹھارہ گھوڑے شیش  
کدرا سے نہایت خان منصب شہزادری ذات اور پانچ سو سوار سے سر فرزا ہوا اور میرزا محمد کو بھی عنایت ہوا راجہ مانگ دیو کو اوپر  
سزا ولی رام پور سنگد پور کے تعین فرمایا کہ اوسکو علیہ درگاہ مین حاضر کرے ساتون تاریخ آؤ راہ الہی کی ایلیون شاہ عباس کو کہ بدعات آئے  
تھے غفلت اور خراج دیگر خدمت فرمایا اور خطکے ج معذرت قندہار کے حیدر بیگ کے کہ تھبہ بھیجا تھا جواب اوسکا کہ لکھا گیا سچ اس اقبال نامیک  
رجع ہوا نقل نامہ دار اسی ایران شیعین اوس دعوت کی کہ خوشنویں قبولیت اوسکے کی غنیمہ را کو کہ حکار خوشنویز را و کرنوالی  
دماغ بکائی کی ہو مین اور خوشنویان اوس تفریق کی کہ شادان خالص اوسکے سے مصلحت اتحاد کی روشن ہو کر سیاہی دور کرنے والی  
غالیہ بیکائی کی جو دوسے عظمیٰ نعم الفت و محبت کے اعلیٰ حضرت سایہ الہی اور شمع جماعت صدق اور صفائی اوس نور پروردہ الہی کے  
کر کے ظہار سے روشن اور مشکوف ضیہ منیر نہا گستر کے کہ ناچ کہ اوپر دل دانش کے پسند اور خاطر آسمان چھو اوس برادر بیکان برابر کے کہ آئینہ  
چہرہ دانش اور مزینش اور مرآت جمال خالق اور فریض کمال ہر عکس پذیر ہو چکا کہ حسب ظاہر ہونے قضیہ ناگزیر ذواب شاہ جنت مکان علیین آیتا  
انار اقدربان کے کیسے کیسے فنا و ایران مین واقع ہوئے بعضے ممالک معنوبان اس دودمان ولایت مکان سے باہر ہوئے تھے جو یہ  
یاد نہ درگاہ بے نیاز مقلد امور سلطنت کا ہوا ساتھ بکرت توقیفات ربانی اور حسن توجہ دوستوں کے نکال لینا تمام ملکوں سودنی کا کہ قرض  
مخالفوں مین تھا کیا جو کہ قندہار تصرف لگشتوں دلا دودمان مین تھا اکو ہم اپنا جا کر متعرض نہوے عالم اتحاد اور باری سے امید واسطے  
کہ آپ موافق بزنگون عظام جنت مقام اپنے کے اوسکی سرگرمی مین توجہ منبذل فرما مین جو کہ اس مین غفلت ہوئی دوبارہ سینے ساتھ نامہ را  
پیغام کے کہنا تھا اور ظاہر تبصرہ اوسے طلب کیا شاید کچھ نظر بہت آپ کے یہ محقر ملک لائق مشائفہ کے نہوے مقرر فرما مین کچھ تصرف

نہرگون اس خاندان کے دیگر سرگمگان دشمنوں اور جوگیوں کا اوتھل زبان درازی حاسدون اور عیب جوہوں کی ہو کر اور ایک جماعت کے پیشتر اس امر کو عقدہ تقویٰ میں ڈال کر حقیقت اس مقدمے کی دیر بیان دوست اور دشمن کے مشہور ہو چکی اس طرف سے کوئی جواب شعر و سپہ رواد قبول کے نہ پہنچا ہمارے دل میں آیا کہ لغویہ و شکار کے قند ہار میں جاؤں اس وسیلے سے گلشنے اس برادرانہ کلمہ گار کے لب و لہجہ محبت اور خصوصیت کے کہ درمیان میں سلوک پرست قابل لشکر اقبال کا لڑکے خدمت میں فائز ہو ہیں اور اسے نرغلوئی پرستی خواہ عداوت کی طرفین کا ظاہر ہو کر باعث زبان بندی حاسدون اور بدگوہوں کا ہو ویسے اس ارادہ سے پلا سامان غلہ گیری کے متوجہ ہو کر میں فوارہ فراہ میں پونچھا مشور عاقلیت بانظرا سر و شکار و قند ہار باس حاکم اس جگہ کے بھیجا کہ مہاراجہ پیر ہوسے غرت آنا خواجہ باقی کر کراک کو بلار کہا حاکم اور امیروں کے جو قلعے میں تھے ہننے پیغام دیا کہ درمیان عالی حضرت بادشاہ ظل ہند و سرب ہایوں ہمارے بکے خدا بی نہیں ہو اور بجا ہی کہ ہم آپس میں جانتے ہیں اور ہم طریق سیر کے متوجہ اس دہار کے ہوئے ہیں ایسا کہ جن کو کلفت غلام ہم پونچھے انھوں نے مضمون حکم اور پیغام صلح انجام کو ساتھ گوش حقیقت میوش کے نہ سنا اور الفت اور پیغام جانین کو منظور نہ کیا اور تروا و نصیحتان کا کیا بیان تک کہ ہننے قریب قلعے کے پہونچ کر پھر عزت آثار شالہ کو طلب کیا اور جو کچھ کہ لوازم نصیحت کا تھا اٹھانے لگا بھیجا اور دس روز تک شکر فتح منگو ش فرمایا کہ اگر دھماکے کے بجائے دین نصیحتین قائمہ ہند نہ ہوتیں اور یہی مخالفت کے اظہار کیا جو زیادہ اس سے مسلح و تباہی کی نہ تھی لشکر ذرا بشکلا باوجود نہ ہونے اسباب غلہ گیری کے وہ پہلے تفریق قلعہ کے مشغول ہوا تھوڑی مدت میں بچ و بارہ گورکھ دیا اور کارا واپا ایل قلعہ کے تنگ ہوا امان جا ہی رہے تھے بھی رابطہ محبت کے قدیم الامام سے عیامین ان دو مسلکوں رفیع کے مسلک بٹھا رکھا طریقہ راہی کا کہ از سر نو زبان سیرانی اوس اورنگ نشین بارگاہ و جلال سے درمیان آپ کے اور نواب ہایوں ہمارے کے اس طرح قرار پایا کہ دشمن نہ ہادی با دغا بان کو زمین کا ہوا ہر منظور نظر رکھ کر مقتضای محرومت جب کے تعصبات اور خطا لکی کو بخشا اور مشغول عنایتوں سے کر کے سالما اور غنائم اتفاق حدیث یک تو رہا نہی کے کہ صوفیان حصادق اس خاندان سے ہر روانہ درگاہ سے لے کر کیا قسم خورند کہ بنیاد محبت اور الفت موروثی اور کشتی کے جانب اس ولا جوہی کے نہ سات اس مرتبہ کے مضبوط اور مستحکم ہر کہ سبب حاد ہوئے بعض امور کے کہ سبب تقدیر پرورد انسان سے ظاہر ہوئے ہیں غفلت پاد سے میان ما تو رسم خاخواہ بود و بخیر لفظہم و دغا خواہ بود و امید کہ اوس جانب سے بھی مشیوہ پسندیدہ مسلک ہو کر بعض امور غریبہ کو منظور نظر نہ جسے آثار کا لفظ اگر کوئی غلط برپا ہووے ساتھ مہربانوں ذاتی اور محبت ملی کے بچ دور کرنے اوس کے کے کوشش کر کے کل شہار یکدلی اور یکا لکی کو سر نہ رکھ کر ہمت خلک فخت کو تباہ کید سبانی وفاق اور تصفیہ سہل اتفاق کے لفظ تغافل نفس اور آفاق کا ہر مصروف فراموش اور کل ممالک محروسہ ہمارے کو متعلق اپنے جان کر جس سیکو چاہیں شفیقت فرما کر اعلام نشین کے بلا مضائقہ اوسکو حوالے کر دین اس جزئیات کا کیا اعتبار وہ امر اور حکام کے قلعے میں تھے اگرچہ مرکب چند امر کے کہ مافی رسوم دوستی کے تھے ہوئے مگر جو کچھ واقع ہوا ہماری جانب سے ہر اور انھوں نے جو کچھ کہ حق فوری اور جانساری کا بھی اور کیا یقین کہ وہ حضرت بھی شفقت شاہانہ اور مرحمت بادشاہی حال اس کے فکر ہو گیا شہر مندہ کر نیگے زیادہ کیا لکھا جاوے ہمیشہ لوہے آسمان سامع آغوش تائیدات غیبی کا ہو جو اب نامہ شاہ عباس سپاس معرالماس اور ستایش برالایش تشبیہ اور التباس سے اوس یکا نے اور موجد کو لاسٹا کہ استحکام عود اور موافقت بادشاہن عظیم الشان کا سبب انتظام سلسلہ انور کا اور ایستام کا اور فرائز و ایون جہان کو باعث آرام اور آسائش کا اور موجب امان اور آرامش خلایق اور بندوں کا کہ وہ دینا میں حضرت پیدا کرنے والے کی ہیں کیا یہ مسداق اس بیان کا اور مودیس برہان کا موافقت اور اتحاد اور مرابطت اور دوا کا ہر کہ درمیان اس والا و دقان رفیع الشان کے تحقیق ہوئی ہر اور بچ امان دولت روز افزون ہمارے کے ایسی مشیوہ اور موجد ہوئی کہ محمود بادشاہ ہونان





ان دنوں میں کہ کلی بہت جاکھتا واسطے طیارسی لشکر قندہار کے اور تدارک اوس کار کے مصروف تھی خبریں ناخوش تھیں حال  
بے اعتدالوں غم خیزی بیچ عرض کے پونچھ یقین موجب توش اور توجع خاطر کا ہوتا تھا اس واسطے موسوی خان کو کہہ بدون بالاختیار  
اور فرما جان سے تھا واسطے پونچھانے بیجا من تہدید اور ترغیب اور بیان الفلاح ہوش افزا کے نزدیک اوس بے دولت کے  
بھیجا کر تہجونی سادرت سے اوس کو خواب گران تھکت اور غم سے بیدار کرے اور اوپر اردون باطل اور مقصدون فاسد اوس کے کے وقت  
حاصل کر کے بیچ خدمت کے حاضر ہو تو سات اوس کے کہ مقتضائے وقت ہو چکے عمل میں آوے غرض بیمن ماہ الہی کو شرف  
اگرستہ ہوا اوس جشن مبارک میں مہابت خان نے صوبہ کابل سے آکر سعادت ملازمت کی یا بی اور مہود عنایت خاص کا ہوا بیوقوفان  
کو عنایت نفاہ سے بلند یا بی بخشکار اور صوبہ کابل کے تعین فرمایا متعارف اس حال کے کہ عہد انت اعتسار خان کی اگر وہ سے  
کے خرم ساتھ لشکر کلبت ار کے مازوسے رواند اس طرف ہوا نظر اور غلب خزانہ کی سسکہ شعلہ آتش اوس کے دل میں بھڑکا اور  
نے اختیار ہو کر بے تابانہ ہوا شاید اٹھای راہ میں آپ کو اوپر خزانہ کے پونچھا کر دست اندازی کرے اس واسطے اسے صواب گنا  
ایسا پایا کہ ہم سیر و فکار کے گنا سے آپ سلطان پور کے نہضت فرما ہو یوں اگر وہ سے سعادت برنونی برفہ ضلالت کے قدم باد  
جلالت میں رکھے پشتر جا کر سزا کر دانا ہنجار کی بیچ دامن روزگار اوس کے رکھی جاوے اور اگر پور دوسرے نام ہو چکے موافق  
اوس کے کیا جاوے ساتھ اس غمیت کے ستر دین ماہ مذکور کو بی سماعت سمود ووزان محمود کے کوچ واقع ہوا مہابت خان نے  
مہابت خلعت خاص سے سرفرازی پائی ایک لاکھ روپیہ میرزا ترم کو اود ووالا کھ روپیہ عہدہ خان کو ساتھ بیڑا سعادت کے

حاکم ہوا مرزا خان سپہ زین خان کو مع فرزان مرحمت عنوان کے نزدیک فرزند اقبال مندرشت پروردگار کے بھیجا تاکہ ایک بیش از پیش بیچ طلب  
اوسکے کی کمی لگی راجہ سارنگ دیو واسطے طلب راجہ نرسنگ دیو کے گیا تھا اوسنے اگر ملازمت کے عرض کیا کہ راجہ جمعیت شائستہ اور فوج  
آزمستہ کے بیچ جلد تھانیسہ کے سعادت رکاب سے متفرج ہو دیگا بیچ اس چند روز کے مکرر انص اعتبار خان کی اور دوسرے بندوں کی  
دارا خلافت آگرہ سے پونچھین کہ خرم نے بگڑشکی اور بیدارنی سے شوق تربیت کو ساتھ دارا فانی عقوق کے مبدل کر کے پاؤں اور بار کا  
صحرے حالت اور ضلالت میں رکھا عزم اسرار و دو کالیا اس سبب واسطے نخل لائے خزانہ کے مصلح دولت خباکرمین واسطے  
اس حکم صبح اور بارہ اور لوازم قلعہ داری کے مشغول ہوا اور ایسے ہی عرصہ شہادت آصف خان کی پونچھین کا اوس بید دولت نے  
پر دھشہرم کا بھارت کمونیج وادی اور بار کے رکھا اسلئے اس سے بوی خرمین آتی ہو جو مصلح دولت کی بیچ لائے خزانہ کے  
تہمتی حراست ایزدی میں سوئپ کر رہا جو ملازمت کا ہوا واسطے میں سلطان پور سے عبور و فکر کرات کوچ متواتر کے متوجہ  
واسطے تنبیہ اوتار ویب اوس سیماہ بخت کا ہوا اور حکم فرمایا کہ آج سے اوسکو بے دولت کیا کریں بیچ اس اقبالی مرہ کے جس جا  
لفظ بید دولت لکھا جاوے کہ نہ برا اس سے ہر حقوق تربیت اور مرحمت اوسکے کہ جو کچھ ملو میں کیا ہر اس تک کسی بادشاہ نے  
ساتھ فرزند اپنے کے اقتدر غنائین نہیں کہیں وہ جو کچھ کہ پدر بزرگوار میرے ساتھ جادو دان میرے کے لطف فرماتے تھے میں نے  
ساتھ نوکروں اوسکے کے مرحمت فرمایا اور صاحب خطاب اور علم اور فقارہ کا کیا جو اوراق گذشتہ میں بقریات ثبت ہوا اور اور  
مطالعہ کرنے والوں اس اقبال نامہ کے پوشیدہ ہو گا کہ بقدر توجہ اور تربیت اوسکے حق میں مبدول ہوئی زیادہ تلک و شریخ  
اوسکی سے کو تاہ رکھا کون سے بیچ اپنے گھوڑن کو کوفت اور ضعف سے بیچ ایسی ہوا کہ گرم کے ساتھ مزاج میرے کے نکل گیا  
نہایت تہمتی ہر سواری اور ترددات کرنا اور ایسی حالت میں اوپر سر ایسے ناخلف کے چاہیے جانا بہت بندوں کو کہ برسوں تربیت  
کے اور پر تربت رطقت اور امارت کے پونچیا آج کے روز چاہیے تھا کہ بیچ جنگ انوک یا قراباش کے کام آویں بسبب  
شومی اوسکے کے سیاست و فکر اپنے ساتھ سے نخل کیا لدا اوسکو کہ ایزد جل شانہ نے اوس قدر حوصلہ اور برہاری کرات  
فرمانی کر ان سب کی تاب لاسکے اور ایک طرح چاہیے چھوڑنا اور اپنے آسان کیا جو کچھ کہ اوپر دل کے لگائی کر یا ہر اور مزاج  
غیرت اسرار کوچ آشوب کے رکھتا ہی یہ ہر کر ایسے وقت میں لائق تھا کہ فرزندان سعادت گردین اور امرے اخلاص آئین ساتھ  
افسری ایک دوسرے کے تلاش خدمت قندہار اور خراسان کے کہ ناموس سلطنت ہر کرین یہ بے سعادت قیشہ اوپر  
پاؤں دولت اپنی کے مار کر سنگ راہ اس غریت کا ہوا اور ہم قندہار کے تعویق اور کو وقت میں پرمی امید کہ امد قعالے یہ  
نگرانان دل سے دور کرے اسوقت میں بیچ عرض کے پونچیا کہ محترم خان خواجہ سرا اور خلیل بیگ ذوالقندر اور ذوالے خان  
میر نرنگ نے ساتھ اوس بے دولت کے رابطہ اخلاص کا درست کر کے البوابہ اسلالت مفتوح کے جو وقت مقتضی ملا  
اور اخلاص کا تھا تینوں کو مقید فرمایا اور بعد تحقیق اور تفحص حوال کے جو بیچ تک حرامی اور دماغی اور بد بگالی خلیل اور  
محترم کے شک اور شبہ نہ اودخل میر نرنگ کے امر لے اوپر بے اخلاصی اور بد بگالی خلیل کے تہمتیں کھائیں ناگزیر او کو  
ساتھ سیاست کے پونچیا اور فدا خیال خان کو کہ غبار اخلاص آلائش تہمت اور نقصان سے پاک تھا قید سے چھوڑ کر سفر کر گیا  
اور راجہ روزافزون کو برسوں کو اچھو کی کے نزدیک فرزند اقبال مندرشت پروردگار کے بھیجا کہ سزا ولی کو کے اوس فرزند کو ساتھ لشکر خلق اثر  
کے جلد تر ملازمت میں پونچا ہوسے کہ وہ بید دولت جیسا کہ چاہیے سات نمرائے کردار نابذہ اپنی کے پونچے جو ام خان غلام  
ساتھ خدمت اہتمام دربار محل کے سر فرزند ہوا غرہ اسفند ارند ماہ الہی کو نور سدا مورد عسا کر متصور ہوئی بیچ اس دین کے غرضت



ہے جو ہے ہن اور دربار کی خبریں اس کو لکھتے ہیں اگر مین گہرا اسکے کتے پر عمل کرتا اور ایسی پریشانی کے دنوں میں نہایت  
برپا تھا اسکے قول پر عمل کرتا تو بہت لوگ اخلاص مند اور نیک نیت سے ضائع اور خراب ہو جاتے لیکن جیسے اپنے قدم خالصوں کے  
حق میں اس کی بات نہ مانی باوجودیکہ میرے بعضے فرزند و خواہر و باطن میں اس کی بداندیشی اور ملامت ہونا سچا بیان کرتے ہیں لیکن مصلحت  
وقت سمجھ کر میں اس کی تحقیق نہ کرتا اور زبان سے بھی اس کو جو حق و حشر آئینہ دکھاتا بلکہ زیادہ سچیلے سے اس پر عنایت اور لطافت  
کرتا کہ شاید یہ شرمندہ ہو کر اپنی نالائقی باتوں سے باز آوے اور فتنہ پر دہازی ترک کرے لیکن وہ نالائقی اپنی اصالت سے باز نہ آیا  
اور وہی کیا جو اس کی خیانت کے لائق تھا وہ دشت کی آفت اور اس دشت کا گرش درخشاںی بیاغ بشت و دراز جوی غلہ  
بہنگام آ + ریح بگین ریزی و شہر ناب و سراخا و پکارا و دروہ و مان میوہ تلخ بیاغ دروہ و غرض جب میں دہلی کے  
قریب پہنچا تو سید بہرہ بخاری اور سردار خان اور احمد کنز و اس شہر سے باہر آکر سعادت رکاب ہوئی سے سرفراز ہوئے  
اور باقر خان و خضر صوبہ اودہ کا بھی اسی روز اگر میرے لشکر میں داخل ہوا اور چھپوین تالیغ دہلی سے ٹھکرا کر اسے دریا کے  
لشکر آہستہ کیا کہ وہ دربار ال درباری عویہ و کن سے آکر زمین لاس ہوا اور منصب دوہزاری ذات اور ڈوہڑہ ہزار سوار سے  
سرفرازی پائی اور خطاب راجگی سے معزز ہوا زبردست خان میر تریک کو نشان دیکر سر بلند کیا +

### اٹھارہواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

بیویوں تیس گناہ جامدی الاولے کی سن ایکڑا بتیس جبری میں شنبہ کی رات کو میرا عظم نے بیت الشرف محل میں سعادت تحویل  
کی فرمائی اور اٹھارہواں سال میرے جلوس کا ساتھ فرمائی اور مبارکی کے شروع ہوا اس دن مسنگا گیا کہ بیدولت قرب تھوڑا  
پرگنہ شاہ پور میں شامل ہوا سوار سے اگر آواز آئی امید ہے کہ عنقریب مقدر ہو راجہ جی سنگا کو اس راجہ مانگنے وطن سے اگر سعادت  
میری رکاب ہوگی کی حاصل کی راجہ رنگا کو کہ راجہ تون میں اس سے زیادہ کوئی عمدہ امیر نہیں جو میرے خطاب مبارک سے  
سر بلند کیا اور اس کے بیٹے جو گراج کو منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کا عنایت فرمایا اور سید میوہ عنایت فیل سے ممتاز  
ہوا جب میرے شہر بیدولت میں سے دریا کے جہانگیر کے ہو کر آتا ہے تو میں بھی اپنے لشکر معہ کو اسی طرف کے کوچ کا حکم دیا  
اور ترتیب قائم کرنے افواج جو امواج کی سمت راست و چپ و پیش و پس وغیرہ سے بطریق شایستہ  
عمل میں آئی پھر مسنگا گیا کہ میر دولت مزہ خان خانان بے سعادت کے راہ سے لیٹ کر طوف پرگنہ کو کلا کہ میں کوں با میں طوف  
ہر چلا گیا اور ستر بہمن کو کہ راہبر اس کی گراہی کا جو سہرا دارا بکسر فنا خانان اور اکثر امرا ہی بادشاہی کے کہ ٹھک حراہی  
سے اس کے شریک بغاوت ہوئے تھے مثل بہمن خان اور سید بلند حسن ان اور شہرہ خان اور چاند خان اور جادو  
اور اور ویرام اور آتش خان اور مندو خان اور باقی مصعب و استیونہ و کن اور گجرات اور مالوہ کے کہ ان کی تفصیل طویل ہے اور اپنے  
تمام نوکر و ن کو مثل راجہ بیہم پرانا اور ستر خان اور میر مرہبگ اور دریا سے افغان و قلعی وغیرہ ان سب کو مقابلے میں میرے  
لشکر مندو کے مقرر کر کے ان سب کو پانچ گروے کیا ہے اگر یہ ظاہر میں سہواروں سب کا دارا بکسر سبخت کو کہ ہے لیکن حقیقت میں  
سرفرازی ان سب کی سند بکرا کو ہے اور وہ سب کو سخت قریب بلوچ پور کے دوتے ہوئے ہیں پھر اٹھوین تالیغ قبول پور  
خیام گاہ شکر ظفر قرین کا ہوا اس روز چند اول میری فوج کا باقر خان تھا کہ نے اس کو سب کے چھ رکھا تھا ایک جماعت ہون  
بدعا شون نے پیچھے سے آکر درمیان راہ کے میرے لشکر پر ہاتھ بوت کا دراز کیا باقر خان نے بہت مقامت تمام لوگوں کو

وضع کیا اور خواجہ ابوالحسن یسکر ادا کی مدد کو دھڑا کھڑے ہوئے۔ خواجہ بندہ کے پوسے تک وہ بدھاش بھاگ گئے تھے نوین تیار کچھار شنبہ  
 کو سینے پچیس ہزار سوار جدا کر کے بھر داری آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور عبد اللہ خاں ان بدھاشوں کی تنبیہ کے واسطے زمین کیے  
 قاسم خان اور لشکر خان اور اراوت خان اور خدای خان اور دوسرے بنگال تخلص قریب آٹھ ہزار سوار کے آصف خان کی فوج میں مقرر ہوئے  
 اور باقر خان اور نور الدین قلی اور ابوالہجیم حسین کا شعری وغیرہ آٹھ ہزار سوار خواجہ ابوالحسن کی کمک کو ڈارپائے اور فواریش خان اور عبداللہ خاں  
 اور عزیز اللہ اور اکثر سادات بارہہ اور امردہ کے ہمراہی عبداللہ کے نامزد ہوئے۔ یہ سب دس ہزار سوار شہر پہنچے اور جیسے سندھ متور نے بھی اپنا  
 لشکر ادا دارپائے کر کے قدم بہ شہری کا آگے رکھا اوس وقت سینے اپنا خاص کر کش چارست زبردست خان یہ قورک کے عبداللہ خان کے  
 واسطے بھیجا کہ سب اوسکی دلگیری کا موجب مقابلہ و وطن کی سیادہ توجہ ملک مہرام کے بداصل تھا بھاگ کر اہل فساد اسے جاملے اور لوطی خان  
 سپر فاندہ ران کا بھی خلاصہ بنا دہشتہ یا دہشتہ اور اسکے ہمراہ گیا لیکن  
 - بین غلغلیہ خزان اور زبیر خاں انہیں روکے اوسکے ساتھ  
 تھے اوسکے چلے جانے سے نہ گھبرائے اور بیان میں قائم ہے چونکہ ٹائیڈ پروردگار کی ہر عبادت و سرور و تہم میں اس نیاز مند کے حال پر  
 ایسے حال میں کہ عبداللہ خاں ایسا سردار دس ہزار فوج سوا کا بھاگ کر دشمن سے ملجا اسے اور قرب تھا کہ لکھنؤ پر صدر غلام علی نے ایک  
 گولی بندہ کی غریب سے سندھ بجاوے کی گئی۔ دیکھ کر گئے ہی اوسکے تمام لشکر میں تھک گیا خواجہ ابوالحسن نے اپنی فوج کو مقابل کر کے اڈکو  
 پیچھے تھپایا اور آصف خان نے بروقت پہنچنا پھر خان کے خوب کام کیے اور تک حراموں کا کام تمام کیا اور فوج کے عنوان فتوحات  
 روزگار کا ہر پردہ غیب سے ظاہر ہوئی زبردست خان اور شیر حملہ اور اوسکا بیٹا شیر بچہ اور پراسد خان محمودی اور محمد حسین راد خواجہ جہان  
 احمد بہت سادات بارہہ کہ عبداللہ رسیاہ کی فوج میں بھیجی تھی حق تک ادا کر کے شہر ت شہادت سے شیرین کام ہوئے اور عزیز اللہ و زہرہ  
 حسین خان کا بندہ قین سے زخمی ہوا لیکن سلامت رہا اگرچہ ایسے وقت میں چلا جانا اوس منافق کا ٹائیڈ غیبی سے تقاضا لیکن اگر عین جنگ میں  
 یہ حرکت بد اوس سے ظہور میں آتی تو کان غالب تھا کہ اکثر سردار ضرب اور گرفتار ہوتے اتفاقاً اوسکانا مہلطف لغت اللہ شہر ہوا اور جو کہ یہ  
 یہ اوسکا لقب تھا اس واسطے سے بھی یہی نام رکھا اب جہان احمد اللہ مذکور ہو دی مراد ہو گا جو تک مذکور ان بدھاشوں کے لڑائی سے بھاگے  
 تھے بختی کے جنگل میں پھنسے پھر نہ بھٹل سکے اور لغت اللہ نے ہمراہ اور بد نصیبوں کے پاس یہ دولت کے کہیں کوں رہا جاکر دم نہ جب  
 سینے خراسان فوج کی سنی حیدر شاہ کشش آتی کے اوسکے اور نوکران لائق خدمت کو اپنے روبرو طلب فرمایا دوسرے دن سندھ کا  
 میرے روبرو لائے یہ طاقتور کعب وہ ضرب بندہ قین سے مارا گیا تو اوسکے چلنے کو ایک قریب گاؤں میں لے گئے اور اگ چلانا چاہا تھا کہ  
 اون لوگو کو دوسرے ایک مجمع نظر آئی وہ سب اس خوف سے کہ کہیں کہیں سے نجا دیں بھاگ گئے اور اوس گاؤں کا مقدم اوسکا سر کاٹ کر اٹھان  
 کے پاس کہ جاگیر دار اور گاؤں کا تھا بغرض اپنی آبرو کے لگا پیر وہ میرے روبرو لایا اوس وقت تک اوسکا چہرہ درت تھا لوگوں نے سوئی  
 لینے کی طے سے اوسکے کان کاٹ لیے تھے لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کسی بندہ قین اوسکے لگی اوسکے مارے جانے سے پھر کوئی سقدہ دار پڑ گیا  
 گویا قوت بازو سب کا وہ تک ہندو تھا جبکہ جسے باپ سے کرا اپنے روبرو اوسکو سینے مرتبہ سلطنت کو پونچایا تھا یہ سعادہ کیا تو بھی بے شک تھا  
 کے جہو کی صورت نہ دیکھے گا اور جن نوکران نے اس لڑائی میں کوشش کی تھی او کو عنایت بادشاہی سے درجہ بدرجہ سوار کیا خواجہ ابوالحسن  
 منصب پنجہری سے مع اصل و اضافہ کے ممتاز ہوا فواریش خان کو منصب ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا بخشا باقر خان سہ ہزاری ذات  
 اور بانسو سوار اور نقار سے ممتاز ہوا ابوالہجیم حسین کا شعری صاحب دو ہزاری ذات اور ہزار سوار کا غلغلیہ دو ہزاری ذات اور ہزار سوار  
 سرمد ہوا نور الدین قلی کو دو ہزاری اور سات سوار حاجہ امیرس کو بھی دو ہزاری اور ہزار سوار لطف اللہ کو ڈیڑہ ہزاری اور بانسو سوار زبیر خان کو  
 ہزاری اور بانسو سوار عنایت کیے اور نام سے تفصیل لکھا غول میں عرض سینے ایک دن وہیں مقام کر کے دوسرے دن وہاں بسے کو چھپا

خان عالم نے ابراہیم کے کچھ کر کے دولت ہستان بوسی کی حاصل کی۔ اس کے بعد قریب موضع جہانگیر کے نزدیک شہر جلالہات میں کلاں  
 وہاں سر بلند رہنے لگے۔ دکن سے آکر سعادت ملازمت کی پائی اور سینے اور سکون۔ یہ خبر خاص سے بھول کر لگا کہ سر فرزند کا اور عبدالغفر خان اور  
 باقی لوگ کہ لغت لکھنے کے ساتھ چلے گئے تھے اور اسکے قابو سے نکل کر پوری ملازمت میں آئے۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ جب لغت لکھنے  
 گھوڑا بڑھایا تو جسے جانکا کر لائی گھوڑا بڑھاتا اور اس واسطے سے اس کا ساتھ دیا جب دس پانچ دن لوگوں کے پوسنے سے تھکے تو وقت  
 سوار خان و تسلیم کے کچھ رہے۔ سو کا پھر وقت قابو کا دیکھا۔ دولت ہستان بوسی سے مشرف ہوئے اور بارہویہ دیکھ کر ان لوگوں نے بیدار سے  
 دو ہزار اشرفیان مرد و خراج میں لی تھیں لیکن جو وقت باز رہا جس کا نہ تھا۔ اپنے اس کے اظہار کو کہتی یہ عمل کیا اور انیسویں کو جس شرف آفتاب کا آیت  
 ہوا اور اکثر امر اہل خانہ منصب اور عنایت لائق سے سرفراز ہوئے وہاں۔ عضد الدین نے اگر سے اس کے ملازمت حاصل کی اور کتب لغت کہ اپنے  
 تالیف کی تھی میرے ملا خطہ میں لکھی و شیک کمال محنت سے جمع کیا۔  
 فن میں ایسی تین ہوئی تھیں۔ ایک جیسے کہ سب سہ ہزاری اور چار سو اور عنایت کیے اور فرزند شہرہ کو فیصل خاصہ شہادت خدمت عرض کر کے  
 موسوی خان کے نامزد کی اور امان اللہ سہ ماہیت خان کو خطاب خانہ زاد جانی اور منصب چار ہزاری ذات اور ہزار سوار سے سرفراز کیا اور  
 نشان و تھارہ دیکر اور کامر تہ بندہ اور ہی بہشت کو کنوے کو فتح پور کے نزدیک اقبال کا سوار وہاں اعتبار خان نے اگر سے آکر  
 ملازمت حاصل کی اور منظور نفع و رعایت ہوا اور وہیں کو مہمان و مظہر خان برادر کو مہمان اس سے آکر حاضر دیا رہا۔ اور اعتبار خان کو  
 کہ حفاظت قلعہ آگرہ میں خوب کوشش کی تھی خطاب متنازع جانی سے ممتاز فرمایا اور منصب شہزادی ذات اور چار ہزار سوار سے سرفراز کیا اور خلعت  
 مع شیر مرغہ اور ہاتھی گھوڑے کے دیکر خدمت مذکورہ پر رخصت کیا اور سید بہر منصب و ہزاری ذات اور مٹھہ و ہزار سوار سے سرفراز ہوا کو مہمان  
 منصب سہ ہزاری اور دو ہزار سوار سے اور خواہ تاجم ہزاری منصب اور چار سو سوار سے ممتاز ہوئے جو پستی تاریخ ماہ مذکور کی حضور خان و ذکی کر در  
 اور سکے پہلے گذرا۔ اپنے بھائی اور نوبت خان کو کھیتی کے اوس بیدار سے جہانگیر میری خدمت میں حاضر ہوئے پھر سینے خواص خان کو  
 نزدیک فرزند اقبال مند شاہ پور کے بھیجا اور میرزا عیسیٰ ترخان نے ملتان سے آکر سعادت ہستان بوسی کی حاصل کی۔ مہابت خان کو سینے شہرہ  
 عنایت کی دسویں کو پرگنہ مندو ن شکر گاہ ہوا وہاں حضور خان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار اور نوبت خان کو دو ہزاری ذات  
 اور ہزار سوار سے امتیاز بخشا گیا۔ جوین کو مقام کیا جو اس روز ملاقات شانزہ پوزیری مقرر ہوئی تھی اس واسطے سے حکم دیا کہ تمام شہر اس  
 اور اطراف اور کل نوکر بدستور لائق اس کے استقبال کو جا دیں بعد دوپہر کے کہ نیک ساعت تھی پوزیر نے زمین بوسی سے اپنی بیٹی منوکی اور  
 بعد اس کے کوڑن اوسیم اور طریق قورہ کے سینے فرزند اقبال مند کو نہایت شوق سے بلکے لیا اور کمال اور سپر نوازش اور مہربانی فرمائی ان دنوں  
 ہزار بی بیدار سے وقت جاسنے کے پرگنہ انیسرے کو وطن مالوہ راہ مانگے کہ کچھ چندا با شون کو بھیجا لڑا یا با سوین ماہ مذکور کو ترسیل  
 ساروالی کے مقام لشکر اقبال کا ہوا۔ جیش خان کو واسطے تعمیر مکانات بھیجے کہ پہلے رخصت کیا اور فرزند سعادت مند شاہ پور کو ساتھ لے  
 منصب کے کچھل ہزاری ذات اور تیس ہزار سوار کا کچھ بلند مرتبہ کیا اور جب سینے سنا کہ بیدار سے نے جگت سنگھ سہرہ راہ با سو کو مقرر کیا کہ کچھ  
 وطن میں جا کر کہستان پنجاب میں شور و فساد برپا کرے اس واسطے صادق خان کو کہ نہایت تمنا صوبہ دار پنجاب کر کے اس کی گوشامی کو نصبت  
 اور خلعت مع شیر مرغہ و فیصل عنایت کیا اور منصب اس کا واسطہ اصل و اضافہ چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے مقرر کر کے عنایت توغہ و تھارہ  
 سے سرفراز کیا پھر عرض ہوئی کہ میرزا علی الزمان پیر زارشہر کو کہ کچھ چھوڑی مشہور ہو اور اس کے چھوٹے بھائیوں نے حالت بخیر میاں مار ڈالا  
 اور بعد چند دنوں کے اس کے بھائی حاضر بارگاہ ہوا زمین بوسی سے کامیاب ہو اور مادہ حق میاں علی الزمان کی بھی حاضر ہوئی لیکن جیسا کہ  
 جاسے مدعی اپنے فرزند کے خون کی نہوئی اور وجہ شرعی سے ثابت کر کے اگرچہ بدوخی منرا کی مقرر تھی کہ مارے جانے پڑا۔ اس کے اٹھایا

بلکہ صلاح وقت اور مناسب دولت کے ہمارے ہیں اور کیا یہاں سے بڑے بھائی کے حق میں کہ بھائی باپ کے ہر ایسی حرکت ظاہر  
 ہوتی میری عدالت نے درگزر مناسب بنانا سوا اس کے کیا کرے بغیر قید خانہ میں مقید رہیں بعد اس کے جیسا مناسب ہو گا کیا جاوے گا  
 اکیسویں کو راجہ جگجیو کے صاحبزادے نے اپنی جاگیر سے اگر دولت نہ ہوگی حاصل کی مگر ملک کو کوہنے واسطے لانے فرزند خانجیان  
 کے کتان کو بھیجا تھا اس تاریخ میں وہ معاہدہ کر کے حاضر بارگاہ ہوا اور اسی طرف سے عذر ضعف اور بیماری کا مدعی کیا اور اپنے بیٹے  
 اصالت خان کو مع ہزار سوار اسکے ساتھ میری خدمت میں بھیجا اور اپنے اندر کے سے کمال تاعنت کیا چونکہ عذر اور اسکا معقول تھا اس واسطے  
 مقبول ہوا چھوٹے تاریخ فرزند قابا لہ زہر کو مع عا کر حضور محلے دولت کے تھا وہاں پر پھر کیا کہ بہتصال اوس نالائق کا کرے اور اسکا  
 نیابت میں اختیار ہر طرف سے کاروبار کا مہابت خان کے حوالے کیا امراء اہل دار اور بہادران جان غار جو فرزند پر دیکر ساتھ معین ہوئے اور  
 یہ نام میں خان غلام مہاراجہ جگجیو فاضل خان رشید خان ناصر گروہرا سب محمد ایدہ خواجہ میر عبدالمجید نے اس خان پر ورش خان اگر ان  
 سید ہر خان لطف و قدر سے ناز و دوس وغیرہ قریب چالیس ہزار سوار ہزار اور بڑے کوچے کے مع میر لاکھ روپیہ خزانہ نیکانت  
 میں اوس فرزند احمد کے ہمراہ کر کے خدمت فرمایا اور فاضل خان کو بخشی اور واقعہ نویس اس کے کہ کیا یہ بیٹے خلعت خاص مع نادری  
 نعلین کے لہاں اسکے گربان دو اس میں سوئے ہوئے تھے اور بیٹے لکنا لیس ہزار روپیہ کے بڑے عین طیار ہوئے تھے اور خاص  
 ہاشمی ترن گج نام ساتھ دس تعینوں کے لہاں سہ لکھوڑا اور لہاں صبح کہ یہ سب قیمتی مستقر ہزار روپیہ کا تھا شانہ زار سے کوہرمت کیا اور اسی طرح  
 نورجہان بیگم نے بھی خلعت اور پاپ و فیصل موافق رسم کے فرزند دار کو عنایت کیا اور مہابت خان اور دوسرے امر کو بھی ہاشمی اور گھوڑے  
 اور سرور پاد عنایت کیے اور خاص نوکر فرزند پر دیکر بھی عنایت لائق سے سرفراز ہوئے اور اسی تاریخ مظفر خان کو خدمت پر بخشی ویکر خلعت  
 عنایت کیا اور غرہ خور داہ آئی میں شانہ زار دو دو بخش پر حشر و کو صوبہ دار ملک گجرات کے خان عظم کو اسکا اتالیق مقرر کیا اور شہزاد  
 کو آپ و فیصل اور خیر خاص معصع اور توغ و نقارہ مرحمت کیا پھر خان عظم اور نوازش خان اور کٹر خدام بھی حسب تہ نوازشات  
 شاہی متاع ہو اور اراکات خان کو فاضل خان کی جگہ کشمیری عنایت کی اور کرن السلطنت آصف خان کو صوبہ داری بنگالہ اور اڑیسہ سے سرحدی  
 ویکر خلعت خاص مع شمشیر مع عطا فرمایا اور اس کے فرزند ابوطالب کو اس کے ساتھ مقرر فرما کر منصب دوہزاری ذات اور ہزار سوار کے فرزند  
 روزشہ زہرین ماہ مذکور دھابن آویسین رجب سندھ ایکڑ ایشی کو باہر امیر کے کناوے تالاب اتاسا کے نزول سعادت فرمایا شانہ زارہ و آویس  
 کو منصب بہشت ہزاری ذات اور تین ہزار سوار سے سرفراز کر کے خزانہ دو لاکھ روپیہ کا واسطے مدد خرچہ لشکر ہمراہی اس کے کہ مرحمت کیا  
 اور حکم لاکھ روپیہ کا واسطے خرچ ضروریات کے خان عظم کو دیا اور الہ یار بیک پسرانہا بیگ کہ فرزند پر دیکر خدمت میں تھا حساب لیا  
 فرزند احمد کے عنایت علم سے سر بلند ہوا اور تاتار خان کو قلعہ داری گوالیار پر خلعت کیا راجہ جگجیو کے منصب پنجہزاری ذات اور چار ہزار سوار  
 سے سر بلند ہوا اور میں اگر سے خبر آئی کہ حضرت مریم الزمانی بیگم نے دار فانی سے انتقال فرمایا اللہ تعالیٰ اور کو غریب دیکھا سفر  
 فرما دے اور جنت سنگہ گہر رانکارن نے وطن سے یہیں آکر دولت زمین بوس حاصل کی اور برابر ہم خان فتح جنگ حاکم بنگالہ نے چوہدریس  
 باھقی وہاں سے بطریق پیش کش کے بھیجے اور باقر خان چوہدری سرکار اودہ براورداد خان چوہدری میان دو آب پر مقرر ہوئے  
 اور میر شرف کو دیوان بیانات کا فرمایا بارہویں تیرا الہی کوہر خدمت متصدیان گجرات سے خبر فتح و فیروزی معلوم ہوئی تفصیل اسکی یہ ہے  
 کہ بیٹے صوبہ گجرات کی سلطنت علیحدہ پر فتح راناکہ انعام میں بید دولت کو عنایت کیا تھا جیسا آگے گذرا سندھ بہن اوسکی طرف سے وہاں کا  
 حاکم تھا جب اوس کے دل میں میری طرف سے امادہ فائدہ آتا تو اوس ہندو کو کہ منافق اور خدشہ تھا بہت خان اور شہزاد خان اور شہزاد خان  
 اور دیگر زندگان شاہی کو کہ وہاں کے حاکم دھارے اپنے پاس ملوایا اور سندھ کے چھوٹے بھائی کو اسکی جگہ مقرر کیا پھر جس سندھ راگیا



اور یہ دولت بھلا کا تو نام نہ دیکھ کر غارت گریا اور ملک کو بارت لعنت اللہ کی جاگیر میں جو رہنے کے چھوٹے بھائی اور اصحت خان ومان کے دیوان کو سے خزانہ اور تخت مرصع کے پانچ لاکھ روپے میں طیار ہوا تھا اور پر دلہنمیت دو لاکھ روپہ کا کمان سبکویری پیشگی کے واسطے درت کیا تھا اسنے پاس طلب کیا یہ صنفی خان جعفر بیگ کا بھائی تھی کہ میرے باپ کی خدمت میں خطاب اصحت خانی سے مخصوص تھا ایک دختر نوزبان بیگم کے بھائی کی کہ سہنے اسکو اصحت خانی کا خطاب دیا پھر اس کے گھر میں پھر اور دوسری بڑی لڑکی اور کسی شاہجہان کے گھر میں پھر اس نسبت سے وہ بید دولت توقع جمای اور موافقت اول سے رکھا تھا لیکن جو تقدیر میں اس کے ساتھ خاندانی اور قری میرے یہاں لکھی تھی وہ میرے یہاں مصدر اچھی خدمتوں کا ہوا جیسا کہ لکھا جاتا ہے عرض ملک لعنت اللہ بے وفائی ایک اپنے خواجہ سردار خادانام کو اس ملک کی حکومت بھیجا وہ چند سال انھوں کے ہمراہ احمد آباد میں آکر گجرات پر قابض ہوا جو صنفی خان ارادہ دولت خواہی کا دل میں رکھتا تھا اس واسطے نئے نوکر لگے جو عبت بڑھانے اور لوگوں کے ماننے میں ہوا اور چند روز دانی کی کسم پوتھی سے ٹکرا کر اسے تال کا کر کے مقام بھی اور وہاں بہت آباد کو چلا اور یہ ظاہر کیا کہ بید دولت کے پاس جانا ہوں اور پوشیدہ ساتھ نامہ خان اور سید علی خان اور نافو خان افغان اور دیگر نیکان رہا بار اور خدوہان باخلاص سے کہ وہاں کے جاگیر دار تھے خط و لکھ میری دولت خواہی پر گامدہ کر کے منتظر صحت رہا اصل نام ایک بیدول کے ملا کہ جو فدا روضہ پہلا دکان تھا اور خوب لشکر بنے نہ تھا تھا تھا حال سے معلوم کیا کہ صنفی خان کا اور ارادہ پھر اور کترنے بھی یہ بات جانی تھی لیکن صنفی خان کے بند و بست اور لوگوں کے ملاسنے سے ہاتھ پاؤں ہلاکا اور اصل حال اس کا کہ سدا صنفی خان خزانے پر قابض ہو جائے بطریق پیش بینی قریب دس لاکھ روپہ کے آگے بڑھ کر بید دولت کو پونہا دیے اور کھڑی پڑل جڑا وچھے سے لیکر روانہ ہوا لیکن سبب بوجہ کے سخت ہمراہ نہ لیا سکا صنفی خان نے قابو پا کر محمود آباد سے برگئی کر کے کوہ شاہ راہ سے بائیں طرف واقع پھر اور نافو خان وہاں تھا آیا اور نامہ خان اور باقی دولت خواہوں نے غریبہ خط و پیغام بھیجا کہ مرنوئی اپنی جاگیر سے ہمراہ اپنے سواروں کے وقت طلوع آفتاب کے صبح اقبال اہل دولت اور شام امدار ارباب ثقافت کی ہجرت ایک دروازے سے کر دانی طرف واقع ہر شہرین آدین اور اپنی عورتوں کی پیروی گئے میں چھوڑ کر نافو خان کے ہمراہ فوج کو قریب شہر کے پہونچا شیشبان باغ میں تھوڑا توقف کیا تاکہ دن خوب روشن ہو جائے اور دوست دشمن میں فرق معلوم ہو اور بعد روشنی دن کے باوجود کہ کچھ اثر نامہ خان اور دوسرے دولت خواہوں کا ظاہر نہ تھا بوجہ اس بات کے کہ سدا مداخلتیں مطلع ہو کر کہیں دروازے تلے کے بند کر لیں نصرت ازدی برٹول کے دروازہ سارنگپور سے شہر میں دریا اور اتفاق سے اسی وقت نامہ خان بھی دروازہ سارنگپور سے شہر میں داخل ہوا لعنت اللہ کے خواجہ نے میرے اقبال کی ترقی دیکھ کر شیخ حیدرغیرہ میان وحید الدین کے گھر میں پناہ لی اور جماعت دوستخواہوں نے تقارہ فخر و نصرت کا بجائے بروج و فعیل کو خوب مضبوط کیا اور چند لوگوں کو اوپر گھر محمد تقی دیوان بیدول کے آدین بیگ بخشی کے بھیج کر انکو تیر کر لیا اور شیخ حیدرغیرہ خود اگر خجکی کے خواجہ سار لعنت اللہ کا میرے گھر میں پھر اور اسکو بھی پکڑ لائے اور بیدولت کے تمام نوکر اور کو قید کر کے شہر کے بندوں سے خاطر جمع کی جڑا و تخت اور دولا کھ روپے نقد اور باقی اسباب بیدولت کا اور اس کے لوگوں کا کہ شہر میں تھا زندگان مخلص کے قابو میں آیا جب یہ خبر بیدولت نے سنی تو لعنت اللہ کو ہمراہ ہمت خان اور شہزادہ خان اور سردار فرخان اور قابل بیگ اور ستم بہا دلاؤ صالح بخشی وغیرہ کے آگے بچھ نوکران شاہی اور اپنے ملازموں سے قریب پانچ چھ ہزار سوار موجود کے احمد آباد میں صنفی خان اور نامہ خان پرستگار باغ میں ہمت کا جامائے رہے اور اپنی فوج کی تسلی اور لوگوں کے جمع کرنے میں مشغول ہوئے اور نقد و جنس سے جو کچھ انکو تھا میان ملک کرتھ کو بھی بڑا کسپاہ کو تقسیم کیا اور رامہ کلیان زمیندار اندر اور سپر لال گوپی اور اس طرف کے اکثر زمینداروں کو شہر کے اندر لاکر تہی جماعت کر لی لعنت اللہ نے کہہ انتظار لگ لگ کر کہ شہر زمین انکو ماند سے بڑو دیر ہو

اور دوست خواہوں نے مختصای بہت اور میری توفیق نے غم سے نکل کر اسے تلاب کا کر کے لشکر اقبال کو کہہ دیا کہ آج کے لئے  
 نے جانا تھا کہ میرے جلدی جانے سے شاید عدوت خود ان شاہی متفرق ہو جاوے گی لیکن جب ان لوگوں کا ہر کھانا سنا بلے کے آگے  
 سے سنا تو بروہے میں توفیق کا اندیشہ اڑنے لگا کہ اب اگر یہ لکھ ہو سکے پس انکی قوم کو گراہی کا آگے بڑھایا جماعت میرے  
 دو حوہ ہوں کی بھی کا کر رہے اور کھرا بہر موضع تو وہ کے کہ قریب نہا حضرت طلب عالم کے ہر اگر غیر زن ہوئی سنت اندر تین دن  
 کی راہ دو دن میں قطع کر کے بروہے سے محمود آباد میں آیا اور سید دلیر خان شہزادہ خان کی عورتوں کو بروہے سے ہمراہ لے کر  
 شہرین لے آیا تھا اور عورتیں سرفراز خان کی بھی شہرین تھیں معنی خان نے پوشیدہ لوگوں کو یہ علم بھیجا کہ اگر اپنے دینے تک حرامی کو پیشانی  
 سے دور کر کے بادشاہی خیر خواہوں میں داخل ہو تو یوں دنیا میں بھلائے جاسکے بہتری اور ترقی ہوگی اور نہ تھا اسے ہل دیا مال کو  
 جری طرح مار دیا لعنت اللہ نے اس حال سے انکی پا کر بہانے اور بھلائی کو گورے اپنے پس لاکھ قید کر لیا اور شہزادہ خان اور  
 تات خان اور صاحب پریشی باجم متفق تھے اور ایک جگہ اور سے تھے اور اسے شہزادہ خان کو بگڑنے کا غرض کہو یہاں شعیان کو لکھتے جری  
 میں لعنت اللہ نے اپنی جگہ سے سوار ہو کر کشت اثر کو کہہ دیا کہ آج کے لئے اقبال کو نہ لکھا اور تات خاں اور تات خاں اور تات خاں  
 کے ہوئے اور سوقت لعنت کے دل میں آیا کہ میرے بڑھنے سے لشکر شاہی متفرق ہو جائیگا اور میرے مراد ہاتھ لگی لیکن جب اسے  
 میرے دولت خواہوں کی ثابت قدمی دیکھی تو عاجز ہو کر دست چپ کی طاعت لوٹ گیا اور لوگوں میں غلام کر کے اس میدان میں مارت و زنی کر  
 دیا کبھی کہ میرے آدمی یہاں لڑنے سے بہت متعلق ہوئے کہ مصلح یہ کہ سرنگ کے میدان میں لڑائی شروع کروں غرض کہ یہ کہنا اور کسا بھی  
 تائید الکی کی طاعت سے تھا کہ اس کے پھرنے سے شور مچا گئے کاسب میں شور مچا دلا اور ان کھرا بادشاہی کے دل بڑھے اور کسا بھیجا گیا اور وہ  
 بلے سعادت سرنگ تک نہ جا سکا موضع باریکہ میں رہ گیا دولت خواہوں نے بھی مالودہ گاؤں میں کہ تین کو اس پر اس سے تھا لشکر اقبال کہہ دیا  
 کیا اور دوسرے دن فوج کو بائیں پسندہ لڑائی میں متوجہ ہوئے اور فوج کو اس طرح ترتیب دیا کہ ہر اول میں تات خاں اور راجہ کلیان و نیندا  
 اندو کا اور باقی بہادر فوج کے اور دست چپ میں سید دلیر خان اور سید سید اور دوسرے جنگاں اور غلامس مند اور جانب بہت میں نالودہ  
 اور سید یعقوب اور سید غلام محمد اور دوسرے فداے جان شہزادہ اور قول میں صفی خان اندک تات خاں بخشی ہمراہ فوج شاہی کے ہوئے  
 اور تقدیر سے جہاں لعنت اللہ تھا وہاں زمین لپٹ و لپٹ تھی اور وہاں تھوڑے کا جنگل تھا راستے او میں تنگ تھے اس سبب سے اوکی  
 فوج کا انتظام خوب نہ ہو سکا اسنے اپنے اکثر عہدہ لوگوں کو ہمراہ رستم بہادر کے آگے کیا تھا اور بہت خان اور صاحب بیگ بھی اس کے ہمراہ  
 آگئے تھے غرض کہ اس کے لوگوں کا مقابلہ پہلے تات خاں سے ہوا اور خوب لڑائی ہوئی تقدیر سے بہت خان نغم بنوق سے مارا گیا اور صاحب  
 کو نالودہ خان اور سید یعقوب اور سید غلام محمد وغیرہ نے گھیر لیا اور عین لڑائی میں سید غلام محمد کے ہاتھی نے اسکو سو میں لپٹ کر گھوڑے سے  
 اوقار کیا لوگوں نے اسکو کا کام بھی تمام کیا اور قریب سو آدمیوں کے اس کے ہمراہ مارے گئے اور سوقت وہ ہاتھی جو بدخواہوں کی فوج کے  
 آگے تھا شہزادہ اور بندو قوں سے پیچھے کھجا کا اور تھوڑے کے جنگل میں جہاں راہ تنگ تھی وہاں بہت مخالفت او میں کھل گئے اور ہاتھی کے  
 پھرنے سے مخالفوں کا لشکر بگڑ گیا اس وقت سید دلیر خان نے سیدے ہات کی طرف سے آکر لڑائی بڑھائی لعنت اللہ کو نہر کا جاتے  
 بہت خان اور صاحب خان کی نہر بھی تھی حال ختی جنگ کا دیکھا اوکی مدد کو دوڑا فوج شاہی کے ہر اول دہے کر لڑے لڑے بہت زخمی  
 ہوئے تھے اس کے آنے سے پیچھے ہٹے اور قریب تھا کہ شکست ہو جاوے لیکن چند انکر کریم نے اپنا فضل کیا کہ صفی خان غول سے  
 ہر اول والوں کی لکھ کو پونچھا اور لعنت اللہ نے خبر مارے جانے بہت خان اور صاحب خان کی سستی اور صفی خان کو مع غول آئے دیکھ کر  
 گھبرا گیا اور میدان سے بھاگا دلیر ان نے ایک کو اس تک اور کسا تھا تب کیا اور بہت لوگ اس کے ہمراہ مارے اور قابل بیگ کھرام

بہت لوگوں کے ساتھ قوت سی کے ساتھ سے بھاگ گیا اور چھوڑا۔ سر فزاعان اور بہادر سلطان احمد کبیر نے حاضر جمع نہ تھا اس واسطے ان دونوں کو باجولان کر کے باہمی پر سوار کیا تھا اور اپنے غاموں کو اسکے پاس بھاگ کر گدیا تھا کہ اگر شکست ہو تو ان دونوں کو مار ڈالنا تھا۔ گتہ وقت ایک غلام نے قوت بہادر پر سلطان احمد کو وقت فارغ ہر سے مار ڈالا اور سر فزاعان دیدہ دلہتہ ہاتھی کے اوپر سے گرا ہر چپا اسکے بھی خنجر مارا لیکن گھبراہٹ میں کار ی نہ لگا اے صفی خان نے سر فزاعان کو تلاش کر کے میدان سے اٹھا کر شہر میں صلیح کے واسطے بھیجا اور لغت اندر نے برو دہنگ مانگ کر دیکھی اور جو عیاا شہزادہ خان کے دولت خواہوں کے قید میں تھے لاچار ہو کر صفی خان سے ملے اور لغت اندر نے برو دہنگ سے بھاگ کر ٹپوچ کر گیا وہاں بہت خان کے بیٹے قلعہ میں تھے ہر خیزا و خنوں نے اوسکو اندر نہ آنے دیا بلکہ پانچ ہزار محمودی اور کو بیٹھے اور وہ تین دایک تپوچ کے قلعہ سے باہر بھاگ کر رہا اور جو تھے دربارہ دربارہ بنر سورت کو گیا اور دھونے تک وہاں بکرا بنے متفرق لوگوں کو جمع کیا چونکہ سورت پر دہنگ کی گہر میں تھا قریب چار لاکھ محمودی کے وہاں کے متعدد یوں سے لیے اور جو کچھ نذر و صلہ بنا کر لایا گیا خنچ کی اوپر اپنے بھائی رن کو جمع کر کے برہان پور میں بید دولت سے جا ملا اور جو کچھ صفی خان اور باقی بندگان مخلص سے اجرات میں تھے ایسا عمدہ کام بنا تو یہ ایک عنایات شاہی سے سر ملنے ہوئے صفی خان منصب ہفتصدی ذات اور تین سو سوار کا رکھتا تھا۔ اوسکو سہ ہزاری ذات اور دو ہزار سوار دیکر ساتھ خطاب سبقت خان ہنگا شہر شاہی اور نشان اور نشان سے کے سر فزاعانی بخشی نامہر خان کہ نہ ہزاری اور دو سو سوار رکھتا تھا سہ ہزاری اور دو ہزار سوار کے سر ہوا در ساتھ خطاب شیر خان اور گھوڑے اور باہمی اور جڑا و تلو اس کے ممتاز کیا یہ فواسہ نرسنگر پوکا پھر جو بھائی پورن مل لو لو کا پھر حکم رہیں اور چیری کا تھا صاحب شیر خان افغان نے قلعہ رہیں کو محاصرہ کیا تو مشہور ہو کہ اوسکو قول دیکر مار ڈالا اور اسکے اہل و عیال سب موافق قاعدہ شہر کے آگ میں بخیال عزت مل گئے تاکہ بھتہ کسی مجسمہ کا او ٹھونہ لگے اور قریب اڑتوم واسطے اسکے اطراف میں بھاگ گئے نامہر خان کا باپ کہ حکمانامہر خان پھر نزدیک محمد خان فاروقی تھا کہ اسیر درباران پور کے جاکر مسلمان ہو گیا اور جب اس محمد خان نے وفات کی تو اسکا بیٹا حسن کہ عمر باپ کی جگہ پر بیٹھا لیکن اوسکو محمد خان کا بھائی راجہ علی خان قید کر کے خود حاکم ہوا بعد چند روزوں کے راجہ علی خان نے سنا کہ خان جہان اور باقی نوکر محمد خان کے اس بات بتفق ہیں کہ کچھ چکر کریں اور حسن خان کو قلعہ سے نکال کر کچھ راجہ علی خان نے پہلے سے بند و بست کر کے حیات خان جشی کو تیرا بہت دلا ورون کے خانبہان کے گھر میں بھیجا کہ اوسکو یا زندہ پکڑا وین یا مار ڈالیں لیکن اوسنے حکم غیرت ادا کی اور جب کام اپس ترنگ ہوا تو آگ جلا کر سج گھرا دوسین جل گیا اس وقت یہ نامہر خان بہت چھوٹا تھا حیات خان جشی نے اوسکو راجہ علی خان سے ملک کر اپنا بیٹا بنایا اور مسلمان کیا بعد وفات حیات خان کے راجہ علی خان نے نامہر خان کو پرورش کیا اور بہت اوسکی رعایت کیا کہ راجہ میرے والد مرحوم نے قلعہ سیر کا فوج کیا تو نامہر خان خدمت میں رہنے لگا حضرت مرحوم نے اوسکی پنیانی سے لیاقت اور شرافت دریافت کر کے منصب لائق سے اوسکو سر فزاعان کا صاحب مالوہ میں پرگنہ محمد پور اوسکی جاگیر میں دیا اور میری خدمت میں اوسکی بہت ترقی ہوئی اب کہ امے ایسی خدمت کی تو میں بھی اوسکو اس خدمت کے لائق سر فزاعان دمت زلیا اور سید میر خان سادات بارہ سے ہر پہلے اوسکا نام سید عبدالوہاب اور منصب ہزاری ذات اور آٹھ سو سوار کا خطاب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار اور نشان سے سر فزاعان ہوا میں دوبارہ میں بارہ گاؤں ایک جاگیر واقع ہیں وہاں وطن ان سید دن کا پھر اس واسطے سادات بارہ کہتے ہیں ہر چند بعض ان کی سمت نسب میں کلام کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی شہادت اسکے سید ہونے کی جبری دلیل ہے ہاں کوئی اور ایسی نمونی کہ انھوں نے اوسین اپنی ناموری کی ہوا در ہر جگہ یہ لوگ اکثر ماوسے گئے سر فزاعان ہمیشہ کہ کرتا تھا کہ سادات بارہ ہمدتے اس سلطنت کے ہیں واقع میں یہ سچ ہے اور منصب ناو خان افغان کا شہر تصدی ذات اور سوار کا خطاب دو ہزاری ذات اور بارہ سو سوار

کا ہوا سیمہ علیہ السلام دولت خواہ بھی حسب خدمت جانتا ہی کے حزب بلند اور نصاب ارجمند سے کامیاب ہوئے پھر بیٹے  
 اصالت خان پسر افغانان کو واسطے ملک فرزند پادشاہ شمس کے تھو گجرات میں مقرر کیا اور نور الدین قلی کو وہاں بھیجا کہ جہاں شہزاد خان اور  
 سر فرزند خان اور اس فرج بید ویت کے مقید ہیں اور کو اسے پہنچا کر ہمراہ منہ جھڑ میں لے آوے اسکے بعد بیٹے سا کہ منہ پسر شہزاد خان تنہائی  
 سعادت سے بید ویت سے جدا ہو کر فرزند اقبالہ شہزادہ پرویز کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیٹے اعتقاد خان جاگم شیر کو منصب چار ہزاری  
 ذات اور تین ہزار سو اسے سر فرزند کیا پھر فرزند اول نے کہا کہ قرب بہان مسما ملک بڑا کھو ہو چکا اور اسکے لشکار کا شوق ہو اجاب جنگل میں گیا اور  
 تین شیر لے گئے بیٹے اور پیاروں کو مار کر دولت خان کی طرف مراجعت کی اور شیر کے لشکار کا منہ کھوس قدر شوق ہو کر کہ اس کے ہوتے ہوئے چوچہ  
 اور لشکار کو دل نہیں چاہتا سلطان سعودیہ سلطان محمود انارامہ بڑا نہ بھی شیر کے لشکار کا بیست ارب تھا اور اس کے شیر مارنے کی کوشش  
 مغرب باقین تواریخ میں مذکور ہیں خصوصاً تاریخ ہستی میں غور مضمون ہے یہی لکھا ہے دیکھا ہوا حال لکھا ہے کہ ایک دن سلطان سعودیہ کا  
 درود ہندوستان میں گیا ہاتھی پر سوار تھا ایک بڑا شیر جنگل سے نکلا ہاتھی پر پڑا بادشاہ نے اسے پتھر دھکے مارے رائیسا مارا کہ وہ گر پڑا اور پھر  
 اوٹھ کر ہاتھی کے پیچھے سے حملہ آور ہوا میر نے اسے اوٹھکا ویسی تلوار ناری کہ شیر کے دونوں ہاتھ قلم ہو گئے اور شیر گر کر مر گیا اور پھر بھی  
 ایام شہزادگی میں ایسا اتفاق پڑا کہ کچھ نہ بڑا شیر جنگل سے نکلا میر نے اسے پتھر دھکے مارے بدوق ماری اسے غصے سے  
 جہت کی اور ہاتھی کی دم پر لگیا اس وقت اتنی فرصت نہ تھی کہ بدوق رکھ کر تلوار ماروں بدوق ہاتھ میں لیا اور دوڑا تو فوراً اس بندو  
 بدوق شیر کے سر پر ماری کہ وہ زمین پر گر کر مر گیا اور اس سے عجیب تریہ قصہ ہو کہ میں کول کے پٹا پر بیٹھنے کے لشکار کو گیا تھا اور ہاتھی  
 سوار تھا ایک بھیڑ مارا تے آیا بیٹے اس کے کانٹے پر ایک تیرا مارا کہ ایک ہاشت اس کے پیوست ہو گیا اور اداسی تیر سے وہ مر گیا چونکہ اپنی  
 تعریف آپ لکھن منا سب نہیں اس واسطے قویہ اوپر اور حالات کے کرتا ہوں پھر اسی میں تاریخ ایک ہارموتیوں کا واسطے جگت سنگھ پھر  
 رانا کرن کے عنایت کیا اور مجھے عرض ہوئی کہ سلطان حسین زندہ پارنگلی کا مر گیا بیٹے اس کا تعجب اور حکا کہ اس کے بیٹے شاد خان  
 کو عنایت کیا ساتویں ماہ امراء کو اس پر ہم حسین ملازم فرزند شہزادہ پرنس اکثر ظفر نے اسے خوشخبری فوج کی لایا اور بدو شدت فرزند پرویز کے  
 مشعل اور پھر فرج اور خدمت گذاری دلا اور ان دولت مند کے پیش کی بیٹے لشکار اس عنایت آئی کا اد کیا تفصیل اس کی یہ کہ جب لشکار ظفر کے  
 ہمراہ شہزادہ ملا قدر کے کر یوہ چاند سے پار گیا اور ملک مالہ میں پونچھا تو بدوستان میں ہزار سوار تین سو جنگی ہاتھی اور پونچھیا مظفر کے  
 ماندو سے قصد جنگ چلا اور ایک جماعت کو نرکان دکن سے ساتھ جادو رہے اور او ویرام اور لش خان اور باقی سپاہ کے اپنے لشکر کیا  
 کہ بادشاہی لشکر بطریق تفریق تفریق کے گرن لیکن مہابت خان نے ایسا خوب بدوستان کیا تھا کہ شہزادہ دیکو غول میں رکھا تھا اور خود مع تمام فوج  
 کے کوچ و مقام میں سویشا اور خبر گران رہتا نرکان دکن دوسرے دکھائی دیا کہ اسے لیکن قانون لشکر شاہی پر نیا تے اگر فرزند نوکر کا  
 پیدا وئی کی منصور خان وئی کی تھی اور لشکر اور ترے کے وقت مہابت خان مع سپاہ خرداری کے واسطے ایک لشکر خاکر لشکر تجوی  
 اور تھوڑے چور منصور خان نے اس دن راہ میں شراب پیکے سرست بادہ غور کو ہوا کہ قرب منزل کے پہنچا اور سواریوں کو دوسرے  
 دیکھا اور فخر شراب میں اپنے سبیلے کے اپنے ساتھ دالوں گھوڑا دوڑایا اور دو تین سواریوں کو مار کر قرب جادو رہے اور اس کے دم  
 کہ دو تین ہزار سوار تین کھڑے تھے پونچھا اور خون نے اس کو گھیر لیا جب تک جان او میں رہی یا ہندیاؤں ہمارا کہ کا خدایہ وہاں میں سے  
 نکل آدے آخر کو راہ غلام میں جلائی سوچی اوں دونوں مہابت خان امیران سپاہ بید ویت کو پوشیدہ خط و طے واسطے ملائے کے  
 لکھا چار دلوں میں سے تھی اور وہ اکثر لوگ بھی واسطے طلب قبول و قبول کے خطوط بھیجئے تھے جب بید ویت تلخ ماندو سے آگے بڑھا تو دلی  
 ایک جماعت نرکان کو روک دیا کہ سرتر خان اور قلی اور بدوستان کو ہزار جماعت تو چوکی کے بھیجا اور اس کے بعد داراب خان اور

ہیم اور برہم گیک اور دوسرے اپنے مقبرہ لوگوں کو روانہ کیا۔ راجہ خورہ۔ جنگ میں آنا نہ ہو زمین رکھتا تھا اس واسطے خیریت سے  
جنگی موضع کو چھانہ دیاسے نہ رہا سے اوتار کر خود بھی جہاد میں داراب اور ہیم کے پیچھے سے طرٹ میدان جنگ کے چلا اور جیکو زب کا لادہ  
کے لشکر اقبال نے مقام کیا قبیہ دولت نے اپنا تمام لشکر فوج شاہی کو مقابلہ کو بھیجا اور خود سہراہ خان خانان اور جیکو لوگوں کے ایک کو  
پیچھے رہا برقدار خان کہ مہات خان سے قول و قرار کیا کہ متعلق وقت فرصت کا تھا کہ بہ دونوں لشکر مقابل ہوں تو اپنی جہت میں برقدار خان  
لشکر لشکر شاہی میں آئے اوس وقت موقع پا کر جاگیا بلکہ شاہ سلطنت بکارتا مہا بندگان دولت خواہ میں آگاہ مہات خان اسے اول  
شہزادہ پرویز کے پاس لے آیا اور شہزادے نے عنایت شاہی کا اسید دار کر کے اوسکو خوش اور مطمئن کیا پہلے نام اسکا بہار الدین اور  
نور الدین خان کا تھا بعد اوسکے مہار کے فرخندہ اور میون میں اگر وہ مل ہوا چو کہ خدمت میں سرگرم اور اپنے ساتھ وائے اپنے  
رکھتا تھا اسوا۔ مٹھینے لائق تربیت کے جا کر برق انداز بیان کا اوسکا خطاب عنایت کیا اور جب میں بید دولت کو دکن کی طرف بھیجتا تھا  
تو اسکو میر آتش اوسے لکھ کر کہ تمہارے کام کے عہد بھیجا اگر عہد اپنے پہلے داغ تک حامی کا پیشانی پر لکھا لیکن آخر کو دینی اوسے  
ظاہر ہوئی اور اوس پرین۔ نہ بھی کہ بید دولت کا عہد کو اور میر آتش تھا جب اوسنے جانا کہ اقبال ساتھ لشکر شاہی کے عہد مہات خان کے  
قول و قرار کیا کہ عہد اور میر آتش فرخندہ اور نصیحتاروں کے کہ اوسکے ساتھ تھے اوسکا اپنے لشکر فوج شاہی میں بیج خدمت  
شہزادہ پرویز کے آئے بید دولت انکا خان سنگر گھڑ گیا اور تمام اپنے نوکر دن سے ضرورتاً نوکر شاہی سے کہ اوسکے ساتھ تھے مدد  
ہوا اور اس دوسرے شاہ اپنے لوگوں کو کہ کہ ٹھہرے ہوئے تھے پیچھے بلو کر سر سیمہ بھیجا اور دیاسے نہ رہا سے پار اور گیا وہ  
سبھی اکثر لوگ قابو پا کر اس سے الگ ہوئے اور فرزند پرویز کی خدمت میں آئے اور ایک نے اپنے لائق سر سوزنی پائی اور اوس پرین  
کہ نہ رہا سے اور تھا ایک خطا اوسکے لوگوں کے ہاتھ لگا جو مہات خان نے زائد خان کے جواب میں لکھا تھا اور عنایات شاہی سے  
اوسکو اوس میں امیدوار کیا تھا اور نکل آئے بہت ترغیب دی تھی وہ لوگ اوس خط کو بید دولت کے دربار وائے اوسنے زائد خان سے  
بگمان ہو کر اوسکو معین اور لوگوں اوسکے کے مفید کیا۔ زائد خان بیٹا شجاعت خان کا بڑا جو میرے پڑے گوارے کے ٹھہرے ستر لوگوں میں سے  
تھا اور میں اس بے سعادت کو قدیمی خادم جا کر تربیت کیا اور خطاب خانی اور منصب ڈیڑھ ہزاری سے سر فراز کر کے عہد بید دولت کے  
فتح و کن پر نصرت کیا جن دنوں کہ میں نے اوس صوبے کے امیروں کو واسطے مدد و قندھار کے طلب کیا اور باوجودیکہ اسکے نام حضور صفوان  
تاکید کیا بھیجا لیکن یہ بے سعادت حاضر بارگاہ نہوا اور خود کو دوست بید دولت کا ظاہر کیا اور باوجودیکہ دہلی سے شکست کھا کر لوٹا اور باہر  
عیال بھی نہ تھا لیکن جب بھی میری ملازمت میں حاضر ہوا بیان تک کہ اب خداوند کریم نے اوسکو میر لطیف سپہ سالار عہد ہند کے لئے  
کے ایک لاکھ تیس ہزار اوسکے روپے پر بید دولت نے فیقہ کر کے لیا۔ جو کہ دوسری مہاش امین زانات چکر و جب فیضیہ میں  
مکافات چہ عرض پھر بید دولت نے جلدی نہ رہا سے لڑ کر تمام کشتیوں کو اوس طرف لشکر الیا اور سپہ سالار کا بندوبست کر کے اپنے بخشی  
کو مع فوج مستعد اپنے کے ساتھ ایک جماعت ترکان دکن کے گناہے رہا کے چھوٹے اور اقل توپوں کی بازہ کہ خود طرف قلعہ سہر اور پراگندہ  
کے چلا اوسوقت اوسس کے نوکر ایک قاصد کو کہ خان خانان نے طرف مہات خان کے بھیجا تھا پکار کر اوسکے دربار وائے گئے  
اوسکے پاس جو خط نکلا اوسکے سر پر لکھا تھا۔ صدکس نظر گناہ میدا رزم۔ ورنہ میرے زنبک حامی چہ بید دولت نے اوسکو  
مع او کی اولاد کے گھر سے بلو کر وہ خط دکھایا میر خیرا دوسنے بہت عذر کیا لیکن کوئی مقبول نہوا غرض کہ اوسکو ساتھ داراب خان  
اور دوسرے لوگوں کے متصل اپنے مکان کے نظر بند کھا اور اوسکی خال اوسکے حق میں صادق آئی کہ سوادھی اور سپہ سالار ہوئے  
میں ابراہیم حسین ملازم فرزند راجہ پرویز کو کہ خبر فتح کی لایا تھا اخبار خوش خبر خانی کا دیکر عنایت خلعت اور خیل سے سرفراز کیا اور

فرمان برحمت خون واسطے شہزادہ سے پرویز اور صابت خان کے ہمراہ خواص خان کے روانہ کیا اور ایک پہنچ کر محبت واسطے فرزند باغیہ  
 کے اور شیر مرغھ صابت خان کے واسطے صابت کی جو کہ صابت خان سے عمدہ خدمت نمودین آئی تھی سینے او کو کونست بخت ہزاری  
 ذات دوسو سے سرفرازی بخشی سید صلابت خان نے دکن سے آکر زمین کو کھس حاصل کیا مور و عنایت خاص کا ہوا سید صلابت دکن میں  
 متین تھا جب بیدولت دہلی سے شکست کھا کر ماندو گیا تو اسنے اپنے اہل و عیال کو غیر گھر میں بھیجا خانہ آہی کے سپرد کیا اور بے راہ میر کی خدمت  
 میں حاضر ہوا اور خواجہ حسن پسر نزار تم صفوی کا اوپر خدمت فرمادی پہلے چھ گئے نامزد ہو کر منصب ڈوڑہ ہزاری ذات اور پانسو سواروں سے  
 مع اصل و اضافہ سرفراز ہوا اور کل بیگ داروغہ دفتر خانہ کو نزدیکی فرزند از چند پر دیز کے ساتھ خلعت خاص اور ازاداری صبح کے اوس فریضہ  
 کے واسطے اور کستار واسطے صابت خان کے رہائش فرمایا اور خواص خان نے اپنے پسر بھیجا تھا بھر گار ملازمت حاصل کی اور زمین اچھی لایا  
 پھر خانہ زاد خان پسر صابت خان کو سینے منصب پنج ہزاری ذات دوسو سے سرفرازی بخشی اور زمین پیل گاؤں کے کھانہ پیل چنگل میں  
 ایک ساپ دیکھا لٹا دھاتی گاؤں کا اور چوڑا تیز ہاتھ کا آہستہ خرگوش کو لکھ گیا تھا اور آدھا باہر تاجاب او کو قرا دیا سر پاس اور چھ لکے  
 تو خرگوش اوس کے منہ سے چوٹ گیا سینے فرمایا پھر اسکے موٹہ میں دید و پر چندا و شخص نے جا لیکن انداز اسکے منہ کے ترکہ کے ہر چند بخت  
 زد کر نے میں کچھ جبراً اوسکا بچٹ گیا پھر سینے اوسکا ایک چاک کر دیا اتفاقاً اوس میں سے بھی ایک پتہ آگ بڑھ گیا ایسے ساپ کو چند روپے  
 چیل کتے جن بہت بڑا ہوا اکثر جانوروں کو پورا لکھ جاتا تھا لیکن اس میں نہ نہیں ہوتا اور کس کو نہیں کاٹا پھر سینے بندوق سے لکھ لگا  
 مادہ ماری اوس کے شکم سے دو بچے پورے نکلے چونکہ سینے سنا تھا کہ بچہ نیکلا دکا گوشت لذیذ بہت ہوتا تھا اور بیوں کو فربا کر اسکا دو پیازہ  
 پکا کر لانا فی تحقیقت خالی لذت اور خمر سے تھا اور پندرہ سوین شہر پورہ آہی کو رستم خان اور محمد مراد اور اکثر نوکر بیدولت کے حکم سماعت  
 اوس سے صابو کر فرزند پر دیز کے پاس آگئے تھے حساب حکم حاضر درگاہ ہو کر استناد ہوئی سے کامیاب ہو کر رستم خان کو منصب پنج ہزاری ذات  
 اور چار ہزار سوار کا اور محمد مراد کو ہزاری ذات اور پانسو سوار کا عنایت فرما کر طرح طرح کے اعلان کا امیدوار کیا رستم خان اصل میں پرستانی  
 بچہ اسکا نام یوسف بیگ تھا اور قربت میں محمد قلی صفائی کی بچی جو کہ اصل اور درکار مرزا سلیمان کا رہا تھا اول رستم کو فربا درگاہ شاہی کا ہوا و  
 اکثر صوبوں میں رہا یہاں تک کہ چھوٹے متصدد اردون میں ہوا کسی قصو میں اوسکی جایگزین ہو گئی تو یہ پاس بیدولت کے گیا اور اوسکا  
 نوکر ہوا شیر کا شکا ر خوب جانتا تھا اور اوسکے آگے بھی خوب خوب کام کیے خصوصاً مہم رانان میں بیدولت بھی اوسکو سب نوکر دین میں  
 عزیز رکھتا تھا اور امیر عمدہ کیا تھا سینے بیدولت کے عرض کرنے سے خطاب خانی اور نشان و تقارہ مرحمت کیا تھا کچھ دنوں اوسکی وکالت  
 میں حاکم گزرات کا بھی رہا تھا اور خدمت عمدہ کی بچی اور یہ محمد مراد پر مقصود میرزا کا بچہ کہ مرزا شاہ رخ اور مرزا سلیمان کے میان قدیوں سے تھا  
 پھر ہی رستم بیدولت کے بخت سے اگر ملازمت کی اور نور الدین علی نے کہ اکتا لیس آدمی منی لغون کے احمد بابا دین پکڑے تھے باجولان  
 کر کے درگاہ والا میں لایا سینے شہزادہ خان اور قابل بیگ کو کہ از سرمدان تھے ست باقی کے پانوں میں بند ہو کر مراد والا اور بیوں تاریخ  
 مطابق اٹھا رہیوں ذی قعدہ کو فرزند شہزادہ کو اعتقاد والدہ کی فواسی سے خداوند کریم نے ایک دفتر عنایت کی امید بچہ کو قدم اوسکا سلطنت  
 مبارک ہو با بیوں کو جشن ذل ششی کا ارستہ ہوا اور پانچ ان سال پچاس کے اوپر بری عمر کا کو خوشی خرمی شہر مع ہوا موافق ہر سال کے  
 سینے آپ کو کلا اور بیوں میں قول کر وہ اہل اشتقاق کو تقسیم فرمائی اوس میں سے حضرت شیخ علی ہندی کو دوسرا روپے دے غرہ شہر پورہ کی  
 میر جو منصب سہ ہزاری ذات اور تین سو سواروں سے ممتاز ہوا اور تقیم بختی گزرات کو خطاب کفایت خانی سے سرفراز فرمایا اور جب سے شہر  
 سرفراز خان کی محبہ خاطر ہوئی تو اوسکو قید سے جھڑکا اعزاز واسطے آئے سلام کے دی اور صاب التمس فرزند شہزادہ کے اوسکے مکان پر  
 اوسنے پر باشن مرتب کیا اور عمدہ چنگیز گزرائین اور اکثر امرا کو سر و پا دیے پھر عرضی فرزند شہزادہ پر دیز کی الی کہ بیدولت پر باہر پانچ سے

یار اور گلیا اور بادہ گری میں پریشان ہوا اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب وہ دربار سے نکلے اور تو تمام کشتیوں کو اوس پار لیکیا اور گلیا پر  
 تو میں اور نیدرین لگا دیں اور ہر ایک اور کشتی سے والوں کو تیار کر کے دیے اور کراہی اور برہان پور کو چلا گیا اور خاندان اور  
 داراب کو نگر بند اپنے ساتھ رکھا اور اصل قلعہ سیرنگی کے پیر کا بندھی اور مضبوطی اور کی محتاج میان مین پہلے اس سے کہ بید دولت دکن میں  
 وہ قلعہ حوالہ خواجہ احمد اندر و خواجہ فتح اللہ کے تھا کہ خاندان خاندان و قدیم احمدت سے ہے پھر بید دولت کے کہنے سے حوالہ حرام الدین  
 پیر سر جمال الدین حسین کے ہوا جو دختر تنائی نور جان بیگم کی بیتر حرام الدین کے بیان ہے کہ بید دولت دلی سے بھاگ کر آیا وہاں کو گیا  
 تو نور جان بیگم نے نیکو کو کوشتی بھیج کر تیار کیا بھیجا کہ ہرگز ہرگز بید دولت اور اس کے لوگوں کو قلعے کے قریب نہ کرنے دینا اور قلعہ درست  
 کر کے تک علانی چٹال رکھنا کہ بید دولت کا خیال بھی زبان تک نہ پونچھے اور اسکو نہ لے سکے غرض جب بید دولت نے اپنے نوکر شرفنا  
 کو اس کے پاس بھیجا اور کہہ دیا کہ قریب دیکھو اسکو کھانا بھیجے کہ نشان اور غفلت لینے کو قلعہ سے باہر آئے اور جب وہ باہر آجائے تو  
 پھر قلعہ میں بچائے دئے اور اس نے بچہ و جانتے شرفنا کے قلعہ و سکو سوچ دیا اور خود مع اولاد کے بید دولت کے پاس آگیا  
 بید دولت نے اسکو خطاب مرتضیٰ خانی اور منصب چارہ براری اور نشان و نقارہ دیکر دین و دنیا میں بھام کیا پھر جب بید دولت پاس قلعے کے  
 گیا تو خاندان اور داراب نے اسکو اپنے ساتھ قلعہ میں لیکیا اور تین چار دن تک وہاں رہا سامان قلعہ داری کا خوب جمع کر کے قلعہ داراب  
 کو بال کس نام راجپوت کو کیا یہ گویاں پہلے نوکر سیرنگی کے کا تھا کہ دکن جانے کے وقت اسکا نوکر مہاتھا اور اپنی عورتوں اور زیادہ  
 سامان کو قلعہ میں چھوڑا اور تین عورتیں منگو کو اس اپنے اطفال اور چند لونڈیوں کے ہمراہ رکھا اور پہلے چلا تھا کہ خاندان اور  
 داراب وغیرہ کو وہیں مقید پھیلے لیکن پھر کچھ سیر کر کے اپنے ساتھ برہان پور میں لے گیا اور انھیں دفن لنت باہر خرابی سورت آکر  
 بید دولت کے ساتھ ہوا اور بید دولت نے کہاں خون و ہراس سے سر پہنڈے پیر راجہ جمع ہونے کو کہہ بندہ مردانہ صاحب الوش سے ہے  
 واسطے صلح کے اپنے اور صابت خان کے درمیان میں وکیل کیا صابت خان نے کہا بھیجا کہ جب تک خاندان نہ آجائیں صلح قبول نہ کروں گا  
 اور مقدمہ صابت خان کا یہ تھا کہ کسی طرح خاندان کو کو سرگروہ ملی فدا کا ہے اور اس سے الگ کر لے بید دولت نے لاچار ہو کر خاندان کو تیار  
 چھوڑا اور قرآن شریف کی منتمی پھر اندر چل کے لیجا کر اپنے زن و فرزندوں کو خاندان کے دربار پر کیا اور بہت تساری اور گریہ سے کہا کہ اب  
 مجھ پر کام سنگ ہو گیا ہے میں اب اپنے آپ کو تمہارے پیر دیکھا غرت اور آبرو میری تمہارے ہاتھ پر اب وہ کام کرو کہ میں اس سے نیا دہ خراب  
 منوں پھر خاندان واسطے صلح کے بید دولت سے جدا ہو کر متوجہ شاہی لشکر کا ہوا اور بید دولت سے کہا کہ تم واسطے صلح کے رہو خط و کا  
 صلح کے کھتے رہنا اتفاقاً سے اس سے کہ خاندان کنارہ دربار آئے ایک جماعت دلا اور ان لشکر شاہی کی قابو کرات کو اوس طرف لے گیا  
 اور تری لشکر خاندان کا یہ حال سن کر گبر لگیا اور ہر ایک کمر فوج بید دولت وہاں پر تھا ثابت قدم رہا یہاں تک کہ وہ سب بھاگ گئے  
 خاندان یہ زور سے اقبال کا دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اسے پریشانی کے آگے نہ سکا نہ وہاں رہ سکا اور امیدت اکثر خط و خاں فرزند پرور کے  
 اور کی تسلی اور لاسا کے واسطے شش اوپر تابعت بادشاہی کے پونچھے خاندان انبار بید دولت کی طرف دیکھ کر صابت خان کے واسطے سے  
 شہزادہ پرور کی خدمت میں حاضر ہوا اور بید دولت خاندان کے جاننے اور شکر گزار سے پاراوتارے اور ہر ایک کے بھاگ جانے سے  
 صلح ہو کر کمال شکستہ دل اور خوفناک ہو کر باوجود شدت باران اور طغیانی دریاؤں کے بھاگ تیار راہ بھٹ سے دکن کی طرف روانہ ہوا  
 امداد لشکر میں اکثر لشکر کان شاہی امداد لازم اس کے اوس سے جدا ہو گئے اور جو وطن جا دور ہے اور اوپر اسم اور آتش خان کا برسر تھا  
 تو بھٹ اپنی صلت کے چند منزل تک اس کے ہمراہ رہے لیکن جا دور ہے اس کے لشکر میں گیا ایک تشریل کے پچھلے ہاکر اور جو سامان لوگ  
 گبر کر گئے تھے وہ اوٹھا لیتا تھا جس دن کہ بید دولت دیا سے پاراوتار تو ذوالفقار خان ناہرکان کو کہ اسکا ستر تیار ہے دے دیا



سر بلند خان نام افغان کے بھیجا اور کہا بھلا کہ مجھ کو تیری وفاداری اور مدد سے معید معلوم ہوتا ہے کہ تو اب تک دریا کے کین نہیں آیا تو فاداری  
مرد کوئی آبرو بخیر مجھ کو تیری جو فانی سب سے زیادہ محنت تیری اوس وقت سر بلند خان پا کر کن سے دریا کے کنارے ہوا تھا کہ خود انقطاع کا حکم دے  
یہ پیغام اوس سے کہ سر بلند خان نے جواب دیا اور وترنے نے اوتارنے میں تیرا دھکا دیا اور انقطاع کا حکم بلین اعتراف کے بولا کہ میرے گھر کے  
آگے سے ہٹ جاؤ انقطاع خان نے اس بات سے تلوار نکالا اور اسکی کمر پھوٹی اوس وقت ایک چٹھان ہمراہی لئے بائیں برعجبی کا دریا میں  
کر دیا کہ تلوار بائیں برعجبی کچھ ٹوک کر فرزا خان کی کمر برعجبی کی اور تلوار کے نکلنے سے چٹھانوں نے ذوالفقار خان کو مار ڈالا اور سلطان کا درعجبی  
کا مٹا کہ میری دولت کے خاموشوں میں سے تھا بابر دوستی ذوالفقار خان کے ہمراہ رہے اہانت جیدت کے آیا تھا وہ بھی اڑا گیا اور جب نیلے  
خبر اوس کے چلے جائیگی برہانپور سے اور نوج شاہی کی مہان داخل ہوئی سنی تو خواص خان کو جلد تر پاس فرزند نامہ ناصر اندر شاہ پور کے بھیجا  
اور بہت تاکید سے کہہ بھیجا کہ سرگز اس حصول مراد پرست نہو جانا اور وہاں تک سی کرنا کہ کیا میدوس کردہ کرنا کہ یہ قلم بادشاہی سے باہر  
نکال دیکو کہ میرے خیال میں گنہگار تھا کہ جب بید دولت دکن میں تنگ اور نامراد ہوگا تو منور قطب الملک کی ربارت میں ہوگا اور دیکو کہ  
کی طرف جاویگا سوچو کہ جاندار کی سینہ واسطے احتیاط اور پیش بندی کے میرا رسم کو صوبہ دار آگیا فال کے اوس طرف رخصت کیا کہ اگر  
اتفاق یہ معاملہ اودھ پریش آدے تو جیستی کا لمے غافل نہ رہنا اور انھیں دونوں میں فرزند خانبھان نے لختان سے آکر دولت زمین بکر  
حاصل کی اور اوشاشرنی نذرا اور ایک لعل لکھ دیکو کا اور ایک ٹرا سوئی اور اکثر چیزیں بخش کیں اور رسم خان کو سینے باطنی عنایت کیا نوین  
آبان ماہ الہی کو خواص خان عرصہ شدت شانزادہ پرویز اور مہابت خان کی لایا اور عرض کی کہ جب شانزادہ پرویز برہان پور میں پونچھے تو باوجود  
لوگ سبب کثرت باران کے بچل سکتے تھے لیکن شانزادہ موجب حکم ایسے موسم ہوا کہ گداز میں دریا سے اتر کر پچھلے بید دولت کے سامنے ہوا اور  
بید دولت یہ مسئلہ ہر روز کو بچ کرنا چاہتا تھا اور کچھ اور برسات کی شدت سے چارپائی بار برداری کی سیکار ہو گئی تھی کاڑھ سبب راہ میں ڈال جا چکا تھا  
اور فرزند اول اور متعلقوں کو سلامت لیجا نا اوسکو عنایت تھا اور سبب شکر شاہی اوسنے قناب میں کرکھ ہٹکارے آگے بڑھ کر پندرہ رکوٹ میں  
پونچھا کہ برہان پور چالیس کوں پر تو بید دولت قلعہ ہو تک پونچھا اور جب وہاں پہنچا اوسنے معلوم کیا کہ عادیسے اور اودی رام وغیرہ اہل دکن  
میان سے آگے میرے ہمراہ غاویگے تو پینچال اور وٹھنے کے خود اودن سکو وہاں سے رخصت کیا اور بڑے بڑے باطنی مع سامان گران ہٹا  
قلعہ میں چھوڑ کر اودی رام کے سپرد کیا اوس پر قطب الملک کی ولایت کی طرف روانہ ہوا جب مالک محمد وٹھنے شاہی سے اوسکا باہر ٹھکانا ثابت ہوا  
تو اوس وقت فرزند پرویز علیا مع مہابت خان کے مع لشکر شاہی اوسکے قناب سے باڈا کر غزہ آبان ماہ الہی کو پونچا نوین داخل ہوا میان  
ماحبہ سانگد پور خان مرحمت عثمان لیکر فرزند پرویز کی طرف رخصت ہوا قاسم خان نے منصب چارہ ہاری ذات اور دودھار سوار سے سفر فرمایا پائی  
اور میرک ملین بخشی کا بل کو حسب التماس مہابت خان کے خطاب خانی سے سر بلند پر بخشی الف خان اور قیام خان نے صوبہ بٹنہ سے آکر  
ملازمت حاصل کی پھر نیلے انکو واسطے حفاظت قلعہ کا گڑھ کے مقرر فرما کر نشان عنایت کیا اور غزہ آڈماہ الہی کو باقی خان نے جو گنا گڑھ  
سے آکر ملازمت حاصل کی جب میری طبیعت ہم بید دولت سے فارغ ہوئی اور گرمی ہندوستان کی موافق مزاج کے نیلے تھی اس واسطے دوسری  
ماہ مذکور مطابق پہلی صف کو پیر و ظفر دار الرابست اجیر سے واسطے سر و شکار کے طرف خط دلپیر کشمیر کے کوچ کیا اور قبل اسکے نصف خان کو  
صاحب صوبہ بنگالہ کا کر کے اوس طرف رخصت کیا تھا چونکہ دل اوسکی محبت اور الفت کا مائل بہت تھا اور وہ بہ نسبت دوسرے دن کے میرا خوب  
مزاج بان چھوڑائی اوسکی دشوار ہوئی لاچار ہو کر نیلے اوسکو بلوایا تھا اسی تاریخ حاضر درگاہ ہو کر استا نہ پوری سے مشرف ہوا اور ملک سنگھ  
پھر ہر انداز کو بد مل کے جانے کی رخصت دی اور خلعت و خنجر مع سے سر فرزند ہوا راجہ نرسنگھ پھر عرصہ شدت فرزند سعادت مند پرویز کی اور  
دارالسلطنت مہابت خان کی لاگ استا نہ پور سے مشرف ہوا اودن میں لکھا تھا کہ جواب دل ہم بید دولت سے جمع ہوا اور فاداران دکن

طوفا کو کرنا فرمانبردار احکام شاهی کے ہیں اب حضرت بھی اس طرح سے تعلق خاطر کو دور کر کے سرکشکار میں مشغول ہوں اور مہاک محمد و سہیل  
جو حکم موافق عزائم کے ہو وہاں شریفین فرما ہو کر پیش و نشاط سے جا ملے شریفین کو خوش کرین بیویں کو مرزا دالی سے سرویس سے اگر ملازمت  
حاصل کی اور یک سو مناسبت نہ رہی سے سر فرما ہوا اصالت طہان سپہ خانجہان کا گجرات سے آکر میں بوس سے شرف ہوا اور شریفین  
مردداشت عقیدت خان بخشی صوبہ دکن کی منتقل اور چالہ مارے جانے راجہ گر دھر کے آئی قصداً بیویں کی ایک بھائی نے سید کیسے کیا  
جو فرزند پرور کا نوکر ہے اپنی تلوار بننے کو معطل کر کے سپہ دلی بھی اوسکی دوکان راجہ گر دھر کے مکان کے بیچے تھی دوسرے دن کہ وہ تلوار بننے  
کو فرزند پرور کی میکڑا ہوئی سید کے نوکروں نے اوس معطل کر کے چند گزہ یان مارین راجہ کے نوکر کو معطل کی گئی حمایت کر کے اُن کو نوکر کو مارا  
اور چند سادات باہر وہاں سے قریب ہتے تھے یہ شور سن کر سید نہ کور کی حد کو آئے اور فنا دڑھا اور درمیان سادات اور راجہ کو توں کے  
لاوائی واقع ہوئی سید کیسے میرزا مال نے طلوع ہر چالیں سواروں سے ملک کو دوڑا آیا اوس وقت راجہ گر دھر سے اپنے راجہ کو توں کے مکان پر  
جب عادت برپا نہ ہوئے تین لکھا لکھا ہے تھے سادات کا غلبہ اور سید کیسے کا آنا سرکار و ارادہ غلبہ دیکر لیا اور سادات دروازہ ہلا کر  
اندر مکان کے پونچے یہاں تک 'اچل کر راجہ گر دھر سے چھپیں' راجہ کو توں کے مارا گیا اور چالیں دی اوس کے منہ سے پوچھا اور چار سید بھی  
قتل ہوئے بعد اسے جانے راجہ کے سید کیسے نے اوس کے گھوڑے طویٹے سے کھو کاپہ لہر کا ہتہ لیا امرا راجہ کو توں کے جبکہ راجہ کے ہر چال  
سے مطلع ہوئے تو ہر طرف سے فوج سوار لائی گئے دوسرے آئے اور تمام سادات مارے بھی سید کیسے کی ملک کو پونچے اور قلعے کے  
آگے میدان میں جمع ہوئے لگے آتش فتنہ نے ترقی پر لای حمایت خان یسندر اور سوار ہو کر فی الفور وہاں آیا اور سادات کو اندر قلعہ کے لگیا  
اور راجہ کو توں کو بھی مناسب وقت کے تلی اور خاطر داری کر کے اُن کے اکثر افراد کو اپنے ساتھ خان عالم کے مکان میں کو وہاں سے قریب  
لے گیا اور بہت دیکھوئی اور تلی کی اور خود ذمہ دارا ونگے فیصلہ کا ہوا جب یہ فتنہ ختم ہوا پورے سنہا خود بھی خان عالم کے گھر میں قریب  
اور زبان مبارک سے مناسب وقت کے راجہ کو توں کو بہت تلی دی اور ایک کو اونگے گھبرا دوسرے روز نہایت خان نے راجہ گر دھر کے  
گھر جا کر اوس کے نوکر کو بہت خاطر داری اور دیکھوئی کی اور تدبیر و حکمت سے سید کیسے کو قید کر لیا چونکہ راجہ کو توں کے اوس کے قتل کے راضی نہ تھے  
بعد چند دنوں کے اوس کو عوض میں مارا اور تینوں تین تین میں محمد ادا کو فوجدار سرکار امیر کا معرکہ کے رخصت فرما دیا اور تمام راجہ پیش و نشاط سے  
سیر ہوئی ایک دن راہ میں شہر توں کوں کے جب تک نہ دیکھا تھا سینے باز سے پکڑا دیا اتفاقاً وہ باہر بھی توں کوں تھا اور تجویز سے معلوم ہوا کہ کتنے  
کا گوشت سفید تیرے لذت پر توں کوں کا اور گوشت پرے پورے کا جسکو نہدین گھا گھڑتے ہیں پود نہ خود دے کہ چھٹی ہی عمدہ ہی اس طرح گوشت  
حلوان قرب کا گوشت برہے بہتر ہی امتحان کو ان گوشتوں سے کر لیا شتم کا کھانا پکوا دیا ہی اور برہان تیرے من ہی آگیا کہ کھانا کھا دوسوین ہوا دے  
کو توں کوں نے حوالی پکڑ کر جمی آباد میں جہاں شہر کی دی شہر اداوت خان اور فدائی خان کو حکم کیا کہ نوکر کوں کو لیا کہ چھل کو گھیر میں بعد ا  
میں بھی گیا اور ختون کی کوفت سے وہ شہر نظر آتا تھا جب سینے ہاتھی آگے بڑھا تو اوسکی کوفت نظر آئی اور ایک ہی خندوں میں اوسکو مار لیا  
ایام شہزادگی سے اس با اثر شہر ہی نظیر میں آیا تھا مصوروں کو فرمایا کہ لعینہ اوسکی شبیہ کچھین وزن میں ساڑھے میں میں جہاں گیری کا ہوا  
طول اوسکا سر سے دم کے سرے تک دو طوا پر ساڑھے میں گز کا تھا اور سولہوں کو مجھے عرض ہوئی کہ حاکم اگر گے کا داخل حور حرم لائی کا  
ہوا اول یہ بار درخان برادر خان زان کے پاس تھا بعد اوسکے مارے جانے کے میرے والد بزرگوار کی خدمت میں آیا اور جب میں پیدا ہوا  
تو حضرت والد نے اوسکو مجھے عنایت فرمایا چھپن برس تک کمال اخلاص اور دلجوئی سے اسے میری خدمت کی کبھی اسکی طرف سے ناراضی ہو کر  
نہوئی حقوق خدمت اسکے زیادہ اس سے ہمیں کہ لکھے جاوین خداوند کریم اوسکو اپنے دیا سے مغفرت میں غریق کرے پھر سینے مغفرت میں  
کہ دیکھان اس سرکار سے حکومت اگر ہرے سر نہدی منشی اور اوس طرف رخصت کیا اور انجیور میں کریم خان اور عبدالسلام کو جان

لشکر بین گرسدات زمین بوس حاصل کی باقیوں کو تھما پھر حشتم دین قری رتب ہوا اور ساتواں سال پچاس پر سیری عمر کل شروع ہوا اور تھمراے کشتی پر سوار ہو کر براہ دریا سیر کرتا ہوا چارارہ مین قراہوں نے عرض کی کہ ایک شیرنی ست مین بچوں کے دیکھی جو مین کشتی سے اوتر کر داسے شکار کے چلا چکے ہیں اس کے چھوٹے تھے اس واسطے حکم کیا کہ انکو ہاتھوں سے زندہ کر لیں اور انکی مان پنی شیرنی کو سینے بندوق سے مارا وہاں مجھے عرض ہوئی کہ زندہ راہ گنوار جتا پاس کے طریقے چوری اور نہرنی کا ترک بنین لائے اور جنگل اور سخت مقاموں کی پناہ مین اوقات بسر کرتے ہیں امدال و اچھی جاگیر داران کو نہیں دیتے پر سنگھینے خانجھان کو حکم دیا کہ اس کے منقلب دیکو ہمراہ لیکر وہاں جاوے اور خوب گوشمالی اونی کرے اور قتل و قید مین درجہ نگر کے ان کے مقاموں اور گڑھوں کو کھدوا کر برابر خانجھان ملا دے کہ پھر نام اس کے سنا دکانسہ دوسرے روز ہی فوج دریا سے گذر کر جلد تر اس طرف روانہ ہوئے جب اونی ہندو دن کو فرصت بھاسنے کی غلی تو ثابت قدم ہو کر لڑنے کو مقابل ہوئے لشکر شاہی کے ہاتھ سے اوکے بہت لوگ مارے گئے اور اہل دیار اس کے قید ہوئے اور سپاہ منصور کو اس کے اموال سے لوٹ بہت ملی اور عرۃ ماہ مین کو ستم نہیں نہشت و حداری قنوج سے سرفراز ہو کر اوسطرت رخصت ہوا اور دوسری تاریخ عبدالقدوسر حکیم نور الدین طہرائی کو صوفیوں میں سیاست کا مکر فرمایا انجہ اسلی چون کہ جب حداری ایران نے اس کے باپ کو لگان نراہ... ایمان کے تید کر کے طرح طرح کا عذاب کیا تو یہ ایران... نہ بھاگ کہ ہزار غرائی ہندوستان پر آیا اور اعتماد الدولہ کے وسیلے سے بنگال کا درگاہ مین داخل ہوا جو نصیب اس کا موافق تھا چند دنوں مین نے اس کو خاص شکار مین کر لیا اور منصب پانصدی کا اور گانون اس کو جاگیر مین عنایت کیا لیکن جو تنگ حوصلہ تھا نشہ دولت کا نہ اٹھکا ناشکری اور کفران نعمت شروع کیا ہمیشہ باتیں شکوے کی کیا کرتا ہم چند لوگوں نے مجھے عرض کی کہ حضرت جعفر اور سعادت فلسطہ مین وہ شکایت اور نا اطمینانی ظاہر کرتا ہے مین بسبب عنایت کے ان باقون پر یقین نہ لانا تھا یا سنگ کراپنے معتبر لوگوں سے کہ بے عرض تھے مگر سنا کہ وہ باتیں بے ادبانه کتا ہے جب محکومین ہوا تو اس کو اپنے روبرو نہرا دی ہر عمر نہ زبان سرخ سر سبز میدہ بر بادہ پھر قراول خبر لائے کہ یہاں ایک شیرنی سے لوگ اس پر گرنے کے کمال تکلیف مین ہیں سینے فدا سے خان سے کہا کہ حلقہ ہاتھوں کا لیجا را اس کو محاصرہ کر مین بعد جو دوسوار ہو گیا اور ایک بندوق مین اس کو مارا اور ایک دن شکار مین خوش وقت کا لے مقرر کو باز سے کر دیا اپنے روبرو اس کا پوٹہ چروایا تو ایک پورا چوہا اوس مین سے نکلا محکوم کمال حیرت ہوئی کہ اس کے باریک گلے مین یہ پورا چوہا گس طرح گیا اگر کوئی اور کتا تو یقین نہ آتا چھٹی تاریخ دارالملک دہلی مقام کاہ شکر اقبال کا ہوا جو جگت سنگھ پیراجہ باسو کا باشارہ بیدولت کے کوہستان شمالی پنجاب مین کہ وطن اس کا تھا جا کر مصدر شرفنا کا ہوا نے صادق خان کو اوسکی گوشمالی کے واسطے مقرر کیا تھا جیسے پہلے گذر چکا ہے اب مادیو سنگھ اس کے چھوٹے بھائی کو خطاب راہگی سے سرفراز کر کے سپہ ولعت دیا اور حکم کیا کہ اس کا پاس جا کر جماعت معتمدوں کو تباہ اور خراب کرے دوسرے دن شہر کے دریاں سے ہو کر سلیم گڑھ مین جا کر نزول اقبال کا کیا اور جو راجہ حشتم اس کا گھر بسربراہ واقع تھا اور اس نے وہاں چلنے کو بہت اکلح و زاری سے عرض کیا اس واسطے حسب خواہش اس کے اپنے قدم سے اس کو کامیاب اور خوشنود فرمایا اور اوسکی پیشکش مین سے کچھ اور سکی رضاندی کے سمانے سے قبول کیا یہاں کو جب سلیم گڑھ سے کوچ کیا تو سید بودہ بخاری کو حکومت دہلی پر کر دیا اس کا وطن تھا اور پہلے بھی یہ خدمت خوب بجا لیا تھا پہلے ہی بخشی اور وہاں علی محمد علی علی رہے حاکم تبت کا موافق کئے اپنے والد کے درگاہ مین حاضر ہو کر زمین بوسی سے سرفراز ہوا اور محکوم معلوم ہوا کہ علی رہے اس کے کو سب اولاد سے زیادہ عزیز رکھتا ہے مقصود اس کا یہی ہوا اس کے جانشین اس کا موجب اور بھائی یہ سنگھ ناراض ہوئے اور شہر دہلیان مین واقع ہوئی تو امدالی نام پڑا اس کا حاکم کا شہر کے پاس گیا اور اس کو اپنا حامی اور مددگار

بنایا اور اسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ میرا پانچویں اور سوا چودہ ہجری بعد اسکے آپ کی مدد سے بین جانشین اپنے باپ کا کیا جھوٹا  
 علی راے نے محبت سے اس گمان پر کہ کین اور بھائی ملکر بواسطہ میری محبت کے علی محمد کو مارنے کا ملین اور اس ملک میں فساد مہیا ہو سکے  
 میرے پاس رہ گیا کہ میرے دولت خواہوں میں ہو کر اسکا کام کھیتی اور رونق پاد سے بھر غرہ استفادہ فرماہ الکی کو برگزیدہ اہل علم و فضل  
 دولت و اقبال کا ہوا لشکر نام سپہ امام رومی کا کہ میدولت سے جدا ہو کر فرزند پر دین کے پاس آیا تھا یہاں حاضر دہ گاہ ہو کر استناد بوسی  
 شرفیاب ہوا اور عنایت فرزند ارجمند پر وزیر اور مہابت خان کا اشتہار اور سفارش اور مجرانی ہوئے اپنے کے عادل خان کے پاس ہوا  
 اور اسکی تحریک کے واسطے مہابت خان کی طرف سے لکھی تھی پیش کر کے اظہار دولت خواہی اور زندگی کا کیا سننے اور اسکو دل خوش کر کے پھر  
 طرف فرزند پر کے روانہ کیا اور خلعت سناوری کے نگار اور کامدار کا تھا واسطے شاہراہ کے اور خلعت واسطے خانقاہ اور مہابت خان  
 کے لشکر کے ہر بھیجا اور ایک فرمان سینے نہایت عنایت سے عادل خان کے نام لکھا اور خلعت مع سناوری اور اسکے واسطے بھی ایک منت  
 بھیجا اور لکھا کہ اگر مناسب جاوے تو ایک عہدہ ایک عادل خان کے روانہ کرنا پانچویں کو باغ سہن زمین مقام ہوا کن رے دریا سے بیاہ کے  
 صادق خان اور مفتی رحمان اور اسندار اور اہل روپ چند گویا زبانی اور باقی امرا کو واسطے ملک لشکر پنجاب کے لئے تھے بندوبست کوہ شمالی  
 سے خاطر جمع ہو کر آئے اور سہرہ استناد بوسی سے شرف انداز ہوا سے غرضکہ ملک جیت گیا جہاں کہ اشارہ میدولت اور دھڑکا تھا وہاں  
 میں جا کر شور و فساد مچایا اور جھارپی اور ہارپاڑوں میں میٹھ کر غریباں اور کمزوروں کو لوٹنا اور تہہ کرنا شروع کر کے سرمایہ وبال کا اپنے واسطے  
 جمع کیا یہاں تک کہ صادق مسخ دلاوران بادشاہی اور دھڑکا اور وہاں کے امرا کو ہمارا لیا اور اسکی گونشالی اور خرابی میں کوشش کی اور ملک  
 خوف سے قلعہ مورین بسج جمع کرنے اسباب شخص مہاجب موقع پاتا قلعہ سے نکل کر بادشاہی فوج پر دوڑ مارتا آخر فوج شاہی کے محاصرہ سے  
 تنگ ہوا اور سامان اسکا صرف ہو گیا اور دوسرے زمینداروں کی طرح فتنے دکانا ہمد ہوا اور اپنے چھوٹے بھائی کی سرفرازی سنی تو کمال  
 مضطرب اور حیران ہوا اور وسیلے ہر پوچھا کہ نور جہاں یکم سے ملتی ہو کہ میری سفارش کر کے حضرت بادشاہ سے میرے حضور صاف کر دین  
 میں نور جہاں یکم کی خاطر سے اس کے حضوروں سے درگزر اور اسکی تہذیب و تمدن دکن کی آئین کہ میدولت ہمارا لستہ اور داراب  
 اور باقی چند شہر حالوں کی تباد و غراب کہ حلقہ ملک سے نکل کر طرف اور لیسہ اور ملک کے گیا ہوا اور کمال عزائی اس سفر میں اور کھائی  
 اور اکثر لوگ اس کے ہمراہی سے سبب تکلیفوں کے بھاگ گئے اور غلین سے ایک مزار محمد سپہ فضل کہ دیوان اسکا جو رخ اپنی ماں اور عیال کے  
 کوچ کے وقت بھاگا جب میدولت اسکا جانا سنا تو جعفر اور خان علی اور ایک اور اپنے چند معتبر لوگوں کو اس کے پیچھے گرفتاری کے واسطے  
 بھیجا کہ آیا اسکو زندہ لے آئیں ورنہ اسکا سر کاٹ کر لا دین یہ لوگ جلد تر راہ لگو کر کے اس کے قریب پہنچے جب وہ اس حال سے واقف ہوا  
 تو اپنی ماں اور گھر والوں کو جھارپی میں چھپا کر اپنے چند معتبر مردانہ لوگوں سے اس کے سامنے آیا اور گمان چڑھائی اس کے سامنے ہلا کر  
 دلدل واقع تھا سید جعفر خان نے چاہا کہ قریب جا کر براہ فریب اسکو اپنے ہمراہ کر لے لیکن وہ اس کے دم میں نہ آیا اور جواب اسکی بات کا  
 تیر سے دیا اور خوب مردانہ اور خان علی اور اکثر رفیقان میدولت کو خاک میں ملایا اور سید جعفر بھی زخمی ہوا آخر خود بھی سید کا رومی فرعون کے  
 راہی عدم ہوا لیکن جب تک ہاتھ ہلا سکا بتوں کو نیست و نابود کیا بعد اسکے مرجانے کے سر اسکا کاٹ کر میدولت کے دروازے لگے  
 جب میدولت پہنچے تب بھاگ کر ماہر وین گیا تھا تو افضل خان کو واسطے طلب ملک اور مدد کے عادل خان وغیرہ کے پاس بھیجا تھا اور وہ  
 باز ورنہ بواسطے عادل خان کے اور سپہ فیض و شیر مرغ خبر کے واسطے اس کے ساتھ بیٹھے تھے وہ اول عین کے پاس گیا اور پیغام دیکر  
 وہ ہر پیش کیا غرضے قبل کیا اور کما حقہ عادل خان کے قلعہ میں کہ وہ سب امرا و دکن میں تاج امیر و سرخو تھو پہلے اس کے پاس جانا چاہا  
 اور اظہار طلب کرنا اگر وہ قبول کرے تو ہم سب شرفی اور تہذیب ہین اور پھر جو دوں کے لیا جاوے گا پھر افضل خان عادل خان کے پاس گیا

وہ بہت پیش کیا اور دونوں اسکو باہر شہر کے پڑا رکھا اور کچھ فوج کی اور جو کچھ میدان سے لے آئے اور جو کچھ پہنچا تھا سب کو کچھ عطا کیا اور اس سے منگو کر لے لیا اور یہ افضل خان وہیں بیٹھا تھا کہ خبر مار سہ جاتے بیٹھے اور تباہی گھر لڑائی ہی القصد جب یہ دولت اس سامان اتفاقاً طلع سے راہ دور دروازہ کو کر کے بندر بھلی پائین میں کہ قطب الملک کی زیر حکومت تھا پہنچا اور پہلے وہاں پہنچے۔ وہاں ایک قطب الملک کے پاس پہنچا کہ وہ اور عداوت کا طلب کار رہا تھا تو قطب الملک نے کچھ نقد و جنس بطریق دعوت کے اسکو بھیجا اپنے سرحد کو لے گیا کہ عہدہ ہو کر انکو اپنی سرحد سے باہر ترحل و سال کر دے اور سب زمینداروں اور جنوں سے مطمئن کر کے کہہ سکے کہ ہمیشہ ان کے لشکر کو غلہ اور سب چیزیں ضروری بلا تکلف پہنچاتے رہو اور باہر میں وہ مذکور کو عیسائی فوج ہوا وہ یہ کہ میں شب کو نکلا گا کہ سے بھر کر ان لشکر کے ساتھ تھا اتفاقاً یہاں ایک مذبی واقع ہوئی کہ تیر بہت تھی اور اہلین چٹانیں بھر کی تھیں اور سین سے اترتے وقت ایک لوگو کے ہاں سے کہ غولائی مع چند پیلاہ دس روکش پھیلے دن والے ہوئے تھا سب پھیلنے پاؤں کے اور سین گرے یہ چند ڈھول بٹھایا اور ہرے دن حال کی محبے عرض ہوئی میں تیرا دلون اور ملاہون کو فرمایا کہ بھر دین ہمارا کو ڈھول بٹھائیں شاید بجاوین اتفاقاً جہان کرے تھے وہیں ملے اور باوجود تیر کی ادھر کرے پانی کے نہ بے اور تیرے اوپر ہوئے اور عجیب یہ کہ بانی بھی کچھ پالوں کے اندر گیا تھا وہ ایک کھدو دیا کہ اگر جب غلیفہ پانی سمندر پہنچا تو ایک یا قوت کی آگ کو بھی باپ کی تیر نہ سے بار کو بھی تھی اسنے خادم کو باروں کے پاس بھیجا اور وہ آگ کو بھی اوس سے ہائی اتفاقاً اوس وقت ہارون کنار سے پہنچا تھا جب خادم نے وہ آگ کو بھی ہائی تو ہارون غصے سے کہنے لگا کہ میں نے خلافت تجھ پر رکھی اور تو ایک آگ کو بھی میرے پاس نہیں دیکھ سکتا اور غصہ ہو کر آگ کو بھی دجلہ میں پھینک دی بعد چند مہینوں کے کہ ماہی اتفاقاً مر گیا اور ہارون غلیفہ ہوا تو غولہ زنون کو فرمایا کہ دجلہ میں جہان میں آگ کو بھی ڈالی کہ غولہ لگا کر ڈھونڈو اتفاقاً کڑی اقبال سے غوا سے پہلے غولہ میں وہ آگ کو بھی نکال کر روہر ولایا اور ہارون کے ماتہ میں دی اور ایک دن شکار گاہ میں امام وردی تزاو لہا شی نے ایک تیر بھگو دکھایا کہ اس کے ایک پاؤں میں خار تھا کہ کڑا مادہ کی خار سے شناخت ہوئی تو اسے اپنے اپنے چھوٹا مجھے پوچھا کہ فرمائیے تیر کی مادہ کھینچا کھانہ وہ تیر بھجرب پیٹا اسکا چروا تو اوس میں سے اندھے نکلے جو لوگ کہ وہاں حاضر تھے حیران ہو کر گئے کہ اسکا مادہ ہنسا سطح معلوم ہوا میں نے کہا بیچ ماہ کی نسبت نر کے چھوٹی ہوتی ہے بہت دیکھنے سے بھگو اسکا گلہ ہو گیا ہے اور عجیب تیر بات ہے کہ گلاب پند کا سر گردن چند دان تک ایک ہوتا ہے خلاف بڑے گردن سے جا رہا تو گل تک ایک ہے پھر دو شاخ ہوا کہ چند دان سے ملتا ہے اور جہان سے ملتا ہے ہوتا ہے ایک گراہ معلوم ہوتی ہے ہاتھ لگانے سے اور کھانا کا زخما پیدا ہوتا ہے اور سینے کی ہڈی سے گذر کر دم کر تک جاتا ہے اور بھر وہاں سے مڑ کر چند دان میں ملتا ہے اور چھڑا سیاہ بلق نہ ہوتا ہے اور عوام اسکی بد دلیل ہے کہ ابلق میں خضیہ نکلے اور بر میں اندھے اور اس کا کر امتحان کیا گیا ہے اور میری طبیعت بھلی کہ بہت راجب ہے اسوسلے میرے کچھ بھلیان عمرہ لاتے ہیں ہندوستان کی عمرہ بھلی رہو کہ بھیرن یہ دونوں صورت میں قریب ہیں ہر شخص ان میں فرق جلدی نہیں کر سکتا اور تیرا دھونے گوشت میں بھی بہت کم ہوتی ہے کہ لطیف ذائقہ والا سمجھ لیا ہے کہ لذت روہر کے گوشت کی بہ نسبت اوسکے زیادہ ہوتی ہے +

## افسوسان حشر نوروز کا جلوس مبارک سے

چار شنبہ کو اوتیسویں تاریخ جمادی الاولیٰ کی سند کہ تیرتیس جس سب میں منجکڈ نے ایک پہر دو گھڑی دن کے سیر اعظم نے کہ عظیم الشان عالم کا ہر بیت الشرف حل میں سعادت تو خیل کی الرانی فرانی ملازمان ترقی خواہ اضافہ منصب اور ترقی مراتب سے سر بلند ہوئے اسمن احمد پیر خواجہ ابو حسن نے منع اصل و اضافہ کے منصب ہزاری اور تین سو سواروں کا پانچ سو سوار سید احمد بیگ خان کا بھی

اوسى مرتبہ کو پہنچا اور پھر شرف دیوان ہوتا اور خواص خان کو بھی منصب نرہی ملا سردار خان نے کاکڑ سے آگے اس کا سات  
 زمین ہوس کی حاصل کی اور انھیں دفن میں حکم کیا کہ کیا دل اور اہل یاسان خبر کین کہ ساری مین دولت خانے سے کئے ہوئے کوئی  
 آدمی عیب داخل اندے بہرے گونگے ہر دم بدوہ کے ہرے سلسلے نغمین نہ آیا کرے اور اوندھانچن کبیل بیہ وادیش  
 کے ہوا اور دہری بارلام دہری بیدولت کے پاس سے لگا کر جافر دگاہ ہوا اور عنایت شاہی سے سر فرازی پائی اور جب فرارے  
 بیدولت کی سرحد اور دیہ مین توارسروض ہوئی تو فغان نام شہزادہ اور مہابت خان اور باقی امرے ستینے اوس لشکر کے تباہی صادر  
 ہوا کہ خان اس طرف کے بندوبست سے بخوبی مطمئن کر کے حلقہ طوق صوبہ لکھا و اور مہار کے جاوین اور اگر کسب اتفاق صوبہ اربنگاہ  
 اوسکو نزدیک کے تو تہا اپنے لشکر حلاوت ابترے اوسکو آوارہ دشت ادبار کا کردار اور نابارہ احتیاط کے دوسری ماہ اردی بہشت فرزند  
 خانجامن کو طوطہ دار اظہار کردے کہ رخصت کیا کہ وہاں جا کر قلعہ ہے کہ جس خدمت کا حکم وقت ضرورت کے پونچھے تو فوراً اوسکو مل میں آوے  
 پھر اسکو غفلت خاندہ سے نام ہی حکم وارد اور پیش خیر صہ مرفع کے اور اس کے بیٹے اصالت خان کو گھوڑا اور غفلت عنایت ہوا اور اسی پنج  
 عوض دشت عقیدت خاں پنجو صوبہ دکن کی آئی اوس مین لکھا تھا کہ سب اکمل شانزادہ بلند قبال پر درے میں شہرہ راجہ کنگ کا اپنے ساتھ کلاں  
 امیر کو کہ آنا اوسکا اس دن پر ہمارا ہوا یہ بھی لکھا تھا کہ ترکمان خان کو مین سے بلوا کر عزت نہ کو اوسکی جگہ مقرر فرمایا یہ بھی جاننا پڑا  
 نے بھی جب انکا اگر ملازمت حاصل کی جب بیدولت برہان پور سے نکلا تو سر حاتم الدین بنگلہ بنے بدھلوں کے برہان پور مین نہ رہ سکا  
 اہل و عیال دکن مین جا کر عادل خان کی بنا دین نام مسکرتا چاہا لیکن وہاں تک نہ پہنچا تھا کہ جانبپا رخاں نے اوسکا حاکم کو لوگ  
 متاقب مین روانہ کیے وہ اوسکو مع تعلقات پکڑ لانے اوسے مہابت خان کے پاس بھیجا یا مہابت خان نے قید کر کے ایک لاکھ روپیہ  
 اوسنے وصول کیا اور چار دوسرے اور دوسرے رام بیدولت کے ہاتھیوں کو قلعہ برہان پور مین چھوڑ گیا تھا ہر ایک ملازمت شانزادہ مین حاضر  
 ہوئے اور قاضی عبدالعزیز کو کہ حوالی دہلی مین بیدولت کی طرف سے کچھ عرض کرنے آیا تھا سینے اوسکو برہان پور مین دی اور مہابت خان کے سپرد  
 کر دیا تھا اور اس کے شکست اور خواہوں کے مہابت خان نے قاضی کو اپنا ملازم کر لیا تھا جو بہشت نامی قدیم مہابت خان کا اور کئی سال خانجامن خان کا  
 وکالت مین درمیان بیجا پور کے رہا تھا ان دونوں مہابت خان نے پھر اسکو نزدیک عادل خان کے بہرہ المی گری کے بھیجا دینا دارا دکن  
 نے مقتضای وقت اور برآمد اپنے مطالب کے اظہار سب کی اور دولت خواہی کا کیا عہد معقول نے علی شہ نام ایک مہتمد شخص اپنا بھیج کر  
 منایات عاجزی خاطر کی چنانچہ مہابت خان کو بطور نوکروں کے عوض دشت لکھی تھی کہ مین دیور کام مین ملاقات کر دے لگا اور اپنے بڑے فرزند  
 کو ملازم سرکار کرکرا شہزادہ ہند اقبال کی خدمت مین رکھو لگا انھیں دونوں تحریر قاضی عبدالعزیز کی آئی کہ عادل خان تہ دلے مخلص اور  
 دولت خواہ ہے اور اسے مقتضای عقیدت یہ ارادہ کیا کہ کچھ غلام لاری کو جو ادھار وکیل مطلق اڈنرس ناطقہ اور تحریر مین اوسکو  
 ملان بابا کر کے مین پانچزار سو لشکر شاہی مین روانہ کریں کہ ہمیشہ شہزادہ ارجمند کے ہمراہ رہا کریں اور ہر کام مین جان نثار مین اور  
 انکو غریب پونچا بھیجو کہ کچھ فغان پونچھ تھے کہ فرزند اقبال ہند حلقہ واسطہ تارک بیدولت کے آگاہ کو جاوین ان دونوں خبر آئی کہ  
 باد و شدت باران کے کچھ بھی فروری کو مع لشکر اقبال برہان پور سے کوچ کر کے لال باغ مین منزل گزین ہوئے اور مہابت خان ہاتھار رہنے  
 ملا لاری کے برہان پور مین تقسیم رہا کہ بعد اوس کے آنے کے بیدولت سے مہابت باکر مہارہ  
 ملا لاری کے شہزادہ بردز کی خدمت مین روانہ ہوں اور لشکر خان اور جادو رہے اور اودے رام وغیرہ کو مقرر کیا کہ بالاکھٹ مین  
 جا کر طرک کر مین رہیں اور جانبپا رخاں کو بہرہ تور رخصت دیکر اسد خان محمودی کو بطور زمین رکھا اور منہ چہرہ شہزادہ خان کو خان پور مین  
 تعین کیا رضوی خان کو تھانہ سر مین بھیجا کہ صوبہ خاندیس کے قلعہ کے سے بھیج کر آئی کہ لشکر کی نے فرمان عادل خان کو پہنچایا وہ تمام

شہزادہ شہزادہ کے جاکر کوس واسطے استعمال فرمان خلعت کے آیا اور سلام اور سجدہ کرکے کھانا لایا کھانا کھا کر دوا کے واسطے فزہ زکاوہ اور خان اعظم اور صفی خان کے حکمت کی روانہ کیا اور صادق خان کو حکومت لاہور سے سرفراز کر کے خلعت اور ہاتھی دیا اور وقت خان پر سردار کو منصب وزیرہ نگاری اور تین سو سواروں سے سرحد بنڈی بخشی ایک بار کھارین مجھے عرض ہوئی کہ کاساں ایک اور ایک کو کھانا اس سرخ میں کھوسا کر دینے فرمایا کھانا کھانے میں ایک وقت اس طرح اسٹاپ نہ کیا تھا جب اس کھانا کھا کر وہ تین دھار ساپ اور ایک بیٹ سے کھانا کھانے یہ وقت تھا کہ مروتا پے میں کچھ کھانا پھر عرضی واقعہ نویس دکن کی آئی کہ مہات خلد نے عارف پسر نامہ کو سیاست کر کے مع اس کے دو نو لوگوں کے قید کیا ہے کہ اس نالائق نے عرضی بیدولت کو اپنے باپ کی موت لکھ کر افسانہ خاص اور نہایت کا کیا تھا اتفاقاً وہ تحریر مہات کے پاس پہنچی اس نے عارف کو بلا کر کھلایا جب عارف داخل ہوا تو اس نے کھانہ کھا کر کھانا کھانا کھانا کے باپ اور بیٹوں کو قید کر دیا اور عارف خود داد میں خبر آئی کہ شجاعت خان عرب دکن میں گیا پھر عرضی ابراہیم خان فتح جنگ کی آئی کہ بیدولت یہودیہ اور بیہودہ میں داخل ہوا ہے اس حال میں کہ درمیان سرحد اور لینڈ اور کوچ کے ایک گھاتی ہے کہ ایک طرف اس کے کوہ پلندہ اور دوسری طرف جھیل اور دریا ہے اور جا کر گولکنڈے نے اس دوسرے کو ایک قلعہ بنا کر توبہ و تشنگ سے آراستہ کیا ہے کہ بے اجازت آفتاب ملک کے کوئی وہاں جا نہیں سکتا بیدولت قطب الملک کی مدد سے وہاں سے نکلے ملک اور بیہودہ میں آیا اتفاقاً اس وقت احمد بیگ خان بزاز زادہ ابراہیم خان کا راجہ لکڑہ پر گیا ہوا تھا بیدولت کا اس ملک میں آنا سنکر تھوڑے روز ہوا لاچار اس کو ہم کو چھوڑ کر موضع بلبی میں کہ صدر اس صوبہ کا ہے آیا اور اہل و عیال کو لیکر مقام کلک میں کہ بلبی سے بارہ کوس ہنگا لکھ کر طرف ہوا آیا چونکہ وقت کم تھی فوج جمع نہ کر سکا جب بیدولت نے لوطی کی طاقت نہ دیکھی اور ہمراہیوں کو موجود نہ پایا تو کلک سے بردوان میں پلٹ صابح صبحی آصف خان کے جاگیردار دان کا تھا گیا پھر صابح نے طیارسی کی اور بیدولت کے آنکلی خبر تصدیق کی یہاں تک کہ لعنت و لعنت نے خط اس کے ملانے اور متفق کرنے کو نہ لکھا تب صابح بردوان کو سامان جنگ سے آہستہ آہستہ کہے ہوئے ہوا اور ابراہیم خان میں یہ حکم جیت زدہ ہو گیا اور حالت لاچار میں بدو ویکہ اکثر سپاہ اس کی اطراف میں متفرق تھی اگر نگر میں خود یا فون مہت کا گاڑ کر درستی قلعہ اور صبح کرنے سپاہ اور ہوا امرالک لکھی اور شتی میں مشغول ہوا اور سامان اور سہا ب مزب و عرب کے مہیا کیے اسی حال میں بیدولت کی تحریر اس کو لکھی اس ضمن میں کی کہ تقدیر ربانی اور شہر آشانی سے جو حال کہ سزا دار میر سے نہ تھا پر وہ عدم سے عالم وجود میں رو بردیا اور گردش روزگار سے یہاں اتفاق آنے کا ہوا اگرچہ نظر مہت بلند میں یہ بڑا ملک اور دین صوبہ ایک میدان بلکہ ایک پرکاش سے زیادہ نہیں معلوم ہوتا لیکن مقصد اس بلند اور مطلب اس سے زیادہ کا ہے کہ اگر اب کہ گذر اس زمین پر واقع ہوا ہے تو سرسری چھوڑا نہیں جاتا اگرچہ کھجور کا شادی میں جائیگا ارادہ ہو تو بلا تردد اور دیر کو ملا جادست قرقن کا تیرے امان ناموس اور عزت خانان سے کوتاہی نہ ملا تکلف روانہ ہوا اگر زمین رہنے میں اپنی مصلحت سمجھی تو جو پرانے اس ملک میں طلب کرے تیرے رہنے کو بلا توقع ہم عطا کریں فقط

### محکمہ توڑک جہانگیر می کا

یہاں سے حالات لکھے ہوئے ہیں میرزا محمد بادی کے ہیں جو مولف اسکے دیباچہ کا ہے ابراہیم خان نے جواب میں لکھا کہ حضرت بادشاہ نے اس ملک کو میرے سپرد کیا ہے جب تک جان تن میں ہر امانت داری کروں گا جب شاہ جہان بردوان میں پہنچا تو صلح قلعہ دست کر کے مستند جنگ کا ہوا اور عبداللہ خان اس کے قریب جا کر محاصرہ کیا جب وہ قلعہ میں کمال تنگ ہوا اور کسی طرف سے امید نہ تھی تو لاچار قلعہ سے نکل کر عبداللہ خان سے ملا اور عبداللہ حسن ان کی طرف سے



خاطر جمع کر کے اوسکوشا جہان کے پاس لایا پھر مردوان نیز کر کے اکبر بگڑکی طرف گئے ابراہیم خان نے اول چاکر و بان کے قلعہ کو دست کر کے سامان لڑائی کا کرے لیکن قلعہ بگڑ کر کابست ہوا تھا اوقد رجحیت کر اوسکی حفاظت کرے ہاتھ نہ آئی آخر اپنے بیٹے کے مقبرے میں کہ بہت مضبوط تھا تھیں ہوا اور اطراف سے امرا اور اس کے ہمراہ مجھے شاہجہان کی سپاہ نے اوس مقبرے کو اک گیر اور خود قلعہ کے گڑھوں اور ترے پھر دونوں طرف سے لڑائی شروع ہوئی اوس وقت میں محمد بیگ خان بگڑ کر جماعت تک حلالوں سے ملا اور اوسکو تقویت اور زور دیا اور چونکہ اہل و عیال اکثر ان کے پار دیا کے تھے عبداللہ خان نے دنیا خان کو دریا سے اوتار کر اوس طرف بھیجا ابراہیم خان یہ خبر سنا کہ ابراہیم خان کو ہمراہ لیا اوس طرف دوڑا اور سب لوگوں کو فاسطے حفاظت اپنے تمام کے چھوڑا اور جنگی کشتیاں کہ جنگو وہ لوگ نوارہ کہتے ہیں پہلے اپنے اوس طرف روانہ کین کہ مخالفین کی راہ بند کر کے اودہرہ آنے دین اتفاقاً پہلے پہنچے ان کشتیوں سے دنیا خان بڑا زور گیا تھا پھر ابراہیم خان نے اپنے بیٹے کو اوسکا ہوا لڑائی کے واسطے روانہ کیا دریا کے کنارے دونوں لشکروں میں لڑائی واقع ہوئی اور دونوں طرف سے بہت لوگ مارے گئے اور احمد بیگ خان لوٹ کر ابراہیم خان سے آگیا اور فوج کے غلبہ کا حال بیان کیا ابراہیم خان نے کسی بھیجا کہ جابر لوگوں کو قلعہ سے بلالے کہ وقت مدد کا ہو ایک گروہ وہاں سے ابراہیم خان کی مدد کو آیا دریا خان اس حال سے مطلع ہو کر چند لوگوں کو پیچھے بٹھا چونکہ جنگی کشتیاں ابراہیم خان کے طرف میں تھیں اس واسطے لشکر شاہجہان کا دریا سے لنگھاسے اوتر نہ سکا اوسوقت بیدار خاتم ایک زمیندار نے اگر ظاہر کیا کہ اگر کچھ فوج میرے ہمراہ کیجاوے تو اوپر کیرف دریا کے چند منزل ایجا کر اپنی عسکری میں کشتیاں بہرہ بوجھاں اور فوج کو دریا سے اوتاروں شاہجہان نے عبداللہ خان کو ڈیڑھ ہزار سواروں سے اوسکے ہمراہ کیا تا وہاں سے سکے دریا سے اوتار کر ابراہیم خان کے لشکر پر گریں اور یہ فوج برہم پری راجہ بید کے جلد دریا سے اوتر کے دریا خان سے جلتے جب ابراہیم خان نے یہ حال سنا گھبرا کر جلدی لڑائی کو چلا اور نور اللہ نام لیک سیدزادہ کو کہ منصب دار اوسکی طرف سے تھا ہزار سوار سے ہڑل مقرر کیا اور انھیں کو بھی ہزار سوار دیکر ایک بازو پر گھڑا لیا اور خود ہزار سواروں سے غولی میں کھڑا ہوا اور عبداللہ خان کا مقابلہ و لشکر ان کے بڑی لڑائی واقع ہوئی عبداللہ خان نے فوج ہراول پر حملہ کر کے نور اللہ کو میدان سے ہٹا دیا اور لڑائی محمد بیگ خان تک پہنچی لیکن وہ مردانہ نظر ابراہیم خان نے زخم کاری کھائے ابراہیم خان کو اس حال کے دیکھنے سے طاقت مہر کی نہ رہی اوس طرف باکین اور عثمان ابراہیم خان اور عبداللہ خان نے بھی اسی فوج پر حملہ کیا اوس وقت ابراہیم خان کے ساتھی خوف کھا کر بھاگ گئے اور معاملہ فوج خراب ہوا غلطاً ابراہیم خان تھوڑے لوگوں سے ثابت قدم میدان میں رہا ہر چند لوگوں نے اوسکے گھوڑے کی باگ پر مار پھینچا چاہا لیکن وہ ہٹنے پر راضی نہوا اور کہا کہ مردانگی اور بہت میدان سے جانے کو انہیں اجازت دیجی اور اس سے کیا بہتر ہو کہ بادشاہ کے کام میں جو ولی انتم ہو جان قربان کروں وہ بھی کہہ رہا تھا کہ دشمنوں نے اوپر ہجوم کیا اور کئی زخموں میں اوسکا کام تمام کیا اور نرنگ بیگ نامی جو عبداللہ خان کا ایک نوکر تھا اوسکا سر کاٹ کر شاہجہان کے دربار لیا اور جو جماعت کہ ہمسار مقبرے میں بند تھی ابراہیم خان کی راسا کر سیدت دیا ہوئی اوسوقت رومی خان نے کہ سب بگ مقبرے کی دیوار کے شے لگا لی تھی اوسکو آگ دی اور چالیس گروہ دیوار اوسکی گریبی اور شاہجہان کی فوج کا وہاں بھی قبضہ ہوا جان کے لوگوں نے بھاگ کر اپنے آپ کو دریا میں ڈالا اور اگر کشتی یا قوارے پتھر پڑے کہ وہ بھی بوجھے ڈوبے اور ایک گروہ بخیال اہل و عیال کے جلتے اور دیکر بھاگ کر اسی بندوبست کے آسمانہ لوگوں میں سے تھا کہ رقت ہوا اور شاہجہان کے ہمراہیوں سے عالم بخان دیوان اور شریف خان بخشی اور میر عبدالسلام بہار اور حسین بیگ بخشی اور چند اور آدمی جان نثار ہوئے اور جب احمد بیگ خان مع چند منصب داروں کے میدان جنگ سے ہٹا تو طرف ڈھا کہ کے کہ دار الملک بنگلے کے پاس اور اہل و عیال اور سامان ابراہیم خان بھی وہاں تھا روانہ ہوا جب مخالف دھماکے میں پونہ پونہ قوا احمد بیگ خان چاروں جا رہا اور لوگوں کی غلازمت میں گیا اور چالیس لاکھ روپیہ ابراہیم خان کے مال سے لوہا بچا کر

میرزا جلائے کے مال سے مخالفین کے تصرف میں آنے اور پانوں کا بھی اور چار سو گھوڑے گوشت کو وہاں ہوتے ہیں غنیمت میں لے اور ب  
اسباب اور سامان قبضے میں لاکر نوازہ اور توہن کر کے لائق بادشاہوں کے جو متصرف ہوئے پھر تین لاکھ روپیہ عبداللہ خان کو اور دو لاکھ  
راجہ بیچم کو اور ایک لاکھ داراب خان کو اور ایک لاکھ دیبا خان اور پچاس ہزار روپیہ وزیر خان کو اور اس قدر شہادت خان اور بقدر  
مصدقی اور سیرم بیگ کو بخشے اور باقی لوگوں کو بھی لائق اور نیکو تہہ کے لیے جب اس ملک کے ربط و ضبط کے فایز ہوئے تو وہاں  
سید خاٹمان کو جب تک قید میں تھا ہمارے حلف لیکر حاکم بنگالے کا کیا اور اس کی عورت کو ح ملک بدر کے اور ایک میرزا خاٹمان  
کے اپنے ہمراہ لیکر واسطے سخی ملک ہمارے متوجہ ہوئے اور امیر بیچم پرانا کو کس کشمکش میں اور اخص کے ہمراہ تھا بلکہ یہی بنگالہ کے  
کچھ فوج دیکر اپنی طرف سے پختہ کروانہ کیا اور خلیفہ عبداللہ خان اور دوسرے لوگوں کے اس کے ہمراہ صوبہ پختہ نہ شہزادہ پور  
کی جاگیر میں تھا اور اوصوں نے غلخص خان و دیوان اپنے کو وہاں کی حکومت پر مقرر کیا تھا اور آٹھ ناخانی چھوٹا تھا اور سیرم خان  
انسان کو وہاں کا فوجدار کیا تھا تو راجہ بیچم کے پو پختہ سے پہلے اس کے پافون خوف سے اور کھڑے اور اس قدر قویں لکھ منوئی کی قلعہ پختہ  
کو دہشت کے چند روز فوج شاہی کے آئے جب کہ رو کے زمین غرضکہ وہاں سے بھاگ کر آلاہا دین آئے اور بیچم سنگ شہر میں آکر اس  
ملک پر قاضی ہوا بعد چند روزوں کے شہر جہاں ابھی قریب جماعت سے بھاگے سے آکر وہاں پہنچے اور اکثر قصبہ ہمارے جاگیر داروں  
اور تین لوگوں سے ہمراہ کا اقرار لیا اور اطراف سے قریب چھ ہزار سوار کے آکر فوج اس کے اور سید مبارک قلعہ دارہاس سے  
باوجود دسویں سالانہ اور درویشی قلعہ کے قلعہ کو اس کے سپرد کیا اور چند روز چھینا اور زمینداروں کے اون کے رفیق ہوئے  
پھر عبداللہ خان اور امیر بیچم کو اتفاق کر کے آلاہا دیوٹ اور دریا خان کو فوج مانگ پور کی طرف روانہ کر کے خود پیچھے سے چلے جاتے  
تو فوج پور پونچا تو جاکر فوج خان پیر خان اعظم کا حکم جو میرزا تھا رستم کے پاس آلاہا دین بھاگ گیا اور عبداللہ خان پیچھے سے  
آکر قصبہ جمبوی میں کھڑے رہے لڑنے کے مقابل آلاہا دے کے واقع ہوا اور پھر آلاہا دے پانچ کوں پر قائم کیا اور شاہجہان نے جو فوج  
میں جاکر توقف کیا پھر امیر عبداللہ خان غریب توپ و تفنگ بری بری تینوں پر کھنکھوڑا وہ کہتے ہیں اور کربار آلاہا دے کے اترتا اور قلعہ کو  
محاصرہ کیا مزار رستم نے دے کے اندر سے لڑائی شروع کی دونوں طرف سے پیغام اہل جاری ہوئے اب یہاں سے حال  
وکن گئے تھر یہ ہوتے تھیں پہلے لکھا گیا کہ جب غرضت نے علی شیر نام اپنے وکیل کو مہابت خان کے پاس بھیج کر  
عجز و فروغی ظاہر کی تھی تو اس کے یہ تھا کہ کار و بار مہابت صوبہ کو کن میرے قنویں کے حادین اور جو کہ اس کو عادل خان سے مہابت  
اور جھگڑا دریا میں واقع ہوا تھا اس واسطے چاہتا تھا کہ باعانت اور دو گارنی خان جہانگیر کے اس پر غالب آوے اس سبط  
عادل خان بھی واسطے ان مہابت و رستم کے چاہتا تھا کہ اختیار اس صوبے کا جھگڑے آخرت میر عادل خان کی غالب آئی اور  
مہابت حسن نے غرضت پر پہلے ہی کر کے عادل خان کا طرہ دار ہوا اور جب بربرہہ ہونے غرضت کے لامل لاری کار پر داز عادل خان  
کا اس کی طرف سے تردد تھا اس واسطے مہابت خان نے کچھ فوج شاہی بھیج کر لاکھانہ سے جاکر لاکھ لاری کو سہراہ ہائیوڑ میں لے آکر  
غرضت پر غرضت و رستم اور نظام الملک کے ساتھ شہر کھڑی سے ٹھکانا موضع قندار میں کہ بربرہہ ولایت گوگندے کے واقع ہوا گیا  
اور اہل و عیال کو مع سامان قلعہ دولت آباد میں رکھ کر کھڑی کو خانی کر کے یہ شہر کیا کہ میں قلعہ الملک کی سرحد پر جاتا ہوں اس سے  
زیر قریب آنا وصول کروں غرضت جب لاکھ لاری برہان پور میں آیا تو مہابت خان نے شاہ پورک اس کا استقبال کیا اور کمال قصبہ  
اور دھبئی ظاہر کی اور وہاں سے متفق ہو کر شاہزادہ پورنکی خدمت میں چلے اور سر ملندہ سے کو حکومت برہان پور پر چھوڑا اور جادو کا  
ملہ اور ادنی راجہ اور اس کا مددگار مقرر کیا اور اس کے سب سے پہلے اور اسی کو منظر احتیاطا اپنے ہمراہ لایا جب ملا محمد شہزادے کی خدمت میں

پونہا قیہ بات قرار پائی کہ ملا پانچراہ اور وہ سے بہان پور میں ہرگز اتفاق سر ملنے پرے کار و بار کیا کرے اور اسکا بیٹا امین الدین نزار وارے  
 ہرگز کاب رہے اس قرار پر ملا کو رحمت کر کے خلعت و شمشیر مع اور ہر پہن غنایت کیا اور پچاس ہزار روپے مدد خرچ دیے اور محمد امین کو ہزار  
 رکھا مہات خان نے بھی اپنی طرف سے ایک سو سو گھوڑے و دو ہاتھی اور ستر ہزار روپے نقد اور ایک سو سو تنقان عمدہ ملا اور اس کے  
 سپہ سالار دلا کو دیے اور انیسویں خور و کو ترو دل حضرت جہانگیر کا کشمیر میں واقع ہوا اعتقاد خان نے عمدہ چتر بن کشمیر کی کاس مدت بین  
 جمع کی تھیں بطریق پیش آگے رکھیں وہاں معروض ہوا کہ پچاس اور ایک سپہ سالار نذر محمد خان کا چاہتا ہے کہ کامل اور غنیمت پر خند کرے  
 اور خانہ زاد خان سپہ مہات خان کا مع امر مقررہ وہاں کے شہر سے نکلا اور نگرے مقابلے اور مدافعت میں مصروف ہو اس واسطے بادشاہ نے  
 فانی بیگ خٹک کو فوج پر روانہ کیا کہ حقیقت حال سے مطلع ہو کہ خبر تحقیق جدا لاوے اور عجیب قصہ یہ ہوا کہ جب عبدالغفر خان نے  
 قلعہ قند ہار کو واسطے نہ بنے لک کے شاہ عباس کے حوالہ کیا تو حضرت بادشاہ کو یہ بات گراں معلوم ہوئی عبدالغفر خان کو حوالہ اسید و ام  
 منصبدار کے کر کے فرمایا کہ اسکو انت سے سدا کر کے طرف مکہ منظر کے روانہ کرے اور پیچھے سے لکھ بھجوا کر اسکو مارا مارا رہا رہا  
 مارا گیا ساتویں ماہ کو میر محمد ہر قہصبت بادشاہ کی آرام بانو بیگم نے عارضہ سہال سے انتقال کیا بادشاہ کو بہت چاہتے تھے عراقی چالیس  
 برس کی ہوئی اور اسی تاریخ غازی بیگ کی عمر شہادت سے معلوم ہوا کہ بیگم پوس نے موضع ہوا میں مقامات غنیمت سے ایک قلعہ بنا کر  
 اپنے بھائی کو مع فوج وہاں بھجوا کر اس جہت سے اکثر امرا وہاں کے خانہ زاد خان کے پاس آکر مستقیث ہوئے کہ ہم قدیم سے  
 رعیت اور مالگذار حاکم کامل کے ہیں بیگم پوس کو مطلع کیا گیا چاہتا ہے اگر آپ اسکی مدد میں دو گریں تو ہم رعیت اور مالگذار ہمارے  
 ہیں بغیر دوسرے کسی ہرگز اور بکون کے ظلم سے محفوظ رہیں گے خانہ زاد خان ایک فوج واسطے لک ہزار کے روانہ کی بیگم پوس کے  
 بھائی نے اور نے لڑائی کی اوس جنگ میں اور ایک اکثر مارے گئے اور بھائی فوج شاہی اوس کے قلعہ کو خاک سے برابر کر کے  
 منظر اور منظر پھر آئی بیگم پوس نے یہ حال سن کر کمال خجالت سے نذر محمد خان بھائی امام علی خان والی قوران سے عرض کی کہ تم کو کامل  
 تمک جانی اجازت ہوتا اس لوٹ و فارتگری میں شرمندگی اپنی شکست کی و و رکروں اول قورند محمد خان اور اکثر امرا قوران نے یہ بات  
 ناپسند کی لیکن اوسنے بار بار عرض کرنے سے اجازت لیکر مع دس ہزار سوار و ایک اور اٹھاپنی کے قلعہ کامل کی طرف کا گیا خانہ زاد خان  
 نے اسکا آنا سن کر تھا تو اس سے لوگ بلا کر سامان جنگ مرتب کیا اور سب و تھو اٹھاپان شاہی لڑائی پر مستعد ہوئے اور جب دلا و اٹھاپان  
 نے موضع شیر گڑھ میں کدوس کوس پر غزنین سے ہوا لشکر اقبال کو آکر مستعد کیا اور وہاں سے میر سامان جنگ آگے بڑھے تو خانہ زاد خان  
 سے اکثر منصبداروں اپنے باپ کے غول میں کھڑا ہوا اور مبارز خان امیر سنگلہن اور سید حاجی اور دوسرے دلا و سہراول میں مقرر  
 ہوئے اور اسی طرح جرنلار و برنار مرتب کر کے خداوند کریم سے خواہاں نصرت و فیر وزی کے ہوئے اور چونکہ سنگا گیا تھا کہ لشکر  
 اور ایک غزنین سے تین کوس پر ہی قورند شاہی فوج کو لقمین تھا کہ شہید کل کو مقابلہ ہوا اتفاقاً جبکہ تین کوس شیر گڑھ سے بڑھے  
 تو قورال لشکر اور بکون کے نمودار ہوئے اور ہرے بھی بادشاہی قزاولوں نے آگے بڑھ کر لڑائی شروع کی اور لشکر پاشاہی مع توسخانہ  
 اور ہاتھوں کے آہستہ آہستہ بان مارنے ہوئے بڑھے اور سوت بیگم پوس پیچھے ایک ٹیکرے کے لکین گاہ میں مستعد ہو کر پوشیدہ رہا  
 اس ارادے سے کہ جب لشکر شاہی نکلا ہوا راہ کا مہیاں پر لو پیچھے تو میں ایک بار کین گاہ سے نکلا اور نیزہ چلا کر دنگا لیکن مبارز خان  
 سہراول نے اسکو لکین گاہ میں دیکھا کہ ایک جماعت کو اپنے قزاولوں کی مدد پر بھیجا مٹھا لغون نے اپنا آدمی بھیج کر بیگم پوس کو  
 اطلاع کی کہ فوج جہانگیری اپونہی حال میں فاصلہ کچھ تھڑا رہا تھا کہ سپاہ غنیمت نہان ہوئی اور سے اپنی سپاہ کے کئی غول کے  
 تھے ایک فوج اسکی ہراول لشکر شاہی سے مقابل ہوئی اور خود وہ مع اور فوج کے ایک گول کے فاصلے پر کھڑا ہوا چونکہ غنیمت

جماعت ہوا مل شہابی سے زیادہ مٹی اس واسطے غولی سے کچھ لوگ جلد بڑھ کر ہوا مل کی واد کو پونہچے اور اعلیٰ توپ و تفنگ مارین اور پھر جنگی باغی و دھڑا کو لڑائی کی اور سرشتہ جنگ کا دراز ہوا اور اس محنت پچیسویں اپنے لشکر کی مدد کو آیا اور باوجود اسکے اس کے کچھ نہ بنا اور بھاگ نکلا دلا و ران لشکر شہابی نے مقابلہ کر کے پکڑنے اور مارنے میں دریلنگ کیا اور مٹا لہو کو قاتلہ حاکم کے دربار سے مجھے کو س تھا بھگیا کرب قریب تین ہوا و ذک کے مارے گئے اور ہزار گھوڑے اور بہت ہتھیاراؤں کے دو تھوڑے ہونے کا تھوڑے آئے اذغایت اسی سے فتح غصیم حاصل ہوئی جب یہ خوشخبری جناب بادشاہ نے سنی تو جن لوگوں سے اس کو اپنی بیٹی دو تھوڑے اور تر دوات مر دانہ ہوئے تھے ان کو حسب راجہ عنایت شاہانہ سے سر ملنے کا سیاق کیا بلکہ کوس قوم اور ذک کا تھا اس زبان میں جنگ برہنہ اور پوس یہ ملکہ کو کہتے ہیں یعنی وہ لڑائی میں سینہ کھولے لڑتا تھا اور اکثر دوزخین اور قویا و صہ در میان رہا کرتا تھا اور مکر خراسان میں آکر اس کے کارستانیاں نہ کیا ہی پھر بعد اس کے عوضی خاں غلام واقعہ نویس دکن کی آئی کہ ملکہ لاری جب برہان پور میں آیا اور ہوشا ہی لوگ انتظم سر ملنے کے جسے ملین ہوئے تو شاہزادہ پرویز مع مہایت خان اور باقی اہل اس کے صوبہ بہار اور بنگالہ کی طرف تشریف فرما ہوئے اور بھگت خان کے طرف سے علی علیا نہ تھا اور ارب بٹا اور شاہجہان کی خدمت میں تھا اس واسطے اس کو بلعلا دولت خواہوں کے نظر بند رکھتے تھے اور مقرر کیا تھا کہ قریب چار ہزار ہونے کے اس کا دیر کھانہ کرین اور دختر اس کی جان بیک کر شاہزادہ دانیال کے خلع میں بھیجے اس کے ہمراہ ہارے اور ہتھیار لوگ بادشاہی اس کی محافظت میں ہوں پھر بھگت لوگوں کو خاٹھان کے گھر واسطے ضلعی سامان اور ہتھیار کے بھیجا پھر ہتھیار سے غلام خاٹھان کا تھا اور شہجاعت اور عقل رسا رکھتا تھا اس نے گھڑا رہوئے بہتری جاکر اس کے اپنے سپہ اور چند لوگوں کے مقابلہ کیا اور مارے دے کے جان ہی اور انھیں دونوں افضل خان و دوان شاہجہان کا کچھ بپور میں رہ گیا تھا درگاہ شہابی میں اگر دولت زمین بوس سے شرف ہو کر صدر عنایت بادشاہی کا ہوا اور قریب اس کے خیر مقدم لڑائی و شہزادہ دانیال اس میں معروض ہوئی تفسیل اس کی یہ کہ جب شاہزادہ پرویز اور مہات خان قریب آکر آدھ کے پونچے تو عبد اللہ خان محاصرہ قلعہ کا چھوڑ کر بھڑک چھوڑ کے لوٹ گیا اور بھڑک دیا خان نے دیا کے گھانا پونیر فوجیں ڈال کر بندوبست قرار دیا مٹی تھا اور شہزادہ دانیال اپنی فوجیں کی تھیں اس واسطے چند روز لشکر شہابی کو اترنے میں توقف ہوا اور شاہزادہ اور مہات خان کن رے مدد کے مع لشکر شہابی کے پڑے رہے آخر قریب کے زمینداروں نے اطراف سے تیس کشتیان ہم بونچا واسطے لشکر کے پل باندھا اور جب تک دیا خان مطلع ہو کر روکے لشکر بادشاہی باروڑ گیا لاچار دربار خان نے وہاں توقف مناسب سمجھا کر چون پور کی طرف راہ لی اور عبد اللہ خان اور راجہ بھیجے جو نوکر گئے اور شاہجہان سے نارس جانے کو التماس کیا شاہجہان نے ملکہ سے قلعہ رہتاس میں کہ مضبوط اور بلند تر تھا روانہ کر کے نارس کی طرف کوچ کیا اور نارس میں جا کر لنگا اتر کے لوٹ نڈی پر مقام کیا شاہزادہ پرویز اور مہات خان بھی پیچھے سے جب موضع دودھ میں پونچے تو آقا محمد زمان طرانی کو کچھ فوج سے وہاں چھوڑ کر باگ لنگا کے اترے اور چاہا کہ ہم بھی بار دیا سے لوٹ کے اتر کر شاہجہان سے مقابلہ کرین اور دوسرے ہر مہیکہ خاٹھان و دوان حسب ارشاد شاہ حاکم کے لنگا اتر کر آقا محمد زمان سے لڑنے آیا اور محمد زمان اس کے آگے سے ہٹ کر چھوڑ کر پڑا شہزادہ پرویز سے وہاں بھی اس کے پیچھے گیا آخر محمد زمان نے خاٹھان و دوان سے لڑائی کی اور خوب مر دانہ کام ظاہر کیے لیکن خاٹھان و دوان بھگت جانے اپنی سپاہ کے تنہا میدان میں کھڑا رہا اور ہر طرف سے لڑتا تھا یہاں تک کہ تنگ خواران شہابی کے ہاتھ سے مارا گیا لوگوں نے اس کا سر کاٹ کر شہزادہ پرویز کے روبرو بھیجا اور جو ارضیں و دنوں ستم خان کے اول نوکر شاہجہان کا تھا اور شہزادہ پرویز سے اگر لڑ گیا تھا اس کا سر دکھ کر ہولا کر خوب ہولا جو تنگ حاکم مارا گیا اور کچھ جاگیر علی خان سپہ خاٹھان کا حاضر تھا کہ لگا اس کا تنگ حاکم نہ جانتے اس سے زیادہ کون تنگ لڑا گا کہ اپنے آقا کے واسطے اپنے جان کی اس سے زیادہ کیا کرنا دیکھو بھی اس کا سر ب سر دین سے بلکہ شہزادہ پرویز خاٹھان کے مارے جانے

کمال خوش ہوئے اور محمد زمان کو صفا غلام و آفرین کیا بعد اسکے شاہجہان نے اپنے آفرین سے شہرت کی تکفرون نے فضل و انجیم وغیرہ کے صلاح صفت جنگ کی دی مگر عبداللہ خان ہرگز اس بات پر راضی نہ ہوا اور لڑا کہ لشکر بادشاہی کہیں ہماری سپاہ سے زیادہ کم قریب چالیس ہزار ہو کر واپس کاٹھکریں گران قدیم و جدید کل ساتھ ہزار نہیں ہری صلاح یہ تھی کہ فوج جہانگیری کو یہیں چھوڑ کر راہ اور وکھٹو پاب دلی کی طرف متوجہ کریں جب یہ سب اس طرف آئے تب تک کیوں چلے جاؤ گئے آخر لشکر شاہی لاجپور کو پہنچا پر راضی ہو گیا اور اگر صلح پر آمادہ نہ ہوں تو چھ مہینے قتل سے وقت کے حیا پیش آوے کیا جاوے گی شاہجہان نے حکم غربت اور شجاعت کے یہ بات نہ مانی اور لڑائی پر مستعد ہو کر سوار ہوئے اور فوج آگے بڑھ کر کھڑے ہوئے اور غول اپنا قلم کر کے برہنہ راسین عبداللہ خان کو اور برہنہ راسین نصرت خان کو اور ہراول میں راجہ بھیم کو اور دہنے ہاتھ پر راجہ دریا خان کو ساتھ ایک جماعت افغانوں کے اور بائیں طرف بہار سنگھ وغیرہ پینارن رستم دوز کو تھوڑے کر کے انٹش میں شجاعت خان اور شیر بہادر مخاطب بشیر خواجہ کو متبر کیا اور دومی خان میراٹش تو پچانے کو آگے بڑھا یا ۱۱۰ ہوسے شہزادہ پرویز اور مصانت خان بھی جس قدر فوج آگے بڑھ کر مقابلے میں آئے اوس وقت بادشاہی فوج اس قدر کٹھن تھی کہ تین طرف سے شاہجہان کی سپاہ کو گھیر لیا دومی خان نے اپنے ہر چند مخالفوں کی طرف سے تو پچانے بڑھا کر گولے مارے لیکن تقدیر سے کوئی گولہ کیسے نہ لگا اور توپیں گرم ہو کر بیکار ہو گئیں اور جب شاہجہان کی فوج ہراول اور ان کے تو پچانے میں فرق زیادہ ہوا تو سپاہ اقبالہ جہانگیری تو پچانے پر بلا ترو و حلا و ہوئی تو پچانے والے اور ان کی تاب نہ لاکے میدان سے بھاگ گئے سب تو پچانے قبضہ مردانہ شجائی میں آگیا یہ حال دیکھ کر دریا خان افغان کہ ہراول کے سپہ سے ہاتھ پرکھڑا تھا بے لڑے بھاگا اور اس کے بھاگنے سے اولٹے ہاتھ والے بھی بھاگے اوس وقت راجہ بھیم نے کثرت فوج شاہی پر نظر کر کے تعجب سے جرات مع حیدر قدیمی راجہ تون کے لشکر قلب بادشاہی پر حملہ کیا اور خوب تلوارین مارین بیان تک کہ جہا جوت نامی ایک بڑا ہاتھی کہ فوج کے آگے تھا تیر و تھگ گئے زخموں سے مارا گیا اور بھیم واسطی طرح راجہ تون جان نثار میدان میں ثابت قدم رہا لیکن جو جمعہ دلاور اور فوج گرو شہزادہ پرویز اور مصانت خان کے کھڑے ہو گئے انھوں نے لشکر راجہ بھیم اور ادون راجہ تون کا کام تمام کیا اور جیت کر اپنی جگہ تان کر لڑا رہا اور بھیم راٹھور اور پتھی راج اور کھراج راٹھور ہمراہ اور چند دلاوروں کے زخمی ہو کر میدان میں رہے سبب ماسے جانے راجہ بھیم کے اور شکست کھانے فوج ہراول کے شجاعت خان بھی کہ فوج انٹش میں تھا بھاگا لیکن شیر خواجہ سردار فوج انٹش کا ثابت قدم ہو کر اتنا لڑا کہ مالک اجداد ہنوز ہونے ان جماعتوں کے جب فوج جنگ اور فوج غول شاہجہان کے پونہ بھی تو ہر لڑا و لڑے بھی کہ افسر و کمانڈر تھا تھا تاب ثابت قدمی نہ لاسکے اور بھاگ گئے لیکن شاہجہان اور عبداللہ خان برہنہ راسین تھوڑے لوگوں سے کہ قریب پانچ سو کے تھے مردانہ و ثابت قدم رہے اور دلاوروں کو ترغیب لڑائی کی کرنے تھے میدان تک کہ ان میں سے بھی اکثر زخمی اور قتل ہوئے اوس میدان میں سوا ہاتھ دین نشان اور توغ اور موت خانہ اور عبداللہ خان کے کہ سیدھے ہاتھ پر کچھ فاصلے سے تھا کوئی نظر نہیں آتا تھا اوس وقت ایک تیر خاص چلتے پر لگا لیکن اللہ تعالیٰ نے واسطے صحت اپنی مخلوق کے شاہجہان کو بچایا اور شیخ تاج الدین کے طلبہ حضرت شیخ باقی باللہ صاحب اوس وقت شاہجہان کے پاس کھڑے ہوئے تھے ایک تیر اسکا گال پر لگا کہ تیر سے بھل گیا تو اوتوت شاہجہان نے عبداللہ خان سے کہا بھیا کہ اب وقت بہت نازک آچھیا اوس وقت ہی مناسب ہو کہ انھیں تھوڑے لوگوں سے ملکر بیکر کر آئی لشکر قلب بادشاہی پر حلا و ہو کر تاج کچھ کر لکھا تقدیر کا بچہ طہور میں آوے عبداللہ خان نے پاس آکر عرض کی کہ کام ہاتھ سے نکل گیا ہر ایک کچھ ملے اور کوشش پر اثر مرتب نہیں ہوگا سبھی بمقابلہ ہر اس کے بادشاہ امیر تیمور اور بارشاہ کو متبادر سلطنت میں ایسے اتفاق بار پائش آئے ہیں اور ایسی سخت آفتوں میں بے گبر ہونے میدان سے لوٹ گئے ہیں اور سیاہی دشمن پر نظر نہیں کی اسی سبب سے

ان عالی مرتبتوں کو پہنچنے میں پھر اور لوگ اضع وقت شاہجہان کے پاس تھے اور خروج سے بے ادبانہ باگ لڑنے کی ہرگز وہاں سے  
شہنشاہ پر لشکر جہاگیر کی آنکے خیموں میں آکر مال و کسباب سخت قتل و کشتار کیا اور اس خیمہ غنیمت کو غنیمت جان کر بھیجا کرنے سے باز رہے وہاں  
شاہجہان چار کونچ میں قلعہ رتھاس میں پونچھا اور تین دن وہاں بکر سامان قلعہ داری کا بھیج کیا اور سلطان مراد بخش کو لڑنے کی دعوت پیدا  
ہوئے تھے وہ تین قلعہ میں چھپر کر رہا اور شہزادوں اور اہل حرم کے پیڑا اور ہمار کی طرف روانہ ہوئے جب یہ خبر پہنچا اس وقت کہ شاہی  
میں پونچھی تو مہات خان کو خطاب کیا کہ ان سب سردار کا معائنہ فرما کر منصب بہتر پر مقرر کیا جائے اور بہت ہنرمند کار کا تصور دیکھا اور بہت  
کے ممتاز و سر بلند کیا اور تین اور فتح ہوائے اسکے بخشش فرمایا اب یہاں پھر بھی حالات دکن کے سیکھے جانے  
ہیں کہ جب غنیمت سرحد ملک قلب الملک میں پونچھا تو مہات خان نے اس سے واسطہ پڑ گیا کہ کیا آکا تھا اور وہاں سے بدایا تھا  
طلب کیا پھر اسے روانہ سے قول و قدر کے طرف ولایت بندہ کے گیا اور عادل خان کے لوگوں پر کہ ملک کا مخالفت یہ ہے وقت غفلت  
میں دوڑ مار کر مندر کو خوب لوٹا اور چکر عادل خان نے اسے کثرت اپنی عمدہ سپاہ ملا لاری کے ہمراہ روانہ بطرف بہانور کی بھیجا اور اس وقت  
اور سفر خروج کے بعد چار ہوا کر کے پاس موجود کر لیا تھا لاجپور اصلاح وقت پر نظر کر کے اپنے بچا اور غنیمت ناموس کو کھلیجہ بچا پور میں تحصیل کیا  
اور بروج و ضعیف کو سامان جنگ سے آہستہ آہستہ کے غلام لاری کو مع فیض بہانور سے طلب کیا اور وہاں کے مقتدیان بادشاہی کو  
لکھ بھیا کہ حقیقت میرے انخلا سے اور دولت خواہی کی تمام سب روشنی کی کہ میں آپ کو متعلقان جہاگیر سے گشتا ہوں ان دونوں غنیمتوں  
مجھے یہ گشتا جی اور شہزاد کی کہ تو اسے دار ہوں کہ سب دو لکھواں جہاگیر کی کہ اور اس صوبہ میں ہیں واسطے سیر کی ملک کے آوین تیار  
نالائق غلام کو سزا قرار دیتی دون اور حقیقت سے کہ حمایت خان ہمراہ کاب شہزادہ پرویز کے آکر آنا و لیلین روانہ ہوئے تھے تو سر کا  
کو حکومت بہانور کی سپرد کر کے حکم کیا تھا کہ ہر کام بصلاح ملا لاری کے کرنا اور انتظام دکن کے کسی کام میں اسے خلالت نہ کرنا  
جب ملا لاری اسے لیا سنے کو بہت بچہ ہوا اور تین لاکھ ہوں کہ قریب بارہ ہزار روپیہ کے ہوتے تین بادشاہی لوگوں کو بطریق مدح  
شکر کے دیئے اور عادل خان کی تحریر طلب ملک مہات خان کو پونچھی تو مہات خان نے بھی بہات کو تجویز کر کے اسے ان جہت دکن کو  
لکھ بھیا کے بلا وقت تم ملا لاری کے ساتھ عادل خان کی ملک کو جاو سو خوب اس حکم کے سر بلند ہے تو بڑی سپاہ سے بہانور میں جا  
اور لشکر خان اور مرزا منوچہر اور خیر خان حاکم احمد نگر اور جان سپاہ خان حاکم بہار اور رنکوی خان اور ترکا خان اور عہدیت خان بخشی  
اور بہارستان اور غزنو احمد خان اور جادو سے اور اوراد جی رام اور تمام امرا اور منصب داروں کو کہ دکن میں تین تھے ملا لاری  
کے ساتھ عادل خان کی ملک کو واسطے استقبال عہد کے خدمت کیا عہد نے حال لشکر جان گیری کا شہنشاہی لوگوں کو خط ملے  
کہ میں بھی غلامان دہکا جسے ہوں حق شاہی میں مجھے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا تم سب کو واسطے سیر کی خرابی پر توجہ ہوتے ہو اور عادی  
کی طلب اور ملا لاری کے کہنے سے محاکمہ کون خاد خواب کرتے ہو محاکمہ عادل خان سے جہگڑا ایک ضلع پر کہ وہ پہلے نظام الملک کا تھا  
اور اب اسے تعرف کیا ہے اور گاروہ بندگان جہاگیر سے جو تو میں بھی غلامی سے باہر نہیں ہوں جو کچھ تقدیر میں بھی ظاہر ہو جاوے  
لیکن بادشاہی امیر نے اس کی اس تحریر پر کچھ خیال کیا کونچ و کچھ اس کی طرف بڑھے چلے آئے اور بقدر عہد نے لاجپور اور  
داری کی انکی طرف سے اس کے حق میں سختی اور شدت وقوع میں آئی اس واسطے وہ لاجپور کو محدود و بچا پور سے اور محاکمہ اپنے ملک کو چلا گیا  
اور جب یہ خبر قریب عہد کے پونچھی تو وہ چا پلوی اور مہات خان سے اپنے کو بیکار نظر صحت کا بار نہ ہونے کا چکر کر کے لیکن  
ملا لاری مع سپاہ شاہی اس کے دھپے تھے ذرا فرصت دینے دیتے تھے آخراں لوگوں نے اس کے عہد و مدارا چل اور پلا چاری  
اور مغلوی سے اس کے اس کی طرف سے فنا ہوئے اور جانا کہ یہ تھے نہ اسے کا اور جب عہد کمال لاجپور کو ایک وقت فرست کا گیا

کر کش بادشاہی خاں کا ایک بگ کی عادل خان کے لوگوں پر گرا اور اسی سخت لڑائی اوسنے واقع ہوئی کہ ملا محمد لاری سردار لکھنؤ اور عادل خان کی سپاہ اوسکے مارے جانے سے متفرق ہو گئی اور جادورا اور اوداجی رام بہ دیکھ کر دم بخود ہو گئے مگر ملا محمد لاری پرینہ بیٹا بلکہ میدان سے بھاگ گئے غنہ کامیاب ہوا اور خلاص خان اور غیر چھپیں اوسے دیکھ کر عادل خان کے کہ اوسکے مارے جانے سے پہلے اور ان میں سے کفر بادخان کے خون کا پیاسا تھا اوسکو قتل کر کے اور دنگو قید میں رکھا اور لشکر چنگیزی سے لشکر خان اور میرزا سنوچرا اور سعید خان گرفتار ہوئے اور خیر خان بھاگ کر اپنے آپ کو احمد نگر میں پہنچا کہ قلعہ بہر کو سامان جنگ سے مرہ کیا باقی جوادریوگ لشکر شاہی کے اس آفت سے محفوظ رہے کچھ احمد نگر گئے اور کچھ بہان پور میں آئے اور جب غنہ کی اسی مراد پائی کہ کبھی اوسکے خیال میں گذری تھی تو ان لوگوں کو باہر لان کر کے واسطے قہر کے دولت آباد میں بھیجا اور آپ احمد نگر کو حاکم محاصرہ کیا لیکن جب وہاں کچھ کام بن آیا تو کچھ لوگوں کو گرداوس قلعہ کے چھوڑ کر خود بطرت بھیجا اور چلا عادل خان پھر قلعہ میں پناہ گیر ہوا اور غنہ اوسکے تمام ملک اور کچھ پرگنات شاہی پر بھی کمر بالا لکھا کٹ کیلٹ تھا قابض و متصرف ہوا اور خوب لشکر جمع کیا پھر قلعہ شولا پور کو کہ ہمیشہ اوسپر عادل خان اور نظام الملک میں نزاع رہتی تھی جا کر محاصرہ کیا اور یا قوت خان کو ایک بڑی فوج دیکر بہان پور بھیجا اور قہر ملک میدان نام کو دولت آباد سے منگوا کر شولا پور کو بہر بازو فوج کیا یہ خبر وشت اثرشکشاہ شریف حضرت بادشاہ کی بہت قہرین ملا وکدورت کے ہوئی اسی دیر میں ملک بے اجازت میرے مصدق ہنس گستاخی و شرارت کا ہوا چو ایک احمد نگر کو اسکو خوب گوشمالی ہو گئی لیکن اب کہ عداوت اور غبار زمین لشکر کابل اور سپاہ پنج کے واقع ہو گیا چو امید وار ہوں کہ خانہ زاد خان کو حکومت کابل سے موقوف کر کے اوسکی جگہ اور کوہیان مقرر فرماؤں چونکہ حاجت روانی امید وار ہوئی تھی یہ عداوت کے واسطے صوبہ کابل کو مدارالمہم خواہ اوسکے سپرد کیا اور حسن التمدیر راجہ نگر کو بکالت پر حکم کابل مقرر کیا اور حکم ہوا کہ پانچ ہزار سوار خواہ کو بضا لہر دو سپاہ اور کچھ سپہ خواہ و اوجہن التمدد کو منصب ڈیڑھ ہزاری ذات اور ایک ہزار سوار اور خطاب ظفر خانی اور عنایت علی سے ممتاز فرما کر خلعت باغشہ اور خنجر صحت اور قیل سے شمول عنایات بیکر ان کیا اور حکم ہوا کہ خانہ زاد خان روانہ بارگاہ ہوا اور جو اس شانائین موسم جائے کا شروع ہوا اور بہا طبع کشمیر کی تمام ہوئی تو اس وجہ سے چھبیس تاج شہر پور کو ریات اقبال طرف لاہور کے بلندہ رہے اور نیک ساعت شہر ختم سمیت ازوم شاہی سے بہرہ اندوز ہوا وہاں صادق خان کو صوبہ داری پنجاب سے موقوف کر کے اوکی حکمران ملکیت اصفت خان مقرر کیا پھر طرف ہرن منارہ کے کہ خاص ننگارگاہ تھی توجہ فرمائی اور اوسے تاج خانہ زانخان نے کابل سے اگر آستانہ پوسی حاصل کی اور جب خاطر اقدس شکر سے فارع ہوئی تو چھ لاکھ مہین مساوت فرمائی وہاں عرضداشت مہابت خان کی کئی کر شاہجہان ملک پٹنہ اور بہار سے کلک طرف ولایت بنگالے کے گئے اور شاہزادہ پوزیزع افواج نصرت امواج صوبہ بہار میں داخل ہوئے اور سابق میں لکھا گیا کہ کر شاہجہان نے داراب خان سپر خانخان کو قہر لکھا کہ حکم کیا تھا اور نظر احتیاط اوسکی ایک ندھہ اور ایک سپہ اور ایک ہتھیار کو اپنے ہمراہ رکھا تھا اور بعد جنگ دیا سے لوٹنے لگے اور کچھ قلعہ رہتاس میں چھوڑ کر داراب خان کو لکھا کہ خود اگر موضع کو میں میری ملازمت کرے داراب خان اپنی کج فہمی اور بد خوئی سے صورت حال کو بطور دیکر سمجھ کر معنی لکھ بھیج کہ زمینداروں نے شفق ہو چکے ہیں اچھ اس جت سے میں حاضر خدمت نہیں ہو سکتا جہاں داراب خان کے آنے سے مایوس ہوئے اور مریدان ملکیت پاس نہ رہے تھے تو لاچار ہو کر سپر داراب خان کو عبد اللہ خان کے حوالے کیا اور سامان اور محلوں کو ہمراہ لیکر جس راہ سے کہ دکن سے آئے تھے پھر اوس راہ طرف دکن کے کوچ کیا اور جو داراب سے یہ لالچی ملہور میں آئی تو عبد اللہ خان نے اوسکے جان بیٹے کو



قتل کیا پھر شہزادہ پر دیر نے صوبہ بنگالہ کو مہابت خان اور اس کے لڑکے کی جاگیر میں دیکر جہان سے مسادوت فرمائی اور زمینداران بنگالہ کو حکم کیا کہ داراب کے محاصرے سے دست بردار ہوں تا وہ ملازمت میں حاضر ہو دے آخر وہ اگر مہابت خان سے صاحب حضرت شاہ نے سنا کہ داراب مہابت خان کے پاس گیا ہی تو فرمان بھیجا کہ اوٹھو زندہ رکھنے میں کیا فائدہ ہو چاہیے کہ بعد پرہیز خاں کے اور اس کے دیگر درکار ہاں ہی رہا کرو چنانچہ مہابت خان نے فرمان شاہی کی تعمیل کی پھر خانہ زاد اودھان کو خلعت خاص و مخمر مرصع مع پھول کرا اور خاصہ گھوڑا مرحمت فرما کر واسطہ صوبہ داری بنگالہ کے رخصت کیا چنانچہ اس کے فرمان جہان مطلع واسطہ طلب عبد الرحیم کے کہ جو پہلے جہان رضا خانان سے مشہور تھا مسافر ہو چکا کہ صوبہ دکن میں فساد عظیم برپا تھا اور اکثر سردار گرفتار ہو کر قلعہ دولت آباد میں قید تھے اور شاہ جہان پھر بنگالہ سے طرف دکن کے لٹا تھا اس واسطے باگاہ و شاہی کے مخلص خان جلدیہ طرف شہزادہ پر دیر کے بھیجا گیا کہ اسکو مہراہ اس کے لئے دکن کیطراف روانہ کریں اور مقرب خان کو موقوف کر کے قاسم خان کو ادائیگی حکومت آکر کہ خلعت بنشا اور تیس تاج عظمیٰ اس کے دکن کی برہان پور سے آئی کہ قوت خان حبشی دس ہزار سوار سے موضع ملک پور میں کمرہ نشین ۲۰ کو کسی چچا لگی جو اس سے مرہون بھیدر مقابلہ شہر سے باہر نکلا اور اس واسطے فرمان بتا کر تمام روانہ ہوا کہ نہ کرے پوچھے مدد کے اور اس کے مقابلہ کی جلدیہ کی مدد سامان جنگ بہم پہنچا لگ لگ کے آئے ایک شہر میں رہے اور پھر ماہ افسندار نہ سنہ ایکڑ اتیس ہجری میں رفاہت اقبال بادشاہی کی کشمیر کے روانہ ہوئے شروع اس سال میں شاہ جہان درمیان ملک دکن کے پھر داخل ہوا اور غرضتے بعد اس کے رسوم خیر خواہی خوشی شاہ جہان کے ایک لشکر باہری باقوت خان برہان پور کی طرف بھیجا کہ جا کر اوس طرف کو تاراج کریں اور شاہ جہان کو لکھ بھیجا کہ پھر جلد تر دس طرف پہنچیں شاہ جہان نے اوس طرف متوجہ ہو کر دیول گائون میں مقام کیا اور عبداللہ خان اور محمد علی خان مقابلہ بشاد علی خان کہ مہراہ ایک فوج کے اوس طرف بھیجا کہ باقوت خان کے ہمراہ ہو کر برہان پور کو محاصرہ کریں اور بعد اس کے خود بھی آکر لال باغ میں کمرہ نشین کے قریب تھا ڈیرہ کیا اور راجن وغیرہ بنگالہ بادشاہی کے قلعہ میں تھے شہر کو خوب مضبوط کر کے مخالفت میں سامی ہوئے شاہ جہان نے خان کو کہ ایک طرف سے عبداللہ خان اور دوسری طرف سے شاہ علی خان قلعہ پر حملہ کریں فضا رحید ہر عبداللہ خان تھا اوس طرف غنیمت حاصل کر لیا اور اپنی سخت واقع ہوئی اور دوسری طرف سے قلیناؤں کو روکا اور جان نثار خان نے دیوار قلعہ کو توڑ کر غنیمت کو سامنے سے بتا دیا اور اندر گھس آئے اوس وقت سر بلند رہے چنانچہ لوگوں کو عبداللہ خان کے مقابل چھوڑ کر خود شاہ علی خان پر آیا اور جو اوس وقت اکثر طابع لوٹ کے بازار اور کوچوں میں متفرق ہو گئے تھے اور شاہ علی خان پھوڑے لوگوں سے قلعہ کے روبرو میدان میں قدم بہت روکے ہوئے تھا سر بلند رہے کے مقابل ہوا اس جنگ میں اکثر بندگان شاہی کہ سر بلند رہے کے ساتھ تھے مارے گئے پھر شاہ علی خان نے قلعہ میں گھس کر دروازہ بند کر لیا لیکن سر بلند رہے نے ایسا اوسکو سخت گھبراہٹ دی کہ شاہ علی خان گھبرا کر قلعہ قتل و قمار کے اوس سے آگیا جب شاہ جہان نے پہلے یسنا تو دوبارہ فوج آگے لڑنے کے کوشش کر دیا اور سر چند کو کشتن عمل میں آئی لیکن کچھ فائدہ نہ مرتب ہوا اور سر چند کو کشتن شاہ بیگ خان اور سر انداز خان اور سید شاہ محمد کام آئے تیسری بار شاہ جہان نے خود سوار ہو کر کوشش کر دیا لیکن اس مرتبہ درانی فوج نے اول مرتبہ سے زیادہ کوشش کی اور فوج شاہی سے کہ اندر قلعہ کے بھی بودی خان مع اسنے چند قیدیوں کے اور بابا میر کے داماد لشکر خان کا اور بہت راجپوت اور راجن شاہ جہان کے لوگوں کے ہاتھوں سے مارے گئے اور کام اہل قلعہ ہتک ہووا اور اتفاقاً ایک گولی سید جگر کی گردن پہنچ گئی ہوئی لگی وہ گھبرا کر پیچھے لوٹا اوسکو پیچھے پھرتے ہوئے دیکھا کہ اکثر دھنی مضطرب ہو کر بھاگ گئے لیکن کبھی قوت خبر آئی کہ شہزادہ پر دیر مہابت خان سپہ سالار اور فوج شاہی کے بنگالے سے آہو پہنچے کہ اسے زندہ کے اوس کے محاصرے میں اس واسطے لپکار دیاں تھے شاہ جہان نے محاصرہ چھوڑ کر بالاکھاٹ کی طرف کوچ کیا اس وقت عبداللہ خان شاہ جہان سے

ایک مہر اور مین بیٹھ رہا اور حضرت خان بھی جدا ہو کر نظام الملک کے پاس پہنچا گیا اور اسی سال میں میرزا کو کلانش خان اعظم نے وفات پائی اس کا بپا معرزان غریبن سے تھا اور اسکی والدہ نے حضرت اکبر بادشاہ کو دودھ پلایا تھا اور جناب عرش آسمانی انمارا القدر برپا نہ اس لحاظ سے میرزا کو بہت عزیز رکھتے تھے اور بڑا امیر کیا تھا اور اسکے فرزندوں کے طرح طرح کے ملازموں کا تھنے فن سہار اور تبلیغ و شاعری تحریر عالی مقام میں بیبل تھا تسلیق میں شاگرد میرزا قریب نظام میر علی کا تھا کہ طویل سی سنا وقت تھا یہاں اور کسی کو راجا عی عشق آمد و از جنوں بروندم کرد + وارستہ ز صحبت خود مندم کرد + آزاد زند دین و دانش کشم + تاسلہ زلف لے پیر مرد + وفات اس خان اعظم کی احمد آباد گجرات میں ہوئی لیکن اوسکی لاش کو دہلی میں لا کر قریب و فاضل حضرت سلطان اشباح جناب نظام الدین علیہ الرحمۃ کے اوسکے باپ کی قبر کے پاس دفن کیا اور جب خان اعظم راہی ملک تھا کہ اسوا قبادشاہ نے فاکش کو حضور میں طلب کیا کہ راجا جناب کو صوبہ دار گجرات کا کیا اور حکم ہوا کہ جلد اگر سے سے طوع احمد آباد گجرات کے جا کر جو بی حفاظت اوس ملک میں سی و اسکو شش کرے +

### میسوان جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

روز مبارک شبہ دسویں جمادی الثانی سنہ اکبر از رویت سحری میں آفتاب جہان تاباں اپنے نور سے برج محل کو منور کیا اور میسوان ال جلوس اشرف کا شروع ہوا دامن کو بہن میں ساتھ سیر شکار کے مشغول ہوئے اور ایک سو اٹھ دن میڈے سے کوی تیر و بندوق سے شکار کیا اور مقام جگر تھی میں جشن نے شرف آرایش پائی ہنر سے اس منزل تک سیر عمدہ لالہ زار تھی جو اس موسم میں کوئی پیر پخال برف سے مالا مال ہوتا تھا اور سوار و کوادھر سے گزیر دھواں ہوتا تھا اسواسطے عبور شکاری کا کہوہ پونچ سے واقع ہوا یہاں ان کو ہستان میں نازگیان بہت تر دو تین سال تک درختوں میں بار بجلی رہتی تھیں اور شور بچہ کہ قریب ہزار نازگیان کے ایک درخت میں آتی ہیں انھیں دونوں میں البوٹا سپر آصف خان بہ نیا بت پرد خود حاکم لاہور کا ہوکر اوس طرف حضرت ہوا اور سید عاشق پیر سردار حسن ابھی دھپے بند و بست کو ہستان شمالی پنجاب کے عمدہ پیر اپنے پر سرخرازا ہوا اور خطاب کا مکارا اور منصب چار صدی اور غریہ سو سو اسے ممتاز زہوا جمعہ اونیویں کو مقام فورانا واقع کنارہ دریائے جھٹ کے اتفاق تزل کا ہوا یہاں سے کشیدہ تک ہنر تزل میں مکانات بنے ہوئے تھیں اور تزلے وقت حاجت حیون کی نہیں ہوتی اور ان چند تزلوں میں لشکر شاہی نے سبب کثرت برف کے راہ دشواری سے قطع کی اور اسی راہ میں ایک آبشار ملا کہ کشیدہ کے آبشاروں سے تھوڑا سا بلندی اور کسی سپاس دوع اور عرض چار دوع تھا ننگان شاہی نے وہاں ایک مکان عمدہ بنایا تھا ایک ساعت اوسمیں بیٹھکر چنپیر لے نوش کیے اور وہاں کی سیر کی خوشی حاصل کر کے فریاد کیا کہ یہاں تھوڑا سا تھوڑا سا آئینہ کندہ کرن کہ یا دگار ہے اس منزل میں لالہ اور سوسن اور انجوان و یاسمن کو کشیدہ سے لائے اور غزہ اردی بہشت کو قصبہ بارہ موکہ کہ قصبہ کلان کشیدہ سے چرخا گیا شکر نظر مکر کا ہوا با شندگان شہر اہل فضل و کمال و ارباب سبادت و تحب فریاد حال استقبال کر کے زمین بوس ہوئے اس منزل میں گھما سے خود رو کی خوب سیر تھی حضرت بادشاہ اور سب امرا کشتی پر بیٹھ کر طرف شہر کے گئے اور رستہ شنیدہ اکو بساعت بعد شہر بیٹھ کر کشیدہ میں تزل مرکب اقبال کا ہوا اگرچہ باغ نور منزل میں کہ دریاں دلچسپا کے واقع ہوا ہر جہو کوئی آخر تھی لیکن اودی جمیلی دماغ کو مسطر کرتی تھی جو اکثر کتب طب خصوصاً ذخیرہ خوارزم شاہی سے معلوم ہوا تھا کہ زعفران کے کھانے سے ہنسی آتی ہے اور اگر کثرت کھاوے تو مارے ہنسی کے خوف ہلاکت کا ہے اسواسطے حضرت بادشاہ نے اپنے چند قیدیوں کو کہ واجب القتل تھے روبرو بلا کر قریب پادبھر زعفران کے کچالیں شغال ہوئی کھلائی اور دوسرے روز ۸۰ شغال



خلاف اسکے کرنا اور اگر جماعت خان بنگالے کے جانے پر اپنی نوبت و عہدہ متوجہ باہر گاہ شاہی کا ہوا اور تم ساتھ رہ کر اس کے  
برہانہ میں مقیم رہا جب خاطر فیض ظاہر سپرد نگار کشمیر سے فارغ ہوئی تو او بیسویں محرم سنہ ایک ہزار و تیس سو چھیالیس میں بحرہی میں طرف لاہور  
کے قعر عالی فرما کر پہلے اس سے سلوک ہو چکا تھا کہ برہانہ کے جاؤں میں ایک جانور نام ہما مشہور ہے وہاں کے لوگ کہتے ہیں  
کہ یہاں سے کچھ نہیں کھانا ہے اور ہمیشہ اوڑھتے ہوئے اسکو ہم دیکھتے ہیں اور بٹھے ہوئے کم دیکھا ہے اور چونکہ خاطر عالی اسکی  
تحقیق کی طرف متوجہ تھی فرمایا کہ جو قراول اسکو بندوق سے مار کر لا بیگا ہزار روپیہ انعام یا بیگا اتفاقاً جمال خان قراول اور سلو مندوق سے  
مار لایا اور چونکہ زخم او سکے بالون میں لگا تھا اس واسطے زہرہ و زہرہ سے مانتے آیا اور یکم حضرت نعل النبی و سٹے دریافت کرتے خدا  
اور اسکا پوچھا گیا کہ کیا تو او میں سے ٹکڑے سے ٹکڑے اور کھانا لوگوں نے عرض کی کہ ہمارا اسکی خوراک کا انھیں ہڈیوں کے  
ٹکڑوں پر ہے اور ہمیشہ اوڑھنے کی حالت میں زمین کو دیکھتا ہے جہاں ہڈیاں پائی ہوئیں اسے اٹھ کر اوڑھتا ہے اور اوپر جا کر تھکے ہوئے ہڈیاں  
کر زہرہ ریزہ ہوا ہے پھر او کو چکر کھا لیتا ہے اس صورت میں ملک غالب یہ کہہ کر ہٹے مشہور یہی ہو جسے ہمیں سرسرخ خان الزان شرف  
داروہ کے آنکھوں غور و طائرہ نیاز دار ہے سرخوچہ او کی بصورت کل مرغ سے ہے لیکن سرکل مرغ پر پر نہیں ہوتے ہیں اور اسکے مرغ  
پر سیاہے تھے حضرت بادشاہ نے اسکو تلوا یا تو چار سو پندرہ تولہ یعنی ایک ہزار ساڑھے ساٹھ شتال کا ہوا اور قرب لاہور کے اولیاء  
پیر آصف خان نے سعادت زمین بوسی سے اٹھارہ پانچ پیر شہباز شہباز سلج ماہ کو روک کر لاہور میں نزول اقبال فکرا لکھنؤ و پیر علی  
خان خان کو مرحمت کیے اور اسی تاریخ اتفاقاً محمد علی شاہ عباس نے اگر شرف کو شہر حاصل کیا اور خطا بادشاہ کا معصیت اور دہا کے  
کہ او میں ایک سفید شاہین تھا نظر مقدس میں پیش کیا اور عجیب ترین یہ کہ داخلہ شہر ایک شیر نر کیا جو کبری پر عاشق تھا اور یہ دونوں  
ایک جیسے میں رہا کرتے تھے اور اکثر اوس کبری کو شہر میں لیکر جنتی کیا کرتا تھا جسے کیا کہ اس کبری کو کوشیدہ کر دین تو اوس شیر  
نے کمال فریاد و زاری شروع کی بادشاہ نے کمال کبری اوس رنگ اچھٹکی او میں ڈوبائی اول شیر نے اسکو کھانچا اور اسکی کمر  
موند میں لیکر جا ب گیا پھر ایک بیٹھنے اور اسکے روبرو کی اسکو بھی شیر نے مار ڈالا بعد اسکے وہی کبری کہ مشوقہ او اسکی بھتی خجسے کے  
اندر ڈوبائی تو واسطے اوس سے مہربانی کرنے لگا اور خود چٹ لپٹ کر اوس کبری کو اپنے سینہ پر ڈال کر اسکا موندہ چاٹنے لگا اور  
اب تک کوئی جانور نہ دیکھا تھا کہ اپنی جنت کا موندہ چاٹے اور موندہ دے اور انھیں دونوں اصل خان کو دیوانی صوبہ وکن پر مقرر  
کر کے منصب بطورہ ہزاری اور ڈپٹی ہزار سو سے سرحدی دیکر خلعت اور باغی گھوڑا بھی مرحمت ہوا اور ہمراہ اوس کے تین تین امیر کو  
وہاں کے خلعت روانہ کیے اور جو جماعت خان نے ہاتھی بنگالے سے لائے ہوئے اب تک سند میں نہ بھیجے تھے اور وقت گزیر  
لوگوں کی جاگیر کے وہاں سے بہت روپیہ لیا اسنے ہفتہ میں لایا تھا اس واسطے طلبہ سرکاری اوسکے سے تھا تو حکم ہوا کہ عرب و عجم  
اوسکے پاس جا کر اتیوں کو ملے اورین اور فیصلہ حساب نہ رہ طلبہ سرکاری کا بھی کرنا آوے اور غرض کہ عینی خدائی خان کی آئی  
کہ جماعت خان نے شہزادہ پرنس سے اجازت لیکر بنگالے کی طرف کوچ کیا اور خان جہاں گجرات سے اگر خدمت شہزادہ میں مقرر ہو  
اور عینی خدائی جہاں سے دیوانت ہوا کہ عبدالقد خان شاہ جہاں کی خدمت سے جدا ہو کر اس فدوی کے پاس آیا چار چار ہتھیار  
کہ فدوی کی شفاعت سے مقورات اور اسکے معاف فرمائے جاوین اور اسے ہونا خط لکھا کہ کمال شہزادہ کی بیانی لکھا تھا میں کہ اسکو  
ملا خط کے واسطے حضور میں بھیجتا ہوں امید الطاف کی کہ اس سے یہ کہ قصور او اسکے معاف کیے جاوین اس عینی کے جب میں  
حکم ملے کہ میں عین درگہ مار دگر فوسیدی نیست و عرض میری اس کے باب میں قبول ہوئی اور طرہ شہزادہ دانیال کا  
شاہجہاں کی خدمت سے جدا ہو کر ملازمت شاہی کو آیا بعد ازاں اس سے ہشتنگ چھوڑا گیا اور اسکا زمین بوسی سے کامیاب ہوا تھا ابھی

اگر عیالات بادشاہی سے سر بلند و کا مل تھا اور ان دونوں کو کبیل نوازش اور متنازعوں کے سلام کا حکم دیا اور اپنی صاحبزادی بہار بانو بیگم کو حضرت سے اور ہشند بانو بیگم صاحبزادی شہزادہ حسرت کی ہوشنگ سے نسبت کر دی اور محمد خان کو خدمت بخشیگی سے عزت اور عید کی زیادہ کی اور جو بہت دنوں سے حاضر شرف میں خواہش سیر کا مل کی تھی اس واسطے تروین ہشند از دستہ تاجری کو بقصد سیر فرما کر کے اوس طرف کوچ فرمایا اور باہر لاہور کے ٹھکر کر ۲۳ تاریخ جمعہ کے روز کا مل کی طرف روانہ ہوئے اتنا زمانہ سپہ احمد بیگ خان نے کا مل سے اعداد کا سرکار چیش کیا حضرت بادشاہ نے سب سے شکر یہ خداوند کریم کا اور اس کے شاد و یار بچانے کا حکم دیا اور فرمایا سر اسکا لہجہ کا لہجہ میں قلعے کے دروازے پر کھانپنا اور مفصل قصہ اسکا یوں کہ جب ظفر خان سپہ خواجہ ابوالحسن کا مل میں پہنچا تو اس نے سنا کہ بیگم بن اورنگ بقصد قتلہ داری کے اس طرف تشریف میں آیا ہے تو ظفر خان نے با اتفاق باقی اہل متینہ وہاں کے اوسکی مداخلت کو طریش کر دیا اس اثنا میں اعداد ہشند نے بھی متوجہ پارا کے اوس کے اشارے سے تیراہ میں آکر دزدی اور زبردنی شروع کی آخر جب بیگم پوٹ اپنی حرکت سے شرمندہ ہو کر اپنے ایک عزیز کو ظفر خان کے پاس بھیجا اٹھا ملائمت و چالوسی کا کیا غلبہ اور ہوا بی دولت قہار کی اوکی طرف متین ہوئی تو اسی لشکر و اعداد کو تیار کر کے چاہا کہ اس کو بیگم پوٹ کی طرف لٹ گیا اور لشکر ظفر خان اسی سیر طرف آتا ہی پہلوت کر کوہ اور اعرین کے محکمہ کا غنا پناہ گیر ہوا اور اوس سپاہ کو اپنا بچاؤ و جاکر پہلے سے سامان اسباب سے چھپتا کر رکھا تھا دولت خواجہ ان شاہی جب قریب اوس کے پونچے تو اکیلے ہو کر سب نے ہر طرف سے ہجوم کیا اور ساتوں ہتھیاروں کو گھارہ ظفر بنیاد عازہ کر کے وادشاہت کی دی اور صبح سے تین پہر بجے تک خوب لڑائی رہی قریب عصر کے غایت الہی پیش رو دولت خواجہ شاہی کے ہوئی اور وہ مقام لشکر ظفر کے قعر میں آگیا اور سوت ایک اداہی نے تشریف اور چچی اور اگوتھی کے وہاں پائی تھی لہذا کہ ظفر خان کو دکھائی اوسکو دیکھ کر سب نے یقین کیا کہ یہ اوسی بد نہاد کی مین آخظفر خان چند لوگوں کے ساتھ اوسکو ٹوٹھوٹے کھلا جھڑپ کے معلوم ہوا کہ ضرب بندق سے مارا گیا پھر چند بناد کی رائی لیکن مارنے والا معلوم ہوا پھر سر اسکا کاٹ کر سر درخان کے ہمراہ درگاہ دلا کو روانہ کیا اور ظفر خان وغیرہ شرفیج حسب مراتب اضافہ مناصب اور راجہ سردی سے مخصوص اندوز ہوئے اسی روز خبر آئی کہ سلطان رقیہ بیگم دتھیر زار ہندال کی بیگم منگوہ حضرت اکبر بادشاہ کی یقین اکبر آباد میں اونسویں نے انتقال کیا عرش اشیا کی طری اور پٹی بی بی یقین اکبر بادشاہ نے سبب سنوئے اکی اولاد کے شاہجہان کو بعد ولادت کے اس کے پر دیا تھا کہ کجا سے فرزند کے پرورش کریں عمر اوکی چو اسی سال کی ہوئی اور انھیں دنوں میں عبدالرحیم سیریم خان کو نوازشات شاہانہ سے سرفراز فرما کر کچھ خطاب خانخانان کا رعایت کیا اور خلعت سے اسپ ویکرتوج میں حاکم مقرر کیا پھر مہابت خان کے پاس سے سب باہمی کہ حضور میں طلب ہوئے تھے آئے اور فیضی نے شاہی میں داخل ہوئے پھر معلوم ہوا کہ مہابت خان بنے اپنی ایک اول کی خواہر برجور دار نام ایک پیرزادہ نقشبندی سے نسبت کر دی ہے چونکہ یہ نکاح بے اجازت بادشاہی ہوا تھا اس واسطے اوس شخص کو طلب و نگرارشا ہوا کہ یوں با اجازت ہماری ایسے سردار کی طرح سے تو نے نکاح کیا وہ جواب داجی عرض کر کے بھرا اوسکو شامی دیکر تیار کیا اور انھیں دنوں میرزا دکنی سپریر از ستم صفوی کا خطاب شہنشاہی سے سر بلند ہوا اور اوتیس ہشتاد و نو گھنٹہ رہ دیا سے چاہا کہ پسر کو دولت و اقبال کا قیام ہوا

## اکیسواں جشن نوروز کا جلوس مبارک سے

سہ شنبہ کے روز بائیسین تاریخ جمادی الاخری سنہ یکہزار و تینچہری میں نیرجہان افروز خورشید نے برج حمل میں تحول فرمائی اور اکیسواں سال جلوس مبارک کا شروع ہوا گنا رہے غیاب کے اکیلے ان تمام شہنشاہین میں گذرا اور دوسرے روز وہاں سے کوچ ہوا درنولہ آقا محمد علی شاہ و یان کو خلعت و خیمہ صرغ اوتیس ہزار روپیہ دیکر وہ جواب محبت نامہ سب سے رخصت کیا اور واسطے شاہ عباس کے ایک گھر صرغ الناس سے

لاکھ روپیہ قیمت کا اور ایک بڑا خوشنصیب برہمن تھا اور اسکے حوالے کیا اور پہلے جو عرب دست غیب کو مہابت خان کے پاس واسطے لے گئے  
 ہستیوں کے اور اسکی طلب میں بھیجا تھا ان روزوں وہ لوٹ کر لشکر ظفر ترین داخل مواعظ اور اسکی پیروی ایک آصف خان کے وقوع میں آئی  
 تھی اور ان لوگوں کا نشانہ تھا کہ وہ لوگوں کو کہے اور دو دین اور دست لغرض اسکی ناموس اور مال و جان پر کڑ کرین اور ایسی بات  
 اور اسکے حق میں آسان سمجھی تھی مہابت خان برخلاف اسکے لگان سکے پانچزار راجپوت دلاور سے سمجھ سہارا داران موافق کے آیا کہ اگر  
 سجاد میری بی بی اور کوئی کا وقوع میں آئے اور کوئی تریب خوشی شے تو بڑھ جائے کوٹ اہل و عیال لوگوں کو مر جاوین سے وقت ضرورت جو غمان  
 گزینہ دست بگیر دشمن شیر تیرہ ہر چند لوگ اور اسکے اس طرح پر ہونے سے مہمان ہوئے لیکن آصف خان اور سید غافل اور بے پرواہ  
 جب بادشاہ کی خدمت میں اسکا آنا معروض ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جب تک وہ دیوان اسکا کو حساب نہ دے ملاقات سرکاری کا نہ سمجھالے  
 اور رعیتوں کے راضی ناسخ حاصل کرنے سے سلام کو کرنا کہ حاضر نہ ہو اور جہ مقدسہ خواہر پروردار پر خواہ غیر تعیندی کے کہ مہابت خان نے  
 اپنی اطاعت کا اس سے منع کر دیا تھا اور وہ حکم شاہی مقید ہوا فدائی خان کو حکم ہوا کہ جو چھ مہابت خان نے اسکو دیا ہے اسے وصول  
 کر کے خزانے میں داخل کرے جو کرائے دیا سے بھٹ کے مقام تھا اور آصف خان باوجود ایسے قوی دشمن کے کہ سر دینے پر  
 حاضر تھے بالکل غافل تھا بادشاہ کو تنہا اس پانچویں کو خود مع عیال اور کل فوج اور سامان کپہل پر ہو کر دوسری طرف اتر گیا پہلے  
 کہ انڈیا حکمران شاہی اور تمام کارخانے والے شل خزانہ اور قورخانہ وغیرہ کے بھی ہار اتر کے مقیم ہوئے مہتاب خان کشتی اور میرٹرک بھی  
 پار اتر کے رات کو سہراہ پیش خانہ تھے فجر کو مہابت خان نے جانا کہ اب میری عزت پر باقی ہے اور کوئی صورت بچاؤ کی نہیں تو ایسے وقت  
 میں کہ کوئی گرد بادشاہ کے تھا خود سہراہ اپنے امرا اور سواران مہاجروں اور دلاور پانچزار کے اپنے مقام کاہ سے اگر بل پر قابض ہوا اور  
 دو ہزار سوار راجپوتوں کے دہان چھوڑ کر حکم دیا کہ اس بل کو جلاؤ تو پتلا اگر کوئی اترنا چاہے اس سے زمین پھر خود مع باقی سواروں کے  
 دولت خانہ شاہی کی طرف متوجہ ہوا اور دروازہ حرم شاہی میں کھسکا مہتاب خان کے شے بکے پاس آیا اور حضرت بادشاہ کو پوچھا تھا  
 اسکی آواز سنگ کیوار باندھنے پر غصے سے نکلا مہابت خان نے اسکو دیکھ کر حضرت بادشاہ کا حال دریافت کیا اسوقت مہابت خان  
 کو سوار چوت ملو اور پوچھیے کیسے تھے اور گرد و غبار سے چہرے لوگوں کے خوب پچانے نہ جاتے تھے پھر وہاں دروازہ کھلا  
 کی طرف گیا وہاں دولت خانے کے آگے چند لوگ اردلی والے اور تین چار خواہر سہراہ کھڑے ہوئے تھے مہابت خان سوار دولت خانہ  
 تک جا کر کھڑے سے اترنا اور دو سوار چوتوں سے غلٹانے کی طرف چلا تو مہتاب خان نے آگے بڑھ کر اس سے کہا کہ یہ گستاخی اور بیانی کی آدب  
 بعید ہے تھوڑی دیر میں ان وقت کہ میں جا کر تیری عرض واسطے کورنش اور زمین پوس کے کر آؤں لیکن مہابت خان نے کچھ جواب دیا جب  
 غلٹانے کے دروازے پر پہنچا تو اس کے لوگوں نے کہ کوئی خطر احتیاط دباؤں نے بند کر دیئے تھے تو وہاں لے اور دولت خانہ کے  
 اندر گئے اس وقت جو چند خواہر نے کہ حضرت بادشاہ کے قریب گرد و پیش کھڑے ہوئے تھے مہابت خان کی گستاخی کو عرض کیا  
 تب بادشاہ اپنی بارگاہ سے نکل کر بالکی میں بیٹھے تو اس وقت مہابت خان نے زہر و اگر مرسم کورنش اور زمین پوس کے ادا کر کے  
 اور بالکی پوتراں ہو کر عرض کی کہ جہاں پناہ میں بیٹھے یقین جانا کہ کسبب دشمنی آصف خان کے مجھ کو اب کیسے غلامی اور بیانی ممکن نہیں  
 اور میری طرح رسوائی سے ارا جاؤ گا تو کیک لاجار میں یہ جرات اور دلیری کر کے آپ کے دامن عنایت میں پناہ لینے کو آیا ہوں اگر میں  
 مگنا ہکا رائق قتل اور سیاست کے ہوں تو حضور شہد مجھ کو اپنے مدبر و سیاست فدا دین اور اس عرصے میں اور کے مہلے راجپوتوں نے  
 فوج فوج آکر سہراہ بادشاہی کو گھیر لیا اسوقت خدمت شاہی میں سوئے عرب دست غیب اور میرٹھوہر بخشی اور جو اس خان خواہ سہراہ اور  
 ملہذ خان اور خدمت پست خان اور فرزد خان اور خدمت خان خواہ سہراہ اور ضعیف خان جلی اور چند خواہصوں کے کوئی اور حاضر نہ تھا

چونکہ اوسکی بے ادبی سے بادشاہ کو غصہ کمال آیا تھا مقتضایے غیرت بادشاہی کے دوبارہ تہ تیغی پر کھاکہ تلوار خاص نکال کر مات خاں کا سر اودین لیکن ہر بار میر نصیر بدخشی نے ترکی میں عرض کی کہ وقت عتاب کا نہیں ہے مقتضای وقت اسکو دلاسا فرما کر سر و موضع کی قبول فرماتا بہتر خواہد نظر آمد و اسی اسکی مزاد سے وقت پر جو اہل فدا وین چونکہ عرض اوسکی اوسوقت مقتضایے غیرت بخانی اور جنگ حساسانی تھی اسلئے بادشاہ نے ضبط فرمایا اور راجپوتوں نے اندر باہر کے دولت خانہ گھر لیا چنانچہ سوا اوسکے اور اسکے کھروان کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا اوسوقت پھر مات خاں نے عرض کی کہ یہ وقت سواری کا ہے تمہارے مقررہ سواری فرما دین اور یہ غلام ہندوی ہر کاب ہوتا کہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ گیتا بنی ہر سب احکم عالی کے تھے پھر اپنا گھوڑا آگے کے عرض پر چڑھا کھڑا کسی گھوڑے پر جلوہ افروز ہون لیکن غیرت بادشاہی نے اوسکے گھوڑے پر سوار ہونے سے باز رکھا اور غاصہ گھوڑا سواری کا طلب فرمایا اور واسطے لباس اور آرایش سواری کے چاہا کہ غصے میں جا کر طیار ہوا دین لیکن مات خاں اسپیداضی سنوا غزل اسقدر تاخیر فرمایا کہ اسکا غصہ حاضر ہوا اور بادشاہ اسپر ہتھیار بفرما کر بفرما دیا تیر کے دولت خانے نے تشریف لے گئے پھر مات خاں نے اپنا ہاتھی پیش کر کے عرض کی کہ جو یہ وقت شورش اہل اودھام کا ہے صلاح دولت اس میں ہے کہ ہاتھی پر سوار ہو کر شکار گاہ کی طرف متوجہ ہوں بادشاہ و ملاترو و ہاتھی پر سوار ہو گئے اوس وقت مات خاں نے اسپیدائیک راجپوت معھو کو مادت کیا اور دو راجپوتوں کو خواصی میں بھجایا اوس وقت مقرب خان دہان ہو چکا تھا مات خاں کی اجازت سے حضرت بادشاہ کے پاس حور سے میں جا بیٹھا اور اوس کشک میں زخم مقرب خان کی پیشانی پر لگا اور حضرت پرست خان خواص نے کہ سح صراحی شراب اور پالاشی ہزار خالی ہاتھی کے پاس جا کر گناہ حور سے کاغذ پکا پکا ہر چند راجپوتوں نے چاہا کہ اسکو سنبالے دین مگر وہ حور سے سے جا بیٹھا اور چونکہ باہر جنگ بیٹھنے کی نہ تھی خواصی میں بیٹھ گیا اور جب آدھ کو اس طرح سے تشریف فرما ہو کر اوس وقت بچمت خان داروغہ فیضی نہ کا خاص ہتھنی پر سواری بادشاہی لیکو پونپا اور بیٹا اوسکا اوسکی خواصی میں بیٹھا مات خاں نے اشارہ کر کے اون دونوں باپ بیٹوں کو نشید کیا آخر لباس سپر دشکار میں مات خاں حضرت بادشاہ کو اپنے غصے میں لینگا بادشاہ گھوڑے اوسکے غیر میں جا کر رونق افروز ہوئے وہاں مات خاں اپنے لوگوں کو گرد بادشاہ کے تقدق ہونے کو کہا اور بوجہ اسکے کہ نور جہان کو ہمراہ بادشاہ کے شایا جا چکا تھا پھر بادشاہ کو دولت خانہ میں لیکر ہمراہ نور جہان یکم کے اپنے گھر لے آئے اس آراہ سے پھر بادشاہ کو دولت خانہ خاص میں لایا اتفاقاً جو وقت بادشاہ پالکی میں سوار ہوئے تھے نور جہان یکم حضرت غنیمت جا کر ہمراہ جواہر خان خواجہ بہار کو کہ داروغہ محزون کا تھا دریا سے اتر کر اپنے بھائی آصف خان کے خیمہ میں چلی گئیں اور مات خاں یکم کے چلے جانے سے امان نامہ و پشیمان ہوا پھر دسپے نو سطلے لائے شہر یار کے ہوا اور مانا کہ اوسکا ہار کھنا حضرت بادشاہ سے بہترین پیرا سوسٹلے بادشاہ کو سوار کر کے شہر یار کے مقام پر لایا اور بادشاہ اپنی عالی حوصلگی اور دیاری سے جو کچھ وہ عرض کرتا تھا دیا ہی عمل میں لاتے تھے راہ سے چھوٹے شہر مات خاں کا ہمراہ ہو گیا اور شہر یار کے دیسے میں ہو چکا بادشاہ مات خاں راجپوتوں نے سمجھو کہ مار ڈالا اور جب نور جہان یکم بار اتر کے اپنے بھائی آصف خان کے یہاں گئی تو افسران اور امیران بادشاہی کو بلار عتاب کیا کہ کھاری غفلت اسپرستی سے یہ معاملہ خواب پیش آیا اور تم سب آگے خدا اور مخلوق کے شرمندہ اور سوامی سے اب جہین صلاح دولت ہو وہ کام بجالاؤ جو سونچے کیدل و یک زبان ہو کر عرض کی کہ اب بہتری تیر پر کھل کو فوج مرت کر کے آپ کے ہم کاب دریا سے اتر کے مخالفوں کو مار کر زمین جوی حضرت بادشاہ سے سرخرو ہو گئے جب بادشاہ نے یہ مشورت بیفائدہ دولت خاں ہوئی سنی تو متقل جان آرا میں اسکو ناپسند فرما کر اسی رات مقرب خان اور صادق خان شیخی اور میر نصیر اور خدمت خان کو آگے بپھریے آصف خان اور افسران سپاہ کے پاس بھیجا کہ پارو سپاہ آکا اور لٹا محض غلا اوجے فائدہ ہو کر کبھی اس صلاح پر عمل نہ کرنا ورنہ خواب ہو گئے کہ جب میں تھا دس مخالفوں کے پاس ہوں



تو تم کی بیاہ اور امید پڑتے ہو اور نظر اعتماد اور احتیاط کے اپنی انگوٹھی خاص میر منصور کے ہاتھ بھیجی تا آصف خان بہ گن کرے کہ حضرت بادشاہ نے یہ تین آصف خان کی عرض سے اوسکی خاطر داری کو کمال بھیجی مین لیکن آصف خان وغیرہ اپنی اوسی صلاح پر رہے اور کچھ فردائی خان کی اس قند پر داری سے آگاہ ہوا تو سوار ہو کر کنارے پر آگاہ کو بلا دیکر پار جابے کو قیاب ہوا اور اوس شور و غوغا میں اپنے نوکروں کے ساتھ مقابل دولت خانہ کے دربار میں پار جابے کو کھو سا چھہ آفری اوسکے ساتھ کے بگئے اور چند فردائی جیتے ہوئے پار پونچے غرض کہ اسنے بارادتر مخالفوں سے پیش کی چونکہ اسکے اکثر رفیق مارے گئے اور کچھ برآمد کار نہ دیکھا اور جابا کو دشمن قوی ہر مین حضور ملک خجاسکون کا یہ سوچ کر لوٹ آیا اور حضرت بادشاہ اوس روز و شب شہر بار کے خیمے میں رہے روز شب آٹھویں فردائی مطابق سبت و نہم جمادی الاخریٰ کو آصف خان با اتفاق امرا می لشکر اور خواجہ ابوالحسن کے بغیر جنگ فورجہان بیک کو دیا سے براہ پایاب کا غازی بیک میر بر نے ٹوٹو بیکر کالی مٹی اترنے لگے اتفاقاً طبی راہ وہی تھی تین چار بج کر پایاب راجہ مین پانی بھرا تھا اور وقت انتظام تھا کا ٹوٹ گیا اور ہر گروہ ایک ایک طرف سے اترنے لگے آصف خان اور خواجہ ابوالحسن اور اراوت خان مع عمار می روبر و قون غنیم کے کہ جنگی ہاتھی وہاں کھڑے تھے اور کنارہ دریا کو کھل کر رکھا تھا آٹے اور فردائی خان ایک تیر کے فاصلے سے دوسری فوج کے مقابل میں اوترا اور ابوطالب پسر آصف خان اور شہر خواجہ والد یار اور باقی لوگ فدائی خان کے پیچھے اترے اسی حال میں فوج غنیمت مع ہاتھیوں کے حکم کیا اور منور آصف خان اور خواجہ ابوالحسن دیا میں تھے سمجھا خان بارادتر کا کیٹ فٹ کھڑا تھا پارادتر نے پیادہ و سوار گھوڑے اور افغانوں کا دیکھ رہا تھا اوس وقت نہیم خواجہ سراسر نے بجکر فورجہان بیک کا رکھنا کہ توقف مت کر و پارادتر کو دشمن مجبور و محاصرے پارادتر نے کے بھاگ جاو گیا یہ خطاب و عتاب بیک کا سنکر خواجہ ابوالحسن اور سمجھا خان نے گھوڑے پانی میں بڑھائے اور سپاہ غنیم اور راجہ تو نے بھی گھوڑے اسکے مقابلے کو پانی میں ڈالے عمار می بیک کے ساتھ دفتر شہر یار اور دفتر شہر ہوا و خان کی تھیں ایک تیر شہر یار کی لڑکی کے بازو پر لگا کہ نہ مدد علیا فورجہان بیک نے اوسکو اپنے ہاتھ سے نکالا اور سب کپڑے خون سے تر ہوئے اور جو ہر خان خواجہ ہراناظر مصل اور نہیم خواجہ ہراناظر بیک کا اور اور خواجہ ہراناظر عمار می کے آگے جان نثار ہوئے اور باقی کی سوکھ پر بھی دوزخ کو اڑے آئے ہاتھی لوٹا تو تھکے سے بھی اوسکے چند زخم برہیوں کے لگے فیباں گھبرا کر ہاتھی کو گھرے پانی میں لیگیا اور گھوڑے بھی غوطہ کھانے لگے لیکن ہاتھی تیر کر کھل آیا اور دولت خانہ بادشاہی مین بیک جا کر اترتی اور تمام راجہ تو نے اسے اس طرف قصد کیا اور آصف خان اور طرف مل گیا اور خواجہ ابوالحسن گھوڑے سے جدا ہو کر دریا میں گرا ایک کشتی ملیح لے اوسکو بہار خرابی نکالا اسنے مین فدائی خان سہراہ اپنے نوکروں اور اکثر سیدگان شاہی کے پارادتر دشمن کی فوج سے جدا اسکے سامنے مٹی لٹے لگا اور لوٹا ہوا خیلہ شہر پاک کہ ان حضرت بادشاہ تھے پونہیا جو اندر سر پر دے کے سوار و پیادہ موجود تھے آگے نکلا اور تیر دن سے لڑنے لگا کہ اکثر تیر اوسکے سمجھ دو تھانے مین بادشاہ کے گئے ایک پونچھ اور مخلص خان سامنے تخت کے کھڑا تھا یہاں تک کہ فدائی خان کی طرف سے سیر پفر کو مرد جنگ آدو دلا اور دھکا اور عطار اللہ نام داد فدائی خان کا مارا گیا اور سید عبدالغفور بخاری بہت زخمی ہوا اور فدائی خان کے گھوڑے کے بھی حیا زخم آئے جب اسنے دیکھا کہ مین کسی طرح حضور بادشاہی تک پہنچ سکون گا تو وہاں سے لوٹا اور دیاسے اتر کر اسپتال و عیال مین کہ درمیان قلندر رہاس کے تھے چلا گیا اور وہاں سے گھر بیکو لیکر موضع گرچاک لٹایا گویا بخش نام زندار وہاں کا اسکا آشنا تھا اوسنے اسکے اہل و عیال کو اپنے پاس رکھا اور یہ وہاں سے جریدہ ہندوستان کی طرف آیا اور شہر خواجہ اور اراوت خجاس قرا دل ہاشمی والد یار پسر افتخار خان کا ہر ایک ان مین سے جدا ہو کر ایک ایک طرف چلے گئے اور آصف خان نے جب جانا کہ اب مین مصابت خان کے ہاتھ سے نہ بچون گا تو لاچار اپنے بیٹے ابوطالب کے دو تین سوار باگیر اور اہل خدمت سے بھاگ کر طرف

قلعہ انگ کے کہہ دیکھی جاگیر میں تھا آج صاحب رہتا اس میں پونچھا تو سنا کہ رادوت خان یہاں سے قریب بٹھرا ہوا ہے اسکو ملو کہ اسنے  
ساتھ کے لیے بہت کمالیکیں وہ ہمراہی کو راضی ہوا آخر آصف خان قلعہ انگ میں جا کر داخل ہوا اور امان جنگ سے قلعہ نصیب کیا اور رادوت خان  
پھر لشکر کی طرف لوٹ آیا اور عبداللہ بن خواجہ ابو الحسن ساتھ قول و قسم کے اطمینان خاطر کے مہات خان سے ملا اور اسکی مہری تحریر  
ارادوت خان اور محمد خان کے نام بھیجی کہ تم آجاؤ بخاری جان اور غرضت پر کچھ نقصان نہ آدیکھا پھر جب وہ لشکر میں آئے تو انکو گولیاں کر  
مہات خان سے ملوایا اور اس روز عبداللہ بن خواجہ کا آصف خان کی دوستی کے باعث ماہ گرام اور عبداللہ بن خواجہ کے شاہ جہاں  
الہی ترم محمد خان والی بلخ کا درگاہ شاہی میں آیا اور یہ رادو اس کے کونٹش اور تسلیم کے خط ترم محمد خان کا کہ شہر اغلاض و مازندران  
پر پختہ مع تحف اور ہدایا کے نظر اقدس میں گذرنا اور بعد اس کے شکیش انہی آگے کی سوغات ترم محمد خان کی کھوٹے اور غلام ترکی  
وغیرہ سب سامان چاس ہزار روپیہ قیمت کی تھی اوس وقت تیس ہزار روپیہ اوس انچ کو انعام دیئے اور جب آصف خان مہات خان  
سے کسی وجہ سے ٹکر کر قلعہ انگ جا کر اپنی میں گیا اور اسکو سامان جنگ سے آہستہ کیا تو اس کے ساتھ کچھ قریب دہائی سو دین  
سے کچھ مہات خان نے انیسے نوکر دیکھا اعدایاں بادشاہی اور زمینداران اوس طرف کے سرداری بہرہ و تمام اپنے ایک  
لڑکے اور شاہ علی کے روڈ کیا کہ جلد جا کر قلعہ کا محاصرہ کریں انھوں نے جا کر قلعہ کو گھیر لیا لیکن عدد و سونڈ سے آصف خان کو نشتا  
یہ حال مہات خان کو لکھا اور جب لشکر بادشاہی دیا سے انگ سے اوڑا تو مہات خان رخصت لیکر قلعہ انگ کی طرف گیا اور آصف خان  
مع ابو طالب بیٹے اس کے کلا جلیل القدر و دلیر میران کو قلعہ کر لیا پھر وہ قلعہ اپنے لوگوں کے تفویض کیا پھر عبداللہ بن خواجہ  
شہساز الدین محمد راجی کو کہ آصف خان کا خاص مصافحہ محمد تقی بخشی شاہ جہاں کے کہ محاصرہ برہان پور میں اسکو کولہا تھا ان  
دونوں کو قتل کیا اور ملا محمد حسد ترمذی کو کہ مصاحب آصف خان کا تھا جب اس کے بیٹری ڈالنے لگے تو وہ بیٹری بانوں سے  
نکل گئی اس بات کو محل اسکی اننگری پر کیا اور اوس وقت کہ وہ قرآن شریف آہستہ آہستہ پڑھتا تھا اسکو حرکت لپ سے مہات خان  
کو یقین ہوا کہ چنگو بد و عادتیاں اس خون سے اسکو بھی مروا ڈالایہ ملا محمد فضائل صوری اور سنوئی سے آہستہ تھا اور زویر صلاح  
اور پر ہنگامی سے پیر ستمہ انوکس یون نائل ہوا پھر حرب لغوی جلال آباد میں مقام لشکر بادشاہی کا ہوا تو ایک گروہ دہان کے  
کافرون کے اگر لازم ہوئے طریقہ اور کجغیر طریقہ کا ذراں تربت کے ہر کہ ایک بت بصورت آدمی بننے یا پتھر سے بنا کر پرتے ہیں  
اور ایک عورت سے زیادہ مین کرتے مگر جبکہ وہ انجھ یا نا ونداوس سے غماض ہوا اور جب کسی دوست یا قریب کے گھر جاوین تو دروازے  
سے مین جاتے تھت پر ہر کہ جاتے ہیں اور اپنے شہر حصار کا سوا ایک دروازے کے دوسرے مین کہتے اور سوا ایک دہائی کچھ سب  
گوشت کھاتے ہیں اور حلال جانتے ہیں کہتے ہیں کہ جو مارے لوگوں میں سے گوشت مچھلی کا کھاوے وہ اندھا ہوا یا ہر آگوشہ  
کی سخی بنا کر کھاتے ہیں اور سرخ کپڑے کو بت غریب کہتے ہیں اور اپنے مردے کو لباس پہنا کر اور ہتھار بند ہوا کر مع ملامی شرب و ریال  
کے قبرین رکھتے ہیں اور قسم دن میں ہر کہ سر ہر ان کی کو لیکر لگ مین رکھتا پھر دہان سے نکال کر دفن پرکھ دیتے ہیں اور کسی مین  
جو ہمارے مین ایسی تم جھوٹ کھاوے تو وہ بلا مین مبتلا ہوا ہر اور اس کے یہاں اگر آپ بیٹے کی عورت کو پسند کرے تو مین اس پٹ  
مین کچھ با مین بنتا بادشاہ نے اسے کہا کہ ہندوستان کی جس جگہ کو مین لادل خواہش کرے مانگو انھوں نے گھوڑے اور تلوارین  
اور ہتھی اور سرد ہا سرخ طلب کیے اور مردار سے کامیاب ہوئے دہان سے گلبت سنگ پیر راجہ باسو کا لشکر شاہی مین سے ہٹا کر  
طقت کوستان شمالی لاہور کے چلا گئے تو اب اس کے حضرت بادشاہ نے صادق خان کو صوبہ درباری پنجاب پر رخصت فرمایا اور فرمایا کہ ایک

گوشتی بخوبی کرتا اور خود بذلت سرشار فرماتے ہوئے یکشنبہ کو میہدین ماہ ۱۰ رومی بہشت کی نیک ساعت میں داخل شہر کابل ہوئے اور باغی بہار ہو کر زرشا کر کے ہوئے براہ بازار ہو کر باغ شہر کابل میں کہ قریب قلعہ کے تھا تو دل اقبال فرما جمیع کے روز کو غزوہ ماہ خرداد کا تھا حضرت بادشاہ کی جہت پرست لے گئے اولاً وہم نیا دمنی ادا کر کے انکی باطن سے استلا و پانی پھر زیارت مزار ہند اور پچھلے غم فرگوار میرزا محمد حکیم پر جا کر فاتحہ پڑھا اور خداوند کریم سے انکی مغفرت چاہی اور عبداس کے قصہ عجیب بہانہ خاندانہ تقدیر سے غلاموں میں آیا حال پاوش اور خروانی محبت خان کا پھر تفصیل اوسکی بیان ہو کہ جب محبت خان سے کنارے دیا سے جھٹ کے ایسی بے ادبی ہوئی کے خیال میں یہ بھی وقوع میں آئی اور مارے سپاہ اپنی غفلت سے اسے خجالت اور شرمندگی کے بادشاہ کے روبرو ہاتھ نہ اٹھ سکتے تھے تو راجپوتوں نے محبت خان کی ہماری کے سبب غلبہ اور اقتدار کے اس قدر اٹھا یا کہ کسی کو اپنے مقابل نہ جانتے تھے اور سر کن تانکس پنظم و قدی شہر کی برائت کرنا بھارت دلا اور انکا ظلم اور کے سر پر زنی لایا کہ انکی ایک جماعت نے موضع حاکم میں کہ شکار گاہ خاص مقررہ کابل سے پڑا اپنے کوٹھے پر گئے کوٹھ پڑے بادشاہی امدیوں نے کہ کوٹھ کی حفاظت پر تھے جب راجپوتوں کو اس حرکت سے منع کیا تو راجپوت مقابلہ کو کھڑے ہوئے اور ایک امدی کو تلواروں سے پارہ پارہ کر دیا اور کے خوش و قریب باور سب امدی درگاہ میں فریاد کوئے اور خواہان انصاف ہوئے بادشاہ نے حکم کیا کہ اگر تم اوس راجپوت کا نام و نشان جانتے ہو تو ظاہر کرو کہ حضور میں اوسکو ملو کہ جواب طلب کیا جاوے بعد ثابت ہوئے خون کے روبرو جی میں اوسکو نہر اوجھا دیگی امدی اس بات پر راضی ہو کر لوٹ گئے اتفاقاً جماعت کیوں کی قریب راجپوتوں کو ٹھہری ہوئی تھی دوسرے دن سب کے بادشاہی لیکر ایک جان ہو کر راجپوتوں کے مقام پر پہنچے اور انکو گھیر لیا جو یکے تیر اندازی اور منہ زنی میں سب کامل تھے تھوڑی دیر میں بہت راجپوتوں کا کام تمام کیا اور انہیں سے ایک گروہ کو کہ محبت خان بیٹوں سے زیادہ عزیز رکھتا تھا تلواروں سے مار دیا غرض کہ قریب نو سو راجپوتوں کے دیان کیوں کے ہاتھوں سے مارے گئے اور کابل یوں نے بھی اطراف میں باہر جان راجپوت کو پایا پکڑ کر کوئل ہند کش سے پار لیا کہ کچا اور اس طرح سے قریب پانچ سو راجپوتوں کے لاکھڑاؤں میں سر را قہوم تھے اور شجاعت و مردانگی میں نامور فروخت ہوئے غرض کہ محبت خان خنب غلبہ امدیوں کی سنکر سار ہو کر اپنے نوکر دی مدد کو دوڑا اور راہ میں غلبہ اور کھا دیکر اس خوف سے کہ کہیں مارا نہ جاوے لوٹ آیا اور دولت خانہ شاہی میں اگر پناہ لی محبوب اوسکی عرض کے جمال خان خواہ اس اور دستہ جیشیوں اور کوٹوالوں کو حکم ہوا کہ جا کر اس غصے کو دور کرین پھر معروض ہوا کہ باعث اس حسد کے بدیع الزمان داماد خواجہ ابو الحسن اور اس کے بھائی خواجہ حسین دونوں کو حضرت بادشاہ نے رد و بکار کر تھیں کیا اونسے تقریر جیت ادا نہ ہو سکی چونکہ محبت خان کے بہت لوگ تیر و قتال سے مارے گئے تھے اوسے اوسکی خاطر داری کر کے دونوں کو اس کے سپرد کر دیا اور اسے نہایت خرابی سے ان دونوں کو اپنے گھر بھیج کر قید کیا اور انکا سب مال و اسباب ضبط کر لیا پھر وہاں خزانہ کی عمر جیسی اسی برس کی عمر میں گر گیا یہ خبر فزون سپاہی اور ملازمین سرداری اور قریب و بند و ملت میں لانا تھی تھا انکے بخوبی مغرور ہوا کہ کسی کتاب میں نہیں دیکھا کہ جیسی غلام لیے رہتے کہ بدو پچھا ہو پھر سید بہوہ حاکم دہلی نے سب بخیر محبت خان کے عبدالرحیم خان خانان کو کہ اپنی جاگیر پر جا تا تھا لوٹا کہ داسوہر کی طرف روانہ کیا دیکھ کے خزانہ کی کہ شہزادہ دارا شکوہ اور انکے زیب پسران شاہجہان قریب آکر آوا کے پونچھ میں حضرت جہان پناہ یہ شہر کابل شکستہ خاطر اور خوشنود ہوئے لیکن محبت خان نے مظفر خان حارس دارالخلافہ آگرہ کو کہ پچھا کہ کجالت نظر بندی انکو درگاہ شاہی میں لاوے اور چونکہ خاطر شہر طرف طرف شکار کے بہت باغ تھی اسسبب اوسکی قتل کی گئی نے مارے شکار قریب کے قتلان جبکہ ہندو میں باجوہ

کہتے ہیں رسبون سے بٹ کر بیش کش کی اوپر پچیس ہزار روپیہ صرف ہوئے تھے نابرا آن مستعدیان سرکاری کو حکم ہوا کہ اسکو لیوا کر  
موضع رنقندہ میں کہ وہاں کی شکار گاہ ہو اوس نوکر کو کھڑا کرین اور شکار کو ہر طرف سے اوس نو فرین ملاوین اور غیا بدشاہ سے اہل مرہم  
اور پرستاروں کے سیر شکار کو متوجہ ہوئے شاہ اسماعیل ہزارہ عادلہ نے کہ وہاں کے لوگ اوسکو اپنا مرشد و پیہر جانتے تھے مع  
اسنے لواحق اور قوایع کے اگر میرافانوس کے باہر ڈیوہ کہا حضرت بادشاہ مع نوجوان بیک ابدال مرہم کے شاہ اسماعیل کے بیان تشریف  
لئے تھے اور بیک سنے اوکی اولاد کو جو اسراہ اور تھپا مرصع دیے پھر وہاں سے شکار کو جا کر قریب بہ پہنچ گئی اس اورنگ در قوج  
کو ہی اور بیکچہ اور برج اوس نو فرین آئے تھے شکار کیلئے ایک اونٹین سے بٹھ سے جہاتین میں اور تین سپردین جہانگیری سے تھا  
اور سوانح اس سال سے یہ عالم کہ جب شاہجہان نے یہ خبر سنے ادبی اویستا بنی پشمان کی توفیقہ مزاج پر غائب ہوا اور باوجود کمر  
اور بے سامانی کے ارادہ کیا کہ اپنے والد راہداری خدمت میں جاکر نہایت خان کو نئے واسی دیکھنے اور دیکھنے کی دیوین اس ارادہ  
تینوں میں رمضان کا سترہواں بھری کو ہزار سواروں سے ناسک برنگ سے روانہ ہوئے اور یہ خیال فرمایا کہ یہاں چوتھے لشکر  
زیادہ جمع ہو جاوے گا جب اجمیر میں پہنچے تو راجہ جسن سنگہ سپہ راجہ بھیم کرس یا نسو سوار کے حکم کا آہٹا اہل طبعی سے مل گیا اور اس  
جمہری مشفق ہوئے اور فقط پانسو سوار ہزار پریشانی مہر ہی میں رہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھ دھون پتہ میں جا کر گذر کوں  
اس ارادے پر اجمیر سے ناگور اونا گور سے جو پور میں آئے اور وہاں سے جلیمر کو توجہ کی اور جہاوں بادشاہ مرہم بھی اسی راہ سے  
اپنے ایام حج میں سنہ و شصتھ کو گئے تھے اور جب خاطر و احوال حضرت جہاں پاہ کی سیر شکار کا بل سے فارغ ہوئی تو دوشنبہ  
کے دن غزوہ ماہ پور کو کابل سے مارا نکلتا کیطرت مرحمت فرمائی اوسیدین خبر جاری شدادہ پردی کی پہنچی کہ در قوایع کمال شدت  
ہوا تھا علاجوں کے کچھ تحقیق ہوئی ہی پھر قریب اوس سے عرضی خانچان کی آئی کہ شہزادے پھر لیچ گھر ہی تک ہوش رہے لاجاپہلوں  
نے پانچ داغ سر پیشانی کوئی بین ویلین ہوش نہ آیا بعد کچھ دیر کے ہوش آیا اور باتیں کیں پھر ہوش ہوئے طلبہ بولنے بجاری سے  
کی تجویزی کی کہ آئینہ کثرت شرب بخاری کا بچہ جسے شہزادہ مراد اور دانیال دونوں چچا اسکے اسی سبب سے ہلاک ہوئے ہیں پھر ان  
دونوں میں شہزادہ اورنگ زیب اور داراشکوہ خدمت جہاز گوار میں اگر زمین بوس سے سعادت اذو ہوئے اور باطنی اور جواہر اور  
آلات مرصع قریب دس لاکھ روپیہ کے بیش کش کیے پھر پھر برافضل خان سے معلوم ہوا کہ بایں تفریسر سلطان دانیال مرحوم کا ام کوٹین  
شاہ جہان سے جہا ہوا کہ راجہ سنگہ کیطرت گیا ہی عتقرب شاہزادہ پردی کی خدمت میں پہنچے گا اور اسی سال میں آوارگی اور زوالی  
مہابت خان کی منظور میں آئی تھہ تھہ اور سکایوں کی کہ جسے اوس سے وہ گستاخی ظہور میں آئی تھی مزاج اوسکا بل گیا تھا اعیان دولت  
سے سلوک نامناسب کر کے سکوا آزدہ کر دیا تھا لیکن حضرت بادشاہ عالی حوصلگی اور بردباری سے باوجود اوس گستاخی کے ظاہر میں عتبت  
فرمائے تھے اور جو کچھ نوجوان بیک تنہائی میں عرض کیا کرتین اوس سے بیان فرمادیتے چاہے بارہا اوس سے فرمایا کہ بیک جھکا راجا پتی  
خبردار رہنا اور لو کی شاہد نوز خان نیرہ عبدالرحیم خانخاناں کی جو شالیہ خان پسر آصف خان سے منسوب ہو گئی کہ میں کا قبولہ کر  
مہابت خان کو بوقت عتبتے پارو کی میانگ کر فتنہ فتنہ و عجم اوسکا بادشاہ کیطرت نے کہ پہلے تھا اہر بیسی ہوشیار جماعت امچوٹوں کو پہلے  
مبار میں چاودھن و شکار گاہ پر لکھو اور مدہ نوکر اوسکے کابل میں کیوں کی لڑائی میں مارے گئے تھے اور نوجوان بیک مرغلان اوسکے ہمیشہ  
موقع دیکھتے تھیں اور دلاوران کارآمد وہ کی جماعت کو دلاسا اور غنا پات سے امداد کر رکھا تھا جہاں تک کہ ہوشیار خان خواہر سراج بیک کا  
لاہور سے دوزخ و دلاور لایا اور رکاب شاہی میں بھی آئے دونوں میں بہت جمعیت ہو گئی تھی قریب رہاس کے حکم صادر ہوا کہ کھلم

سیاہ قدیم و جدید سامان سحر کار تاشی کے واسطے راہ میں کھڑی ہو پھر بلند خان خواہ کو کل دیا کہ مہابت خان کے پاس جا کر حضرت بادشاہ کی طرف سے حکم پہنچا دینا کہ آج تک اپنے لوگوں کی حاضری بتی میں بہتر نہ کر کہ تم پہلے میرا کوئی کوئی موت رکھو مبادا ہم کو کچھ تنگ ہو کر چھوڑا واقع ہو جاوے اور اس کے بعد بلند خان نے خواجہ انور کو روانہ کیا کہ یہ بات خوب سمجھاؤ اسے کہ مہابت خان حسب احکم دربار میں کوثر کو حاضر نہیں ہوا دوسرے دن سیاہ شاہی بہت بانگاہ میں جمع ہوئی بادشاہ نے مہابت خان کو کھلا بھیجا کہ تم آج یہ منزل آگئے لشکر سے چلا کر و اگر چہ وہ طلب اس تقریر سے ہلکا لیکن جو کیوں کی لڑائی سے دب گیا تھا کچھ دوا ظہر کر سکا اور لاچار آگسٹ روانہ ہوا سرور بادشاہ اس کے بعد دارموسے اور سواری تیز چلی مہابت خان اوس منزل میں بھی نہ پھر سکا اور وہاں سے بھی کوچ کر کے دریا بھٹ سے اتر کر مقام کیا اور بادشاہی لشکر اس طرف متوجہ ہوا پھر وہاں سے افضل خان کو اس کے پاس بھیجا جہاں تین کھلا بھیجیں آجیل یہ کہ چوہہ جہاں پٹہ کی طرف گئے ہیں تو تم اس کے پیچھے جا کر بندوبست اونکی ہم کار دو دوسرے یہ کہ آصف خان کو حضور میں بھیجو دوسرے یہ کہ کھمروت اور ہوشنگ پسران سلطان و انیل کو بارگاہ میں پہنچا دو چوتھے یہ کہ لشکر کی خان اس پر مخلص خان کو تم فرائض اس کے جوہ سے تھے درگاہ والا میں حاضر کرو اور اگر آصف خان کے بعد نیچے میں تاخیر ہوگی تو یقین جانا کہ فوج جابر پھر مقرر کیا گی افضل خان مہابت خان کے پاس سے جا کر فرزندان سلطان و انیل کو ہمراہ لے آئے اور عرض کی کہ آصف خان کے باب میں لکھا ہے کہ جو میں یکم کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں تو ڈرتا ہوں کہ اگر آصف خان کو چھوڑ دوں تو مبادا سیاہ مجھے بھیجا جاوے جس خدمت پر آپ مجھ کو حکم فرما دیں میں دل و جان سے حاضر ہوں جب لاہور سے نکل جاؤ گے تو سب پرچشم آصف خان کو درگاہ محل کی طرف روانہ کرو گے چنانچہ افضل خان نے آصف خان کے پیچھے میں غدر بیان کیا تو یکم اسکی باتوں سے غصہ ہوئیں افضل خان نے جو کچھ دیکھا اور سنا تھا مہابت خان سے جا کر صاف صاف بیان کر دیا اور کہا آصف خان کے روانہ کرنے میں تاخیر بہتر نہیں اس میں ہرگز کچھ اور خیال نہ کرنا کہ مذمت اٹھا دے گئے جب مہابت خان حقیقت حال سے مطلع ہوا تو آصف خان کو لا کر خود غدر خواہ ہوا اور تول و شتم کیا اور سکھ روانہ درگاہ کیا لیکن اس کے بعد ابوطالب کو چند روزوں میں نابریصلت مذکور کے اپنے پاس رہنے دیا اور ظہر میں پٹہ کی طرف جانے کا ارادہ کر کے وہاں سے کوچ کیا تیسویں کو لشکر بادشاہی نے بھی دریا سے بھٹ سے عبور کیا کچھ جیت یہ کہ کھمروت اور غلامی مہابت خان کی دونوں سپہ سالار ہوئی اور چند روزوں کے ابوطالب پسر آصف خان اور بدیع الزمان و اما خواجہ ابوجسمن اور اس کے بھائی خواجہ قاسم کو بھی ہزار خدمت درگاہ والا کی طرف روانہ کیا پھر جب جاگیر آباد میں موکب اقبال کا تول اجلاں ہوا تو فوج و پسر و اور خانان اور مقرب خان اور میر علی نے مع اعیان لشکر لاہور سے آکر زمین بوسی سے شرف حاصل کیا ساتویں ماہ آبان کو سواد لاہور تول و مسک اقبال سے روشن ہوا اوس روز سعید میں آصف خان نے صوبہ داری پنجاب سے اختصاص پایا اور اسکا منصب وکالت بھی اس کے نام ہوا اور حکم ہوا کہ دیوانے میں بیٹھ کر کار و بار مالی و ملکی کیا کرے اور خدمت دیوانی خواجہ ابوجسمن کو غنایت کی اور افضل خان بدیع قونی پسر علیہ کے خدمت میر سامانی سے سرفراز ہوا اور میر علی کو خشکی پر مقرر فرمایا اور سعید جلال اور سعید مخیرہ شاہ عالم سجادی کو قہر انکی گہرات میں بھیجا کہ مذکور ہوا حضرت وطن کی غنایت ہوئی اور باقی انکو بخشا وہاں معلوم ہوا کہ مہابت خان چند کی راہ سے لوٹ کر بندوستان کی طرف گیا اور یہی سن گیا کہ بائیں لاکھ روپیہ اس کے وکیلوں نے بنگال سے وصول کر کے روانہ کیے ہیں اور قریب ملی کے پہنچے ہیں اس واسطے صدر خان اور سپہدار خان اور علی خلی درمن اور نور الدین قلی اور انیراے سنگدن کو ہزار احدیوں سے مقرر کیا کہ حلیز جا کے وہ روپیہ قبضے میں لا دیں یہ لوگ جا کر قریب شاہ آباد کے اون لوگوں کے گھر آئے انھوں نے قسے طے اور انھوں نے

رہ پیدہ کو ایک مکان میں ایجا کر تھیں ہو کر ہاتھ پانوں ہانے گرا بادشاہی لوگوں نے لوکر مکان میں اگل لگا دی جب وہ باہر آئے تو روتے  
 لے لے اور یوں مہراہی غزانہ کے بھگال گئے پھر ان لوگوں کو فرمان پونہی کو غزانہ درگاہ شاہی کی طرف روانہ کر کے مہابت خان کے  
 نقاب میں جاوین پیر خاٹھا نان کو منصب ہفت ہزاری ذات و سوار و وسپ اور سپہ سپہ سر فراز فرما کر خلعت مع شیشہ اور سپ  
 بازمین مرصع اور فیصل خاصہ مرحمت فرمایا اور ایک لشکر کو بند گان درگاہ سے واسطے استعمال مہابت خان کے خدمت دی اور جو دیگر  
 اوسکی جاگیر میں مقرر ہوا اور چونکہ ہم جگت سنگھ کی صادق خان سے سرانجام نہوئی تھی اور اسکو موہ چن خان کا دوست جانتے تھے  
 اسواسطے حکم ہوا کہ وہ باریابی سلام سے محروم رہے اور اوسکی روز جگت سنگھ اور مخلص خان نے کوہستان پہاڑ گتے سے اکر ملازمت  
 حاصل کی اور کم خان کو کہ حاکم ملک کوچ کا ٹھکانہ دار بنکا لہذا فرما کر فرمان عہدہ ہوا کہ جلد تر اپنے مقام سے بندوبست بنکا کر روانہ ہو  
 اور خانہ زاد خان کو حضور میں بھیجے شاہراہ پر دیگر کثرت شراب خواری سے مرض صرع میں مبتلا ہوا تھا وقت رفتہ غذا جھوٹ لگی اور  
 صاحب فرار ہوا ہر چند اطباء نے سعی علاج میں کی مگر کچھ فائدہ نہوا آخر شب چارشنبہ ساتوین صفر کو ایک رات چھ بجی حیرت میں اس جان فانی  
 کو وداع کیا اور اول زمین اوسکی لاش زمین کے سپرد کر کے پیر کر لیا گیا اور اوسکے باغین دفن کیا گیا یہ خبر مساعت حضرت علی  
 میں پونہی تو درود ہتھیلی کے علاج صبر و شکیبائی سے فرما کر تقدیر الہی سے راضی ہوئے عزت شہزادے کی انیس سال کی موت کے  
 شہزادے اوسکی وفات کی تاریخ اس عبارت میں نکالی وفات شاہزادہ دیر ویر پیر خاٹھا نان کو حکم ہوا کہ اوسکی اولاد اور متعلقان پانہ  
 کو درگاہ ملک آتشبارہ کی طرف روانہ کرے اور انھیں دنوں میں شاہ خواجہ الچی نذر محمد خان کو خدمت اوسکے وطن کی طرف فرمایا اور سوا  
 اون مدد فرجوں کے کہ اوسکو مکر دیے گئے تھے اس وقت اور چالیس ہزار روپیہ مرحمت ہوئے اور اکثر نفائس ہندوستان کے اوسکے  
 ہمارے تھے بھیجے پیر ابوالباقی پادشاہ دہلی کے پاس لے گئے پادشاہ نے اوسکو بہت عزت دی اور اوسکو دے کر سعاد  
 زمین ہوس حاصل کی اور مزار کسم صفوی کو صوبہ داری بہار سے ممتاز فرمایا اور انھیں دنوں عزت شہزادہ متھلیان دکن کی آئی لیا فوت  
 حبشی کو بعد بزرگے اس ملک میں سردار نامی تھا اوسکی حیات میں بھی سپہ سالاری لشکار اور انتظام ملک تفویض اسکے تھا اٹھارہ و تھوہی  
 اور اختیار بندگی کے پانوسواروں سے قریب جانا پوس کے اگر سر ملندہ کے کو خط بھیجا کہ میں تم خان سپہر ملک عنبر اور اکثر سرداران دکن کو بقصد  
 دولتخواہی بادشاہ جمجمہ حضرت جاگیر سلامت کے آئدہ اور سند کر کے پہلے سے خود حاضر ہوا ہوں وہ سب بھی پہلے پہلے آکر میان  
 حاضر ہوئے جب خانجاں ملندہ کی تحریر سے اس باب میں مطلع ہوا تو اپنی تحریر یا قوت خان کو کابل اتلی اور امیدواری کے بھیجی کہ اپنے  
 اس ارادے کو جلد تر وقوع میں لاوے اور سر ملندہ کے کو بھی خط لکھا کہ یا قوت خان کی دعوت اور مہانداری اور خاطر داری بخوبی کر کے  
 اوسکو جلد تر بریان پور کی طرف بھیج دے اور پہلے کہ چکا کر کر شاہجاں تھوہے لوگوں سے چند کی طرف گئے تھے چنگا نام شاہزاد کی دست  
 پادشاہ والا اجاہ شاہ عباس والی ایران ان سے دوستی کمال رکھتے تھے اور ہمیشہ خطوط بھیجا کرتے اور اس ایام حج مع میں بھی جو کہ  
 منگئے ہوتے تھے اسواسطے شاہجاں کے دل میں آیا کہ اوس طرف جاکر اوس سے قریب رہنا چاہیے تا اوسکی مدد اور الفت سے یہ عمار  
 پریشانی رفع ہووے عرض جب قریب پٹنہ کے پونچے تو شرف الملک کے محافظہ بان کا تھا تو ہزار سوار اور بارہ ہزار پیادے جمع کر کے اور  
 قلعہ کو درست کر کے مقابلے کو آیا ہر جگہ جو کہ اوس وقت کل قریب تین چار سو سوار و فاردار دلاور تھے تاب مقابلہ لاسکے اندر شہر کے  
 جا کر قلعہ ہوئے اور جو قلعہ کو اول سے سامان جنگی سے درست کر رکھا تھا بوجہ فضیل سپہ لڑائی شروع کی شاہجاں نے اپنے لوگوں کو  
 تاکید منع فرمایا کہ ہر قلعہ پر حملہ کرنا اور عیا کو ناقص نہ کرنا لیکن باوجود اس ممانعت کے جان نثاروں نے قلعہ پر حملہ کیا

لیکن اس کی سنبھالی اور درستی سے کامیاب ہوئے اور عطف عثمان کے کہ محاصرہ حصار کیا بعد چند روز کے بہادران قلعہ شیر برہنہ نکلے جو کہ قلعہ ملک  
میدان سلم تھا کین پستی و بلندی و دیوار و درختوں کی از منتهی سپردن کو چہرہ پر رکھ رکھا اور چہرے کے غمزدہ توں عین باب سے آگے بڑھنا  
اور عینچہ ہٹنا محال تھا درمیان میدان قلعہ کے قیام کے کھل کو حصار پانکھا اور چونکہ اور عین روز دن خاطر شریف شاہجہان کی مریض  
ہو گئی تھی اس واسطے ارادہ رکھی کہ از قلعہ نکلتی رہا اور بیہوشی شام زادہ پرویز کی کثرت سکنر جاکہ وہ اس عمارت سے جانبر ہوگا کھیر  
انھیں دونوں خطہ نور جہان یک کما کر مات خان آغا فوج شاہی سے گھیر کر چلا گیا پھر کین ایسا ہو کہ جا کر تھما سے لڑکوں کو بھگا کر مستعد کر دیا  
کہ سے صلاح دولت ایمن جو کہ کم پیر دکن میں جا کر غنہ و فوار و زمین تو قوت کر دے تا خود شک از پردہ چہ آرد بیرون و اس واسطے با حضور  
اور نقابت کے سوار سی پالی براہ بہار اور کھلوت سے دکن کی طرف روانہ ہوئے اور انھیں دونوں میں جبروت شہزادہ پرویز کی پرنسپی اور  
یہ وہ راہ کہ سلطان محمود نے اسی راہ سے جا کر خاندان سونماں کو فتح کیا تھا اور شاہ جہان گھات میں جا کر احمد آباد سے میں کوس پر جا چکا  
کے گھات سے نرہ اور سے اور اج بھلانہ کے علاقے میں ہو کر نامک ترنگ میں کہ اپنے لوگوں کو دبان چھوڑا گئے تھے پوسنچہ اور دبان  
کوئی عمارت لائق سکونت کے تھی موضع خیر میں آقامت فرمائی پھر انھیں دونوں آصف خان نصیر بہت نزاری ذات و سوار و سپہا رسہا  
سے معزز و ممتاز و از دست یہ امید مساب خان سے رہا ہوا کوئی منصب اور جاگیر نہیں رکھتا تھا پھر عرضندشت مستعدیان دکن سے  
معلوم ہوا کہ نظام الملک نے براہ قنبر پردہی اور کوتاہ اندیشی کے فتح خان سپہ عین اور باقی اپنے فو و فو توں کو سہرات ملک بادشاہی بھیجا پھر  
نصف دیہہ پکارین اس واسطے عمدہ الملک خان جہان نے واسطہ حفاظت شہر کے لشکر خان کو کہ نبدہ قدیمی خدمت گزار پرنسپی کھیر کر حفاظت  
برہان پور میں سرگرم رہے با کثرت نظر از بالا گھاٹ کی طرف توجہ کیا پھر اور موضع کھر کی میں لشکر کو کھینچ کر اور نظام الملک نے انکی راہگی  
سکنر اسے قلعہ دولت آباد سے سر ارمہم نکھا اور نہوا لہو اس سال سے مالہا انصوریہ ن کا کہ وہ سادات سینی سے تھا  
اور قریب قریب نصیب خان سے رکھتا تھا جب عراق سے آیا تھا تو حضرت اکبر شاہ نے سادات خان نمبرہ عم نصیب خان کی راہگی کا نئے  
کھج کر دیا تھا جب عبور شاہ جہان کا ملک پورب میں ہوا پھر جو کہ دبان کے جاگیر دار تھے شاہ جہان سے اگر ملے اور چندے اور لشکر  
میں ہمارہ سے سادات خان نے کہ شہزادہ پرویز کے ہمراہ تھا محمد یون کو لکھا کہ تم میرے پاس چلو اور شاہجہان کی خدمت سے  
جدا ہو کر سلطان پرویز کے پاس چلو آئے جب خبر ان کے آجائے کی حضرت بادشاہ نے سنی قواوس سید زادے کو با قی کے پانوں سے  
مرزاؤا ہر چند شاہ پرویز نے سفارشین کین خاطر شاہی مہربان نمونی اور انھیں روز دن نظام الملک نے قلعہ دولت آباد میں حمید خان  
نام ایک فلام حبشی کو مستعد بنا کر کے سب کار و بار ریاست اس کے سپرد کر دیا اور محل میں اس کی زودہ مختار رجوئی اور ہمارہ وہ قاضی ہوا اور  
سبائیکہ نظام الملک کو شل عقید کے رکھا جب خان جہان قریب دولت آباد کے گیا تو حمید خان نے معین لاکھ ہون کبارہ لاکھ روپیہ  
اور سے ہوسے خانجہان کے پاس جا کر کر زور بکی باتوں سے اس کو گھایا اور بہت پردا سکوا کر کیا کہ تم ملک بالا گھاٹ کا مع قلعہ حیر  
نظام الملک کے قبضے میں چھوڑ جاوے انوس جو کہ خان جہان نے اس قدر روپیوں پر ایسا ملک شاہی چھوڑ دیا اور کچھ بیات شاہی  
بہ خیال کیا اور تختا جات میں بادشاہی انشرو کو کھینچا کہ یہ ضلع تمام نظام الملک کے لوگوں کے سپرد کر دیں اور خود حاضر حضور ہون آوی  
تخریب پراخان حاکم احمد کو بھی بھیجی جب سپاہ نظام الملک احمد کو گری پھی سپہدار خان نے کہا اس ملک میں تم شہیق سے عملداری کرو  
مگر میں حاضر دونوں یکمن نہیں اگر فوج جہانگیری لے آو تو اس وقت تمہارے حواسے کر دوں گا یہ جہان نظام الملک والوں نے ہاتھ پاؤں  
پانے کچھ مفید نہوا اور باقی انسان لائق کے کل ملک بالا گھاٹ کا نظام الملک کے لوگوں کے تفویض کر دیا اور برہان پور میں



لوٹ آئے اور محمد خان صحتی کی حقیقت یہ کہ اس غلام کی ایک عورت تھی دکن کی جب نظام الملک کو عورتوں اور شراب کا شوق  
ابتدا میں ہوا تو یہ عورت محل میں جانے لگی اور نظام الملک کے واسطے چھپا کر شراب اور بدکار عورتیں لیبانی اور او سکوا اس شوق شربت بنی  
اور عیاشی میں مشغول رکھتی اور رفتہ رفتہ اس کے بیان ایسی مختار ہو گئی کہ اندر آپ اور بہادر او سکوا شومہ تمام کارخانوں میں منتسب ہوا اور  
جب یہ عورت سوار ہو کرتی تو اس سے ملکہ اور امیران سپاہ اور اسکے ہمراہ جلا کرتے اور عرض معروض اور بھیجے کرتے یہاں تک عادل خان  
نے اپنی فوج نظام الملک پر بھیجی اور اس سے بھی اس عورت نے نظام الملک سے پناہ کو ہمراہ لیکر لے لیا اور اس کے واسطے قابل کے کہا  
اور یہ سوچ کر کہ عورت ہونے کے لئے ہوئی تو برنام ہو گا اور اگر میری شکست ہو تو عادل خان کا کچھ نام نہیں بہد کہیں گے ایک عورت کو  
بھگا دیا کیا بڑا کام کیا اور یہ عورت ہمیشہ نقاب پوشہ پر لگا کر گھومتی ہے ہر جگہ اس کے فوج میں حاضر تھی اور تھپا کر لڑنے اور لڑنے ہاتھوں میں  
ڈال کر کھلتی اور سامان جنگ اور سپاہ مردانہ اپنے ہمراہ رکھتی اور بہت داد و پیش کرتی ہر روز سرداروں سے رعایت اور سپاہ پر سخاوت  
کرتی آخر یہ نظام مقابلہ فوجی عادل خان کو میدان میں شکست فاش دیکر اس کا تمام توپخانہ اور سب باقی اپنے قبضے میں کر لے اور بھیج دیا  
لوٹ آئی پھر عرض اقدس میں گزارا کہ امام خان فوج نہ لائے تو اس نے کہ چند سال سے میرے سپاہیوں کے لئے فوجی کوہ اور مالانہ میں کھانا  
تفہیم رکھ کر سلوک آدمیانہ اس سے ادا کیا جب یہ خوش شاہجہان کی سنی فوج وہ ممالک اسلام علیہ السلام اور حدادراکان کو فتح ہوئی  
تھے اور جسے ہمارے دیکر آپ کے ایچی کے ساتھ خدمت کیا کہ ہر گاہ جہانگیر میں جا کر طر فہ محبت اور الفت کو اس کا حکام دین اور ان کے تقسیم  
اپنا اسکے ساتھ بھیجا یہی خواجہ عبدالرحیم سادات ولاد النہر میں رہے نامی اور گرامی میں نسب شریف ان کا حضرت امام حنفی صادق رضی اللہ عنہ  
سے ملتا ہے اور بادشاہ توران عبداللہ خان نے خواجہ جوہیہ راہبہ بزرگوار اسکے کو دست امامت دیا تھا اور اراوت صادق  
رکھتا تھا اور جب وہ قریب کابل کے آئے تو ہم جہانگیر کے مہرین حضرت صاحب کے سر پر ہوا اور اس میں ہر قسم کے اہتمام  
عمدہ دعوت کی پھر حضرت بادشاہ نے تین منزل لاجور سے موسوی خان کو مع خلعت خاصہ اور خیر صاع کے دیکر پیشوا کو بھیجا جو خط  
او کو راضی کیا پھر بہادر خان اور ذک کو کہ عبداللہ موسوی خان کے وقت میں حاکم شہد رہا تھا اور سلطنت جہانگیری میں منصب چھوڑی  
رکھتا تھا واسطے استقبال کے روانہ کیا اور خواجہ کو قریب پور کے آئے تو حسب حکم خواجہ ابو الحسن دیوانہ اور اراوت خان پیشی نے  
استقبال کر کے ملاقات کی پھر اسی روز دہلی شاہی سے مشرف ہوئے بادشاہ نے کوکیش اور قلیہ معاون کر کے کمال او کی بزرگی اور  
عزت فرمائی اور قریب محنت کے ٹھکانا کچا جس ہزار روپیہ بطور انعام کے مرحمت فرمائے اور دو سو سے دن ہو کہ وہ قلاب کھانے کے الوش میں  
سے سوئے چاندی کے بتون میں داخلے خواجہ کو کہ جسے جہانگیر میں اور وہ سب برتن مع سامان انھیں کو دے پھر بعد از اس کے  
خانہ نادخان کو معزول فرما کر کرم خان ولد عظیم خان کو او کی جگہ بہ فرما دیا جب کرم خان اس ملک میں پہنچے تو حسب اتفاق وہ سب استقبال  
ایک فرمان کے کہ اس کے نام کا بتا کشتی پہنچا ایک نامے میں کہ درمیان چلتا تھا آئے اور کرا کے قریب پہنچا ماحون سے کہا  
کہ کشتی کو پانی میں بٹھاد کہ میں نماز عصر پڑھوں تقدیر سے اس وقت ایک ایسی مدھی آئی کہ کشتی پانی میں ڈوب گئی اور کرم خان مع اپنے  
رفیقوں کے اس کو کشتی میں تھمے غرق ہو جہاں ہوسے کوئی آدمی نہ تھا اور انھیں دلوں خاٹھان و ولید کرم خان نے بہتر سال کی عمر  
میں اجل طبعی سے اس درخانی سے انتقال کیا تفصیل سبکی یہ کہ جب خانخاناں دہلی میں آیا تو حضرت قومی اسکے مزاج پر غالب ہوا  
اور یہ واسطے علاج کے وہیں مقیم ہوا آخر درمیان سال ایک روز چھبیس بجری کے وہ بیت حیات کا ربا ان تھا و قدر کے سپرد کر کے  
اوس مقبرے میں کہ اپنی زہرہ کے واسطے بنایا تھا دفن ہوا یہ اس سلطنت کے چھ امیروں میں سے تھا حضرت اکبر بادشاہ کے

محمد بن اسے بڑی بڑی فتحیں کی تھیں اور کثرت اور کثرت دنیا مظہر کجراتی کا کہ جمعی سے وہ ملک ممالک محمود شاہی میں داخل ہو  
 دوسری فتح جنگ کل کی کہ وہ ہمراہ بہت فیضان اور توپخانہ عظیم کے آیا تھا اور شہر کو کچراؤ کے ہمراہ ستر ہزار سوار تھے اور غنائی کا  
 ہزار میں ہزار فتح خانان اوس سے دونوں اور ایک ایک ملک ادا کر رہا آئینہ بائی اور اوس کی لڑائی میں راجہ علی خان سردار مارا گیا تیسری  
 فتح ملک مینہ اور سندھ کی خبر اور بادشاہت جنت مکان میں اس کے بڑے بیٹے شاہنواز خان نے تھوڑے لوگوں سے غنیمت کے لشکر کو  
 دی تھی مہیا سے گذر چکا سرنگار اور اورامیہ نامی تھا اگر موت فرصت دیتی تو اور بھی عمدہ کام کے زمانے میں بادشاہ تھے اور قابلیت  
 مینہ سے زمانہ بخا زبان عرف اور فارسی اور ترکی اور سری زبان جانتا تھا اس کی عقلی اور نقلی بہت باتیں اور شجاعت کی اکثر حکایتیں مشہور ہیں  
 فارسی اور ہندی میں بھی خبریں لکھا تھا واقعات بابری واسے حکم اکبر شاہ کے ترکی سے فارسی میں ترجمہ کیا پھر چند اشعار کے ہیں  
 شمار شوق نہایت ام کہ تاجندست خزانہ قدر کہ دلخت آرزو مندست بکیش صدق و صفاحن عبد بکارت سخا و اہل محبت  
 تمام گوشت نہ دام دامن و نہ دانه افتد رانم کہ پای نالبرم ہر جہت در بندست مرفوضت محبت و لے تمید انم  
 کہ شتری چکست و ہمای سر ہندست اولے حق محبت عنایت ست زدوست و گرنہ خاطر عاشق بیچ غور سندست  
 انان خوشم لبخندی و دلش جو حیم کہ اندکی بادامی عشق تاجندست رباعی زندر چیم از پی دل زوی بیودہ آرزو  
 دل در گردی گفتہ سخن و باز ہم یکویم خواہش کاری ہمیشہ کاہش و روکے اور جب راہ امر سنگدینا را کہ ماندوے بندگی اور  
 دولت خواہی اختیار کی تو بعد کے عرض پر دوازہوا کہ باپ دادا میرے استثناء ہوسے شرفیاب ہوسے جن میں بھی امیدوار ہوں  
 اس سعادت سے بہرہ اندوز ہوں اس واسطے تو رخاں کو حکم ہوا کہ او کو جاکر ہمراہ اپنے بارگاہ شاہی میں لے آوے اور نظر اس کی  
 راہ و زمین کے مقامات سے بہرہ مند ہو کہ ہم کو بھیجا بادشاہت سے بہرہ مند ہوا کہ ہمراہ شاہی میں مریض ہوا کہ مہابت خان  
 جاکر شاہجہان سے مل گیا تو اس کے مقابلے میں شاہجہان کو خطاب سپہ سالاری سے امتیاز بخشا اور تفصیل اس کی یوں کہ جب  
 مہابت خان ٹھٹھہ کی راہ سے بارگاہ شاہی سے جا ہوا اور شکر بادشاہی لے کر کا اتفاق کیا تو اسے نجات اپنی سوا اس کے کوئی  
 کہ شاہجہان کے پاس جاوے پھر ایک عرضی ہمراہ اپنے لیے ہمت کے خدمت شاہجہان میں بھیجی کہ اگر فتورات میرے سعادت ہوں  
 تو قدوسی میں حاضر ہوں شاہجہان نے بہتھنا سے وقت اس کے قصد سعادت کر کے فرمان مرحمت عنوان ساتھ پنجہ مبارک کے اوکی  
 تلی کو بھیجا پھر وہ قریب دواہر سوار کے ہمراہ دیکر راہ راجہ ملیا اور ملک بھرجی سے ہو کر شاہجہان کے پاس پہنچا اور چیمے میں سعادت  
 لازمت سے شرفیاب ہو کر ہزارا شرفان اور ایک الماس سات ہزار روپیہ کاغ اور سامان کے پیشکش کیا شاہجہان نے اس کو انعام  
 میں خیر مرحمت اور شہر میں اراضی گھنٹا اور خاصہ مانتھی مرحمت فرما کر سفر فرار کیا اون دنوں شاہجہان نے تھوڑے دنوں کے بعد اٹھان  
 کو برپانور میں بلوایا اور وہاں اگر خان جہان سے ملا چند دنوں پر پانچور میں رہا آخر خان جہان لوگوں کے ہکانے سے اس کی حرکت بگاڑ  
 ہوا اور ایک روز کہ وہ ہمراہ ایک خدمتگار کے شاہجہان کے یہاں پہنچے اس کے آگیا شاہجہان نے اس کو تہہ کر لیا اور یہ حال بارگاہ بادشاہی میں  
 لکھ بھیجا اس کے جواب میں فرمان صادر ہوا کہ اس کو قلعہ آسیر میں بند رکھے چونکہ بھمدی سب میں ممنوع ہے تھوڑے دنوں میں شاہجہان نے  
 اس کا نتیجہ پایا تھوڑے دنوں کے جواب میں اس کا عنایت جہانگیری سے مست بادوہر کا مہا ہوا اس کے کہ اور ملک خلافت نے بھجلیا  
 حضرت جہانگیری ارتفاع آسمانی پایا تھوڑے دنوں کے جواب میں اس کا عنایت جہانگیری سے مست بادوہر کا مہا ہوا اس کے کہ اور ملک خلافت نے بھجلیا  
 ستائیسویں ماہ صفر سنہ ہجری میں سحر فرزندان و انصافان خود دار خلافت اکبر کو اسے بھاگا اور حضرت بادشاہ نے جہاں بھجلیا

اور سب سے بڑا خان اور اردو خان اور رضا بہادر پر بھی ساج راجھور کو فوج دیکر اوس کے تعاقب میں بھیجا اور خود نے قریب دو سو لاکھ روپے کے اور سیکو جالیا اور آپس میں جنگ سخت واقع ہوئی رضا بہادر وہاں مارے گئے اور پر بھی زخمی ہوا اور خانجہاں کے بھی دو لاکھ کام آئے اور خود خان بیکار وہاں سے نکل کر کن کیطرت بھاگا اور نظام الملک سے ملکر محکمہ سلاسلہ دنا دکھاوا اور اسی دن خود حضرت باور شاہ نے مع عمارت منصورہ دکن کیطرت قوسہ قربانی اور پر بان پور میں نزول اقبال فرمایا اعظم خان کو کہ حضرت باور شاہ کے وقت میں ارادت خان خطاب رکھتا تھا لشکر دیکر اوسکی گوشمالی کورواندیکر بالاکھاٹ میں خان جہاں کرانہ بیچ شاہی سے لڑا۔ بہت شکست کھا کر کچھ کی طرف افغانستان میں چلا گیا حضرت بادشاہ نے عبداللہ خان بہادر فیروز جنگ کو سہ دیکر کہے کہ سید بھٹو اور محمد خان کو کہ اور شاہ خان اور باقی امرا کے اور سب کے تعاقب میں بھیجا اور لشکر فزنی آخر سندھ میں پہونچا اور اسے سعادت سے ملا اور وہ خارجی حملہ کرنے لگا تھوڑے وقت سے دو سو لاکھ روپے بیٹوں اور اہل قزاق کے ساتھ لشکر شاہی سے مقابلہ کیا اور جمع دو سو لاکھ اور تیسویں پہونچے کے مارا گیا اور خان بہادر فیروز جنگ نے اوسکا سداوشادہ کی خدمت میں روانہ کیا فقط۔ پھر حال حضرت شاہ جہانگیر کا لکھتا ہوں کہ الکیون۔ اسفندار کو ساعت مسجد میں پھر اتفاقاً کچھ کشمیر پہونچا وہاں اسے سیر و شکار وہاں کے واقع ہوا اور وہاں اختیار سی بھٹا بلکہ ضروری تھا کہ موسم گرمی ہندوستان کا مناجل مقدس سے بہت ناموافق ہو گیا تھا اوس وقت سے یہ خبر آئی کہ یہ محنت سنگداریاں فرما کر کشمیر لے گیا کرتے اور موسم سردی میں پھر ہندوستان کی طرف معاودت فرمائے اس سفر سے چند روز پہلے تو اس کا بیٹا کھنڈ کو تیس ہزار روپے عنایت کیے تھے ان دنوں تھنسی مع ہونوچ لکھنوی مرمت فرمائی پڑے

### بائیسواں حبشہ نوروز کا جلوس مبارک سے

روکشہ شبہ تیسری رجب سنہ ایکہزار چھتیس آچری میں آفتاب نے برج حمل میں تحول کی اور بائیسواں سال جلوس والا کا شروع ہوا کنارے دریائے چناب کے حبشہ نوروز کا آہستہ ہوا دوسرے روز وہاں سے کوچ کر کے سیر و شکار کرتے ہوئے منزل انبیل کشمیر میں رونق افروز ہوئے جب خدمت والا میں معروض ہوا کہ کرم خان حاکم بنگالہ دریا میں غرق ہو گیا وہ صوبہ حاکم سے خالی اس واسطے کہ تیسرے ذوالی خان کو حکومت بنگالہ پر منتقل فرما کر منصب پنہار کی ذات و سوار کا مع خلعت فاخرہ اور سپ عرقی اہلق کے کہ شاہ ایران کا بھیجا ہوا انتہا محرمت و ناکار اوس طرف رخصت کیا اور مقرر فرمایا کہ ہر سال پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بادشاہی اور پانچ لاکھ روپیہ بطریق پیشکش بیگم کے ہمیشہ بلا توقف بھیجا کرے بعد اسکے ابو سعید نواسہ اعتماد الدولہ کو حکومت پنجاب سے سرحد پنجاب بخشی اور بہادر خان اوزبک کو حاکم آذربائیجان تبدیل جہانگیر علی خان کے مقرر فرمایا اور خلعت خاصہ دیکر اودھر رخصت کیا اوسہ کار کا بھی محترم خان کی جاگیر میں مقرر ہوئی اب آگے خاصہ دوزبان اور زبان سحر بیان ذکر قصہ حلت اس بادشاہ والا شوکت کی لکھنے سے عاجز ہوا اس واسطے کہ حسن صورت اور خوبی سیرت اس بادشاہ کیوان جاہ کی اوس مرتبے کو تھی کہ جسے دیکھا وہی خوب جانتا تھا کہ شہنشاہی جو بگاہہ شہنشاہی پڑ گئی جہاں فخر علی اللہ پڑے فرزندہ افسر تخت بود باکریم دریم جوان بخت بود بد خلاصہ یہ ہے کہ حضرت بادشاہ کشمیری میں تھے کہ مرض طبع اقدس پر غالب ہوا یہاں تک کہ نہایت ضعف سے پالکی پر سوار ہو کر سیر و سوار میں متوجہ ہوتے تھے ایک روز درود نے یہ شدت کی کہ لوگ ناامید ہوئے اور زبان مبارک سے کلمات ناامیدی نکلنے لگے خلعت میں اضطراب ہوا جو چند روز حیات ستار کے باقی تھے اس مرتبہ بہت گزری اور بعد چند روز کے بھوک جاتی رہی اور لیون سے

کہ چالیس سال سے نوش فراتے تھے بالکل نفرت ہوئی سزا چند پالے شراب انگوری کے کچھ طلب فرماتے اور انھیں دنوں شہر لاریک امرو اور بلکین اور بال ڈاڑھی موچھ کے سبب مرض دارالعلی کے گر پڑے ہرینطیبیون علیہ السلام کیا کچھ فائدہ نہ بخشا اس واسطے  
 اوس نہ اجازت لی کہ شہر دنوں لاریک میں جا کر اوسکی علاج میں مشغول ہو اور حسب اجازت اودسہر روانہ ہوا اور ذاکر شہر سپر جنر کو کہ شہر پاک  
 پاس بحکم فوجہاں بیگم کے مفید رہے جاتے وقت اوسے لیکر ارادت خان کے سپر کو کیا اعبدا کے حضرت بادشاہ واسطے سپر بھیجی بھون  
 اور اجول اور دریاں کے کھانے فوہا ہوسے ازلے سے رہ میں خانہ زاد خان سپر مہابت خان کا بنگالے سے اگر دولت بسلا دوسری  
 سنے کا یہاں ہوا اور کیا باہمی عمدہ پیش کیا ابرسیدہ بھی خدمت شاہجہاں سے جدا ہو کر حاضر حضور ہوا اعبدا کے رایات اقبال  
 طرف لاہور کے رہاں چوسہ اور مقام ہرم کل میں رہا لعلیادہ ایک بہادر نہایت بلند اور اوسکے بیچے بیٹھکین بند و قیون کے واسطے  
 نبی یقین وقت نکار کے زمینداران کے سپر ہون کو بہادر پر بیکار کر چڑھا دیا کرتے تھے جب بادشاہ کی نظر مبارک کے سامنے وہ سپر پڑے  
 تہا اوس وقت بند و قیون اوسکے گولی مارتے وہ زخمی ہو کر بہادر سے ملحق ہونچے اوپر چوتے ہوئے زمین پر آتے تھے اور ایک شیب  
 لطف و تماشا دیکھنے آتے آتے تھا اس شان میں ایک پیا دے نے بہادر پر پیا دے کو کہہ دیا اوسکے جاکر کھڑا ہو گیا اوس آدمی نے  
 چاہا کہ سیطرہ کچھ گزرا کہ ان خورنگا دے چونکہ کنا رہ پہاڑ کا تھا اوسکا پاؤں بچا اوسنے ایک چھوٹے درخت کو کھڑا اقدار سے  
 وہ بھی اوسکے آخروہ آدمی زمین پر گر کر مر گیا مزاج بادشاہی معاملہ اس حال سے کمال مکدر ہوا اور شاہ گاہ سے لوٹ کر دولت خانے کو آئے  
 اوسکی ماننے اگر کمال فریاد و زاری کی بہت مال دیکر اوسکی تسلی فرمائی لیکن خاطر شریف میں اوسکا درد چھید گیا گویا ملک الموت اوس  
 صورت میں آیا تھا اوس وقت سے ہر قمری شروع ہوئی اور حال متغیر ہوا پھر ہرم کدے ٹھہرے ہوئے موضع اجون میں  
 مقام کیا اور پھر دن سپر مہابت کو چکرا رہا میں پیادہ لگا اور ب پر کھتے ہی دل نے قبول کیا اور طبیعت بگڑی دولت خانے میں  
 آنے تک یہی حال رہا اور پھر شیب سے تکلیف بڑھی یہاں تک کہ چاشت کے وقت رونکیشہ اٹھا بیوسن صفر اکبر سنہ تیس ہجری  
 مطابق گیا رجون آبان ماہ آٹھ کو بیوسن سال جلوس سے ہمارے اوج حضرت جہانگیری نے آتشیا ہجمانی سے پرواز کیا اور  
 تمام عمر شریف ساتھ برس کی ہوئی جہاں میں تھلکہ واقع ہوا اور لوگوں پریشانی ہوئی جلوس اور بخش اس وقت میں نصف  
 نے کہ فرائیان اور داعیان دولت شاہجہاں سے تھا ارادت خان سے مشورت کر کے اور بخش فرزند ضر کو قید خانے سے  
 لاکر فیہ سلطنت موسوم سے اوسکو شیرین کام کیا مگر داؤ بخش اس بات یقین نکالتا تھا آخر کو تسمین شدید سے اوصوں نے اوسکی تسلی  
 اور اوسکو سوار کر کے قبر شاہی اوسپر بلڈ کیا اور آگے کو چلے اور نور جہاں بحکم جہانگیر نے بھائی کو بلاتی تھی گرا نصف خان اوسکے بھائی  
 کی طرف سے سوائے عذر کے کچھ طور میں نہ آتا تھا لاچار ہو کر نور جہاں نے نگار جہانگیر کو اپنے ساتھ لیا اور ساتھ شانہ اودا سے  
 عالیہ قدر کے باہمی پر سوار ہو کر اوسکے پیچھے روانہ ہوئی اور نصف خان نے بناری نام ہندو کو ڈاک چوکی میں شاہجہاں کے پاس  
 روانہ کیا اور صورت واقعہ رطل جہانگیر سب اوس سے بیان کر دی اور چونکہ سبب عدم الصستی کے نوبت تحریر عرضی نہ آئی لہذا اپنی  
 انگریزی اوس ہندو قاصد کو واسطے اعتماد کے دینی الفقدہ اوس رات کو نوشہرہ میں فوجت کر کے صبح کو کوچ کیا اور بہار سے ٹکڑ  
 بہترین مقام کیا اور وہاں سے تجزیہ اور کفین بخش جہانگیر سے فراغت پاکر ساتھ مقصود خان اور اور ملازمت شاہی کے روانہ ہوا  
 کا کیا جمعہ کے دن اوس طرف دیا گئے اوس باغ میں کہ نور جہاں نے مہوا تھا نقش کو جو رحمت الہی میں سپر دیا اور سب  
 امر سے غلام اور ملازمان بادشاہی کر لشکر میں بادشاہ مرحوم مغفور کے تھے جان گئے کہ نصف خان نے واسطے استقامت اور



طہریش اور خوشنگ فرزندان دنیال کو بھی بڑے مقدر دیا اب آصف خان نے عہدہ شہنشاہی اور پرتو شہری اس فتح وغیرہ کی  
شاہجہان کے حضور میں روانہ کی اور التماس کیا کہ موکب کہاں شکوہ جلدی تشریف لاراجاں کو جو حادثہ سے غلام اور پاک کرین  
اب کچھ حال یہاں سے کہ وہ درگاہ شاہجہان میں پونہجا اور شاہ جہان کا مستقر اختلاف

اکہ آباد میں تشریف لائیکا لکھا جاتا ہے

العقد بنارس سے بمبئی آکر مدہ بھی سے کہ وہ درمیان میں کشمیر اور لاسور کے درمیان ۱۹ تاریخ ربيع الاول کی سند الیکٹرک سے  
چوہی قدسی و درکشند تمام خیرین کہ وہ بیچ انما سے سرحد نظام الملک کے واقع ہو پونہجا اور راستے سے مہابت خان کے  
دیوے میں جا کر نہایت حل عرض کیا اور مہابت خان نے مانند برق کے ڈیوڑھی پر مہر سہا قبال پر جا کر محل میں خیر پونہجا  
شاہجہان محل سے باہر آئے بنارس میں زمین جوں کر کے حقیقت حال عرض کی اور آصف خان کی مہر شاہجہان کی نظر سے  
آگہ رانی تو اس حادثہ کی اطلاع سے شاہجہان پر ایک ہزار پونہجا اور تار مار و وہ والی ہیرے سے ظاہر ہوا کہ چونکہ وہ  
وقت مقتضی اقامت ہوا ہے ہر ایک تربیت اور ترتیب لوازم اور مہابت خان اور دوسرے اس کے  
کہ اس وقت میں ہر ایک تھے پہلے ۱۲ تاریخ ربيع الاول سند الیکٹرک سے چوہی کو ساعت مبارک منجھون نے  
پہنکی تھی نصرت موکب حلیت و اقبال کا طرف مستقر اختلاف کے اتفاق ہوا اور راہ گزرت سے روانہ اگر ہوا اور  
فرمان مرحمت و عنایت عنوان محل اور پونہجا بنارس اور پونہجا نے اخبار کے اور نصرت موکب سعادت جانب دارا اختلاف  
اکہ آباد کے امان اللہ اور باریک کے ساتھ کہ دو تلوہ شاہجہان کے تھے آصف خان کے نام روانہ ہوا اور ایک فرمان عالی شان  
محتوی بنیاد و تواریخات پادشاہ مہاراجہ صاحب جان شاد دھان کے کوہ تفریح فراہدشاہجہان کی تہا نام شاہجہان صوبہ داروں کے  
بھیجا گیا کہ جان شاد دھان اور سکھو عہد ملتان بادشاہی سے خوش کر کے منشا سے اسکا دریافت کرے چونکہ مہاراجہ وال دولت  
اور بہت چوکی اسکی کا قریب پونہجا تھا راہ بہت سے سخت چھوڑ گشتہ بادیہ ضلالت کا ہوا اور ساتھ نظام الملک کے موافق چوہی  
انہی کے عہد و پیمان کیے اور زمین بہت درمیان میں لایا چنانچہ پہلے یہ حال ہم لکھ چکے ہیں کہ ملک بالا لکھاٹ سے قلعہ احمد نگر  
اوسکو دیا اور اس کام میں سب بیعت کی چنانچہ تمام بالا لکھاٹ سے قلعہ احمد نگر کے بیچ تصرف نظام الملک کے ہو گیا چونکہ شاہجہان  
مقصود فساد اور راہ ہل اپنے دل میں رکھتا تھا تو اول ملک کو دشمن کے ہاتھ میں سو پ دیا کہ شاید بڑے وقت میں وہ کام  
آوے اور انھیں دنوں میں دریائے رومیہ کے قریب واقع ملتان جہاں گھر مہر مہر کے خدشت شاہجہان سے بے سعادت فی الحال  
رکھا تھا اور چاند زمین کہ داخل ولایت نظام الملک ہو سقیم تھا اگر شاہجہان خان سے ملحق ہو کر باعث فتنہ و فساد ہوا اور  
آٹا افضل دیوان صوبہ دکن کے کہ بجائی اسکا دیوان شہر یار کا تھا اور شاہجہان سے نا اتفاقی رکھتا تھا چوہی باتیں اور نفاق  
بیوقوف سے کہیں القصد جان شاد دھان کہ فرمان گیتی مطلع واسطے دل ہی خانمان خان کے لیکھا تھا مہاراجہ اس کے عہدہ  
فرمان کے جواب میں قلمی ہوئے بے نیل مہر نصرت ہوا اور شاہجہان خان اپنے بیٹوں کو ساتھ سکندر دولتا نے اور اورا خٹون کے  
کہ وہ اس کے بار اور رفیق تھے برہان پور میں جو بڑے مقدر و ساتھ تمامی چندگان بادشاہی کے کہ ظاہر میں اس کے موافق تھے شہر  
راجہ گج سنگھ اور جے سنگھ وغیرہ کے مانڈو میں آیا اور اکثر محال ولایت مالوہ پر تصرف ہوا اور فتنہ پروازی اور خیال اور فکرات  
باطنی اپنے کو سب پر روشن کیا اور جلدی وہاں سے پلٹ کر برہان پور میں چلا گیا جو موکب دولت و اقبال شاہجہان میں سرحد ملک

مین پونچھو خندہ انت باہر خان کہ ساتھ خطاب شیر خانی کے مخاطب تھا مسطورینا زور عقیدت اور دولت خواہی اپنی  
 اولاد و مہارے باطل سید خان کے مور و وار احمد آباد گجرات کے پونچھی اور چور سینھان ہیج حالت جنگی تفریق کے صدر  
 گستاخی نسبت بندگان شاہجہان کے ہوا تھا اور اس افعال تفریق سے پریشان ہو نکال تو نہ تفریق نہایت آہن کا  
 مصدر اقساس می کا ہوا لہذا شیر خان کو فزائشات شاہانہ سے امیدوار کر کے اور یہاں مہارے کے سر فرار کیا اور  
 فرار ہوا کہ شہر احمد آباد کو تفریق مین لاکھو اور مستور خان کے کر کے اور سینھان کو نظر بند کر کے روکا کہ خلف شاہجہان کا  
 کہے اس وقت مین سین خان بیماری سخت مین مبتلا تھا اور چوڑی سہو لہذا یہاں تاجاب لہذا لہذا بلالہانی کی کج  
 سین خان مین تھی اور وہ ملکہ جہان ساتھ شہر واپسی کے نہایت محبت لہذا لہذا تھیں اور لہذا خاطر و کی اور تفریق نہایت  
 کے لازم تھی لہذا خدمت پرست خان کو حکم ہوا کہ احمد آباد کو جاوے اور سینھان کو نظر بند حضور مہارے نے اور تفریق کے  
 کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے اور تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے اور تفریق نہایت تفریق کے  
 اور اسی مقام و ملک مین جشن و زین ہوا کہ احمد آباد کو جاوے اور سینھان کو نظر بند حضور مہارے نے اور تفریق کے  
 سب سے شل تھے شرف زمین ہوس سے سر فرار ہوئے اور منصب اور تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے  
 عزم نہایت شیر خان سے واضع ہوا کہ گجرات کے ساہوکاروں کی تجلیات سے کہ اکثر اہل کے احمد آباد کو جاوے اور سینھان کو نظر بند  
 آکھن خان اور چند دولت خواہ کہ داہریش کو دشت نشان کر کے ہیج مقابلہ شہر کے گھسٹے محالی لاہور مین حضور نے  
 اس کے مقابلے مین فتح پائی شہر بار تفریق لاہور مین تھیں ہوا اور تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے  
 لہذا سینھان کے گھسٹے محالی احمد آباد مین پونچھا شیر خان واسطے استقبال فرمان عنایت عنوان اور خلعت کے  
 شہر سے باہر آیا اور مین سعادت زمین بوسی سے روشن کی اور سینھان لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا  
 اور شاہجہان نے نسبت شفاعت لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا  
 شہر سے فراغت پاکر ساتھ امراے دولت کے شل مزار علیہ رضی اور مین زوالی وغیرہ کے محمود آباد مین سعادت زمین بوسی  
 مشرف ہوئے اور جب تالاب کا کربہ کہ باہر شہر احمد آباد کے ملاحق محل نزول رہا تھا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا  
 ملک کے اقامت فرمائی اور شیر خان کو منصب چبڑاری ذات اور مین زوالی وغیرہ کے محمود آباد مین سعادت زمین بوسی  
 منصب چبڑاری وزیر اور دایات ملک چبڑے مین زوالی وغیرہ کے محمود آباد مین سعادت زمین بوسی  
 کو کہ محرم جان قرار دیا تھا تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے اور تفریق نہایت تفریق کے  
 آشوب طلب اور زمین فتنہ جو پھر اگر دیکھو شل مین چبڑے اور بھائی اسکے اور شہر بار اور فرزند ان وانیال کو آوارہ صحرا کے دم کر کے دیکھو  
 چار سے تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے اور تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے  
 سیتیس بھری کو باقی اراکین سلطنت دو تفریق نہایت تفریق کے کہ کچھ ضرر سینھان کو نہ پونچھے اور تفریق نہایت تفریق کے  
 ملک لہذا  
 شہر اور دہلی کے قتل کیا اور وقت مین لشکر و فوجیکہ حضرت شاہجہان رونق بخش عہد ملک رانا کا ہوا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا لہذا  
 چہ خود عہد شاہزادگی مین بہت کام کو لکھتہ سعادت استناد بوسی ہے مشرف ہو چکا تھا مہارے پونچھ شہر بیکر حاضر تھا کہ عجمہ ہوا اور



اوقاف مراحم سنروانی و عطای خلعت فاخرہ مع دھلی محل قلمی قیمتی تین ترار و پیکے اور فیصل خاصہ سہا سبب فقرہ دہسپ خاصہ  
 یازین طلا و شمشیر و جوہر صے سے سرفراز ہوا اور اوسکی بدستور کمال رہی اور کنوے کول مانلی چرشن وزن مبارک سینتیسون سلا  
 شیشی اور چنڈکا آہستہ ہوا۔ یہ تین عبادت گاہوں کے گو موک جاہ و جلال دار الکبریت امیر شریفین میں خیمہ زن ہوا اعلیٰ حضرت ہائین  
 و دہلی بنگلہ خود و  
 حرم خواجہ شریفی رحمۃ اللہ علیہ میں پیادہ پائندہ لایا گیا کہ زیارت فرما اور سے مشرف ہو  
 اور اوقاف اقلین کے  
 سے سن سے مساکین و فقرا کے بھروسے اور ایک مہی عالی سنگ مرمر کی بنا قائم کر کے  
 کلمہ گران پاکب درستہ حکم ہوا کہ ہر محلہ بلیار کرے اور جوہر جمیع پرگنات اوس قلاع کے حسب خواہش سپہ سالار معانت خان  
 خانخانان کو سالیہرین حرمت و کرام دار اخلاب الہ آباد و جوہے لاہ میں خا خا لم اور مظفر خان سموری و بہادر خان اوزبک  
 و راجہ جیسنگ و انیسے سنگلا و صاحب بھارت بندیل و سید بہوہ کاری اور اکثر علم درگاہ شرفیاب ملازمت ہوئے شب چہشت منہ  
 چھبیسویں جمادی الاول و یوم اربعہ از جہان واقع سواد دار اخلاب الہ آباد و دین نورا جلال فرمایا اور قاسم خان حاکم شہر  
 آستانہ دوسرے  
 پنجہ کو سوار و زین شریفی درویدہ تیار ہوتا۔ یہ واقعہ سے دو ایام شانہ زادگی کے ہو کر دس روز  
 تک وہیں ہمیشہ آرام قیام فرمایا

### جلوس شاہجہانی براونگ جہانبانی

روز دوشنبہ ٹھون جمادی الاخریٰ سنہ شمسی ۱۰۸۱ کو کھساعت سعید جلوس سینت مانوس کی قرار پائی تھی اعلیٰ حضرت بہ ترک  
 شاہجہانی و ذوق بخش قلعہ مبارک ہو کر زینت افزائے سرگودھا جہانبانی ہوئے خلیفہ و سک نام نامی کا جاری ہوا اور طغرائی غراے  
 ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحب قرآن ثانی شاہجہان بادشاہ غازی کا نامیہ فرمان عدالت عنوان  
 پر ثبت ہوا جہان پیر سے ملے جان ہوا خلق الہی کو امن و امان ہوا فقط

### خاتمہ

کتب تواریخ سے گھر بیٹھے سیر جہان حاصل ہو کر کتاب مستخرجہ شکل پر ہر چند کوئی حال کسی ہی تحقیق سے تحریر میں آسکے  
 لیکن ممکن نہیں کہ دوسری کتاب سے اختلاف پایا جائے ان التبعین سلاطین نامہ نے اپنے واقعات و ذمہ قلم بند فرمائے حسب  
 الکائنات و دست تحریر میں لائے اور کمال اعتبار کمال ہوئی کتاب غزیرہ جلوس جہانبانی کتاب ہا ہمت آتی ہی ابتدا سے پیدائش عالم سے سیر کمال  
 دکھائی ہوئی چنانچہ کتاب قورک جہانگیری کو خود حضرت شاہنشاہ مظاہر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ نے قلم خاص اپنے ہاتھ  
 بدھوہ سے زینت فرمایا اور عالم شریفی میں طبیب کم بادشاہ عالم پناہ سرحد میں جلوس کے آخر سے مستخرجان لکھنؤ اور فیصل  
 پور چلایا پھر میر محمد ہادی صاحب مولف دیکھا جس نے جلوس جہانبانی حضرت شاہجہان صاحب قرآن ثانی لکھنؤ تمام کیا ترک جہانگیری نامی  
 اب معراج دار جوئے دفتر فارسی کا ایسا ماثا یا کہ عطار و نوحی اساق کتب فارسی کو پڑھو یوں میں لگایا اور سن وقت خلا سے وچترت تھا  
 و طب و قورق و نوحی کار و دین ترجمہ کیا اور متران مطالعے نے جوہر شرفیاب جلوس جہانبانی چاہ دیا چنانچہ صاحب مطالعہ کتاب دیر مظہر علی طبع













یہ کتاب الاجاب بحیب قانون بہشتیہ ابوینامہ  
 عاجز داخل می جی برتری کو غنیمت ہو گئی امید کہ لونی ازیم  
 مطابع و معاصرین ۔۔۔ بدوان اجازت احق و وصول  
 سندس کار سب شہرتہ تعظیم طبع کتاب ہذا انفرادین آید  
 نفع من نقصان ہذا و مجاہدین











